صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

۲۴ جولائی ۱۹۷۲ء

(۱۲ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ)

جلد ۲ ۔ شمارہ ۱۴

سرکاری رپورٹ

Provincial Assembly of the Punjab
31/12/73

مندرجات

سوموار — ۲۴ جولائی ۱۹۷۲ء	صفحہ
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ	۱۲۵۱
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	۱۲۵۲
نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے۔	۱۲۸۵
اراکین اسمبلی کی رخصت	۱۳۵۰
مسئلہ استحقاق	۱۳۵۱
نشان زدہ سوال نمبر ۱۳۶ کے جوابات میں تضاد ..	۱۳۵۱

جاری ہے۔

تنسیخ وقفہ سوالات مورخہ ۱۷ جون کو استحقاق کمیٹی
کے سپرد کرنے سے متعلق ۱۳۵۲
تحاریک التوائے کار ۱۳۵۶
صوبہ پنجاب میں غلہ کی فراہمی اور خریداری ۱۳۵۶
موضع نورنگا تحصیل و ضلع میانوالی اور قرب و جوار سے
فصلات کا نقصان ۱۳۶۵
روزنامہ "امروز" ملتان سے ساٹھ ہزار روپے کی ضمانت طلبی .. ۱۳۶۷
روزنامہ "نوائے وقت" سے ساٹھ ہزار روپے کی ضمانت طلبی .. ۱۳۶۹
روزنامہ "نوائے وقت" لاہور اور "امروز" ملتان سے
ساٹھ ساٹھ ہزار روپے کی ضمانت طلبی ۱۳۷۰
روزنامہ "امروز" ملتان اور روزنامہ "نوائے وقت"
لاہور سے ساٹھ ساٹھ ہزار روپیہ کی ضمانت طلبی ۱۳۷۰
سندھ میں لسانی فسادات ۱۳۷۱
روزنامہ "جنگ" راولپنڈی سے تیس ہزار روپیہ کی
ضمانت طلبی ۱۳۷۱
روزنامہ "امروز" ملتان سے تیس ہزار روپیہ کی
ضمانت طلبی ۱۳۷۱
روزنامہ "نوائے وقت" اور "جنگ" راولپنڈی سے
ضمانت طلبی ۱۳۷۲
روزنامہ "نوائے وقت" لاہور سے ضمانت طلبی ۱۳۷۲
منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ بابت ۷۳-۱۹۷۲ء ۱۳۷۸
مسودہ قانون استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب
مصدرہ ۱۹۷۲ء ۱۳۷۸

ضمیمہ ۱ (بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر ۱۰۴) ۱۳۱۴
ضمیمہ ۲ (بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر ۲۹۱) ۱۳۵۴
ضمیمہ ۳ (بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر ۲۹۳) ۱۵۳۹
ضمیمہ ۴ (بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر ۵۴۹) ۱۵۶۰

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس دوئم

سوموار ۲۴ جولائی ۱۹۷۲ء
(دو شنبہ ۔ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۸ بجے صبح منعقد ہوا۔
مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ۙ یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ
وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا ۝
اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَالۡجِبَالِ فَاَبَیۡنَ اَنۡ
یَّحۡمِلۡنَهَا وَاَشۡفَقۡنَ مِنۡهَا وَحَمَلَهَا الۡاِنۡسَانُ ؕ اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوۡمًا جَهُوۡلًا ۝
لِّیُعَذِّبَ اللّٰهُ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَالۡمُنٰفِقٰتِ وَالۡمُشۡرِکِیۡنَ وَالۡمُشۡرِکٰتِ
وَیَتُوۡبَ اللّٰهُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ۝

پ ۲۲ ۔ س ۳۳ ۔ ع ۶ ۔ آیات ۷۰ تا ۷۳

اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کیا کرو اس کے باعث وہ تمہارے تمام کام درست کر دیگا۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دیگا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریگا تو وہ زبردست کامیابی حاصل کریگا بیشک ہمنے بار امانت (قرآن) کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کو پیش کیا تو انہوں نے اسکو اٹھانے سے انکار کیا اور خوف سے لرز اٹھے اور انسان نے اسکو اٹھا لیا بیشک وہ بڑا ظالم و نادان ہے۔

تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں پر مہربانی فرمائے۔ اور اللہ تو بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

وَمَا عَلَیۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلَاغُ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

وھاڑی کے قریب بے خانماں اشخاص کی آبادکاری

*۱۰. **میاں خورشید انور** - کیا وزیر بحالیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ پیشتر حکومت نے ضلع ملتان میں قصبہ وھاڑی کے نزدیک بے خانماں افراد کو آباد کرنے کے لئے ایک سکیم تیار کی تھی -

(ب) آیا یہ امر بھی واقعہ ہے کہ ۲ سال پیشتر سابق گورنر نے مذکورہ سکیم پر فوری عملدرآمد کا حکم دیا -

(ج) اگر اجزاء (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے مذکورہ سکیم پر عمل درآمد کرنے کے لئے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں؟

وزیر بحالیات - (ملک مختار احمد اعوان) - (الف) محکمہ آباد کاری و بحالیات نے ضلع ملتان میں قصبہ وھاڑی کے قریب بے خانماں افراد کی آباد کاری کے لئے کوئی سکیم تیار نہیں کی ہے -

(ب) چونکہ ایسی کوئی سکیم تیار نہیں کی گئی ہے - لہذا محکمہ کی جانب سے اس پر عملدرآمد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

(ج) متذکرہ بالا صورت حال کے پیش نظر عملدرآمد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

میاں خورشید انور - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - گزارش یہ ہے کہ سوال کا جواب وزیر بحالیات خواہ مخواہ دینے کیلئے کھڑے ہو گئے ہیں - مجھے افسوس ہے کہ سوال کسی سے کیا جاتا ہے اور جواب کوئی اور دیتا ہے - سوال میں نے وزیر تعمیرات سے کیا تھا - مجھے یہ پتہ ہے کہ سکیم مرتب ہو چکی ہے اور فائنل آرڈرز کے لئے فائل ریونیو بورڈ میں پڑی ہوئی ہے -

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں گزارش ہے کہ محکمہ تعمیرات سے ہم مفصل رپورٹ طلب کریں گے تب تک اگر انتظار کر لیا جائے تو بہتر ہوگا ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ نکتہ استحقاق ۔ وزیر موصوف نے جو جواب پڑھا ہے چونکہ یہ غلط ہے ۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اس ضمن میں انکوائری کی جائے تاکہ غلط جواب نہ دئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ۔ پہلے وزیر تعمیرات کا جواب آ جائے تو پھر یہ سوال پیدا ہو گا ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ گورنمنٹ یہ خود تسلیم کر چکی ہے کہ یہ غلطی ہوئی ہے ۔ اب جو جواب انہوں نے دیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ جواب غلط ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ممکن ہے کہ وزیر تعمیرات بھی یہی جواب دیں

(قطع کلامیاں)

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کرونگا کہ وزیر اعلیٰ نے جیسا کہ فرمایا ہے ۔ وہ بالکل درست ہے ۔ یہ صرف تعمیرات کے پاس ہی نہیں بلکہ یہ فائل وزیر کالونیز کے پاس بھی ہو سکتی ہے ۔ اس لئے از راہ کرم اس اہم مسئلہ کے جواب کے لئے دونوں وزراء صاحبان سے request کرلیے دیجئے ۔

وزیر خزانہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میاں خورشید انور صاحب کا سوال میرے پاس لکھا ہوا موجود ہے ۔ اس میں باقاعدہ وزیر بحالیات کو ایڈریس کیا گیا ہے کہ کیا وزیر بحالیات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے تو اب میاں خورشید انور صاحب فرماتے ہیں کہ یہ سوال کسی اور وزیر سے کیا گیا تھا تو یہاں وزیر بحالیات کیسے ہو گیا ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں اس کی پوزیشن بیان کرتا ہوں اس میں ہوتا یہ ہے کہ ممبر صاحبان جب اپنے سوالات دیتے ہیں تو کبھی کسی وزیر کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے کبھی نہیں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ دفتر والے اپنی طرف سے معلوم کرتے ہیں کہ یہ کس وزیر سے متعلق ہے۔ ان کا غالباً یہ موقف تھا ۔ اور یہ کل بھی میرے پاس تشریف لائے تھے کہ میں نے تو دوسرے وزیر صاحب سے یہ پوچھا ہے۔ غالباً دفتر کے اہل کاروں نے یا افسران نے خود اپنی طرف سے تصحیح کر دی ہے۔ اس لئے سوال میں یہ لکھا گیا ہے ۔

Will the Minister for Rehabilitation be pleased to state

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اردو میں صاف لکھا ہوا ہے یہ میرے پاس فائل موجود ہے اور وزیر صاحب دیکھ رہے ہیں ۔ اصل سوال جس پر میرے دستخط ہیں کہ تعمیرات کے وزیر سے پوچھا گیا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی بات ٹھیک ہے میں نے یہ نہیں کہا کہ جو آپ کو کہہ رہے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے۔ لیکن جب وزیر قانون یا وزیر بحالیات کے پاس وہ سوال پہنچا ہے تو دفتر والوں نے غالباً اپنی طرف سے تصحیح کر دی تھی کہ یہ وزیر متعلقہ کے نام Mark نہیں ہوا ہے۔ اس لئے انہوں نے وزیر بحالیات لکھ دیا ہے۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرونگا کہ دفتر والوں نے وزیر تعمیرات کی بجائے وزیر بحالیات درج کر دیا ہے ۔ لیکن اس طرح دوسری جگہ وزیر بے محکمہ نہ درج کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کوئی بات نہیں ہے۔ وزیر بے محکمہ بڑا اہم وزیر ہوتا ہے ۔

ضلع سرگودھا کی عدالتوں میں زیرسماعت فوجداری و سرسری مقدمات

*۲۰. **مسٹر احسان الحق پراچہ** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع سرگودھا کی تمام عدالتوں میں کتنے فوجداری مقدمات بشمول سرسری مقدمات کے زیر سماعت ہیں اور ان کے جلد فیصلے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں یا کرنے کا ارادہ ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ (مسٹر معراج خالد) ضلع سرگودھا کی فوجداری عدالتوں میں تیس اپریل ۱۹۷۲ء تک سمری اور ریگولر تصفیہ طلب مقدمات کی تعداد علی الترتیب ۸۳۴۸ اور ۳۱۸۸ تھی۔ زیر سماعت تصفیہ طلب فوجداری مقدمات کی ماہانہ جانچ پڑتال کرکے ان کے فوری تصفیہ کے بارے میں ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔ جہاں تک حصول انصاف کے متعلق دور رس اقدامات کا تعلق ہے لا ریفارمز کمیشن ۷۰-۱۹۶۷ کی سفارشات پر حکومت پہلے ہی ایک جامع پروگرام کا آغاز کر چکی ہے۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا چیف منسٹر صاحب یہ فرما سکینگے کہ اس وقت ضلع سرگودھا میں کتنے مجسٹریٹ کام کر رہے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا۔ ظاہر ہے کہ اس کے لئے علیحدہ نوٹس کی ضرورت ہے ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا چیف منسٹر صاحب اسکا جواب فرما سکینگے کہ لا ریفارمز کمیشن کی سفارشات پر جو عمل کر رہے ہیں کونسے پانچ سالہ منصوبے کا کام ہوگا ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جیسا کہ پہلے معزز ایوان کو بتایا جا چکا ہے کہ اس سلسلے میں ہم نہایت سرعت سے کام لے رہے ہیں ۔

پبلک پراسیکیوٹر اور ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹروں کی مستقلی

*۲۵۔ **مسٹر احسان الحق پراچہ** ۔ کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) صوبہ پنجاب میں پبلک پراسیکیوٹروں اور ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر کے سینارٹی وار نام کیا ہیں۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ افسران کو ان آسامیوں پر مستقل نہیں کیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت ان کو مستقل کرنے اور مناسب سکیل کی حامل آسامیوں پر متعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیرقانون و پارلیمانی امور ۔ (ملک مختار احمد اعوان) ۔ (الف) پنجاب میں پبلک پراسیکیوٹروں اور ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹروں کے نام سینارٹی کے اعتبار سے منسلکہ گوشوارہ (الف) میں دیئے گئے ہیں۔

(ب) پبلک پراسیکیوٹر / ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر حکومت کے کل وقتی ملازم نہیں ہوتے ان کی تقرری خاص مدت کے لئے ہوتی ہے جس کے اختتام پر یہ آسامی خالی متصور کی جاتی ہے ۔ البتہ حکومت کو اس سلسلہ میں پورا اختیار حاصل ہے کہ یا تو وہ اسی شخص کا بطور پبلک پراسیکیوٹر / ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر مزید کسی مدت کے لئے دوبارہ تقرر کر دے یا کوئی وجہ بتائے بغیر اس کا دوبارہ تقرر نہ کرے جیسا کہ محکمۂ قانون کے مینول کے قاعدہ نمبر ۴-۸ اور ۴-۱۰ کے تحت لازم ہے مذکورہ حقائق کے پیش نظر پبلک پراسیکیوٹروں / ایڈیشنل پراسیکیوٹروں کی مستقلی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

پبلک پراسیکیوٹروں / ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹروں کو مستقل عملے میں شامل کرنے کے لئے اور ان کی ملازمت کو باقاعدہ بنانے کے لئے ایک تجویز حکومت کے زیر غور ہے اور اگر یہ تجویز منظور ہو گئی تو ضروری قواعد ملازمت وضع کر لئے جائیں گے۔

پبلک پراسیکیوٹروں / ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹروں اور ان کی مستقلی کا فیصلہ ان احکامات کے مطابق کیا جائے گا جن کا قواعد میں اہتمام کیا جائے۔

گوشوارہ الف

پنجاب میں پبلک پراسیکیوٹروں اور ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹروں / گورنمنٹ پلیڈروں کے بلحاظ سینارٹی نام :-

پبلک پراسیکیوٹر	ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹرز / ایڈیشنل گورنمنٹ پلیڈرز
۱- رائے محمد اسلم خان	۱- سردار خان ملک
۲- چوہدری نذیر حسین	۲- مسٹر افتخار احمد چیمہ *
۳- چوہدری محمد یونس	۳- مسٹر جیکب اسحاق
۴- راجہ محمد اسلم خان	۴- مسٹر ذوالفقار احمد پراچہ
۵- قاضی عنایت اللہ	۵- عبدالحفیظ شیخ
۶- میاں عبدالرحمان	۶- چوہدری سرفراز احمد
۷- مسٹر عبدالعلیم خان*	۷- سید حسن علی شاہ
۸- مسٹر محمد علی نقوی	۸- مرزا فرید الانور بیگ
۹- مسٹر اظہر حسین ہمدانی	۹- سید نظام الدین شاہ
۱۰- مسٹر ممتاز علی شیخ	۱۰- مسٹر فضل حق راجہ
۱۱- مسٹر محمد عظیم خان	۱۱- مسٹر عبدالغفار ہمایوں
۱۲- ملک سلیم اختر	۱۲- مسٹر مختار احسن چیمہ
۱۳- مسٹر عبدالقیوم خان	۱۳- مسٹر زاہد حسین صدیقی
۱۴- مسٹر عبدالحفیظ وٹو	۱۴- شیخ نسیم شوکت
۱۵- خواجہ محمود احمد	۱۵- مسٹر محمد اقبال قریشی
۱۶- سید محمد اعظم شاہ	۱۶- مسٹر مخدوم احمد
۱۷- مسٹر ہارون رشید چیمہ	۱۷- مسٹر مخدوم اصغر علی

پبلک پراسیکیوٹر	ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹرز / ایڈیشنل گورنمنٹ پلیڈرز
بہاولپور ڈویژن	۱۸- مسٹر مختار علی
۱- مسٹر اختر محمود	۱۹- مسٹر ظفر اللہ خان
۲- ملک فداحسین	۲۰- ملک عبدالحق
*۳۱-۸-۱۹۷۰ء سے تین سال کی رخصت بلا تنخواہ دی گئی -	۲۱- مسٹر ممتاز احمد چیمہ
	۲۲- مسٹر برکت علی حسینی
	۲۳- مسٹر کفایت اللہ
	۲۴- مسٹر رشید احمد صدیقی
	۲۵- مسٹر محمد اختر
بہاولپور ڈویژن	
۱- چوہدری محمد ارف	
۲- چوہدری عبدالحلیم	
**۱۰-۹-۷۱ء سے دو سال کی رخصت بلا تنخواہ پر چلے گئے۔	

خان امیرعبداللہ خان روکڑی - کیا جناب وزیر متعلقہ یہ فرمائینگے کہ ان کی خاص مدت سے کیا مراد ہے؟

وزیرقانون و پارلیمانی امور - سوال دوبارہ دہرا دیں -

خان امیرعبداللہ خان روکڑی - جناب والا- میں نے ضمنی سوال یہ کیا ہے کہ جیسا کہ آپ نے جواب میں ذکر فرمایا ہے کہ انکی تقرری خاص مدت کیلئے ہوتی ہے - تو میں نے اتنا عرض کیا ہے کہ ان کی خاص مدت سے کیا مراد ہے ؟

وزیرقانون و پارلیمانی امور - جناب والا - اے - پی - پی- کے لئے ایک سال اور پی - پی - کے لئے دو سال -

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ میں جناب وزیر متعلقہ سے یہ عرض کرونگا کہ کیا ان کے علم میں ہے کہ بعض جگہ ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر بہت پرانے ہیں اور وہ پبلک پراسیکیوٹروں سے سینئر ہیں۔ ان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان کی رائے نہ پوچھیں۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ وہ کیوں مستقل نہیں ہوتے جبکہ سینارٹی ان کی زیادہ ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا۔ سینارٹی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا۔ ہمیں یہ بتایا جائے کہ سینارٹی لسٹ کس کی میز پر رکھی گئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر قانون فرمائینگے کہ جب پبلک پراسیکیوٹروں کی میعاد دو سال ہوتی ہے تو یہ تین سال کی چھٹی کس طرح دے دی گئی ۔ جسطرح وہ خود بتاتے ہیں کہ میعاد تو دو سال ہے اور چھٹی تین سال دی گئی ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ یہ سلیکشن کنٹریکٹ کی بنیاد پر ہے اور اس میں رعایت دی جا سکتی ہے ۔

مسٹر شوکت محمود ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائینگے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ پبلک پراسیکیوٹر صاحبان پچھلے بیس سال سے اپنے مطالبات کے حق میں بہت زیادہ کوشش کر چکے ہیں۔ اور اس ایوان میں بھی بہت سی تحریکات پیش کی جا چکی ہیں کہ ان کی سروس کو ٹھیک کیا جائے ؟

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرونگا کہ آئندہ وزیر قانون صاحب کو ایڈوکیٹ صاحب کے ساتھ ہی بٹھایا جائے ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر قانون یہ فرما سکیں گے کہ پبلک پراسیکیوٹر یا ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر کی تقرری کی کیا پوزیشن ہے اور کس طرح ان کو مقرر کیا جاتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ مختلف حضرات کو ان کی اہلیت کے مطابق Solicitor تعینات کرتے ہیں اور پھر یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ اہلیت رکھتے ہیں اور حکومت کی طرف سے کام نبھا سکتے ہیں یا نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ گوشوارہ میں یہ دکھایا گیا ہے ۔ کہ بہاولپور ڈویژن میں دو پبلک پراسیکیوٹر ہیں اور دو ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر ہیں ۔ ان میں سے ایک تین سال کی رخصت پر ہے اور ایک دو سال کی رخصت پر ہے ۔ ان کی بجائے کیوں نہیں دوسرے پبلک پراسیکیوٹر دوران رخصت تعینات کئے گئے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ اگر حکومت نے یہ ضروری سمجھا کہ وہاں پر تقرری کی جانی چاہیئے تو کی جا سکتی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ حکومت کو سمجھنے کے لئے کون کونسی چیزیں مہیا کرنی پڑیں گی اور کتنی مدت تک آپ یہ ضرورت محسوس کریں گے؟

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ سرکاری بنچز سے ایک ضمنی سوال کیا گیا ہے اس کا جواب ابھی تک نہیں آیا ۔ کیا یہ نیا دستور تو نہیں ہو گیا ہے کہ ضمنی سوال کیا جائے تو اسکا جواب نہ دیا جائے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ یہ سپلیمنٹری سوال ہے یا تقریر کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے کہ ایک ضمنی سوال پوچھا گیا تھا ۔ جسکا جواب نہیں دیا گیا ۔

وزیر اعلیٰ ۔ معزز رکن نے سوال کیا ہے کہ وہ بیس سال سے مطالبہ کر رہے ہیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ یہ تو ضمنی سوال ہے اس کا جواب بھی جناب والا نے دینا ہے ۔ یہ تو ہمارے لئے بہت آسانی ہو جائیگی ۔ اسکا جواب آنا چاہیئے ۔

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف پریولیج ۔ وزیر قانون نے جواب دیا ہے کہ ملک فدا حسین کی ملازمت contract basis پر تھی ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے یہ بات غلط بیان کی ہے ۔ وہ بہاولپور سروسز کا آدمی ہے اور وہ مستقل ملازم تھا ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا ۔ بہاولپور سٹیٹ کے انتظامات پہلے کچھ ایسے ہی ہوا کرتے تھے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جب بہاولپور سٹیٹ ہوا کرتی تھی ۔ تو بہاولپور کے سروس رولز اس وقت مختلف ہوا کرتے تھے ۔ اب چونکہ بہاولپور پنجاب کا حصہ ہے ۔ اسلئے اس کی سروسز کو integrate کیا جا رہا ہے ۔ جو بہت جلد ہو جائینگی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ شاید وزیر قانون کو یہ معلوم نہیں کہ جو آدمی جس ریجن سے آیا ہو وہ اپنی سروس کی terms & conditions ساتھ لے کر آیا ہے ۔ یہ نہیں ہے کہ جو لوگ آئے ہیں وہ ضابطے بھول گئے ہوں ۔ اور انہوں نے انکی contract basis پر appointments کرنی شروع کر دی ہیں ۔ وہ سرکاری ملازم جسکی terms & conditions اپنے ریجن میں تھیں ۔ اسکو contract basis پر نہیں لیا جا سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ انہوں نے انفارمیشن دی ہے اسکو قبول کر لیں۔
Why discussion over that.

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر قانون بتا سکیں گے کہ کتنے صاحب ایسے ہونگے کہ جو ۵۸ برس cross کر چکے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال چاہیئے۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ مہربانی کرکے جناب والا آپ ان وزراء کو جواب دینے کے لئے ٹریننگ دیا کریں۔

مسٹر سپیکر ۔ presumption. It is a reflection. یہی ہے کہ تمام ممبران اور وزراء جو اس ایوان میں موجود ہیں وہ اپنے کام کرنے کے نہ صرف اہل ہیں بلکہ وہ غیر معمولی طور پر اس کی اہلیت رکھتے ہیں۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف فرمائینگے کہ انکے جواب میں بہاولپور بشمول پنجاب تحریر تھا۔ جیسا کہ ترمیم کے تحت ''بشمول بہاولپور،، کے الفاظ حذف کئے گئے ہیں۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے بہاولپور کو علیحدہ صوبہ تسلیم کر لیا ہے؟

Mr. Speaker : This question does not arise.

سید تابش الوری ۔ یہ حذف کیا گیا ہے۔

Mr. Speaker : This is not relevent to the question.

چودھری امان اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ پبلک پراسیکیوٹر کو contract basis پر رکھنے کے لئے کونسی شرائط ہیں۔ کیا وہ اس کے متعلق وضاحت فرماسکیں گے کہ وہ کونسی شرائط پر ملازم رکھا جاتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ جناب والا۔ ان شرائط کو پوچھنے کے لئے علیحدہ سوال درکار ہے۔ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ انکو

efficiency, capability, and ability کی بنا پر رکھا جاتا ہے ۔ اور سولسٹر ان کی تقرریاں کرتا ہے ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ پبلک پراسیکیوٹر اور ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر کی سروسز کو مستقل کرنے کی تجاویز پر غور ہورہا ہے۔ اس کیلئے کتنا عرصہ درکار ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ یہ matter sort out ہو رہا ہے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ کتنا عرصہ درکار ہوگا۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ آخر پھر بھی کتنی مدت درکار ہے؟ ۵، ۶ یا ۷ مہینے کی مدت درکار ہے یا اس سے زیادہ ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف سے دریافت کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ لاء ریفارم کمیشن میں پبلک پراسیکیوٹر کیلئے کوئی نسی پروویژن رکھی ہے اور اس پر کب عملدرآمد شروع ہوگا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ میں cells قائم کردئے گئے ہیں ۔ جو work out کر رہے ہیں ۔ ہدایات بھی دے دی گئی ہیں۔ لاء ریفارم کمیشن کے تحت سروسز کے بارہ میں کام کرنا شروع کر دیا ہے اور وہ بہت جلد سروسز کے بارہ میں لائحہ عمل تیار کرلیں گے۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی۔ میں جناب والا کی وساطت سے وزیر موصوف سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہوم کا محکمہ بھی وزیر قانون کے پاس ہے یا وزیر اعلیٰ کے پاس ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ حضور والا ۔ حکومت محکمہ ہوم کو ہدایات دے سکتی ہے۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر قانون از راہ کرم یہ بتائینگے کہ اس کام کی تکمیل ان کا محکمہ کب تک کرسکے گا۔ اس کا اندازہ کیا ہے۔ اور انہوں نے اپنے محکمہ کو کیا ہدایات دی ہیں؟

مسٹر سپیکر ۔ اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

ضلع سرگودھا میں بھلوال کے مقام پر دیوانی عدالت کا قیام

*۳۰۔ **مسٹر احسان الحق پراچہ**۔ کیا وزیر قانون از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع سرگودھا میں بھلوال کے مقام پر کوئی دیوانی عدالت موجود نہیں۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت وہاں پر ایک دیوانی عدالت قائم کرنے کی مصلحت پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر قانون (ملک مختار احمد اعوان)۔ چیف جسٹس اور جج صاحبان نے یہ پالیسی وضع کئے جانیکے بارہ میں فیصلہ کیا ہے کہ ہر سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں دیوانی عدالتیں قائم کی جائیں تاآنکہ کسی خاص سب ڈویژن میں اتنا کام نہ ہو جسکے پیش نظر کل وقتی سول جج کی تعیناتی کا جواز پیدا ہو سکے۔ فی الوقت بھلوال میں کوئی سول جج تعینات نہیں ہے۔ لیکن نئی تقرریاں عمل میں آنے پر ایک سول جج تعینات کرنے کی تجویز ہے اور یہ تقرریاں ماہ رواں کے ختم ہونے سے قبل مکمل ہو جائیں گی۔

ضلع سرگودھا میں درج شدہ قتل کے مقدمات

*۳۴۔ **مسٹر احسان الحق پراچہ** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ دسمبر ۱۹۷۱ء سے اب تک ضلع سرگودھا میں قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد)۔ ضلع سرگودھا میں مورخہ یکم دسمبر ۱۹۷۱ء تا ۳۱ مئی ۱۹۷۲ء کے عرصہ کے دوران قتل کے ۶۷ مقدمات درج کئے گئے۔

صوبہ پنجاب میں ضلع وار فوجداری مقدمات

*۱۰۴۔ **رانا پھول محمد خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ء سے ۲۰ مئی ۱۹۷۱ء کے عرصہ کے دوران صوبہ کے ہر ضلع میں دفعات ۳۰۲، ۳۰۴، ۳۰۷، ۳۲۴،

۳۲۵، ۳۲۶، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۷۶، ۳۷۹، ۳۹۲، ۳۹۴، ۳۹۵، ۴۰۶، ۴۲۰ اور ۴۹۸ کے تحت علیحدہ علیحدہ کتنے کیس رجسٹر کئے گئے۔ کتنے کیس منسوخ کئے گئے اور کتنے چالان کئے گئے۔

(ب) جزو (الف) بالا میں مذکورہ کیسوں میں سے ایسے کیسوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے جو ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء سے آج تک رجسٹر کئے گئے، چالان کئے گئے اور خارج کئے گئے۔

(ج) اسوقت صوبے میں مختلف کیسوں میں اشتہاری ملزموں کی ضلع وار تعداد کیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد)۔ اس سے متعلق تمام کوائف ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ جواب یا تو پڑھکر سنایا جاتا ہے۔ یا ایوان کی میز پر رکھدیا جاتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے جواب نہ پڑھکر سنایا ہے نہ ہی ایوان کی میز پر رکھا ہے۔

وزیر اعلیٰ جناب والا۔ جب یہ بیان کیا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایوان کی میز پر رکھا گیا ہے۔ اگر معزز ممبر یہ چاہتے ہیں کہ جواب پڑھکر سنایا جائے تو پڑھ دیتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ اسکی ضرورت نہیں ہے۔

صوبائی اور مرکزی حکومت کے احکام کے تحت نظر بند اشخاص کی تعداد

*۱۰۵۔ **رانا پھول محمد خان**۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ صوبہ میں ایسے اشخاص کی تعداد کیا ہے جنکو (اول) صوبائی حکومت اور (دوم) مرکزی حکومت کے احکام کے تحت نظر بند کیا گیا ہے اور ان کے نام کیا ہیں۔ نیز ان جیلوں کے نام کیا ہیں جہاں وہ نظر بند ہیں؟

وزیر اعلیٰ۔ (مسٹر معراج خالد۔) کوئی نہیں۔

---

* آخر میں ضمیمہ ۱ ملاحظہ فرمائیں۔

مزدوروں کو دی جانے والی سزائیں

*۱۱۵۔ رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ :۔

(الف) ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء سے لے کر اب تک کتنے مزدوروں کو مختلف جرائم کے ارتکاب کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا ۔ ان میں سے کتنے مزدوروں کے چالان کئے گئے اور کتنے مزدوروں کو سزا دی گئی ۔ نیز ان مجرموں کو زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کتنی سزا دی گئی ۔

(ب) جزو (الف) میں بیان کردہ مزدوروں میں ایسے مزدوروں کی علیحدہ علیحدہ تعداد کتنی ہے ۔ جنہیں فوجی عدالتوں اور فوجداری عدالتوں نے سزا دی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔

(الف) نام ضلع	ان مزدوروں کی تعداد جنہیں گرفتار کیا گیا	ان مزدوروں کی تعداد جنکا چالان کیا گیا	ان مزدوروں کی تعداد جنہیں سزا دی گئی
لاہور	۱۱۲	—	—
ساہیوال	۳۵	۲۰	—
لائلپور	۲۷	۲۷	—
سرگودھا	۱۰	۶	—
میانوالی	۹	۹	—
راولپنڈی	۱۳	—	—
رحیم یار خان	۱۴	۱۴	—

(ب) کوئی نہیں

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ لاہور ضلع میں ۱۱۲ مزدوروں کو گرفتار کیا گیا جن کا نہ کوئی قصور تھا اور نہ کوئی جرم ۔ انہیں گرفتار کیوں کیا گیا جب کہ وہ چالان بھی نہیں ہوئے اور سزا بھی نہیں ہوئی ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ اکثر حالات میں جلوس نکالے جاتے ہیں اور محض اس حد تک ان کو ناکارہ کرنے کے لئے کہ مزید کوئی شرارت نہ کریں انکو گرفتار کیا جاتا ہے اور ان کو چالان کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ قانون کی وہ کون سی دفعہ ہے جس کے تحت بغیر جرم کے گرفتار کیا جا سکتا ہے؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا۔ دوست جانتے ہیں کہ جب جلوس نکلتے ہیں تو ان کو پکڑ کر دور دراز مقامات پر چھوڑ دیا جاتا ہے ۔ اس گرفتاری میں وہ بھی شامل ہیں جو جلوس کی صورت میں آتے ہیں۔ ان کو پکڑ کر دور لے جا کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ انہیں نقص امن کے تحت گرفتار کیا جا سکتا ہے۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ لفظ "چالان" سے کیا مراد ہے؟ اس کی وضاحت کر دیں تاکہ ہمیں سمجھ آ جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ چالان تو ایک قانون کا لفظ ہے۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی۔ جناب والا ۔ میں نے آپ سے نہیں پوچھا ۔

وزیر اعلیٰ ۔ آپ جانتے ہیں کہ چالان ہوتے رہتے ہیں۔ جس قانون کے تحت چالان کیا جاتا ہے اس کے تحت گرفتار بھی کیا جاتا ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جو ڈیشری کے علاوہ ایک ایڈمنسٹریٹیو سائیڈ بھی ہے۔ اس کے تحت ان کو بسوں میں بند کر کے دور جا کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جن مزدوروں کو بے بنیاد اور بغیر کسی جرم کے حکومت نے گرفتار کیا ان کو کتنے دن حوالات میں رکھ کر رہا کیا گیا ؟

وزیر اعلیٰ ۔ اس کے لئے مزید تفصیلات درکار ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ ان تمام مزدوروں کو گرفتار کرنے کے بعد چالان پیش کر دیا گیا لیکن کسی کو سزا نہیں ہوئی کیا یہ مقدمات واپس لے لئے گئے ہیں ؟ ان کی نوعیت کیا ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ مقدمات ابھی تک عدالتوں میں زیر سماعت ہیں ۔

صنعتکاروں کی گرفتاریاں

*۱۱۶ ۔ **رانا پھول محمد خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ان صنعت کاروں کی تعداد کتنی ہے جنہیں صوبے میں ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء سے لے کر اب تک غیر قانونی تالہ بندیوں کے الزام میں گرفتار کیا گیا جن کا چالان کیا گیا اور جنہیں سزا دی گئی ۔ نیز ان کو دی جانے والی سزا کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنی ہے ۔

(ب) جزو (الف) بالا میں بیان کردہ صنعت کاروں میں ایسے صنعت کاروں کی تعداد کیا ہے جنہیں (اول) فوجداری عدالتوں سے اور (دوم) فوجی عدالتوں سے سزائیں ملیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف)

نام ضلع	تعداد صنعتکار جو کہ ۲۰-۱۲-۷۱ سے تادم تحریر گرفتار ہوئے	چالان ہوئے	سزا یاب ہوئے
گوجرانوالا	۴	۴	—
لائل پور	۲	۲	—
میزان	۶	۶	—

(ب) تعداد صنعتکار جن کو عام عدالت سے سزا ہوئی۔	تعداد صنعت کار جن کو فوجی عدالت سے سزا ہوئی۔
—	—

رانا پھول محمد خان ۔ جن صنعتکاروں کو لائل پور میں گرفتار کیا گیا ان کے خلاف الزامات کیا تھے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جو مزدوروں کے خلاف گھیراؤ جلاؤ کے الزامات تھے وہی الزامات ان کے خلاف ہیں ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ Penal Code میں کونسی دفعات کے تحت ان کا چالان کیا گیا ؟

وزیر اعلیٰ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے۔

مسٹر احسان الحق پراچہ۔ ضربات کے لئے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے۔ جب یہ اعداد و شمار آپ کے پاس موجود ہیں کہ کتنے گرفتار ہوئے تو یہ بھی پتہ ہونا چاہئیے تھا کہ کس جرم میں وہ گرفتار ہوئے۔

وزیر اعلیٰ۔ جس حد تک آپ نے سوال پوچھا تھا اس کا جواب آگیا ہے۔

مسٹر احسان الحق پراچہ۔ کیا آپ ان کے نام بتا سکیں گے کہ کون کون سے گرفتار ہوئے؟

وزیر اعلیٰ۔ آپ سوال دے دیں۔ میں جواب دے دونگا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے قائد ایوان سے درخواست کرنی چاہتا ہوں کہ جتنے بھی ضمنی سوالات کئے گئے ہیں یہ سب متعلقہ تھے، صحیح تھے اور مناسب تھے۔ جس فائل سے دیکھ کر انہوں نے یہ اعداد و شمار مرتب کئے ہیں کہ اتنے صنعت کاروں کو پکڑا گیا اور اتنے کو سزا ہوئی۔ جرم کی نوعیت بھی اس کے ساتھ ہی آ جانی چاہئیے تھی۔ انہوں نے گھیراؤ جلاؤ ارشاد فرمایا ہے۔ گھیراؤ جلاؤ تو مزدور کرتے ہیں صنعت کار نہیں کرتے۔ اس لئے تشریح فرمائیں۔

وزیر اعلیٰ۔ آپ نے توجہ نہیں فرمائی۔ میں نے عرض کیا تھا کہ جس طرح مزدوروں کو گھیراؤ جلاؤ کے سلسلے میں گرفتار کیا جاتا ہے اسی طرح صنعت کاروں کو لاک آؤٹ کے سلسلے میں گرفتار کیا جاتا ہے۔ اگر ان کی کل تفصیلات کی توقع کی جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ ساری تفصیلات پوچھنے کے لئے مکمل سوال پوچھا جائے۔

مالکان اراضی اور مزارعین کے مابین تنازعات

*۱۱۷۔ رانا پھول محمد خان۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پولیس نے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء سے لے کر اب تک مالکان اراضی اور

مزارعین کے درمیان بٹائی کے مسئلہ پر پیدا ہونے والے تنازعات کے سلسلہ میں کتنے مقدمات درج کئے۔

(ب) جزو (الف) میں متذکرہ مالکان اراضی اور مزارعین میں سے ایسے مزارعین کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے جو اس عرصہ کے دوران گرفتار ہوئے اور جن کے چالان کئے گئے اور جن کو سزا دی گئی؟

وزیراعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) مقدمات درج ہوئے ۲۷۶

(ب) تعداد مالکان و مزارع جو گرفتار ہوئے ۵۶۶

تعداد مالکان و مزارع جن کا چالان ہوا ۴۹۶

تعداد مالکان و مزارع جنہیں سزا دی گئی ۔ اب تک کسی کو سزا نہیں ہوئی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میرے سوال کا جواب نامکمل اور غلط ہے۔ میں نے اپنے سوال کے جزو "ب" میں یہ دریافت کیا ہے " کہ متذکرہ مالکان اراضی اور مزارعین میں سے ایسے مزارعین کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے جو اس عرصہ کے دوران گرفتار ہوئے اور جن کے چالان کئے گئے اور جن کو سزادی گئی۔" جناب والا ۔ یہاں مزارعین کی علیحدہ علیحدہ تعداد نہیں دی گئی بلکہ اس طرح جواب دیا گیا ہے۔ " تعداد مالکان و مزارع جو گرفتار ہوئے۔ تعداد مالکان و مزارع جن کا چالان ہوا۔ تعداد مالکان و مزارع جنہیں سزا دی گئی" ۔ جناب والا ۔ میں نے اس کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دریافت کی تھی جن کو ایک ہی جگہ درج کر دیا گیا ہے۔

وزیر اعلیٰ۔ آپ جناب والا ملاحظہ فرمائیں۔ سوال یہ ہے کہ

- "The number of landlords and tenants, out of those mentioned in (a) above who were arrested, challaned and convicted during the said period"

یہاں دونوں کو بریکٹ کیا گیا ہے۔ اس لئے ان کا جواب بھی اکٹھا ہے اگر اس کے متعلق آپ تفصیلات چاہتے ہیں تو میں اس کے لئے تیار ہوں کہ ان کی علیحدہ علیحدہ تعداد دی جائے۔

رانا پھول محمد خان۔ سوال سپیکر صاحب کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس اردو کی کاپی میں درج ہے۔

وزیر اعلیٰ۔ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے جس طرح سوال بھیجا گیا ہے وہ آپکے سامنے ہے۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب جو سوال میں نے بھیجا ہے وہ درست ہے۔ لیکن اس کے بجائے مزارعین اور مالکان کی تعداد علیحدہ علیحدہ نہیں دی گئی۔ بلکہ انہیں اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ ان لوگوں کو احساس نہیں ہے کہ حکومت یہ ہمارے ساتھ زیادتی کر رہی ہے۔

وزیر اعلیٰ۔ میں علیحدہ علیحدہ جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

سید تابش الوری۔ کیا وزیر اعلیٰ فرمائیں گے کہ چالان کے باوجود کسی کو ابھی تک کوئی سزا نہیں ہوئی؟

وزیر اعلیٰ۔ ابھی مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔ جیسا کہ آپکو معلوم ہے کہ عدالتوں میں مقدمات لمبے ہو جاتے ہیں۔ اسکی بے شمار وجوہات ہیں۔ جنہیں گنوانے کی ضرورت نہیں۔

راجہ محمد افضل خان۔ کیا وزیر اعلیٰ یہ بتا سکتے ہیں کہ مالک اور مزارع میں تنازعہ کے کون ذمہ دار تھے۔ جس کی وجہ سے اتنے چالان ہوئے؟

وزیر اعلیٰ۔ یا مزارع یا مالک۔

ضلع سرگودھا میں سڑکوں کے حادثات

*۱۵۲ ۔ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع سرگودھا میں پچھلے تین سالوں کے دوران سڑکوں پر کتنے حادثات رونما ہوئے ۔ نیز ان حادثات میں مرنے والوں کی تعداد کتنی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد)۔

سال	تعداد حادثات	اموات
۱۹۶۹	۲۹	۲۱
۱۹۷۰	۳۵	۲۹
۱۹۷۱	۳۵	۲۶
یکم جنوری تا ۳۱ مئی ۱۹۷۲ء	۱۰	۸

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا۔ کیا ضلع سرگودھا کی تعداد اموات جو وزیر اعلیٰ صاحب نے بیان فرمائی ہیں وہ ان سے مطمئن ہیں؟

وزیر اعلیٰ ۔ اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو میں بھی ہرگز نہیں ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ کیا اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ فرمائیں گے کہ وہ کیا اقدامات ہیں۔ جن کے ذریعہ سے حادثات روکے جاسکتے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ سڑک کے حادثات کو روکنے کے لئے مختلف طریقے استعمال کئے گئے ۔ آپکو معلوم ہے کہ انہیں روکنے کے لئے مختلف تدابیر اختیار کی گئیں۔ جوں جوں ٹریفک بڑھ رہی ہے سڑکوں کو چوڑا کرنا آپکے سامنے ایک واضح امر ہے ۔ بہر حال جو کچھ بھی اقدامات اس سلسلہ میں کرنے چاہیں ان پر عمل کیا جا رہا ہے ۔

اراضی کے الاٹیوں کو مالکانہ حقوق دیا جانا

*۱۸۵۔ راؤ مراتب علی خان۔ کیا وزیر بحالیات نشان زدہ سوال نمبر ۱۴۱۳۲ کے جواب کے حوالے سے جو مورخہ ۷ جنوری ۱۹۶۹ء کو اس وقت کے وزیر مال نے صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کے ایوان میں دیا تھا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا ان قانونی اور انتظامی پیچیدگیوں کا تصفیہ کر دیا گیا ہے جو قانون مزارعت پنجاب مصدرہ ۱۸۸۷ء میں اس غرض سے ترمیم کرنے کے سلسلے میں پیدا ہوئی تھیں کہ ایسی اراضی کے الاٹیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں جو مسلمان زمینداروں کی ملکیت تھیں۔ لیکن غیر مسلمان دخیلکار مزارعین کے قبضہ میں تھیں۔ اگر تصفیہ کر دیا گیا ہے تو اس معاملہ میں کیا فیصلہ کیا گیا ہے اور اگر تصفیہ نہیں کیا گیا تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر بحالیات (ملک مختار احمد اعوان)۔ اس معاملہ میں قانونی اور انتظامی پیچیدگیاں در پیش ہیں۔ اس معاملہ میں حکومت پاکستان کے بحالیات اور تعمیرات کے ڈویژن سے رجوع کیا گیا ہے تاکہ اس سلسلے میں ضروری قواعد وضع کئے جائیں۔ جونہی حکومت پاکستان کی منظوری موصول ہو گئی ان الاٹیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جانے کے سوال پر ہر صوبائی حکومت غور کرے گی۔

رانا پھول محمد خان۔ ”ہر صوبائی حکومت“ سے کیا مراد ہے۔ کیا وزیر موصوف سندھ۔ بلوچستان۔ فرنٹیئر کے بحالیات کے بھی ذمہ دار ہیں یا وہ انکی جگہ جواب دہ ہیں جو انکی پالیسی پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔

Mr. Speaker: No speech please. You can only ask the question.

رانا پھول محمد خان۔ جناب میرے ضمنی سوال کا جواب تو آجائے ”ہر صوبائی حکومت“ سے انکی کیا مراد ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ کہیں یہ نہ ہو جائے کہ ''ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی'' ۔ اگر وہ بھی کچھ کہہ دیں تو پھر ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا جناب منسٹر صاحب فرمائیں گے کہ سوال ''قانون مزارعت'' پنجاب کے متعلق ہے۔ اس میں محکمہ تعمیرات کا کیا تعلق ہے جن سے مشورہ کیا جا رہا ہے۔

وزیر بحالیات ۔ جناب والا ۔ یہ بحالیات اور تعمیرات ڈویژن مرکز میں ہے اور اس کا نام یہی ہے یعنی ''بحالیات اور تعمیرات ڈویژن''

راؤ مراتب علی خان ۔ کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ یہ قانونی پیچیدگیاں کیا ہیں انکی وضاحت فرمائیں۔

وزیر بحالیات ۔ جناب اس کے لئے علیحدہ سوال ہونا چاہئے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ یہ بڑی افسوس ناک بات ہے۔ آپ اسے خود محسوس فرمائیں کہ کیا یہ راؤ مراتب علی خان کا supplementary سوال متعلقہ نہیں ہے کہ قانونی پیچیدگیاں کیا ہیں۔ مشکلات کیا ہیں اور کیا ان کے لئے بھی علیحدہ نوٹس دیا جائے ؟ آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ جو سوال انہوں نے کیا ہے یہ relevant نہیں ہے۔ خود ان کے سوال میں ہے کہ قانونی پیچیدگیاں ہیں ۔ اس کے بعد وہ وزیر موصوف سے پوچھ رہے ہیں کہ قانونی پیچیدگیاں کیا ہیں۔ یہ تو آنریبل ممبر کو خود پتہ ہونا چاہیئے کہ وہ قانونی پیچیدگیاں کیا ہیں اور کیا ہوسکتی ہیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ قانونی پیچیدگیاں تھیں اور اس سوال کو وزیر قانون کی طرف سے دہرا دیا گیا ہے کہ قانونی پیچیدگیاں ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ آپ نے سوال ہی نہیں دیکھا۔ آپ ان کا سوال دیکھیں۔ اس میں راؤ صاحب خود فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں قانونی پیچیدگیاں ہیں۔ تو اب انکو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ قانونی پیچیدگیاں کیا ہیں۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ وزیر بحالیات نے اپنے جواب میں فرمایا تھا کہ "قانونی پیچیدگیاں ہیں"۔ راؤ صاحب کے سوال کا مقصد یہ تھا کہ ان پیچیدگیوں کو کیسے دور کیا جائے۔ یہ سوال کنندہ کی اختراع نہیں ہے۔ اس کے متعلق انہوں نے پہلے اپنے جواب میں فرمایا تھا۔

مسٹر سپیکر۔ رانا صاحب۔ اس طرح نہیں۔ یہ سوال اگر ہوسکتا تھا تو اس سٹیج پر ہو سکتا تھا کہ وہ قانونی پیچیدگیاں کیا ہیں۔ ان کو accept کیا گیا ہے اور اسکے بعد یہ سوال کیا گیا ہے کہ یہ کب دور ہونگی۔ اسلئے اب اس سوال کی کوئی سٹیج نہیں ہے۔

رانا پھول محمد خان۔ صدر محترم۔ اس ایوان میں وزیر صاحب کی طرف سے غلط جواب دینے پر یا صحیح جواب دینے کے بعد ایک نیا سوال ہو سکتا ہے کہ اس جواب کی روشنی میں وزیر صاحب بتائیں کہ ایسا کیوں ہے اور اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر۔ انہوں نے یہ نہیں پوچھا تھا۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے ان کا سپلیمنٹری سوال نہیں سنا اور آپ تقریر کر رہے ہیں۔ انہوں نے پوچھا تھا کہ قانونی پیچیدگیاں کیا ہیں۔ آپ کچھ اور بات کر رہے ہیں اور انکا سوال کچھ اور ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ گزارش یہ ہے کہ آپ پھر غور فرمائیں۔ راؤ صاحب کا سوال یہ ہے کہ جو مورخہ ۷ جنوری ۱۹۶۹ کو اس وقت کے وزیر مال نے صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان میں اس سوال کا جواب دیا تھا۔ اسکی روشنی میں کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا ان قانونی اور انتظامی پیچیدگیوں کا تصفیہ کر دیا گیا ہے۔ اب صوبائی وزیر بحالیات نے اس ایوان میں جواب دیا ہے کہ اس میں قانونی

پیچیدگیاں ہیں۔ جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے وہ ۱۹۶۹ء کی بات ہے اور اب ہم ۱۹۷۲ء میں جا رہے ہیں۔ معزز ممبر یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا وہ پیچیدگیاں دور ہوئی ہیں۔ اب اسکا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہوا جو ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا کوئی تصفیہ ہوا۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب میں کسی پرانی بات کو دھرانا نہیں چاہتا۔ آپ نے دراصل سپلیمنٹری سوال نہیں سنا اور اسکو سنے بغیر آپ اور رانا صاحب ارشاد فرمانے لگے۔ انہوں نے اب یہ سوال کیا تھا کہ "وہ قانونی پیچیدگیاں کیا ہیں"۔ وہ سوال اس وقت irrelevant ہے۔ انہوں نے ان قانونی پیچیدگیوں کا cognizance لیا ہے اور اس کے بعد یہ سوال پوچھا ہے اور اسکا جواب آیا ہے۔ اب وہ پھر دھرا رہے ہیں کہ وہ "قانونی پیچیدگیاں" کیا ہیں۔ اس وقت یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا۔ وزیر موصوف کی طرف سے جو جواب دیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اس معاملہ میں قانونی اور انتظامی پیچیدگیاں در پیش ہیں۔ جس محکمہ نے یہ جواب لکھکر دیا ہے اس نے یقینی طور پر یہ بھی لکھا ہوگا کہ اس میں فلاں فلاں قانونی پیچیدگیاں ہیں ۔ انہیں قانونی پیچیدگیوں کے متعلق ضمنی سوال پوچھا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ سوال کو دوبارہ پڑھیں اور پھر ضمنی سوال کریں۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا۔ میں نے سوال پڑھا ہے۔

راؤ مراتب علی خان ۔ جناب والا ۔ ۷ جنوری ۱۹۶۹ء کو یہ سوال اس معزز ایوان میں آیا تھا ۔ یہ کتنی انتہائی سست رفتاری سے کام ہو رہا ہے کہ ابھی تک بحالیات اور تعمیرات کے ڈویژن نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا ۔ اس میں اچھا خاصا وقت ان کو ملا ہے۔ اب میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا فیصلہ کرانے میں کتنا وقت لیں گے؟

وزیر بحالیات ۔ جناب والا۔ محکمہ بحالیات کا دراصل تعلق مرکزی حکومت سے ہے۔ مرکزی حکومت ہی اس نئے قانون کو introduce

کر سکتی ہے یا اس میں ترمیم کرسکتی ہے۔ اس میں قانونی پیچیدگیاں تھیں جس کی وجہ سے بہت delay ہوئی ہے۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی۔ جناب والا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مجھے یہ بتایا جائے کہ وزیر بحالیات کے صوبہ میں کیا فرائض ہیں۔ تاکہ ہم سوال اسی قسم کا کریں اور ان کو جواب دینے میں کوئی الجھن نہ ہو۔

وزیر بحالیات۔ جناب والا۔ اگر آنریبل رکن فرائض جاننا چاہتے ہیں تو انہیں اسکے متعلق جاکر سٹڈی کرنا چاہیئے۔ (قہقہہ)

خان امیر عبداللہ خان روکڑی۔ جناب والا۔ مجھے وہ ٹریننگ سنٹر بتا دیں جہاں پر اس قسم کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اگر وہ بھی میرے ساتھ چلیں تو میں وہاں جانے کیلئے تیار ہوں۔

وزیر بحالیات۔ اسمبلی کی لائبریری میں جاکر سٹڈی کریں۔ (قہقہہ)

Mr. Taj Muhammad Khanzada: The answer which is given involves legal and administrative complications. According to the Honourable Minister this question has been referred to the Government of Pakistan in the Rehabilitation and Works Division. I ask the Honourable Minister whether any suggestions have been sent by him in this regard or any rules of procedure for adoption by the Centre, and if so, when this is going to be done, and how long will it take.? What step is he going to take to expedite it.?

وزیر بحالیات۔ جناب والا۔ صوبائی حکومت نے قواعد بنا کر مرکزی حکومت کو بھیج دیئے ہیں۔ لیکن مرکزی حکومت کی طرف سے ابھی تک منظوری نہیں آئی ہے۔ اس لئے ہم ان کا انتظار کر رہے ہیں۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ یہ سوال مرکزی حکومت کو کس تاریخ کو بھیجا گیا تھا۔

وزیر بحالیات۔ جناب والا۔ تاریخ کے بارے میں میں رانا پھول محمد خان صاحب کو بعد میں بتا سکتا ہوں۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : He will have to verify it. It has already taken a very long time. Can the Honourable Minister lay down a time-limit by which he expects to give us the answer. ?

وزیر بحالیات ۔ جناب والا ۔ یہ ایسی گھتیاں تھیں جو پچھلی حکومتوں نے ساری الجھائی ہوئی تھیں۔ ان کو سلجھانے کیلئے کچھ وقت لگے گا ۔ میں اسکے بارے میں وقت کا تعین نہیں کر سکتا ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I do not talk about the Peoples Government or any other Governments in the past. What I want is that what he is going to do in order to get us an answer. ?

وزیر بحالیات ۔ جناب والا ۔ صوبائی حکومت نے باقاعدہ طور پر قواعد بنا کر مرکزی حکومت کو بھیجے ہوئے ہیں ۔ مرکز کی منظوری کے فوراً بعد اس پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا ۔

Mr. Taj Muuammad Khanzada : Please give me an answer.

وزیر بحالیات ۔ جناب والا ۔ عوام کے وسیع تر مفاد کیلئے صوبائی حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی ہے ۔

اس مرحلے پر کئی ممبر صاحبان بولنے کیلئے کھڑے ہو گئے)

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ سوال کرنے کے بعد ہر ممبر کو اپنی جگہ پر بیٹھ جانا چاہیئے ۔ ہمیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ کون بول رہا ہے ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : This is not an answer to my question. The Central Government can receive numerous suggestions. This is the responsibility of the Government to approach the Centre and get an answer.

(Interruption)

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ انگریزی کا ترجمہ ہونا چاہیئے اس طرح کی انگریزی ہماری سمجھ میں نہیں آتی ۔

Mr. Speaker : I assure you that he will do it.

وزیر مواصلات و تعمیرات۔جناب والا۔ یہ صاف زبان میں بولیں تاکہ ہمیں بھی پتہ چلے کہ یہ کیا بول رہے ہیں۔ یہ گپ شپ کرتے رہتے ہیں ۔(قہقہہ)

وزیر بحالیات ۔ جناب والا۔ معزز رکن نے اپنے سوال میں خود اس چیز کو تسلیم کیا ہے کہ قانونی پیچیدگیاں ہیں ۔ اسکو دور کرنے کیلئے کچھ وقت درکار ہے۔ صوبائی حکومت نے اپنا فرض پورا کرکے مرکزی حکومت کو قواعد بنا کر بھیجے ہیں۔ اب اس کے فیصلہ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ آپکو جلد مطمئن کیا جائے گا ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Sir, I have not asked what the Awami Government is doing and what benefits it is providing. I ask for the answer as to how much time it will take to do it and get an answer.

راؤ مراتب علی خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ میرے سوال کا جو جواب دیا گیا ہے یہ تسلی بخش نہیں ہے۔ وزیر موصوف نے جو جواب دیئے ہیں وہ معیار پر پورے نہیں اترتے۔ اگر یہ پورے معیار پر نہیں اترتے تو آپ اسکا فیصلہ کریں اور پورے سوال کو pending رکھا جائے آپ خود ہی اس بات کا فیصلہ کریں کہ میرے سوال کا جواب تسلی بخش ہے یا اسے ٹالنے کی کوشش کی گئی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ آپ نے اس پوائنٹ آف آرڈر پر فیصلہ نہیں دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے۔ پھر ممبر صاحبان میرے پاس آتے ہیں کہ بہت سا وقت ایک ہی سوال میں لگ جاتا ہے۔ ہمیں وقت نہیں ملتا۔

سب ڈویژن جڑانوالہ کی عدالتوں میں وکلاء کے دفاتر کیلئے بندوبست

*۱۸۹۔ رائے عمر حیات خان ۔ کیا وزیر قانون از راہ کرم بیان فرمائیں

گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سب ڈویژن جڑانوالہ کی عدالتیں مارکیٹ کمیٹی جڑانوالہ کی عمارت میں قائم کی گئی ہیں۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ عدالتوں کی حدود میں وکلاء کے دفاتر کے لئے کوئی موزوں انتظام نہیں ہے۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے وکلاء کے دفاتر کسی دیگر جگہ قائم کرنے کی تجویز مرتب کی ہے اگر ایسا ہے تو مذکورہ سکیم پر کب تک عمل درآمد شروع ہوجائیگا؟

وزیر قانون (ملک مختار احمد اعوان)۔ (الف) یہ درست ہے کہ سب ڈویژن جڑانوالہ کی عدالتیں مارکیٹ کمیٹی جڑانوالہ کی عمارت میں قائم کی گئی ہیں یہ عمارت اسی غرض کے لئے حکومت نے کرایہ پر حاصل کر رکھی ہے۔

(ب) عدالت ہائے متذکرہ میں وکلاء کے چیمبرز کے لئے معقول جگہ موجود ہے ہر ایک وکیل نے اپنی مرضی کے مطابق اپنا چیمبر قائم کر رکھا ہے۔

(ج) ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں جس کے تحت چیمبر کو کسی دوسری جگہ قائم کیا جائے چنانچہ اس سوال کا آخری حصہ جواب کا محتاج نہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ مارکیٹ کمیٹی جڑانوالہ کی بلڈنگ کو دفاتر کیلئے کرایہ پر دیا گیا ہے ؟

وزیر قانون ۔ اس کا ایک حصہ کرایہ پر دیا گیا ہے۔

رانا عمر حیات خان ۔ کیا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ عمارت کتنے عرصہ کے لئے کرایہ پر دی گئی ہے؟

وزیر قانون ۔ یہ تو میں deed دیکھ کر ہی بتا سکتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ فرمائیں گے کہ اس عمارت کو کس کرایہ پر لیا گیا ہے اور اس کا کرایہ کتنا ماہوار ادا کر رہے ہیں؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ سب چیزیں اس کنٹریکٹ میں موجود ہیں یہ چیز اس محکمہ سے پوچھ کر بتائی جا سکتی ہے ۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کردوں کہ اگر وکلاء کے چیمبرز برلب سڑک بھی ہوں تو ان کے پیشے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ کیا وزیر متعلقہ یہ فرما سکیں گے کہ مارکیٹ کمیٹی کی بلڈنگ کے کتنے کمرے ہیں اور اس میں گنجائش کسقدر ہے؟

وزیر قانون ۔ اس میں اس قدر گنجائش ہے کہ عدالتوں اور کمیٹی دونوں کا کام بخوبی چل سکے۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جواب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ”یہ عمارت اس غرض کیلئے حکومت نے کرایہ پر حاصل کر رکھی ہے،، کیا حکومت اس چیز کا تعین کرتی ہے کہ کرایہ زیادہ ہے یا کم؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں فاضل رکن کا سوال اچھی طرح سمجھ نہیں سکا ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں وضاحت کئے دیتا ہوں کہ کیا وزیر موصوف یہ فرماسکیں گے کہ جو عمارت کرایہ پر دی جاتی ہے۔ کیا افسر مجاز اسکا کرایہ بھی حاصل کرسکتا ہے۔ کرائے کی کمی یا زیادتی تو ایک علیحدہ چیز ہے مگر میں دریافت یہ کرتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے کسی افسر مجاز کو ایسے اختیارات ہیں کہ وہ کرایہ حاصل کرے؟

وزیر قانون ۔ اگر اس افسر مجاز کو اختیارات حاصل ہوں تو وہ کرایہ وصول کرسکتا ہے۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ ایک بلڈنگ کے متعلق کیا سب ڈویژن کیلئے کوئی پروویژن رکھی گئی ہے کہ وہ کرایہ وصول کریں ؟

وزیر قانون ۔ یہ سوال تو وزیر خزانہ سے بھی کیا جا سکتا ہے ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ وزیر خزانہ بھی تو آپکے پاس ہی بیٹھے ہیں۔

قتل و ڈکیٹی

* ۲۴۹ ۔ مسٹر محمد عاشق ۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء تک صوبہ میں قتل اور ڈاکہ کی کتنی وارداتیں ہوئیں ؟

وزیر داخلہ (مسٹر معراج خالد) ۔ مذکورہ مدت میں قتل اور ڈاکے کی وارداتوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

مدت	قتل	ڈاکہ
یکم جنوری ۱۹۷۱ء تا ۳۱ مارچ ۱۹۷۱ء	۳۲۶	۹
یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء	۳۹۵	۲۱

رانا پھول محمد خان ۔ جواب چیف منسٹر صاحب نے دیا ہے ۔ میرے پاس جو کاپی ہے اس میں انکا نام درج تو نہیں۔

مسٹر سپیکر ۔ آپکی کاپی میں درج ہونا ضروری نہیں

رانا پھول محمد خان۔ پہلا حصہ جواب کاکپی میں درج نہیں ہے ویسے جواب وزیراعلیٰ نے درست دیا ہے لیکن جو کاپی ہمیں دی گئی ہے اسمیں یہ درج نہیں۔

مسٹر سپیکر۔ آپ سوال کا آخری حصہ دیکھیں جس میں corresponding period کی نسبت تحریر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک printing error ہے۔

رانا پھول محمد خان۔ سوال درست تھا۔ لیکن اسمیں درج نہیں کیا گیا۔

مسٹر سپیکر۔ سوال اردو میں لکھ کر بھیجا کریں۔ یہ آئندہ احتیاط ہونی چاہیئے۔

سردار امجد حمید خان دستی۔ یہ جو قتل اور ڈاکہ کی وارداتوں میں خصوصاً ۱-۱-۷۲ تا ۳۱-۳-۷۲ کے عرصہ کے درمیان پچھلے سال کے مقابلہ میں جو اضافہ ہوا ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر اعلیٰ۔ تمام تر حالات جو سابقہ حکومتوں نے ہمیں ورثے میں دیئے یہ سب اس کا نتیجہ ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔ اب باقی کارروائی کا آغاز ہوتا ہے۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ میں باقی سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر داخلہ۔ جناب والا۔ میں باقی سوالات کے جوابات بھی ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر جیلخانہ جات۔ جناب والا۔ میں فہرست سوالات سے باقی ماندہ جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

نیو سنٹرل جیل بہاولپور میں اچھا پہلوان شوکر والا کو مقررہ مدت سے زائد عرصہ کیلئے حراست میں رکھنا ۔

*۲۶۱۔میاں منظور احمد موہل۔ کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ میں کسی قیدی کو کسی خاص جیل میں مقررہ مدت سے زائد عرصہ کے لئے نہیں رکھا جا سکتا ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاہور کے اچھا پہلوان شوکر والا کو ۱۹۷۱ء میں بہاولپور جیل میں لایا گیا تھا اور اسے وہاں مقررہ مدت سے زائد عرصہ تک رکھا گیا ۔

(ج) اگر اجزا (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ قیدی کو متذکرہ جیل میں مقررہ مدت سے زائد عرصہ تک رکھنے کی کیا وجوہ ہیں اور حکومت اس امر کے ذمہ دار افسروں کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکدین خان) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

شہزادہ نورالزمان سپرنٹنڈنٹ نیو سنٹرل جیل بہاولپور کا تبادلہ

*۲۶۲۔میاں منظور احمد موہل۔ کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ شہزادہ نورالزمان ، سپرنٹنڈنٹ نیو سنٹرل جیل بہاولپور کافی عرصہ سے وہاں تعینات ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ دو ماہ پیشتر حکومت نے اس کے تبادلہ کے احکام جاری کئے تھے لیکن بعد میں منسوخ کر دیئے تھے اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) ۔ (الف) میاں نورالزمان احمد سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل بہاولپور وہاں ۱۰-۷-۷۰ سے تعینات ہیں اسے لمبا عرصہ نہیں کہا جا سکتا ۔

(ب) فروری ۱۹۷۲ء میں اس کا تبادلہ کیا گیا ۔ لیکن ابھی تک اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکا ۔ اس لئے کہ نئی بھرتی اور ترقی دینے پر مکمل پابندی ہے اور یہ معاملہ علیحدہ طور پر زیر غور ہے ۔ اس کے تبادلہ کے احکام ابھی تک منسوخ نہیں ہوئے ۔

قیدیوں کے لئے مزدوری کا معاوضہ

*۲۷۲ ۔ **شیخ عزیز احمد** ۔ کیا وزیر جیلخانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ کی جیلوں میں محبوس قیدیوں پر فی کس ماہانہ اوسطاً کتنے اخراجات اٹھتے ہیں ۔

(ب) شعبہ اصلاح اسیران کی نگہداشت اور زیر انتظام میں دئیے گئے قیدیوں پر اوسطاً فی کس ماہانہ کتنے اخراجات اٹھتے ہیں ۔ نیز ان کے زیر نگہداشت اور زیر انتظام قیدیوں کی تعداد کتنی ہے ۔

(ج) آیا صوبہ کی جیلوں میں اسیری کے دوران قیدیوں سے جو کام کروایا جاتا ہے ۔ اس کے بدلے میں ان کو کوئی معاوضہ ادا کیا جاتا ہے ۔

آیا شعبہ اصلاح اسیران کی تحویل و نگہداشت میں دئیے گئے قیدیوں کو اس کام کے بدلہ میں کوئی معاوضہ دیا جاتا ہے جو کہ ان سے جیلوں میں کروایا جاتا ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان)۔ (الف) مبلغ ۵۱۶۴۷ روپے ماہوار۔

(ب) محکمہ اصلاح اسیران (RECLAMATION DEPARTMENT) کے زیر نگرانی مجرموں کو زیر آزمائش (PROBATIONER) یا پیرول پر رہا شدہ (PROLEES) کہا جاتا ہے۔

ان افراد کے روٹی کپڑے پر حکومت کو کچھ بھی خرچ نہیں کرنا پڑتا ۔ ان کی کل تعداد ۱۰۵۴ ہے ۔

(ج) جی نہیں ۔

جیل میں محنت مشقت کے صلہ میں اسیروں کو فی ماہ تین دن کی معافی دی جاتی ہے ۔

(د) محکمہ اصلاح اسیران کی نگرانی میں دئیے گئے مجرم جیل میں نہیں رکھے جاتے ۔ انہیں حکومت کے منظور شدہ افراد کے پاس ملازمت دلوائی جاتی ہے اور انہیں ان کی پیشہ ورانہ مہارت کے اعتبار سے اجرت دی جاتی ہے ۔ کم سے کم اجرت مبلغ ۱۸ روپے ماہوار مقرر ہے جو روٹی کپڑے اور مکان کے علاوہ ملازم رکھنے والے افراد کے ذمہ ہوتی ہے ۔

سابق ریاست بہاولپور کے محکمہ جیل کے افسران

*۲۷۹ ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے۔

(الف) سابق ریاست بہاولپور سے تعلق رکھنے والے ایسے موجودہ افسروں

کی تعداد کیا ہے جو ڈائریکٹر جیل، سپرنٹنڈنٹ جیل اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل کے عہدوں پر فائز ہیں۔

(ب) ان افسروں کی تعداد کیا ہے جنہیں اکتوبر ۱۹۵۵ء تا اپریل ۱۹۷۲ء کے عرصہ کے دوران ریٹائر کیا گیا نیز بہاولپور ڈویژن کے ان افسروں کی تعداد کیا ہے جنہیں مذکورہ آسامیوں پر مذکورہ مدت کے دوران ترقی دے کر یا براہ راست بھرتی کر کے متعین کیا گیا؟

وزیر داخلہ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف)

(۱) ڈائریکٹرز	کوئی نہیں
(۲) سپرنٹنڈنٹ جیل کلاس I	ایک
(۳) سپرنٹنڈنٹ جیل کلاس II	ایک
(۴) ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل	دو
(ب) (۱) ریٹائر شدہ۔	—
(اول) سپرنٹنڈنٹ جیل کلاس I	دو
(دوم) ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل	ایک
(۲) تعینات شدہ۔	
(اول) سپرنٹنڈنٹ جیل کلاس II	ایک
(دوم) ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل	دو

محکمہ آبادکاری میں اپنی کاریں اور رکشے رکھنے والے ملازمین

*۲۹۰۔ ملک اللہ ڈتہ ۔ کیا وزیر بحالیات اور آبادکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) محکمہ آبادکاری کے ان ملازموں کی تعداد کتنی ہے جو چار سو روپے سے کم ماہوار تنخواہ پاتے ہیں ۔

(ب) جزو (الف) بالا میں متذکرہ ملازموں میں سے ان کی تعداد کتنی ہے جنہوں نے ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۱ء تک کے عرصہ کے دوران اپنی ذاتی کاریں یا رکشے رکھے ہوئے تھے یا رکھے ہوئے ہیں؟

وزیر بحالیات و آبادکاری (ملک مختار احمد اعوان) ۔ (الف)

فی الحال تقریباً نو سو ملازم ایسے ہیں جنکی ماہانہ تنخواہ چار سو روپے سے کم ہے۔

(ب) ملازمین کی جانب سے داخل کئے جانے والے اثاثوں کے گوشواروں کے مطابق کسی بھی ملازم کے پاس ۱۹۶۰ء تا ۱۹۷۱ء کے درمیانی عرصہ کے دوران اپنی ذاتی کار یا رکشا نہیں تھا۔

متروکہ املاک کے الاٹیوں کو مستقل دستاویزات انتقال کا اجرأ

*۲۹۱۔ملک اللہ ڈتہ ۔ کیا وزیر بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متروکہ جائداد کے الاٹیوں کو پی ۔ ٹی۔ ڈی ۔ کے اجراء کے سلسلہ میں بہت سے کیس لاہور کے مختلف ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کے پاس زیر غور ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف)بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ان مقدمات کی تعداد کیا ہے جو:۔

(اول) ایک سال پرانے ہیں۔

(دوم) دو سال پرانے ہیں۔

(سوم) تین سال پرانے ہیں ۔

(چہارم) چار سال پرانے ہیں ۔

(پنجم) پانچ سال پرانے ہیں۔

(ششم) ہر کیس سے متعلقہ جائداد کہاں واقع ہے نیز الاٹی دعویداروں کے نام کیا ہیں۔

(ج) پی۔ ٹی۔ ڈی۔ کے جاری نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں اور تقریباً کتنی مدت تک یہ جاری کر دئیے جائیں گے؟

وزیر بحالیات (ملک مختار احمد اعوان)۔(الف) جی ہاں۔

(ب) (۱) ۲۲۲

(۲) ۲۶۲

(۳) ۱۰۷

(۴) ۱۲۴

(۵) ۳۱۳

میزان - ۱۰۲۸

*(۶) ہر ایک جائیداد کے محل وقوع اور ان کے منتقل الیہ کے اسمائے گرامی پر مشتمل گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) گوشوارہ میں ہر ایک جائیداد کے بالمقابل مستعمل دستاویزات منتقلی جاری نہ کرنے کی مختلف وجوہ درج کر دی گئی ہیں تاہم مستقل دستاویزات منتقلی کے اجراء میں تاخیر ہونے کی بڑی وجوہ درج ذیل ہیں۔

(۱) ایسی جائیدادیں (جن کے پی۔ ٹی۔ ڈی۔ کا اجراء ہونا ہے) ان کے سلسلے میں مختلف عدالتوں میں قضیہ چل رہا ہے۔

---

* آخر میں ضمیمہ ۲ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) دعویداروں نے معاوضہ کی کتابیں بھی جمع نہیں کرائی ہیں۔

(۳) منتقل الیہان نے ابھی تک فیس آبادکاری یا دوسرے سرکاری واجبات ادا نہیں کئے ہیں۔

(۴) شراکت نامہ کے سلسلے میں تنازعہ چل رہا ہے۔

(۵) معاوضہ کی کتابوں کی چھان بین کی جاری ہے کہ آیا یہ صحیح ہیں۔

(۶) کچھ مقدمات پولیس کے پاس زیر تفتیش ہیں۔

(۷) متفرق دستاویزات جو پی۔ ٹی۔ ڈی۔ کے اجراء کے لئے ضروری ہیں منتقل الیہان نے مہیا نہیں کئے۔

جبتک کہ مطلوبہ دستاویزات فراہم نہ کر دی جائیں یا متذکرہ بالا کوائف مکمل نہیں ہو جاتے۔ اس وقت تک جائیداد کے مستقل دستاویزات منتقلی کے اجراء کے لئے وقت معین کرنا ممکن نہیں۔

محکمہ آبادکاری کے ۱۱۰ غیر جریدی فاضل ملازمین کو دیگر محکموں میں کھپانا

*۲۹۲۔ **ملک اللہ ڈتہ**۔ کیا وزیر بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے محکمہ بحالیات کے تقریباً ۱۱۰ نان گزٹیڈ ملازمین کو فاضل قرار دے دیا گیا تھا۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے مذکورہ فاضل عملہ کو صوبہ کے دوسرے محکموں میں کھپانے کے لئے ابھی تک کوئی انتظامات نہیں کئے۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ فاضل ملازمین نے جنوری ۱۹۷۲ء سے اب تک اپنی تنخواہیں وصول نہیں کیں۔

(د) اگر جزو (الف)، (ب) اور (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت اس قاضل عملہ کو کھپانے اور انہیں یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے لے کر اب تک تنخواہیں ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو تقریباً کس تاریخ تک ؟

وزیر بحالیات (ملک مختار احمد اعوان)۔ (الف) یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ آبادکاری کے (۱۱۰ نہیں) ۹۲ غیر جریدی ملازمین، یکم جنوری ۱۹۷۲ء کو محکمے کو صوبے کی تحویل میں دے دینے کے وقت فاضل قرار دیئے گئے۔

(ب) یہ صحیح نہیں ہے کہ حکومت نے ان کو کھپا دینے کے انتظامات نہیں کئے ہیں۔ صحیح صورت حال یہ ہے کہ محکمہ بحالیات نے اس وقت سے لے کر ۸۰ ملازمین کو پہلے ہی ان آسامیوں پر لگا دیا ہے جو بعض اہلکاروں کی ریٹائرمنٹ اور مستعار الخدمت اہلکاروں کو ان کے ابتدائی محکموں میں بھیج دینے سے خالی ہوئیں۔

(ج) صورت حال یہ ہے کہ جنوری میں ۸۳ فروری میں ۷۵ اور مارچ میں ۳۹ فاضل ملازمین نے اس وجہ سے ابھی تک تنخواہیں وصول نہیں کیں کہ انکو کھپانے کیلئے خالی آسامیاں نہیں تھیں۔

(د) محکمہ باقی جملہ ماندہ ۱۲ ملازمین کو کھپا دینے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس مقصد کے لئے گورنر صاحب سے درخواست کی جا رہی ہے کہ فاضل عملے کا پول قائم کریں۔ اسی طور محکمہ خزانہ سے بھی درخواست کی گئی ہے کہ محولہ بالا پیرا (ج) میں مندرج آسامیاں وضع کرنے کی منظوری دے دے تاکہ ان کی تنخواہیں خزانے سے لی جا سکیں اور ادا کی جاسکیں جونہی محکمہ خزانہ کی منظوری موصول ہوگئی ان کی تنخواہیں انہیں ادا کردی جائیں گی۔

پنجاب میں متروکہ سینیمے اور رجسٹرڈ فیکٹریاں

*۲۹۳۔ ملک اللہ ڈتہ۔ کیا وزیر بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب میں متروکہ سینماؤں اور رجسٹرڈ فیکٹریوں کی کل تعداد کتنی ہے اور ان میں سے ان کی تعداد کتنی ہے (اول) جنہیں ان کے الاٹیوں کو منتقل کر دیا گیا ہے۔(دوم) جن کو نیلام عام کے ذریعے فروخت کیا گیا۔

(ب) متروکہ سینماؤں اور رجسٹرڈ فیکٹریوں کے ایسے منتقل الیہم کی تعداد کیا ہے جنہیں ان کے بی۔ ٹی۔ ڈی۔ جاری کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) متروکہ سینماؤں اور رجسٹرڈ فیکٹریوں کے ایسے منتقل الیہم کی تعداد کتنی ہے جن کے ذمے نیلام کی منتقلی کی قیمت کے بقایا جات واجب الادا ہیں۔ نیز

(اول) ایسے سینماؤں اور رجسٹرڈ فیکٹریوں کے نام اور محل وقوع کیا ہیں؟

(دوم) منتقل الیہم کے نام اور پتے کیا ہیں۔

(سوم) منتقل یا نیلام کئے جانے کی تاریخ کیا ہے اور اسکی قیمت کیا طے ہوئی۔

(چہارم) قابل ادا رقم اور

(پنجم) معینہ عرصہ کے اندر اندر اب تک رقم وصول نہ کرنے کی کوئی کوشش نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں۔ اور

(ششم) نادہندہ اشخاص سے آخری ادائیگی کب تک وصول کی جائے گی۔

وزیر بحالیات (ملک مختار احمد اعوان) (الف)

	سینما اور سائن مشینریاں	رجسٹرڈ شدہ کارخانے
	۷۸	۵۳۳
(اول)	۳۸	۱۸۷
(دوم)	۲۹	۳۵۱
(ب)	۳۴	۲۷۷
(ج)	۱۹	۱۰۴

*(اول) تا (چہارم) مطلوبہ معلومات کو ظاہر کرنے والا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

محکمہ آبادکاری کے عملہ کے خلاف شکایات

*۲۹۴۔ ملک اللہ ڈتہ۔ کیا وزیر بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چیف سیٹلمنٹ کمشنر لاہور کے دفتر میں میسرز ولایت علی شاہ ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر فضل الرحمان سپرنٹنڈنٹ (محکمہ صنعت) اعجاز احمد سٹینوگرافر نذیر احمد یو۔ ڈی۔ سی۔ (محکمہ صنعت) اور ممتاز احمد سپرنٹنڈنٹ و ریڈر، برائے چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے خلاف ان کی لاہور میں تعیناتی کی مدت کے دوران کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور شکایات کی بنا پر ان میں سے ہر ایک کے خلاف کتنی بار تحقیقات کی گئی اور مذکورہ تحقیقات کے نتائج کیا ہیں؟

* آخر میں ضمیمہ ۳ ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) اگر مذکورہ تحقیقات کی بنا پر جز (الف) بالا میں مذکورہ ملازمین کو کوتاہیوں کا قصور وار پایا گیا ہو۔ تو کیا حکومت مذکورہ ملازمین کو موجودہ جگہوں سے تبدیل کرنے اور ان کے خلاف مناسب محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر بحالیات (ملک مختار احمد اعوان) (الف) ہر افسر اہلکار کے بارے میں شکایات تحقیقات یا اس کے برعکس کارروائی کے بارے میں صورت حال مندرجہ ذیل ہے۔

(اول) جناب ولایت علی شاہ:۔

مذکورہ افسر کے خلاف ۱۹۷۱ء کے دوران عام نوعیت کی شکایات موصول ہوئیں۔ رشوت ستانی کی نہ تو کوئی خاص مثال دی گئی۔ اور نہ اس نوع کا کوئی اشارہ ہی دیا کہ جس سے الزامات ثابت ہو سکیں سابق چیف سیٹلمنٹ اینڈ ری ہیبلیٹیشن کمشنر کے احکامات ملنے پر یہ تمام شکایات فائل کر دی گئیں۔

(دوم) جناب فضل الرحمان سپرنٹنڈنٹ (صنعت)

مذکورہ بالا اہلکار کے خلاف دفتر ہذا کے ریکارڈ پر کوئی شکایات نہیں ہیں۔

(سوم) جناب اعجاز حسین (سٹینوگرافر)

۶ جون ۱۹۷۲ء کو گستاخانہ رویہ کے بارے میں صرف ایک شکایت موصول ہوئی۔ شکایت کنندہ سے یہ کہا گیا۔ کہ وہ حاضر ہو کر اپنے الزام کو ثابت کریں۔ لیکن وہ حاضر نہیں ہوئے۔

(چہارم) جناب نذیر احمد ۔ اپر ڈویژن کارک

اس اہلکار کے خلاف دو شکایات کی گئیں ۔ ان میں سے ایک تو قلمی نام سے تھی ۔ اور دوسری گمنام ۔ رسمی کارروائی کے بعد دونوں درخواستیں فائل کر دی گئیں ۔

(پنجم) جناب ممتاز احمد ۔ سپرنٹنڈنٹ

اہلکار کے خلاف دو شکایات کی گئیں ۔ ان میں سے ایک تو قلمی نام سے تھی اور دوسری گمنام ۔ رسمی کارروائی کے بعد دونوں درخواستیں فائل کر دی گئیں ۔

(ششم) سیٹلمنٹ کمشنر کا ریڈر

اس اہلکار کے خلاف دو شکایات کی گئیں ۔ شکایت کنندگان سے یہ کہا گیا کہ وہ حاضر ہوں ۔ اپنے الزامات کے ثبوت بہم پہنچائیں ۔ لیکن وہ حاضر ہی نہیں ہوئے ۔

(ب) چونکہ شکایات یا تو گمنام تھیں یا قلمی نام سے تھیں ۔ اور مختلف نوعیت کی تھیں ۔ اور اپنے الزامات کو ثابت کرنے کیلئے شکایت کنندگان نے بے قاعدگیوں، رشوت ستانی وغیرہ کی کوئی خاص مثالیں نہیں دی تھیں ۔ بنابریں افسر اہلکار کو مجرم گرداننے اور اس کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ مزید برآں اس موضوع پر حکومت کی ہدایات کے مطابق ایسی شکایات پر کوئی کارروائی نہیں کی جانی چاہیئے ۔ اور ان پر نوٹ لکھے بغیر تلف کر دینا چاہئے ۔

فضل ولد پیر بخش کے قتل کی تحقیقات

*۲۹۸ ۔ نواب احمد بخش ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) ۔ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تین ماہ پیشتر ایک شخص مسمی فضل

ولد پیر بخش کو خانیوال میں قتل کیا گیا تھا ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ قتل کے ملزم وریام اور بشیر کو ابھی تک گرفتار نہیں کیا گیا ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ملزمان کو ابھی تک گرفتار نہ کرنے کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ڈی ۔ ایس ۔ پی خانیوال اس مقدمہ میں دلچسپی رکھتا ہے ۔

(د) اگر جز (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت اس معاملہ میں غیرجانبدارانہ تفتیش کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے ۔ ان ملزمان کو اشتہاری مجرم قرار دے دیا گیا ہے ۔ ان کی گرفتاری کیلئے انتھک کوشش جاری ہے ۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔

(د) مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر کسی نئی تحقیق کی ضرورت نہیں۔

بجلی سے محروم پولیس تھانے اور پولیس چوکیاں

*۳۰۳ ۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبے میں تھانوں اور پولیس کی چوکیوں کی کل تعداد کتنی ہے نیز ایسے تھانوں اور پولیس کی چوکیوں کی کل تعداد کتنی ہے جہاں سرکاری طور پر بجلی مہیا کی گئی ہے۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جس تھانہ یا پولیس چوکیوں میں بجلی مہیا نہیں کی گئی ہے وہاں مٹی کا تیل جلانے کے لئے ماہانہ صرف ڈیڑھ روپیہ دیا جاتا ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو۔ تو آیا یہ امر واقعہ ہے۔ کہ مذکورہ رقم متذکرۃالصدر تھانوں اور پولیس چوکیوں میں مٹی کے تیل کی ماہانہ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بہت ہی ناکافی ہے۔ اگر ایسا ہے۔ تو وہ کونسے وسائل ہیں۔ جن کی آمدنی سے مزید اخراجات پورے کئے جاتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) (الف)

تھانوں اور چوکیوں کی کل تعداد	تھانوں اور چوکیوں کی کل تعداد جہاں سرکاری طور پر بجلی مہیا ہے۔
۶۰۴	۳۰۶

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) ڈیڑھ روپیہ ماہوار برائے خرید تیل مٹی ایک تھانہ یا چوکی کے لئے ظاہرہ طور پر ناکافی ہے۔ یہ پرانے نرخ ہیں۔ حکومت اس کو بڑھانے پر غور کر رہی ہے۔

---

*۳۰۵۔ **میاں خورشید انور** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے صوبے میں اسلحہ کے نئے لائیسنسوں کے اجرا پر پابندی عائد کر دی ہے۔

(ب) کیا کبھی یہ بات بھی حکومت کے علم میں لائی گئی ہے۔ کہ صوبے میں بلا لائیسنس اسلحہ کی تعداد لائیسنس والے اسلحہ کی تعداد کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

(ج) اگر جز (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو آیا حکومت قانون کا احترام کرنے والے ہر ان شہریوں کو اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ کے نئے لائیسنس جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) (الف) جی ہاں ۔

(ب) نہیں ۔

(ج) اسلحہ کے لائیسنسوں کے اجراء پر پابندی مناسب وقت پر حالات کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اٹھا لی جائیگی ۔

سٹیشنری کی خرید کے لئے پولیس تھانوں کو مہیا کردہ رقوم

*۳۱۹ - **راؤ مراتب علی خان** ۔ آیا وزیر داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ قواعد کی روشنی میں صوبے کے تمام تھانوں میں حکومت کی جانب سے فراہم کردہ طبع شدہ فارموں پر ریکارڈ برقرار رکھنا چاہیئے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اس وقت اہم ریکارڈ مثلاً روز نامچے اور پولیس کی تحقیقاتی رپورٹیں سادہ کاغذ پر تیار کی جا رہی ہیں۔ جو نہ صرف یہ کہ غیر قانونی ہے۔ بلکہ اکثر صورتوں میں اس طور بھی ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس ریکارڈ میں ردو بدل کر دیا جائے ۔

(ج) اگر جملہ بالا (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو (اول) حکومت نے سالہائے ۷۱-۱۹۷۰ء اور ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران صوبے کے تھانوں کے لئے فارموں وغیرہ کی طباعت کے لئے کتنی

رقم مختص کی ہے۔ (دوم) پولیس کے محکمے نے کتنے فارم چھپوائے اور مختلف اضلاع کو بہم پہنچائے (سوم) تمام تھانوں میں سالہائے ۷۱-۱۹۷۲ء اور ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران کتنے روز نامچے اور تحقیقاتی رپورٹیں سادہ کاغذ پر تیار کی گئیں۔

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے۔ کہ صوبے میں تھانوں کے لئے سٹیشنری کی خرید کے لئے مہیا کی گئی رقوم ان کی ضروریات کے تناسب سے بالکل قلیل ہیں۔

(ہ) حکومت دیہی تھانوں کو متفرق سٹیشنری کی خرید کے لئے سالانہ کتنی رقم منظور کرتی ہے۔ اور اگر یہ ناکافی ہو تو متذکرہ تھانے ایسی سٹیشنری کن ذرائع سے حاصل کرتے ہیں۔

(و) آیا حکومت متذکرہ تھانوں کو سٹیشنری کی خرید کے لئے مزید رقم منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں

(ب) یہ صحیح ہے کہ اس ریکارڈ کو رکھنے کے لئے سادہ کاغذ استعمال کئے جاتے ہیں جو کہ صحیح نہیں تاہم حکومت کو کوئی علم نہیں ہے۔ کہ کسی وجہ سے کوئی اور مزید خرچ ہوا ہو۔

(ج) حکومت کی طرف سے سٹیشنری اور رجسٹروں کی خریداری اور چھپائی کے اخراجات کے لئے جو رقوم حسب ذیل

سالوں میں مخصوص کی گئی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے

برائے خرید سٹیشنری -	۶۸۰۰۰ روپے	(i)	۱۹۷۰-۷۱ء
-	۲۸،۰۰۰ روپے	(ii)	۱۹۷۱-۷۲ء
فارم اور رجسٹر -	۱،۳۶۰۰۰ روپے	(i)	۱۹۷۰-۷۱ء
	۱،۳۶۰۰۰ روپے	(ii)	۱۹۷۱-۷۲ء
برائے اخراجات چھپائی	۶۸،۰۰۰ روپے	(i)	۱۹۷۰-۷۱ء
-	۶۸،۰۰۰ روپے	(ii)	۱۹۷۱-۷۲ء

مندرجہ بالا مخصوص کردہ رقوم پولیس کے دفاتر پولیس لائین تھانوں اور پولیس چوکیوں کے لئے ہے - ایک تھانہ کے لئے اوسطاً پچاس روپے سالانہ مخصوص ہوتے ہیں۔ جن سے وہ مندرجہ بالا ضروریات پوری کرتے ہیں - یہ پرانے نرخ ہیں - حکومت اسکو بڑھانے کے لئے غور کرے گی۔

(i) اضلاع اپنی ضروریات براہ راست مرکزی چھاپہ خانہ سے پوری کرتے ہیں -

(ii) اس جواب کے دینے میں بہت وقت درکار ہے۔ اور یہ ایک بہت وسیع معاملہ سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ امر مشکل ہے کہ ایسی تفتیش کی رپورٹوں اور روز نامچوں کی صحیح تعداد معلوم کی جا سکے۔ جو کہ سادہ کاغذ پر تھانوں چوکیوں اور پولیس لائینوں میں سالہائے ۱۹۷۰-۷۱ء اور ۱۹۷۱-۷۲ء میں مرتب کئے گئے۔

(د) ہاں - مزید رقم مخصوص کرنے کی کوشش کی جائے گی -

(ہ) جیسے کہ 'ج' (i) میں درج ہے کہ سٹیشنری کی خرید کے لئے مخصوص کردہ رقم ناکافی ہے۔ تھانے اپنی تمام ضروریات اپنے وسائل سے پوری کرتے ہیں -

(و) حکومت نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ ضروریات کو پورا کرنے کے لیئے معقول رقوم مخصوص کی جا سکیں ۔ مگر مالی کمی کی وجوہ سے ایسا نہیں ہو سکا ۔ اب حکومت دوبارہ اس معاملہ پر غور کرے گی ۔

پولیس تھانوں میں ٹیلیفون ' موٹر سائیکل اور جیپوں کا اہتمام

*۳۲۰ - **راؤ مراتب علی خان** - آیا وزیر داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے - کہ پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے حکومت صوبے کے تمام تھانوں میں جیپیں، موٹر سائکلیں اور ٹیلی فون فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکیم پر کب تک عمل درآمد ہوگا ۔ اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد) (الف) جی ہاں ۔

(ب) (i) صوبے میں تقریباً آدھے تھانوں یا پولیس چوکیوں میں ٹیلی فون موجود ہیں - باقی ماندہ تھانوں اور پولیس چوکیوں کو ٹیلی فون پروگرام کے مطابق فراہم کئے جائیں گے ۔

(ii) آج تک سو موٹر سائیکلیں سکوٹر، تھانوں اور چوکیوں کو دیئے جا چکے ہیں ۔ اگر مالی ذرائع میں گنجائش ہوتی تو تمام تھانوں اور چوکیوں کو پروگرام کے مطابق سکوٹر اور موٹرسائیکلیں فراہم کی جائیں گی ۔

اسلحہ کے لائسنسوں کا اجراء

*۳۴۲ - مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی سکیم ہے۔ کہ صوبہ میں ہر اس شخص کو اسلحہ رکھنے کا لائسنس جاری کیا جائے جو اپنی جان ومال کی حفاظت کے لئے اسلحہ خریدنا چاہتا ہو ؟

وزیر امور داخلہ - (مسٹر معراج خالد) جی نہیں۔

اسلحہ کے لائیسنس کے اجراء سے پابندی اٹھانا

*۳۴۳ - مسٹر عبدالقیوم بٹ۔ کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بیشتر جرائم پیشہ افراد کے پاس ناجائز اسلحہ ہوتا ہے۔ اور وہ یہ اسلحہ جرائم کے ارتکاب میں استعمال کرتے ہیں -

(ب) آیا حکومت اسلحہ کے لائیسنس کے اجراء سے پابندی اٹھانے کی مصلحت پر غور کرے گی ؟

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد) -(الف) یہ گمان ہے۔ لیکن صحیح اعداد و شمار میسر نہیں -

(ب) اسلحہ کے لائسنسوں کے اجراء سے پابندی مناسب وقت پر اور حالات کے تقاضوں کے پیش نظر اٹھالی جائیگی -

ضلع سیالکوٹ میں پولیس افسروں کے خلاف الزامات کی تحقیقات

*۳۴۹ -شیخ عزیز احمد کیا وزیر داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے پسرور ضلع سیالکوٹ میں متعین لال دین

نا ی اے۔ ایس ۔ آئی پولیس ایک شخص مسمی امام دین ولد فضل دین سکنہ چک سورنجیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کی طرف سے مذکورہ چک کے چند آدمیوں کے خلاف کی گئی شکایت کے سلسلے میں مورخہ ۳ فروری ۱۹۷۲ء کو مذکورہ چک میں بغرض تفتیش گیا تھا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا یہ امر واقعہ ہے۔ کہ سورنجیاں کے پیپلز پارٹی کے صدر نے ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس سیالکوٹ سے شکایت کی کہ اسی چک کے ایک شخص کبیر احمد ولد محمد عالم نے ملازمان سے متعلقہ ایس کے اے۔ ایس ۔ آئی کو دینے کیلئے چار سو پینتالیس روپے وصول کئے ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے ۔ کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس سیالکوٹ نے انسپکٹر آف پولیس پسرور کو ہدایت کی تھی ۔ کہ وہ اس معاملہ کی تحقیقات کرے۔ اور اس واقعہ سے متعلق رپورٹ پیش کرے۔

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو تحقیقاتی رپورٹ پر حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں ۔ نیز تحقیقاتی رپورٹ کی ایک کاپی ایوان کی میز پر رکھی جائے ۔

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) درست ہے ۔

(ب) پیپلز پارٹی سورنجیاں کے نمائندے جلال دین نے جناب گورنر پنجاب کمشنر لاہور , آئی جی پولیس اور ایس پی سیالکوٹ کی خدمت میں درخواستیں بھیجیں۔ جن میں یہ الزامات عائد کئے گئے ۔

(ج) درست ہے

(د) انسپکٹر پولیس پسرور کی رپورٹ مورخہ ۱۴ جون ۱۹۷۲ء منسلک کر دی گئی ہے۔ تفتیش کے دوران عائد کردہ الزامات درست ثابت نہ ہو سکے۔

رپورٹ انسپکٹر پولیس

جناب عالی ۔ گزارش ہے ۔کہ موضع سورنجیاں میں سے چند آدمیوں نے درخواست بر خلاف لال ڈوگر اے۔ ایس ۔ آئی ۔ صاحب تھانہ پسرور دی تھیں ۔ جنکی میں نے موقعہ پر انکوائری کی تھی ۔ درخواست دھندگان کے بیان حاصل کئے گئے ۔ جو کہ لف ھذا ھیں ۔ انہوں نے بیان دیئے ھیں ۔کہ امام دین ولد فضل الدین کشمیری سکنہ سورنجیاں نے گلی میں تجاوز کیا جو گاؤں کے لوگوں نے اس تجاوز کو درست کر دیا ۔ تو امام الدین نے درخواست دے دی ۔ اے ۔ ایس ۔ آئی صاحب لال دین ڈوگر موقعہ پر گئے ۔ وھاں فریقین نے انکا آپس میں سمجھوتہ کرا دیا ۔ اس دوران موضع سورنجیاں سے کبیر احمد نامی نے چند آدمیوں سے روپے اکٹھے کئے مگر اے۔ایس۔آئی صاحب نے وہ روپے نہ لئے ۔ جو کبیر احمد نے دوسرے روز سب کو واپس کر دیئے ۔ اس دوران لوگوں نے اے۔ایس۔آئی صاحب کے خلاف دراخوستیں دیں ۔ اے۔ایس۔آئی لال دین نے بدوران دریافت وھاں معززین کو چند نازیبا الفاظ کہے ۔ جسکا انہیں رنج ھوا ۔ انہوں نے اسکے خلاف روپوؤں کا الزام لگا دیا ۔ میری دریافت پر کسی شخص نے روپے دینا تسلیم نہیں کئے۔ انہیں دراصل رنج نازیبا الفاظ کا تھا اے۔ایس۔آئی لال دین نے کوئی رقم نہیں لی ہے ۔

دستخط انگریزی محمد افضل صاحب انسپکٹر

پولیس پسرور ۱۴-۶-۷۲

نواں لاہور چوکی میں تین دیہاتوں سے تین ٹرانسفارمروں کی چوری

*۳۷۰ **حافظ علی اسد اللہ** ۔آیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ فروری ۱۹۷۲ء میں تھانہ گوجرہ ضلع لائل پور کی نواں لاہور چوکی کے تین گاؤں سے واپڈا کے تین ٹرانسفارمر چرا لئے گئے ۔ اگر ایسا ہی ہو تو آیا مجرموں کو پکڑا گیا اور ان کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ۔ اگر نہیں کی گئی تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد) ۔ جی ہاں ۔اس سلسلہ میں پرچہ نمبر ۸۳ زیر دفعہ ۳۷۹ تعزیرات پاکستان تھانہ گوجرہ میں مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۷۲ء کو درج ہوا تھا ۔ جو زیر تفتیش ہے۔ مقامی پولیس ملزمان کی گرفتاری اور مال کی برآمدگی کے لئے بہت کوشش کر رہی ہے۔

ضلع بہاولنگر میں قتل کی واردات

*۳۷۹ **حافظ علی اسد اللہ** ۔ کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع بہاولنگر میں یکم جنوری ۱۹۷۰ء سے ۳۱ مئی ۱۹۷۲ء تک قتل کی کتنی وارداتیں ہوئیں۔نیز قتل کے ایسے ملزمان کی تعداد کیا ہے۔ جو (اول) گرفتار ہوئے (دوم) مذکورہ عرصے کے دوران سزایاب ہوئے اور (سوم) تا حال مفرور ہیں ؟

وزیر امور داخلہ(مسٹر معراج خالد) ۔ مطلوبہ معلومات مندرجہ ذیل ہیں ۔

تعداد قتل	۱۲۸
تعداد ملزمان مشتبہ	۱۶۷
تعداد ملزمان گرفتار شدہ	۱۶۳
تعداد ملزمان سزایاب	۶۲
تعداد ملزمان مفرور	۴

ڈیرہ غازی خان کے متروکہ املاک کے دعویداروں کو زرعی اراضی کی الاٹمنٹ

۴۰۶ - چودھری مشتاق احمد - کیا وزیر بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) لاہور کی میونسپل حدود میں واقع موضع چراڑ کی بارہ مربع اراضی ڈیرہ غازی خان کے متروکہ جائیداد کے دعویداروں کو ان کے دعاوی کے عوض کن حالات میں الاٹ کی گئی تھی -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سینکڑوں ایسے دعویدار جن کے دعاوی ۵ کنال اراضی تک کے ہیں انہیں لاہور میونسپل حدود میں گزشتہ دس برسوں میں زرعی اراضی الاٹ نہیں کی گئی -

(ج) اگر اجزا (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو متذکرہ بالا الاٹمنٹ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر بحالیات (ملک مختار احمد اعوان) - (الف) موضع چراڑ میں ڈیرہ غازی خان سے آنیوالے متروکہ جائیداد کے دعویداروں کو کوئی اراضی الاٹ نہیں کی گئی تاہم سابق سیٹلمنٹ کمشنر اراضیات جنہیں مارشل لا کے ضابطہ نمبر ۱۱۳ کے تحت سبکدوش کر دیا گیا ہے کے احکام کے مطابق ضلع ڈیرہ اسمعیل خان کے چھ دعویداروں کو (ماسوائے ایک کے جس کے دعاوی ضلع شیخوپورہ سے منتقل ہوئے تھے) کچھ رقبہ اراضی کنفرم کر دیا گیا -

(ب) جی ہاں -

(ج) ڈیرہ اسمعیل خان کے دعویداروں کے حق میں سیٹلمنٹ کمشنر (اراضیات) کے احکام کے تحت اراضی کنفرم کی گئی تھی اگر کسی شخص کی اس الاٹمنٹ کی وجہ سے حق تلفی ہوئی ہو تو وہ اس معاملہ میں قانونی طور پر چارہ جوئی کر سکتا ہے - (ان الاٹیوں کے خلاف پہلے ہی کارروائیاں ہو رہی ہیں جن کے خلاف شکایات موصول ہوئی ہیں کہ ان کے کلیم جعلی ہیں -)

مویشیوں کو داغنا

۴۸۲- نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری - کیا وزیر داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا قیام وحدت سے پہلے پنجاب میں تھانہ وار مویشیوں کو داغ لگانے کا طریقہ اختیار کیا گیا تھا جو بہت کامیاب ہوا اور مویشیوں کی چوری میں بے حد کمی ہو گئی - اگر ایسا ہے تو اسے جاری کیوں نہ رکھا گیا -

(الف) کیا پنجاب میں اور خاص طور پر ضلع ڈیرہ غازی خان میں مویشیاں کی چوری میں بے پناہ اضافہ کے پیش نظر مذکورہ نظام دوبارہ رائج کیا جائیگا -

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد) - (الف) یہ درست ہے - وحدت مغربی پاکستان کے بعد مویشی داغنے کی سکیم پنجاب کے چند اضلاع مثلاً ڈیرہ غازی خان ، سرگودھا (کالونی ڈسٹرکٹ) لائلپور اور جھنگ میں نافذ کی گئی - اور اچھے نتائج برآمد ہوئے - ۱۹۶۲ء کی رپورٹ کے مطابق لائلپور میں نو لاکھ اور جھنگ میں تین لاکھ چالیس ہزار مویشی داغے گئے - گورنمنٹ چاہتی تھی کہ مویشی داغنے کا طریقہ کار صحیح قانونی طریقہ سے رائج کیا جائے - اس سلسلہ میں یونین کونسلوں اور ڈسٹرکٹ کونسلوں کو یہ کام سونپنا مناسب سمجھا گیا - چنانچہ اس غرض سے محکمہ بنیادی جمہوریت کو یہ درخواست کی گئی کہ وہ بی - ڈی - آرڈر ۱۹۵۹ء میں مناسب ترمیم کرے اور مویشی داغنے کی ذمہ داری سنبھالے - مگر معاملہ نمبر ۱ میں طویل خط و کتابت کے بعد یہ محکمہ اس کام پر راضی نہ ہوا - لہذا اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کیلئے متبادل طریقے تلاش کئے جا رہے ہیں -

(ب) یہ تجویز یقیناً کارآمد ہے - اور اسے نافذ کرنے کیلئے حکومت مناسب اقدام کر رہی ہے -

جموں اور کشمیر کے مہاجرین کو تحصیل حافظ آباد میں الاٹ کردہ اراضی

*۴۸۵۔ مسٹر فدا حسین ۔ آیا وزیر بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) ایسی اراضی کی تفاصیل کیا ہیں جو ۱۹۶۵ سے لے کر ۱۹۷۲ء تک ریاست جموں اور کشمیر کے مہاجرین کو ان کی زرعی اراضی کے یونٹوں کے بدلے میں تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں الاٹ کی گئی ۔

(ب) ۱۹۶۰ سے لیکر ۱۹۷۲ء تک مشرقی پنجاب کے مہاجرین کو زرعی اراضی کے یونٹوں کے بدلے مذکورہ تحصیل میں کتنا رقبہ الاٹ کیا گیا ۔

(ج) ان خاندانوں کی تعداد کیا ہے ۔ جنہیں میاں عبدالطیف اور حکیم محمودالحسن کی تحصیل داری کے دوران بوگس کلیموں پر الاٹمنٹیں کی گئیں ۔ نیز متذکرہ بالا بوگس الاٹمنٹوں کی تنسیخ اور انہیں رد کر دینے کے بارے میں کئے جانے والے اقدامات کی تفاصیل کیا ہیں ؟

وزیر بحالیات (ملک مختار احمد اعوان) ۔ (الف) الاٹ شدہ علاقہ

ایکڑ	یونٹ
۹۷۰۹	۱۸,۱۸,۵۱

(ب) علاقہ

ایکڑ	یونٹ
۷۸۳۲	۱۶,۳۶,۹۹

(ج) میاں عبد الحکیم کے زمانہ تحصیلداری کی بوگس الاٹمنٹ		حکیم محمودالحسن کے زمانہ تحصیلداری کی بوگس الاٹمنٹ	
ایکڑ	یونٹ	ایکڑ	یونٹ
۱۲۳	۳۷۱۹	۷۹	۱۶۸۰

چیف سیٹلمنٹ اینڈ ری ہیبلیٹیشن کمشنر کی طرف سے مقرر کی گئی پڑتال کرنے والی ٹیمیں تحصیل حافظ آباد کی بوگس الاٹ منٹوں کے بارے میں تحقیقات کر رہی ہیں اور ان کی سفارشات پر کارروائی کی جا رہی ہے ۔

اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کی خالی آسامیاں

۵۰۱ ۔ **حافظ علی اسد اللہ** ۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب کے مختلف اضلاع میں یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے ۱۲ جون ۱۹۷۲ء تک اے ایس آئی پولیس کی کتنی آسامیاں خالی پڑی ہیں نیز ان آسامیوں کو پر کرنے کیلئے کون سا اصول مقرر ہے ۔ اور انہیں پر کرتے وقت کیا طریق کار اختیار کیا گیا ۔

(ب) ان آسامیوں پر ۱۲ جون ۱۹۷۲ء تک بھرتی کئے جانے والے اشخاص کے ضلع وار نام اور پتے کیا ہیں ؟

وزیر داخلہ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) تعداد آسامیاں اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس جو یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا ۱۲ جون ۱۹۷۲ء خالی تھیں ۔ (۲۲۲)

قاعدے کے مطابق پچیس فیصد مستقل آسامیاں براہ راست پر کی جاتی ہیں جبکہ بقایا آسامیاں ان حوالداروں کو جنہوں نے تھانیداری کورس پاس کیا ہو ترقی دیکر پر کی جاتی ہیں ۔

(ب) جن اے ۔ ایس ۔ آئی ۔ صاحبان کو براہ راست ترقی کیا گیا ان کی فہرست جن میں ضلع وار نام اور پتے دیئے گئے ہیں لف ہذا ہے ۔

ان افراد کی فہرست جو بلاواسطہ بھرتی کئے گئے مندرجہ ذیل ہیں -

نمبر شمار	نام و ولدیت	گھر کا پتہ
۱	محمد مبین ولد چودھری محمد صدیق ایس - پی - ریٹائرڈ	۱۶-آریا نگر سمن آباد تھانہ سرنگ لاہور
۲	سید اقتدار حسین ولد اقتدار حسن	۵۶۵/۵۶۶ گلستان کالونی ددرم پورہ لاہور
۳	خالد رشید ولد محمد رشید	مکان نمبر ۱/۱۵۷۵ چوک نواب صاحب اندرون اکبری گیٹ لاہور
۴	مروت باری ولد غلام باری	تھانہ سرنگ لاہور
۵	کنسٹیبل شمس الحسن نمبر ۲۳۶	ضلع لاہور
۶	محمد اسلم خاں ولد گلزار محمد خاں	بھائی پھیرو ضلع لاہور
۷	ہیڈ کنسٹیبل غلام حسن نمبر ۴۴۱۱	ضلع لاہور
۸	کنسٹیبل شمس جاوید نمبر ۴۳۷۶	ضلع لاہور
۹	محمد اعظم سندھو ولد عارف علی	رائے ونڈ ضلع لاہور
۱۰	منصور احمد ولد منور علی	نواں کوٹ لاہور
۱۱	شوکت علی شاہ ولد سید دیوان علی شاہ	نیو انارکلی لاہور
۱۲	کنسٹیبل وزیر محمد نمبر ۴۴۸۶	ضلع لاہور
۱۳	معظم علی شاہ ولد فرزند علی شاہ	ڈی ۴۰ وحدت کالونی لاہور

نمبر شمار	نام و ولدیت	گھر کا پتہ
۱۴	جاوید اختر ولد شیخ تاج دین	مکان نمبر ۱۶ گلی نمبر ۲۳ سنت نگر لاہور
۱۵	صداقت علی ولد چوہدری خورشید علی	مکان نمبر ۱۹ سومی گلی نمبر ۴۷ گوالمنڈی لاہور
۱۶	عبدالقیوم رشید ولد محمد رشید	مکان نمبر ۳۷ رحمت‌اللہ گلی نمبر ۱۴ افضال روڈ سانده کلاں لاہور
۱۷	کنسٹیبل محمد افتخار ولد صابر حسین نمبر ۷۶۱ قوم جاٹ	جلالپور تھانہ گھراب سیالکوٹ
۱۸	کنسٹیبل محمد اسلم ولد لال دین نمبر ۸۹۵	چٹاڈنگر تھانہ صدر سیالکوٹ
۱۹	محمد یاسین ولد محمد یوسف	نارووال ضلع سیالکوٹ
۲۰	سعید احمد ولد نذر احمد	قلعہ دیدار سنگھ گوجرانوالہ
۲۱	پرویز احمد بٹ کنسٹیبل کارک نمبر ۴۳۳	گوجرانوالہ
۲۲	محمد ذوالفقار کنسٹیبل نمبر ۹۹۰	گوجرانوالہ
۲۳	سجاد حسین ولد شاہ ہیڈ کنسٹیبل نمبر ۴۵۹ (ٹیلیکمیونیکشن)	ضلع لاہور
۲۴	شوکت حیات خان ولد نیک محمد	ضلع گوجرانوالہ
۲۵	علی اصغر ولد طفیل حسن	کجا ڈوگراں ۔ ضلع شیخوپورہ
۲۶	محمد رشید ولد محمد علی	چک نمبر ۸۱ چوہدا چہار تھانہ سانگلہ ضلع شیخوپورہ
۲۷	محمد حسین ولد تاج خان	وان خان تھانہ سدھوالا
۲۸	غلام صابر ولد غلام صابر	ساکن بی/۶۹۳۱ عیدگاہ راولپنڈی
۲۹	محمد ذوالفقار ولد محمد عاصم	چٹان تھانہ جہلم

نمبر شمار	نام و ولدیت	گھر کا پتہ
۳۰	محمد فیاض ولد علی بہادر	وارڈ نمبر ۸ گوجر خان سٹی ضلع راولپنڈی
۳۱	افتخار احمد ولد چودھری سردار خان	فلیٹ نمبر ۱ پولیس بلڈنگ چونگی نمبر ۲۲ - لنج روڈ - راولپنڈی
۳۲	صفدر عنایت ولد لال خان	ضلع جہلم
۳۳	محمد انیس لودھی ولد بشیر احمد کنسٹیبل	بستی راٹیاں والی - تھانہ کوتوالی ضلع جھنگ
۳۴	دلشاد علی ولد حاجی عبدالخالق	روشن بٹ ضلع رحیم یار خان
۳۵	محمد اسحاق ولد محمد بخش	چک فتح خان ضلع بہاولپور
۳۶	محمد سلیم ولد راؤ مراتب علی	ڈونگا بونگا ضلع بہاولنگر
۳۷	نذر احمد ولد محمود احمد	ضلع بہاولنگر
۳۸	ظفر اقبال ولد چوھدری حشمت علی	,,
۳۹	مسعود الحسن رانا ولد علی حسن رانا	۱۹۶ الف عارف والا
۴۰	ملک آفتاب احمد خورشید ولد ملک خورشید احمد	مکان نمبر ۱۰۹ بلاک اے بورے والا -
۴۱	محمد یوسف ولد چودھری عبدالحق	چک نمبر ۳۵/۲ / ال چیچا وطنی
۴۲	عباس حیدر ولد غلام حیدر خان	بلاک نمبر ۱۰ ڈی جی خان
۴۳	جاوید حسن شاہ ولد نادر شاہ	چک ۱۸۷ ڈی ساھیوال
۴۴	مرزا رضا بیگ ولد مرزا انور بیگ	چک نمبر ۱۰۸/۷/او ھڑپہ ساھیوال
۴۵	خادم علی شاہ ولد عاصم علی شاہ	عارف آباد پاکپٹن ساھیوال
۴۶	کنسٹیبل اسحاق حسن ولد محمد شریف	نمبر ۱۶۳۴ ضلع ملتان
۴۷	ریاض علی شاہ ولد رحمت علی شاہ کنسٹیبل	۱۲۵۳ ضلع ملتان

فہرست ترقی یافتگان اسسٹنٹ سب انسپکٹر صاحبان

نمبر شمار	نام	نمبر	ضلع
۱	بشیر احمد	۳۳	سیالکوٹ
۲	محمد افضل	۱۳۲۴	لاہور
۳	احمد علی	۳۹۱۳	لاہور
۴	عاشق علی	۷۱۰	سیالکوٹ
۵	محمد رمضان	۵۹۱	گوجرانوالہ
۶	احمد شجاع	۵۵۴	لاہور
۷	میراں بخش	۳۸۱۲	لاہور
۸	محمد اسلم	۷۴۲	لاہور
۹	باقر حسین	۱۸۶۲	لاہور
۱۰	محمد اسلم	۵۴۴	سیالکوٹ
۱۱	محمد اقبال	۲۱۶	شیخوپورہ
۱۲	محمد یاسین	۱۵۶	لاہور
۱۳	محمد اکرم	۷۲۶	گوجرانوالہ
۱۴	غضنفر علی	۶۶۳	سیالکوٹ
۱۵	مبارک علی	۲۹۵۱	لاہور
۱۶	نور حسین	۲۹۳	سیالکوٹ
۱۷	بند علی شاہ	۱۱۱۲	لاہور

نمبر شمار	نام	نمبر	ضلع
۱۸	محمد صدیق	۲۳۴۴	لاہور
۱۹	ممتاز احمد	۳۰۳	لاہور
۲۰	نذر احمد	۴۱۳	گوجرانوالہ
۲۱	محمد اسلم	۷۴۳	لاہور
۲۲	فرزند علی	۶۴۷	لاہور
۲۳	عاشق علی	۹۵۰	سیالکوٹ
۲۴	فرزند علی	۲۸	شیخوپورہ
۲۵	نعمت علی	۵۴۰	سیالکوٹ
۲۶	فیروز دین	۸۴۳	لاہور
۲۷	محمد حسین	۲۰۰۶	لاہور
۲۸	محمد اسلم	۲۳۵۲	لاہور
۲۹	مظہر حسین	۲۴	گوجرانوالہ
۳۰	محمد سلیم	۳۰۵	سیالکوٹ
۳۱	محمد یونس	۱۵۱۳	لاہور
۳۲	ظفر علی	۹۱۶	شیخوپورہ
۳۳	محمد رفیق	۴۸۳	لاہور
۳۴	نوازش علی	۱۸۷۴	لاہور
۳۵	محمد صدیق	۲۲۸۱	لاہور

نمبر شمار	نام	نمبر	ضلع
۳۶	بہادر خان	۳۸۹۰	لاہور
۳۷	عبدالصمد	۷۹۱	لاہور
۳۸	محمد حنیف	۱۶۰۱	لاہور
۳۹	اشفاق حسین	۶۷۵	لاہور
۴۰	مسعودالحسن	۸۰۶	لاہور
۴۱	حامد علی	۲۹۰	لاہور
۴۲	سراج الحسن	۴۸	لاہور
۴۳	اکبر علی	۲۴۶۲	لاہور
۴۴	محمد ادریس	۴۶۶	گوجرانوالہ
۴۵	محمد ابراہیم	۳۹۶	سیالکوٹ
۴۶	شیر محمد	۱۸۴۰	لاہور
۴۷	صابر حسین	۲۶۴	سیالکوٹ
۴۸	غلام محمد	۴۱۲	گوجرانوالہ
۴۹	فیروز خان	۵۸۲	سیالکوٹ
۵۰	خورشید عالم	۲۹۵۲	لاہور
۵۱	عباس علی شاہ	۶۱۸	گوجرانوالہ
۵۲	ولی محمد	۴۲	شیخوپورہ
۵۳	محمد بشیر احمد	۹۲۸	سیالکوٹ

نمبر شمار	نام	نمبر	ضلع
	بہاولپور ڈویژن		
۵۴	عبدالعزیز	۲۶۵	بہاولپور
۵۵	عبدالغفور	۲۰۶	بہاولپور
	ملتان ڈویژن		
۵۶	محمد رمضان	۱۳۶	ملتان
۵۷	اللہ داد	۱۲۱	ملتان
۵۸	ذوالفقار احمد	۱۰۴۳	”
۵۹	حبیب اللہ	۸۱۷	”
۶۰	محمد حنیف	۴۱۸	”
۶۱	غلام حسین	۴۷	”
۶۲	عبدالقادر	۱۰۰۴	”
۶۳	محمد انوارالحق	۵۲۳	”
۶۴	عبدالخالق	۳۸	”
۶۵	محمد یعقوب	۶۱۵	”
۶۶	نور احمد	۱۲۹۳	”
۶۷	بشیر احمد	۴۳۹	”
۶۸	محمد خان	۲۷۹	”
۶۹	وزیر خان	۶۷۴	”

نمبر شمار	نام	نمبر	ضلع
۷۰	غلام رسول	۹۲۳	ملتان
۷۱	محمد رفیق	۴۷۸	”
۷۲	امجد علی	۱۱۰۰	”
۷۳	فیاض محمد	۴۹۴	”
۷۴	رحمت علی	۲۶۷	”
۷۵	بہادر خان	۱۰۳۲	”
۷۶	محمد یعقوب	۴۶۷	”
۷۷	منصب علی	۹۱۶	”
۷۸	عزیزالرحمٰن	۲۶۱	”
۷۹	غلام سرور	۳۵۳	”
۸۰	مختار علی	۱۲۳	”
۸۱	محمد اشرف	۱۰۸۷/۴۰	”
۸۲	اللہ وسایا	۲۸۹	”
۸۳	محمد انور	۷۸	”
۸۴	امان اللہ	۶۵۰	”
۸۵	محمد امیر خان	۵۳۷	”
۸۶	محمد یوسف	۳۸۹	”
۸۷	غلام قاسم	۲۳۶	”

نمبر شمار	نام	نمبر	ضلع
۸۸	گل محمد	۲۹۷	ملتان
۸۹	ظہور دین	۲۱۴	”
۹۰	محمد نصراللہ	۱۵۳	”
۹۱	اصغر علی	۹۱۹	”
۹۲	اللہ داد	۱۸۴	”
۹۳	محمد جہانگیر	۱۲۷	”
۹۴	رحیم بخش	۲۱۷	”
۹۵	نظیر محمد	۲۹۹	”
۹۶	خادم حسین شاہ	۱۹۷	”
۹۷	میر زمان	۰۰۲	”
۹۸	عبداللہ بیگ	۲۳۸	”
۹۹	محمد اشرف	۶۵۰	”
۱۰۰	دوست محمد	۶۳۸	”
۱۰۱	آفتاب احمد	۸۹۷	”
۱۰۲	افتخار حسین	۱۳۳	”
۱۰۳	محمد یوسف	۳۱۳	”
۱۰۴	سردار علی	۵۱	”
	راولپنڈی ڈویژن		
۱۰۵	مبارک علی	۱۰۲	راولپنڈی

نمبر شمار	نام	نمبر	ضلع
۱۰۶	محمد انور	۲۹۳	راولپنڈی
۱۰۷	غلام شاہ	۱۸۳	”
۱۰۸	سردار خان	۵۵۸	”
۱۰۹	میاں خان	۸۴۳	”
۱۱۰	محمد سلیمان	۱۲۳	”
۱۱۱	نادر علی	۱۳	”
۱۱۲	محمد صادق	۴۱۷	”
۱۱۳	محمد حسین	۳۳۹	”
۱۱۴	بہادر شاہ	۳۵۰	”
۱۱۵	ظفر محمود	۳۱۵	”
۱۱۶	محمد اسلم	۲۹۰	”
۱۱۷	پیر محمد	۵۰۴	”
۱۱۸	عبدالقیوم	۱۰۸	”
۱۱۹	خان امیر	۵۶	”
۱۲۰	علی اکبر	۱۰۳	”
۱۲۱	ظفر علی	۷۹	”
۱۲۲	اختر حسین	۶۸۶	”
۱۲۳	محمد بشیر	۱۸	

نمبرشمار	نام	نمبر	ضلع
۱۲۴	اعجاز حسین شاہ	۱۶۵	راولپنڈی
۱۲۵	عبد الظہر	۴۱۶	,,
۱۲۶	منصف خان	۸۶۸	,,

سرگودھا ڈویژن

۱۲۷	گل شیر خان	۱۸	سرگودھا
۱۲۸	محمد اقبال	۸۹	,,
۱۲۹	میر محمد	۴۸۰	,,
۱۳۰	محمد مسعود	۸۲۴	,,
۱۳۱	محمد امیر	۲۶	,,
۱۳۲	مہر خان	۷۳۹	,,
۱۳۳	نصیر احمد	۳۰۰	,,
۱۳۴	غلام محمد	۱۹	,,
۱۳۵	محمد منیر	۵۳۳	,,
۱۳۶	محمد اسلم	۵۹۹	,,
۱۳۷	محمد یوسف	۸۷۹	,,
۱۳۸	محمد اختر	۸۰۸	,,
۱۳۹	طالب علی	۳۳۶	,,
۱۴۰	غلام جیلانی	۳۳۲	,,

نمبر شمار	نام	نمبر	ضلع
۱۳۱	محمد یعقوب ۔	۳۰۴۰	سرگودھا
۱۳۲	محمد عالم ۔	۱۶۵	,,
۱۳۳	محمد اقبال حسین ۔	۵۹۱	,,
۱۳۴	راحت مجید ۔	۲۰۲	,,
۱۳۵	مسعود احمد ۔	۴۳۵	,,
۱۳۶	ممتاز علی ۔	۴۲۱	,,
۱۳۷	ظہور احمد ۔	۴۲۵	,,
۱۳۸	محمد افضل ۔	۱۲۱	,,
۱۳۹	نصر اللہ خان ۔	۵۴۹	,,
۱۵۰	اسیر علی ۔	۷۲۱	,,
۱۵۱	عبدالعزیز ۔	۴۸۹	,,
۱۵۲	گل جہاں ۔	۵۵۵	,,
۱۵۳	عبدالرشید ۔	۵۳۷	,,
۱۵۴	ریاض حسن شاہ ۔	۲۵۰	,,
۱۵۵	محمد نواز	۳۲۸	,,
۱۵۶	خادم حسین	۴۹۸	,,
	محکمہ ریلوے		
۱۵۷	عبداللطیف ۔	۲۸۷	محکمہ ریلوے
۱۵۸	رسول بخش ۔	۷۴۱	,,
۱۵۹	قمرالزمان ۔	۹۵۵	,,
۱۶۰	اخلاق حسین ۔	۱۰۴	,,
۱۶۱	اسیر نواز	—	,,

صوبہ میں درج کردہ قتل کے مقدمات

*۵۰۲۔ حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں یکم جنوری ۱۹۷۲ سے ۱۲ جون ۱۹۷۲ تک قتل کے کتنے مقدمات درج کئے گئے ۔ نیز ایسے قاتلوں کی ضلع وار تفصیل کیا ہے جو گرفتار کئے گئے اور جو ابھی تک مفرور ہیں ؟

وزیر داخلہ (مسٹر معراج خالد) ۔ تعداد مقدمات قتل جو یکم جنوری ۱۹۷۲ء تا ۱۲ جون ۱۹۷۲ء درج ہوئے ۔ ۸۹۹ ۔

(ب) ضلع وار تفصیل گرفتار شدہ قاتلان و مفرور قاتلان مندرجہ ذیل ہے ۔

ضلع	گرفتار شدہ قاتلان	مفرور قاتلان
لاہور	۱۰۹	۲۱
سیالکوٹ	۱۰۲	—
گوجرانوالہ	۱۳۶	۲۰
شیخوپورہ	۱۰۷	۲۱
سرگودھا	۱۸۴	۶
لائلپور	۲۰۱	۶۸
جھنگ	۹۹	۲۶
میانوالی	۸۲	۱۲
راولپنڈی	۸	۱۹
کیمبل پور	۲۶	—
گجرات	۱۱۰	۱۹
جہلم	۵۳	۹
ملتان	۱۳۱	۲۲

ضلع	گرفتار شدگان	مفرور قاتلان
مظفر گڑھ	۵۷	—
ساہیوال	۱۶۳	۱۵
ڈیرہ غازی خان	۵۵	۲
بہاولپور	۳۸	—
بہاولنگر	۳۹	—
رحیم یار خان	۷۲	۱۲
مجموعہ	۱۸۹۵	۲۷۸

جیلوں میں ہنگامے

۵۳۹ - میاں خورشید انور - کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ میں ان جیلوں کے کیا نام ہیں جن میں یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے ۳۱ مئی ۱۹۷۲ء کے دوران بلوے ہوئے اور ان بلوؤں کی نوعیت کیا تھی ؟

(ب) ہر جیل میں مذکورہ مدت کے دوران کتنے آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے ؟

(ج) کیا حکومت نے کوئی ایسی جامع پالیسی وضع کی ہے کہ آئندہ ایسے بلووں کا اعادہ نہ ہو سکے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمدین خان) - (الف) - ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ - ڈسٹرکٹ جیل شاہ پور - سنٹرل جیل میانوالی - نیو سنٹرل جیل ملتان اور ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ - ہنگاموں کی نوعیت ، قیدیوں کا خلاف قانون اجتماع ، تشدد کی مختلف صورتیں - آتش زنی اور لوٹ مار محافظوں پر خشت باری

تخریبی کارروائیاں ، سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے ، جیل توڑنے اور قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش ۔

(ب) زیر نظر مدت میں ہلاک یا زخمی ہونے والے افراد کی کیفیت حسب ذیل تھی۔

(۱) ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ ۔ ایک عدر قیدی جس نے خود کو زندہ جلا کر ہلاک کر ڈالا۔

(۲) ڈسٹرکٹ جیل شاہ پور۔ جیل کے آٹھ ملازموں کو معمولی زخم آئے۔

(۳) سنٹرل جیل میانوالی ۔ سات وارڈر اور تین قیدی زخمی ہوئے۔

(۴) ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ ۔ ایک سانیٹر زخمی ہوا ۔

(۵) نیو سنٹرل جیل ملتان ۔ سات قیدی ہلاک اور تین زخمی ہوئے

(ج) اس طرح کے ہنگاموں کی مکمل روک تھام کے لئے حکومت نے ایک جامع حکمت عملی مرتب کی ہے اور انشا اللہ اب ان کی نوبت نہیں آئیگی ۔

سرگودھا اور راولپنڈی ڈویژنوں کے سیٹلمنٹ کمشنروں کے پاس زیر سماعت اپیلیں

* ۵۴۹ ۔ **حافظ علی اسد اللہ** ۔ کیا وزیر بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) سرگودھا اور راولپنڈی ڈویژنوں میں سیٹلمنٹ کمشنروں کے پاس کتنی اپیلیں بغرض تصفیہ زیر غور ہیں۔

(ب) ہر زیر غور اپیل کونسی تاریخ کو دائر کیگئی ۔ اور ہر مقدمہ کی سماعت کے لئے وقتاً فوقتاً کون کون سی تاریخ مقرر کی گئی۔

(ج) ایک سال سے زائد عرصہ سے زیر غور اپیلوں کی تعداد کیا ہے اور ان کے ابھی تک فیصلے نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں؟

(د) مذکورہ اپیلوں کے فیصلے اندازاً کب تک کئے جائیں گے ؟

وزیر بحالیات (ملک مختار احمد اعوان) (الف) راولپنڈی اور سرگودھا ڈویژنوں میں علی الترتیب ۱۳۶ اور ۳۳۵ نظر ثانی کی درخواستیں پڑی ہوئی ہیں ۔

(ب) مطلوبہ معلومات کو ظاہر کرنے والا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) (د) ۳۰۰ درخواست ہائے نظرثانی ایک سال سے زائد عرصہ سے پڑی ہوئی ہیں ۔ عدالتی مقدمات کو بھگتانے کے لئے کسی حتمی تاریخ کو مقرر کرنا ہیں ۔ وجہ ممکن نہیں ہے۔ کہ سیٹلمنٹ کمشنروں کو متعلقہ فریقین کو قانون کے مطابق اس امر کا پورا پورا موقع دینا پڑتا ہے کہ وہ اپنے اپنے دلائل دیں جس سے مقدمات کی تکمیل میں کئی رسمی باتوں کی ضرورت پڑ جاتی ہے ۔ مثلاً ریکارڈ پیش کرنا۔ گواہوں پر جرح۔ موقع پر ہی جائدادوں کا معائنہ ، ناگزیر حالات کی بنا پر فریقین کی جانب سے التوا کی درخواستیں ۔ وغیرہ وغیرہ تا دم ان مقدمات کے جلد تصفیہ کے لئے جاری ہیں۔

سیٹلمنٹ کے فیصلہ طلب کیس

* ۱۵۵ ۔ **چودھری شبیر حسین چیمہ** ۔ کیا وزیر بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) وزیر موصوف کے پاس سیٹلمنٹ کے کتنے کیس بغرض فیصلہ زیر غور ہیں ۔ نیز یہ کیس کتنے عرصے سے فیصلہ طلب پڑے ہیں ؟

(ب) ان کیسوں کو اتنی طویل مدت تک معرض التواء میں رکھنے کا آیا کوئی جواز ہے۔

---

* آخر میں ضمیمہ۔ ۴ ملاحظہ فرمائیں

وزیر بحالیات (ملک مختار احمد اعوان) (الف) میرے پاس کوئی کیس فیصلہ طلب نہیں ہے۔

(ب) جزو (الف) بالا کے پیش نظر جواب کی ضرورت نہیں ہے۔

ڈائریکٹر آف جیلز کے دفتر کی منتقلی

* ۵۵۴۔ **چودھری شبیر حسین چیمہ** ۔ کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈائریکٹر آف جیلز کا دفتر گزشتہ سال بہاولپور سے لاہور منتقل کر دیا گیا تھا۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور اس متذکرہ منتقلی پر صرف ہونے والے اخراجات کی رقم کتنی ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) (الف) جی ہاں۔

(ب) (۱) انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات کا عہدہ جیل ریفارمز کمیٹی کی سفارش پر وجود میں لایا گیا تھا۔ وحدت مغربی پاکستان سے پہلے بھی یہ عہدہ موجود تھا۔ اور اس کا دفتر لاہور ہی میں تھا۔ لہذا انسپکٹر جنرل جیلخانہ کا دفتر پھر سے صدر مقام لاہور میں حسب سابق منتقل کیا گیا ہے۔

۲ —(۱) ریکارڈ منتقل کرنے پر جو خرچ ہوا ۱۸۵۳ء ۲۰

(۱۱) سٹاف کے تبادلہ اور سفر خرچ کی رقم ۸۷۵۳ء ۹۷

میزان ۱۰،۶۰۷ء ۱۷

میلسی میں مزاعون کے تحفظ کے لئے اقدام

*۵۶۹ - قاضی محمد اسمٰعیل جاوید - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل میلسی میں مترو خاندان کے افراد نے چار مزاعین کو قتل کر دیا اور تحصیل وہاڑی میں ایک شخص سعید خان نے مبینہ طور پر دو اشخاص کو قتل کروایا، اگر ایسا ہے تو کیا حکومت مذکورہ قتل کے واقعات کی تحقیقات ایک جج سے کروانے اور غمزدہ خاندانوں کو معاوضہ دینے کی مصلحت پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ب) حکومت نے تحصیل میلسی میں ان مزارعین کی حفاظت کے لئے کیا اقدام کئے ہیں جو کہ مزارعین کے قتل کے بعد دہشت زدہ ہیں اور اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) (الف) درست ہے۔ واردات میں اس نوعیت کی نہیں کہ تحقیقات جج کے سپرد کی جائے۔ مقتولان کے پسماندگان کو معاوضہ دینے کا فیصلہ عدالت کر سکتی ہے اور اس صورت میں یہ معاوضہ اس جرمانہ کی رقم سے ادا کیا جا سکتا ہے - جو مجرمان کو کیا جائے -

(ب) مناسب اقدامات کئے جا رہے ہیں - کہ ایسے واقعات کی روک تھام ہو سکے -

---

جیل پولیس اور سول پولیس کے سپاہیوں کی ماہانہ تنخواہوں میں تفاوت

*۵۸۹- چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر برائے جیل خانہ جات

از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) جیل پولیس کے سپاہی اور سول پولیس کے سپاہی کی ماہانہ تنخواہوں میں ۱۰ روپے کے فرق کی وجوہ کیا ہیں جبکہ پیشتر ازیں ان کی تنخواہ کا سکیل اور گریڈ ایک ہی تھا۔ اور وہ یکساں فرائض ادا کرتے ہیں نیز یکساں ٹرینینگ حاصل کرتے ہیں۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے۔ کہ جیل پولیس کو سال میں صرف ایک وردی مہیا کی جاتی ہے۔ اور وہ بھی وقت پر نہیں دیجاتی جبکہ سول پولیس کو سال میں دو وردیاں دیجاتی ہیں۔ علاوہ ازیں ایک گرم وردی بھی دی جاتی ہے اگر ایسا ہے تو آیا حکومت جیل پولیس کو بھی گرم وردی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جیل پولیس کے فیملی کوارٹروں میں بجلی مہیا نہیں کی گئی جبکہ دیگر تمام سرکاری محکموں کے ملازمین کے رہائشی مکانوں میں یہ بنیادی سہولت فراہم کیگئی ہے اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان (الف) اس تفاوت کا سبب تنخواہ کمیشن کے تجویز کردہ قومی اسکیل ہیں جنپر حال ہی میں عملدرآمد ہوا ہے۔ اس تفاوت کو دور کرنیکی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور محکمہ فنانس میں اس سلسلہ میں تحریک ہو چکی ہے۔

(ب) حقیقت یہ ہے کہ ملازمت کی ابتدا کے موقع پر جیل وارڈر اور پولیس کنسٹیبل دونوں کو دو وردیاں دی جاتی ہیں بعد ازاں ہر کنسٹیبل کو ایک وردی ششماہی اور جیل وارڈر کو ایک وردی سالانہ دی جاتی ہے۔ یہ امر حکومت کے زیر غور ہے کہ جیل وارڈروں کو بھی پولیس کنسٹیبلوں کی طرح وردی دی جایا کرے۔

(ج) حکومت کی جانب سے اس ضمن میں کوئی پابندی عائد نہیں کہ جیل گارڈ اپنے کوارٹروں میں اپنے خرچ پر بجلی حاصل کریں۔ نیز دیگر سرکاری ملازمین کی طرح بجلی کا بل ادا کریں۔ زیادہ تر کوارٹروں میں پہلے ہی سرکاری خرچ پر بجلی کا بندوبست کیا جا چکا ہے۔

رینجرز پولیس کے افسروں کو محکمہ پولیس میں کھپانا

*۵۹۷ - **مرزا طاہر بیگ** — کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ رینجرز پولیس کے کچھ آفیسر محکمہ پولیس میں کھپائے جا رہے ہیں - جس سے جونیئر پولیس آفیسروں کی ترقی کے متاثر ہونے کا امکان ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ رینجرز پولیس کے کچھ پولیس آفیسر جنہیں محکمہ پولیس میں کھپا لیا گیا تھا - انہوں نے ابھی تک پولیس قوانین کو پاس نہیں کیا ہے - اس وجہ سے پولیس فورس کی استعداد کارکردگی بہت حد تک متاثر ہوئی ہے -

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت متذکرہ آفیسروں کو ان کے سابق محکمہ میں واپس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں رکھتی ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد) — (الف) جی نہیں -

(ب) جی نہیں -

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

گزشتہ محرم کے دوران پولیس کی ہڑتال

۵۹۸ — **مرزا طاہر بیگ** — کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ گذشتہ محرم کے دوران پولیس کی ہڑتال پہلے سے سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت کی گئی تھی - جس

میں اعلیٰ عہدوں پر فائز پولیس آفیسروں نے موجودہ حکومت کی پالیسیوں کو ناکام بنانے کیلئے بہت اہم کردار ادا کیا۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت اس معاملے کی کھلی تحقیقات کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں رکھتی ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد) —(الف) جی نہیں۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یعقوب کا قتل

*۶۰۰۔ **مرزا طاہر بیگ** ۔ کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) یا یہ امر واقعہ ہے کہ پولیس سٹیشن شمالی کینٹ لاہور میں مورخہ ۷-۱۰-۹ کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات پاکستان یعقوب کے قتل کی بابت ایک مقدمہ رجسٹر ہوا تھا۔ اور سابق مارشل لاء حکام اور کینٹ مجسٹریٹ لاہور کینٹ نے پولیس اسٹیشن شمالی کینٹ لاہور کے سابق ایس۔ایچ۔او اور اس کے شریک جرم ساتھیوں کے خلاف مشترکہ تحقیقات کی تھی۔ جو گرفتار ہوئے تھے۔ لیکن بعد میں ضمانت پر رہا کر دیئے گئے۔

(ب) آیا یہ امر بھی واقعہ ہے کہ اسی ایس۔ ایچ ۔ او نے پہلے بھی دو قتل کئے تھے جن دنوں وہ پولیس چوکی کرشن نگر لاہور میں تعینات تھا۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سماعت کیلئے چالان عدالت میں نہیں بھیجا گیا اور یہاں تک کہ مذکورہ تحقیقات کی رپورٹ عوام میں بھی مشتہر نہ کی گئی ؟

(د) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ سید باقر علی شاہ جو اس وقت لاہور کینٹ کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے ۔ متذکرہ یعقوب کے قتل کے وقت شمالی کینٹ پولیس اسٹیشن میں موجود تھے اور انہوں نے بھی مقتول کو زدوکوب کیا اور تحقیقات کے وقت چشم دید گواہوں نے اس امر کی تصدیق کی تھی ۔

(ھ) اگر جزو (الف) تا (د) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ۔

(اول) سماعت کیلئے عدالت میں مقدمہ پیش نہ کرنے ۔

(دوم) مذکورہ ڈی ۔ ایس ۔ پی کے خلاف مناسب کارروائی نہ کرنے اور ان لوگوں کو دوبارہ ڈیوٹی پر حاضر ہونے کی اجازت دینے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر داخلہ ۔(ملک معراج خالد) — (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) سب انسپکٹر امان اللہ ۱۹۶۴ء میں پولیس چوکی کرشن نگر میں تعینات تھے اس وقت کے اے ۔ ڈی ۔ ایم ۔ صاحب کی عدالت میں یہ استغاثہ دائر ہوا کہ امان اللہ اور دیگر تین اسسٹنٹ سب انسپکٹروں نے محمد شریف نامی ایک بدمعاش جو ڈاکہ میں ملوث تھا کو بذریعہ تشدد ہلاک کر دیا عدالتی تحقیقات میں جرم ثابت نہ ہو سکا لہذا استغاثہ داخل دفتر ہو گیا ۔

(ج) درست نہیں ۔ ایس ۔ آئی ۔ امان اللہ اور دوسروں کے خلاف چالان فوجی عدالت میں بھیجا گیا ۔ مارشل لا کے اختتام پر یہ مقدمہ

فوجداری عدالت میں منتقل کر دیا گیا ۔ آج کل یہ مقدمہ راجہ محمدایوب صاحب مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ کی عدالت میں زیر سماعت ہے ۔ تاریخ پیشی ۱۳ جولائی ۱۹۷۲ء مقرر ہوئی ہے ۔

(د) مارشل لاء حکام کی تحقیقات کے مطابق سید باقر علی شاہ ۔ ڈی ۔ ایس ۔ پی کا اس تشدد کے واقعہ سے بالواسطہ یا بلا واسطہ کوئی تعلق ثابت نہیں ہو سکا ۔

(ہ) امان اللہ سب انسپکٹر کو عرصہ آٹھ ماہ معطل رکھا گیا ۔ موجودہ قوانین اور احکامات کے مطابق کسی شخص کو زیادہ عرصہ معطل نہیں رکھا جا سکتا ۔ لہذا انہیں نوکری پر عارضی طور پر اور تا فیصلہ مقدمہ بحال کردیا گیا ہے ۔ جہاں تک سید باقر علی شاہ ڈی ایس ۔ پی کا تعلق ہے ۔ ان کے متعلق (د) مندرجہ بالا میں وضاحت کی جا چکی ہے ۔

غیر پر کشش متروکہ املاک کا انتقال

*۶۳۱ – **رانا کے ۔ اے محمود خان** – کیا وزیر بحالیات و آباد کاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :–

(الف) صوبہ کے متروکہ مکانوں ، دکانوں ، رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ کارخانوں اور متروکہ خالی جگہوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد کتنی ہے ۔ جنہیں ابھی تک فروخت نہیں کیا گیا ۔ اور ان میں سے ایسی املاک کی تعداد کیا ہے جو عوام کیلئے پر کشش نہیں ؟

(ب) حکومت مذکورہ املاک کے انتقال کیلئے کیا کارروائی کر رہی ہے ۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے ۔ کیا سابقہ کارروائی سے کوئی واضح نتائج برآمد نہیں ہوئے اور املاک کی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے ۔

(د) ان دعاوی کی رقم کتنی ہے - جن کی ادائیگی ابھی تک نہیں ہوئی -

Minister For Settlement And Rehabilitation (Malik Mukhtar Ahmad Awan)

(*a*) Properties lying un-disposed of — un-attractive.

(*i*) Houses	3987	2332
(*ii*) Shops.	795	433
(*iii*) Registered Factories.	26	9
(*iv*) Un-Registered Factories.	229	173
(*v*) Vacant Sites.	7722	892

(*b*) Houses, shops and building sites which having been put to auction twice but fetch bids short of the reserve price or no bid, can be and are being disposed of under Scheme VIII.

(*c*) It is not quite correct that earlier action brought forth no tangible results. The Department had disposed of quite a large number of such properties earlier and action for the disposal of the remaining properties is in progress and it is expect that these properties will be disposed of as early as possible. It is also not quite correct that the condition of these properties is deteriorating day by day, as these are still in occupation of displaced persons.

(*d*) The total amount of claims for cash payment pending finalization is Rs. 1,06,51,781.00

پنجاب میں پولیس تھانوں پر ٹیلیفون

*۶۳۳ - **مسٹر عبدالقیوم بٹ** - کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا حکومت پنجاب کے ہر تھانے میں ٹیلیفون کنکشن مہیا کرنے اور ایس - ایچ - او صاحبان کو کچھ کرایہ آمد و رفت دینے کی تجویز پر غور کر رہی ہے تاکہ وہ رشوت کی طرف راغب نہ ہوں -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پولیس والے عام طور پر بسوں اور ٹیکسیوں میں مفت سفر کرتے ہیں - اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس ناروا طرز عمل کی حوصلہ شکنی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد) —(الف) (اول) جی ہاں۔

(دوم) افسر مہتمم تھانہ کو سواری الاؤنس گھوڑا یا موٹر سائیکل رکھنے کیلئے پہلے ہی دیا جاتا ہے۔

(ب) جی نہیں۔ سفر کرنے والے عملہ کو واؤچرز دیئے جاتے ہیں۔ جن کی ادائیگی بعد میں محکمہ کرتا ہے۔

پولیس کی دھاندلیاں اور ٹرانسپورٹرز

*۶۳۳۔ **مسٹر عبدالقیوم بٹ**۔ کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) آیا یہ امر واقعہ کم ہے کہ یہ خیال عام ہے کہ ٹرانسپورٹروں پر زیادتی کیلئے ذمہ دار پولیس ہے۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ شہری علاقوں میں سڑکوں پر منظور شدہ بس سٹاپ نہیں ہیں۔ اور ڈرائیور آمد ورفت کے قواعد و ضوابط کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہوئے بے تکے طور پر مسافروں کو ہر جگہ سے سوار کر لیتے ہیں۔

(ج) آیا حکومت اس امر سے واقف ہے کہ ایسے ٹرانسپورٹر جو پولیس کو مقرر کردہ کچھ رقم ماہانہ ادا کرتے ہیں۔ ان کا متذکرہ بالا قوانین ٹریفک کی خلاف ورزیاں کرنے کے جرم میں نہیں کیا جاتا۔ لیکن جو ٹرانسپورٹر ایسی رقم کی ادائیگی نہیں کرتے ان کے چالان کر دیئے جاتے ہیں۔

(د) آیا حکومت شہری علاقوں میں واقع تمام سڑکوں پر ہر ۲۰۰ گز کے فاصلے پر بس سٹاپ کا اہتمام کرنے کی سکیم پر غور و خوض

کر رہی ہے ۔ جہاں سے ٹرانسپورٹر سواریاں لے سکیں ۔ اور ٹریفک خلاف ورزی سے بچ سکیں۔

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد) — (الف) یہ تصویر کا ایک رخ ہے ۔ چند افراد اس قسم کے الزام عائد کرتے ہیں ۔ مگر ان کو حقیقت تصور نہیں کیا جا سکتا ۔

(ب) پرائیویٹ بسوں کو موجودہ قانون کے مطابق شہر میں رکنے کی اجازت نہیں ہے (نمبر) حصہ دوئم دفعہ ۵۰ مغربی پاکستان موٹر وھیکل (ایکٹ) لہذا شہر کی حدود میں بس سٹاپ مہیا نہیں کئے گئے ۔ بس ڈرائیوروں کو جہاں دل چاہے سواری بٹھانے کا اختیار نہیں ۔ ایسا کرنے پر ان کا چالان کیا جاتا ہے ۔

(ج) ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ہے ۔

(د) یہ درست نہیں ۔

ڈیرہ غازی خان کے رسہ گیر کا چالان

* ۷۷۶ ۔ **نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری** ۔ کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے شاہنواز سدوزئی کا سب سے بڑا رسہ گیر اور مویشی چور ہونے کے الزام میں چالان کیا گیا تھا اور اسے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۱۰ کے تحت پابند کر دیا گیا تھا ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت نے رسہ گیروں اور مویشی چوروں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد) ۔ شاہ نواز سدوزئی خطرناک غنڈہ اور رسہ گیر کا چالان مویشی چوری کے تین مقدمات میں کیا گیا ۔ لیکن فوجی عدالت نے اسے تینوں مقدمات میں مورخہ ۲۰ ۔ ستمبر ۱۹۷۱ء کو بری کر دیا ۔ بعد ازاں دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری کے تحت بھی چالان کیا گیا ۔ لیکن عدالت نے اسے بری کر دیا ۔ آجکل مذکورہ شخص ڈاکٹر نذیر احمد ممبر قومی اسمبلی کے قتل کے سلسلہ میں پولیس کے زیر حراست ہے ۔

پولیس رسہ گیروں کے خلاف مناسب اقدام کر رہی ہے ۔

ڈیرہ غازی خان میں تار کی چوری

*۷۷۸ - **نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری** - کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں واپڈا کے شعبہ بجلی کے ایس - ڈی او نے ریونیو اسٹیٹ چک جھلیراں (تحصیل ڈیرہ غازی خان) میں ٹیوب ویل نمبر ۳۳ سے ۱/۴ میل لمبی ۱۱ کے وی کنڈکٹر تار کی چوری کے سلسلہ میں میوہ بادا سوہڑا بادا موسی بادا محمد بخش ولد قادر بخش بادہ وغیرہ کے خلاف مقدمہ درج کرایا اور پولیس نے ان ملزمان کے قبضہ سے ۳۳ سیر مذکورہ تار برامد کی -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ افسر تحقیقات (ایس-ائی جہان خان) جس نے محولہ بالا مقدمہ کی تفتیش کی تھی اسے تبدیل کر دیا گیا تھا اور معطل کر دیا گیا تھا -

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد) — (الف) ایس ڈی او (واپڈا) محکمہ بجلی کی رپورٹ ملنے پر بجلی کی تار کی چوری کا مقدمہ تھانہ چوٹی ضلع ڈیرہ غازی خان میں درج ہوا تھا - اس سلسلہ میں پولیس نے ۳۳ سیر تار کھلے میدان میں سے برآمد کی - یہ تار کسی شخص کے قبضہ سے نہیں ملی -

(ب) سب انسپکٹر جہان خان کو تھانہ چوٹی سے تبدیل کیا گیا تھا اسے معطل نہیں کیا گیا تھا -

---

گوجرانوالہ کے مجرموں کی رہائی

*۷۸۰ - **نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری** - کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے گوجرانوالہ جیل اور دیگر جیلوں سے عادی مجرم بغیر معقول وجوہ کے رہا کر دیئے ہیں - اگر ایسا ہے تو حکومت نے کن حالات کے تحت ان سزا یافتہ اشخاص سے یہ نرمی برتی ہے ؟

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد) ۔ جی نہیں ۔ بہرحال وضاحت کے طور پر عرض ہے کہ عوامی حکومت کے اقتدار سنبھالنے کی خوشی میں عام معافی کے احکام جنوری ۱۹۷۲ء میں جاری ہوئے تھے جس کی رو سے جاسوسی کے جرم میں ماخوذ قیدی عادی مجرم اور سنگین جرائم مثلاً قتل ، ڈاکہ ، راہزنی وغیرہ میں ماخوذ قیدیوں کی رہائی کی رعائیت نہیں دی گئی تھی ۔ البتہ ان قیدیوں کو خاص معافی دی گئی تھی جس کی وجہ سے وہ بعد میں وقتاً فوقتاً رہا ہوتے رہے ۔

مویشیوں کی چوری میں روز افزوں اضافہ پر قابو پانا

*۷۸۱ ۔ **نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری** ۔ کیا وزیر امور داخلہ ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تمام صوبہ پنجاب میں مویشیوں کو اور خاص طور پر بیلوں کو داغنے کا جو نظام جاری کیا گیا تھا ۔ وہ اب منقطع کر دیا گیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو آیا حکومت اس نظام کو دوبارہ رائج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ مویشیوں کی چوری میں روز افزوں اضافے پر قابو پایا جا سکے ؟

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد) ۔ مویشی داغنے کا سلسلہ ختم نہیں کیا گیا ۔ وحدت مغربی پاکستان کے بعد یہ حکم پنجاب کے چند اضلاع مثلاً ڈیرہ غازی خان ، سرگودھا (کالونی ڈسٹرکٹ) ، لائلپور اور جھنگ میں نافذ کی گئی اور اچھے نتائج برآمد ہوئے ۔ ۱۹۶۲ء کی رپورٹ کے مطابق لائل پور میں تو لاکھ اور جھنگ میں تین لاکھ چالیس ہزار مویشی داغے گئے ۔ گورنمنٹ چاہتی تھی کہ مویشی داغنے کا طریقہ کار صحیح قانونی طریقہ سے صوبہ بھر میں رائج کیا جائے ۔ اس سلسلہ میں یونین کونسلوں اور ڈسٹرکٹ کونسلوں کو یہ کام سونپنا مناسب سمجھا گیا ۔ چنانچہ اس غرض سے محکمہ بنیادی جمہوریت کو یہ درخواست کی گئی کہ وہ بی ڈی آرڈر ۱۹۵۹ء میں مناسب ترمیم اور مویشی داغنے کی ذمہ داری سنبھالے ۔ مگر معاملہ ہذا میں طویل

خط و کتابت کے بعد یہ محکمہ اس کام پر راضی نہ ہوا ۔ لہذا اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کیلئے متبادل راستے تلاش کئے جا رہے ہیں ۔

یہ تجویز یقیناً کارآمد ہے ۔ اور نافذ کرنے کیلئے حکومت مناسب اقدام کر رہی ہے ۔

جیلوں میں نظر بند صحافی ' طلباً مزدور رہنما اور کسان رہنما

*۷۹۸ ۔ سید تابش الوری ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں اس وقت کتنے صحافی ، طلباء ، مزدور رہنما اور کسان رہنما جیلوں میں نظر بند ہیں ۔

(ب) جزو (الف) بالا میں مذکورہ نظر بند اشخاص میں سے کتنے اشخاص کو سزائیں دی گئی ہیں اور وہ کس جرم کی بنا پر سزایاب ہوئے ہیں ۔

(ج) (الف) بالا میں مذکورہ کیسوں سے کتنے کیس پولیس کے پاس زیر تفتیش اور عدالتوں میں زیر سماعت پڑے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) (i) جرنلسٹس ایک

(ii) طالب علم ایک

(iii) مزدور رہنما تین

(iv) کسان رہنما کوئی نہیں ۔

(ب) (i) جرنلسٹس زیر ضابطہ مارشل لاء ریگولیشن اے ۔ ۱۶ ایک سال قید بامشقت دی گئی ۔

(ii) طالب علم	زیر ضابطہ ۳۰ مارشل لاء ریگولیشن ایک سال قید بامشقت سزا دی گئی۔
(iii) مزدور رہنما	ایک کو زیر دفعہ ۱۱-۱۵ مغربی پاکستان قانون امن عامہ آرڈیننس ۱۹۶۰ء دو ماہ قید با مشقت دی گئی ہے۔ باقی دو کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ مارشل لاء ریگولیشن زیر سماعت ہے۔

نظر بند سیاسی شخصیتیں

*۷۹۹ - سید تابش الوری — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) صوبہ میں سیاسی نظر بندوں کی موجودہ تعداد کیا ہے۔ نیز ان کے نام کیا ہیں اور ہر ایک کے خلاف کس نوعیت کے الزامات ہیں۔

(ب) ان جیلوں کے نام کیا ہیں۔ جہاں مذکورہ نظر بندوں کو رکھا گیا ہے اور ہر ایک کو کونسی کلاس دی گئی ہے ؟

وزیر اعلیٰ — (مسٹر معراج خالد) — (الف) اس وقت صوبہ کی کسی بھی جیل میں کوئی سیاسی شخصیت نظر بند نہیں ہے۔

(ب) جواب کی ضرورت نہیں۔

اغوا قتل اور نقب زنی کے مقدمات

*۸۰۸ - خان امیر عبداللہ خان — کیا وزیرداخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ زنا بالجبر ، اغوا ، قتل اور نقب زنی کے

کل کتنے مقدمات پنجاب پولیس نے عرصہ ۱-۷-۱۹۷۰ء تا ۳۰-۶-۱۹۷۱ء مورخہ ۱-۷-۱۹۷۱ء تا ۳۰-۱۲-۱۹۷۱ء اور ۲-۱۲-۱۹۷۱ء تا ۲۱-۳-۱۹۷۲ء کے دوران درج کئے۔

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد)۔

	۱-۷-۱۹۷۱ء تا ۳۰-۶-۱۹۷۱ء	۲-۱۲-۱۹۷۱ء تا ۲۰-۱۲-۱۹۷۱ء	۲۱-۱۲-۱۹۷۱ء تا ۲۱-۳-۱۹۷۲ء
جرائم			
زنا بالجبر	۳۹۰	۲۱۱	۱۲۵
اغوا۔	۱۷۸۳	۷۷۹	۷۶۱
قتل	۱۸۲۰	۸۷۳	۶۲۷
نقب زنی۔	۱۰۳۶۳	۴۲۴۸	۴۰۹۶

جرائم میں روز افزوں اضافہ کا انسداد

* ۸۰۹۔ خان امیر عبداللہ خان — کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مختلف قسم کے جرائم میں ۲۰-۱۲-۷۱ کے بعد کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو اضافہ کی وجوہ کیا ہیں اور حکومت صوبے میں جرائم کی شدت سے بڑھتے ہوئے رجحان کی روک تھام کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد) ۔ جی ہاں ۔ قتل ۔ ڈکیتی ۔ ڈاکہ نقب زنی ۔ چوری ۔ اغوا کے جرائم ۲۱۱-۲۳ ، ۵۲ ، ۱۳۹۴ ، ۱۹۷۳ اور ۲۵۳ بالترتیب ۷۱-۱۲-۲۰ سے ۷۲-۶-۳۰ تک پچھلے سال کے مقابلے میں بڑھے ہیں ۔ شاہراہ پر کچھ ڈاکہ زنی کی واردات ہوئی ہیں ۔ جن پر گشتی دستے نے کامیابی کے ساتھ قابو پا لیا ہے ۔ جرائم میں اضافے کی وجہ سیاسی چپقلش اور ہند و پاک جنگ سے پیدا شدہ اقتصادی بحران ہے ۔ سماج دشمن عناصر کے خلاف حکومت نے مہم چلائی ہے ۔ جس کا نتیجہ بڑا حوصلہ افزا ہے ۔ ناجائز اسلحہ سماج دشمن عناصر سے برآمد کیا جا رہا ہے ۔ منشیات بھی بھاری مقدار میں برآمد کی جا رہی ہے ۔

مزارعین کی جبری بے دخلی

*۸۵۶ ۔ **چودھری امان اللہ لک** ۔ کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جنوری ۱۹۷۲ء سے جون ۱۹۷۲ء تک کے عرصہ کے دوران صوبے میں مالکان آراضی کے مزارعین کو اپنی زمینوں سے جبراً بے دخل کرنے کے جرم میں کل کتنے مقدمات درج ہوئے ۔ نیز ان مقدمات کی تفصیلات کیا ہیں ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متعلقہ ڈپٹی کمشنروں نے متذکرہ بالا غیر قانونی بیدخلی کے بارے میں کوئی کارروائی نہیں کی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) ۱۹۳

(ب) جی نہیں

صوبائی اسمبلی کے گرمائی اجلاس کا مری میں انعقاد

*۸٦۴ **مسٹر محمد حنیف خان** ۔ کیا وزیر قانون اور پارلیمانی امور از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت صوبائی اسمبلی کا گرمائی اجلاس مری میں منعقد کرنے کے امکان و مصلحت پر غور کر رہی ہے ۔ جہاں پر اس مقصد کے لئے تمام سہولیات بہ آسانی میسر ہیں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (ملک مختار احمد اعوان)۔ جی نہیں ۔

تحصیل کہوٹہ تھانہ کبیر والا میں قتل کی وارداتیں

*۸۷۷ ۔ **مسٹر فرزند علی** ۔ کیا وزیر امور داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) مہر منظور احمد انسپکٹر پولس کی تھانہ کبیر والا تحصیل خانیوال ضلع ملتان میں مدت تعیناتی کے دوران قتل کے کتنے مقدمات درج کئے گئے ۔

(ب) مذکورہ مقدمات میں ملوث ان ملزموں کی تعداد کتنی ہے ۔ جن کو ابتدائی تفتیش کے دوران رہا کر دیا گیا تھا ۔

(ج) مذکورہ مقدمات میں ملوث ان ملزموں کی تعداد کتنی ہے ۔ جن کے چالان عدالتوں میں بھیجے گئے اور

(۱) کتنے ملزموں کو سزا ملی ۔

(۲) کتنے ملزم رہا ہوئے ؟

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) ۱۷

(ب) ٦۵ ملزمان ملوث تھے ۔ جن میں سے پانچ ملزمان کو دوران ابتدائی تفتیش چھوڑ دیا گیا ۔

(د) تعداد ملزمان جن کا چالان ہوا ۔ ٦۰

(i) تعداد ملزمان جنکو سزا ہوئی ۔ ۰

(ii) تعداد ملزمان جو بری ہوئے ۔ ۱۰

(iii) تعداد ملزمان جنہیں اشتہاری ملزم قرار دیا گیا اور گرفتار کیا گیا ۔ کوئی نہیں ۔

اضافی مواد

۷۱ مقدمات میں سے اب تک ۷ کا فیصلہ ہو چکا ہے ۔ بقایا مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں ۔

آنریری مجسٹریٹوں کی تقرریاں

***۹۱۶ ۔ مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب میں سابق حکومت نے سیاسی رشوت کے طور پر کتنے اشخاص کو آنریری مجسٹریٹوں کی حیثیت سے تعینات کیا ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ان کے خلاف شکایات کی وجہ سے حکومت انہیں عہدہ سے برطرف کرنے کے بارہ میں غور و خوض کر رہی ہے ۔

(ج) موجودہ حکومت نے بھی آنریری مجسٹریٹ بھرتی کرنے سے متعلق کوئی سکیم شروع کی ہے ۔

اگر ایسا ہے تو کس بناء پر اور آیا اس سکیم کے تحت بھی اسی طرح جسمانی اور دماغی لحاظ سے درماندہ اشخاص کو بھرتی کیا جائے گا ۔

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ مجسٹریٹوں میں سے قابل اشخاص کو ان کا شاندار ریکارڈ ہونے کے باوجود ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے ۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) کچھ نہیں ۔

(ب) نہیں اب ایسا کوئی آنریری مجسٹریٹ سروس میں نہیں ۔

(ج) حکومت پنجاب کسی نئی آنریری مجسٹریٹ سکیم کو شروع کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تاہم لاء ریفارمز آرڈی ننس ۱۹۷۲ء کے تحت ہائی کورٹ کے مشورہ سے سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹوں کی تقرری کی گنجائش موجود ہے۔ یکم جنوری ۱۹۷۳ء کے بعد (جس تاریخ تک ضابطہ فوجداری میں لاء ریفارمز آرڈیننس ۱۹۷۲ء کی مجوزہ ترمیم عمل پزیر ہوگی) موجودہ آنریری مجسٹریٹوں میں سے کسی کو ہائی کورٹ کے مشورہ کے بغیر باقی نہیں رکھا جائیگا۔ اسطرح اگر کوئی نئی تقرری ضروری خیال کی گئی تو وہ بھی ہائی کورٹ کی سفارشات پر عمل میں آئیگی۔

(د) آنریری مجسٹریٹوں کی سکیم سال بہ سال کے لئے ہے اور اکتوبر میں اس پر نظر ثانی کی جاتی ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی رپوٹوں کو مد نظر رکھتے ہوئے چند آنریری مجسٹریٹوں کو گذشتہ سال توسیع نہیں دی گئی تھی۔

محکمہ بحالیات کے ختم کئے جانیکے بارے میں معلومات

***۹۳۷ - چودھری عبدالعزیز ڈوگر** ۔ آیا وزیر بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا محکمہ بحالیات مستقل محکمہ ہے یا عارضی۔

(ب) آیا حکومت اس محکمے کو ختم کر دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہی ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

Minister for Rehabilitation : (Malik Mukhtar Ahmad Awan) (a) The Settlement and Rehabilitation Department is a temporary department.

(b) No decision has so far been taken about the winding up of the Department. The Department will be wound up after the residual work is finished.

متروکہ جائیدادوں کا نیلام

***۹۵۰ - چودھری علی بہادر خان** ۔ کیا وزیر بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا وہ اس امر سے آگاہ ہیں کہ ہر نیلام پر خاص گروہ جمع رہتے ہیں۔ اور عملہ کی چشم پوشی سے متروکہ جائیداد نیلام عام میں حاصل کر لیتے ہیں اور اس کو پھر زیادہ قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو حکومت ایسی بد عنوانیوں اور بے قاعدگیوں کو روکنے کے لئے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

Minister for Rehabilitation : (Malik Mukhtar Ahmad Awan) No such information has come to the notice of this Department so far.

The auctions are held publicity after proper advertisement and therefore there is very little possibility of underbidding by the bidders in connivance with the staff of the Settlement Department.

متروکہ مکانات کی منتقلی

*۹۵۱ - **چودھری علی بہادر خان** - کیا وزیر بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے سکیم نمبر ۷ کے تحت ایسے مہاجرین کو جو ایسے متروکہ مکانات پر فی الواقع قابض ہیں جن کی مالیت پانچ سو روپے یا اس سے کم ہے انہیں منتقل کر دئیے جائیں گے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب نفی میں ہو تو آیا حکومت اس مصلحت پر غور کرنے کے لئے تیار ہے کہ مذکورہ مکانات ایسے دعویداروں کو منتقل کئے جائیں جن کے ہندوستان کے دیہی علاقوں میں چھوڑی ہوئی جائداد کے دعاوی دس ہزار سے کم کے ہوں جنہیں اب تک کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا گیا ؟

Minister for Rehabilitation : (Malik Mukhtar Ahmad Awan) (a) There is no such proposal under consideration of the Government.

(b) The question does not arise. There is already provision in Settlement Scheme No. VII, under which pucca residential and business buildings, premises and building sites in major villages and in occupation of displaced persons, are transferable to them free of cost provided they have abondoned houses or shops of the value of less than Rs. 10,000/- in rural areas now forming part of India or occupied by India.

نوانکوٹ تھانہ کے اے - ایس - آئی باجوہ کا فرائض سے پہلو تہی کرنا

*۹۷۶ - **شیخ صفدر علی** - کیا وزیر داخلہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مئی ۱۹۷۲ء میں ریٹائرڈ بریگیڈیر قیوم شیر موضع جمرو والا کے غریب کاشتکاروں کے مویشی زبردستی نوانکوٹ لاہور میں لے آیا اور انہیں ناجائز طور پر اپنے ٹیوب ویل پر چار پانچ روز تک رکھا -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ نوانکوٹ پولیس چوکی کے اے۔ ایس۔ آئی۔ باجوہ کو اس امر کے بارے میں مطلع کیا گیا مگر اس کے باوجود اس نے چار پانچ روز تک مجرم کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ درخواست دہندگان نے اس کے بعد ڈی۔ آئی۔ جی پولیس لاہور سے رابطہ قائم کیا۔ جنہوں نے کیس رجسٹر کرنے اور ان مویشیوں کو متذکرہ بریگیڈیر کے ٹیوب ویل سے برآمد کرنے کا حکم دیا۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کے جواب اثبات میں ہوں تو اس پولیس آفیسر کے خلاف ڈیوٹی میں غفلت برتنے پر کیا کارروائی کی گئی اور اگر کوئی کارروائی نہیں کی گئی تو اس کی وجوہ کیا ہیں۔؟

وزیر امور داخلہ (مسٹر معراج خالد)۔ (الف) یہ درست ہے۔

(ب) مدعی نے متعلقہ تھانہ میں اس واقعہ کی رپورٹ درج نہیں کرائی۔ اے۔ ایس۔ آئی اعجاز باجوہ کو حالات سے اس وقت مطلع کیا گیا جب وہ علاقہ کی گشت کر رہا تھا۔ اس پر جب اے۔ایس۔آئی نے ملزم بریگیڈیر سے پوچھ گچھ کی تو اسکو یہ بتایا گیا کہ مویشی پاکستان میں بھیج دئیے گئے ہیں۔ لہذا اے۔ ایس۔آئی نے کوئی قانونی کارروائی نہ کی۔

(ج) بعد میں مدعیان کو یہ معلوم ہوا کہ ملزم بریگیڈیر شیر قیوم نے اے۔ایس۔ آئی اعجاز باجوہ کے سامنے دروغ گوئی سے کام کیا ہے۔ مناسب یہ تھا کہ مدعیان اس صورت حال سے اے۔ ایس۔ آئی کو آگاہ کرتے مگر اسکی بجائے انہوں نے ڈی۔آئی۔جی لاہور رینج تک رسائی حاصل کی۔ جس نے مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا۔

(د) اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ اے۔ ایس۔ آئی کو غلط اطلاعات فراہم کی گئیں اسکے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

محکمہ بحالیات کے عملہ کی جانب سے متروکہ زمین کی خلاف ضابطہ الاٹمنٹ

*۱۰۵۴-راؤ مراتب علی خان ۔ کیا وزیر بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ روہی سیم نالوں اور راجباہوں کے محکمہ انہار کی تحویل میں آنے کے بعد کچھ لوگوں نے محکمہ بحالیات کے عملہ سے ساز باز کر کے روہی اور سیم نالوں، انہار اور راجباہوں کے تحت متروکہ زمین خلاف ضابطہ الاٹ کرا لی تھی اور ایک مکمل سازش کے ذریعے مذکورہ زمین کے عوض کافی بڑی رقوم بطور معاوضہ وصول کی تھیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ہر ضلع میں ایسی متروکہ زمین کل کتنے ایکڑ ہے نیز ان دعویداروں کی تعداد کیا ہے جنکو یہ زمین الاٹ کی گئی اور انہوں نے حکومت سے کتنی رقم بطور معاوضہ وصول کی ۔ مزید برآں اس بے قاعدگی کے ذریعے حکومت کو پہنچنے والے نقصانات کے لئے کون شخص یا اشخاص ذمہ دار ہیں اور حکومت نے ان مجرموں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے اور اگر کوئی کارروائی نہیں کی تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔؟

وزیر بحالیات (ملک مختار احمد اعوان) ۔ (الف) چند اشخاص نے یسی زمینیں الاٹ کروالی تھیں جنکی انکوائری ہو رہی ہے ۔

(ب) لاہور میں ۷۶۰۰۷ ایکڑ رقبہ ۱۱ دعویداران کو الاٹ ہوا تھا اور محکمہ حصول اراضی نے ۱،۹۰،۵۵۳.۹۸ روپے معاوضہ ادا کر دیا تھا اس ضمن میں اسسٹنٹ کمشنر قصور انکوائری کر رہے ہیں ۔ جنکی رپورٹ کا انتظار ہے ۔

ضلع سیالکوٹ میں ۹۹ ایکڑ رقبہ ۴ دعویداران کو الاٹ ہوا تھا ۔ جنہوں نے کلکٹر حصول اراضی سے ۱،۴۳،۵۹۵.۹۱ روپے وصول کئے تھے ۔ اور انکوائری کرنے پر ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے انکی الاٹمنٹ منسوخ کر دی اور الاٹمنٹوں یا وارثان کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ رقم واپس جمع

کرا دیں ۔ لیکن انہوں نے ہائی کورٹ و سپریم کورٹ کو رجوع کیا اور اب یہ معاملہ سپریم کورٹ میں فیصلہ طلب ہے ۔

محکمہ جیل میں درجہ اول سپرنٹنڈنٹ درجہ دوم سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کی آسامیاں

*۱۰۶۳ **سید تابش الوری** ۔ کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب کے محکمہ جیل میں درجہ اول سپرنٹنڈنٹ درجہ دوم سپرنٹنڈنٹ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹوں کی موجودہ آسامیوں کی تعداد کتنی ہے ۔ نیز

(اول) مندرجہ بالا زمروں میں کتنے فیصد آسامیوں کی براہ راست موجودہ بھرتی کی گئی ۔

(دوم) مندرجہ بالا ملازمتوں کے ہر درجہ میں آسامیوں کی تعداد کیا ہے اور ۔

(سوم) آسامیوں کی اتنی زیادہ تعداد کو پر نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے مذکورہ بالا زمروں کی ملازمتوں کی آسامیاں فاضل عملہ میں سے پر کی جارہی ہیں جو قواعد کے برعکس ہے کیوں کہ یہ ملازمتیں محکمے کے عملے کی ترقیوں کے لئے مخصوص ہیں ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ جیل کے سینیارٹی کے لحاظ سے ترقی پانے والے ملازمین کے حقوق کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات کیئے گئے ہیں ۔

(د) محکمہ جیل کی انتظامیہ کو درست طور پر کام کرنے کے قابل بنانے کے لئے ان آسامیوں کو تقریباً کس وقت تک پر کرنے کا ارادہ ہے ؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک حاکمین خان) ۔ چونکہ نئی بھرتی اور ترقیات پر پابندی محکمہ امور انتظامیہ (SGAD & IDEPTT.) نے عائد کی تھی۔ اس لئے ان کی خدمت میں جواب کے لئے استدعا کی گئی ہے جو ابھی تک موصول نہیں ہوا ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

سید احمد نواز شاہ گردیزی

سیکریٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل ٹیلیگرام سید احمد نواز شاہ گردیزی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Cannot attend session bed rest according to doctors advice.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ سید حسن محمود

سیکریٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"I am not well for the last so many days, so I will not be able to attend the Assembly Session beginning on the 24th of July 1972. I request, therefore, that I may kindly be granted leave for 24-7-1972.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر تاج محمد خانزادہ

سیکریٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل ٹیلیگرام مسٹر تاج محمد خانزادہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

"Regret unable attend assembly seventh step kindly excuss absence."

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان کی ۱۰-۷-۱۹۷۲ کی تحریک استحقاق ہے آپ اس کو پڑھیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ چونکہ وزیر صاحب نے یقین دلایا ہے لہذا میں اس کو press نہیں کرتا ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا میں نے اپنے ایک پچھلے سوال میں وزیر زراعت سے دریافت کیا تھا ۔ کہ حکومت کے کاغذات میں فی ایکڑ پیداوار کیا ہے ۔ گندم چاول کپاس توریہ وغیرہ کی نسبت معلوم کیا تھا ۔ انہوں نے جواب دیا اور فرمایا کہ گندم کی اوسط پیداوار فی ایکڑ ۱۲.۷۲ من ہے کپاس کی ۱۰.۰ چاول کی ۱۵.۶ ۔ گنا کی ۳۸۲.۴ آلو کی ۱۱۹.۵ مکئی کی ۱۲.۸۲ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ایسی چیزیں نہ پڑھیں متعلقہ بات کیجئے رول نمبر ۵۰ کے ماتحت جو آپکا پریویلیج موشن ہے وہ آپ پڑھ لیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ تحریک استحقاق یہ تھی انہوں نے جواب اس کا فرمایا ۔

مسٹر سپیکر ۔ رول نمبر ۵۰ کے تحت اجازت دیجا سکتی ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اصل میں میں نے تینوں کاپیاں بھیج دی تھیں جن کے متعلق میں تفصیل سے عرض کر رہا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ تفصیل والی بات بعد میں دیکھیں گے ۔ پہلے یہ دیکھنا ہے کہ آیا یہ in order بھی ہے یا نہیں ۔

نشان زدہ سوال نمبر ۱۳۶ کے جوابات میں تضاد

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ۔ کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک ضروری مسئلہ پر زیربحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ "میں سوال نمبر ۱۳۶ کا وزیر زراعت نے جواب دیتے ہوئے گندم چاول گنا کپاس آلو مکئی اور توریہ کی فی ایکڑ پیداوار اور فی ایکڑ خرچ مجموعی طور پر مہیا کیا ۔ لیکن ۷ جولائی کو اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنے

سابقہ جواب سے دانستہ طور پر انحراف کیا ۔ اسی طرح وزیر موصوف نے ایک ہی سوال کے دو الگ الگ جواب دے کر غلط بیانی کی ۔ اور ایوان کے وقار و عزت کو مجروح کیا ۔ اور معزز ایوان کے ممبران کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ۔ اور مجھے میرے سوال کا غلط جواب دے کر میرے حق کو مجروح کیا ۔ اور دھوکہ دیا گیا ۔ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۷۲ء کو اس امر کی وضاحت وزیر موصوف نے کرنے سے انکار و گریز کیا ۔ وزیر موصوف کے خلاف مناسب کارروائی کا مطالبہ کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مورخہ ۷ جولائی کو اس امر کی وضاحت وزیر موصوف نے فرمائی تھی ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس روز یہ معاملہ زیر بحث آیا تھا ۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ وزیر موصوف اس کا جواب دیں گے ۔ لیکن وہ اس معاملہ کو گول کر گئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو تحریری طور پر ایوان میں انہوں نے کھڑے ہو کر جواب دیا تھا کیا وہ سوال نمبر ۱۳۶ کا جواب دے رہے تھے یا کسی اور کا؟

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وہ جواب بھی ۱۳۶ کا تھا ۔ اور یہ جواب بھی ۱۳۶ کے متعلق ہے ۔ یہ دونوں جوابات میرے پاس موجود ہیں ۔ اگر جناب اجازت دیں تو میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے کہ آپ اس تحریک استحقاق کے متعلق فرمائیں ۔ میں یہ گذارش کرونگا کہ جناب وزیر موصوف یہاں موجود نہیں ہیں اس لئے اسے کل پر اٹھا رکھا جائے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ مجھے منظور ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

تنسیخ وقفہ سوالات مورخہ ۱۷ جون ۱۹۷۲ء کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کرنے سے متعلق

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک کرتا ہوں ۔ کہ

اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرا مسئلہ استحقاق دربارہ تنسیخ وقفہ سوالات مورخہ ۱۷ جون ۱۹۷۲ء کو استحقاق کمیٹی سپرد کرنے کا فیصلہ ہوا تھا جس سے متعلق رپورٹ قاعدہ ۵۷ (۱) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کی رو سے مسئلہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کئے جانے کی تاریخ کے ایک ماہ کے اندر اسمبلی کے اجلاس میں پیش کی جانی چاہئیے تھی مگر ایسا نہیں کیا گیا ۔ اس طرح قواعد کی خلاف ورزی اور پورے ایوان کے استحقاق کی پامالی ہوئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ اس میں نہ تو کمیٹی کا قصور ہے اور نہ اس ایوان کا کوئی قصور ہے ۔ اس لئے کہ ابھی تک چیئرمین کمیٹی کا انتخاب نہیں ہوا ۔ کمیٹی نے کام کرنا شروع نہیں کیا اگر کچھ میرے اختیارات میں اس کو extend کرنے کے متعلق ہوا تو میں اس کے مطابق کرونگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کے متعلق تھوڑی سی قانونی پوزیشن واضح کر دوں ۔ قواعد بہت واضح ہیں قواعد کی رو سے قاعدہ ۵۵ کے تحت جو بھی پریویلیج موشن پریویلیج کمیٹی کے سپرد کی جائے تو اس کے لئے یہ صاف الفاظ ہیں کہ

Rule 57 (1) of the Rules of Procedure.

"The Committee shall meet as soon as may be after a question of privilege has been referred to it, and from time to time thereafter until a report is made within the time fixed by the Assembly. Where the Assembly has not....."

جس طرح میرے کیس میں ہے ۔

".....fixed any time for the presentation of the report, the report shall, if the Assembly is in session, be presented to the Assembly within one month of the date on which reference to the Committee was made,.....".

جناب والا ۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ کمیٹی کے چیئرمین کا انتخاب نہیں ہوا اس لئے یہ رپورٹ ایوان میں بر وقت پیش نہیں کی گئی ۔ میں گزارش کرونگا کہ جہاں تک اس قانون کی خلاف ورزی کا تعلق ہے ۔ اس میں ایوان کا قطعاً کوئی قصور نہیں ہے ۔ اس میں ایوان کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے اس طرح سے جو پہلے قواعد بنائے گئے تھے ان میں واضح طور پر لکھا

گیا تھا کہ سب کمیٹیاں پہلے ہی سیشن میں بنائی جائیں گی ۔ اور وہ محض اس لئے ہوا کرتی ہیں۔ قواعد میں واضح لکھا گیا تھا کہ ہر وقت کمیٹیاں تشکیل ہوں تاکہ قواعد اور قوانین کا پورا احترام اور ان پر عملدار آمد ہو سکے۔ اگر اس وقت بھی نہ ہوا اور ایوان کی رضامندی کے بغیر ان میں ترمیم کر دی گئی اس کے بعد جبکہ کمیٹیوں کا الیکشن ہو چکا ہے ۔ اور ان کو تیس دن کا عرصہ ہو چکا ہے ۔ تیس دن کے اندر رپورٹ آجانی چاہیے تھی لیکن اگر ابھی تک کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے الیکشن بھی نہیں کرائے گئے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کا اس میں کوئی دخل اور قصور نہیں ۔ یہ رپورٹ ایوان کے اندر تیس دن کے اندر پیش نہ کرنے سے اس ایوان کے حقوق کی سراسر پائمالی ہوئی ہے۔ تو اس بارے میں جناب والا ہی وضاحت فرمائیں کہ اس استحقاق کا کیا بنے گا جو کہ کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا اور جس کے لئے میرا یہ حق تھا کہ میں تیس دن کے اندر رپورٹ ہاؤس میں مانگتا وہ مجھے نہیں دی گئی ۔ تو میرے اس حق کے تحفظ کا ازالہ کس طرح ہو سکتا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں جناب کی اجازت سے یہ عرض کرونگا جیسا کے جناب والا نے فرمایا ہے کہ ابھی تک کمیٹی کا کوئی چیئرمین منتخب نہیں ہوا ۔ جناب والا ۔ اس تحریک استحقاق کے بارے میں یا استحقاق کمیٹی کے بارے میں یا کسی دوسری کمیٹی کے بارے میں صاف واضح ہے کہ اگر کسی کمیٹی کا کوئی چیئرمین منتخب ہی نہ کیا گیا ہو تو اس کمیٹی کے حاضر ممبران میں سے وہ کسی کو وقتی طور پر کسی مسئلہ پر غور کرنے کے لئے اور اسمبلی میں رپورٹ پیش کرنے کے لئے اپنا چیئرمین منتخب کر کے یا مقرر کر کے اس خاص اجلاس کے لئے وہ کارروائی جاری رکھ سکتی ہے۔ جناب والا۔ اس چیز کی آڑ میں جب چیئرمین مقرر نہیں ہوا تو۔میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے استحقاق کو مجروح کیا گیا ہے ۔ جناب والا۔ چاہئیے تو یہ تھا کہ اس ہاؤس میں اس کی مدت میں توسیع کی جاتی مگر وہ بھی نہیں کی گئی ۔ اگر دو سال تک یا متواتر پانچ سال تک کمیٹیوں کے چیئرمینوں کا انتخاب نہ کرایا گیا تو اس صوبے کے تمام مسائل اور تمام بل اور تمام معلومات ایک ردی کی ٹوکری میں ڈال دینا بہتر ہے ۔ اگر چیئرمینوں کے بغیر وہ رپورٹ مکمل نہیں ہو سکتی ۔ میں اس سلسلے میں احتجاج کرتا ہوں اور نہایت آداب سے گذارش کرتا ہوں کہ چیئرمینوں کے انتخاب کرائے جائیں اور اس بہانے کو چھوڑ دیا جائے اس لئے کہ اس معزز ایوان کے استحقاق کو بلکہ

اس ایوان کے وقار کو بلند کرنے کے لئے آپکو پوری کوشش کرنی چاہئیے -

مسٹر سپیکر - مجھے وزیر قانون کی طرف سے ایک تحریک موصول ہوئی ہے جو ۲۷ تاریخ کو ایوان میں پیش ہونی تھی لیکن پھر وہ ۲۶ کو کرنا چاہتے تھے - اب ان کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ اس کے متعلق مسئلہ پیدا ہو گیا ہے اور اس لئے وہ اسے فوری طور پر پیش کر رہے ہیں کہ اس کام کو expedite کیا جائے تاکہ عوام کا استحقاق مجروح نہ ہو -

وزیر قانون - جناب والا - میں تحریک کرتا ہوں کہ کمیٹی کو اپنی رائے دینے کے لئے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - قاعدہ کی رو سے کسی بھی موشن کے لئے سات دن کا نوٹس ہونا لازمی ہے - چونکہ اس موشن کیلئے کوئی نوٹس ریکارڈ پر نہیں - کیا قانون کی رو سے نوٹس کے بغیر کوئی بھی تحریک پیش کی جا سکتی ہے -

مسٹر سپیکر - سپیکر اس کو بھی waive کر سکتا ہے لیکن میں ایسا نہیں کرنا چاہتا - میں اس میں ایوان کی رضامندی چاہتا ہوں - اگر ایوان کے تمام ممبران اس میں رضامند ہوں تو اس کو extend کیا جائے - ان کی موشن کے بعد ایوان سے اجازت لینی تھیں - مگر آپ نے ان کو موقعہ نہیں دیا کہ وہ اپ کے سامنے پیش کر سکیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - تو اس بل کو pending کر دیا جائے اگر ان کی request ہے کہ انہوں نے آج یا کل فیصلہ کرنا تھا -

رانا پھول محمد خان - کیا انہوں نے پہلے موشن پیش کیا ہے؟ جناب والا - جس رول کو چاہیں معطل کر دیں آپ ہمیں باہر نکال دیں ایک وزیر صاحب کے لئے اور انکی غلطی چھپانے کے لئے یا انکی نااہلی پر پردہ ڈالنے کے لئے آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں -

مسٹر سپیکر - اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے -

رانا پھول محمد خان - لیکن جناب والا - اس ایوان کے حقوق کو مجروح نہ کریں -

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اس کو extend کر دیا جائے ۔ لیکن کیا کوئی موشن ایوان میں بغیر نوٹس کے پیش کی جا سکتی ہے ۔ اگر کی جاسکتی ہے ۔ تو کس قاعدہ کے تحت میں یہ رولنگ چاہتا ہوں extension پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے مجھے پتہ ہے اور ایک سے زیادہ طریقوں سے یہ بات ہو سکتی ہے ۔ مگر میں یہ چاہتا تھا کہ بجائے اسکے کہ جس طریقہ کا آنریبل ممبران نے ذکر کیا ہے اس طرح ہو وہ ایوان کی رضامندی سے اور Consensus سے ہونا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادہ جمہوری طریقہ ہے ۔ وہ تجویز کر رہے ہیں اگر وہ تجویز آجاتی اسکے بعد آپ اعتراض کرتے تو ٹھیک ہوتا ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔ کہ مسئلہ استحقاق دربارہ تنسیخ وقفہ سوالات مورخہ ۱۷ جون ۱۹۷۲ء پر اپنی رپورٹ پیش کرنے کیلئے استحقاق کمیٹی کو ایک ماہ کی مزید میعاد دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے

کہ کیا ایوان اس بات کی اجازت دیتا ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

تحریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ اب تحریکات التوا پیش ہوتی ہیں ۔

صوبہ پنجاب میں غلہ کی فراہمی اور خریداری

مسٹر سپیکر **رانا پھول محمد خان** صاحب آپ رول ۶۵ (ج) دیکھیں جس میں لکھا ہے ۔

"The motion shall not revive discussion on a matter which ha been discussed in the same session".

موشن پڑھیں یا پہلے یہ دیکھ لیں اور مجھے اسکا جواب دیں یہ آپکی ۱۰ جولائی کی تحریک التوا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حال ہی

میں وقوع پزیر ہونے والے انتہائی اہمیت عامہ رکھنے والے، ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب کی حکومت غلہ کی فراہمی اور خریداری میں قطعی ناکام ہو چکی ہے اور جناب وزیر خوراک کے جوابات بسلسلہ سوالات نمبر ۳۰۴ اور ۳۸۵ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۷۲ء سے عوام میں انتہائی اضطراب پھیل گیا ہے اور یہ اندیشہ لاحق ہو گیا ہے کہ صوبہ پنجاب قحط کا شکار ہونے والا ہے - جناب‌والا - وزیر خوراک نے اپنے جوابات میں ارشاد فرمایا ہے کہ مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۷۱ء تا ۱۵ جون ۱۹۷۱ء کے عرصہ میں ۳،۳۶،۶۷۳ ٹن گندم خرید کی گئی تھی جبکہ اس ماہ ۱۵ مئی ۱۹۷۲ء تا ۱۵ جون ۱۹۷۲ء کے عرصہ میں صرف ۲۱،۶۷۸ ٹن گندم خرید کی گئی ہے - جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت پنجاب کے پاس گندم کا اسٹاک اور خوراک مہیا کرنے کا انتظام خاطر خواہ نہیں ہے - جو کہ صوبہ کی ضرورت کو پورا کر سکے - جناب‌والا - اس ضمن میں گذارش کروں گا -

مسٹر سپیکر - جو کچھ میں نے کہا ہے وہ آپ نے نہیں سنا ہے - میں نے اس کو منظور نہیں کیا آپ رول ۶۵ (ج) کو پڑھیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں جناب کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اس کا اطلاق اسلئے نہیں ہوتا کہ اس سیشن میں صرف تین محکموں پر یعنی جنرل ایڈ منسٹریشن - آبپاشی اور محکمہ صحت پر بحث ہوئی ہے - اس کے علاوہ کسی محکمہ پر بحث نہیں کی گئی - یہ تحریک التواء خوراک سے متعلق ہے اور خوراک جنرل بحث میں نہیں آتی ہے - اسلئے اس کا اطلاق اس تحریک التواء پر نہیں ہوتا -

مسٹر سپیکر - اس کے لئے بجٹ کا پروویژن آیا تھا - فنانس بل بھی آیا تھا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - محکمہ خوراک نہیں آیا -

وزیر اعلیٰ - جناب‌والا - یہ حقیقت ہے کہ عام بحث کے دوران اس پر پوری بحث ہو چکی ہے -

رانا پھول محمد خان - اس بحث کے بعد میں تحریک التوا پیش کرنے

کا حق رکھتا ہوں ۔ جناب والا۔ اس میں جو آپ نے فرمایا ہے یہ اس پر لاگو نہیں ہوتا ۔ اس کا اطلاق اس وقت ہوتا جب ۲۴ کا اجلاس آج شروع ہوتا اور آج کے اجلاس میں اس مسئلے کو زیر بحث لایا جاتا یا اس پر بحث ہو گئی ہوتی تو تب بھی درست ہے ورنہ نہیں ہے۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ بحث میں جو عام بحث ہوئی تھی وزیر خزانہ نے اس مسئلے کے متعلق سوالات کا پورا جواب دیا تھا آپ کے علم میں ہے اور وہ تقریر ریکارڈ پر موجود ہے۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ محترم وزیر اعلیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کا جواب دیا جا چکا ہے۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بجٹ ایک ایسی دستاویز ہے کہ جس میں تمام محکموں کی اور صوبے میں تمام ملازمین کے تمام اخراجات تمام آمدنی وغیرہ کی تفصیل زیر بحث آتی ہے۔ تو سارے سال کے لئے تمام محکموں کی کارکردگی کو تالا نہیں لگایا جا سکتا کہ اس پر کوئی زبان نہ کھول سکے ۔ یا اس پر کوئی روشنی نہ ڈال سکے محکمہ رشوت ستانی کے متعلق ذکر آ چکا ہے۔ اگر کل کہیں رشوت ستانی کا ذکر آجائے اور آپ فرما دیں کہ بجٹ میں یہ مسئلہ آچکا ہے یہ سراسر غلط ہے اور یہ ہماری حق تلفی ہے۔ یہ ہمیں حق پہنچتا ہے کہ جس وقت ہم سمجھیں کہ حالت خراب ہونے والی ہے یا عوام کو تکلیف پہنچنے والی ہے۔ ہم عوام کے نمائندے ہیں۔ عوام نے ہمیں یہاں اس لئے بھیجا ہے کہ ہم ان کی تکالیف حکومت کے سامنے پیش کریں۔

ملک غلام نبی ۔ رانا پھول محمد خان صاحب تقریر فرما رہے ہیں ہر ممبر کو یہ پورا احساس ہے کہ جن معاملات کا وہ ذکر کر رہے ہیں وہ جنرل بجٹ میں ڈسکس کئے جا چکے ہیں۔ میں ان کی توجہ رول ۶۵ (ای) کی طرف دلاتا ہوں۔

Rule 65 (e) of the Rule of Procedure:

> **"The motion shall not deal with a matter in respect of which a resolution could not be moved".**

If he wants further discussion in the matter he should bring in a motion. There is no matter of recent occurrence or public importance. He should bring in a resolution and discuss in this House. He cannot make a speech.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں عرض کروں گا کہ جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے یہ ۶۵ (بی) بالکل واضح ہے کہ تحریک التوا کسی ایک pecific معاملے کے متعلق ہوتی ہے ۔ جہاں تک رانا صاحب کی تحریک التوا کا تعلق ہے وہ اس وقت وقوع پذیر ہوئی جب جنرل ڈسکشن ہو چکی تھی ۔ اور اس سوال کا جواب اس وقت آیا جس سے یہ صورت حال معلوم ہوئی کہ صرف ہزاروں کا نہیں بلکہ لاکھوں ٹنوں کا فرق ہے ۔ پچھلے سال تین لاکھ ٹن گندم خرید کی گئی تھی اور اس سال خرید کی لاکھ کی فکر ہی نہیں ہے ۔ یہ اس وقت زیر بحث آئی ہے جس وقت جنرل ڈسکشن ہو چکی تھی یہ جنرل معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ specific معاملہ بھی ہے specific figure دی گئی ہے کہ پچھلے سال تین لاکھ کچھ ہزار ٹن گندم خرید کی گئی تھی اور اس سال صرف کچھ ہزار ٹن خرید کی گئی ہے اس پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا تحریک التوا کو ہم اتنا limit نہیں کر سکتے ہیں ۔ رہا ۶۵ (ای) کا تعلق تو مجھے افسوس ہے کہ میرے فاضل دوست ملک صاحب نے ۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker : I want my satisfaction about 65 (c) of the rules of Procedure

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ اس پر جنرل ڈسکشن ہرگز نہیں ہوئی ۔ جنرل ڈسکشن کے لئے تین محکمے چنے گئے تھے ۔ ہیلتھ اریگیشن اور سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ۔ ان تین میں محکمہ خوراک نہیں تھا اور اس کو زیر بحث نہیں لایا گیا تھا ۔ یہ آڑ نہیں لی جا سکتی کہ جنرل بجٹ میں یہ ڈسکس ہوا ہے ۔ میں عرض کروں گا کہ یہ ایک specific معاملہ ہے ۔ تمام requirements پوری ہیں اس کو جناب ہاؤس میں put فرمائیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میں تھوڑی سی گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ آپ نے خود تسلیم کیا ہے کہ بجٹ پر عام بحث کے دوران یہی اعداد و شمار اور یہی کوائف تقریروں میں بیان کیے گئے تھے اور بجٹ پر بحث کب ہوئی تھی وہ آپ کے سامنے ہے پھر یہ معاملہ کہ ہم نے اس وقت کتنی گندم خرید

کی تھی ۔ اس وقت کتنی خرید کی ہے۔ کل کتنی ہوگی اور پندرہ روز کے بعد کتنی ہوگی اس وقت سے لے کر آج تک ہر روز یہ معاملہ پیش ہو رہا ہے تو اس وقت جو اعداد و شمار ایوان کے سامنے پیش کیے گئے اس پر بحث کی گئی ۔ اس پر سوالات کئیے گئے اور تقریباً جوابات دے دیے گئے تھے ۔ صورت حال بدستور موجود ہے اور ہم نے یہ اس وقت بھی کہا تھا کہ مرکزی حکومت نے ہمیں گندم کے وافر ذخیرے مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ہم کسی طرح کی کوئی کمی نہیں آنے دیں گے اور کسی طرح سے قحط کے آثار یہاں نہیں پیدا ہونے دیئے جائیں گے ۔ یہ اس وقت بھی کہا تھا ۔ تو اس لیے یہ کون سا specific matter ہے یا public importance کی چیز کن معنوں میں ہو گئی ہے کون سی public importance کی بات اس وقت کرتے ہیں ۔ اس وقت سے یہ معاملہ چل رہا ہے اور یہ کیفیت بدستور موجود ہے ۔ اس لئے کہا تھا کہ یہ کل بھی تحریک التوا آسکتی ہے اور پندرہ روز کے بعد بھی تحریک التوا آسکتی ہے ۔ اگر کہیں گندم خرید نہیں کی جا سکتی تو یہ اس وقت سے موجود ہے اس لئے ہر روز اگر تحریک التوا محض اس واقعے پر پیش کی جائے تو پھر اس کا کوئی حل نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے تحریک التوء کے ان تقاضوں کو یہ تحریک پورا نہیں کرتی ۔

(قطع کلامیاں)

شیخ عزیز احمد ۔ میں جناب کی توجہ رول ۱۰۸ کی طرف دلاتا ہوں ۔

Rule 108 of Rules of Procedure:

"1. The Budget shall be dealt with by the Assembly in the following stages :-

(i) Discussion relevant to the Budget as a whole.

(ii) Discussion on expenditure charged upon the Provincial Consolidated Fund.

(iii) Discussion and voting on demands for grants in respect of other expenditure and the voting of motions for reduction of demands for grants relating to such expenditure "

اس پہ جنرل ڈسکشن بھی ہوئی ہے ۔ اور اب بھی ڈسکشن ہے ۔ یہاں جو لفظ

استعمال ہوا ہے وہ بھی ''ڈسکشن'' کا ہے۔ میرے دوست سیف اللہ صاحب جو فرما رہے ہیں کہ ڈسکشن صرف اس معاملے پر ہو سکتی ہے جو specific subject ہو۔ جیسا کہ تین subjects پر بحث ہوئی تھی ۔ تو یہاں رول ۱۰۸ میں اس لفظ ''ڈسکشن'' میں کوئی distinction نہیں ہے۔ اس لئے جو ڈسکشن ہو چکی ہے وہ رول ۶۵ (ب) کے تحت آتی ہے۔

وزیر خزانہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ۔ رول ۶۵ کا ذکر آیا ہے ۔ اس میں جو اصطلاح استعمال ہوئی ہے وہ سیشن کی ہے ۔ آج جس جلسہ عام میں ہم بیٹھے ہیں۔ یہ اس سیشن کا حصہ ہے ۔ جو بجٹ کے متعلق شروع ہوا ۔ جناب والا ۔ رانا پھول صاحب نے فرمایا ہے ۔ کہ بجٹ میں تمام دنیا بھر کی چیزیں زیر بحث آئیں تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ سال بھر پھر ان پر بات ہی نہ ہو سکے یقیناً ان پر بات ہونی چاہیئے ۔ لیکن رول ۶۵ واضح ہے۔ کہ اس سیشن میں اس موضوع پر بار بار بات نہیں ہو سکتی ۔ جناب والا ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ وزیر خوراک نے تقریباً ایک گھنٹہ تقریر کی ۔ اس کے بعد خوراک کے سلسلے میں بہت سے سوالات بھی پیدا ہوئے اور جو تقریر میں نے بجٹ کے اختتام پر ہاؤس کے سامنے کی ۔ اس میں بھی ان تمام باتوں کے نہایت واضح جوابات موجود تھے ۔ وزیر خوراک نے اور میں نے واضح طور پر بتایا تھا کہ بے شک گندم کی procurement میں اتنی کمی ہے لیکن اس گندم کی کمی کو پورا کرنے کے لئے تقریباً ۹ لاکھ ٹن گندم اس سال باہر سے منگوائی جا رہی ہے ۔ میں اس لیے یہ اعداد و شمار آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں تاکہ یہ بات ہاؤس کے معزز اراکین کو یاد آجائے کہ ان تمام باتوں پر اسی طرح specific اصطلاحات میں گفتگو ہو چکی ہے اور بار بار جیسا کہ وزیر اعلیٰ نے فرمایا ہے یہ مسئلہ ایک جاری مسئلہ ہے۔ اگر التوا کی تحریکیں اس طرح آئیں گی تو ہر روز آتی چلی جائیں گی اور یہ مسئلہ کبھی ختم نہ ہوگا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا جہاں تک تحریک التوا کے لئے رولز کا تعلق ہے اس کا واضح ہونا متعین ہونا اور recent occurence کا ہونا یہ تحریک التوء ان تمام چیزوں ان تمام اجزء کو پورا کرتی ہے اور ان کی

قانونی ضوابط کار کے تقاضوں کو بھی پورا کرتی ہے۔ جو ہمارے رولز میں دیے گئے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے جناب قائد ایوان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ خوراک کا مسئلہ اس قدر نازک ہے کہ ان کے اور میرے درمیان یہ مفاہمت ہوئی تھی کہ اس سیشن کے اندر ہم ایک دن خوراک کے مسئلے پر بحث کرنے کے لیے مخصوص کریں گے لیکن چونکہ وزیر خوراک ملک سے باہر ہیں۔ اس لیے طے پایا ہے کہ اب کسی اور موضوع پر ایک دن ۲۶ تاریخ مختص کریں گے۔ جیسا کہ میرے فاضل دوست حنیف رامے صاحب نے فرمایا۔ ان کے غور کرنے کی چیز یہ ہے کہ یہ تحریک التوا حقائق کے انکشاف سے پیدا ہوئی ہے۔ جب وزیر خوراک نے ارشاد فرمایا کہ اتنے لاکھ ٹن پچھلے سال تھے اور اب اتنے ہزار ہے۔ اگر وہ اپنی تقریر میں یہ نہ کہتے اور یہ اندیشہ نہ لاحق ہوتا کہ اس گورنمنٹ کی Food Policy ناقص ہے اور قحط کا اندیشہ ہے۔ اگر یہ اندیشہ نہ پیدا ہوتا تو یہ تحریک پیش نہ کی جاتی۔ اس کو پیش کرنے کی ضرورت بھی ہے۔ اس لیے اس پر ہمیں پورا دن صرف کرنا چاہیے تھا اور یہ ان تمام تقاضوں کو پورا کرتی ہے جو رولز کے اندر موجود ہیں۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر۔ میں یہ گزارش کرونگا کہ جہاں تک وزیرخزانہ اور ملک غلام نبی نے یہ فرمایا ہے کہ یہ پیش نہیں ہو سکتی۔ اس پر تو بہت روشنی ڈالی جا سکتی ہے۔ میں جناب کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ بجٹ کا اجلاس برخاست ہو گیا اسکے بعد ایک دن کے لیے اجلاس ۷ جولائی کو بلایا گیا۔ بجٹ پاس ہوچکا۔ اس کے بعد اس اجلاس میں جناب وزیرخوراک کے ایک جواب سے یہ انکشاف ہوا کہ اس سال ۳،۲۴،۹۹۰ ٹن گندم پچھلے سال کی نسبت کم خریدی ہے جبکہ پچھلے سال اتنی زیادہ خرید کے باوجود لوگوں کو راشن کی تکلیف رہی۔ لوگ راتوں کو بھوکے سوئے۔ انہوں نے مصیبتیں جھیلیں۔

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا میں آپکی توجہ قاعدہ (ا) ۶۵ کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں ۔ اس میں لکھا ہے کہ ۔

"No motion shall be moved on any day fixed for the general discussion of the Budget."

یہ قاعدہ (c) ۶۵ کو clear کر دیتی ہے ۔ جناب یہ صرف انہیں دنوں تحریک التوا پیش نہیں کی جا سکتی ۔ جب جنرل بحث ہو رہی ہو ۔ جہاں تک اس تحریک التواء کا تعلق ہے ۔ میں جناب کی وساطت سے وزیر خزانہ کی خدمت میں عرض کروں گا ۔ کہ یہ اعداد و شمار جنرل بحث کے دن جو کہ ۲۴ جون تک مقرر تھے ۔ اس کے بعد سوالات کے ذریعہ سے ہمیں حاصل ہوئے اور جو چیز بجٹ کی عام بحث کے بعد یعنی اس سوال کے بعد ۲۸ تاریخ کو جو کہ پچھلے اجلاس کی نشست کا آخری دن تھا ۔ ہمیں اطلاع ملی کہ صوبہ میں تین لاکھ ٹن گندم کم ہے ۔ اسکے بعد یہ تحریک التواء بالکل valid ہے اور اس پر (c) ۶۵ کا اطلاق نہیں ہوتا ۔ کیونکہ نہ تو یہ تحریک التوا ان دنوں کی ہے ۔ جب جنرل بحث ہو رہی تھی نہ یہ جواب ان دنوں دیا گیا تھا کہ ہم اسے جنرل ڈسکشن میں لے آسکتے تھے اور نہ یہ اس سے متعلق ہے یہ قطعی طور پر valid ہے ۔ اوراس پر اس قاعدہ کا اطلاق ہرگز نہیں ہوتا ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ میں حاجی سیف اللہ خان کی پرزور تائید کرتا ہوں ۔ میں آپ کو یاد کرواتا ہوں ۔ کہ جناب والا نے رولنگ دی تھی کہ تحریک التواء بجٹ کے دوران نہیں آسکتی ۔ اور ساتھ ہی جناب نے بہت سے سابق سپیکروں کا حوالہ دیا تھا ۔ لیکن یہ آخر میں فیصلہ ہو چکا ۔ بجٹ سیشن سے تحریک التواء کو روکنے کے لئے صرف چار دن ہونگے ۔ اس کے علاوہ تحریک التواء کی جناب والا نے اجازت دی تھی تو میں یہ سمجھتا ہوں ۔ کہ اب بجٹ پر بحث ہو چکی ہے اور (c) ۶۵ کا اس پر اطلاق نہیں ہوتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا۔ مجھ سے ایک غلطی ہوگئی ہے ۔ میں اس کی تصحیح کرنا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ جو سوال آٹے کے متعلق تھا ۔ اسکا جواب ۔ جولائی کو دیا گیا ہے نہ کہ ۲۸ جون کو۔

ملک غلام نبی۔ میرے معزز دوستوں نے جس رول (i) ۶۵ کا حوالہ دیا ہے ۔ ان کو احساس ہونا چاہیئے کہ بحث میں تحریک التوا اسلیے نہیں رکھی جاتی کہ آپکو جنرل ڈسکشن کا موقع دیا جاتا ہے ۔ جنرل ڈسکشن کو آپ تحریک التواء کی صورت میں پیش کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ اس معزز ایوان میں آپ نے فوڈ پر بالتفصیل بحث کی ۔ جن جن باتوں کا خطرہ پیدا ہوا ۔ آپ ان خطرات کا سہارا لے کر اس ایوان کے اندر کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت یہ پیش نہیں ہو سکتی ۔ اسلئے آج ہم اس وقت اڑ رہے ہیں ۔ تحریک التواء کے ذریعہ سے کئی باتیں لائی جاسکتی ہیں ۔ مثلاً رات کو کہیں آگ لگ گئی کہیں قتل ہوگئے ۔ کہیں کوئی اور چیز ہوگئی ۔ لیکن آپ محسوس کریں گے آپ ایسی باتوں کا بہانہ بنا کر اس معزز ایوان کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اس لئے میں عرض کرونگا کہ آپ یہ بہتر طریقہ استعمال کریں کہ جو تحریک التواء ہو وہ آپ اس ایوان میں لائیں یا اسکو ریزولیوشن کی صورت میں لائیں ۔ اور حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے قائدین ملکر یہ فیصلہ کریں۔ کہ آیا ہم اس پر بحث کریں گے یا نہیں ۔ اس طرح تحریک التواء کو صحیح صورت میں ہم اس ایوان میں لا سکیں گے ۔ جس طرح پہلے بھی لے آئے تھے جس طرح آپ یہ کرتے ہیں کہ تحریک التواء کا نام لیا اور ایوان میں لے آئے یہ درست طریقہ نہیں ہے ۔

سردار صغیر احمد۔ در اصل جو حاجی سیف اللہ نے سوال پیش کیا ہے ۔ وہ ہاؤس کے سامنے نہیں ہے ۔ بات یہ نہیں کہ تحریک التواء اس اجلاس میں پیش کرنے پر اعتراض ہے ۔ بلکہ اعتراض یہ ہے ۔ کہ جس مسئلہ پر اس سیشن میں بحث ہو چکی ہو ۔ اس پر دوبارہ تحریک التواء نہیں دی جاسکتی ۔ ان کا جو اعتراض ہے ۔ وہ irrelevant ہے ۔ اور اسے out of order قرار دیاجائے

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ اس بحث کو اب ختم کیا جائے ۔ میں اس پر اپنی رولنگ دیتا ہوں ۔ آج ہم جس سیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں یہ

۱۷ جون ۱۹۷۲ء کو شروع ہوا تھا ۔ یہ کوئی نیا سیشن نہیں ہے۔ بلکہ یہ سیشن جاری ہے ۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی کے قاعدہ ۶۵ (ج) میں درج ہے کہ ۔

"The motion shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same session."

اس وقت ایوان کے سامنے جو تحریک التواء ہے ۔ اسکی غرض و غائت یہ ہے کہ حکومت پنجاب کے پاس گندم کا سٹاک اور خوراک مہیا کرنے کا انتظام خاطر خواہ نہیں ہے ۔ حکومت پنجاب کے پاس گندم کے سٹاک کے متعلق یہاں کافی بحث ہوئی تھی چنانچہ اس کے پیش نظر اس تحریک التوا پر قاعدہ ۶۵ (ج) کے تحت بحث نہیں ہو سکتی ۔ اب اس کے بعد جناب علامہ رحمت اللہ ارشد کی تحریک التوا امروز ملتان کے متعلق ہے ۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ میری تحریک التوا بھی آپکے پاس آئی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنی تحریک التوا پیش کریں ۔

موضع نورنگا تحصیل و ضلع میانوالی اور قرب و جوار میں سیلاب سے فصلات کا نقصان

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ موضع نورنگا تحصیل و ضلع میانوالی اور اس کے قرب و جوار کا رقبہ جو شادابی و زرخیزی کے لحاظ سے نمایاں حیثیت کا حامل تھا ۔ دریائے سندھ میں چشمہ بیراج کے پاس سے سیلاب آجانے کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گیا ہے ۔ اور نہ صرف اس علاقہ کی فصلات کو نقصان پہنچا ہے بلکہ بے پناہ مالی و جانی نقصان بھی ہوا ہے ۔ جس سے اہالیان موضع نورنگا بے سروسامانی کی حالت میں بے گھر ہو چکے ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے ۔ یہ طوفان ماہ رواں جولائی کے ابتدائی ایام میں آیا ہے اور ان حالات میں اس علاقہ کو آفت زدہ قرار دینے کے لئے معاملہ کا زیر بحث لانا اشد ضروری ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میں جناب امیر عبداللہ صاحب روکڑی کے اطمینان کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں مجھے آج صبح ۷ بجے اس علاقہ کے کچھ متاثرین بھی ملے ہیں ۔ میں نے آن کو بھی یقین دلایا ہے اور اس معزز ایوان کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ اس کے متعلق رپورٹ طلب کی جا رہی ہے ۔ اور ان کے ریلیف کے متعلق مناسب کارروائی عمل میں لائی جائے گی ۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ اس یقین دہانی کے پیش نظر میں اپنی تحریک التواء واپس لیتا ہوں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ ذاتی نکتہ وضاحت ۔ جناب والا ۔ میں بھی اسی علاقہ سے تعلق رکھتا ہوں ۔ میں جناب کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ موضع نورنگا جس کا ذکر خان امیر عبداللہ خان صاحب نے اپنی تحریک التواء میں کیا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ آنہوں نے اپنی تحریک التواء واپس لے لی ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ پھول ہر وقت پھدکتا رہتا ہے ۔ اور چاہتے ہیں کہ یہی تمام دن بولتے رہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا کرنل صاحب کس موضوع پر بول رہے ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ موضع نورنگا دریائے سندھ میں اوپر کی طرف up streem واقع ہے ۔ اور جو متاثرین چیف منسٹر صاحب کو ملے ہیں وہ میرے حلقہ سے متعلق ہیں ۔ وہ گاؤں دھلہ عظمت وغیرہ موضع نورنگا سے down stream ہیں جو کہ چشمہ بیراج کی زیادہ زد میں ہیں ۔ آنکا نقصان زیادہ سنگین ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ وزیر اعلیٰ صاحب آن کا آمید ہے زیادہ خیال رکھیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر اعلیٰ صاحب آن کا بھی خیال رکھیں گے ۔

(قطع کلامیاں)

خان امیرعبد اللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ یہ آپکو غلط اطلاع دے رہے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ میں آپکی وساطت سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ میرے معزز بھائی کو بڑا مغالطہ لگا ہے ۔ نورنگا دریا کے شمال میں واقع ہے کیونکہ دریا شمال کی طرف سے آتا ہے ۔ میں نے کہا ہے کہ نورنگا کے ساتھ والے مواضعات میں سیلاب خود بخود آ جاتا ہے ۔ میری مراد صرف ایک موضع سے نہیں ہے ۔ بلکہ میری مراد اس سارے علاقہ سے ہے ۔ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے اس سارے علاقہ سے متعلق یقین دلایا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ آپ ہاؤس کو آرڈر میں کریں تو میں کچھ عرض کروں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب میں سختی کرتا ہوں تو ممبر صاحبان ناراض ہو جاتے ہیں اور میرے چیمبر میں آکر رعایت کا مطالبہ کرتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

روزنامہ امروز ملتان سے ساٹھ ہزار روپے کی ضمانت طلبی

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے ۔ کہ حکومت نے روزنامہ ''امروز'' ملتان سے ساٹھ ہزار روپے کی ضمانت طلب کر

لی ہے۔ آزادی صحافت کو سلب کرنے کی اس کارروائی سے عوام میں ہیجان و اضطراب پھیل گیا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ روزنامہ ''امروز'' کے متعلق اور بھی تحریک التواء آئی ہیں۔ علامہ صاحب کیا ان سب کو اکھٹا نہ کر لیں ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ آپ سب کو یکجا تو کر سکتے ہیں ۔ لیکن اس تحریک التواء کا موضوع اور ہے۔ میری گذارش یہ ہے کہ ان سب تحریک التواء کا موضوع الگ الگ ہے ۔ اس لئے ان کو الگ الگ لیا جائے ۔ اگر کسی فاضل دوست نے روزنامہ ''امروز'' کے متعلق کوئی تحریک التواء دی ہے۔ اور اس کا موضوع ایک ہی جیسا ہے تو آپ اسکو یکجا کر سکتے ہیں اور دونوں کو بولنے کا موقع دے سکتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔معزز اراکین اسمبلی اتفاق فرمائیں تو ان سب تحریک کو یکجا کر دیں ۔ اگر ان سب کو یکجا کر دیا جائے تو میں اس سلسلہ میں ایک بیان عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اسکو سننے کی زحمت گوارا فرمائیں گے ۔ اسکے بعد جو آپکی جو رائے ہو وہ قائم کر لیں۔

مسٹر سپیکر۔ کیا آپ تمام اخبارات کے سلسلے میں عرض کریں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔محرک کے بولنے سے پہلے آپ بیان دینگے ۔ ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا۔ میں خصوصی طور پر یہ گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ وہ بغیر آپکی اجازت کے جب چاہیں کھڑے ہو کر بولنا شروع کر دیتے ہیں ۔ ہم بار بار آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروا چکے ہیں ۔ ہم خود اس بات کی پابندی کرتے ہیں کہ آپکی اجازت کے بغیر کوئی لفظ نہ کہیں ۔ کوئی

معزز رکن جب اپنی نشست پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ تو وہ آپ سے اجازت طلب کرتا ہے ۔ کہ مجھے پوائنٹ آف آرڈر پیش کرنا ہے۔ یا مجھے point of explanation پر کچھ کہنا ہے۔ لیکن رانا پھول محمد خان صاحب بغیر اجازت لئے جب چاہیں تقریر کرنی شروع کر دیتے ہیں ۔ اس طرح ہاؤس کی کارروائی نہیں چلے گی ۔ قائد حزب اختلاف کا ایک پریویلیج ہے اور انہوں نے حزب اختلاف کے ممبران کو guide کرنا ہے۔ اور اس کے مطابق ہم بھی پابند ہیں ۔ جناب والا۔ بولنے کے لئے ایک اصول ہونا چاہئیے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی نہیں ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I think we better ask those who want to fight to go to the lobby.

مسٹر سپیکر ۔ اس میں سپیکر حصہ نہیں لے سکے گا ۔ یہ تحریک التواء ایک سے زیادہ اخبارات کے متعلق ہیں جن سے زر ضمانت طلب کیا گیا ہے۔ اگر ایوان متفق ہو تو ان کو اکٹھا لے لیا جائے ۔ ورنہ مجھے ایک ایک کر کے ان کو لینا پڑے گا ۔

آوازیں ۔ سب کو اکٹھا لے لیا جائے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ اس ضمن میں جو نام ہیں وہ بتا دیں ۔

مسٹر سپیکر۔ اس میں ایک تحریک التواء علامہ صاحب کی روزنامہ نوائے وقت کے متعلق ہے ۔

روزنامہ نوائے وقت سے ساٹھ ہزار روپے کی ضمانت طلبی

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا۔ میں یہ تحریک التواء پیش کرنیکی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ

ہے کہ حکومت پنجاب نے پاکستان کے عظیم روز نامہ ''نوائے وقت'' سے ساٹھ ہزار روپے کی ضمانت طلب کر لی ہے۔ آزادی صحافت پر اس تیغ بے دریغ کے استعمال سے عوام میں بے حد اضطراب پھیل گیا ہے۔

روز نامہ نوائے وقت لاہور اور امروز ملتان سے ساٹھ ساٹھ ہزار روپیہ کی ضمانت طلبی

راجہ جمیل اللہ خان۔ جناب والا۔ میں یہ تحریک التواء پیش کرنیکی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے پاکستان کے دو روز نامے ''نوائے وقت'' لاہور اور ''امروز'' ملتان سے ساٹھ ساٹھ ہزار روپیہ کی ضمانتیں طلب کر لی ہیں۔ آزادی صحافت پر اس تیغ بے دریغ کے استعمال سے عوام میں بے حد اضطراب پھیل گیا ہے۔

روز نامہ امروز ملتان اور نوائے وقت لاہور سے ساٹھ ساٹھ ہزار روپے کی ضمانت طلبی

سردار امجد حمید خان دستی۔ جناب والا۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے روزنامہ ''امروز'' ملتان اور ''نوائے وقت'' لاہور سے ساٹھ ساٹھ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کر لی ہے حالانکہ اس کارروائی کو پریس ایڈ وائزری کونسل کے مشورہ کے بغیر اور ہائی کورٹ کے جج کی انکوائری کے بغیر عمل میں لایا جانا صحافت کی آزادی کو سلب کرنے کے مترادف ہے۔ جس سے عوام میں بے حد ہیجان اور اضطراب پھیل گیا ہے۔

سندھ میں لسانی فسادات

چودھری امان اللہ لک ۔جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ حال ہی میں سندھ میں جو فسادات زبان کے نام پر ہوئے ہیں اس واقعہ سے پنجاب کے عوام میں سراسیمگی اور خوف کی فضا پیدا ہو گئی ہے ۔ چونکہ سندھ میں آباد پنجابیوں کا جو قتل عام ہوا ہے اس سے پنجاب کے عوام بے چینی کا شکار ہو چکے ہیں ۔ پنجابی طلباء جو سندھ کے کالجوں میں زیر تعلیم ہیں وہ پنجاب میں منتقل ہونے کے خطوط لکھ رہے ہیں ۔ اس کا سد باب ضروری ہے ۔

روز نامہ جنگ راولپنڈی سے تیس ہزار روپیہ کی ضمانت طلبی

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔جناب والا ۔میں تحریک پیش کرنکی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے روزنامہ جنگ راولپنڈی سے تیس ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کر لی ہے ۔حکومت کے اس اقدام سے صحافتی سیاسی اور عوامی حلقوں میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے ۔

روزنامہ امروز ملتان سے تیس ہزار روپیہ کی ضمانت طلبی

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ''امروز'' ملتان مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۷۲ کے مطابق حکومت پنجاب نے امروز ملتان کے طابع و ناشر کو اظہار وجوہ کا نوٹس دیا ہے کہ کیوں نہ ان سے مغربی پاکستان کے اخبارات و مطبوعات کے آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۳ء کے تحت ۳۰ ہزار روپے کا زر ضمانت جمع کرانے کے لئے کہا جائے اس حکم سے منطقہ اخبار

کے کارکنوں صحافتی حلقوں اور عوام میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے کیونکہ یہ آزادی صحافت پر براہ راست حملے کے مترادف ہے۔ جس پر پورے ملک کے اخبارات ۲۴ جولائی کو ہڑتال کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

روزنامہ نوائے وقت اور جنگ راولپنڈی سے ضمانت طلبی

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت اور روزنامہ جنگ راولپنڈی سے زر ضمانت جو طلب کی گئی ہے اس سے آزادی صحافت شدید طور پر مجروح ہوئی ہے۔ جس کے باعث صوبہ کے عوام نہایت ہی مضطرب اور پریشان ہیں اور یہ کہ حکومت کا یہ حکم مفاد عامہ اور انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے۔جس کے لئے اس ایوان میں بحث ضروری ہے۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور سے ضمانت طلبی

سید ثابش الوری ۔ جناب والا۔میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "مشرق" لاہور مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۷۲ء کے مطابق روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کو حکومت پنجاب کی جانب سے جاری کردہ اظہار وجوہ کے نوٹس برائے ضمانت طلبی سے ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ جس سے صحافتی و عوامی حلقوں میں زبردست بے چینی پیدا ہو گئی ہے اور آزادی صحافت پر قدغن کے خلاف پورے ملک کے اخبارات نے ۲۴ جولائی کو احتجاجی ہڑتال کر دی ہے۔

وزیراعلیٰ مسٹر معراج خالد ۔جناب والا۔حزب اختلاف کے قائد اور دوسرے معزز اراکین نے یہ مہربانی فرمائی تھی کہ کل رات اس مسئلہ پر انہوں نے میرے خیالات سنے اس لئے نہیں کہ میں قائد ایوان ہوں بلکہ اس لئے کہ میں نے سندھ کے لسانی مسئلہ کو سلجھانے کے لئے راولپنڈی اور کراچی میں چند کوششیں کیں ۔ جو نتائج ہمیں حاصل ہوئے ہیں ۔ ان سے میں نے ان کو آگاہ کیا ۔ زیر بحث مسئلہ ایسا ہے کہ اس کی وجوہات پر گفتگو کرنی

لازم ہو جائے گی ۔ بڑی مشکل سے بڑی کوششیں کے بعد ہم نے راولپنڈی اور کراچی میں اس مسئلے کا کافی حل تلاش کر لیا ہے۔ جسے سن کر اس معزز ایوان کو خوشی ہوگی ۔ اگر چہ اس پریس میں آچکا ہے۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر بھی تمام معلومات فراہم کی جا چکی ہیں ۔ لیکن پھر بھی چند ایک امور کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ جسکا معزز ارکان کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ جو بھی اسباب تھے جن کی وجہ سے سندھ میں لسانی مسائل پیدا ہوئے ۔ وہ اب ختم کئے جا چکے ہیں۔ اس مسئلہ میں سندھ میں اپوزیشن کے تمام لوگوں نے ایک مشترکہ بیان دیا تھا جو کہ اخبارات میں چھپ چکا ہے۔ اس کے بعد تمام اخبارات میں اداریے بھی آچکے ہیں کہ اس سے بہتر لسانی مسئلہ کا کوئی حل نہیں ہو سکتا تھا ۔

جناب والا۔ اب صرف اتنی سی بات رہ گئی ہے کہ اس مسئلہ کی وجہ سے جو واقعات ہوئے ہیں ۔ جو نقصانات ہوئے ہیں ۔ جانی یا مالی ان کا ازالہ کیا جانا چاہیئے ۔ آج بھی اخبارات میں آیا ہے کہ صدر مملکت نے سندھ کے اندر اندرونی علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ جلد از جلد ایک ایسی کانفرنس بلانے والے ہیں جس میں ان تمام نقصانات کو پورا کرنے کے متعلق تدابیر اختیار کی جائے گی ۔ اور انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ اس سے پریشان نہیں ہیں کہ مالی نقصان ہوا ہے بلکہ وہ اس سے پریشان ہیں کہ دلوں کے اندر کدورت پیدا ہو گئی ہے ۔ بغض پیدا ہو گیا ہے۔ نفرت اور بیگانگی پیدا ہو گئی ہے ۔ جسے دور کرنے کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ حکومت سندھ کے نمائندوں اور اپوزیشن کے تمام نمائندوں نے مشترکہ طور پر کہا ہے ۔ کہ ہمیں جلد از جلد انتہا پسندوں کی طرف سے جو مجوزہ شرارتیں ہیں ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے اور جیسا کہ میں نے یہاں اپنی ہی پریس کانفرنس میں بتایا تھا کہ اپوزیشن کے لیڈروں نے اور حکومت کے نمائندوں نے یہ کہا کہ اب یہ ہمارا فرض ہوگا کہ ہم ملکی مفاد کی خاطر قومی وحدت کی خاطر سندھ کے عوام کے درمیان خیر سگالی کا جذبہ ۔ اخوت اور بھائی چارہ قائم کرنے کی خاطر ہم ان شرپسندوں کا مقابلہ کریں گے ۔

یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ اس وقت اب ان تلخیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اور ان حالات واقعات کو نظر انداز کرتے ہوئے اپوزیشن کے تمام قائدین نے یہ کام اپنے ذمہ لے لیا ہے اور اب وہ شب و روز مصروف ہیں کہ کسطرح سے ان لوگوں کو قریب تر لایا جائے ۔ جب میں کراچی پہنچا اور کراچی سے روانگی کے وقت بھی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں ۔ کہ اس مسئلہ کے حل کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کراچی میں فسادات ہوئے ہی نہیں تھے ۔ اور اندرونی علاقوں میں بھی اس کے اثرات کم ہوگئے ہیں پہلے وہاں بھی واقعات ہوئے اور نقصانات ہوئے ۔ لیکن اب سب لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے ان واقعات کو بھلانا ہے ۔ اور ان کے بد اثرات کو ختم کرنے کیلئے مشترکہ کوششیں کرنی ہیں ۔ سندھ کے اندر بعد حالات ہیں اور پنجاب کی طرف سے بھی ان کی خدمت کی جا سکتی ہے ۔ میں دیانت داری سے سمجھتا ہوں کہ سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ ہم یہاں جذبات میں مزید تلخی پیدا کرنے یا جو تلخی پیدا ہو چکی ہے اسے قائم رکھنے میں ایسے اقدامات نہ کریں جن سے رد عمل کے طور پر وہاں مزید کوئی برے نتائج پیدا ہوں ۔ تو اس لئے میں یہ درد مندانہ گزارش کروں گا کہ حالات جس تیزی سے جس طریقے سے روبہ اصلاح ہو رہے ہیں کچھ ہو چکے ہیں ۔ اور مزید موثر اقدامات حکومت کی طرف سے صدر مملکت کی طرف سے اور تمام اپوزیشن کی طرف سے کئے جا رہے ہیں اور ان کو اس معاملے میں پنجاب کی طرف سے مدد دی جانی چاہیئے۔ اس معزز ایوان کی طرف سے جو تمام اہل پنجاب کا ایک نمائندہ ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک مثالی عمل کی توقع کی جانی چاہیئے ۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ یہ تحاریک جو کہ اخبارات کے متعلق پیش کی جا رہی ہیں ۔ اور اظہار وجوہ کے نوٹس اسی بنا پر دیئے گئے تھے کہ چند ایک واقعات جو کہ بڑھا چڑھا کر پیش کئے گئے تھے جن کی وجہ سے نہایت ہی تلخی کی صورت یہاں پیدا ہوگئی ۔ اور اس کی باز گشت کراچی اور سندھ کے اندرون علاقوں میں سنی گئی ۔ جب یہ زیر بحث آئیں گی تو لازمی طور پر از سرنو

ان معاملات کو پبلک کے سامنے پیش کیا جائے گا جن کو اب ختم کرنا مطلوب ہے ۔

جناب والا ۔ اس سلسلہ میں ایک دوسری تحریک التواء جو سید تابش الوری صاحب کی طرف سے دی گئی ہے جو کہ وہاں کے پنجابی آباد کاروں کا اندرون پنجاب آنے کے متعلق ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ وہ تحریک التواء جو ہاؤس کے سامنے پیش ہوئی ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ بہر حال میری گزارش ہر اس تحریک کے متعلق ہے کہ جس سے انسانی مسئلہ کے بارے میں گفتگو کی جائے اور ایسی تلخی کی بات کی جائے ۔ میں گزارش کروں گا کہ ان واقعات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان التوائے کار کی تحریکوں پر بحث نہ کی جائے ۔ تاکہ یہ کہا جائے کہ ہم اہل پنجاب موجودہ جو کارروائیاں برائے اصلاح احوال کی جا رہی ہیں ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں ۔ ہم اپنے دکھی بھائیوں کے زخموں پر مرہم رکھنا چاہتے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ۔ سب سے پہلے میں اپنی ذاتی وضاحت کردوں کہ خدا کا شکر ہے کہ رات جس وقت قائد ایوان سے گفتگو ہوئی اس وقت میں تنہا نہیں تھا ۔ میاں خورشید انور سید تابش الوری اور حاجی محمد سیف اللہ خان بھی موجود تھے ۔ اور آپ کی ذات گرامی بھی موجود تھی ۔ اس وقت قطعی طور پر اخبارات کے متعلق تحریک التواء کا کوئی ذکر نہیں ہوا تھا کوئی مفاہمت نہیں ہوئی تھی ۔ بات صرف ایسی تحریک التوا کے متعلق ہوئی تھی ۔ جو میری طرح سید تابش الوری کی بھی ہے کہ "حکومت پنجاب سندھ سے آنے والے مہاجروں اور ان کے پنجابی آباد کاروں کی بحالی اور ان کی امداد میں ناکام رہ گئی ہے" ۔ قائد ایوان نے فرمایا تھا کہ وہ وہاں کے تازہ حالات بتائینگے اور ایوان میں بیان پیش کریں گے ۔

اس کے بعد ہم یہ فیصلہ کر سکیں گے کہ ہم اپنی تحاریک التواء پر اصرار کرتے ہیں یا نہیں ۔ اور جہاں تک اخبارات پر پابندی لگانے اور ضمانتیں طلب کرنے اور آزادی صحافت کا تعلق ہے ۔ اس کا سندھ کے لسانی مسئلہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے ۔ جیسا کہ جناب والا قائد ایوان نے فرمایا ہے میں ان کا بے حد احترام کرتا ہوں۔ ان اخبارات میں سندھ کے کچھ واقعات بڑھا چڑھا کر لکھے ہیں جن کی وجہ سے حکومت کو یہ قدم اٹھانا پڑا اور ضمانت طلبی کی کارروائی کرنی پڑی۔ لیکن مسٹر محمد حنیف رامے خود بھی اخبار نویس ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ اس کا سیدھا سادا طریقہ کار یہ ہوسکتا ہے کہ حکومت کے محکمہ اطلاعات کے پاس تردید چلی جاتی ہے کہ واقعات یہ نہیں ہیں بلکہ واقعات یہ ہیں اور ان کے خد و خال غلط بیان کئے گئے ہیں ۔ یا بڑھا چڑھا کر بیان کئے گئے ہیں اگر یہ اخبارات آپ کی طرف سے دی گئی تردید شائع نہ کرتے تو پھر محاسبے کی گنجائش موجود تھی ۔ لیکن اس مسئلہ کا ذکر آزادی کے صحافت کے ساتھ ہے اس کا تعلق سندھ کے لسانی مسئلے کے ساتھ بالکل اور قطعی طور پر نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب میں ان سب تحاریک التوا کو اکٹھا ہی ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں جو ان کی اجازت دینے کے حق میں ہیں اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہوں (۳۶ ممبر کھڑے ہوئے) ۔

تحریک منظور کی گئی

(تالیاں)

مسٹر سپیکر ۔ اب یہ تحریک بحث کے لئے ۲۶ تاریخ کو گیارہ بجے ایوان کے سامنے پیش ہوگی ۔ سید تابش الوری صاحب ۔ آپ کی تحریک اب پیش نہیں ہو سکتی کیونکہ التواء منظور ہو گئی ہے یہ جو آپ بھی چاہتے تھے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ قواعد کی رو سے پیش ہو سکتی ہے ۔

تحریکیں تمام admit ہونگی۔ البتہ بحث نہیں ہوگی۔

مسٹر سپیکر۔ اس مدعا پر بحث تو ہو گی ہی نہیں۔ میری رائے آپ سے مختلف ہے۔ I would like to further verify it آپ قاعدہ ۶۵ کو دیکھیں۔ لکھا ہوا ہے کہ۔

> Rule 65 "The right to move for an adjournment of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance shall be subject to the following restrictions, namely :-
>
> (a) Not more than one such motion shall be made on any one day but motions, if any, remaining unconsidered as regards their admissibility shall be held over for the next day and shall be taken up in the same order in which they were received, but before the motions of which notices are received subsequently."

اب ایجنڈا کی دوسری آئٹم کو لیتے ہیں۔ فنانس منسٹر اپنی تحریک پیش کریں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب سپیکر۔ آج پورے ملک کے اندر تمام اخبارات کی ہڑتال ہے۔ میں آپ کی وساطت سے قائد ایوان اور دوسرے معزز اراکین کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ ان کی ہمدردی میں پانچ منٹ کے لئے کارروائی ملتوی کی جائے۔

مسٹر سپیکر۔ کیا ایوان علامہ صاحب کی تحریک کی اجازت دیتا ہے۔

آوازیں۔ نہیں۔ نہیں۔

Mr. Speaker: It is opposed.

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ پریس کی اہمیت کے پیش نظر ہم جناب والا بطور احتجاج علامتی طور پر پانچ منٹ کے لئے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے ارکان واک آؤٹ کر گئے۔)

منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ بابت سال ۱۹۷۲ - ۱۹۷۳ء

مسٹر سپیکر۔ وزیر خزانہ ۔

وزیرخزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے)۔ جناب والا۔ میں منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ بابت سال ۷۳-۱۹۷۲ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ بابت سال ۷۳-۱۹۷۲ء پیش کر دیا گیا ہے۔

مسودہ قانون استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء

مسٹر سپیکر ۔ وزیر قانون ۔

وزیر قانون (ملک مختار احمد اعوان) ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔ کہ مسودہ قانون استحقاق صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر۔ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

کہ مسودہ قانون استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر۔ ۔ آرڈر۔ آرڈر

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ ڈوبنے کو تو ایک چلو بھر پانی کافی ہوتا ہے۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ایک مجلس منتخبہ کو بدیں ہدایات

سپرد کر دیا جائے کہ وہ اسکے بارے میں ۲۴ ستمبر ۱۹۷۲ء تک اپنی رپورٹ پیش کر دے۔

۱۔ جناب محمد حنیف نارو

۲۔ جناب شوکت محمود

۳۔ جناب محمد اعظم

۴۔ علامہ رحمت اللہ ارشد

۵۔ حاجی محمد سیف اللہ خان

۶۔ میاں خورشید انور

۷۔ رانا پھول محمد خان

۸۔ سردار امجد حمید دستی اور

۹۔ سید تابش الوری

وزیر قانون ۔جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔جناب والا۔ دنیا کے تمام مہذب ترقی پزیز اور جمہوری ممالک میں مرکزی سطح پر پارلیمنٹ اور صوبائی سطح پر صوبائی اسمبلیاں سب سے زیادہ باوقار سب سے زیادہ بااختیار اور سب سے زیادہ فعال ادارہ ہوتی ہیں۔جن کے معزز ارکان اپنے عوامی اعتماد و انتخاب کے باعث عزت و احترام اور استحقاق و اعزاز کے بلند ترین مقام پر فائز ہوتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔جناب والا۔ رول ۸۳ کے تحت فاضل رکن کی یہ ترمیم پیش نہیں ہو سکتی ۔ اس میں دو دن کا clear نوٹس چاہیئے ۔ لیکن انہوں نے یہ تحریک آج کی ہے۔ اس لئیے اس کو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا ۔

Mr. Speaker : What has the honourable member to say on this point ?

سید تابش الوری ۔جناب والا ۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس میں دو دن کے clear نوٹس کا ذکر کیا گیا ہے لیکن چونکہ ایجنڈے پر یہ آئٹم آگئی ہے اور جناب والا نے اس کو از راہ کرم ایجنڈے میں شامل کرنے کے بعد آج مجھے اس کو پیش کرنے کی اجازت دے دی ہے اور یہ اجازت اس کلاز کے تحت دی گئی ہے۔ جس میں واضح طور پر درج ہے کہ ۔

Rule 83 (I) of the Rules of Procedure.

"Any member may object to the moving of the amendment and thereupon such objection shall prevail unless the Speaker suspends this subrule and allows the amendment to be moved."

چونکہ جناب والا یہ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے۔ اور جناب نے اپنے خاص اختیارات کے تحت اس کو قبول کیا ہے۔ اس لئے میں جناب سے درخواست کرتا ہوں کہ اس ترمیم کو زیر بحث لایا جائے ۔

شیخ عزیز احمد ۔جناب سپیکر ۔ جب تک کسی ترمیم پر اعتراض نہ کیا گیا ہو اس وقت تک وہ ایجنڈے پر آسکتی ہے۔ ایجنڈے پر آنے کے بعد کوئی ممبر اعتراض کرتا ہے تو پھر یہ سپیکر کا فرض ہے کہ وہ اس کو پیش کرے یا اس کو نہ کرے۔

رانا پھول محمد خان ۔جناب سپیکر ۔اگر جناب کی اجازت سے پہلے جناب وزیر قانون اس پر یہ اعتراض اٹھاتے کہ یہ دو دن کے عرصے کی شرط پوری نہیں کرتی تو پھر یہ اعتراض ہوتا ۔ لیکن جناب نے اجازت دے دی ہے کہ تابش الوری صاحب یہ ترمیم پیش کریں اس کے بعد اس کا مطلب یوں ہوا کہ جناب نے اس رول کو معطل کر کے ان کو اجازت دے دی ہے۔ جناب کی اجازت کے بغیر اس مسئلے کو نہیں اٹھایا جا سکتا اور اب یہ خلاف قاعدہ نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ ایسا کرنا غالباً مناسب نہیں ہوگا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب کے اپنے اختیارات ہیں ۔

وزیر قانون۔ میں نے اسکی مخالفت کی تھی۔

مسٹر سپیکر۔ اس میں دو چیزیں غور طلب ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اس کی مخالفت کی گئی ہے۔ مگر وہ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں زیادہ وزن نہیں ہے۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ کوئی ممبر جب کھڑا ہو جاتا ہے یا کسی ممبر کو اس کی اجازت دے دیتا ہوں کہ کوئی بیان دے یا کوئی بات ایوان میں پیش کرے تو ایسا کرنے کی اجازت ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر اس میں کوئی نقص ہو اور کوئی فاضل ممبر وہ پوائنٹ آؤٹ کرے یہ جس سٹیج پر بھی کیا جائے۔ اسے اس کا حق حاصل ہے۔ جیسا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن بھی ایک مرتبہ فرما رہے تھے کہ پوائنٹ آف آرڈر تو کسی وقت بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ وزیر قانون کی طرف سے جو اعتراض کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بڑا وزن ہے۔ آیا مجھے اختیارات استعمال کرنے چاہئیں یا نہیں۔ اب اس قانون کا نوٹس ملے ہوئے فاضل رکن کو کافی دن ہو گئے ہیں۔ اگر انہوں نے بروقت ترمیم کا نوٹس نہیں دیا تو کوئی وجہ نہیں کہ میں اپنے ان اختیارات کو استعمال کروں جو رول ۸۳ کے تحت مجھے دیئے گئے ہیں۔

سید ثابش الوری۔ جناب والا۔ میں قاعدہ ۷۸ (۲) (اے) آپ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جس میں کہا گیا ہے۔

> "If the member-in-charge moves that his bill be taken into consideration, any member may move an amendment that the Bill be referred to a select Committee or be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by a date to be specified in the motion."

جناب والا۔ یہ ترمیم سے مختلف ایک موشن ہے جس کا حق مجھے اس وقت حاصل ہوتا ہے جب ممبر انچارج اس کو زیر غور لانے کی تحریک پیش کریں۔ کیونکہ ابھی ابھی منسٹر نے وہ تحریک پیش کی ہے۔ اس لیے میں نے اس کو سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تجویز پیش کی ہے اور یہ قاعدہ ۷۸ (۲) کے تحت آ سکتی ہے۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, the member has referred to rule 78. I would submit that while considering 78, it must be read with rule 83 of the Rules of Procedure which says that an amendment cannot be moved unless two clear day's notice has been given.

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ اگر اجازت فرمائیں تو میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں میں قاعدہ نمبر ۷۸ کا حوالہ پیش کرونگا۔

Rule 78 (2) (a) of the Rules of Procedure says—

"If the member-in-charge moves that his Bill be taken into consideration, any member may move an amendment that the Bill be referred to a Select Committee."

جناب انہوں نے move کیا ہے تو اس کے بعد یہ موشن آئی ہے کہ اس کو سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ اگر ایک منٹ کے لئے یہ تصور کر لیا جائے کہ اس پہ رول ۸۳ کا اطلاق ہوتا ہے تو اس میں بھی میں جناب کی اطلاع کے لئے عرض کروں کہ اس میں واضح ہے۔

Rule 83 (1) of the Rules of Procedure—

"If notice of a proposed amendment has not been given two clear days before the day on which the Bill, the relevant clause or the Schedule is to be considered, any member may object to the moving of the amendment and thereupon such objection shall prevail unless the Speaker suspends this sub-rule and allows the amendment to be moved."

میں جناب کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ یہ موشن جس وقت اسمبلی سیکرٹریٹ میں دی گئی اس کے بعد یہ جناب کے سپرد ہوئی اور یہ آرڈر آف دی ڈے میں شامل ہو چکی ہے۔ یہ ایوان میں زیر غور آچکی ہے۔ کوئی موشن اس وقت تک زیر غور نہیں آسکتی یا آرڈر آف دی ڈے پر اس وقت تک نہیں آ سکتی جب تک آپ اس کی منظوری نہ دیں۔ جب تک جناب اسے suspend نہ کریں یہ آپ کی اجازت سے زیر غور آچکی ہے۔ جناب نے ممبر متعلقہ کو call بھی کیا ہے کہ وہ ترمیم کو پیش کریں۔ اس پہ ڈسکشن اب must ہو گئی ہے۔ آپ اس سے دوبارہ اپنے اختیارات استعمال نہیں کر سکتے۔

چودھری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ میں وضاحت کرنی چاہتا ہوں جیسا کہ میرے دوست حاجی سیف اللہ صاحب نے فرمایا ہے۔ وزیر قانون نے قاعدہ ۸۳ کا حوالہ دیا ہے۔ جس سے انہیں بہت پریشانی ہوئی ہے۔ اس میں قاعدہ ۷۸ (الف) و (ب) کا اس پہ اطلاق ہوتا ہے۔ وہ موجودہ ترمیم کے لفظ کا ترجمہ نہیں کر سکتے

کہ بل میں ترمیم کیا ہے۔ جو طریق کار سے اس کے متعلق واضح شق موجود ہے کہ وہ ممبر انچارج ہی کر سکتا ہے کہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا اور اگر کوئی دوسرا ممبر کمیٹی کے حوالے کرنے کے لئے تحریک پیش کرتا ہے۔ تو اس پر ممبر انچارج اعتراض کر سکتا ہے۔ یہ دونوں sub-rule واضح ہیں یہ طریق کار کے متعلق ہیں ترمیم کے متعلق نہیں ہیں۔ جنہیں میرے خیال میں ترمیم کا ترجمہ میرے فاضل دوست نے کیا۔ یہ اصل میں ترمیم نہیں ہے یہ تو ایک پروسیجر ہے کہ اس کو پیش کرنے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ اس لئے اگر آپ یاد فرمائیں تو میں عرض کر رہا تھا کہ یہ طریق کار ہے۔ ترمیم کا لفظ اگر واضح ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ساری الجھن حل ہو جاتی ہے۔

سید ذابش الوری ۔ میں اس سلسلہ میں گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ یہ بات درست ہے کہ یہ بل پہلے سے ہی سرکولیٹ کیا جا چکا ہے۔ لیکن تحریک یہ ہے کہ بل کو آج فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔ اس لئے اس سلسلہ میں ہماری تحریک move ہو سکتی ہے۔ تحریک ظاہر ہے کہ اس کے بعد ہی ہو سکتی ہے۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, rule 75 says that :
No motion that the Bill be taken into consideration shall be made by any member other than the member in-charge of the Bill and no motion that the Bill be referred to a Select Committee or be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon shall be made by any member other than the member in-charge except by way of amendment to a motion made by the member incharge.

اس میں واضح ہے کہ بغیر امنڈمنٹ کے نہیں آ سکتی۔

مسٹر سپیکر۔ اب اس میں پوزیشن یہ ہے کہ اگر اس کی امنڈمنٹ کی جائے پھر تو اس پر قاعدہ ۸۳ کا اطلاق ہوتا ہے لیکن اگر فاضل ممبر اس پر اصرار کرتے ہیں کہ یہ ان کی باقاعدہ موشن ہے۔ اس کے لئے نوٹس چاہئیے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ اگر اجازت فرمائیں تو عرض کروں کہ بزنس Order of the Day پر آچکا ہے۔ جب ایک چیز ایوان میں Order of the Day میں آجائے تو وہ.....

Mr. Speaker: The objection has been raised that it has been wrongly included and it should not be considered.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس کا جناب کو اختیار ہے کہ آپ قاعدہ کو معطل کر دیں ۔ تاوقتیکہ معطل نہ ہو وہ Order of the Day پر نہیں آسکتی آرڈر آف دی ڈے پر کیسے آئے اگر آپ کی consent نہ ہو ۔ رولز معطل نہ کریں تو یہ Order of the Day پر کیسے آسکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں میرا فیصلہ یہ ہے ۔ کہ جو معزز وزیر قانون نے اعتراض کیا ہے ۔ وہ ٹھیک ہے ۔ میں اس کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے ۔
کہ مسودہ قانون استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء فی الفور زیر بحث لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب مسودہ قانون کی ہر کلاز کو علیحدہ علیحدہ لیاجائے گا

کلاز ۲

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ کلاز ۲ کو بل مزکور کا حصہ بنایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

کہ کلاز ۲ کو بل مزکور کا حصہ بنایا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ساری دنیا کے مہذب اور ترقی یافتہ ممالک میں .....

مسٹر سپیکر ۔ پہلے آپ اپنی ترمیم پیش کریں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ پہلے اسی بل کے اصولوں پر بحث ہوگی ۔ پھر ترامیم پیش ہونگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے آپکی ترمیم پیش ہوگی ۔ پھر آپ کی ترمیم پر بحث ہوگی ۔ اسکے بعد اس پر ایوان سے رائے لی جائیگی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ پہلے بل پر عام بحث ہوگی ۔ اس کے بعد clause wise ممبر انچارج اس کو پیش کریں گے ۔ پھر ترمیم پیش ہونگی ۔ اس کے بعد ممبران کو اظہار خیال کرنے کی اجازت دی جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ترامیم اس وقت آئینگی جب بل پر clause by clause بحث ہوگی ۔ اس وقت جن ممبران نے بل کی مخالفت کی ہے ۔ آپ ان کو بولنے کی اجازت فرمائیں گے ۔ ہم اس پر روشنی ڈالیں گے کہ یہ بل کیا ہے ۔ اس کا ممبران کے استحقاقات سے کیا تعلق ہے ۔ ہم کسی کی مخالفت نہیں کر رہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے تو اس سے کوئی سروکار نہیں ۔ آپ مخالفت کرتے ہیں یا نہیں ۔ یہ تو معزز اراکین کا اپنا اپنا نقطہ نظر ہے اب بل کی کلاز ۲ ایوان کے سامنے ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ بل clause wise اس وقت پیش ہوگا ۔ جب اس کی پہلی خواندگی

ہو جائیگی ۔ جب تمام پرنسپلز پر بحث ہو جائیگی ۔ بل پر عام بحث کے بعد clause wise بحث شروع ہوگی ۔ تا وقتیکہ پہلی خواندگی نہ ہو اور عام بحث نہ ہو اس وقت تک clause wise بحث نہیں ہو سکتی۔

مسٹر سپیکر۔ اب وہ موشن کہ اس پر غور کیا جائے ۔ وہ موشن تو carry ہوگی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جب بل ایوان میں زیر غور آئیگا تو اس پر جنرل بحث ہوگی۔اور clause by clause بحث بعد میں ہوگی۔

رانا پھول محمد خان ۔ حضور والا ۔ پہلے آپ مجھے بل پرعام بحث کی اجازت دیں گے ۔جو پیش کیا گیا ہے وہ کیا ہے ۔ میں اس پر روشنی ڈالونگا ۔ کہ اس میں یہ نقائص ہیں ۔ انہیں دور کیا جائے۔ اس وجہ سے یہ بل منظور نہ کیا جائے۔ جناب یہ تو ہمارا بنیادی حق ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ رولز کے مطابق یہ صحیح ہے کہ پہلے پہلی خواندگی ہونی چاہیئے۔ جیسا کہ وزیر قانون صاحب نے اس کے متعلق اجازت حاصل کی ہے اور آپ نے اس پر ووٹنگ کرائی ہے اور فیصلہ ''ہاں'' والوں کے حق میں ہو گیا ہے ۔ اب اس بل کو clause by clause آنا چاہیئے ۔

مسٹر سپیکر۔ اب اجلاس ۲۰ منٹ کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔ اب دوبارہ ۱۱-۳۰ پر اجلاس کی کارروائی شروع ہوگی ۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی ۱۱ بجکر ۳۰ منٹ تک کے لئے ملتوی ہوگئی ۔)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر۔ رانا پھول محمد صاحب آپ کچھ فرما رہے تھے کہ بل پر عام بحث کرنا ہمارا بنیادی حق ہے ۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ یہ جو بل ممبران کے استحقاقات کا پیش ہوا ہے۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر۔ یہ قانونی بات ہو رہی ہے۔

رانا پھول محمد خان۔ میں وہی قانونی بات عرض کر رہا ہوں۔ اس بل کا تعلق نہ ایوان سے ہے نہ صوبے کے کسی دوسرے معاملات سے اس بل کا تعلق صرف اس ہاؤس کے اراکین سے ہے ان کے حقوق کا مسئلہ ہے۔ کیونکہ اگر اس ہاؤس کے اراکین سے اپنے حقوق کے لئے بھی اچھی طرح جانچ پڑتال کرنے کے بعد ان کے بارے میں اپنا مشورہ نہ دے سکیں تو پھر یہ قوم کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ اس لئے میں گزارش کر رہا تھا۔ کہ ہمیں آپ حق دیں کہ ہم اس پر دل کھول کر آپ کی وساطت سے وزراء کرام کی خدمت میں گزارش کر سکیں۔ یہ ہمارے حقوق ہیں اور وزراء صاحبان بھی ارکان اسمبلی میں شامل ہیں۔ اس لئے ہم نے یہ گزارش کی تھی کہ آپ سپیشل اجازت دے دیں۔ یہ سارا ہاؤس آپ کا ممنون ہو گا۔ کیونکہ یہ سب کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ یہ حزب اختلاف یا حزب اقتدار کا مسئلہ نہیں ہے۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ اس بل کی آپ نے اجازت فرمائی تھی اور clause by clause اس کو ڈسکس کیا جا رہا ہے۔ جناب والا۔ اب فاضل رکن نے سپیشل اجازت آپ سے چاہی ہے۔ میں یہ عرض کرونگا کہ چونکہ وقت کم ہے۔ اس لئے کسی سپیشل اجازت کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ رولز کے مطابق clause by clause ڈسکس کرنے کی اجازت فرمائیں۔

(قطع کلامیاں)

حاجی سیف اللہ خان۔ جناب والا ۔ میں اس ضمن میں یہ گزارش کرونگا کہ ہر بل کے لئے قانونی پہلو ہے ۔ اگر وہ پیش نہ کیا جاتا تب بھی اسے سیکنڈ ریڈنگ کے لئے put کر سکتے تھے ۔ اور پھر اس کو clause by clause زیر غور لانا چاہیئے تھا ۔ کیونکہ جس وقت یہ بل for consideration at once پیش ہوا تھا اس وقت ہم نے یہ پاس کیا تھا کہ جب کوئی بل پیش ہو اسے پیش کردیا جائے اور اس کے بعد وہ جنرل ڈسکشن کے لئے ہاؤس میں Put کیا جائے ۔ اور جب اس پر جنرل ڈسکشن مکمل ہوجائے۔ تو پھر اس پر رائے لی جاتی ہے (Where it should be considered at once or not.) اس کے بعد جب وہ موشن پاس ہوجائے تو پھر اس کے بعد اس کی سیکنڈ ریڈنگ کلاز بائی کلاز ہوتی ہے تو جس وقت for consideration کی تحریک Put ہوئی تھی اور اس کو پیش کر دیا گیا تھا ۔ تو اس وقت It has become the property of the house اور ہر ممبر کو حق ہے کہ وہ اس پہ comment کرے ۔ یہ ایک قانونی پہلو ہے۔

جناب والا ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں عرض کروں گا کہ یہ بل ممبران کے استحقاق کے متعلق ہے اور میں اس چیز سے بھی اختلاف کروں گا کہ اس کا تعلق عوام سے نہیں ہے ۔ انہی استحقاقات سے عوامی حکومت ۔ عوامی ممبران اور عوامی قدر و قیمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس بل کو معمولی نہ سمجھا جائے اس بارے میں ہم بھی پورا تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ ہمیں یقین ہے کہ چونکہ یہ ہاؤس کے ممبران کا اپنا بل ہے۔ تمام ہاؤس اسے متفقہ طور پر پاس کرے گا ۔ ان اضافوں کے ساتھ ۔ ان ترامیم کے ساتھ جو ممبران اور ایوان کے حقوق کو دوبالا کریں گی میں عرض کروں گا کہ جہاں تک وقت کا تعلق ہے۔

وقت ہمارے پاس بہت ہے۔ کوئی بھی قانون ایسا نہیں کہ جس دن جو بل پیش ہو۔ وہ اسی دن ہی پاس ہو جائے۔ اگر اس پر بحث مکمل رہ جاتی ہے ۔ تو پھر کل پاس ہو جائے گا۔ بہر حال جو بھی ہم قانون بنائیں وہ ایک جامع قانون ہو۔ جلد بازی میں نہ بنائیں۔ اور اس کو صحیح معنوں میں قانون کی منشاء کے مطابق پاس کریں ۔ تو میں گزارش کروں گا کہ اگر جناب نے اس کو پہلے put کردیا تھا۔ اس کو re-consider کرتے ہوئے ممبران کو آپ اجازت فرمائیں کہ وہ اس پر بحث کریں۔ جو ایوان کے مفاد میں ہوگی ۔ ہم اس پر تنقید برائے تنقید نہیں کریں گے بلکہ تجاویز دیں گے جب ہم تجاویز دینے کے لئے تیار ہیں۔ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ کسی کو اعتراض ہو ۔ میں سمجھتا ہوں ۔ کہ حزب اقتدار اسے نہایت خوش دلی سے قبول کرتے ہوئے اس کی تائید کرے گی۔ لہذا اس بل پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے)۔ جناب والا۔ حزب اختلاف کے معزز اراکین کو ہمیشہ اس بات پر اصرار رہا ہے۔ اور بجا طور پر ہم بھی ان کے اس اصرار میں ان کے ساتھ شامل ہیں کہ اس ایوان کی کارروائی قواعد وضوابط کے مطابق ہونی چاہئے۔ جناب والا۔ وزیر قانون نے جب اس بل کو پیش کیا تو اس کے بعد آپ نے اس کی clause by clause کی اجازت دے دی اور بل کی کلاز ۲ با قاعدہ پیش ہوگئی۔ آپ کی اس کو تسلیم کرتے ہوئے اس ہاؤس کے سامنے رکھا۔ اور آج جب کہ کارروائی اس منزل پر آگئی ہے۔ تو اس کو واپس (الف) پر لے جانا ہرگز مناسب نہیں۔ کہ کب اس کی سیکنڈ ریڈنگ ہونی چاہئے ۔ اب اس پر clause by clause بحث جاری رکھنی چاہئے ۔

(مداخلت)

مسٹر سپیکر۔ اس طرح نہیں ہو سکتا کہ تین تین چار چار ممبران

ایک ہی دفعہ اٹھ کھڑے ہوں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں جناب والا۔آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہاؤس کی آج تک جو کارروائی ہو چکی ہے۔ اور جمہوریت کے جو دعویدار ہم اس ایوان میں بیٹھے ہیں۔ یہ بل اس کی نفی کرتا ہے۔ اس بل کے ذریعہ ہمیں صرف یہ تحفظ دیا گیا ہے کہ حوادث زمانہ آپ کا کچھ نہیں کر سکتے ۔ لیکن وہ ذمہ داری جس کا وقت تقاضہ کر رہا ہے۔ .....

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: I do not want a general discussion please. The member may please resume his seat.

چودھری امان اللہ لک ۔ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں تھا کہ اس بل میں ہم نے ذمہ داریاں بھی لینی ہیں ۔ اور حقوق بھی لینے ہیں۔

Mr: Speaker: Please resume your seat. We are discussing a very restricted point.

اب پوزیشن یہ ہے کہ قاعدہ ۷۵ میں یہ لکھا ہے کہ

> "On the day appointed under rule 75 or on any subsequent day to which the matter might have been adjourned, the member-in-charge may make any of the following motions in regard to his Bill:-
>
> (a) That it be taken into consideration by the Assembly at once.

آنریبل ممبر انچارج نے بل پیش کیا دو ممبران کھڑے ہو گئے جنہوں نے کہا کہ ہم اسکی مخالفت کرتے ہیں ۔ اسکے بعد میں نے معزز رکن کو کہا کہ وہ اپنی ترمیم پیش کریں تو اس پر ایک اعتراض ہوا کہ یہ ترمیم وقت پر نہیں ملی بالآخر میں نے اسے خلاف ضابطہ قرار دے دیا جن معزز ممبران نے اس substantive motion کی مخالفت کی تھی کہ اس بل کو فی الفور زیر غور لایا جائے ان میں سے کسی معزز ممبر نے اس بات کا اظہار نہیں کیا کہ وہ Principles پر بولنا چاہتا ہے۔

اب آپ رول ۷۸ کو دیکھئے ۔

Rule 78 (1) "On the day on which any of the motions referred to in rule 76 is made, or on any subsequent day to which discussion thereof is provisions may be discussed, but the details of the Bill shall not be discussed further than is necessary to explain its principles.

کسی معزز رکن نے اسے avail نہیں کیا (قطع کلامیاں) مجھے کیا پتہ ہے کہ کس نے بولنا ہے ۔

Members have to make some demonstration.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ oppose کرنے والے کو آپ پہلے موقع دے دیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب ممبر کا نام لیکر آپ بلائیں گے ۔ اور ہم آپکی اجازت سے بولیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کاش ایسا ہی ہو ۔ (قطع کلامیاں) رانا صاحب آپ تشریف رکھیں ۔ آپنے تو تقریر کر لی ہے ۔ سید تابش الوری اور حاجی سیف اللہ خان صاحب رہ گئے ہیں ۔ اس کے بعد ترامیم کی سٹیج ہے ۔ کیونکہ اس میں پہلی جو موشن تھی ۔ وہ وزیر قانون صاحب پیش کرچکے ہیں ۔ اور اس پر ہاؤس اپنی رائے بھی دے چکا ہے ۔ ووٹنگ بھی ہو چکی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ ہاؤس سے بھی پوچھ لیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس سلسلہ میں ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں ۔ اگرچہ رانا پھول محمد خان صاحب اپنی عادت سے مجبور ہیں ۔ لیکن انہیں چند حقائق کا علم نہیں ہے اور وہ حقائق یہ ہیں کہ چند ایک ترامیم حزب اختلاف کے دوستوں کی طرف سے پیش کی گئی ہیں جن پر ہمیں بھی اتفاق ہے تو اس لئے ان پر زیادہ بحث کی گنجائش نہیں ہے ۔ اگر یہ ان پر تقاریر فرمانا چاہتے ہیں تو انہیں موقع میسر ہیں اور ان پر تقاریر ہو سکتی ہیں ۔ جو بھی ان کا حق ہے وہ استعمال کر سکتے ہیں ۔ جو بھی کچھ ممبران اسمبلی کے استحقاق کیلئے ہو گا اسکو ضرور منظور کریں گے ۔ اس میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے میرا نام لیا ہے میں اب کوئی تقریر نہیں کرنا چاہتا ۔ یہ جو نئی ترامیم آئی ہیں یہ بہت ضروری ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر۔ اب کلاز ۲ زیر غور ہے۔

وزیر قانون جناب والا۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ یہ ترامیم in order نہیں ہیں ۔ قواعد و انضباط کار کے قاعدہ ۸۳ کے تحت دو دن کا نوٹس چاہیئے ۔

مسٹر سپیکر۔ ایک لمحہ پہلے قائد ایوان نے کچھ کہا ہے آپ اس پر object کر رہے ہیں یا سب پر اعتراض کر رہے ہیں۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جو ترامیم in order ہیں ان پر مجھے اعتراض نہیں ہے۔ لیکن یہ ترامیم in order نہیں ہیں ۔ ان میں قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۸۳ کے تحت دو دن کا نوٹس ہونا چاہیئے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب سپیکر۔ آج تک یہی روایات رہی ہیں کہ جو چیز چھپ کر ممبران کو مل جاتی ہے یعنی Order of the Day کی صورت میں ہر ممبر کے پاس پہنچ جاتی ہے وہ چیز in order ہوتی ہے ۔ اگر یہ بر وقت نہیں ملیں تو یہ سیکرٹری اسمبلی کا کام ہے۔ اگر یہ بر وقت نہ ملتیں تو آج یہ Order of the Day میں نہ آتیں۔

مسٹر سپیکر۔ علامہ صاحب ۔ آپکی طرف سے ترامیم آتی ہیں لیکن دوسری طرف حکومت نے اپنا کام چلانا ہے۔ اس نے بل دینے ہیں۔ اسکی بہت سی کارروائی ہوتی ہے وہ چھپ جایا کرے گی آپ کا جو اعتراض ہے اسکی گنجائش کم ہے ۔

Rule 83 (3) of the Rules of procedure:

"The Secretary shall cause every notice of a proposed amendment to be made available for the use of every member."

The Secretary cannot decide whether it is in order or it is out of order and whether it is in accordance with the rules.

یہ میری ذمہ داری ہے۔ یہ میری obligation ہے۔ جو چیز آپ کے پاس پہنچی ہے یا سیکرٹری اسمبلی نے پہنچائی ہے ابھی میرے یا آپکے سامنے وہ اعتراض آیا ہے۔ یہ چیز رولز کے مطابق ہے یا نہیں اس کا فیصلہ مجھے کرنا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا۔ مجھے اس بات کا اعتراف ہے۔ یہ ایک قانونی نکتہ ہے۔ قانون کی وضاحت ایک قانون دان کو ہی کرنی چاہیئے۔ لیکن جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے یہ ان کا حق ہے وہ اسکو object کر سکتے ہیں۔ آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ رولز کو معطل کریں یا نہ کریں۔

جناب والا۔ میری گزارش وزیر قانون صاحب کی خدمت میں یہ ہے کہ آپ قائد ایوان کے الفاظ کا خیال کریں۔ اگر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ ترامیم نہیں آسکتی ہیں تو یہ ہاؤس کے حقوق کا خیال کریں۔ اپنی پارٹی کے جذبات کو دیکھیں۔ آپ یہ ان سب چیزوں کو نہیں جانتے تو ہم اپنے آپکو surrender کرنے کو تیار ہیں۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ دو طرح کی ترامیم ہمارے سامنے آئی ہیں۔ کچھ ترامیم ایسی ہیں جو ۲۲ تاریخ کی ہیں۔ ان پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جن ترامیم کا دو دن کا نوٹس clear موجود ہے ان ترامیم پر غور کرنے کیلئے ہم آپکے ساتھ تیار ہیں لیکن جن ترامیم کیلئے پورا وقت نہیں ملا ہے اور جو in order نہیں ہیں ظاہر ہے وہ پیش نہیں کر سکتے ہیں۔ اور ان پر بحث کرنا فضول ہے۔

مسٹر سپیکر۔ اگر آپ کسی بات پر متفق ہوں اور آپ مشترکہ استدعا کریں کہ میں رولز کو relax کر دوں تو میں اس پر غور کروں گا کہ اسکے متعلق کیا فیصلہ ہونا چاہیئے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ میں آپکے توسط سے جناب قائد ایوان کو یاد دلاتا ہوں کہ ابھی کچھ دن گزرے یعنی ہفتہ کی رات کو میں سمجھتا ہوں ہم اس فیصلہ پر پہنچے تھے (غالباً اس فیصلہ سے وزیر قانون صاحب

کو مطلع نہیں کیا گیا اس لئے انہوں نے یہ نکتہ اعتراض اٹھایا ہے) کہ اصولی طور پر تمام تراسیم جو اس وقت بالواسطہ دی گئیں یا بلاواسطہ دی گئیں وہ ان کے ساتھ متفق ہیں۔ اب اس معاہدہ کو جو ان کے اور ہمارے درمیان ہوا ہے اسکو بروئے کار لایا جائے اور ان تمام چیزوں کو ایوان متفقہ طور پر منظور کر لے گا۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا۔ وہ اس وقت شاہد بھی ہیں اور منصف بھی ہیں۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا۔ میں ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ یہ معزز ایوان مجھ سے اتفاق فرمائے گا۔ صرف ۱۵ منٹ کیلئے ہاؤس کی کارروائی ملتوی کردی جائے تاکہ ہم باہمی مشورہ سے کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

مسٹر سپیکر ۔ کورم کی ذمہ داری آپ پر ہے۔ اس وقت کورم ایوان میں پورا ہونا چاہئیے۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ پہلے بھی اسی طرح ہوتا رہا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ قائد ایوان کے فرمانے کے بعد اس ایوان کی کارروائی ۲۰ منٹ کیلئے ملتوی کی جاتی ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ ۱۵ منٹ کا وقفہ کافی ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ۱۲ بجکر ۳۰ منٹ پر دوبارہ اجلاس کی کارروائی شروع ہوگی ۔ (اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ۱۲ بجکر ۳۰ منٹ تک کیلئے ملتوی ہوگئی ۔)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ اگر ایوان اس بات سے متفق ہو تو آج کی نشست دو بجے تک جاری رہے۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میں سارے دوستوں کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ آج کی نشست دو بجے تک بڑھا دی جائے تاکہ یہ آرڈیننس پاس کر دیا جائے۔

آوازیں ۔ منظور ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے بل کی کلاز نمبر ۲ پیش ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اس سے پیشتر کہ یہ بل پیش ہو ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس مقصد کے لئے اس ہاؤس کو کچھ عرصے کے لئے ملتوی کیا گیا تھا اس پر فیصلہ کیا ہوا ہے ؟ میری گزارش یہ ہے کہ ہم نے مطالبہ کیا ہے کہ یہ بل ہمیں وقت پر نہیں مل سکا کہ ہم اس میں ترمیمات دے سکتے ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ میرا مطالبہ ہے کہ اس بل کو اگر آپ واپس لے لیں تو زیادہ بہتر ہوگا یا ایوان میں صوبائی اسمبلی کے ارکان کو وہ حقوق دیئے ہیں جو اس ملک کی قومی اسمبلی کے ارکان کو حاصل ہیں (نعرہ تحسین) یہ میرا حق ہے۔ ہم کوئی مراعات نہیں لینا چاہتے۔ اگر وہ حقوق نہ دیئے گئے تو ان تھوڑی سی چیزوں کیلئے ہم اپنا منہ کالا نہیں کرنا چاہتے۔ ہم بغیر کسی حقوق کے رہ سکتے ہیں۔ ہمیں رہنے دیا جائے۔ ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دیا جائے۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں بڑی اہم گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کا میں بھی ممبر تھا ۔ رانا پھول محمد خان بھی ممبر تھے وہ جانتے ہیں کہ مرکزی اسمبلی نے ایک پریولیج ایکٹ پیش کیا تھا ۔ اور یہاں بھی یہ مسئلہ زیر بحث رہا میں اس کمیٹی کا ممبر تھا جس میں فیصلہ کیا جاتا تھا کہ ممبرز کے حقوق کیا ہیں پریولیجز کیا ہیں اور ہم مہینوں اس پر غور و خوض کرتے رہے۔ خواجہ محمد صفدر صاحب جو اس ہاؤس کے اپوزیشن لیڈر تھے وہ اس کمیٹی کے چیئرمین تھے ۔ ہم نے اپنی رپورٹ کو اس وقت تک مکمل نہیں کیا تھا جب تک نیشنل اسمبلی نے اپنی رپورٹ کو آخری شکل نہیں دی اور ان پریولیجز کا فیصلہ نہیں کر لیا۔

تھا۔ اس وقت ممبرز کے حقوق کا اس طرح تعین کیا گیا۔ ان حالات میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ ہمیں قطعی طور پر ایسے جملوں میں نہیں آنا چاہیئے جو کہ ایک خاص مقصد کے تحت دہرائے جا رہے ہیں۔ ہم قطعی طور پر نہ حریص ہیں اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ محض اپنے عہدے یا کسی پریولیجز کی وجہ سے جانے اور پہچانے جائیں۔ اب جبکہ نیشنل اسمبلی عبوری آئین کے تحت اپنے ممبرز کے لئے جتنے بھی پریولیجز رکھتی ہے تو ظاہر ہے کہ جب مستقل آئین آ جاتا ہے تو اس کے بعد اس اسمبلی کو دوبارہ اپنے پریولیجز کا تعین کرنا پڑے گا۔ لہذا اب جیسا بھی بل پیش کیا گیا ہے اس کو منظور کرنا اس لئے لازمی ہے کہ اگر یہ lapse ہو جاتا ہے تو اس سیشن کے بعد ہم ان پریولیجز سے استفاد نہیں کر سکتے جو کہ ہمارا حق ہے اب جو بھی ترامیم پیش کی گئی ہیں ہم نے مل کر ان پر غور و خوض کیا ہے اور آئین جس حد تک اجازت دیتا ہے ہم نے ان ترامیم کو متفقہ طور پر منظور کیا ہے کہ یہاں منظور کرلی جائیں۔ اس کے بعد نیشنل اسمبلی کیا طے کرتی ہے وہاں ممبران اپنے پریولیجز کیا بناتے ہیں ہمارے کیا ہونے چاہئیں۔ ہم اپنے ایک ترمیمی بل کے ذریعے اس کے متعلق غور و خوض کر سکتے ہیں اور پھر اس کے علاوہ ساری اسمبلی مل کر ایک قرار داد کے ذریعے اسمبلی کو یا مرکزی حکومت سے یہ مطالبہ کر سکتی ہے کہ اس حد تک ہمارے استحقاق کا تعین ہونا چاہیئے۔ تو میں سارے دوستوں کی خدمت میں عرض کرونگا کہ ایسے جملے کہ وہاں زیادہ ہیں اور یہاں کم ہیں میرے خیال میں نہیں دہرائے جانے چاہئیں۔ ہم عوام کے نمائندے ہیں۔ وہ بھی عوام کے نمائندے ہیں۔ تو ہم نے صوبائی حدود میں رہ کر اپنے حالات کے مطابق اپنے استحقاق کا تعین کرنا ہے جس میں عوام کے نمائندے ہونے کی حیثیت سے ہماری عزت اور دوسرے حقوق محفوظ رہیں۔ اس لئے میں گزارش کرونگا کہ موجودہ آرڈیننس میں جن ترامیم کا فیصلہ کیا ہے وہ منظور کرلی جائیں اور پھر حالات کے مطابق ہم ترمیمی بل لا سکتے ہیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ محض اس گزارش سے رانا پھول محمد خان نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کے ممبران کے برابر ہمیں مراعات ملنی چاہئیں کسی کی توہین نہیں ہوتی ۔ وہ بھی عوام کے معزز نمائندے

ہیں ۔ عوام نے انہیں منتخب کیا ہے ۔ بات صرف اصل میں یہ تھی کہ جو مراعات اور استحقاقات قومی اسمبلی کے ممبران کو سارے ملک میں حاصل ہیں وہی مراعات و استحقاقات بعینہ صوبے کے اندر اس ہاؤس کے ممبران کو حاصل ہونے چاہئیں۔ اگر ہم چاہتے تو یہ مطالبہ بھی کر سکتے تھے کہ جتنا کام اور جتنی عرق ریزی وہ کرتے ہیں ۔ جتنے دماغ سے وہ محنت کرتے ہیں اور جتنی عوامی نمائندگی کے حقوق ان کو حاصل ہیں اتنے ہی ہمیں حاصل ہیں اور اتنا ہی ہم کام کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارا الاؤنس بھی زیادہ ہونا چاہیئے۔ لیکن ہم نے یہ مطالبہ نہیں کیا ۔ ہم نے صرف ان استحقاقات کا مطالبہ کیا ہے جو جمہوری ترقی یافتہ اور متمدن علاقوں کے نمائندوں کو حاصل ہوتے ہیں اور اس سے قائد ایوان کو گریز نہیں کرنا چاہیئے اس آرڈیننس کے اندر جو ترامیم آ سکتی ہیں وہ آنی چاہئیں تاکہ اس اسمبلی کے معزز اراکین کے استحقاقات متعین ہو سکیں۔

وزیر اعلیٰ ۔ Point of explanation, Sir, میں اس تاثر کو قطعی طور پر دور کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان اور معزز ممبران کے استحقاقات کے مخالف ہوں ۔ یہ نہیں ہے ۔ عوامی نمائندے ہونے کی حیثیت سے ان کے استحقاقات لازمی ہیں۔ لیکن مثال کے طور پر آپ اس سے کہیں زیادہ واقف ہونگے کہ بالفرض ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ ٹیلیفون ہونا چاہیئے تو ٹیلیفون کی کتنی calls معاف ہونی چاہئیں ۔ ہم ایک ایڈمنسٹریٹو آرڈر کے ذریعے یہ مرکز کو مل کر کہہ سکتے ہیں کہ تمام ممبران صوبائی اسمبلی ٹیلیفون لینا چاہتے ہیں اور انہیں یہ رعایت دی جائے ۔ یہ پہلے سے طے شدہ معاملہ ہے ۔ اس بارے میں ہم بات بھی کر چکے ہیں۔ لیکن بالفرض calls معاف کردی جائیں تو اس میں مالی معاملہ کا دخل ہوتا ہے اور پہلے گورنر کی منظوری لینا پڑیگی۔ اس لئے ایسی ترامیم آئین کے خلاف ہوں گی اور ایسی ترامیم میں پہلے گورنر سے منظوری حاصل کرنی لازمی ہوگی۔ لہذا میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ آرڈیننس ان ترمیمات کے ساتھ جن پر ہم نے اتفاق کیا ہے منظور کرلیا جائے اور اس کے بعد یہی ہاؤس آپکی تجاویز پر ترامیم کی صورت میں پیش کرسکتا ہے ۔ اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا ۔ جناب وزیراعلیٰ کو آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ٹیلیفون نصب کرنے میں money matter involved ہے اور آپ کو اس کی منظوری لینی ہے تو اس قانون یا استحقاق کا فلسفہ بھی اس کے پس منظر میں آتا ہے۔ لیکن ممبران صوبائی اسمبلی یا ممبران قومی اسمبلی کو اپنے حلقہ انتخاب سے رابطہ قائم کرنے کی سہولت بہم پہنچائی جائے ۔ یہ سہولت جتنی ممبران قومی اسمبلی کے لئے ضروری ہے اتنی ہی ممبران صوبائی اسمبلی کے لئے بھی ضروری ہے۔ تو اس سے آپ کیوں انکار کرتے ہیں۔ آج بل پاس نہیں ہوگا تو کل ہو جائیگا ۔ اس میں مشکل نہیں ہے لیکن money matter involved ہے ۔ تو آپ آج گورنر صاحب کی اجازت حاصل کریں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں یہ عرض کردوں کہ ہاؤس میں جناب وزیراعلیٰ صاحب اور باقی وزراء صاحبان کی طرف سے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ہم ممبران اپنی کسی مراعات کے لئے لڑ رہے ہیں یا اپنے لئے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں حالانکہ یہ قطعی طور پر غلط ہے ہمیں قطعاً اپنے کسی ذاتی مراعات کے لئے لڑنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہم کوئی ایسی چیز چاہتے ہیں جو ہماری ذات سے وابستہ ہو۔ ہم جو کچھ بھی مانگ رہے ہیں وہ عوامی نمائندوں کے لئے مانگ رہے ہیں اور عوام کی supremacy کے لئے مانگ رہے ہیں ۔ جمہوریت کی برتری کی جمہوریت کی بقا اور جمہوری اداروں کی عزت اس چیز میں ہے کہ عوامی نمائندوں کو اتنا باعزت مقام دیا جائے کہ صوبے کے اندر ان کے مقابلے میں کوئی اور طاقت نہ ہو ۔ ہم نے گورنمنٹ سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ ہمیں "Sir" کا خطاب دے دیں ۔ ہم نے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ ہمیں خان بہادر بنا دیں۔ ہم نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ آپ ہمیں وہ حقوق اور مراعات دیں جو کہ جمہوریت کے تقاضوں کے تحت جمہوری ملکوں میں عوام کے نمائندوں کو حاصل ہوا کرتی ہیں۔

جناب والا ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کرونگا کہ جناب وزیر اعلیٰ نے دستور کی ایک حد ہمارے سامنے کھڑی کر دی ہے کہ نیا آئین بننے والا ہے اور اس کے تحت مراعات ملیں گی۔ میں یہ آئین کی پروویژن ہی آپ کے سامنے رکھتا ہوں ۔ آرٹیکل ۱۱۸ (۱) میں کچھ مراعات دی گئی ہیں۔ اس کے بعد ۱۱۸ (۲) میں اسمبلی کو مکمل اختیار دیا گیا ہے۔ آپ کا آئین کہہ رہا ہے اور اختیار دے رہا ہے کہ

> " In other respects, the privileges of members of a Provincial Assembly shall be such as may from time to time to be defined by Act of the Provincial Legislature,....."

اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے یہ آئین ہمیں پورا حق دیتا ہے۔ اپنے عوام کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے اپنے عوام کی عزت کی بحالی کے لئے اور عوام کو باوقار بنانے کے لئے عوامی نمائندوں کو جسقدر جائز اور صحیح اور قانون کے اندر رہتے ہوئے مراعات ان کو مل سکیں دینی چاہئیں ۔ اپنی کارکردگی کو بڑھانے کے لئے اپنے functions کو بہتر بنانے کے لئے اور عوام کے وقار کو بلند کرنے کے لئے ہم سب کچھ کر سکتے ہیں ہمیں کیوں چیک کیا جا رہا ہے۔ ہمارے سامنے اس بارے میں oar کیوں لگائی جارہی ہے۔ جن مراعات کا حوالہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے دیا ہے وہ ۱۹۶۴ء کی ہیں ۔ میں انہیں یاد دلاؤنگا کہ فروری ۱۹۶۹ء کے آخری ایام میں جس کے فوراً بعد مارشل لاء لگا ۔اس اسمبلی نے Unanimously Privilege Act پاس کیا ۔ جس کو گورنر صاحب کی منظوری حاصل نہ ہو سکی کیونکہ مارشل لاء لگ گیا ۔ تو اس کا حوالہ کوئی نہیں دیتا ۔ ہم نے تو اسی ایکٹ کے مطابق جسے مغربی پاکستان اسمبلی متفقہ طور پر پاس کر چکی تھی۔ ترامیم کی ہیں۔ لیکن اس سے بڑھ کر اور بھی بہت کچھ آتا ہے۔ ہم نے تو مختصراً یہ کہا ہے کہ ہمیں زیادہ حقوق نہ دیجئے ہم بڑھ چڑھ کر کوئی چیز نہیں لیتے ۔ جو آپ کا آئین قومی اسمبلی کو Soverign تسلیم

کرتے ہوئے اس کے ممبران کو دیتا ہے اسی اصول کے تابع صوبائی اسمبلی کو Sovereign تسلیم کرتے ہوئے صوبائی اسمبلی کے ممبران کو وہی حقوق دیں اور یہ حقوق ممبران کی ذات سے وابستہ نہیں ہوں گے بلکہ ممبران کے عہدے کیساتھ وابستہ ہیں ۔ جب تک کوئی عوامی نمائندہ اس عہدے پر فائز رہے گا وہ حقوق اور وہ مراعات اسے حاصل ہونگیں جب یہ کرسی چھوڑینگے تو وہ حقوق اور مراعات اسی کرسی پر رہ جائیں گی ۔

جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اسے ازراہ کرم وقار کا مسئلہ نہ بنائیں۔ یہ ایوان کے حقوق کا سوال ہے ۔ یہ ایوان کی عزت کا سوال ہے۔ یہ جمہوریت کے وقار کا سوال ہے ۔ اور یہ عوام کی سر بلندی کا سوال ہے از راہ کرم جو بھی جائز چیز اور جائز مطالبہ عوام کے نمائندے آپ کے سامنے رکھیں۔ آپ اسے رد نہ کریں اور میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ۱۹۶۹ء کا بل جو کہ مارشل لاء کی زد میں آگیا تھا متفقہ طور پر پاس ہوا تھا باوجود اس امر کے کہ وہ اس دور میں پاس ہوا تھا جو آمریت کا دور شمار ہوتا ہے۔

وزیر قانون ۔ (ملک مختار احمد اعوان) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ معزز اراکین اسمبلی نے جو لمبی چوڑی تقاریر فرما دی ہیں۔ یہ رولز کے تحت تو نہیں ہونی چاہئیں کیونکہ اسمبلی کی کارروائی جو ۱۵ منٹ کے لئے ملتوی کی گئی تھی اس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ قائد ایوان قائد حزب اختلاف متفقہ طور پر کوئی لائحہ عمل تیار کریں گے۔ اب جب ہاؤس دوبارہ منعقد ہوا ہے۔ تو فاضل ممبر صاحبان کو لمبی چوڑی تقاریر کرنے کے لئے وقت دیا گیا ہے، میں یہ عرض کروں گا کہ کارروائی رولز کے مطابق شروع کی جائے ۔ (شیم ۔ شیم کی آوازیں) ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ .....

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب آپ تشریف رکھیں وہ تو پہلے ہی پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے ہیں۔

وزیر قانون ۔ جناب والا۔ دوسری عرض یہ ہے کہ اگر کوئی ان بینچوں پر بیٹھ کر یہ سمجھتا ہے کہ ایسی جذباتی باتیں کر کے ہمارے ہاں ساتھیوں کو exploit کر سکے گا تو یہ بات بالکل غلط ہے۔(قطع کلامیاں) یہ ممبران کے استحقاق کا مسئلہ ہے۔ ..... (قطع کلامیاں)

شیخ عزیز احمد ۔ پوائنٹ آف پریولیج ۔ جناب والا ۔ ہمیں کوئی exploit نہیں کر سکتا ہے۔ ..... (قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ جناب والا۔ اگر اس طرف سے جمہوریت کی بات کی جاتی ہے۔ عوام کی بات کی جاتی ہے۔ اور اگر آپ حقیقت پوچھتے ہیں۔ تو ہم جمہوریت کے تقاضوں کو پورا کرنے والے یہ دوست ہیں۔ جمہوریت کی اقدار کو ہمیشہ یہ دوست سامنے رکھیں گے۔ عوام کی بات کیجئے تو سن لیں۔ ہم عوام کے نمائندے ہیں۔ عوام کے صحیح نمائندے ان بینچوں پر موجود ہیں۔ جہاں تک ممبران کے استحقاق..... کی بات ہے۔

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور۔ جناب سپیکر۔ میں یہ عرض کروں گا کہ

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب مگر آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون۔ جناب والا ۔ پریولیج بل پر بحث کرنا یا بحث نہ کرنا یہ پورے ہاؤس کی ذمہ داری ہے۔ اس کے بارے میں ہاؤس نے فیصلہ کرنا ہے۔ کسی

فاضل رکن کو یہ اجازت نہیں دینی چاہئے کہ وہ اس پریولیج بل کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کوشش کرے اور اپنے آپ کو یہ کہے کہ میں عوام کا بہتر نمائندہ ہوں جیسا کہ اس بل پر بات کرتے ہوئے کنونشن مسلم لیگ کے ایک رکن نے بڑے فخر سے کہہ دیا ہے۔ کہ آج ہم اس کے خلاف بول رہے ہیں ۔ اور یہ تاثر دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ .....

(قطع کلا میاں)

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر۔ آرڈر ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اب اس بات کا فیصلہ پورے ہاؤس نے کرنا ہے۔ اور اگر کسی قسم کی بات ادھر سے کر کے یہ سمجھا جائے کہ یہاں سے نمائندگان کو جیتا جائے گا تو یہ بالکل نہیں ہو سکتا ہے۔ ان بینچوں پر جو دوست بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ disciplined ہیں۔ وہ اپنے حقوق کو جانتے ہیں۔ وہ عوام کے دوستوں اور عوام کے دشمنوں کو پہچانتے ہیں۔ .....

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ Point of personal explanation, Sir, جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ حوالہ دیا ہے کہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان کوئی سمجھوتہ ہوا ہے ۔ میں بار بار وزیر قانون صاحب کے سامنے کہتا رہا ہوں کہ ہمارا جو مطالبہ ہے۔ ہم اسکو اصولی رنگ میں پیش کرتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ وہی مراعات یا استحقاقات جو مرکزی اسمبلی کے ممبران کو ملک کے اندر رہتے ہوئے دی گئی ہیں وہی مراعات اس ایوان کے ممبران کو دی جائیں۔ فیصلہ مجاوزی پارٹی نے کرنا ہے۔ کیونکہ ایوان میں اکثریت ان کی پارٹی کی ہے۔ اگر اس طرف سے معزز اراکین اسمبلی یا ان کی اکثریت یہ کہہ دے کہ ہم وہ پریولیج قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہم اس اصول کو نظر انداز کرنے کے لئے تیار ہیں مرکزی اسمبلی کی مراعات حاصل نہیں ہونی چاہئیے تو ہم اپنے آپ کو with draw کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق ان بینچوں پر بیٹھنے والوں سے رائے لے لی جائے ۔

مسٹر سپیکر۔ رائے تو لے لی جائے گی۔ یہ سب ممبران کا مسئلہ ہے۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ پندرہ بیس منٹ کا وقفہ اس لئے حاصل کیا تھا ۔ کہ جو ترامیم پیش کی گئی ہیں ۔ ان کا جائزہ لیا جائے۔ ترمیم قبول کرنی چاہئیے اور کونسی ترمیم قبول نہیں کرنی چاہئیے۔ ہم نے مل کر فیصلہ کیا ہے کہ چند ایک ترامیم جو کہ قبول کی جا سکتی ہیں ان کو سارا ایوان قبول کر لے۔ وہ ترامیم جو زیر غور آئیں تھیں ان کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے مطابق کارروائی کی جائے۔

جناب والا ۔ باقی حاجی سیف اللہ صاحب نے تقریر فرمائی ہے۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ وہ مانتے ہیں کہ ہم بھی عوامی نمائندے ہیں اس لئے عوامی نمائندوں کے حق میں قطعی کوئی غفلت نہیں ہوگی۔ وہ غفلت برتنے کے متعلق تاثر دینے کی کوشش نہ کریں ۔ جو کچھ ہمارے سامنے ہے اس کے مطابق کاروائی کی جانی چاہئیے۔ اس کے بعد جوں جوں اور مرحلے آئیں گے ان مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تو کیا میں تصور کر لوں کہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا ہے ۔ May I proceed with the bill as it is and the amendments as they are. کیا یہ پوزیشن ٹھیک ہے مجھے قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف بتائیں کیونکہ قائد ایوان فرما رہے ہیں کہ کچھ باتوں پر تصفیہ ہو گیا ہے اور قائد اختلاف ان کی تائید نہیں کر رہے اگر ایسا ہی ہے تو یہ چیز واضح طور پر آجانی چاہئیے تاکہ میں اس کے مطابق فیصلہ کر سکوں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کر دی ہے ۔ وہاں ان کے ریٹائرنگ روم میں فیصلہ ہوا تھا کہ چند ترامیم لی جا سکتی ہیں ۔ جو ترامیم قابل قبول ہیں ان کو اس وقت قبول کرلیا جائے اور اس ہنگامی قانون کو پاس کر دیا جائے اگر کسی ایک کلاز پر پھر مسئلہ وہی آگیا

کہ یہ ترمیم خلاف ضابطہ ہے یا ضابطہ کے مطابق ہے تو پھر بحث طویل ہوجائے گی۔ اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ ہم اپنے دوستوں کے حقوق سے غافل نہیں ہیں۔ اور ان کو قطعی طور پر نظر انداز نہیں کریں گے ہمارے درمیان ایک gentleman agreement ہوگیا ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ فیصلہ نہیں ہوا ہے میں بار بار اصرار کرتا رہا کہ یہ ساری جماعت جو اس طرف بیٹھی ہوئی ہے۔ نہیں مانتی ہے۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا۔ میرے فاضل دوست اور میرے ساتھی یہ جواز پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ وہ ان کا ساتھ دیں وہ ان کا ساتھ نہیں دیں گے۔ اس پر بحث ہوگی۔

مسٹر نذر حسین منصور۔ (ساہیوال) Point of explanation جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے جناب قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے خیالات۔ سننے کے بعد Point of explanation پر اٹھا ہوں جناب وزیر قانون صاحب نے کہا ہے کہ وہ ہمیں exploit کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کو میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہ ہمیں exploit نہیں کر سکتے اور نہ ہم اتنے کم دماغ ہیں کہ ہم exploit ہو سکیں دوسری بات یہ ہے کہ جو چیز حقیقت پر مبنی ہے جو عوام کے مفاد میں ہے جو جمہوریت کی بلندی کے لئے ہے۔ چاہے وہ حزب اختلاف یا حزب اقتدار کی طرف سے آئے تو وہ قابل قدر ہے (نعرہ ہائے تحسین) میں چاہتا ہوں کہ وہ جائز مراعات ملنی چاہئیں۔

مسٹر سپیکر۔ یہ جنرل تقرار کا وقت نہیں ہے۔

مسٹر نذر حسین منصور۔ میں جناب والا۔ اس چیز کی وضاحت کرنے لگا ہوں اور میں قائد ایوان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اس ایوان کے ممبران وہ مراعات نہیں لینا چاہتے جن کی وجہ سے گورنمنٹ کے خزانے پر بوجھ پڑے اس کے علاوہ بہت سی مراعات ہیں مثال کے طور پر ٹریفک کے چالان کا استحقاق اگر ہمیں دے دیا جائے تو بہتر ہوگا

اور جیسا کہ ٹریفک کی حالت ہو رہی ہے ہم لوگ بسوں میں سفر کرتے ہیں تو پبلک کے مفاد کی خاطر یہ ایسی مراعات ہیں جن پر غور کرنا چاہئیے اور اس میں پبلک کا بھی مفاد ہے ۔

مسٹر سپیکر۔ آپ تشریف رکھیں ۔

میاں خورشید انور۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے قائد ایوان سے درخواست کروں گا کہ وہ اس کو اپنی عزت کا مسئلہ نہ بنائیں ۔ پورا ہاؤس چاہتا ہے کہ ان مراعات پر غور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے کیا چودھری امان اللہ لک صاحب نے کچھ کہنا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ جیسا کہ ہاؤس میں تاثر پیدا ہو چکا ہے ۔ کہ کچھ ممبر صاحبان ہیں جن کو exploitation کرنیکی کوشش کی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر۔ یہ تو کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ تاثرات ان سے بھی لئے جائیں ۔

مسٹر سپیکر۔ یہ تو آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے تاثر تو ووٹنگ سے ہوتا ہے اور اس سے پتہ چل جاتا ہے ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Mr. Speaker, Sir, with your permission I will suggest a via media which will solve the problem before the House.

Mr. Speaker : No, there was a break for that and it did not prove useful, Yes Mr. Phool Muhammad Khan.

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا ۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی فرمایا ہے

اور جناب نے بتی فرمایا کہ اس پر کلاز وائز بحث ہوگی۔اس معزز ایوان کو اس لئے ملتوی کیا تھا۔ کہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ جس پر بہت سے دوست بولنا چاہتے ہیں اور وہ ترامیم بھی دینا چاہتے ہیں۔ تاکہ کوئی متفقہ فیصلہ ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ وہ ابھی تک نہیں ہوگا ۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا ۔ کہ اس کا بہترین حل یہ ہے ۔ کہ چیف منسٹر صاحب خود ایک کمیٹی بنا دیں ۔

مسٹر سپیکر۔ میں نے بیس منٹ کا وقفہ دیا تھا مگر آپ نے کچھ نہیں کیا آپ تشریف رکھیں۔ رانا صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

وزیر خزانہ۔ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ جناب والا۔ اس معزز ایوان میں اراکین کے استحقاق کا مسئلہ زیر بحث ہے۔ ظاہر ہے کہ جب تک اراکین کو ان کے استحقاقات حاصل نہ ہوں گے ۔ وہ اس معاشرے میں اپنا کردار ادا نہیں کر سکیں گے ۔ سوال یہ ہے کہ یہ استحقاق کس نے دیا ۔ حکومت کی طرف سے دیا گیا ہے یا گورنر کی طرف سے ایک آرڈیننس اس سلسلے میں لایا گیا اس کو اب اس ایوان نے منظور کرنا ہے ۔ اگر اس کی منظوری نہیں ہوتی تو وہ استحقاقات جو اس آرڈیننس کے تحت ملے ہیں ۔ وہ ختم ہوجائیں گے ۔ اس لئے استحقاق اور انتخاب یہ دو چیزیں ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جو استحقاقات اس آرڈیننس کے تحت دیئے گئے ہیں کیا وہ کم ہیں۔ میں جناب والا ۔ اس سلسلے میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں جب مغربی پاکستان کی اسمبلی کا اجلاس ہوا تھا اور اراکین اس جگہ تشریف رکھتے تھے تو ان کو پورے مغربی پاکستان میں یعنی جو آج ایک طرح سے ہمارے پاس باقی پاکستان ہے ۔ اس میں جو ان کو حقوق حاصل تھے۔ وہ من وعن اس آرڈیننس میں دیئے گئے ہیں ۔ بلکہ زیر زبر کا بھی اس میں فرق نہیں ہے۔ کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ڈالا گیا ۔ اس کے علاوہ ہمارا مستقل آئین بن رہا ہے۔ جس میں کچھ کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ اس لئے وقتی طور پر یہ مناسب سمجھا گیا .....

(قطع کلامیاں)

"Sit down please"

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں ان کے ان الفاظ پر احتجاج کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر ۔ الفاظ "sit down" کی بجائے اگر آپ الفاظ "Please resume your seet" استعمال کرتے تو بہتر تھا آپ مجھ سے مخاطب ہوا کریں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں تسلیم کرتا ہوں مجھے براہ راست ان سے مخاطب نہیں ہونا چاہیئے لیکن وہ لوگ عادی مجرم ہوگئے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اگر اس ہاؤس میں ہمیں مجرم کہا جائے گا۔ تو یہ درست نہیں ہوگا ۔ جناب سپیکر ان کو اپنے الفاظ واپس لینے چاہئیں۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ وہ آپ کی اجازت کے بغیر گفتگو کرتے ہیں۔ اور وہ اس چیز کے عادی مجرم ہیں ۔ یہ بھی ایک جرم ہے قانون کو توڑنا۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان آپ تشریف رکھیں۔ میں نے پہلے بھی یہ کہا ہے۔ کہ اگر آپ کو کسی کی تقریر پر اعتراض ہے۔ تو آپ کھڑے ہو کر میری توجہ دلائیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں کافی ادھر ادھر دیکھتا ہوں اور اکثر آپ میری نظر میں آ جاتے ہیں۔ مگر یہ جو طریقہ ہے کہ جب کوئی آنریبل ممبر تقریر کر رہا ہوتا ہے۔ آپ کھڑے ہو کر اپنی تقریر شروع کر دیتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ باقی رہا یہ کہ انہوں نے عادی مجرم کے الفاظ استعمال کئے ہیں وہ میں نے بھی سن لئے تھے۔ ویسے ایسے الفاظ کہنے کی ضرورت نہ تھی ۔ انہوں نے پیار سے "مجرم" کا لفظ استعمال کیا ہے۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس اسمبلی کا دستور ہے ۔ اس اسمبلی کے قوانین جو شخص توڑتا ہے ۔ وہ اس دن سے جس دن سے اس نے انکو توڑا مجرم ہو جاتا ہے اور یہ آدمی قوانین کو توڑتے ہیں ۔ ہم لوگ آپ کی خدمت میں کھڑے رہتے ہیں کہ جب آپ کی اجازت ہو تو ہم کچھ عرض کریں ۔

کچھ گفتگو کریں ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں ۔ جو قانون توڑ دے وہ مجرم ہوتا ہے بہر حال میں اپنے الفاظ کو اس بنا پر واپس لیتا ہوں ۔

جناب والا۔ میں گزارش کر رہا تھا ۔ کہ ہمیں دو باتیں سوچنی چاہئیں۔ کہ اگر ہم اس آرڈیننس کو منظور نہیں کرتے تو اس صورت میں ہم بالکل خلاء میں ہوں گے ۔ ہمارے پاس کوئی استحقاق نہیں ہوگا۔ اور دوسری چیز جو کچھ ہمیں مل رہی ہے۔ وہ من وعن وہی ہے۔ جو مغربی پاکستان کی اسمبلی کے اراکین کو حاصل تھا ۔ تیسری چیز یہ ہے ۔ کہ قائد ایوان نے قائد حزب اختلاف سے آپس میں جس گفتگو کے لئے وقت مانگا تھا ۔ وہ آپ کے chamber میں صرف ہوا جو ترامیم پیش کی گئی ہیں ۔ ان میں جو بھی قابل قبول ہیں وہ قبول کر لی جائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کے سامنے یہ بات آجانی چاہئے یہ کوئی ایسی ان جانی چیز نہیں کہ جتنے بھی استحقاقات ہوں گے اتنا ہی اس میں فائدہ ہے۔ ہم ایک disciplined party ہیں۔ اگر کوئی سمجھتا ہے۔ کہ ہمارے جذبات کو بھڑکا کر ہمیں اس بات پر آمادہ کرا دے گا ۔ کہ ہم قائد عوام کے حکم کے خلاف بات کریں تو وہ سراسر غلطی پر ہے ۔ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا۔ میں وضاحت کرنی چاہتا ہوں ۔ جناب رائے صاحب نے فرمایا ہے ۔ کہ جو مراعات مغربی پاکستان کی اسمبلی کے اراکین کو حاصل تھیں وہ من و عن وہی ہیں ۔ لیکن اب تو نہ کوئی روٹ رہا نہ کوئی پرمٹ ۔ ہم کیا مانگ رہے ہیں۔ یا ہم بسوں کی چیکنگ کا حق مانگ رہے ہیں اور جو کچھ وہ لیتے رہے ہیں وہ بڑی ہمیں یاد ہے ۔ اور آپ کو بھی یاد ہیں۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر کوئی ترمیم آئی ہوئی ہیں تو وہ ہاؤس میں آجائیں گی ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وہ ایک حصے کو کھا گئے ہیں۔ میں گزارش کر رہا تھا ۔ کہ وہ اس کو یاد رکھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ لک صاحب آپ تشریف رکھیں۔

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر - وزیر خزانہ نے فرمایا ہے کہ ہمیں وہی پہلے والے حقوق اس آرڈیننس کے ذریعے حاصل ہوں گے - انہوں نے اضافہ دے دی ہے - جیسا کہ جناب قائد ایوان نے فرمایا ہے کہ اس سلسلے میں انہوں نے کچھ سفارشات مغربی پاکستان اسمبلی میں پیش کی تھیں - جو اتفاق رائے سے گورنر کی منظوری کے لئے بھیجی گئی تھیں - وہ آپ کے بھی سامنے تھیں - آپ ان کو شامل کر دیتے تو معاملہ ختم ہو جاتا - جناب والا - میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ ہماری نیت صاف ہے - ہم پر شک کیا گیا ہے - لیکن ہم ایسا کوئی برا خیال نہیں کر سکتے کہ ہم کسی معزز ممبر یا رکن کو بہکانے کا پھسلانے کا کام شروع کر دیں -

(ضمن ۲)

مسٹر سپیکر - اب کلاز ۲ ایوان کے سامنے ہے - پہلی ترمیم سید تابش الوری کی ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (ج) .....

وزیر قانون - جناب والا - میں اس کی اس لئے مخالفت کرتا ہوں کیونکہ قاعدہ ۸۳ کے تحت جو قاعدے اور کلیئے کی بات تھی اس میں وہ پورے نہیں کئے گئے - اس لئے یہ تحریک پیش نہیں کی جا سکتی -

سید تابش الوری - جناب والا - میری گزارش یہ ہے - کہ ابھی تو میں نے تحریک پیش ہی نہیں کی ہے - تو وہ اس کی مخالفت کیسے کر رہے ہیں -

وزیر قانون - جناب والا - میں نے oppose کیا ہے - رول ۸۳ کے تحت ترمیم کے لئے clear cut وقت ہے کہ دو دن کا نوٹس دینا چاہئیے - لیکن اس میں جو تاریخ درج ہے وہ

۲۳ جولائی ہے۔ دو دن کا clear نوٹس نہیں ہے۔ حضور والا۔ اس ترمیم کو تحریک کی شکل میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری صاحب آپ نے ان کے جواب میں کچھ کہنا ہے۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ یہ ترمیم (Order of the Day) پر موجود ہے۔ جناب قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان طے شدہ معاہدہ کے تحت جو رات کو ہوا تھا جس کی نفی نہیں ہوئی ہے ۔ یہ جو ترامیم ہیں منظورشدہ ترامیم کی حیثیت رکھتی ہیں ۔ غیر سرکاری طور پر یہ ایک نہایت اہم ٹیکنیکل ترمیم ہے ۔ جس کے بغیر یہ پورے کا پورا بل بے معنی ہو جائےگا۔ کیونکہ اس میں خصوصی مجلس کا لفظ موجود نہیں ہے۔ حالانکہ اس بل کے تحت ایک خصوصی مجلس قائم کی جائے گی۔ اور اگر ہم یہ ترمیم نہیں کریں گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم خصوصی مجلس کے لئے کوئی پروویژن اس بل میں نہیں رکھنا چاہتے۔ جناب والا۔ اس بل میں ایک الگ پروویژن موجود ہے ۔ کہ سلیکشن کمیٹی اور سٹینڈنگ کمیٹی کے ساتھ ایک سپیشل کمیٹی ہوگی ۔ جو بڑے مخصوص حالات میں قائم کی جائے گی۔ اگر ہم اس کو یہاں شامل نہیں کرتے ہیں۔ تو ہم بل کے ایک اہم مقصد کو فوت کریں گے۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ترمیم چونکہ وقت پر نہیں آئی ہے ۔ اس ایوان میں جو بیان دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان کسی ترمیم کے متعلق کوئی معاہدہ نہیں ہوا ۔ اس لئے میں اس کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔ اب آپ اگلی ترمیم پیش کریں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲ کی تحتی ضمن (۱)
کے پیرا (د) کی سطر ۱ میں لفظ "عبوری" حذف
کر دیا جائے۔

Minister for Law: I oppose it.
Mr. Speaker: On the same grounds.
Minister for Law: Yes, Sir.
Mr. Speaker: The amendment is ruled out. Next amendment please.

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲ کی تحتی ضمن (۱) کے پیرا (ز) کے بعد مندرجہ ذیل عبارت بطور (ح) ایزاد کی جائے اور ما بعد پیرا گرافوں کو حسب مکرر نمبر لگائے جائیں یعنی۔

"(ح)"حدود اسمبلی" میں چیمبر اراکین کی لائبریری اسمبلی سیکرٹریٹ کے دفاتر اور تمام عمارت جس میں کہ اسمبلی چیمبر واقع ہے۔ اور اسمبلی بلڈنگ سے ملحقہ صحن اور باغ جسے اسمبلی کے مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہو یا مہیا کیا جاتا ہو شامل ہے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب والا۔ یہ ترمیم بھی میعاد کے اندر نہیں دی گئی اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ یہ ترمیم بھی خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ قاعدہ یہ ہے۔ کہ پہلے جناب منسٹر صاحب کلاز آپ کے توسط سے اس ہاؤس میں put کریں۔ اور ایک ایک کلاز ہاؤس میں پڑھی جائے۔ یہ تو سارا ایکٹ انہوں نے پیش کیا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ clause by clause put کریں گے۔ کلاز نمبر ۲ put ہو گئی ہے۔ اور یہ زیر غور ہے۔ اور میں نے باقاعدہ ایوان میں کہہ دیا ہے کہ کلاز ۲ ایوان کے سامنے زیر غور ہے۔ اس کے بعد یہ ترمیم آرہی ہے۔

سید تابش الوری۔ جناب سپیکر۔ ہم تو ایوان کے استحقاق کے لئے سب کچھ کر رہے ہیں۔

Mr. Speaker:-No speeches please. If there is no agreement, I have to strictly follow the rules.

سید تابش الوری - جناب والا - اختیارات تو آپ ان کے لئے استعمال کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - میں کسی کے کہنے پر استعمال نہیں کر رہا - اگر آپس میں کوئی معاہدہ طے پایا جاتا - Then I would have shown that indulgence

سید تابش الوری - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ اس ایوان سے یہ رائے لی جائے کہ آیا ان ترمیمات کو یہاں زیر بحث لانے کے لئے متعلقہ قوانین میں ترمیم کی جائے یا نہ کی جائے -

Mr. Speaker:-This is not your amendment. Please move your amendment.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - ان کی ایک موشن ہے - ہاؤس کے ممبروں کا جو حق ہے - آپ اسے کیوں سلب کر رہے ہیں - ان کی رائے لی جائے کہ وہ اسے پیش کرنا چاہتے ہیں یا نہیں -

مسٹر سپیکر - اس موشن کے لئے نوٹس نہیں ہے - ترمیم نمبر ۴ پیش کی جائے -

شیخ صفدر علی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں قائد ایوان سے التماس کروں گا کہ وہ جو ترمیم آپ سے منظور کرانے کے لئے کہتے ہیں - اس سے ہاؤس کو آگاہ کیا جائے - تاکہ معزز ممبران کو پتہ لگ سکے کہ وہ ترمیم کیا ہے -

مسٹر محمد سرور جوڑا - جناب والا - میرا خیال ہے کہ اجلاس ملتوی کر دیا جائے -

راجہ منور احمد - جناب والا - میں عرض کروں گا - کہ اجلاس پندرہ بیس منٹ کے لئے ملتوی کر دیں -

مسٹر سپیکر ۔ اجلاس تو آدھے منٹ کے بعد کل کے لئے ملتوی ہو رہا ہے۔

ایک ممبر ۔ جناب والا۔ اجلاس کل تک ملتوی کیا جائے اور اس پر مزید بحث نہ کی جائے۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker. Please speak on your own behalf. Don't assume the role of the Leader of the House.

اب ایوان کی کارروائی ۲۵ جولائی ۱۹۷۲ء ۸ بجے صبح تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ۲۵ جولائی ۱۹۷۲ء بروز منگل ۸ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔)

ضمیمہ ۔ ۱

(بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر ۹۰۴)

ضلع لاہور (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ ۔ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمہ جات از بالا جو درج ہوئے ۔ چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲ تعزیرات	۵۸	۲	۳۶	۶۹	۳۴	—
۲	۳۰۴ ”	۱	—	۱	۳	۳	—
۳	۳۰۷ ”	۱۸۰	۶	۱۷۲	۲۱۶	۱۴۲	۵

٣	٣٢٦	”	٦٠	٥	٥٥	١١	١١	—
٥	٣٦٣	”	٣٧	٣	٢٦	٦٢	٣٢	—
٦	٣٦٣	”	٢	—	١	١٠	٢	—
٧	٣٧٦	”	٢٥	—	٢٣	٢٥	٨	—
٨	٣٧٩	”	١٢٠٠	٢٣	٣٨٩	١٠٥٩	٣٥٢	١١
٩	٣٩٢	”	٣٥	٣	١٣	٣٠	١١	—
١٠	٣٩٣	”	[illegible]	١	٢	١٣	٢	—
١١	٣٩٥	”	٣	—	٢	٣	١	—
١٢	٣٠٦	”	٢٣	—	١٣	٣٧	٩	—
١٣	٣٢٠	”	١٥٨	٨	٣٣	٢٠١	١٣	—
١٤	٣٩٨	”	—	—	—	—	—	—

ضلع لاهور (ج) صوبه میں ضلع وار موجوده تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث هیں ۔

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئیے گئے ۔	دفعات مقدمه جن میں مفرور قرار دئیے گئے ۔
۱	۲۶	زیر دفعه ۳۰۲ ت۔پ۔
۲	۶۵	زیر دفعه ۳۰۷ ت۔پ۔
۳	۲	زیر دفعه ۳۰۴ ت۔پ۔
۴	۲۰	زیر دفعه ۳۶۲/۳۶۵/۳۶۷ ت۔پ۔
۵	۱۲۰	زیر دفعه ۳۷۶/۴۱۱ ت۔پ۔
۶	۱۰	زیر دفعه ۳۰۴/۳۷۶ ت۔پ۔
۷	۲۰	زیر دفعه ۱۵۶/۸/۹ لینڈ کسٹمز ایکٹ

ضلع لاہور (ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ہیں

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئے گئے۔	دفعات مقدمہ جن میں مفرور قرار دئے گئے۔
۸	۱۰	زیر دفعہ ۱۳/۱۲/۲۰/۶۰ آرمز آرڈیننس
۹	۲۲	زیر دفعہ ۱۴/۱/۶۱ ایکسائز ایکٹ
۱۰	۱۰	زیر دفعہ ۳۲۴/۳۲۵ تعزیرات

ضلع سیالکوٹ (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ۔ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمات از بالا جو درج ہوئے۔ چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۳

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲ تعزیرات	۲۱	—	۱۵	۳۵	۲۰	—
۲	۳۰۴ ”	۴	—	۳	۲	۲	—
۳	۳۰۷ ”	۶۶	۱	۵۰	۶۳	۴۷	—
۴	۳۲۶ ”	۴۹	۲	۴۲	۵۰	۴۱	—
۵	۳۶۳ ”	۱۸	۶	۱۰	۲۳	۱۲	—
۶	۳۶۴ ”	۴	—	۳	۱	۱	—

۷	۳۷۶	”	۱۱	—	۱۱	۱۰	۸	—
۸	۳۷۹	”	۳۰۸	۶	۱۱۸	۳۲۰	۱۳۲	—
۹	۳۹۲	”	۶	—	۲	۱۹	۲	—
۱۰	۳۹۳	”	۱	—	—	۲	—	—
۱۱	۳۹۵	”	—	—	—	۱	—	—
۱۲	۴۰۶	”	۱۳	۲	۸	۳۷	۱۹	—
۱۳	۴۲۰	”	۱۷	۲	۹	۲۸	۱۰	—
۱۴	۴۹۸	”	—	—	—	—	—	—

ضلع سیالکوٹ (ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ہیں

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئے گئے ۔
۱	۲

ضلع گوجرانوالا (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ ۔ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمات از بالا جو درج ہوئے۔ چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲ ت۔پ۔	۳۷	۱	۲۸	۴۹	۲۱	—
۲	۳۰۴ ”	۳	—	۲	۱	۱	—
۳	۳۰۷ ”	۸۰	۰	۵۹	۱۲۸	۸۱	۴
۴	۳۲۶ ”	۴	—	۳	۲	۱	—
۵	۳۶۳ ”	۱۳	۲	۸	۲۶	۶	۱
۶	۳۶۴ ”	۲	۲	—	۴	۲	—

۷	۳۷۶	"	۷	—	۷	۵	۲	—
۸	۳۷۹	"	۴۰۴	۹	۱۹۵	۴۷۱	۱۶۳	۱۲
۹	۳۹۲	"	۲۱	۴	۷	۱۶	۲	۱
۱۰	۳۹۴	"	۴	—	۳	۵	۲	—
۱۱	۳۹۵	"	—	—	—	۳	۱	—
۱۲	۴۰۶	"	۱۰	۱	۵	۱۴	۶	۱
۱۳	۴۲۰	"	۲۲	۲	۱۸	۴۰	۹	—
۱۴	۴۹۸	"	—	—	—	—	—	—

ضلع گوجرانوالا (ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ہیں۔

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئیے گئے۔
۱	۱۲۲

ضمیمہ — ۱

۱۴۲۱

ضلع شیخوپورہ (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ ۔ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/ ۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمات از بالا جو درج ہوئے ۔ چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲ ت پ	۲۶	۱	۲۱	۳۶	۸	—
۲	۳۰۴ "	۴	—	۴	۳	۲	—
۳	۳۰۷ "	۶۶	۶	۳۶	۷۴	۳۸	—
۴	۳۲۶ "	۴	۳	۱	۱۰	۵	—
۵	۳۶۳ "	۷	—	۷	۳۲	۱۶	—
۶	۳۶۴ "	۴	۲	۲	۵	۳	—

۷	۳۷۶	"	۴	—	۴	۱۰	۶	—
۸	۳۷۹	"	۴۰۳	۶	۱۳۳	۹۳۵	۱۴۰	۲
۹	۳۹۲	"	۹	۱	۴	۳۱	۶	—
۱۰	۳۹۴	"	۱	—	۱	۴	—	—
۱۱	۳۹۵	"	۱	—	۱	۲	—	—
۱۲	۴۰۶	"	۵	۱	۱	۱۸	۳	—
۱۳	۴۲۰	"	۱۸	۲	۹	۲۱	۴	—
۱۴	۴۹۸	"	—	—	—	—	—	—

ضلع شیخوپورہ (ج) صوبہ میں ضلع‌وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ہیں ۔

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئے گئے ۔

ضلع راولپنڈی (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ - ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمات از بالا جو درج ہوئے - چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲ تعزیرات	۳۷	۱	۲۸	۴۹	۲۱	—
۲	” ۳۰۴	۳	—	۲	۱	۱	—
۳	” ۳۰۷	۱۵	۵	۵۹	۱۲۸	۸۱	۴
۴	” ۳۲۶	۴	—	۴	۲	۱	—
۵	” ۳۶۳	۱۳	۲	۸	۲۶	۹	۱
۶	” ۳۶۴	۲	۲	—	۴	۲	—

٦	٧	٣٧٦	”	٧	—	٧	٥	٢	—
٨	٨	٣٧٩	”	٣٠٣	٩	١٩٥	٣٧١	١٦٣	١٢
٩	٩	٣٩٢	”	٢١	٣	—	١٦	٢	١
١٠	١٠	٣٩٣	”	٣	—	—	٤	٢	—
١١	١١	٣٩٥	”	—	—	—	٣	١	١
١٢	١٢	٣٠٦	”	١٠	١	٥	١٣	٦	١
١٣	١٣	٣٢٠	”	٣٢	٢	٨	٣٠	٩	—
١٤	١٤	٣٩٨	”	—	—	—	—	—	—

ضلع راولپنڈی (ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ہیں -

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئے گئے-
١	١٢٢

ا ضلع گجرات (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ - ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمات از بالا جو درج ہوئے - چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲ تعزیرات	۲۸	—	۲۴	۴۰	۲۸	۱
۲	۳۰۴ ”	۷	—	۷	۲	۴	—
۳	۳۰۷ ”	۶۹	۲	۶۷	۷۴	۶۱	۱
۴	۳۲۶ ”	۶۳	۴	۶۹	۷۵	۴۵	۲
۵	۳۶۳ ”	۳۹	۶	۳۳	۵۱	۳۹	۴
۶	۳۶۴ ”						

۷	۳۷۳	”	۶	—	۶	۷	۵	۹
۸	۳۹۳	”	۲۸۲	۳	۱۹۰	۲۳۳	۱۸۰	۵
۹	۳۹۲	”						
۱۰	۳۹۳	”	۱۳	۱	۸	۷	۳	—
۱۱	۳۹۵	”	۳	—	۳	۳	۲	—
۱۲	۴۰۶	”	۷	—	۶	۵	۲	—
۱۳	۴۲۰	”	۱۳	۲	۶	۲۰	۹	—
۱۴	۴۹۸	”	—	—	—	—	—	—

ضلع گجرات (ج) صوبہ میں ضلع‌وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ہیں ۔

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئے گئے ۔
۱	۱۰۲

ضلع جہلم (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ ۔ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمات از بالا جو درج ہوئے ۔ چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات		درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲	قتل	۱۸	—	۱۶	۲۳	۱۲	—
۲	۳۰۴	”	۲	—	۱۰	—	—	—
۳	۳۰۷	”	۲۶	—	۲۶	۴۱	۳۰	۱
۴	۳۲۶	”	۴	—	۴	۲	۱	—
۵	۳۶۳	”	۳	—	۱	۹	۶	—
۶	۳۶۴	”	—	—	—	—	—	—

۷	۳۷۶	”	۴	—	۴	۲	۱	—	
۸	۳۷۹	”	۱۱۲	۵	۹۸	۱۱۸	۴۲	۱	
۹	۳۹۲	”	۴	—	۴	۸	—	—	
۱۰	۳۹۴	”	۱	—	۸	۱	—	—	
۱۱	۳۹۵	”	—	—	—	۱	—	—	
۱۲	۴۰۶	”	—	—	—	۲	—	—	
۱۳	۴۲۰	”	۱۱	—	۸	۱۸	۵	—	
۱۴	۴۹۸	”	—	—	—	—	—	—	

ضلع جہلم (ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ہیں۔

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئے گئے ۔
۱	۷۶

ضلع کیمبل پور (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ۔ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸ ۔

(ب) تعداد مقدمات از بالا جو درج ہوئے۔ چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲ ت۔پ۔	۱۷	۲	۱۴	۱۸	۹	—
۲	۳۰۴ ”	۱	—	۱	۲	۱	—
۳	۳۰۷ ”	۴۳	۲	۴۰	۵۷	۳۱	۵
۴	۳۲۶ ”	۱	—	۱	۴	۴	—
۵	۳۶۳ ”	۵	۱	۳	۷	۳	—
۶	۳۶۴ ”	۱	۱	—	۲	—	—

۷	۳۷۹	”	۶	—	۶	۵	۳/۱	—
۸	۳۷۹	”	۳۰	۱	۱۸	۶۵	۲۶	—
۹	۳۹۲	”	۳۰	۱	۵	۶	۲	—
۱۰	۳۹۳	”	۱	—	۱	۲	—	—
۱۱	۳۹۵	”	—	—	—	۳	۱	—
۱۲	۴۰۶	”	۱	—	۱	۷	۵	—
۱۳	۴۲۰	”	۳	—	۲	۲	۱	—
۱۴	۴۹۸	”	—	—	—	۵	—	—

ضلع کیمبل پور (ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ہیں ۔

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئے گئے ۔
۱	۳۶

ضلع سرگودھا (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمات از بالا جو درج ہوئے۔چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲ ت۔پ	۱۴	۳	۴۳	۷۰	۵۳	—
۲	۳۰۴ ”	۳	—	۳	۱	۱	—
۳	۳۰۷ ”	۶۴	۴	۶۰	۹۰	۷۵	—
۴	۳۲۶ ”	۴	—	۴	۱۲	۸	—
۵	۳۶۳ ”	۷	۱	۶	۱۴	۹	—
۶	۳۶۴ ”	۲	۱	۱	۶	۴	—

۷	۳۷۶	"	۳	—	۳	۱۱	۷	—
۸	۳۷۹	"	۴۴۶	۱۰۰	۳۳۸	۴۲۰	۳۱۹	—
۹	۳۹۲	"	۱۲	۲	۱۰	۸	۸	—
۱۰	۳۹۴	"	—	—	—	۱	۱	—
۱۱	۳۹۵	"	۵	۲	۳	۱	۱	—
۱۲	۴۰۶	"	۵	۱	۴	۳	۳	—
۱۳	۴۲۰	"	۱۲	۱	۱۱	۱۲	۸	—
۱۴	۴۹۸	"	—	—	—	—	—	—

ضلع سرگودھا (ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ہیں۔

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئیے گئے ۔
۱	۱۳۰

ضلع لائل پور (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ ۔ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمات از بالا جو درج ہوئے ۔ چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	ت۔پ۔ ۳۰۲	۵۷	۱۲	۲۹	۸۲	۴۷	۷
۲	” ۳۰۴	۱۷	۳	۵	۱۸	۱۱	۲
۳	” ۳۰۷	۱۲۸	۲۱	۶۲	۱۸۶	۱۴۲	۲۸
۴	” ۳۲۶	۱۱۱	۳۱	۴۳	۱۰۷	۸۶	۴۳
۵	” ۳۶۳	۲۷	۱۰	۱۱	۲۹	۱۲	۱۵
۶	” ۳۶۴	۵	۲	۳	۳	۳	—

۷	۳۷۶	”	۱۲	۳	۶	۱۱	۷	—
۸	۳۷۹	”	۶۱۳	۱۲	۱۰۱	۹۰۱	۵۱۸	۵۸
۹	۳۹۲	”	۲۳	۵	۱۳	—	—	—
۱۰	۳۹۳	”	۵	۳	۲	۹	۵	۲
۱۱	۳۹۵	”	۱	—	—	۱	—	—
۱۲	۴۰۶	”	۲۲	۵	۱۳	۱۷	۱۳	۳
۱۳	۴۲۰	”	—	۹	۱۱	۳۹	۲۶	۷
۱۴	۴۹۸	”	۳	۱	۲	۳	۳	—

ضلع لائل‌پور (ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ہیں

نمبرشمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئے گئے ۔
۱	۳۲۵

ضلع جھنگ (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ ۔ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمات از بالا جو درج ہوئے ۔ چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲ تعزیرات	۲۰	—	۲۳	۵۴	۳۱	—
۲	۳۰۴ ”	۲	—	۲	۳	۲	—
۳	۳۰۷ ”	۴۶	۵	۴۰	۴۶	۳۵	—
۴	۳۲۵ ”	۶	—	۶	۴	۳	—
۵	۳۶۳ ”	۱۳	۳	۸	۱۳	۸	—
۶	۳۶۴ ”	۳	۱	۱	—	—	—

۷	۳۷۶	”	۸	۱	۷	۶	۴	۱۰
۸	۳۷۹	”	۳۰۰	۱۴	۱۸۰	۳۹۳	۲۱۵	۳
۹	۲۹۲	”	۸	—	۵	۵	۲	—
۱۰	۳۹۴	”	—	—	—	—	—	—
۱۱	۳۹۵	”	—	—	—	۲	۱	—
۱۲	۴۰۶	”	۳	۱	۲	۱۰	۳	—
۱۳	۴۲۰	”	۱۴	۱	۱۱	۲۳	۶	—
۱۴	۴۹۸	”	—	—	—	—	—	—

ضلع جھنگ (ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ھیں ۔

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئے گئے ۔
۱	۱۱۶

ضلع میانوالی (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ ۔ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمہ جات از بالا جو درج ہوئے ۔ چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲ تعزیرات	۳۳	—	۳۰	۴۸	۳۷	—
۲	۳۰۴ "	۲	—	۲	۱	۱	—
۳	۳۰۷ "	۶۸	—	۶۷	۱۰۴	۸۶	—
۴	۳۲۶ "	۶	—	۶	۲	۲	—
۵	۳۶۳ "	۳	۱	۲	۱۸	۵	۱
۶	۳۶۴ "	۲	—	۱	۲	۱	—

۷	۳۷۶	”	۲	—	۲	۳	۲	—
۸	۳۷۹	”	۱۰۷	۸	۴۹	۱۹۵	۷۶	—
۹	۳۹۲	”	۱۶	۲۰	۸	۱۱	۳	—
۱۰	۳۹۴	”	۳	۱	۱	—	—	—
۱۱	۳۹۵	”	—	—	—	۱	۱	—
۱۲	۴۰۶	”	۱	۱	—	۴	۳	—
۱۳	۴۲۰	”	۴	—	۴	۱۳	۳۶	—
۱۴	۴۹۸	”	—	—	—	—	—	—

ضلع میانوالی (ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ہیں ۔

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئے گئے ۔
۱	۱۶۴

ضلع ملتان (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ ۔ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمہ جات از بالا جو درج ہوئے ۔ چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۲۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شد	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲ ت-پ-	۷۵	۳	۶۶	۹۸	۶۱	۲
۲	۳۰۴ ”	۶	—	۶	۳	۳	—
۳	۳۰۷ ”	۹۶	۲	۹۴	۱۵۸	۱۴۸	۱۱
۴	۳۲۶ ”	۱۶۲	۱۵	۱۴۷	۱۸۲	۱۶۹	۳۹
۵	۳۶۳ ”	۱۳۷	۱۲	۱۰۹	۱۷۴	۱۳۶	۱۴
۶	۳۶۴ ”	۹	۲	۵	۱۵	۹	—

۷	۳۷۶	”	۱۹	۳	۱۶	۲۵	۲۱	—
۸	۳۷۹	”	۷۸۱	۱۳	۴۵۸	۱۱۱۳	۸۲۹	۷۵
۹	۳۹۲	”	۱۴	۲	۹	۲۳	۱۳	—
۱۰	۳۹۵	”	۱		۱	۴	۲	—
۱۱	۳۹۴	”	۱۴	۲	۹	۵	۳	—

ضلع ملتان (ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ہیں۔

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئے گئے۔
۱	۸۷

ضلع ساہیوال (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ۔ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/ ۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمہجات از بالا جو درج ہوئے۔ چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	ت۔پ۔ ۳۰۳	۶۶	—	۶۵	۷۳	۶۲	—
۲	” ۳۰۴	۳	—	۳	—	—	—
۳	” ۳۰۷	۱۰۰	۱	۱۰۶	۱۳۷	۱۳۱	۱
۴	” ۳۲۶	۲۷	—	۲۷	۲۰	۱۷	—
۵	” ۳۶۳	۲۵	۱	۲۱	۴۵	۳۱	۲
۶	” ۳۶۴	۷	۲	۵	۸	۳	—

۷	۳۷۶	”	۱۴	—	۱۴	۲۴	۲۰	—
۸	۳۷۹	”	۵۲۳	۳	۳۹۱	۵۸۱	۴۳۲	—
۹	۳۹۲	”	۱۱	۱	۵	۲۷	۹	۳
۱۰	۳۹۴	”	—	—	—	—	—	—
۱۱	۳۹۵	”	۲	—	۲	۴	—	-
۱۲	۴۰۶	”	۱۴	—	۱۰	۲۲	۱۲	—
۱۳	۴۲۰	”	۲۴	—	۱۸	۳۰	۱۵	۱
۱۴	۴۹۸	”	—	—	—	—	—	—

ضلع ساہیوال (ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ہیں -

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئے گئے -
۱	۲۸۲

ضلع مظفر گڑھ (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ ۔ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۰/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/ ۳۹۵/۳۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمات از بالا جو درج ہوئے ۔ چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۹ دسمبر۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲ تعزیرات	۲۶	۱	۲۱	۲۹	۲۲	—
۲	۳۰۴ ”	—	—	—	۲	۲	—
۳	۳۰۷ ”	۴۱	۱	۴۰	۳۲	۱۹	—
۴	۳۲۶ ”	۵	۲	۴۰	۶	۴	۱
۵	۳۶۳ ”	۲۹	۱	۲۶	۱۹	۵	—
۶	۳۶۵ ”	۲	—	۱	۵	۲	—

۷	۳۷۶	”	۹	۲	۶	۱۱	۷	—
۸	۳۷۹	”	۱۸۹	۱	۱۳۶	۲۳۳	۱۲۷	۱
۹	۳۹۲	”	۵	۱	۳	۶	۳	—
۱۰	۳۹۵	”	—	—	—	—	—	—
۱۱	۴۰۶	”	۳	—	۳	۶	۳	—
۱۲	۴۲۰	”	۱۰	—	۵	۹	۳	—
۱۳	۴۹۸	”	—	—	—	—	—	—

ضلع مظفر گڑھ (ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مقدموں میں ملوث ہیں -

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئے گئے -
۱	۸۷

ضلع ڈیرہ غازیخان (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ ۔ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ء بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمات از بالا جو درج ہوئے ۔ چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲ تعزیرات	۴۲	—	۴۲	۵۵	۵۵	—
۲	۳۰۴ ”	۱۲	—	۱۲	۱۴	۱۴	—
۳	۳۰۷ ”	۲۷	—	۲۷	۵۷	۵۷	—
۴	۳۲۶ ”	۲۰	—	۲۰	۲۳	۲۳	—
۵	۳۶۳ ”	۲۷	—	۲۷	۳۵	۳۵	—
۶	۳۶۴ ”	۱	—	۱	۲	۲	—

۷	۳۷۶	”	۵	—	۵	۹	۹	—
۸	۳۷۹	”	۱۰۳	—	۱۰۳	۱۲۱	۱۲۱	—
۹	۳۹۲	”	۴	—	۴	۷	۷	—
۱۰	۳۹۴	”	۱	—	۱	۲	۲	—
۱۱	۳۹۵	”	۲	—	۲	۵	۵	—
۱۲	۴۰۶	”	۲	—	۲	۳	۳	—
۱۳	۴۲۰	”	۳	—	۳	۴	۴	—
۱۴	۴۹۸	”	۱	—	۱	۲	۲	—

ضلع ڈیرہ غازیخاں (ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملزم ہیں۔

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئیے گئے۔
۱	۴۰

ضلع بہاولپور(ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ۔ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمات از بالا جو درج ہوئے ۔ چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۷۰-۱۲-۲۰ تا ۷۱-۵-۲۰ مقدمات از ۷۱-۱۲-۲۰ تا ۷۲-۵-۳۱

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲ ت۔پ۔	۲۴	—	۲۰	۲۴	۲۰	—
۲	۳۰۴ ”	۱	—	۱	۱	۱	—
۳	۳۰۷ ”	۲۲	—	۱۷	۲۲	۱۷	—
۴	۳۲۶ ”	۵	—	۵	۵	۵	—
۵	۳۶۳ ”	۹	—	۶	۹	۶	—
۶	۳۶۴ ”	۲	—	۲	۲	۲	—

۷	۳۷۶	”	۱۰	—	۷	۱۰	۷	۱
۸	۳۷۹	”	۱۵۱	۱۰	۹۰	۱۵۱	۹۰	۶
۹	۳۹۲	”	۱۳	۱	۹	۱۳	۱	—
۱۰	۳۹۴	”	—	—	—	—	—	—
۱۱	۳۹۵	”	—	—	—	—	—	—
۱۲	۴۰۶	”	۳	—	۱	۳	۱	—
۱۳	۴۲۵	”	۵	۱	۳	۵	۳	—
۱۴	۳۹۸	”	۳	—	۳	۳	۳	—

ضلع بہاولپور (ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ہیں۔

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئے گئے۔
۱	۲۸

ضلع بہاول نگر (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ ۔ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/۳۹۵/۴۰۶/۴۲۵/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمات از بالا جو درج ہوئے ۔ چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲ تعزیرات	۱۸	—	۱۸	۲۳	۱۵	—
۲	۳۰۴ ”	۴	—	۴	۳	۲	—
۳	۳۰۷ ”	۲۴	۱	۲۳	۴۵	۴۲	۱۰
۴	۳۲۶ ”	۶	—	—	۲	۲	—
۵	۳۶۳ ”	۸	—	۷	۱۲	۹	—
۶	۳۶۴ ”	۱	—	۱	۱۱	۱۰	—

۷	۳۷۶	”	۱۲	۱	۱۱	۱۱	۹	—
۸	۳۷۹	”	۳۴۶	—	۲۰۳	۳۷۲	۱۵۹	۱۰
۹	۳۹۲	”	۱۱	۵	۶	۶	۲	—
۱۰	۳۹۴	”	۲	—	۲	۲	۱	—
۱۱	۳۹۵	”	—	—	—	—	—	—
۱۲	۴۰۶	”	۴	۱	۳	۷	۳	—
۱۳	۴۲۰	”	۸	۱	۷	۷	۴	—
۱۴	۴۹۸	”	—	—	—	—	—	—

ضلع بہاول نگر(ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ھیں -

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئے گئے -
۱	۹۹

ضلع رحیمیار خاں (ا) صوبہ پنجاب کے ضلع وار مقدمات درج شدہ ۔ ڈسچارج شدہ اور چالان شدہ از ۲۰ دسمبر ۱۹۷۰ تا ۲۰ مئی ۱۹۷۱ بابت دفعات ۳۰۲/۳۰۴/۳۰۷/۳۲۴/۳۲۵/۳۲۶/۳۶۳/۳۶۴/۳۷۶/۳۷۹/۳۹۲/۳۹۴/۳۹۵/۴۰۶/۴۲۰/۴۹۸

(ب) تعداد مقدمات از بالا جو درج ہوئے ۔ چالان ہوئے اور ڈسچارج ہوئے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ تا امروز

مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۰ تا ۲۰-۵-۷۱ مقدمات از ۲۰-۱۲-۷۱ تا ۳۱-۵-۷۲

نمبر شمار	دفعات	درج شدہ	ڈسچارج شدہ	چالان شدہ	درج شدہ	چالان شدہ	ڈسچارج شدہ
۱	۳۰۲ تعزیرات	۳۱	—	۱۷	۳	۲۵	۳
۲	۳۰۴ "	۴	—	۳	۴	۱	—
۳	۳۰۷ "	۴۳	۵	۲۱	۵۳	۲۸	۱۸
۴	۳۲۶ "	۴	—	۳	۴	۲	—
۵	۳۶۳ "	۹	۲	۶	۱۵	۹	۲
۶	۳۶۴ "	۲	—	۲	۲	۱	—

۷	۳۷۶	"	۶	۱	۴	۳	۲	—
۸	۳۷۹	"	۲۰۶	۹	۴۰	۳۵۶	۱۲۱	۱۶
۹	۳۹۲	"	۱۱	۲	۶	۱۵	۱۰	۱
۱۰	۳۹۴	"	۲	۱	۲	۱	۱	—
۱۱	۳۹۵	"	۱	—	۱	۱	—	—
۱۲	۴۰۶	"	۷	۱	۵	۶	۳	—
۱۳	۴۲۰	"	۲۳	۲	۱۴	۱۴	۸	۲
۱۴	۴۹۸	"	—	—	—	—	—	—

ضلع رحیم یار خاں (ج) صوبہ میں ضلع وار موجودہ تعداد مفروران جو مختلف مقدموں میں ملوث ہیں -

نمبر شمار	تعداد اشخاص جو مفرور قرار دئے گئے -
۱	۹۴

ضمیمہ — ۱

۱۴۵۳

ضمیمہ ۔ ۲

(بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر ۲۹۱)

STATEMENT OF APPLICATION PENDING FOR ISSUANCE OF PTDs IN SETTLEMENT CENTRE NO. 1, FARID KOT HOUSE, LAHORE.

S.No.	Property No.	Location.	Name of transferee.	Claimant/ N/claimant.	Date of application.	Reasons for non-issue of PTD.	When the issue of PTD is expected.
				ONE YEARS OLD.			
1.	43-R-2	Club Road.	Iqbal Accademy.	Non-claimant.	1-6-71	Acquired property.	As soon as the clearance is received from Head Qua.
2.	S-37-R-153	Beadon Road.	Anwar Saeed.	Claimant.	24-8-71	Pending in High Court.	On decision of Hon. H. C.
3.	S-31-R-143	Meclod Road.	Abdul Rahim.	-do-	2-9-71	CP awaited from Lyallpur.	On receipt of Comp. Book.
4.	S-76-R-10	Lyatton Road.	Hussain Bakhsh.	Non-claimant.	22-9-71	For want of approval of association deed.	As soon as the A/D is approved by the Addl. SC.
5.	S-33-R-7/B	Mgy. Road.	Ferhat Ullah.	Claimant.	28-9-71	Pending with S. C.	As soon as the revision is decided by SC.
6.	SE-IV-38-S-77	Q. G. S.	Nazar Hussain.	-do-	4-2-72	White CB awaited.	As soon as the white CB is received from HQ.
7.	SE-38-S-73	-do-	Safia Begum.	-do-	10-2-72	Want of S/file.	When the file is received from the appellate Court.

8.	SE-IV-34-S-41	-do-	S. Ali Hussain.	-do-	31-3-72	For want of CB.	On receipt of CB.
9.	SE-IV-31-S-2	-do-	Aisha Iqbal.	-do-	11-4-72	-do-	-do-
10.	S-IV-5-S-9	Royal Park.	Ch. Nawab Din.	-do-	18-4-72	Rent not cleared.	After clearance of rent.
11.	S-50-R-19	Hall Road.	Zahir Hussain.	-do-	20-4-72	-do-	-do-
12.	S-IV-22-S-10	Yasin Street.	Hassan Bibi.	-do-	4-5-72	-do-	-do-
13.	S-31-E-126	Mecloed Road.	Zafar Hussain.	-do-	9-6-72	Verification of claim.	On receipt of verification.
14.	S-33-R-7/D	Mgy. Road.	Mukhtar Ali Khan.	-do-	16-6-72	For want of CB.	On receipt of R/white CB.
15.	SE-15-R-10	Bibi Pakdaman.	A. F. Messy.	Non-claimant.	11-7-70	For want of S/file.	As soon as the file is reconstructed.
16.	SE-111-38-S-7	Tagore Park.	M. G. Waultors.	-do-	18-7-70	Rent not cleared.	After clearance of rent.
17.	SE-14-R-38	Empress Road.	Begum Almas Daultana.	-do-	22-7-70	Writ case.	After decision of writ.
18.	SE-IV-1-S-28	Q. G. Singh.	Rehmat-ur-Nisa.	-do-	27-7-70	For want of rent distribution.	After the decision of rent distribution by DSC.
19.	S-37-R-45	Beadon Road.	Nawab Bibi.	Claimant.	12-8-70	For want of CB.	After the receipt of CBs.
20.	SE-VI-5-S-44	Garhi Shahu.	Muhammad Akram.	Non-claimant.	11-9-70	Writ case.	After decision of writ.

1	2	3	4	5	6	7	8
21.	S-50-R-18	Hall Road.	Ch. Karam Din.	Non-claimant.	4-1-71	Revision with SC.	After the decision of SC.
22.	S-37-R-151	Beadon Road.	Ghulam Rasul.	Claimant.	28-1-71	For want of S/fee.	After the clearance of Settlement fee.
23.	S-VIII-61-S-3	Mozang.	Abdul Jabbar.	Non-claimant.	22-2-71	For want of CB.	After receipt of CB from Karachi.
24.	S-31-R-135	Mecloed Road.	Farukh Jan.	Claimant.	17-5-71	-do-	-do- Government.
				THREE YEARS OLD.			
25.	S-37-R-153	Beadon Road.	Muhammad Azim.	Claimant.	5-6-69	Writ case.	After the decision of writ.
26.	S-V-13-S-6	Regal Street.	Ghayyur Islam.	-do-	14-7-69	Demarcation pending.	After the decision of demarcation by the DSC.
27.	S-63-R-10	Fane Road.	Razia Begum.	-do-	30-8-69	Writ case.	After the decision of writ.
28.	SE-33-R-18	Mgy. Road.	Abdul Ghani.	-do-	1-9-69	Case pending in appeal.	After the decision of case.
29.	SE-IV-38-S-81	Q. G. Singh.	Rehmat Bibi.	-do-	19-9-69	T/price in balance.	After the payment of balance.
30.	SE-IV-1-S-38	-do-	Ibrahim.	Non-claimant.	20-9-69	For want of R/distribution.	After the decision by DSC.

31.	SE-IV-27-S-14	-do-	Inayat Begum.	Calimant.	23-10-69	For want of CB.	After the receipt of CB from Lyallpur.
32.	S-716-R-8	Lyatton Road.	Pir Bakhsh.	Non-claimant.	25-2-70	For approval of A/ Deed.	After the approval by the SC.
33.	S-37-R-13/D	Beadon Road.	Hussain Bros.	-do-	4-3-70	Rent not cleared.	After the clearance of rent.
34.	SE-16-R-14	Davis Road.	Maj. Noor Ahmad.	-do-	13-3-70	Case not decided.	After the decision of the case.
35.	SE-10-R-27	Nechelson Road.	Mohammad Shafir.	-do-	13-3-70	-do-	-do-
36.	SE-32-R-36	A. K. Road.	Aziz-ur-Rehman.	Claimant.	23-4-70	Writ case.	After the decision of writ.
37.	SE-VI-5-S-44	Garhi Shahu.	Noor Mohammad.	-do-	14-5-70	Copy of P/5 awaited.	After receipt of page 5.
38.	S-VII-9-S-5	Mozang.	Bashir Ahmad.	Non-claimant.	-do-	Rent not cleared.	After the clearance of rent.
39.	S-IV-4-S-8	Royal Park.	Razia Begum.	Claimant.	29-5-70	White CB missing.	After tracing the white CB.
			FOUR YEARS OLD.				
40.	S-VIII-56-S-11	Mozang.	Ghulam Fatima.	-do-	24-6-68	For approval of A/ Deed.	After the approval of A/Deed.
41.	S-IV-24-S-1	Beadon Road.	Shehzadi Begum.	-do-	-do-	CB under verification.	After the verification of V.
42.	S-IV-4-B-S-13	Royal Park.	Ghulam Hanif.	-do-	18-7-68	Case pending with ASC.	After the decision of court.

1	2	3	4	5	6	7	8
43.	S-37-R-147	Beadon Road.	Sarwar Begum.	Claimant.	20-7-68	Case with SC.	After the decision of SC.
44.	S-76-R-90	Lyatton Road.	Ch. Fateh Mohammad.	-do-	5-8-68	Rent not cleared.	After the clearance of rent.
45.	SE-IV-25-S-21	Q. G. Singh.	Mohammad Sadiq.	-do-	6-8-68	For approval of A/ Deed.	After the approval of A/Deed.
46.	SE-15-R-8	Bibi Pakdaman.	Mobin Ahmad.	-do-	12-8-68	Rent not cleared.	After the clearance of rent.
47.	SE-15-R-10	-do-	Mohammad Shafi.	Non-claimant.	16-9-68	T/Price not paid.	After payment of T. Price.
48.	SE-IV-25-S-2	Q. G. Singh.	Shahab Din.	-do-	9-10-68	Rent not cleared.	After the clearance of rent.
49.	S-IV-21-S-6	Beadon Road.	Abdul Aziz.	-do-	23-10-68	T. Price not paid.	After payment of T. Price.
50.	SE-III-38-S-5	Tagore Park.	Sabria Beggum.	-do-	6-12-68	CB under verification.	After verification of CB.
51.	S-69-R-1	Warris Road.	P/F College.	-do-	23-12-68	Writ pending.	After decision of writ.
52.	S-37-R-142	Beadon Road.	Mohammad Afzal.	-do-	31-12-68	T/Price not paid.	After the payment of T. Price.
53.	S-50-R-47	Hal Road.	Mohammad Afzal.	-do-	-do-	Rent not cleared.	After the clearance of rent.

54.	SE-IV-16-S-12	Q. G. Singh.	Salim Akhter Beg.	-do-	16-1-69	Appeal pending.	After the decision of appeal.
55.	SE-III-40-S-27	Tagore Park.	Mohammad Siddiq.	-do-	21-2-69	Rent not cleared.	After the clearance of rent.
56.	SE-32-R-28	A. K. Road.	Mukhtar Begum.	Claimant.	6-3-69	Balance of T. Price due.	After the payment of balance.
57.	S-37-R-8	Begum Road.	Noor Jehan Mall.	-do-	25-3-69	Writ case.	After the decision of writ.
58.	SE-16-R-1	Davis Road.	*Mst.* B. F. Hameed.	-do-	3-5-69	Rent not cleared.	After the clearance of rent.
59.	SE-VII-R-16	Bibi Pakdaman.	Mohammad Ilyas.	-do-	13-5-69	-do-	-do-
60.	SE-17-R-14	Egerton Road.	Iqbal Hussain Khan.	-do-	30-5-69	Writ case.	After the decision of writ.
			FIVE YEARS OR MORE OLD.				
61.	SE-IV-16-S-12	Q. G. Singh.	Mohammad Yamin.	-do-	11-11-63	Balance of T. Price not paid.	After the payment of balance.
62.	SE-IV-34-S-3	Garhi Shahu.	Abdul Rahim.	-do-	16-12-63	LPA pending.	After the decision of LPA.
63.	S-37-R-134	Beadon Road.	Pir Bakhsh.	-do-	23-12-63	Appeal with AS&RC.	After the decision of appeal.
64.	S-34-R-6	Cooper Road.	Hurmat Bibi.	-do-	-do-	T. Price in balance.	After the payment of balance.
65.	S-VII-11-S-5	Mozang.	Nemat Bibi.	-do-	28-12-63	CB require from H/Quarter.	After the receipt of CB.

1	2	3	4	5	6	7	8
66.	S-37-R-124	Beadon Road.	Habib Ahmad.	Claimant.	23-12-68	Writ pending.	After the decision of writ.
67.	SE-VI-34-S-114	Garhi Shahu.	Rehmatullah.	-do-	28-12-63	White CB not traceable.	After tracing the CB.
68.	-do-	-do-	Mumtaz Begum.	-do-	30-12-63	Writ case.	After the decision of writ.
69.	S-73-R-22	Begum Road.	Nazir Ahmad.	-do-	-do-	T. Price not paid.	After the payment of T. Price.
70.	S-37-R-157	Beadon Road.	Mohammad Sharif.	-do-	-do-	Writ case.	After the decision of writ.
71.	S-36-R-7	Lyatton Road.	Ali Bakhsh.	-do-	-do-	T. P. due.	After the payment of T. Price.
72.	S-8-16-S-24	Mozang.	Mohammad Aziz.	-do-	-do-	Appeal with SC.	After the decision of appeal.
73.	S-16-S-31	-do-	Mohammad Latif.	Non-claimant	-do-	Rent not paid.	After the payment of rent.
74.	S-IV-10-S-10	Beadon Road.	Capt. Mohammad Hussain.	-do-	-do-	-do-	-do-
75.	SE-10-R-22	Nechelson Road.	Mohammad Yasin.	-do-	-do-	Loss of CB.	After the issue of DCB.
76.	S-IV-8-S-8	Beadon Road.	Imam Din.	Claimant.	31-12-63	T. P. in balance.	After the payment of balance.

77.	S-57-R-64	Temple Road.	Abdul Rauf.	-do-	-do-	CB required.	After the receipt of CB.
78.	S-37-R-136	Beadon Road.	Khaliq-un-Nisa.	-do-	-do-	Case of reduction pending.	After the decision of case.
79.	S-60-R-60	Mozang.	Mohammad Siddiq.	-do-	-do-	Rent not paid.	After payment of rent.
80.	SE-IV-11-S-29	Q. G. Singh.	Mohammad Sultan.	-do-	-do-	Rent & S fee due.	After payment of Rent & S/fee.
81.	SE-IV-34-S-3	-do-	Karar Shah.	-do-	-do-	T. Price not paid.	After payment of T. Price.
82.	SE-33-R-11	Mgy. Road.	Maqbool Begum.	-do-	-do-	T. price not paid.	After payment of T. price.
83.	-do-	-do-	Zubuda Begum.	-do-	-do-	File with SC.	After the receipt of file.
84.	SE-10-R-50	Nechelson Road.	Zule-Rehman.	-do-	-do-	T. Price not paid.	After the payment of T. Price.
85.	SE-32-R-29	A. Karim Road.	Nazir Ahmad.	-do-	-do-	Case pending for hearing.	After the order announced.
86.	SE-III-44-S-4	Tagore Park.	Khalil-ur-Rehman.	-do-	-do-	Writ case.	After the decision of writ.
87.	SE-IV-30-S-11	Q. G. Singh.	-do-	-do-	-do-	-do-	After the payment of rent.
88.	SE-27-R-111	Egerton Road.	Said Ahmad.	-do-	-do-	Writ case.	After the decision of writ.

1	2	3	4	5	6	7	8
89.	S-IV-22-S-6	Beadon Road.	Rehmat Ilahi.	Claimant.	31-12-63	Case with SC.	After the decision by SC.
90.	S-73-R-24	Begum Road.	Akhtar-un-Nisa.	-do-	-do-	Balance of T. Price.	After the payment of balance.
91.	S-60-R-61	Mozang.	Razia Begum.	-do-	-do-	Case pending with CSC.	After the decision by CSC.
92.	SE-IV-43-S-7	Q. G. Singh.	Asif Mohammad Ali.	-do-	-do-	A/Deed pending.	After the approval of A/D.
93.	S-IV-10-S-10	Beadon Road.	CLC school.	Non-claimant.	-do-	Rent not paid.	After the payment of rent.
94.	S-VIII-56-S-5	Mozang.	Noor Ilahi.	-do-	-do-	Case with SC.	After the decision by SC.
95.	S-IV-8-S-3	Beadon Road.	Zainab Bibi.	-do-	-do-	T. Price not paid.	After the payment of T. Price.
96.	S-63-R-10	Fane Road.	Abdul Hamid.	Claimant.	12-3-64	Writ case.	After the decision of writ.
97.	SE-IV-36-S-29	Q. G. Singh.	Rehmat Ullah.	-do-	24-3-64	Case with SC.	After the decision of case.
98.	S-34-R-19	Cooper Road.	Abdul Rashid Butt.	-do-	-do-	T. Price due.	After payment of T. Price.
99.	S-IV-26-S-1	Beadon Road.	Mohammad Yousuf.	-do-	30-3-64	Rent not paid.	After payment of rent.

100.	S-VIII-93-S-20	Mozang.	Umar Hayat.	-do-	-do-	Case with SC.	After the decision by SC.
101.	S-37-R-130	Beadon Road.	Mehmooda Begum.	-do-	4-4-64	Appeal with ASC.	After the decision of appeal.
102.	S-57-R-20	Temple Road.	Mohammad Masoom.	-do-	6-4-64	Writ case.	After decision of writ.
103.	S-VIII-6-S-24	Mozang.	S. Munawar.	-do-	-do-	T. Price due.	After the payment of T. Price.
104.	S-51-R-74	Lawrance Road.	Nawab Bibi.	-do-	-do-	LPA pending.	After decision of LPA.
105.	S-VIII-31-S-26	Mozang.	Ghulam Hussain.	-do-	-do-	T. Price due.	After the payment of T. Price.
106.	S-IV-19-S-2	Beadon Road.	Khudija Begum.	-do-	-do-	Balance of T. P. due.	After the payment of balance.
107.	S-41-R-29	Queens Road.	*Mst.* Iqbal Begum.	Claimant.	18-5-64	Writ case.	After the decision of writ.
108.	SE-III-39-S-9	Tagore Park.	Miss R. Wallis.	Non-claimant.	27-4-64	T. P. due	After the payment of T. Price.
109.	SE-14-R-45	Empress Road.	N. M. Khan.	Claimant.	10-8-64	Case with Add. SC.	After the decision of the case.
110.	S-IV-24-S-11	Beadon Road.	S. M. Asghar.	-do-	28-8-64	Writ case.	After the decision of writ.
111.	-do-	-do-	Abdul Shakkor.	-do-	-do-	-do-	-do-

1	2	3	4	5	6	7	8
112.	S-57-R-14	Temple Road.	Feroza Ashfaq.	Claimant.	7-12-64	Case with SC.	After the decision of SC.
113.	S-IV-5-S-4	Beadon Road.	Ali Jna.	Non-Claimant.	14-12-64	Verification of CB.	After the verification of CB.
114.	SE-15-R-10	Bibi Pakdaman.	S. Manzoor Hussain.	-do-	-do-	Case with police.	After police enquiry
115.	S-57-R-32	Temple Road.	Mohammad Aziz.	Claimant.	11-1-65	Rent due.	After the recovery of rent.
116.	SE-27-R-4	Egerton Road.	Iqbal Hassan Khan.	Non-Claimant.	30-1-65	Writ case.	After the decision of writ.
117.	S-IV-20-S-14	Beadon Road.	Umar Hayat.	Claimant.	-do-	Verification of CB.	After the verification of CB.
118.	SE-34-R-31	Cooper Road.	Sardar Begum.	-do-	-do-	Case with the Addl. SC.	After the decision by Addl. SC.
119.	S-57-R-24	Temple Road.	Mohammad Ashraf Advocate.	-do-	31-1-65	Case with Addl. SC.	-do-
120.	S-37-R-143	Beadon Road.	Saida Bibi.	-do-	-do-	Verification of CB.	After verification of CB.
121.	SE-19-R-109	Mall Road.	Dr. Altaf Mehmood.	-do-	-do-	Agreement deed pending.	After approval by the SC.
122.	S-51-R-12	Lawrance Road.	Sarwari Begum.	-do-	15-2-65	CB required.	After the receipt of CB.

123.	S-50-R-20	Hall Road.	M. A. Hashmi.	-do-	22-2-65	Case with SC.	After the decision of case.
124.	SE-32-R-45	A. K. Road.	Nazir Ahmad.	-do-	25-2-65	CB required.	After the verification of CB.
125.	S-50-R-45	Hall Road.	Sir Mohammad Zafarullah.	-do-	-do-	CB under verification.	After the verification of CB.
126.	SE-VI-5-S-4	Garhi Shahu.	Ghulam Rasul.	-do-	-do-	Balance of T. Price.	After the payment of T. Price.
127.	S-50-R-21	Hall Road.	Sardar Begum.	Non-claimant	26-2-65	Case with SC.	After the decision by SC.
128.	S-34-R-4	Cooper Road.	Ch. Mohammad Din.	-do-	-do-	Balance of rent & S/F.	After the clearance.
129.	SE-IV-6-S-8	Q. G. Singh.	Ch. Mohammad Ishaq.	-do-	-do-	Rent not cleared.	After the payment of rent.
130.	S-58-R-1	Misson Road.	Rafiq Ahmad.	-do-	27-2-65	CB under verification.	After the verification of CB.
131.	S-27-R-111	Egerton Road.	Shoukat Ali.	-do-	-do-	Writ case.	After the decision of writ.
132.	S-IV-22-S-11	Beadon Road.	Hashmatullah.	-do-	-do-	T. P & rent in balance.	After the payment of dues.
133.	S-IV-20-S-27	-do-	Hassan Bini.	-do-	-do-	Rent not paid.	After the clearance.
134.	S-IV-11-S-8	-do-	Ghulam Salim.	-do-	-do-	-do-	-do-
135.	SE-I-S-38	Q. G. Singh.	Abdul Sami.	-do-	-do-	Rent distribution.	After the decision of DSC-1.

1	2	3	4	5	6	7	8
136.	SE-31-R-181	Mecloed Road.	Ihsan Ali.	Non-Claimant.	27-2-65	CB bogus.	After the completion of enquiry.
137.	SE-15-R-10	Bibi Pakdaman.	Mohammad Iqbal.	-do-	-do-	A/Deed pending.	After the approval by SC.
138.	SE-VI-R-70	Mayo Road.	Nazir Begum.	Claimant.	-do-	T. P. and rent due.	After the payment of dues.
139.	S-57-R-65	Temple Road.	Abdul Wahid.	-do-	-do-	Case with Addl. SC.	After the decision by Addl. SC.
140.	SE-33-R-17	Mgy. Road.	Abdul Majid.	-do-	-do-	Case with Addl. SC.	-do-
141.	S-IV-22-S-4	Beadon Road.	Mumtaz Jehan.	-do-	-do-	Agreement pending.	After the aproval of A/D.
142.	SE-VI-R-142	Mayo Road.	Faqir Mohammad.	-do-	-do-	Appeal with SC.	After the decision by the SC.
143.	S-VIII-4-S-13	Mozang.	Zubida Begum.	Non-claimant.	-do-	Case with Addl. SC.	After the decision of Addl. SC.
144.	S-IV-4-S-10	Royal Park.	Mohammad Mehmood.	-do-	-do-	Rent arrears.	After the clearance.
145.	SE-32-R-46	A. K. Road.	Sana Ullah.	-do-	-do-	Case with Addl. SC.	After the decision of Addl. SC.
146.	S-VIII-10-S-25	Mozang.	Mst. Saidan.	Claimant.	28-2-65	-do-	-do-
147.	SE-32-R-46	A. K. Road.	Feroz Din.	Non-Claimant.	-do-	-do-	After the decision of Addl. SC.

148.	SE-32-R-17	-do-	Maqbool Khan.	Claimant.	-do-	CB required.	After the receipt of CB.
149.	SE-32-R-17	A. K Road.	Maqbool Khan.	-do-	28-2-65	CB for verification.	After the verification of CB.
150.	SE-32-R-36	-do-	*Mst.* Hajira Begum.	-do-	-do-	Writ case.	After the decision of writ.
151.	SE-15-R-10	Bibi Pakdaman.	Abdul Aziz.	Non-Claimant.	-do-	Rent arrears.	After the payment of arrears.
152.	-do-	-do-	Allah Rakha.	-do-	-do-	Correction of number.	After the correction.
153.	S-31-R-135	Mecloed Road.	Aman Ullah.	-do-	-do-	Rent & S/Fee.	After the payment of dues.
154.	S-IV-3-S-4	Royal Park.	Asghari.	-do-	-do-	T. P. Due.	After the T. Price is paid.
155.	S-37-R-37	Beadon Road.	Jafar Ali	-do-	-do-	T. P. Due.	-do-
156.	S-IV-21-S-11	-do-	Abdul Khaliq	-do-	-do-	-do-	-do-
157.	SE-31-R-140	Mecloed Road.	Asghar Khan.	-do-	-do-	Case pending.	After the decision of Addl. SC.
158.	S-37-R-129	Beadon Road.	Ali Mohammad.	-do-	-do-	Balance of T. Price.	After the payment.
159.	SE-27-R-14	Egerton Road.	Musurrat Jehan.	-do-	-do-	Writ case.	After the decison of writ.
160.	SE-IV-41-S-23	Q. G. Singh.	Abdul Hamid.	-do-	-do-	CB under verification.	After the verification of CB.

1	2	3	4	5	6	7	8
161.	SE-32-R-45	A. K. Road.	Said Ahmad.	Non-claimant.	28-2-65	Rent due.	After the payment of rent.
162.	SE-10-R-27	Nichelson Road.	Mohammad Sharif.	-do-	-do-	Case pending.	After the decision by SC.
163.	SE-60-R-5	Mozang.	Abdur Rehman.	-do-	-do-	Balance of T. P. due.	After the payment.
164.	S-37-R-130	Beadon Road.	Muzaffar Hussain.	-do-	-do-	Appeal with Addl. SC.	After the decision of appeal.
165.	S-31-R-154	Mecloed Road.	Akhtar Sultan.	-do-	-do-	T. P. Due.	After the payment of T. Price.
166.	S-16-R-6	Davis Road.	Nawab Sajid Ali.	Claimant.	-do-	CB under verification.	After verification of CB.
167.	SE-IV-29-S-5	A. K. Road.	Abdul Hafiz.	-do-	-do-	-do-	-do-
168.	S-37-R-104	Beadon Road.	Mohammad Sharif.	-do-	-do-	Rent not paid.	After the payment of rent.
169.	SE-32-R-36	A. K. Road.	Ghulam Qadir.	-do-	-do-	Writ case.	After the decision of writ.
170.	S-57-R-23	Temple Road.	Rashid Farrukh.	-do-	15-4-65	Case with SC.	After the decision of SC.
171.	SE-32-R-44	A. K. Road.	Mohammad Shafi.	-do-	21-2-66	Rent due.	After the payment of rent.

172.	SE-30-R-4	Zafar Ali Road.	Sardar Begu.	-do-	15-8-66	Balance of T. Price.	After the payment of T. P.
173.	S-60-R-27	Mozang.	Mohammad Yousuf.	Non-claimant.	29-10-66	Case with Add. SC.	After the decision of appeal.

(*Sd.*) Deputy Settlement Commissioner I,
Faridkot House Lahore.

CENTRE II

S.No.	No. of property.	Location.	Name of transferee.	Date of application.	Reasons for non-issuance of P. T. D.	When the issuance of P.T.D is expected.
			ONE YEAR OLD FROM 1-6-71 TO 31-5-72			
1.	S-V-1-S-5	Dhobi Mandi.	Abdul Ghafar.	-do-	Case pending in the High Court.	On the decision of writ.
2.	SW-IV-68-S-12	Raj Garh.	Barkat Bibi.	-do-	Case pending with C.S. & R.C. for decision.	On the decision of the case
3.	SW-102-R-32	-do-	H. Barkat Ali.	-do-	Case pending with Addl. S. C.	-do-
4.	SW-IV-77-S-4	-do-	Mohammad Ibrahim.	-do-	Assessment is not verified reference sent to E.T.O.	On the receipt of reply from E.T.O.
5.	SW-102-R-6	-do-	Manzoor Alam.	-do-	Rent due from transferee.	On the clearance of dues.
6.	S-VI-4-S-24	Old Anarkali.	Safdar Hussain.	-do-	Approval of agreement deed awaited from S. C. LHR	On the receipt of the case.
7.	S-VI-4-S-7	-do-	Zubada Begum.	-do-	Case is with S. C. for second re-evidence.	-do-
8.	S-75-R-41	-do-	Mohammad Hussain.	-do-	C. B. awaited from D. S. C. Lyallpur.	On the receipt of C. B.

9.	S-83-R-38	Lake Road.	Fazal Din.	-do-	Case with A. S. & R.C. for apprroval of agreement.	On the receipt of case.
10.	S-83-R-38	-do-	Imam Din.	-do-	-do-	-do-
11.	N-VI-35-S-1	Qila Lachman Singh.	Bashiran, etc.	-do-	Case pending in a writ.	On the decision of writ.
12.	NVI-33-S-10	-do-	Siraj Din.	-do-	Whereabouts of the C. B. awaited from the transferee.	On the production of C. B.
13.	SW-38-R-261	Ravi Road.	Mohammad Islam.	-do-	Case in appeal regarding tent distribution.	On the decision.
14.	S-III-21-S-5	Jan Mohammad Road.	Hajan Sondan.	-do-	C. B. awaited from D.S.C.-III.	On the receipt of the C. B.
15.	S-II-15-S-13	Hospital Road.	Mahmooda Begum.	-do-	Case pending in appeal.	On the decision.
16.	S-64-R-78	Anarkali.	Abdul Mannan.	-do-	Enquiry pending with Special Police.	On the receipt of case.
17.	SW-107-R-5	Qutab Road.	Abdul Ghafoor	-do-	P. T. D. Finalised.	Ready for issue.
18.	W-II-13-S-9	Mohni Road.	Sadat Mohammad.	-do-	Property resumed for non-payment.	P.T.D. Application filed.
19.	S-II-10-S-1	Dhani Ram Road.	Sibghat Ul'ah.	-do-	He has not cleared full value.	On the decision of appeal.
20.	S-III-1-S-14	Gunpat Road.	Mohammad Sharif.	-do-	Case in appeal	On the decision of appeal.
21.	S-19-R-30	The Mall.	Tussadaq.	-do-	C. Bs. awaited from D.S.C.-III.	On the receipt of C. Bs.
22.	S-64-R-20	Anarkali.	Gatti Ara.	-do-	Writ pending.	On the decision of writ.
23.	W-I-11-S-3	Shah Mahal Road.	Ghulam Sarwar.	-do-	P.T.D. finalised.	Ready for issue.

ضمیمہ ۔ ا

۱۳۷۱

1	2	3	4	5	6	7
24.	S-II-15-S-13	Hospital Road.	Abid Salah-ud-Din.	-do-	Case in appeal.	On the decision of appeal.
25.	S-64-R-175	Anarkali.	Mohammad Ashraf.	-do-	C.B. awaited from D.S.C. Gujrat.	On the receipt of C.
26.	SW-III-57-S-7	Krishan Nagar.	Attaur Rehman.	-do-	Case with Addl. S. C. for approval of agreement.	On the approval of deed.
27.	SW-98-R-38	Dev Samaj Road.	Nasim Akhtar.	-do-	Case pending in appeal.	On the decision of appeal.
28.	SW-III-28-S-3	Krishan Nagar.	Mohammad Taskeen.	-do-	Pending for verification of assessment.	On the verification of assessment.
29.	SW-III-16-S-16	-do-	Abdul Razaq.	-do-	Rent due from the transferee.	On the clearnace of dues.
30.	SW-III-45-S-6	-do-	Khurshid Begum.	-do-	P.T.D. finalised.	Ready for issue.
31.	SW-III-90-S-31	-do-	Fateh Mohammad.	-do-	Rent arrears due.	On the clearance of rent.
32.	SW-II-39-S-8	-do-	Makhdoon Hussain.	-do-	Rs. 726.00 T. P. & rent due from transferee.	On the clearance of dues.
33.	SW-III-88-S-8	-do-	Abdul Aziz.	-do-	Approval of agreement deed awaited from Addl. S.C.	On the approval of agreement deed.
34.	SW-III-40-S-17	-do-	Mohammad Jamil.	-do-	Red C. B. is not traceable whereabouts awaited from the transferee.	On the receipt of the reply from the transferee.
35.	SW-98-R-38	Dev Samaj Road.	Ghulam Rasul.	-do-	Case in appeal.	On the decision of appeal.

36.	SW-III-12-S-6	Krishan Nagar.	Wali Mohammad.	-do-	Transfer price Rs. 260.00 due from transferee.	On the clearance of dues.
37.	SW-II-36-S-16	Sant Nagar.	Mohammad Din.	-do-	Transfer price Rs. 885.00 due from the transferee.	On the clearance of dues.
			TWO YEARS OLD. PERIOD FROM 1-6-70 TO 31-5-71			
38.	S-83-R-38	Lake Road.	Babu Khan.	-do-	Case pending in appeal.	On the decision of appeal
39.	S-83-R-38	-do-	Khuda Bakhsh.	-do-	-do-	-do-
40.	S-V-6-S-1	Dhobi Mandi.	Islam-ud-din.	-do-	Case in writ.	On the decision of writ.
41.	NWIX-11-S-4	Lajpat Nagar.	Mohammad Boota.	-do-	Rent due from the transferee.	On the clearance of rent arrears.
42.	NWIX-12-S-4	-do-	*Mst.* Nazir Begum.	-do-	Rent due from the transferee.	On the clearance of rent arrears.
43.	NW-123-R-23/24	-do-	Mohammad Bashir.	-do-	Transfer price 1173/- due from the transferee.	On the clearance of dues.
44.	NXV-25-S-40	-do-	Ghulam Babi.	-do-	Claim verification awaited from the O.I.R.	On the receipt of the claim verification.
45.	NXV-5-S-3	Shahdara Town.	Karam Din.	-do-	Case pending in revision.	On the decision of revision.
46.	NVI-1-S-12	Qila Lachman Singh.	Abdul Karim.	-do-	Whereabouts of Red C. B. awaited from the transferee.	On the availability of the C.B.
47.	NVI-10-S-3	Qila Lachman Singh.	Ahmad Shah.	-do-	Rent arrears from the transferee.	On the clearance of rent arrears.
48.	NVI-15-S-17	-do-	Mohammad Iqbal.	-do-	Rs. 1305.00 T.P. due from the transferee.	On the clearance of transfer price.

1	2	3	4	5	6	7
49.	NVI-18-S-6	Qila Lachman Singh.	Amina Begum.	-do-	Rent arrears due from the transferee.	On the clearance of rent arrears.
50.	NVI-37-S-6	-do-	Ali Mohammad.	-do-	Rent arrears due from the transferee.	On the clearance of rent arrears.
51.	NVI-40-S-17	-do-	Siraj Din, etc.	-do-	File with Special Police.	On the receipt of file.
52.	WI-10-S-5	Shish Mahal Road.	Sardar Mohammad.	-do-	Dues not cleared.	On clearance of dues.
53.	S-III-1-S-14	Gunpat Road.	Din Mohammad.	-do-	Appeal pending.	On the decision of appeal.
54.	S-III-9-S-I	Mather Street.	Anwar Saeed.	-do-	Writ pending.	On the decision of writ.
55.	-do-	-do-	Nabi Ali.	-do-	-do-	-do-
56.	SI-140-S-2	Ranjit Park.	Masood Jan.	-do-	C.B. not received from D.S.C. Lyallpur.	On receipt of C.B.
57.	S-90-R-17	Urdu Bazar.	Mohammad Ashraf.	-do-	Arrears of rent not cleared.	On clearance of rent.
58.	S-II-2-S-2	Hospital Road.	Hassana Begum.	-do-	C. B. not received from D.S.C. KYC.	On receipt of the C. B.
59.	S-III-1-S-14	Gunpat Road.	Mohammad Din.	-do-	Appeal pending.	On the decision of appeal.
60.	W-II-14-S-6	Mohni Road.	Ali Mohammad.	-do-	Full dues not cleared.	On the clearance of dues.
61.	S-90-R-17	Urdu Bazar.	Manna.	-do-	Property resumed.	P.T.D. application filed.
62.	S-III-1-S-14	Gunpat Road.	Hajira Bibi.	-do-	Appeal pending.	P.T.D. will be issued on the decision of appeal.

63.	S-II-11-S-4	Ewing Road.	Zaitoon Begum.	-do-	Writ pending in the High Court.	On the decisiou of writ.
64.	S-54-R-17A.	Rattan Chand Road.	Hashmat Begum.	-do-	C B. awaited from D.S.C. Karachi.	On receipt of C.B.
65.	W-II-9-S-I	Mohni Road.	Assadullah, etc.	-do-	Full value not cleared.	On payment of dues.
66.	W-V-1-S-5	-do-	Khushi Mohammad.	-do-	Dues not cleared.	On payment of dues.
67.	SW-III-7-S-15	Krishan Nagar.	Mohammad Yamin.	-do-	Dues not cleared.	On payment of dues.
68.	SW-III-49-S-1	-do-	Munawar Begum.	-do-	Case pending for enquiry regarding adj. of C.B.	On completion of enquiry.
69.	SW-III-30-S-1	-do-	Karamat Hussain.	-do-	Pending for want of verification.	On receipt of verification.
70.	SW-III-45-S-4	-do-	Bashir Ahmad.	-do-	Enquiry for C.B. pending.	On completion of enquiry.
71.	SW-III-11-S-1	-do-	Monammad Ahmad.	-do-	Dues not cleared.	On payment of dues.
72.	SW-III-40-S-14	-do-	Mahfooz Ali.	-do-	Verification awaited.	On receipt of verification.
73.	SW-III-54-S-4	-do-	Saira Begum.	-do-	Transfer price not cleared.	On payment of dues.
74.	SW-III-19-S-4	Sant Nagar.	Munibi Khatoon.	-do-	Property resumed.	Will be issued after restoration.
			THREE YEARS OLD. PERIOD FROM 1-6-69 TO 31-5-70			
75.	SW-IV-65-S-10	Raj Garh.	Mohammad Ismail.	-do-	Enquiry pending with Anti-corruption.	On completion of enquiry.
76.	SW-IV-21-S-6	-do-	Mohammad Faiq.	-do-	Rent not paid.	On payment of rent dues.

1	2	3	4	5	6	7
77.	S-75-R-54	Old Anarkali	Mohammad Hussain.	-do-	D.C.B. case pending with S.C. (A & R)	On preparation of D.C.B.
78.	S-82-R-15	Church Road.	Ishrat Hehan.	-do-	Appeal pending with A.S.C. & R.C.	On decision of appeal.
79.	NWIX-6-B-S-10	Lajpat Nagar.	Muhammad Din.	-do-	Transfer price not cleared.	On payment of transfer price.
80.	NWIX-11-S-2	-do-	Barkat Ali.	-do-	Rent not paid.	On payment of rent dues.
81.	NWIX-8-S-1	-do-	Manzoor Ali.	-do-	Rs. 4112.00 not yet paid.	On payment of dues.
82.	N-130-R-38	Shahdara Town.	Hafiz Ahmad.	-do-	Writ pending.	On decision of writ.
83.	NW-123-R-2320	Ahata Bakshi Ram.	*Mst.* Azam Fatma.	-do-	Rent not paid.	On payment of rent dues.
84.	NVI-15-S-16	Qila Lashman Singh.	Muhammad Din.	-do-	Rs. 4037/- not paid.	On payment of all dues.
85.	NVI-27-S-1	-do-	Abdul Raoof.	-do-	Transfer price not paid.	On payment of all dues.
86.	S-90-R-42	Urdu Bazar.	Abdul Aziz.	-do-	Case in High Court.	On decision of writ.
87.	S-II-24-S-8	Naqi Road.	Nazir Ahmad.	-do-	Dues not cleared.	On payment of dues.
88.	S-III-10-S-16	Akbari Road.	Salamati Begum.	-do-	Revision pending.	On decision of revision.
89.	S-64-R-73	Anarkali.	Muhammad Amin.	-do-	Verification pending.	On receipt of verification.
90.	-do-	-do-	Ijaz ud Din.	-do-	-do-	-do-

91.	S-38-R-149	Circular Road.	Muhammad Azim.	-do-	Writ pending.	On decision of writ.
92.	S-III-4-S-7	Outside Mori Gate.	Karim Bakhsh.	-do-	Dues not cleared.	On payment of dues.
93.	S-64-R-21	Anarkaii.	Hamid Bano.	-do-	Case in Supreme Court.	On decision.
94.	S-90-R-17	Urdu Bazar.	Mohammad Ashraf.	-do-	Rent not cleared.	On payment of rent.
95.	S-III-1-S-8	Gumpat Road.	Ali Hussain.	-do-	Case of reduction pending with. A.S. & R.C.	On decision.
96.	W-II-13-S-4	Mohani Road.	Muhammad Ali.	-do-	Dues not cleared.	On payment of dues.
97.	W-I-6-S-9	Shish Mahal Road.	Fazal Din.	-do-	C.B. awaited from D.S.C. Lyp.	On receipt of C.B.
98.	S-64-R-102	Anarkali.	Abdul Latif.	-do-	Case pending with Settlement Commissioner.	On decision.
99.	W-I-1-S-37	Shish Mahal Road.	Imam Din.	-do-	Dues not cleared.	On payment of dues.
100.	WII-5-S-29	Mohni Road.	*Mst.* Dhani Begum.	-do-	Dues not cleared.	On the celearance of dues.
101.	WI-12-S-5	Shish Mahal Road.	Mohammad Sharif.	-do-	-do-	-do-
102.	S-90-R-8	Urdu Bazar.	Ghulam Mustafa.	-do-	Red C.B. awaited from D.S.C.I.	On the receipt of C.B.
103.	S-II-2-S-2	Hospital Road.	Taj Din.	-do-	Settlement fee not cleared.	On the clearance of settlement fee.
104.	S-III-7-S-1	Paisas Akhbar.	Mohammad Siddique.	-do-	Appeal pending.	On the decision of appeal.
105.	S-64-R-37	Anarkali.	Mohammad Din.	-do-	Appeal pending.	-do-

1	2	3	4	5	6	7
106.	S-64-R-20	Anarkali.	Abdul Ghafoor.	-do-	Writ pending.	On the decision of writ.
107.	S-38-R-149	Circular Road.	Mohammad Hanif.	-do-	Writ pending.	-do-
108.	S-II-3-S-3	Abiq Road.	Abdul Rafiq.	-do-	C.Bs. are not traceable.	On the availability of the C.Bs.
109.	W-II-13-S-9	Mohni Road.	Sardar Mohammad.	-do-	Property resumed.	P.T.D. application filed.
110.	SW-III-62-S-27	K. Nagar.	Rafique-un-Nisa.	-do-	Transfer price due from the transferee.	On the clearance of Transfer price.
111.	SW-III-54-S-15	Krishan Nagar.	Ghais-ud-Din.	-do-	Rent not cleared.	On the payment of rent.
112.	SW-III-66-S-12	-do-	Akbari Begum.	-do-	C.B. awaited from Sahiwal.	On the receipt of C.B.
113.	SW-III-11-S-8	-do-	Ghulam Fatima.	-do-	Rent not cleared.	On the clearance of rent.
114.	SW-III-55-S-11	-do-	Gharib Ullah.	-do-	Resumed W.S.S. No. VIII.	P.T.D. application filed.
115.	SW-III-109-S-14	-do-	Khataija Kubra.	-do-	Transfer price not paid.	On the payment of transfer price.
116.	SW-III-36-S-9/2	-do-	Majid Ali.	-do-	Case in appeal.	On the decision of appeal.
117.	SW-II-44-S-3	Sant Nagar.	Ali Bakhsh.	-do-	Settlement fee not cleared.	On the clearance of Settlement fee.
118.	SW-III-90-S-3	Krishan Nagar.	Mohammad Sharif.	-do-	Transfer price not cleared.	On the clearance of T. Price.
119.	SW-III-42-S-10	-do-	Mostafa Ali.	-do-	Transfer price Rs. 1751.00 due from transferee.	On the payment of transfer price.

120.	SW-II-47-S-20	-do-	Nawab Beg.	-do-	Case in appeal.	On the decision of appeal.
			FOUR YEARS OLD. FROM 1-6-68 TO 31-5-69			
121.	SW-IV-8-S-22	Raj Garh.	*Mst.* Bairan Bibi.	-do-	Transfer due and case regratable distribution pending with D.S.C.	On the payment of T. price.
122.	SW-IV-25-S-5	-do-	Majid Hassan, etc.	-do-	Property resumed U.S.S.No. VIII for non payment.	P.T.D. application filed.
123.	S-82-R-18	Church Road.	Saeed Ahmad.	-do-	Property resumed under S.S No. VIII for non payment.	-do-
124.	NW-128-R-23/42	Ahta Bakshi Ram.	Abdul Razzaq.	-do-	Rent not paid.	On clearance of rent dues.
125.	NXV-8-S-9	Shahdara Town.	Chanda.	-do-	C.B. awaited from D.S.C. III.	On receipt of the C.B.
126.	NXV-19-S-18	-do-	Mohammad Ismail.	-do-	Transfer price Rs. 960.00 still due.	On the clearance of dues.
127.	NXV-19-S-65	-do-	Mohammad Ashraf.	-do-	Rent not paid.	On the payment of rent.
128.	NXV-25-S-28	-do-	*Mst.* Mumtaz Begum.	-do-	C.B. not traceable.	On the tracing of C.B.
129.	NXV-32-S-5	-do-	Farzand Ali.	-do-	Rent not cleared.	On the receipt of rent.
130.	NXV-42-S-9	-do-	Sharif Ahmad.	-do-	Transfer price is still due.	On the clearance of dues.
131.	NVI-1-S-34	Oilla Lachman Singh.	Nawab Ali.	-do-	Case in appeal.	On the decision of appeal.
132.	NVI-1-S-11	-do-	Mohammad Saleem.	-do-	C.B. under verification.	On the receipt of verification.
133.	NVI-15-S-4B	-do-	Akhtari Begum.	-do-	-do-	-do-

1	2	3	4	5	6	7
134.	NVI-9-S-30	Qilla Lashman Singh.	Elahi Bakhsh.	-do-	Rs. 2660.00 as T. price not paid.	On the payment of T. price.
135.	S-64-R-78	Anarkali.	Saghir Ahmad.	-do-	Case in appeal.	On the decision of appeal.
136.	S-III-12-S-39	Paisa Akhbar.	Abdul Aziz.	-do-	Dues not cleared.	On the payment of dues.
137.	S-38-R-171	Circular Road.	Khurshid Baig.	-do-	Case with Settlement Commissioner.	On the decision of revision.
138.	-do-	-do-	Javid Tra.	-do-	-do-	-do-
139.	S-III-13-S-3	Paisa Akhbar.	Haider-ur-Rehman.	-do-	Dues not cleared.	On the clearance of dues.
140.	S-II-5-S-7	-do-	Abdul Majid.	-do-	Case in appeal.	On the decision of appeal.
141.	S-90-R-1-8	-do-	Noor Bibi.	-do-	Dues not cleared.	On the clearance of dues.
142.	S-II-15-S-10	-do-	Aziz Beg.	-do-	Appeal pending.	On the decision of appeal.
143.	S-64-E-110	Anarkali.	Barashat Ali.	-do-	Writ pending.	On the decision of writ.
144.	S-64-R-21	-do-	Fazal-ur-Rehman.	-do-	File Supreme Court.	On the receipt of file.
145.	S-64-R-21	-do-	Mohammad Latif.	-do-	-do-	-do-
146.	S-II-5-S-1	-do-	Jan Mohammad.	-do-	Case in appeal.	On the decision of appeal.
147.	S-II-12-S-2	-do-	Hussain Ahmad.	-do-	Rent not paid.	On the payment.
148.	WIV-9-S-6	Mohni Road.	Ghulam Fatima.	-do-	Dues not cleared.	On the clearance of dues.

149.	S-38-R-149/2	Circular Road.	Bashir Ahmad.	-do-	Writ pending.	On the decision of Writ.
150.	S-III-3-S-20	Paisa Akhbar.	Manzoor Ali.	-do-	Appeal pending.	On the decision of appeal.
151.	S-III-10-S-16	-do-	Makhdom Hussain.	-do-	Case with Settlement Commissioner.	On the decision of appeal.
152.	S-64-R-5	New Anarkali.	Abdullah.	-do-	C. B. awaited from D. S. C. Lyallpur & G.R.W.	After the receipt of C.B's.
153.	S-38-R-199	Circular Road.	Sharifan Begum.	-do-	Case in writ.	On the decision of appeal.
154.	SW-II-27-S-11	Sanat Nagar.	Ghulam Rasool.	-do-	Agreement pending with Addl. S.C. for approval.	On the approval of agreement.
155.	SW-III-13-S-4	Krishan Nagar.	Mohammad Ishaq.	-do-	Agreement pending with Addl. S.C. for approval.	On the approval of agreement.
156.	SW-III-11-S-7	-do-	Ali Hussain.	-do-	Pending for verification of claim.	On the receipt of verification.
157.	SW-II-27-S-4	Sanat Nagar.	Rehmat Ali.	-do-	Verification of claim awaited.	On the receipt of verification.
158.	SW-II-44-S-17	-do-	Rehmat Ullah.	-do-	Transfer Price, Settlement Fees and Rent are out-standing from the transferee.	On the payment of T. P. S. fees and rent.
159.	SW-III-52-S-1	Krishan Nagar.	Naziran Begum.	-do-	Verification of C.B.	On the receipt of verification.
160.	SW-III-30-S-5	-do-	Allah Ditta.	-do-	Verification of claim.	-do-
161.	SW-III-24-S-7	-do-	Munir Hussain.	-do-	Verification of claim.	-do-

1	2	3	4	5	6	7
			FIVE YEARS OLD. PERIOD FROM 1-6-67 TO 31-5-68.			
162.	S-VI-I-S-23	Old Anarkali.	Mohammad Tufail.	-do-	Transfer price are out-standing.	On the payment of T.P. etc.
163.	S-V-6-S-I	Dhobi Mandi.	Mirza Abdul Qadir.	-do-	Rent due from transferee.	On the payment of rent.
164.	S-VI-5-S-I	Old Anarkali.	Mohammad Shafi.	-do-	Transfer are out-standing.	On the payment of T. P.
165.	S-82-R-13	Church Road.	Mohammad Din.	-do-	Case of Agreement Deed pending with A.S. & R C. Lahore.	On the receipt of the agreement after approval.
166.	S-VI-8-S-19	Old Anarkali.	Ghulam Nabi.	-do-	C.B. required from H.Q's. Office.	After receipt of the C.B.
167.	S-W-IV-72-S-8	Rajgarh.	Khushi Mohammad.	-do-	Transfer price not paid property resumed under Settlement Scheme No. VIII.	Application filed.
168.	SW-III-6-S-4	Krishan Nagar.	Mushtaq Ahmad.	-do-	Rs. 1,583.00 are out-standing from the transferee.	On the payment of T. P.
169.	SW-III-15-S-1	-do-	Mohammad Rafique.	-do-	Agreement pending for verification with the Addl. S.C. Lahore.	After the receipt of verification and approval.
170.	SW-III-40-S-I	-do-	Niaz Ahmad.	-do-	Rent and Settlement Fees are out-standing.	On the payment of rent and Settlement fees.
171.	SW-III-30-S-3	-do-	Mohammad Hussain.	-do-	Rent and Settlement Fees are out-standing.	-do-
172.	SW-II-30-S-6	Sant Nagar.	Zaheer-ul-Din.	-do-	Agreement pending for verification.	On receipt of Agreement after approval.

173.	SW-III-40-S-33	Krishan Nagar.	Qamar-ud-Din.	-do-	-do-	-do-
174.	SW-III-42-S-16	-do-	Fazal Haq.	-do-	-do-	-do-
175.	V-NI-I-S-39	Qilla Lachman Singh.	Mohammad Din, etc.	-do-	Rent not cleared.	On the payment of rent.
176.	N-VI-10-S-2	-do-	Imam Bakhsh.	-do-	-do-	-do-
177.	N-VI-10-S-31/33	-do-	Shah Jahan Begum.	-do-	-do-	-do-
178.	N-VI-I-S-34	-do-	Mubarak Ali.	-do-	-do-	-do-
179.	N-VI-I-S-I	-do-	Allah Diya.	-do-	C. B. not traceable.	On availability of C.B.
180.	N-XV-5-S/6	Shahdara Town.	Siraj Din.	-do-	Rs. 366.00 are out-standing as T.P.	On payment of T.P.
181.	N-XV-46-S-12	-do-	Muhammad Siddique.	-do-	Rent not paid.	On the payment of rent.
182.	N-XV-3-S-5	-do-	Ali Muhammad.	-do-	-do-	-do-
183.	S-64-R-40	New Anarkali.	*Mst.* Hussan Ara.	-do-	Writ pending.	After decision of writ.
184.	S-II-2-S-2	-do-	-do-	-do-	C. B. awaited from D.S.C. Karachi.	On receipt of C.B.
185.	S-III-13-S-2	Paisa Akhbar.	Mohammad Yousaf.	-do-	C.B. awaited from D.S.C. III, Lahore.	-do-
186.	W-II-8-S-12	Mohni Road.	Abdul Majid.	-do-	Dues not cleared.	On the payment of dues.
187.	W-II-13-S-9	-do-	Badur-ud-Din.	-do-	-do-	-do-

1	2	3	4	5	6	7
188.	S-64-R-26	New Anarkali.	Abaidullah.	-do-	Writ pending.	After decision of the writ.
189.	S-III-1-S-10	Paisa Akhbar.	Mahboob Hussain.	-do-	Dues not cleared.	On the payment of dues.
190.	S-III-1-S-10	-do-	Shamash-ud-Din.	-do-	-do-	-do-
191.	S-11-13-S-3	-do-	Mohammad Ali.	-do-	Pending.	After decision of writ.
192.	S-II-3-S-1	Anarkali.	Sian Mohammad.	-do-	Dues not cleared.	On payment of T.P., etc.
193.	S-II-21-S-7	New Anarkali.	Dudhan.	-do-	-do-	-do-
194.	S-38-R-175	Circular Road.	Fazal Din.	-do-	Writ pending.	After decision of writ.
195.	S-III-1-S-14	Paisa Akhbar.	Maqsood Ellahi.	-do-	Case in appeal.	After decision of appeal.
196.	S-64-W-78	New Anarkali.	Nazir Ahmad.	-do-	Case with Special Police.	After the investigation.
197.	S-90-R-6	Urdu Bazar.	Shakila Malik.	-do-	Dues not cleared.	On the payment of T.P., etc.
198.	S-II-3-S-37	-do-	Lyal Bhatti.	-do-	Case with S.C.	After decision of the case.
199.	S-90-R-17	-do-	Faqir Mohammad.	-do-	Dues not cleared.	On payment of T.P., etc.
200.	S-90-R-13	-do-	Irshad Begum.	-do-	Claim verification awaited.	After receipt of verification.
201.	S-II-3-S-35	Anarkali.	Mohammad Afzal.	-do-	Dues not cleared.	On payment of T.P., etc.
202.	S-II-11-S-2	-do-	M. Fida.	-do-	-do-	-do-

203.	W-V-1-S-5	Mohni Road.	Bashir Ahmad.	-do-	C.B. awaited from S.D.C.-I, Lahore.	After receipt of verification of C.B.
204.	S-III-3-S-22	Paisa Akhbar.	M. Aslam.	-do-	Rent not cleared.	On the payment of rent.
205.	S-II-15-S-13	Anarkali.	Bashir Ahmad.	-do-	Case with A.S. & R.C., Lahore.	After the decision of appeal.
206.	-do-	-do-	Zainul Abaidin.	-do-	-do-	-do-
207.	S-II-9-S-12	-do-	Mohammad Iqbal.	-do-	Writ pending.	After the decision of writ.
208.	S-90-R-22	Urdu Bazar.	Niamat Bibi.	-do-	-do-	-do-

(*Sd.*)
Deputy Settlement Commissioner,
Centre No. II, Faridkot House, Lahore.
20-6-72

CENTRE III (1971-72)

CASES PENDING FOR THE ISSUE OF P. T. D. FOR THE LAST ABOUT ONE YEAR.

S.No.	Property No.	Location.	Name of transferee/ claimant.	Reason for the non-issuance of the P.T.D.	REMARKS.
1.	SE-II-15-S-11	Ram Gali.	Meraj Din.	Case in appeal.	
2.	S-36-R-46	Railway Road.	Munawar Ali Shah.	Balance of T/Price and S/Fee & Rent have not yet been paid.	As soon as the Govt. dues are paid, the P.T.D. will be issued.
3.	SE-II-27-S-15	Ram Gali.	Fazal Ali.	Verification of C.B. required.	-do-
4.	S-36-R-130	Railway Road.	Abdul Hamid.	Rent not paid, C.B. verification is required.	-do-
5.	SE-II-2-S-25	Lauda Bazar.	Qamar Din.	Writ pending.	
6.	-do-	-do-	Mohammad Ramzan.	-do-	
7.	-do-	-do-	Mohammad Ishaq.	-do-	
8.	-do-	-do-	Ali Mohammad.	-do-	
9.	-do-	-do-	Mohammad Din.	-do-	
10.	-do-	-do-	Najam Din.	-do-	

11.	-do-	-do-	Fida Husain.	-do-	
12.	S-36-R-53	Railway Road.	Hakim Mohammad Yaqub.	Pending for rent distribution.	-do-
13.	SE-III-9-S-4	Prem Gali.	Abdul Razaq.	Verification of C.B. is required.	-do-
14.	SE-II-20-S-23	Ram Gali.	Razia Begum.	T/Price, Rent and S/Fee have not yet been paid.	-do-
15.	SW-II-20-S-27	-do-	Mohammad Sharif.	Agreement deed regarding transfer of rights has not been approved. Due to the Associatee/Transferee is not traceable.	As soon as the A/deed is approved, the P.T.D. will be issued.
16.	SE-9-R-82	Brandrath Road.	Sh. Sabir Ali.	Writ case.	
17.	S-36-R-85 (A)	Railway Road.	Kh. Ghulam Mohyuddin.	Annexure I and II are not received.	As soon as the requisite C.B. delivered to this office. The P.T.D. will be issued.
18.	SE-III-12-S-16	Prem Gali.	Saeed Ahmad.	A/deeds not approved by the S.S.C. Lahore for adjustment.	-do-
19.	SI-72-S-2	Gowalmandi.	Mohammad Afzal Banday.	P.T.D. prepared.	P.T.D. is aspected to be issued within 2 or 4 days.
20.	SI-15-S-33	-do-	Syed Mubarik Ali Shah.	Property resumed.	
21.	SI-9-S-9	-do-	Iqbal Begum.	Pending for appointment of legal heirs.	As soon as the legal heirs are appointed, P.T.D. will be issued.
22.	SI-37-S-1	-do-	Mohammad Amin.	R.B. required for verification of claimant.	As soon as the claimant verified, the P.T.D. will be issued.

1	2	3	4	5	6
23.	SI-4-S-15	Gowalmandi.	Rashid Ahmad, etc.	Rent and S/fee not yet been paid, Annexure II is still awaited.	As soon as the Govt. dues are paid and claim is verified, the P.T.D. will be issued.
24.	SI-33-S-8	-do-	Noor Begum.	Settlement fee and rent not paid.	As soon as the Govt. dues are paid, the P.T.D. will be issued.
25.	SI-44-S-26	-do-	Ghulam Rasool.	Property resumed.	
26.	SI-17-S-4	-do-	Ghulam Mohammad.	Rent and T/Price not yet been paid.	-do-
27.	SI-72-S-2	-do-	Sher Mohammad.	Pending for demarcation.	As soon as the property-in-dispute demarcated, the P. T. D. will be issued.
28.	SI-61-S-15	-do-	Ali Hussain.	C.B. not yet been verified.	As soon as the C.B. verified, the P.T.D. will be issued.
29.	SI-121-S-2	-do-	Mohammad Yaqub.	P.T.D. under preparation.	P.T.D. will be issued within this week.
30.	D/339	I/s Shahalmi.	*Mst.* Rafiqan.	P.T.D. under preparation.	-do-
31.	D/713	I/s Lohari Gate.	Mohammad Hussain.	-do-	-do-
32.	D/1134	-do-	Mohammad Hussain.	Rent not paid.	As soon as the Govt. dues are paid, P.T.D. will be issued.

33.	D/1946	-do-	Mohammad Din.	Rent not paid.	-do-
34.	D/2316	-do-	Habibullah.	Property resumed.	
35.	A/1879	I/s Bhatti Gate.	*Mst.* Sardar Begum.	S/fee and rent not paid.	-do-
36.	D/1340	I/s Lohari Gate.	Ali Mohammad.	T/Price etc., not paid.	-do-
37.	C/1218	Paniwala Talab.	Ghasita Khan.	W. form required for condonation of delay for submission	-do-
38.	D/3766	I/s Lohari Gate.	*Mst.* Hashmat Bibi.	T/Price, S/Fee and Rent have not been paid.	-do-
39.	H/1196	Akbari Mandi.	Mohammad Saeed Khan.	Rent not paid.	-do-
40.	I/1130	Mochi Gate.	Ilimud Din.	Appeal pending.	
41.	H/1415	Akbari Mandi.	Shafiq Ahmad.	T/Price, S/Fee, Rent have not yet been paid.	-do-
42.	B/12	I/s Bhati Gate.	Lal Baig.	Case sent to S. C. for approval of A/deed.	-do-
43.	D/935	I/s Lohari Gate.	Mohammad Ibrahim.	Rent not paid.	-do-
44.	A/1238	I/s Bhatti Gate.	Rehmat Bibi.	Rent not paid.	-do-
45.	D/1272	I/s Lohari Gate.	Mushtaq Hussain.	Property resumed.	
46.	D/3775	-do-	Aqil Ahmad.	S/fee, T/price have not been paid.	-do-
47.	C/1746	-do-	Dildar Ali.	C.B. required from Centre I.	-do-
48.	D/3798	-do-	Chotay Khan.	T/price, S/fee not yet been paid.	-do-

CENTRE III

CASES PENDING FOR ISSUE OF P.T.D. FOR THE LAST 2 Y ll (1970)

S.No.	Property No.	Location.	Name of the Allottee/ Claimant.	Reason for non-issue of P.T.D.	REMARKS.
1.	SI-37-S-7	Gowalmandi.	Badar Din.	Rent not paid.	As soon as Government dues are paid, the P.T.D. will be issued.
2.	SI-5-S-36	-do-	Sardar Begum.	Rent and S/fee not paid, C.B. required.	-do-
3.	SI-129-S-13	-do-	Ahmad Ali.	S/fee, not paid Indemnity bond Rs. 30.00 Non-judicial stamp is required.	-do-
4.	SI-33-S-54	-do-	Liaqut Ali.	P.T.D. prepared.	P.T.D. will be issued within this week.
5.	SI-112-S-1	-do-	Mohammad Ismail.	Property resumed.	
6.	SI-4-S-6	-do-	Fazal Hussain.	S/fee not yet been paid. C. B. under verification.	As soon as the Government dues are cleared, the P.T.D. will be issued.
7.	SI-104-S-25	-do-	Mohammad Hanif etc.	T/price and Rent have not been paid.	-do-
8.	SI-4-S-7	-do-	Allah Ditta.	Revision Petition is pending.	

9.	SI-45-S-19	-do-	Rehmatullah.	Case is with S/Police for investigation.	
10.	SI-77-S-6	-do-	Mohammad Ishaq.	S/fee and rent not paid. C.B. required.	-do-
11.	SI-56-S-11	-do-	Mohammad Yaqub.	S/fee and rent not paid.	-do-
12.	SI-104-S-25	-do-	Mohammad Sharif.	Appeal is pending, stay granted.	
13.	SI-72-S-52	-do-	Mohammad Rafiq.	Case is pending before the Addl. S.C., Lahore.	
14.	SI-40-S-1	-do-	Abdul Rauf.	Auction price not paid in full.	As soon as the Government dues are cleared, the P.T.D. will be issued.
15.	SI-5-S-6	-do-	Aziz-ud-din.	C.B. under verification and S/fee not yet been paid.	-do-
16.	SI-14-S-22	-do-	Bashir Ahmad.	Rent not paid.	-do-
17.	SI-5-S-14	-do-	Badshah Begum.	Property resumed and auctioned in favour of Kh. Habibullah.	
18.	SI-45-S-29	-do-	Mushtaq Hussain.	Case in appeal stay granted.	
19.	SI-68-S-39	-do-	Kamal Din.	Property resumed.	
20.	SI-14-S-3	-do-	Abdul Rashid Qureshi.	S/fee and rent arrears are not paid, C.B. required.	-do-
21.	SI-56-S-23	-do-	Mohammad Bashir.	Property resumed and case in appeal.	

1	2	3	4	5	6
22.	SI-10-S-16	Gawal Mandi.	Jan Mohammad.	Case in Wirt.	
23.	SI-117-S-9	-do-	Dr. Nasir Mahmud.	Rent not paid, C.B. required.	As soon as the Govt. dues are cleared, the P.T.D. will be issued.
24.	SI-15-S-25	-do-	Mohammad Yaqub.	-do-	-do-
25.	SI-11-S-4	-do-	Ghulam Saqlain.	Rent not paid.	-do-
26.	SI-14-S-10	-do-	Bashir Ahmad.	Rent and S/fee not paid.	-do-
27.	SI-24-S-9	-do-	Sughra Bibi.	Revision pending.	
28.	SI-40-S-19	-do-	Mohammad Tufail.	Transfer price and rent are not yet been paid.	-do-
29.	SI-52-S-9	-do-	Master Mohammad Ibrahim.	P.T.D. prepared, litigation pending with C.S.C.	
30.	SI-15-S-7	-do-	Mohammad Abdullah.	S/fee and rent have not yet been paid.	-do-
31.	SI-77-S-10	-do-	Fazal-ur-Rehman.	Property resumed.	
32.	SI-44-S-11	-do-	Mohammad Tufail etc.	Rent not paid.	-do-
33.	SI-76-S-4	-do-	Rehmat Ali.	T/Price not paid.	-do-
34.	SI-36-S-17	-do-	Mohammad Aslam.	Rent not paid.	-do-
35.	SI-47-S-15	-do-	Amina Bibi.	-do-	-do-

36.	SI-37-S-1	-do-	Meraj Din.	T/price and rent not paid.	-do-
37.	D/789	I/S Lohari Gate.	*Mst.* Ghulam Sakina.	-do-	-do-
38.	D/3970	-do-	Ch. Ahmad Din.	Pending condonation of delay of W/form.	-do-
39.	D/2722	-do-	Sardar Ahmad.	C.B. required, rent not paid.	-do-
40.	D/3333	-do-	Mohammad Ali.	T/price etc. not paid.	-do-
41.	D/1027	-do-	Siraj Din.	C.B. required.	-do-
42.	D/740	-do-	Mohammad Saeed.	C.B. required.	-do-
43.	D/3184	-do-	Mistri Rehmatullah.	S/fee, rent not paid.	-do-
44.	D/1364	-do-	Ali Ahmad.	S/fee, rent not paid.	-do-
45.	D/2231	-do-	*Mst.* Chiragh Bibi.	S/fee, rent not paid.	-do-
46.	D/2618	-do-	Hakim Mohammad Abdullah.	-do-	-do-
47.	C/1019	Yakki Gate.	Mushtaq Ahmad.	T/price, S/fee, rent not paid.	-do-
48.	G/1118	-do-	*Mst.* Bilquis Begum.	-do-	-do-
49.	G/353	-do-	Zahur Din.	-do-	-do-
50.	G/1079	Paniwala Talab.	Abdul Aziz.	-do-	-do-
51.	SEII-16-S-17	Ram Gali.	Mohammad Yamin.	Appeal pending.	
52.	SEIII-38-S-7	Prem Gali.		Not relates to Centre III, Lahore.	

1	2	3	4	5	6
53.	SEIII-36-S-42	Railway Road.	Habibullah.	T/price S/fee and rent not paid.	As soon as the Govt. dues are paid, the P.T.D. will be issued.
54.	W-36-R-22	-do-	Fazal Mohammad.	S/fee, and rent have not yet been paid.	
55.	SEII-13-S-14	Ram Gali.	Feroz Din.	-do- and C.B. required.	-do-
56.	SEII-12-S-15	-do-	Mohammad Abdullah.	-do-	-do-
57.	SEII-13-S-87	-do-	Wali Muhammad.	-do-	-do-
58.	SEII-2-S-9	Landa Bazar.	*Mst.* Aziz Begum.	-do-	-do-
59.	S-52-R-52	Nisbat Road.	Allah Dad.	-do-	-do-
60.	SEII-20-S-27	Ram Gali.	Mohammad Salim.	-do-	-do-
61.	SEII-20-S-27	Ram Gali.	Mohammad Salim.	T/price, S/fee, have not yet been paid.	-do-
62.	S-52-R-45	Nisbat Road.	Mohammad Ali.	-do-	-do-
63.	SE-38-R-117	Circular Road.	Mohammad Ramzan.	-do-	-do-
64.	SEII-15-S	Ram Gali.	Ashiq.	Appeal pending.	
65.	S-52-R	Nisbat Road.	Sajjad Hussain.	T/price, S/fee have not yet been paid,	-do-

66.	S-49-R-56	Chamberlane Road.	Abdul Rashid.	Appeal pending.	
67.	S-52-R-52	Nisbat Road.	Haji Mohammad Yaqub.	T/price, S/fee have not been paid.	-do-
68.	SEII-27-S-2	Ram Gali.	Allah Rakhi.	C.B. is required.	-do-
69.	SE-9-R-21	Brandrath Road.	Mohammad Bashir.	T/price and S/fee have not been paid.	-do-
70.	SEII-2-S-25	Landa Bazar.	Haji Allah Ditta.	Writ case pending.	
71.	SEIII-10-S-4	Prem Gali.	Abdul Majid.	T/price, S/fee, have not yet been paid.	-do-
72.	SEII-15-S-8	Ram Gali.	Mohammad Rafiq.	-do-	-do-
73.	SEII-2-S-25	-do-	Wazir Begum.	Appeal pending.	
74.	S-49-R-62	Chamber Lane Road.	Ghulam Nabi, etc.	T/price, S/fee, have not yet been paid.	-do-
75.	SE-9-R/42	Brandrath Road.	Rahat Khatoon.	S/fee, Rent, Transfer price have not yet been paid.	-do-
76.	S-46-R-140	Railway Road.	Sughra Begum.	-do-	-do-
77.	SEII-15-S-5	Ram Gali.	Khuda Bakhsh.	Appeal pending.	
78.	S-36-R-63	Railway Road.	Mohammad Habib.	Balance T/price, S/fee have not yet been paid.	-do-
79.	SEII-13-S-20	Prem Gali.	Mohammad Hussain.	-do-	-do-
80.	S-52-R-52	Nisbat Road.	Mahmudul Hassan.	-do-	-do-
81.	SEII-28-S-21	Ram Gali.	C.B. required.	-do-	-do-
82.	S-36-R-56	Railway Road.	Mohammad Shafi.	T/price and S/fee have not yet been paid.	-do-

CENTRE III

CASES PENDING FOR ISSUE OF P. T. D. FOR THE LAST 3 YEARS. (1969)

S. No.	Property No.	Location.	Name of the Allottee/ Claimant.	Reason for non-issue of P.T.D.	REMARKS.
1.	S-36-R-140	Railway Road.	Abdul Majid.	T/price, S/fee and rent have no yet been paid.	As soon as the Govt. dues are cleared, the P.T.D. will be issued.
2.	SE-9-R-54	Brandrath Road.	Majid Begum.	-do-	-do-
3.	S-36-R-129	Railway Road.	Mohammad Tufail.	Pending regarding verification of compensation book.	As soon as the C.B. is verified, the P.T.D. will be issued.
4.	SEII-20-S-27	Ram Gali.	Iqbal Begum.	Appeal pending.	
5.	SEII-15-S-34	do-	Abdul Karim.	Writ case pending.	
6.	SEII-27-S-1	-do-	Mohammad Ashraf.	T/price, S/fee and rent are not yet been cleared.	As soon as the Govt. dues are cleared, the P.T.D. will be ssued.
7.	D/7802	I/s Lohari Gate.	Ghulam Sabir.	-do-	-do-
8.	D/1883	-do-	Khuda Bakhsh.	Appeal pending.	-do-
9.	D/402	-do-	Badar Din.	S/fee not paid.	-do-
10.	A/2222	I/s Bhatti Gate.	Ghulam Hassan.	S/fee, rent and T/price have not been paid.	-do-

11.	C/366	Paniwala Talab.	Mohammad Ismail.	-do-	-do-
12.	H/512	Akbari Mandi.	Ilam Din.	Case in appeal.	
13.	W-112-R-22	Badami Bagh.	Umar Din.	Rent, S/fee not paid.	-do-
14.	SI-55-S-5	Gowal Mandi.	*Mst.* Halima Bibi.	S/fee and rent not paid.	-do-
15.	SI-42-S-10	-do-	*Mst.* Saeeda Begum.	T/price and rent not paid.	-do-
16.	SI-76-S-12	-do-	Ghulam Sadiq.	-do-	-do-
17.	SI-33-S-54	-do-	Abdul Aziz.	-do-	-do-
18.	SI-5-S-2	-do-	Dr. Zahoor Din.	-do-	-do-
19.	SI-14-S-8	-do-	Mohammad Hanif.	-do-	-do-
20.	SI-45-S-3	-do-	Mohammad Salim.	-do-	-do-

CENTRE III

CASES PENDING FOR ISSUE OF P.T.D. FOR THE LAST 4 YEARS.

S.No.	Property No.	Location.	Name of the Allottee/ Claimant.	Reason for non-issue of P.T.D.	REMARKS.
1.	SI-7-S-16	Gru Arjan Nagar.	Salim Hussain.	T/price and S/fee not paid.	As soon as the Govt. dues are cleared, the P.T.D. will be issued.
2.	SI-53-S-14	Gowalmandi.	Ghulam Sarwar.	R.B. required.	
3.	SI-33-S-20	-do-	Allah Ditta.	Rent and S/fee not paid.	-do-
4.	SI-33-S-42	-do-	Mohammad Umar.	Claim not yet verified.	
5.	-do-	-do-	Qadir Bakhsh.	White C.B. not received.	
6.	SI-3-S-1	-do-	Khuda Bakhsh.	S/fee, T/price, and rent not been paid.	-do-
7.	SI-3-S-4	-do-	Nazar Mohammad.	T/price S/fee not yet been paid.	-do-
8.	SI-116-S-4	-do-	Allah Ditta.	Rent and S/fee not yet been paid.	-do-
9.	SI-33-S-32	-do-	Nawab Din.	S/fee, Rent and T/price not paid.	-do-
10.	SI-14-S-3	-do-	Taj Din.	T/price and Rent not yet paid.	-do-

11.	SI-127-S-25	-do-	Ch. Mohammad Din.	Claim not yet been verified from O.I.R.	
12.	S-49-R-33	Chamberlane Road.	Haji Meraj Din.	T/price and S/fee not yet been paid.	-do-
13.	S-38-R-129	Circular Road.	Mohammad Jamil.	S/fee and Rent not yet been paid.	-do-
14.	S-37-R-26	Dil Mohammad Road.	Ghulam Hussain.	T/price and rent have not been paid.	-do-
15.	SEII-23-S-15	Ram Gali.	Nizam Din.	T/price and S/fee have not yet been paid.	-do-
16.	SEII-20-S-13	-do-	Mohammad Yousaf.	-do-	-do-
17.	SEII-20-S-23	-do-	Razia Begum.	Pending regarding verification of C.B.	As soon as the C.B. is verified, the P.T.D. will be issued.
18.	S-49-R-82	Chamberlane Road.		Appeal pending.	
19.	SEII-23-S-19	Ram Gali.	Mohammad Rahim.	T/price, S/fee and Rent are not yet been paid.	As soon as the Govt. dues are cleared, the P.T.D. will be issued.
20.	SEII-S-28	-do-	Mohammad Ali.	-do-	-do-
21.	S-36-R-128	Railway Road.	Safia Begum.	-do-	-do-
22.	S-49-R-99	Chamberlane Road.	Mahmoodul Hassan.	Balance of T/price, S/fee and rent are not yet been paid.	-do-
23.	SEII-11-S-28	Ram Gali.	Mohammad Ali.	-do-	-do-
24.	SEII-20-S-27	-do-	Mohammad Ali.	Case in appeal.	

1	2	3	4	5	6
25.	SEII-20-S-27	Ram Gali	Mohammad Ali.	Case in appeal.	As soon as the Govt. dues are cleared the P.T.D. will be issued.
26.	SEII-15-S-24	-do-	Ghulam Qadir.	C.Bs. are required for adjustment.	
27.	D/172	I/s Lohari Gate.	Amiruddin.	S/fee and rent are not yet been paid.	
28.	D/2503	I/s Lohari Gate.	Noor Ahmad.	C.B. not yet verified.	As soon as the C.B. verified, the P.T.D. will be issued.
29.	D/3559	-do-	Taj Din.	Property resumed.	
30.	D/2218	-do-	Mehtab Bibi.	T/price, etc., not have been paid.	As soon as the Govt. dues are cleared, the P.T.D. will be issued.
31.	D/3930	-do-	Habibullah.	S/fee and rent not paid.	-do-
32.	D/932	Gumti Bazar.	Ahmad Din.	T/price etc. not cleared.	-do-
33.	A/2023	I/s Bhatti Gate.	Ghulam Fatima.	C.B. bogus declared.	
34.	H/1273	Akbari Mandi.	Fatima Bibi.	S/fee and rent not yet paid.	-do-
35.	G/623	I/s Yakki Gate.	Ghulam Fatima.	S/fee and rent are not yet been paid.	-do-

CENTRE III

CASES PENDING FOR THE ISSUE OF P.T.D. FOR THE LAST 5 YEARS. (1967)

S.No.	Property No.	Location.	Name of the Transferee/ Claimant.	Reasons for the non-issue of P.T.D	REMARKS.
1	2	3	4	5	6
1.	SI-122-S-9	Gowalmandi.	Capt. Walayat Ali Khan.	C.B. required. S/fee not paid.	P.T.D. will be issued as soon as Govt. dues are cleared.
2.	SI-12-S-13	-do-	Abdul Rehman.	S/fee, Rent and T/price not yet paid.	-do-
3.	SI-33-S-49	-do-	Ghulam Qadir.	-do-	-do-
4.	SI-67-S-12	-do-	Mohammad Abdullah.	C.B. required, rent not paid.	-do-
5.	SI-45-S-7	-do-	Pir Mohammad.	S/fee, rent not paid.	-do-
6.	SI-6-S-30	-do-	Nawab Begum.	-do-	-do-
7.	SI-37-S-20	-do-	Mohammad Salim.	S. fee. T/price not paid. C.B. required.	-do-
8.	SI-42-S-11	-do-	Abdul Rehman.	Case pending for appointment of legal heirs.	-do-
9.	SI-33-S-51	-do-	Rafiqur Rehman.	Cases remanded from High Court for judicial hearing.	As soon as the final decision is arrived, the P. T. D. will be issued.
10.	SI-37-S-6	-do-	Mahboob Alam.	S/fee, rent not yet paid.	As soon as Govt. due sare cleared, the P.T.D. will be issued.

1	2	3	4	5	6
12.	SI-37-S-10	Gowalmandi.	Ghulam Hassan.	S/fee, rent not paid and T/price also not paid.	P.T.D. will be issusd as soon as Govt. dues are cleared.
13.	SI-37-S-24	-do-	Nathoo Bibi.	T/price, rent not paid in full.	-do-
14.	SI-27-S-16	-do-	Salim Hussain.	T/price, rent not paid, C.B. required.	-do-
15.	SI-53-S-14	-do-	Ghulam Sarwar.	C.B. required.	
16.	SI-33-S-20	-do-	Allah Ditta.	S/fee, rent and T/price not paid.	-do-
17.	SE-III-12-S-60	Prem Gali.	Ghulam Ali.	S/fee, rent and T/price not paid.	-do-
18.	S-36-R-11	Railway Road.	Zahoor Ahmad.	-do-	-do-
19.	SE-III-9-S-6	Prem Gali.	Mohammad Akram.	-do-	-do-
20.	SE-II-13-S-34(A)	Ram Gali	Saeed Ahmad.	Writ case pending.	
21.	S-36-R-128	Railway Road.	Riaz Ahmad.	S/fee, rent and balance of T/price.	-do-
22.	SE-9-R-82	Bradranth Road.	Jan Mohammad.	Writ cases.	
23.	SE-III-5-S-2	Prem Gali.	Bakhtawar Bibi.	Pending for verification of C.B.	P.T.D. will be issued as soon as the C. B. is verified by the competent authority.
24.	S-36-R-42 / SI-42-S-5	Railway Road.	Fazal Elahi.	Case in appeal.	
25.	SE-III-34-S-11	Prem Gali.	Mohammad Umar.	S/fee, T/price and rent not yet paid.	P.T.D. will be issued as soon as the Govt. duesare cleared

26.	SEIII-10-S-2	-do-	Ghulam Hussain.	C.B. required.	-do-
27.	SEIII-10-S-10	-do-	Maqsood Baig.	Balacne of T/price, S/fee and rent not yet paid.	-do-
28.	S-52-E-54	Nishat Road.	Karimullah Qureshi.	-do-	-do-
29.	SEIII-12-S-54 (A)	Prem Gali.	Noor Fatima.	-do-	-do-
30.	S-49-R-36	Chamberlane Road.	Allah Ditta.	-do-	-do-
31.	S-49-R-68	-do-	Mohammad Ibrahim.	-do-	-do-
32.	S-49-R-26	-do-	Msi. Kalsoom.	Appeal pending.	-do-
33.	S-49-R-74	-do-	Ghulam Rasool.	Balance of T/price, S/fee and rent not yet paid.	-do-
34.	SEIII-12-S 22	Ram Gali.	Allah Din.	-do-	-do-
35.	SEII-16-S-17	-do-	Mohammad Younus Khan.	C.B. is required and balance of T/price is still due.	-do-
36.	SE-29R-54	Brandrath Road.	Nazir Begum.	-do-	-do-
37.	SE-38-R-127	Circular Road.	Zahoor Ahmad.	-do-	-do-
38.	SEII-29-S-9	Ram Gali.	Wali Mohammad.	Verification of C.Bs. are required.	-do-
39.	SEII-11-S-5	-do-	Kishwar Sultana.	Applied for wrong number.	
40.	SEIII-12-S-5	Prem Gali.	Noor Ahmad.	Rent not yet paid.	-do-

1	3	4	5	6
41. SEIII-12-S-12	Prem Gali.	Chiragh Din.	Balance of T/price, S/fee and rent not yet been paid.	As soon as Govt. dues ore cleared, the P.T.D. will be issued.
42. SEII-17-S-5	Ram Gali.	Mohammad Hanif.	-do-	-do-
43. SEII-13-S-19	Ram Gali.	Akbari Begum.	Verification of C.Bs.	As soon as the C. Bs. are verified, the P.T.D. will be issued.
44. SE-9-R-82	Brandrath Road.	Aziz Ahmad.	Writ pending.	
45. -do-	-do-	Ghulam Fatima.	-do-	
46. -do-	-do-	Anwar Hussain.	-do-	
47. -do-	-do-	Rashid Ahmad.	-do-	
48. S-36-R-13	Railway Road.	Hidayatullah.	Balance of T/price, rent etc. have not yet been paid.	As soon as Govt. dues are cleared, the P.T.D. will be issued.
49. S-49-R-72	Chamberlane Road.	Abdullah.	-do-	-do-
50. D/3663	I/s Lohari Gate.	Mohammad Anwar etc.	S/fee rent not paid.	-do-
51. D/3194	-do-	Mohammad Farid.	S/fee and rent not paid and C.B. required.	-do-
52. D/3340	-do-	Mohammad Ismail.	T/price etc. not paid.	-do-
53. D/1190	-do-	Abdul Majid.	-do-	-do-
54. D/1379	-do-	Mohammad Bashir Malik.	-do-	-do-
55. D/1974	-do-	Mohammad Abdullah.	Transfer price etc. not paid.	-do-

56.	D/476	-do-	Mohammad Saeed.	Property resumed.	
57.	D/3340	-do-	Mohammad Ismail.	T/price etc. not paid.	-do-
58.	D/1402	-do-	Sadr-ud-din.	S/fee, not paid.	-do-
59.	D/1177	-do-	Mohammad Hussain.	T/price etc. not paid.	-do-
60.	D/2218	-do-	Nazir Ahmad.	Rent, S/fee not paid.	-do-
61.	D/2424	-do-	Sardar Begum.	S/fee, etc. not paid.	-do-
62.	D/1933	-do-	Mohammad Ishaq.	C.B. required.	As soon as the C. Bs. are verified, the P.T.D. will be issued.
63.	D/3970	-do-	Fateh Mohammad.	C.B. required.	-do-
64.	D/793	-do-	Musharaf Ali.	C.B. required.	-do-
65.	D/1255-58	-do-	Mubarik Ali.	C.B. required.	-do-
66.	D/3755	-do-	Mohammad Aslam.	Claim not yet verified.	-do-
67.	D/850	-do-	Mohammad Shafi.	C.B. not yet verified.	-do-
68.	D/963	-do-	Khalid Kashmiri.	-do-	-do-
69.	D/1821	-do-	Mohammad Hussain.	-do-	-do-
70.	D/682	-do-	Mahmooda Begum.	T/price etc. not yet paid.	As soon as Govt. dues are cleared, the P.T.D. will be issued.
71.	D/4604	-do-	Mohammad Sadiq.	-do-	-do-
72.	D/1404	-do-	Intizar Hussain.	-do-	-do-
73.	D/1720	-do-	Ali Mohammad.	-do-	-do-

1	2	3	4	5	6
74.	D/2464	I/s Lohari Gate.	*Mst.* Nawab Bibi.	T/price etc. not yet paid.	As soon as the Govt.dues are cleared, the P.T.D. will be issued.
75.	D/306	-do-	Allah Ditta.	-do-	-do-
76.	D/1399	Gumti Bazar.	Abdul Salam.	-do-	-do-
77.	C/367	-do-	Mohammad Raghib.	-do-	-do-
78.	C/109	-do-	Bashir Ahmad.	-do-	-do-
79.	C/113	-do-	Mohammad Qasim.	-do-	-do-
80.	C/983	-do-	Mohammad Usman.	-do-	-do-
81.	C/179	-do-	Badar Bibi.	-do-	-do-
82.	C/1253	-do-	Mumtaz Khan.	-do-	-do-
83.	C/368	-do-	Ghulam Farid.	-do-	-do-
84.	C/644	-do-	Ishrat Begum.	-do-	-do-
85.	C/847	-do-	Eid Mohammad.	-do-	-do-
87.	C/59	-do-	Mehtab Din.	S/fee, rent not paid.	-do-
88.	C/94	-do-	Jan Mohammad.	T/price etc. not paid.	-do-
89.	C/1211	-do-	Abdul Majid etc.	-do-	-do-

90.	C/1370	-do-	Abdul Majid.	-do-	-do-
91.	C/674	-do-	Mohammad Din.	-do-	-do-
92.	C/672	-do-	Zakir Hussain.	-do-	-do-
93.	C/904	-do-	Abdul Rafiq.	-do-	-do-
94.	A/1762	Texali Gate.	Mohammad Sadiq.	-do-	-do-
95.	A/429	-do-	Momqan Hussain.	-do-	-do-
96.	A/1671	-do-	Abdul Rashid etc.	C.B. required.	-do-
97.	A/1085	I/s Bhatti Gate.	Fazal Din.	C.B. required.	-do-
98.	E/2303	I/s Shahalmi Gate.	Mohammad Rafiq.	T/price etc. with C.B. required.	-do-
99.	E/2012	-do-	Abdul Rashid.	-do-	-do-
100.	F/2012	-do-	Sarfraz.	-do-	-do-
101.	F/1741	-do-	Nasir Khan.	-do-	-do-
102.	F/2148	-do-	Ilam Din.	-do-	-do-
103.	F/1241	-do-	Nabi Bakhsh.	-do-	-do-
104.	F/2114	-do-	Abdul Samad.	-do-	-do-
105.	F/850	-do-	Heraja Bibi.	Rent and S/fee not yet paid.	-do-
106.	F/860	-do-	Budha.	-do-	-do-

1	2	3	4	5	6
107.	F/932	I/s Shahalmi Gate.	Allah Rakhi.	Rent and S/fee not yet paid.	P.T.D. will be issued as soon as Govt. dues are cleared.
108.	F/1154	-do-	Mushtaq Hussain.	-do-	-do-
109.	F/2715	-do-	Mohammad Rashid.	-do-	-do-
110.	G/353	I/s Yakki Gate.	Zahoor Din.	-do-	-do-
111.	G/1019	-do-	Mirza Mohammad Hussain etc.	-do-	-do-
112.	H/1401	Akbari Mandi.	Abdul Aziz.	CB. under verification rent and S/fee not paid.	As soon as the C.B. is verified, P.T.D. will be issued.

STATEMENT SHOWING CASES PENDING FOR ISSUE OF P.T.D. IN SETT: CENTRE IV, LAHORE.

S.No.	Property No.	Location.	Name of transferee.	Claimant/non-claimant.	Date of application	Reasons for non-issue of P.T.D.	When the issue of P.T.D. is expected.
			5 YEARS OR MORE.				
1.	SE-XIV-55-S-2	Dharampura.	Abdul Rehman.	Claimant.	26-3-62	Rent not paid.	P.T.D. will be issue when the rent paid.
2.	SE-XIV-7-S-3	,,	Siraj Din.	,,	9-4-62	,,	,,
3.	SE-XIV-36-S-1	,,	Hamida Begum.	,,	24-8-63	,,	,,
4.	NE-VIII-7-S-13	Tezab Ihata.	*Mst*. Saida Khanum.	,,	31-12-63	Orders of S.C. awaited for adjustment.	P.T.D. will be issued after the approval of A/Deed.
5.	SE-XIV-49-S-1	Dharampura.	Fakharud Din.	,,	18-11-64	Rent not paid.	P.T.D. will be issued on payment of rent.
6.	SE-XIV-48-S-46	,,	Sadiq Hussain Shah.	,,	18-1-65	Balance of Rs. 560/- due.	P.T.D. will be issued on payment of due.
7.	SE-XIV-19-S-8	,,	Abdul Shakoor.	,,	30-6-65	Orders of Addl: S.C. awaited for adjustment.	P.T.D. will be issued after the approval of A/Deed.
8.	NE-117-R-26	Sultanpura.	*Mst*. Begum.	Non-claimant.	29-7-65	P.T.D. under issue.	

1	2	3	4	5	6	7	8
9.	SE-XIV-65-S-1	Dharampura.	Taj Din etc.	Non-claimant.	5-11-66	C.B. required from S. A. O. (G I & D.S.C. - 1).	P.T.D. will be issues on receipt of C. B.
10.	SE-XIV-10-S-20	"	Wali Muhammad.	"	25-2-67	Rent not paid.	P.T.D. will be issued on payment of rent.
			4 YEARS OLD CASES.				
11.	SE-XIV-64-S-9	"	Muhammad Amin.	"	22-2-68	"	"
12.	SE-XIV-34-S-16	"	Karim Bakhsh.	Claimant.	3-3-69	"	"
			3 YEARS OLD CASES.				
13.	SE-XIV-61-S-10	"	Mohammad Din.	Non-claimant.	13-6-69	"	"
			2 YEARS OLD CASES.				
14.	SE-1-R-90	G.T. Road.	Mohammad Ali Khan.	Claimant.	19-9-70	C.B. equired for completion of C.S.C.-V register.	P.T.D. will be issued when the C.B. are produced by claim.
15.	SE-6-R-187	Mayo Road.	Matloob Ahmad.	"	9-10-70	Appeal pending with Addl. S.C.	P.T.D. will be issued when the case is decided.
16.	SE-XIV-40-S-1	Dharampura.	Mohammad Din etc.	"	9-10-70	Loss of C.B. case.	P.T.D. will be issued when the D.C.B. issued.
17.	SE-XIV-42-S-1	"	Hamida Shemshad Bano.	"	16-10-70	Claim enquiry is pending with S.C. (U).	P.T.D. will be issued as and when the enquiry is completed.

18.	SE-XI-1-S-29	Sarai Amban-wali.	Aziz Din.	,,	18-11-70	T. Price & S/fee due.	P.T.D. will be issued when he clears the dues.
19.	SE-VI-R-210	Mayo Road.	Abdullah.	Claimant.	29-3-71	C.B. awaited from D.S.C. - 111.	P.T.D. will be issued as soon as C.B. received from B.S.C
20.	SE-VI-R-210	,,	Taleh Bibi.	,,	29-3-71	Claim verification awaited.	P.T.D. will be issued as soon the verification is received.
21.	NE-1-R-73/2	G.T. Road.	Fazal Muhammad.	,,	15-6-71	P.T.D. under issue.	,,
22.	SE-XIV-44-S-6	Dharampura.	Abdullah.	,,	9-10-71	,,	,,
23.	SE-XIV-31-S-3	,,	Mehmoda Begum.	,,	24-6-71	,,	,,
			ONE YEAR OLD CASES.				
24.	SE-XIV-6-S-22	,,	Muhammad Din.	Claimant.	4-10-71	Rent not paid.	On payment of rent.
25.	SE-6-R-209	,,	Ghulam Fatima.	Non-claimant.	9-11-70	,,	,,
26.	SE-6-R-250	,,	Hakam Bibi	Claimant.	18-1-72	C.B. awaited from S.A.O. (G).	On receipt of C.B.
27.	SE-XIV-48-S-1	,,	Ghulam Mohammad etc.	Non-claimant.	29-4-72	Appeal pending.	On decision of appeal.
28.	NE-16-R-57	Sultanpura.	Abdul Majid.	Claimant.	4-5-72	P.T.D. under issue.	
29.	,,	,,	,,	,,	4-5-72	,,	
30.	,,	,,	,,	,,	4-5-72	,,	

1	2	3	4	5	6	7	8
31.	SE-XIV-19-S-4	Dharampura.	Muhammad Hussain.	,,	10-5-72	Appeal pending.	On decision of appeal.
32.	NE-1-R-86	G.T. Road.	Abdul Khaliq.	Non-claimant.	15-6-72	Case referred to the addl. S.C. for cancellation of auction.	
33.	SE-6-R-192	Mayo Road.	Maryam Bibi.	,,	7-1-72	P.T.D. under issue.	

Deputy Settlement Commissioner IV,
Faridkot House, Lahore.

LIST OF THE PROPERTIES IN WHICH P.T.D. APPLICATIONS PENDING FOR ONE YEAR. CENTRE V LAHORE.

S.No.	Property No.	Location.	Name of transferee.	Reason of delay.	Approximate date by which P.T.D. will be issued.
1.	SMVIII-101-S-10	Ichhra.	Abdul Haq.	Appeal in High Court Punjab.	Till decision.
2.	SXXIV- 1-S-10/ 2-S-3	Rehmanpura.	Abu Mahmood.	Pending in the Court of D.S.C.-V.	-do-
3.	SXVIII-120-S-12	Ichhra.	Ch. Barkat Ali.	Rs. 3394.00 is recoverable from the tarnsferee due to less of C.B.	Till the duplicate C.B. is issued.
4.	SXVIII-23-S-5	-do-	Ashfaq Hussain.	For approval of A/Deed by S.C.	One month.
5.	SW-94-R-10	Multan Road.	*Mst.* Zumarad Begum.	Pending in the court of A.S. & R.C.	Till decision.
6.	S-XX-3-S-6	Canal Park.	Noor Muhammad.	Case pending in the court of A.S. & R. C.	Till decision.
7.	SXXIV-1-S-15	Rehmanpura.	Mohammad Aslam.	D.S.C. decided the case on 15-6-72. P.T.D. is being issued.	One week.
8.	SXX-19-S-23	Canal Park.	Saiful Maluk.	Case is in the court of A.S. & R.C. Lahore.	Till decision.
9.	SXX-23-S-22	-do-	Sardar Mohammad.	The case has been completed.	One week.

LIST OF THE PROPERTIES IN WHICH P.T.D. APPLICATIONS PENDING FOR TWO YEARS.

1.	79/J	Model Town.	*Mst.* Muzammal Begum.	Due to non-payment of rent.	On recovery of rent.

1	2	3	4	5	6
2.	SXV-62-S-23	Nawan Kot.	Abdul Rahim.	Pending in the court of A.S. & R.C. for want of Red & White C.B. from Centre-I.	Till decision on receipt of C.Bs.
3.	SXXXVI-11-S-11	Garden Town.	Murad Ali.	-do-	-do-
4.	S-86-R-114,116,118	Ferozepur Road.	Anjuman Niama Islam.	For want of C.Bs. from Karachi & Centre-III.	
5.	SXVIII-103-S-35	Ichhra.	Muhammad Din.	For want of recovery of rent and settlement fee.	
6.	SXXIV-5-S-8	Rehmanpura.	Munir Khan.	For want of Red & White C.Bs.	
7.	SXX-34-S-23	Canal Park.	Mohammad Riaz Siddiqi.	For want of recovery of transfer price.	
8.	71/G	Model Town.	Javed Iqbal.	For report of excess land.	
9.	SXX-5-S-32	Canal Park.	Fazal Mohammad.	Subjudice in the court of A.S. & R C.	
10.	S-86-R-218	Ferozepur Road.	Akbar Khan.	File in the court of Chairman, Evacuee Trust Board.	
11.	S-77-R-32	Jail Road.	Abdul Rahim.	For want of Red and White C.B.	
12.	1/C	Model Town.	Sarwar Ali.	For want of C. Bs. and approval of agreement deed.	
13.	8/G	-do-	Ali Mohammad.	C.B. for Rs. 16,500.00 declared as bogus. Transferee has been served to pay one said amount.	
14.	S-86-R-157	Ferozepur Road.	*Mst*. Naveeda.		

APPLICATION PENDING FOR MORE THAN THREE YEARS.

1.	SXX-14-S-4	Canal Park.	*Mst.* Zohra Bibi.	Case in subjudice in the court of A.S. & R.C.
2.	SXX-27-S-26	-do-	Mohammad Ali.	For want of claim verification of his own compensation book.
3.	SXVIII-101-S-10	Ichhra.	Ilam Din.	Case pending in the High Court.
4.	SW-94-R-89-B	Multan Road.	*Mst.* Nathan.	Rs. 1316.00 still payable by her.
5.	SXV-62-S-12	Nawan Kot.	S.M. Sardar.	For want of C.Bs. from Centre-III.
6.	S-85-R-20	Bahawalpur Road.	Mohammad Shafi.	For want of recovery of transfer price.
7.	SLVIII-14-S-5	Kot Lakhpat.	Nawab & Najak.	Pending for want of C.Bs.

APPLICATIONS PENDING FOR MORE THAN FOUR YEARS.

1.	SXX-5-S-44	Canal Park.	*Mst.* Aziz Bibi.	For want of recovery of transfer for want of rent recovery.
2.	SW-94-R-137	Multan Road.	Imam Ali.	For wan. of rent recovery.
3.	SXX-23-S-21	Canal Park.	Sardar Mohammad.	For recovery of transfer price.

1	2	3	4	5	6
		APPLICATION PENDING FOR MORE THAN FIVE YEARS.			
1.	2/B Shop & Quarter.	Model Town.	Mohammad Ramzan.	File is in the Court of Settlement Commissioner.	
2.	SXVIII-120-S-15.	Ichhra.	Phol Mohammad.	File is in the court of A.S. & R.C.	
3.	138/F	Model Town.	S. Mohammad Naqi.	Pending for want of red C.B. which is under preparation in head quarter office.	

Deputy Settlement Commissioner,
Centre-V, Lahore.

STATEMENT SHOWING CASES PENDING FOR ISSUE OF P.T.D.

	S. No.	Property No.	Location.	Name of transferee.	Date of appli.	Reasons for non issue of P. T. D.	Remarks.
5 YEARS 1-6-66 to 31-5-70		Nil.	Nil.	Nil.	Nil.	Nil.	Nil.
4 YEARS 1-6-68 to 31-5-69		Nil.	Nil.	Nil	Nil.	Nil.	Nil.
3 YEARS 1-6-69 to 31-5-70		Nil.	Nil.	Nil.	Nil.	Nil.	Nil.
2 YEARS 1-6-70 to 31-5-71	1.	House No. 1195/C Bangali Mohallah Lahore Cantt.	Bengali Mohallah Lahore Cantt.	Mohammad Bakhsh (Non-claimant)	31-3-71	1. Amount of Rs. 480.00 through association deed not adjusted for want of verification etc. 2. Rs. 210/- still due. 3. C.B. utilized through association not yet verified. 4. Settlement fee due. 5. Rent due.	P.T.D. will be issued as soon as discrepancies are removed.
1 YEAR 1-7-71 to 31-5-72	1.	House No. 1251	Bengali Mohallah Lahore Cantt.	Sufi Habib Ullah (Non-claimant)	18-8-71	Only rent due.	On payment of rent.
	2.	House No. 1455/16	Sadar Bazar.	Niaz Ahmad.	18-9-71	Only rent due.	-do-
-do-	3.	Quarter No. 17	Ahata Sona Mali Lahore Cantt.	Ghulam Rasul J&K non-claimant.)	5-2-72	Only rent due.	-do-
	4.	H.No. 645/18	Moh: Kotwali Lhr.	Fateh Mohammad.	9-8-71	Only rent due.	-do-

(Sd.)
Deputy Settlement Commissioner-VI,
Faridkot House, Lahore.

STATEMENT SHOWING CASES PENDING FOR ISSUE OF P.T.D.
OFFICE OF THE DEPUTY SETTLEMENT COMMISSIONER, VII FARID KOT HOUSE, LAHORE.

Year.	S.No.	Property No.	Location.	Name of Transferee.	Date of application.	Reason for non-issue of P.T.D.	Remarks.
1-6-67 to 31-5-68	Nil.	Nil.	Nil.	Nil.	Nil.	Nil.	Nil.
1-6-68 to 31-5-69	Nil.	Nil.	Nil.	Nil.	Nil.	Nil.	Nil.
1-6-69 to 31-5-70	1.	828-W-5 Pattoki.	Pattoki.	Mohammad Abdullah.	3-2-70	For non payment of rent.	On payment of rent.
	2.	1-S-19A	Raja Jang.	Suleman.	13-4-70	-do-	-do-
	3.	1-14-R-4	Kasur.	Abdul Rahim.	1-6-70	Appeal Case.	On decision of Case.
1-6-70 to 31-5-71	4.	50 Mohallah Judge Waia.	Kot Radha Kishan.	Mirza Muzzam Baig.	17-6-70	Agreement deed pending adjustment will be made after due verification.	After adjustment.
	5.	53 -do-	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-
	6.	18 Islam Road.	Kot Radha Kishan.	Murad Ali.	21-7-70	Transfer price Rs. 3200/- recoverable.	On payment of balance price.
	7.	IV-14-S-75	Kasur.	Muhammad Rafique.	30-7-70	Agreement deed pending, adjustment will be made after due verification.	
	8.	96-Qila Roppa Singh.	Chunnian.	Muhammad Sadiq.	12-8-70	-do-	
	9.	IV-14-S-39	Kasur.	Yaseen Khan.	21-8-70	Rent not paid.	On payment of rent.
	10.	VI-7-S-35	-do-	Muhammad Tufail.	22-8-70	-do-	-do-

11. 101/125 Qila Ropa Singh.	Chunnian.	Qadir Bakhsh.	29-8-70	-do-	-do-
12. 47/2520 Gurbakhsh Singh.	-do-	Atta Muhammad.	8-9-70	-do-	-do-
13. III-28-S-1	Kasur.	Muhammad Hussain.	15-10-70	Agreement deed pending adjustment will be made after due verification.	
14. I-S-11	Khulian.	Ashia Bibi.	19-10-70	Successor in-interest case.	
15. 146 Ward 4	Raiwind.	Fazal Din.	30-10-70	Agreement deed pending, adjustment will be made after due verification.	
16. 167-A-11 Pattoki.	Pattoki.	Ghulam Qadir.	2-11-70	Case in appeal.	On the decision of the case.
17. IV-9-R-56	Kasur.	Muhammad Azeem Khan.	3-11-70	Successor-in-interest case.	
18. 1-Narish Building.	K.R.K.	Iqbal Shah.	10-11-70	For want of rent.	On payment of rent.
19. 1-A -do-	-do-	Rang Elahi.	16-11-70	-do-	-do-
20. IV-8-R-32	Kasur.	Mumtaz Begum.	17-11-70	C.B. under verification.	On receipt of verification.
21. IV-7-R-57	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-
22. 9-Sabzi Mandi.	K.R.K.	Shah Muhammad.	10-12-70	Rs. 4030/- recoverable.	On payment of value.
23. IV-41-S-36	Kasur.	Muhammad Shaffi.	26-12-70	For want of verification of C. B.	On receipt of verification.
24. 874-W-5	Pattoki.	Abdul Ghani.	30-12-70	Loss of C. B.	After issue of D.C.B.
25. 1-Pemar Uttar Road.	K.R.K.	Atta Muhammad.	30-12-70	For want of rent.	On payment of rent.
26. 2- -do-	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-

1	2	3	4	5	6	7	8
	27.	145-W-2	Pattoki.	Nawab Khan.	7-1-71	Transfer price Rs. 300/- recoverable.	On receipt of payment.
	28.	444-W-3	-do-	*Mst.* Janoo.	19-1-71	Remand case.	On decision of the case.
	29.	2-Narish Building.	K.R.K.	Muhammad Youns.	27-1-71	Agreement deed pending.	Adjustment will be made after due verification.
	30.	II-12-R-30	Kasur.	Chotay Khan.	27-1-71	-do-	-do-
	31.	II-19-S-22	-do-	-do-	3-2-71	-do-	-do-
	32.	IV-4-R-18	-do-	Nawab Khan.	20-2-71	Revision case.	After the decision of case.
	33.	31/32, Sirajan.	Chunian.	Syed Manzoor Hussain.	25-2-71	C.B. under verification.	On receipt of verification.
	34.	11-W-2	Raiwind.	Syed Noor Fatima.	17-3-71	Rent Rs. 437 recoverable.	On payment of rent.
	35.	7-Mohajar Street.	K.R.K.	Noor Khan.	24-3-71	T. P. Rs. 250/- recoverable.	On payment of balance.
	36.	IV-24-S-63	Kasur.	Muhammad Bashir.	21-3-71	T. P. payable.	-do-
	37.	414-W-3	Pattoki.	Sher Muhammad.	4-5-71	T. P. recoverable.	On payment of T. P.
	38.	49-Man Singh wala.	K.R.K.	Ghulam Ali etc.	4-5-71	Writ case.	On decision of case.
	39.	III-S-260	Raja Jang.	Mian Muhammad Akram.	11-5-71	A/deed pending adjustment will be made after verification.	On receipt of verification and approval.
	40.	III-S-37	-do-	Shafique Ahmad.	25-5-71	-do-	-do-

41.	III-S-37	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-
42.	23 Safdar Ali Street.	K.R.K.	Muhammad Saddique.	2-6-71	-do-	-do-
43.	54-W-4	Raiwind.	Fazal Din.	21-6-71	Appeal Case.	On the decision of the case.
44.	IV-41-S-28 Kasur.	Kasur.	Chiragh Din.	15-7-71	Agreement deed pending, adjustment will be made after due verification.	On receipt of verification and approval.
45.	949-Ward-6	Pattoki.	Muhammad Ismail.	16-6-71	For want of rent.	On payment of rent.
46.	IV-4-R-35	Kasur.	Ali Muhammad.	10-8-71	Case referred to AS & RC.	On receipt of case.
47.	III-S-12	Raja Jang.	Chiragh Din.	11-8-71	Settlement not paid.	On payment of S/fee.
48.	V-S-106	-do-	Bashir Ahmad.	18-8-71	Rs. 689/- are outstanding.	On payment of T.P.
49.	V-S-287	-do-	Atta Ullah.	18-8-71	C. B. under verification.	On receipt of verification.
50.	1008-W-6 Pattoki.	Pattoki.	Muhammad Hussain.	18-8-71	Agreement deed pending, adjustment will be made after due verification.	On receipt of verification and approval of A/deed.
51.	IV-9-R-38	Kasur.	Hajaran Bibi.	18-8-71	-do-	-do-
52.	V-S-127	Raja Jang.	Muhammad Din.	18-8-71	For want of Settlement fee.	On payment of S/fee.
53.	406-W-No. 3	Pattoki.	Muhammad Saddique.	18-8-71	Writ Case.	On decision of writ.
54.	4-Siddique Street.	K.R.K.	Rahim Bakhsh.	4-9-71	A/deed pending, adjustment will be made after due verification.	On the receipt of verification.
55.	V-B-R-49	Kasur.	Muhammad Saddique.	4-9-71	Claim verification pending.	-do-

1	2	3	4	5	6	7	8
	56.	164/1289	Chunian.	Khushi Muhammad.	7-10-71	For want of S/fee & rent.	On payment of S/fee & rent.
	57.	IV-47	Khudian.	Mehraj Din.	3-11-71	Rs. 37/- are outstanding as rent.	On payment of rent.
	58.	IV-9-R-66	Kasur.	Fazal Din.	16-2-72	Successor-in-interest case.	On the decision of case.
	59.	IV 42-S-2	-do-	-do-	-do-	-do-	-do-
	60.	IX-110	Khudian.	Muhammad Shaffi.	16-2-72	Rs. 848/- are outstanding.	On payment of T. P.
	61.	II-12-R-26	Kasur.	Hajaran Bibi.	4-4-72	Sucessor-in-interest case pending.	On decision of case.
	62.	IX-184	Khudian.	Muhammad Bashir.	7-4-72	Rs. 1050/- out-standing.	On payment of T. P.
	63.	III-S-42	Khudian.	Muhammad Saddique.	7-4-72	C.B. verification.	On receipt of verification.
	64.	35-W-2	Raiwind.	Fateh Muhammad.	11-4-72	Rs. 250/- out-standing.	On payment of T. P.
	65.	VI-S-1	Raja Jang.	Booray Khan.	15-5-72	C. B. under verification.	On receipt of the verification.
	66.	42-Islam Road, K.R.K.	K.R.K.	Muhammad Yasin.	31-5-72	Agreement deed pending, adjustment will be made after due verification.	On the receipt of verification and approval of A/deed.

(Sd.)
Deputy Settlement Commissioner, Centre VII,
Faridkot House, Lahore.

LIST OF PROPERTIES IN WHICH P.T.Ds. APPLICATIONS PENDING FOR ONE YEAR. PLOTS.

Sr. No.	Property No.	Location	Name of Transferee.	Reasons for delay.	Approximate date by which P. T. D. will be issued.
1.	2/D/3-C	Chunian.	Mehar Muhammad.	Non receipt of Red and white C. B. from D. S. C.-VII.	
2.	NW-123-R-63/A	Shahdrah.	Shah Muhammad.	Proof of full payment required from transferee.	
3.	Kh. No. 30/31	Imamia Colony.	Muhammad Amin.	Red C. B. wanted from D.S.C.-II.	
4.	Kh. No. 4515	Krishan Nagar.	Basharat Ali.	Red C. B. in support of payment required.	
5.	Kh. No. 30-Min.	Imamia Colony.	Muhammad Amin.	Red C. B. wanted from D.S.C.-II.	
6.	Kh. No. 3953	Zaildar Road.	Sardar Muhammad.	White C.B. from D.S.C. Sahiwal awaited.	
7.	Kh. No. 1537	Sanda Road.	Muhammad Hayat Noshahi.	Try/Challan not produced by transferee.	
8.	Kh. No. 212	Lajpat Nagar.	Nasib Din.	-do-	
9.	SWIV-5-S-12	Prem Nagar.	Muhammad Gulab, Razia Sultana.	Full price not yet paid.	
10.	Kh. No. 341	Shahdrah.	Fazal-ur-Rehman.	Original Challan required.	
11.	Kh. No. 22	Shahdrah.	Mehraj Din.	Red/White C.B. required from D.S.C.-II.	
12.	Kh. No. 1713	Raj Garh.	Fazal Nisa.	White C. Bs. required from D.S.C.-II, Lahore and Gujranwala.	

1	2	3	4	5	6
13.	Kh. No. 922	Krishan Nagar.	Qaisar Hussain.	Transferee to produced Red C. B. for completion of C.S.C.-V register.	
14.	Kh. No. 1812	Sant Nagar.	Siraj Din.	White C. B. available from D.S.C.-II.	
15.	Kh. No. 344	Shahdrah.	Abdul Salam etc.	Original Challan to be produced by the transferee.	
16.	Kh. No. 470/1	Sant Nagar.	Shaukat Ali Shad.	Sett. Fee not yet paid by the transferee.	
17.	Kh. No. 1674	Chah Miran.	Ghulam Muhammad.	White C. B. required.	
18.	Kh. No. Plot 190	Ram Garh Colony.	Muhammad Iqbal.	Full price not yet cleared by the transferee.	
19.	Kh. No. 88/89	-do-	Janat Bibi.	Red/White C. B. required from D.S.C.-Gujranwala.	
20.	Kh. No. 227	-do-	Muhammad Hussain.	White C. B. required from D.S.C.-II.	
21.	Kh. No. 269	-do-	Nazir Ahmad.	White C. B. required from D.S.C.-Gujranwala.	
22.	Kh. No. 76/1114	-do-	Azeem-ud-Din.	Rs. 400/- yet to be paid by the transferee.	
23.	Kh. No. 3492	Ghunian Bhattian.	Moti.	Rent not paid by the transferee.	
24.	Kh. No. 984	Ahata Makhan Singh.	Ghulam Muhammad.	The original transferee has surrendered his rights in favour of Ghulam Muhammad Statement regarding	

				surrender is to be recorded of original transferee for which he is not attending office.
25.	I.I. No. 3/3522	Tilak Nagar B/Bagh.	Zaheera Begum etc.	C. B. required.
26.	B/974	Inside Lahori Gate.	Muhammad Akbar.	Original Challan required.
27.	D/17 4	-do-	Muhammad Latif.	Challan of Sett. Fee required.
28.	C/549	Pani wala Talab.	*Mst*. Razia Begum.	Challan of transfer price required.
29.	D/815	Gumti Bazar.	Khurshid Ahmad.	-do-
30.	D/1531	Inside Lohari Gate.	Faqir Muhammad.	Challan required.
31.	F/2674	Chuna Mandi.	Muhammad Shaffi.	C. B. and Challan required.
32.	B/1382	Inside Bhatti Gate.	Mst. Iqbal Begum.	Original Challan required.
33.	Kh. No. 1221	Basti Bela Ram.	Ch. Abdul Karim.	-do-
34.	Ahat No. 84	Badami Bagh.	Umar Din.	-do-
35.	C/930	Inside Shah Alam Gate.	Mst. Sardar Begum.	-do-
36.	F/896	Kanari Bazar.	Muhammad Ibrahim.	-do-
37.	Kh. No. 3731	Badami Bagh.	Haji Muhammad Din.	-do-
38.	Kh. No. 8486, 5883 5894	-do-	-do-	-do-
39.	Kh. No. 3732	-do-	-do-	-do-
40.	Kh. 3412/1	-do-	-do-	-do-

1	2	3	4	5	6
41.	Kh. 3509	Badami Bagh.	Haji Muhammad Din.	Original chalan required.	
42.	Kh. No. 6502, 6111	Rahim Road.	-do-	-do-	
43.	E/1978	Chah Tulian.	Malik Nabi Bakhsh.	-do-	
44.	B/1465	Inside Lohrai Gate.	Manga.	-do-	
45.	C/931	Chatta Bazar.	Muhamman Irfan.	-do-	
46.	Kh. No. 969	Inder Nagar Lahore.	Nizam Din.	-do-	
47.	Kh. No. 975	-do-	Naseem Ahmad.	-do-	
48.	Kh. No. 2062	Husnaina Abad.	Rattan.	-do-	
49.	Plot No. 116	Janak Nagar.	Muhammad Iqbal.	-do-	
50.	Kh. No. 1142	Ghandi Park.	Sher Ali.	Balance of Rs. 2500/- still due from him.	
51.	Kh. No. 8871/7275	Nawan Kot.	S. Liaqat Ahmad.	Challan required.	
52.	Kh. No. 2011	Multan Road.	Mst. Maryam Bibi.	C. B. required.	
53.	S-77-R-114	Ganga Ice Factory.	Khair Din.	Original Challan required.	
54.	Kh. No. 8601	Uttam Nagar.	Mst. Anwar Begum.	-do-	
55.	Kh. No. 1655	Multan Road.	Karam Din.	-do-	
56.	Kh. No. 1127	Ghandi Park.	*Mst.* Azizan Bibi.	Challan of transfer price required.	

57.	Kh. No. 4508	Ichhra.	Mst. Bawi.	Challan of rent required.
58.	Kh. No. 8944	Janak Nagar.	Allah Ditta.	Challan of transfer price required.
59.	Kh. No. 1958-57	Canal Park.	Ghulam Hussain.	Challan of transfer price required.
60.	Kh. No. 8950-8995 8994-8750	Nawan Kot.	*Mst.* Nafesti Begum.	Challan of transfer price required.
61.	Kh. No. 1049	Canal Park.	*Mst.* Irshad.	C. B. required.
62.	Kh. No. 8962-8083-	Janak Nagar.	Niaz Ahmad.	Challan of transfer price required.
63.	Kh. No. 2	Inder Nagar.	Raj Bibi.	Original Challan required.
64.	Kh. No. 1176	Nawan Kot.	*Mst.* Saeeda Begum.	C. B. and Challan required.
65.	Kh. No. 5675-76	Uttam Nagar.	Malik Muhammad Shaffi.	-do-
66.	Kh. No. 5675-76	-do-	Malik Fazal Din.	Original Challan required.
67.	Kh. No. 8612	-do-	Syed Bilal Ahmad.	C. B. and original challan required.
68.	Kh. No. 4641	Guru Nanak Nagar.	Muhammad Ismail.	Original Challan required.

(*Sd.*)
Deputy Sett. Commissioner (Plots),
Lahore.

LIST OF PROPERTIES IN WHICH P.T.D's. APPLICATIONS PENDING FOR TWO YEARS.

S. No.	No. of property.	Location.	Name of transferee.	Reason for non-issue of P.T.D.
1	2	3	4	5
1.	Kh. No. 984	Ahata Mukhan.	Muhammad Shabrati.	Property stands resumed under Sett. Scheme No. VIII. The transferee should get the same restored in his favour from S.C. who is competent in this behalf.
2.	Kh. No. 1658	Ram Garh.	Muhammad Boota.	The transferee has not produced the Challans through which payment has been made.
3.	Kh. No. 1626	Kachhoopra.	Nawab Din.	-do-
4.	Kh. No. 926	Ram Garh.	Nazir Hussain.	Rs. 180/- are due from the transferee.
5.	Kh. No. 560	-do-	Faqir Muhammad.	The transferee has not produced the original challan through which the payment has been made.
6.	Kh. No. 1027	-do-	Muhammad Boota.	Rent has not been cleared by the transferee.
7.	Kh. No. 1029	-do-	Muhammad Ismail.	-do-
8.	Kh. No. 7/C 1144	Ram Garh Colony.	Muhammad Ibrahim.	-do-
9.	Kh. No. 2279-2280	Chuna Bhattian.	Muhammad Ali.	The transferee has not produced challan in support of having made payment.
10.	Kh. No. 3500	Chuna Bhattian.	Abdullah.	-do-
11.	Kh. No. 3500	-do-	Muhammad Ayub.	-do-

12.	Kh. No. 1027	Ram Garh.	Muhammad Bashir.	-do-
13.	Kh. No. 3500	Chuna Bhattian.	Sain.	-do-
14.	Kh. No. 1190	Ram Garh.	Alam Khan.	The transferee has not yet paid the rent.
15.	Kh. No. 1158	Ram Garh.	Muhammad Naseer.	The transferee has not produced the challans.
16.	Kh. No. 2278-2281	Chuna Bhattian.	Muhammad Hussain.	Rent still due from the transferee.
17.	Kh. No. 1158	Ram Garh.	Muhammad Meeroz.	-do-
18.	Kh. No. 1158	Ram Garh.	Muhammad Amin.	-do-
19.	Kh. No. 1027	Ram Garh.	Abdul Razzaq.	-do-
20.	Kh. No. 7-C/1144	Ram Garh Colony.	Azim-ud-Din.	Sett. Fee challan required.
21.	Kh. No. 3499	Chuna Bhattian.	Muhammad Sabir.	Original challan required.
22.	Kh. No. 1090	Nai Abadi Ram Garh.	Muhammad Khan.	-do-
23.	Plot No. 5	Ram Garh.	Muhammad Sharif.	-do-
24.	Kh. No. 1386	Baghbanpura.	Muhammad Bashir.	Sett. Fee yet due from the transferee.
25.	Kh. No. 1062	Ram Garh.	Muhammad Sarwar.	-do-
26.	Kh. No. 1158	Ram Garh.	Abdur Rashid.	Original Challans required.
27.	Kh. No. 525	Faiz Bagh.	Muhammad Sadiq.	No. of Kh. to be corrected before issue of P.T.D.
28.	Kh. No. 531-B	Ram Garh Colony.	Bundoo.	Transferee has not cleared the balance.
29.	Kh. No. 1027	Ram Garh.	Muhammad Anwar.	The transferee has not produced Challans.

1	2	3	4	5
30.	Kh. No. 1027	Ram Garh.	Taj Din.	The transferee has not produced challans.
31.	Kh. No. 3090	Gujranpura.	Sabir-ud-Din.	Red C. B. not produced by the transferee.
32.	Kh. No. 1062	Bhaliwal.	Abdul Majeed.	The transferee has not paid the transfer within stipulate period as ordered by the A.S./R.C. 9-12-67.
33.	Kh. No. 3253	Mata Hospital.	Ahmed.	Full payment has not been made.
34.	Kh. No. 3265	Shujah Colony.	Abadan.	Kh. No. is to be changed before issue of P.T.D.
35.	Kh. No. 3253	Shujah Colony.	Muhammad Hussain.	The transferee has not produced the challans.
36.	Kh. No. 3259	-do-	Sarwar Yar Khan.	Original challans required.
37.	Kh. No. 250	Q/Lachman Singh.	*Mst.* Hajra.	-do-
38.	Kh. No. 867	-do-	Rehmat Ali.	-do-
39.	Kh. No. 411	Chatterji Road.	Khurshid Begum.	C/B awaited from D.S.C. Karachi and D.S.C.-II.
40.	Kh. No. 1536	Krishan Nagar.	Siraj Din.	Property stands resumed.
41.	Kh. No. 867	Q/Lachman Singh.	Muhammad Bashir.	Original Challans required.
42.	NWIII-R-23	Ravi Road.	Abdul Aziz.	Approval of agreement of association required.
43.	B/1507	Inside Bhati Gate.	Muhammad Siddique.	Original challans required.
44.	B/1382	Inside Bhati Gate.	Maula Bakhsh.	-do-
45.	D/1399	Inside Shah Alam Gate.	Muhammad Ishaq.	-do-

46.	N/112-E-22	Badami Bagh.	Taj Din.	Rent not cleared by the transferee.
47.	Kh. No. 3298	Lahor Mandi.	Muhammad Latif.	C.B. not produced by the transferee.
48.	C/1334	Shisha Moti Bazar.	Anayat Ali.	Sett. Fee not paid by the transferee.
49.	Plot No. 144	Azim Market.	Muhammad Anwar.	Rent not cleared.
50.	C/589	Water Workers.	Mehraj Bibi.	-do-
51.	SE-40-R-35	Flaiming Road.	Majid.	-do-
52.	C/444	Gumti Bazar.	Ghulam Sabir.	Challan not produced by the transferee.
53.	B/850	Inside Bhatti Gate.	Muhammad Saddique.	Case subjudice in the court of A.S./R.C.
54.	D/1062	Inside Lahori Gate.	Muhammad Saddique.	Settlement Fee and Rent not paid.
55.	D/1061	-do-	Amtul Qadus.	Case is subjudice in the court of A.S./R.C.
56.	Ahata No. 84	Sham Nagar.	Ghulam Muhammad.	Full payment not yet made.
57.	Shop No. 113	Azim Cloth Market.	Abdul Hamid Mirza.	Challan not produced.

(*Sd.*)
Deputy Settlement Commissioner, (Plots)
Farid Kot House, Lahore.

LIST OF PROPERTIES IN WHICH P.T.D's. APPLICATIONS PENDING MORE THAN THREE YEARS.

S. No.	No. of property.	Location.	Name of transferee.	Reason for non-issue of the P.T.D.
1.	Kh. No. 2076	Gujjar Pura.	Charagh Din, *etc.*	Rent has not been cleared.
2.	Plot No. Kh. No. 1	-do-	Muhammad Ishaq.	Plot stand resumed under Sch. VIII.
3.	Kh. No. 145	Ram Garh Colony.	Sarya Azim.	Want of white C.B. from D.S.C. Sahiwal.
4.	Kh. No. 1024	-do-	Abdul Majid.	Balance of T/price has not cleared.
5.	Kh. No. 3522	Badami Bagh.	Liaqat Ali.	Red/White C.B. required from D.S.C. - II.
6.	Kh. No. 6663	Inside Bhati Gate.	Eida.	Red C.B. required from D.S.C. - III.
7.	Kh. No. 12/12	Chunian.	Muhammad Ishaq.	Red/White C.B. from D.S.C. - VII.
8.	Kh. No. 12/12	-do-	Muhammad Ishaq.	-do-
9.	Kh. No. 1872	Raja Jang.	Syed Asiam Shah.	-do-
10.	Plot No. 56	Kot Radha Kishan.	Khushi Muhammad.	The applicant has not produced the Challans.
11.	Kh. No. 8886	Nawan Kot.	Muhammad Siddique.	The Applicant has not produced the Challans.
12.	Kh. No. 8566	Uttam Nagar.	Chanan Khan.	-do-
13.	Kh. No. 9134-35	Janak Nagar, Lahore.	Iftikhar Hussain.	Rent has not paid by the applican'.

(*Sd.*)
Deputy Settlement Commissioner (Plots),
Farid Kot House, Lahore.

LIST OF PROPERTIES IN WHICH P. T. D's. APPLICATIONS PENDING MORE THAN FOUR YEARS.

S. No.	Property No.	Location.	Name of transferee.	Reason for non-issue of P.T.D.
1.	Plot No. 26	Ghari Shahu.	Abdul Aziz.	Full amount not paid.
2.	Plot No. 338	Kot Radha Kishan.	Barkat Ali.	-do-
3.	Plot No. 487	Rai Wind.	Muhammad Shafi.	-do-
4.	Plot No. 314	Kot Radha Kishan.	Abdul Ghafoor Khan.	-do-
5.	Plot No. 11-S-47/A	Raja Jang.	Din Ahmed.	C. B. not produced for completion of C.S.C - V., Register.
6.	-do-	-do-	-do-	-do-
7.	Plot No. 22	Chunian.	Atta Muhammad.	-do-
8.	Kh. No. 3144	Tizab Ahata.	Ali Ahmed.	White C. B. not received from D.S.C. - III.
9.	Kh. No. 3066,69,70	-do-	Wazir Muhammad.	Kh. No. is to be changed before issue of P. T. D.
10.	Kh. No. 293-289	Dharampura.	Muhammad Hussain.	C. B. from Sargodha awaited.
11.	D/864	Inside Lahori Gate.	Muhammad Fazil.	Sett: Fee and rent not paid.
12.	D/2043	Inside Shah Alam Gate.	Muhammad Shafi.	C. B. awaited from D.S.C. - II.
13.	D/2049	-do-	Barkat Ali.	C. B. awaited from D.S.C. - III.

1	2	3	4	5
14.	N. VII-2-S-24/A	Badami Bagh.	Muhammad Sharif.	Full payment not paid.
15.	Kh. No. 3456	-do-	Maula Bakhsh.	C. B. not produced by the transferee.
16.	Kh. No. 2379	-do-	Muhammad Shafi.	Rent not paid.
17.	Kh. No. 2016-B	Mori Gate.	Hamidan Niza.	-do-
18.	Kh. No. 86	Badami Bagh.	Muhammad Yasin.	-do-

(*Sd.*)
Deputy Settlement Commissioner (Plots),
Farid Kot House, Lahore.

LIST OF PROPERTIES IN WHICH P. T. D. APPLICATIONS PENDING MORE THAN FIVE YEARS.

S. No.	No. of plot.	Location.	Name of transferee.	Reason for non-issue of P. T. D.
1.	Kh. No. 8485	Ram Garh.	Rabin Khatoon.	Rent not cleared.
2.	Kh. No. 1995-97	Bharat Nagar.	Fazal Din.	-do-
3.	Plot No. 3000-001	Ram Garh, Colony.	Abdul Aziz.	For want of C. Bs.
4.	Kh. No. 1704	Tizab Ahata.	Muhammad Ibrahim.	For want of Red/White C. B.
5.	Kh. No. 1768	Canal Park.	Nizam Din.	-do-
6.	Kh. No. 4508	Ichhra.	Mehraj Din.	-do-
7.	Kh. No. 2053	Hussnainab Abad.	Mehr Din.	Rent not cleared.
8.	Kh. No. 5404	Guru Nanak Nagar.	Shabrati.	Full price not paid.
9.	Kh. No. 9005/9006	Nawan Kot.	Abdul Razaq.	For want of C. B.
10.	Kh. No. 9149	-do-	Zafar Ali Qureshi.	-do-
11.	Kh. No. 9090/9095, 9088	-do-	Allah Bakhsh.	-do-
12.	Kh. No. 1082	Canal Park.	Noor Muhammad.	-do-
13.	Kh. No. 1229	Ghandi Park.	Tusdaq Hussain.	C. B. required.
14.	Kh. No. 8479	Inder Nagar.	Kalsoom Begum.	Original challans required.

1	2	3	4	5
15.	Kh. No. 8750	Janak Nagar.	Fateh Muhammad.	C. B. required from D.S.C.-Karachi and Gujranwala.
16.	Kh. No. 9398	Nawankot.	Muhammad Akram Khan.	C. B. required from Jhelum.
17.	Kh. No. 2042	Hussainabad.	Muhammad Afzal Khan.	Original challan required.
18.	Kh. No. 2011/S	Nawankot.	*Mst.* Bolqis Begum.	C. B. awaited from D.S.C.-II.
19.	Kh. No. 7794	Ichhra.	Muhammad Ali.	C. B. required.
20.	Kh. No. 8044	Janak Nagar.	Muhammad Nawaz Khan.	Original challans required.
21.	Kh. No. 7765	Ichhra.	Abdul Rashid.	Rent has not paid by the transferee.

(*Sd.*) Deputy Settlement Commissioner (Plots),
Faridkot House, Lahore.

STATEMENT OF APPLICATIONS PENDING FOR ISSUE OF P.T.D's. IN RESPECT OF UN-REGISTERED FACTORIES OF DISTRICT LAHORE.

S. No.	Name of factory	Location.	Name of the transferee.	No. date of application.	Reasons for non-issuance of P.T.D.	When the P.T.D. case can be finalized.
1.	Electric Connection.	168/Mayo Road.	Jiwan Ali.	42/15-2-65	Appeal pending.	After the decision.
2.	Karam S. Floor Mills.	Pattoki.	M/S Mehtab Khan.	115/22-3-65	C.B. required from H.Q.	On receipt of C.Bs.
3.	Pooran Singh Floor.	Link Road.	Muhammad Ismail.	135/26-4-65	Public dues not clear.	After clearance of dues.
4.	Padam E. Works.	R. Road.	Muhammad Hussain.	192/7-9-66	Appeal pending.	After the decision.
5.	Narin Dess Mulhotra.	Krishan Nager.	Saghir Hassain.	201/30-1-67	C.B. required from centre No. 11.	After the receipt of C.B.
6.	Sohil S. E. Shop.	Moughalpura.	Bilal Ahmad.	203/6-4-67	Rent not cleared.	After the clearance of rent.
7.	Kisho Ram Workshop.	Baghbanpura.	Muhammad Shafi etc.	205/8-5-67	-do-	-do-
8.	-do-	Br. Road.	H. Muhammad Hussain.	210/15-2-67	Dispute of demarcation.	After the decision.
9.	Hans. Scale Works.	Krishan Nager.	Masud Ahmad.	218/6-3-68	Account not cleared.	After the clearance of account.
10.	Bhim S. Floor Mills.	Veriam.	Muhammad Yousaf.	214/1-11-67	-do-	-do-
11.	Kundan Lal B. Binding.	Lahore.	Abdul Hamid.	223/11-5-68	-do-	-do-
12.	Karam S. F. Mills.	Jiwa.	Inayat Mashi.	226/30-6-68	C.B. required.	After the receipt of C.B.
13.	Cheep E. Works.	Lahore.	Dost Muhammad.	228/6-2-69	Account not cleared.	Maps required.

1	2	3	4	5	6	7
14.	Kartar F. Mills.	Lahore.	Karam Ilahi etc.	238/31-5-71	Four maps required.	After the receipt of maps.
15.	Mangal Dass Ramdass.	Lahore.	Ch. Muhammad Bakhsh.	241/17-9-71	S/Fee not paid.	After the payment of S/Fee.
16.	United India Press.	Lahore.	Sh. Muhammad Amin.	202/28-2-65 /15-1-72	Account not cleared.	Map not submitted, on receipt of map.
17.	Karnam Singh F. Mills.	Lahore.	Kh. Ahmad Hussain.	248/24-4-72	Discrepency in map.	After receipt of correct map.

(*Sd.*) Deputy Settlement Commissioner (Factories),
Faridkot House, Lahore.

ضمیمہ ۔ ۳

(بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر ۲۹۳)

Annexure 'A'

(C) CINEMAS IN WHICH ARREARS OF PRICE ARE OUTSTANDING.

S. No.	Name of the Cinema and Location.	Name and address of transferee/ auction purchaser.	Date on which transfer/auction and the price.	Amount Payable.	Reasons for not making efforts for recovering the amount for specified period.	The date by which the final payment is likely to be recovered from the defaulters.
1.	Capital Cinema Abbot Road, Lahore.	*Mst.* Kishwar Sultan Jehan Begum d/o Nawab Zulfiqar Ali Khan through her attorney S. Iqbal Hassan N-549. Summanabad, Lahore.	Dated 12-4-62 Rs. 36 Lacs.	Rs. 2204538/-	Demand notice was issued on against which she filed a Civil Suit and obtained a stay order which is still operation against which the Department filed Civil Misc. in the High Court for vacation of stay order.	As soon as the High Court has decided our Civil Misc. the recovery will be made from the defaulter.
2.	Plaza Cinema, Queens Road, Lahore.	M/S M. F. Shafi and M. A. Affandi c/o Cinema.	Dated 10-2-60. Rs. 9,48,842/-	Rs. 267725/-	The transferees filed L.P.A. which was remanded to S. C. (Ind.) and still pending for decision about repair claim.	Recovery will be made as soon as the case is decided by the S. C. (Ind.).

1	2	3	4	5	6	7
3.	Regal Cinema, Mall Road, Lahore.	W. Z. Ahmad.	Dated 15-2-60 Rs. 15,19,962/-	Rs. 1007533/-	The Deptt. has filed L. P. A. against the High Court's order.	Recovery will be made as soon as L.P.A. filed by the Department is decided.
4.	Shah Noor Studio (Shari Studios) Multan Road, Lahore.	Shaukat Hussain Rizvi Multan Road, Lahore.	Dated 12-1-60 Not yet avaluated.		The case is subjudice in Supreme Court.	The case will be finalized as soon as the case has been decided by Supreme Court.
5.	Machinery of Regent Cinema Lahore.	Mr. Waqi-ud-Din, 28-C, Model Town, Lahore.	Dated 26-1-60 Rs. 8,600/-		Neither the C.B. nor the whereabouts of the auction purchaser are forth comming. However, the D.S.C., concerned has been asked to trace out the C. B. of the A./ Purchaser.	As soon as the C. B. is found out, adjustment will be made and the case will be finalized.
6.	Machinery of Garison Cimena, Lahore Cantt.	Mr. Iqbal Ahmad c/o Centuray Picture.	Dated 30-10-59 Rs. 6,500/-	Rs. 1000/-	Rs. 1000/- deposited by the A/Purchaser as earnest money with the D.R.C., Lahore has been required repay from D.R.C., Lahore is still awaited.	As soon as reply from D.R.C. is received, the case will be finalized.
7.	Puncholi Studio No. 2, Muslim Town, Lahore.	Farkh Hussain and S. Fayaz Hussain Shah 3-Noon Evanue Mus-	Dated 9-10-57 Rs. 89,500/-	Rs. 89,500/-	Demand notice has been served and further action is being	If they fail to pay the amount in time the matter will likely refer

		lim Town, Lahore.			taken.	to the D. C., for prosecution to the defaulter.
8.	Ritz Cinema, Mcleod Road, Lahore.	S. Sibtain Fazali 8-Dayal Singh Mansion, The Mall, Lahore.	Dated 3-2-64 Rs. 5,08,504/-	Rs. 91166.50	Some of the applicants for transfer have filed L. P. A. against the transfer of the Cinema made to Mr. Fazali. The S. C. (Ind.) had ordered that price in the relevent record should be with-held till the decision of the case by the High Court.	The case will be finalized after the L. P. A. is decided by the High Court.
			*Posting and adjustment of the			
9.	Nishat Cinema, Abbot Road, Lahore.	M/s. Nishat, Theatre Ltd. c/o Cinema.	Dated 20-5-60 Rs. 6,05,942/-	Rs. 71383/-	A demand notice has been issued on 10-6-72.	If they fail to pay the amount further action will be taken against them.
10.	Imperial Cinema, Multan Cantt.	Kh. Abdul Rahmen c/o The Cinema, Multan.	Dated 30-11-59 Rs. 5,20,000/-	Rs. 5,20,000/-	The case is pending in the court of S. C. (Ind.) on remand from the High Court.	As soon as the S.C. (Ind.) has decided, the recovery will be made.
11.	Machinery of Bait - ul - Mall, Multan.	Mr. Abdul Haye Khan.	Dated 10-12-57 Rs. 2,000/-	Rs. 2,000/-	No claim for payment of auction price is forth-comming nor where-abouts of the auction purchaser are available. However D. S. C. Multan has been asked to find out the particulars of payment as well as auction purchaser. The case will be finalized as soon as the information is received from the D. S. C. Multan.	

1	2	3	4	5	6	7
12.	Bharat Cinema, Okara.	Malik Muzaffar Ahmad.	Dated 27-3-60 Rs. 9,50,000/-	Rs. 97,460/-	Write case against recovery of auction price.	
13.	Prince Cinema, Ahmadpur East.	Syed Sardar Ali Shah and other c/o Evacuee.	Dated 21-12-57 Rs. 2,50,000/-	Rs. 70,000/-	The transferee has filed writ petition and obtained a stay order from the H/Court.	Recovery will be made as and when the W. P. is decided by the High Court.
14.	Mansoor Friends Cinema, Rahimyarkhan.	M/s. Jaman Khan and other c/o Cinema.	Dated 21-12-57 Rs. 1,71,000/-	Rs. 86411/-	The D.S.C. concerned has been asked to make payers entries in the C.Bs. of other co-auction purchasers who have got adjusted their C. Bs. in other properties instead of the Cinema.	As soon as the D. S. C. has made reverse entries in the C. B. the case will be finalized.
15.	Nigar Parkash Cinema, Rawalpindi.	S. M. Saeed c/o Cinema.	Dated 8-6-70 Rs. 7,52,000/-		The associatees had filed W. P. against the adjustment of deferred amount of their C.Bs. The W.P. has been accepted by the H/Court and the case ramanded to A. S. C. (Ind.).	The demand will be worked out against the auction purchaser and the case be finalized as soon as the case is decided by the A.S.C. (Ind.).

16.	Cirose Cinema, Murree.	Sultan Ahmad, Muhammad Din and Co. 78 Kashmir Road, Rawalpindi.	Dated 27-9-60 Rs. 2,74,984/-	Rs. 97172.50	A C. B. of equvalent amount is pending with the Civil Court.	As soon as the case is decided by the court, the case will be finalized.
17.	Machinery and Furniture of Lansdown Cinema, Campbellpur.	Unqa Begum, 2429/C, Mohalla Marviba, Peshawar.	Dated 28-10-59 Rs. 16,000/-	Rs. 16,000/-	Only C.B. is awaited and posted in C.S. C.-V Register.	As soon as the C.B. has been received from the D.S.C., the case will be finalized.
18.	Nishat Cinema, Sargodha.	Ch. Hassan Din c/o Cinema.	Dated 30-11-68 Rs. 1,67,168.75	Rs. 69,019.75	Demand notice was issued but his case has been taken up in Suo Moto revision in respect of examption for payment of lease money.	As soon as the case is decided by the S. C. (Ind.) recovery will be made.
19.	Prem Talkies, Jaranwala.	Malik Khuda Bukhsh c/o Sheikh and Co. 55-Flaming Road, Lahore. Malik Bashir Ahmad, Ghala Mandi Jaranwala.	Dated 16-12-64 Rs. 2,70,000/-	Rs. 199666/-	They filed W. P. and obtained stay order. The case is still pending in the High Court.	Recovery will by made as soon as the W. P. is decided.

(D) INDUSTRIAL CONCERNS IN WHICH ARREARS OF PRICE ARE OUTSTANDING.

Annexure 'B'

S. No.	Name of the Cinema and Location.	Name and address of transferee auction purchaser.	Date on which transfer/auction and the price.	Amount payable.	Reasons for not making efforts for recovering the amount for specified period.	The date by which the final payment is likely to be recovered from the defaulters.
1.	Harjimal Bashasher Nath Cotton Factory, Chhanga Manga.	Mr. Muhammad Yousaf House No. 386/1/3, Delhi Gate, Lahore.	13-6-61 Rs. 15,600/-	Rs. 14,671/-	Notice issued. The purchaser has alleged that he has made full payment. He has been asked to produces the receipts of payments.	The case will be finalized on receipt of documents from the purchasers.
2.	Chuharmal Dudhamal Cotton Factory, Chunian.	*Mst.* Rashidan C/o Zeenat House, 23, Anarkali, Lahore.	30-6-65 Rs. 5,250/-	Rs. 5,250/-	The C.B. of the claimant is missing. The A.S.C. (R & A) has been requested to issue D. C. B.	The case will be finalized on receipt of D. C. B.
3.	Union Press, Kasur.	Ch. Habib Ullah c/o Union Press, Kasur.	18-2-57 Rs. 74,400/-	Rs. 32,846/-	Notice was issued to the auction purchaser who has intimated their C.B. is lying in the office of the D.S.C., Lahore.	The auction will be taken on receipt of C. B. from the D. S. C., Lahore.
4.	Desh Cotton Factory, Chuharkana.	Mian Muhammad c/o Factory.	8-3-65 Rs. 2,98,849/-	Rs. 33,015/-	Final notice has been issued on 12-6-1972 to clear his arrears.	The case will be finalized after clearance his dues.
5.	Ranjeet Cotton Factory, Nankana Sahib.	M/s Riaz Ahmad and Sons, 71- The mall Lahore.	5-3-63 Rs. 1,17,000/-	Rs. 1,17,000	Last notice issued on 15-5-67 the transferee has filed a representation to decide the dus against his dues.	The case will be finalized after the decision of the case.

6.	Karamshee Shamshee Cotton Factory, Sargodha.	M/s. Iqbal Hussain Kirmani and Co., Sargodha.	8-6-72 Rs.11,00,000/-	Rs.11,00,000/-	This concern has been transferred to them recently by the order of C.S.C., dated 6-6-72.	The case will be finalized on receipt of payment.
7.	Gurunanak Cotton Factory, Sillawala.	M/s. Muhammad Hanif & others c/o Factory.	28-10-57 Rs.2,24,000/-	Rs. 49,386/-	The case is pending in the High Court.	The case will be finalized after the decision of High Court.
8.	Gurunanak Cotton Factory, Tandlianwala.	Haji Izhar Hussain c/o Factory.	27-1-65 Rs.3,89,892/-	Rs. 29,971/-	The claimant died and his legal heirs are being directed to clear his dues.	The case will be decided after the clearance the dues.
9.	Premsingh Deviditta Mal Cotton Factory, Gojra.	Muhammad Hussain Elahi Bakhsh, 7-Begum Road, Lahore.	3-6-61 Rs.6,21,000/-	Rs.2,16,866/-	The Central Government has allowed to pay the arrears by instalment upto 15-10-74.	The case will be finalized after the clearance of dues.
10.	Madan Cotton Factory, Pirmahal.	*Mst.* Anwar Sultan Jehan Begum House No. 600/B, 10-1, Mohallah Sultan Jhang Saddar.	9-4-58 Rs. 86,107/-	Rs. 86,107/-	The C.B. of the purchaser is being prepared by the Addl. S. C. (A&R) Lahore.	The adjustment will be made on receipt of C. B. from the said office.
11.	Hari Ram and Co., Jaranwala.	M/s Kalam Ullah & others, c/o Factory.	18-10-58 Rs.5,40,000/-	,000/-	The C.B. of transferees of full payment. The writ of the auction purchaser is pending in the High Court regarding their claim.	The case will be finalized on the the decision of the writ.
12.	Manoharlal Cotton Factory, Jhang.	M/s Mukhtar Ahmad and other c/o Factory.	2-8-60 Rs.4,40,639/-	Rs.4,11,631/-	The auction purchaser has filed a writ petition in the High Court which is still pending.	The case will be finalized after the decision of the writ.

1	2	3	4	5	6	7
13.	Jindaram Cotton Factory, Jhang.	Mr. Abdul Wasy 80-C Model Town Lahore.	10-9-59 Rs.4,65,400/-	Rs.4,65,400/-	The purchaser has filed an appeal before the S.C.(Ind.) for reduction in transfer price.	The case will be finalized after the decision of the appeal.
14.	Bootaram and sons, Cotton Factory, Jhang.	Siraj-ud-Din Ghalla Mandi Jhang Saddar.	8-9-59 Rs.1,15,000/-	Rs. 56,662/-	The C.B. are pending for order of the Government regarging adjustment of C. Bs. without Agreement Deed.	The adjustment will be carried out and finalized on receipt of orders.
15.	Talwar Cotton Factory, Multan.	Shah Ehsan Ellahi r/o Chichawatni.	12-3-71 Rs.2,30,000/-	Rs. 1,62,000/-	The auction purchaser has filed a writ and stay order obtained from the High Court.	The case will be finalized after the decision of the High Court.
16.	Gopal Sohai Shiv Narain Cotton Factory, Multan.	Ch. Hussain Ali and others Batala House Chowk Bazar, Factory, Multan.	25-6-59 Rs. 3,01,000/-	Rs. 24,252/-	The auction purchaser had not produced the document of his C. Bs. already adjusted.	The case will be finalized on receipt of documents.
17.	Dhanpatmal Jawaladass Cotton Factory, Khanewal.	Haji Murad Bakhsh c/o Jallender Ice Factory Multan.	24-8-59 Rs. 3,83,000/-	Rs. 3,40,961/-	The auction purchaser stated that he had deposited all the dues through C. Bs. He has been given notice to produce C. Bs.	The case will be decided on receipt of C. Bs.
18.	Jagan Nath Ram Saroop Cotton Factory, Khanewal.	Sh. Muhammad Rafiq House No. 259, ward No.2, Hussain Agahi Multan.	24-8-59 Rs.2,71,000/-	Rs. 2,71000/-	The claimant has intimated that he has made the payments and he has supplied a particular about C. Bs.	The case will be decided on receipt of the C. Bs. from the D. S. C.

19.	Devi Dass Hans Raj Cotton Factory, Mian Channu.	*Mst.* Khair-un-Nisa House No. 10/57, Mian Channu.	5-10-59 Rs. 2,06000/-	Rs. 71,323/-	The caee is pending before S. C. (Ind.) regarding reduction of price.	The case will be finalized on the decision of S. C. (Ind.)
20.	Gur Bakhsh Singh Cotton Factory, Burewala.	Aziz Khan and others c/o Factory.	7-1-60 Rs.15,95,000/-	Rs. 7,613/-	The C. B. of the purchaser is with the Enforcement Staff.	Action will be taken on receipt of C. B.
21.	Uttarchand Hanunram Cotton Factory, Abdul Hakim District Multan.	Mr. Muhammad Yaqoob Khan, 455-Shah Bazar, Lahore.	3-9-59 Rs. 12,000/-	Rs. 7,000/-	He has stated that he has since deposited the entire price. He has been asked to deposit Treasury Challan.	The case will be decided on receipt of Challans.
22.	Hargobind Ram Cotton Factory, Tulamba.	Muhammad Ali and others, c/o Factory.	1-10-59 Rs. 2,17,000/-	Rs. 313/44	Notice has been issued to deposit 313.44.	The case will be finalized on receipt challan of payment.
23.	Punjab Textile Mills, Sahiwal.	M/s Abdul Latif *etc.* c/o Factory.	16-4-64 Rs. 8,07,951/-	Rs.2,03,944/-	The Central Government has allowed installments upto 17-3-72, for Rs. 50,000/- for season.	The case will be decided on receipt of all payment.
24.	Fatehchand Ramdittamal Cotton Factory, Okara.	Ch. Mehar Muhammad c/o Mehar Cotton Industries, Okara.	29-11-62 Rs. 6,70,000/-	Rs. 2,69,608/-	Notices were issued for paymemt. He could not deposited the balance. The Central Government allowed instalments for payment upto Sept. 1971. Period expired. Notice issued.	The case will be finalized on receipt of payment.

1	2	3	4	5	6	7
25.	Dhanpatmal Bhagwandass Cotton Factory, Sahiwal.	Muhammad Din and Muhammad Latif.	Rs. 4,69,258/-	Rs. 2,97,200/-	Writ case is pending in the High Court.	The case will be decided after decision of the writ.
26.	Jai Bhagwandass C/F, Okara.	Sh. Muhammad Shafique and others C/o Lahore Naulakha Transport Co., Lahore.	12-8-65 Rs. 5,97,779/-	Rs. 5,20,933/-	Four C. Bs. alongwith other documents were sent to D.S.C., Karachi, for enquiry and verification eg. gennuiness of documents.	The case will be finalized on receipt of document from the D. S.C., Karachi.
27.	Barkatshah Ramlubhaya Cotton Factory, Arifwala.	M/s Bagh Ali Sukhera and Others.	26-9-59 Rs. 9,70,000/-	Rs. 1,28,000/-	Notice issued to the Auction purchaser to produce Treasury Challans and Compensation Book of Bagh Ali Sukhera is pending for adjustment for some certificates.	The case will be finalized on receipt of documents.
28.	Dhanpatmal Jawaladass Cotton Factory, Arifwala.	Ch. Muhammad Ramzan C/o Factory.	Rs. 13,80,000/-	Rs. 9,13,287/-	He was allowed to deposit amount installment by the order of the Central Govt. The period has now expired. Notice has been issued.	The case will be decided on receipt of full payment.
29.	Bashasher Dass Cotton Factory, Pakpattan Sharif.	Malik Khurshid Ahmad & others C/o Factory.	14-10-60 Rs. 4,80,964/-	Rs. 16,022/-	The auction purchaser filed writ petition in High Court.	The case will be finalized after the decision of the High Court.

30.	Keshoram Cotton Factory Wasawala, Distt: Sahiwal.	Sh. Muhammad Ayub C/o Factory.	3-9-59 Rs. 3,60,000/-	Rs. 76,500/-	The auction purchaser filed writ petition in High Cour.	The case will be finalized after the decision of the High Court.
31.	Dhanpatmal Bhagwandass Cotton Chichawatni.	M/s. Haq Brothers & others 7/G, Model Town, Lahore.	19-5-64 Rs. 418,904/-	Rs. 1,28,668/-	The auction purchaser has intimated that they have deposited entire price through the C. Bs.	The C. Bs. are being collected from the D. S. C., Lahore. The case will be finalized after the receipt of documents.
32.	Jagan Nath Murlee Dhar Cotton Factory, D.G. Khan.	*Mst.* Akhtar Bano C/o Factory.	10-10-59 Rs. 1,70,000/-	Rs. 41,643/-	The auction purchaser has surrendered his rights in favour of Manzoor Elahi. The surrender rights being accepted after hearing the parties.	The case will be finalized after hearing the party of A. S. C. (Ind.)
33.	Kalyandass Cotton Factory Kot Mithan District D.G. Khanr	*Mst.* Akhtari Khanum C/o Factory.	9-9-59 Rs. 38,300/-	Rs. 23,721/-	The appeal is pending before the S.C. (Ind) reg. Agreement Deed.	It will be finalized after hearing of S. C. (I)
34.	Jhanjira Cotton Factory, Khan Garh Distt. Muzaffargarh.	Mr. Abdul Majid C/o Factory.	8-7-63 Rs. 70,000/-	Rs. 16,352/-	The auction purchaser has filed writ petition in the High Court.	The case will be decided after decision of the High Court.
35.	Budharam Cotton Factory Khan Garh Distt. Muzaffargarh.	Muhammad Ishaq Ahmad, C/o Factory.	30-12-59 Rs. 25,000/-	Rs. 803/-	Notice issued.	The case will be finalized on receipt of payment
36.	Krishna Cotton Fac-Factory, Mandi Bahauddin.	Mr. Abdul Ahad and others, House No. 3 330, Mandi Bahauddin.	5-12-59 Rs. 88,000/-	Rs. 13,608/-	The auction purchaser has filed writ petition in the High Court.	The case will be finalized after the decision of the writ.

1	2	3	4	5	6	7
37.	Beharilal Pewarkadass C/F, Rahimyar-Khan (New)	*Mst.* Aziz Fatima and others C/o Factory.	4-11-59 Rs. 1,61,000/-	Rs. 64,322/-	The auction purchaser has intimated that he has paid the price through C. Bs.	The case is being decided.
38.	Seth Dewarkadass C/F, Zahid Pir Distt: Rahimyar Khan.	Nazir Muslim and others, 42-Tariq Road New Shahe, Multan.	22-8-59 Rs. 8,00,000/-	Rs. 7,12,965/-	Civil Suit is pending in the Civil Court, Rahimyar Khan. However C. Bs. amounting to Rs. 7,00,000/- are pending for adjustment.	The case will be finalized after decision of the Civil Suit.
39.	Kanwar Bhawan Sidcobindram C/F, Chuni Got Distt. Rahimyar Khan.	Sh. Muhammad Siddique C/o Factory.	23-1-68 Rs. 52,000/-	Rs. 35,000/-	One C. Bs amounting to Rs. 35,000/- is pending verification.	The case will be finalized after the verification of the C. Bs.
40.	Mobhair Cotton Factory, Fort Abbas	Sher Muhammad and others C/o Factory.	12-1-60 Rs. 4,40,887/-	Rs. 75,747/-	The purchaser has stated he has deposited the balance through C. Bs. the matter is being decided.	The case will be finalized after completion of the case.
41.	Gilani Cotton Factory, Uchh Sharif, District Rahimyar Khan.	Abdul Ghafoor and others C/o Prince Cinema, Ahmadpur East	26-5-62 Rs. 45,000/-	Rs. 851/-	Notice has been issue.	The case will be finalized after the receipt of the payment.
42.	Lyallpur Krishna General Mills, Liaqatpur.	M/s. Anwar Adil Clifton Road Karachi-5.	Rs. 1,65,000/-	Rs. 90,000/-	Notice under MLR-87 is being issued.	The case will be finalized after the expiry of the notice.

43.	National Cotton Factory, Khanpur.	Seth Abdul Hamid, C/o Factory.	9-9-1959 Rs. 6,52,000/-	Rs. 6,52,000/-	Notice under ML-R-87 issued on 30-5-71.	The auction will be taken after the expiry of the date.
44.	Lachhmandass Garga Sagar C/F, Chishtian.	Kanwar Muzafar Ali Khan C/o Factory	2-12-59 Rs. 4,47,925/-	Rs. 4,22,925/-	Notice under ML-R 87 issued on 15-5-72.	The auction will be taken on receipt of Acknowledgement form the auction purchaser.
45.	Banwarilal Lilachar, Cotton Factory, Haroonabad.	Mr. Abdul Haque P. I. B., Colony, Karachi.	4-4-60 Rs. 4,33,796/-	Rs. 57,676/-	Repair claim is pending for decision.	The case will be finalized after the decision of repair claim.
46.	Pir Sardar Cotton Factory, Sadaqabad.	Syed Ghulam Miran Shah C/o Factory.	3-12-61 Rs. 50,000/-	Rs. 42,500/-	The auction purchaser an appeal before the SC (Ind) for festoration.	The case will be finalized after the order of (Ind.)
47.	Lyallpur Krishna General Mills, Khanpur.	Malik Muhammad Ashaq 89-Sohial Street, Chamber Lane Road, Lahore.	Rs. 2,12,562/-	Rs. 2,12,562/-	The auction purchaser has filed a writ in the High Court and obtained stay order.	The case will be finalized on receipt of orders from the High Court.
48.	Ganesh Cotton Factory, Sargodha.	Mohd. Aqil Ishaqi etc. 648-Sikandar Mansion Jamshed Road, Karachi	4-1-71 Rs. 7,38,800/-	The C/Govt. allowed the transferees to pay the price in yearly instalments of Rs. 1,50,000/- each and also to file Agreement of Associations. They have filed Agreement for Rs. 50,524/-.		
49.	Prem Ice Factory, Ichhra, Lahore.	Major Sardar Akbar Ali Khan and others C/o Factory.	22-6-59 Rs. 5,20,000/-	Rs. 5,040/-	The case is subjudice in the court of SC (Ind).	As soon as the case is decided recovery will be made.

1	2	3	4	5	6	7
50.	Laxmi Ice Factory, Barood Khana, Lahore.	*Mst.* Hurmat-un-Nisa 2-A/124, Hafiz Manzil Nazamabad, Karachi.	20-9-61 Rs. 5,75,000/-	Rs. 2,96,344/-	In the writ petition filed by the auction purchaser, the High Court has decided and ordered that with the portion in the factory occupied by *Mst.* Ghulam Fatima be got vacated handed over to the Auction purchase its equivalent price be reduced.	As soon as the possession has been handed over to the Auction purchaser, recovery will be made. The D. S. C., concerned has to get the portion vacated but not yet got vacated.
51.	Ganga Ice Factory, Lahore Cantt.	*Haji* Muhammad Yar & others C/o Factory.	17-8-60 Rs. 5,40,000/-	Rs. 2,82,252/-	The auction purchaser filed LPA & a Stay Order granted by the High Court.	As soon as the L.P.A. is decided by the High Court and Stay vacated recovery will be made.
52.	Tirathram Ice Factory, Kasur.	The Department has filed a Civil Suit and the whole record is with the counsel engaged by the Department, therefore, details on not be supplied.				
53.	Rai Cold Storage, Sialkot.	Muhammad Yaqub, C/o Factory.	Rs. 1,40,178/-	Rs. 1,15,254/-	The L. P. A. filed by the transferee has been decided and demand notice has been issued but service could not be effected of the defaulter. Efforts are underway to get the notice served through the D.S.C. concerned.	As soon as service of the notice has been effected on the defaulter, and he failed to deposit the amount. The factory will be resumed.

54.	Canesh Ice Factory, Sheikhupura.	Seth Chiragh Din C/o Factory.	20-6-59 Rs. 3,25,000/-	Rs. 1,14,558/-	The auction purchaser has filed another writ petition in result of some area claiming as part & parcel of the factory.	As soon as the writ petition is decided recovery will be made.
55.	Bewan Bridjial Ice Factory, Gujranwala.	Nawab Mumtaz Ali Khan C/o Factory.	11-3-59 Rs. 8,70,000/-	Rs. 3,65,025/-	Red and White C.B. of purchaser are still awaited from the D. S. C.-III, Lahore.	As soon as the C.B. has been received from D. S. C. will the adjustment will be made in C.S.C.-V. register after necessary verification.
56.	Modre ı Ice Factory, Sargoh.	Sh. Riaz Ahmad, C/o Factory.	9-3-60 Rs. 4,86,402/-	Rs.238458/-	The C. Bs. for the equivalent amount are awaited from the D. S. C. Enf/ Lahore.	As soon as the C. Bs. are received from D. S. C. Enf. the adjustment will be made in C. S. C.-V. register.
57.	Dewanchand Ramsing Ice Factory, Tandianwala.	Malik Nawab Ali and others C/o Factory.	12-5-62 Rs. 2,34,580/-	Rs. 1,86,060/-	The auction purchasers have filed writ petition which decided.	As soon as the writ petition is decided the recovey will be made.
58.	Thakar Ice Factory, Kamalia.	M/s. Mukhtar Ahmad and others C/o Shamas-ud-Din and Sons Cotton Factory, Jhang.	9-7-60 Rs. 45,500/-	Rs. 26,490/-	One C.B. and two treasury challans for the equivalent amount from the purchases.	The factory is lying sealed. The Acution purchasers have not come to the office for its desealing and getting possession, deposits department request.

1	2	3	4	5	6	7
59.	Burewala Ice Factory, Burewala.	M/s. Muhammad Ibrahim C/o Factory.	18-7-60 Rs. 34,000/-	Rs. 9,000/-	The transferees were wrongly intimated 25,000/- as transfer price instead of Rs. 34,000/-. No they had been asked to show cause why Rs. 9,000/- should not be recovered.	The case is pending in the court of SC (I) The recovery will be made as soon as SC (Ind) heard the objection of the transferees.
66.	Suder Shan Re-Rollin gl. Mills, Sargodha.	Sadiq / Hussain Zaidi. 2. Maqbool Ahmad Khan.	24-1-61 Rs. 94,051/-	Rs. 19,577/-	The case was under litigation now the balance amount will be recovered and notice is being issued.	
67.	Channana Matel Works, Gujranwala.	Muhammad Ishan & others C/o Factory.	21-7-60 Rs. 97,127/-	Rs.	The reduction of Rs. 46,668/-is being reconsidered before SC (Ind).	The case will be finalized as soon as the SC (Ind) has decided the case pending before him.
68.	Advance Engg. Works, Rawalpindi	Mr. Abdul Qadir C/o C/417, Babo Bazar.	28-12-59 Rs. 35,000/-	Rs. 3,500/-	C. B. is pending.	As soon as the C. B. s postedthe case will be finalized.
	OIL MILLS.					
69.	Juglaram Jaichand Mills, Multan.	Abdul Salam etc. C/o Standard Oil Mill, Multan.	In. 1960 Rs. 5,01,000/-	Rs. 4,340/-	One C. B. for the (Posting same amount is awaited from the auction purchaser.	The final payment will be finalized on receipt of the said C. B.

70.	Khanewala Oil Mills Khanewal.	Abdur Rehman C/o Qutab Din Civil Lines, Jhang.	28-10-57 Rs. 93,000/-	s. 5,000/-	The balance of Rs. 5,000/ was deposited by the A/ purchaser with the DSC, Multan confirmation to this office is awaited.	As soon as the confirmation is received the case will be finalized.
	PRINTING PRESSES.					
71.	University Tuterial Press, Lahore.	M/s. New Era Co., Lahore.	15-2-60 Rs. 1,79,000/-	Rs. 1,39,588/-	The factory concerned was resumed for non-payment on 29-5-71. the A/purchaser went in appeal and the case was remanded by the S. C. (Ind) on 27-10-71 for fresh decision by the A.S.C. (Ind) where the is still pending.	The case can be finalized after the Judicial decision given by the A.S.C. (Ind.)
72.	Delhi Art Press, Lahore.	Sh. Aila-ud-Din, 3-Hospital Road, Lahore.	19-12-59 Rs. 11,400/-	Rs. 5,000/-	The said amount was deposited as earnest money by the auction purchaser with the D.R.C., LHR. Confirmation to this respect is still awaited.	As soon as the confirmation is received, the case will be finalized.
73.	F. S. Indra Tin Printing Press, Lahore.	Rana Muhammad Afsa 68-C Model Town, Lahore.	10-12-62 Rs. 19,500/-	Rs. 19,500/-	All the evacuee machinery was removed by the auction purchaser and as such the matter was referred on 7-8-70 to the D.C (Collector) for effecting recovery of the outstanding amount as arrears of land revenue.	The case will be finalized after the recovery is made by the Collector.

1	2	3	4	5	6	7
74.	Khosla Printing Press, Lahore.	Legal beirs of Mian Ghulam Haider 99-Railway Road, Lahore.	1-3-60 Rs. 2,65,000/-	Rs. 38,852.75	The case is subjudice in the court of A. S. C. (Ind.) for reduction in the price.	As soon as the reduction case is decided by the ASC. The matter will be finalized.
75.	Punjab Art Press, Lahore.	Masood Ali C/o Ali Brothers 5-Mcleod Lahore.	15-4-60 Rs. 1,80,000/-	Rs. 1,55,550.50	The case has been referred to collector for the Recovery of balance.	As soon as the balance is recovered by the collector the matter will be finalized.
76.	Machinery of Six Printing Press, Lahore.	M/s. Abdul Wahid & Muhammad Saeed etc. H/No. D/3278, Sutar Mandi, Lahore.	27-2-60 Rs. 51,000/-	Rs. 51,000/-	The auction purchaser alleging that full payment through C.Bs. was made soon after the auction but the CSC-V registers blank due to non-availability of alleged C. Bs. The matter is under consideration in this rupees.	On receipt of the C.Bs. the matter will be finalized.
77.	Punjab National Press, Lahore.	Muslim Hussain Zaidi, 3-A Khana Copper Road, Lahore.	16-12-60	Rs. 42,926/-	The press was resumed due on the Press was desealing Industries order of Central Govt. An Present notice under Martial Law regulation No. 87 has been issued for recover.	The case will be finalized as soon as the recovery is effected.
78.	Nami Printing Press Lahore.	M/s. Qari Ali Hussain and Riasat Hussain, C/o Nami Printing Press, Lahore.	9-3-60 Rs. 83,611/-	Rs. 52,941/-		The case is subjudice in the supreme Court.

79.	Mercantile Printing Press, Lahore.	M/s. Muhammad Yousuf, Muhammad Bux H. No. 1189-Partap street No. 37 Nisbat Road, Lahore.	Not		Since the main file is in the High Court in connection with the writ filed by the transferee.	
80.	Chopra Printing Press, Lahore.	S. M. Ihsan, Urdu Bazar, Lahore.	9-2-65 Rs. 41,175/-	Rs. 25,858/-	The case is pending in the High Court in connection with writ filed by the A/Purchaser.	
81.	Madan Mohan Printing Press, Lahore.	Begum Shafi, 8-Meclagon Road, Lahore.	27-4-60 Rs. 25,121/-	Rs. 25,121/-	The defaulter did not make payment and notice under M. L. R. has been issued through the D. S. C., concerned for effecting the recovery.	As soon as the payment is received the will be finalized.
82.	Box and Corton Printing Press, Lahore.	M/s. Atta Muhammad and others, Empress Road, Lahore.	5-3-60 Rs. 2,53,684/- assessed on 18-8-68	Rs. 87,620/-	The transferee filed writ Petition. No. 28-R/69 the assessment of price of Rs. 2,53,684/- and deposited Rs. 1,66,064/- as ordered by the Hiah Court. The writ is still Pending	The case will be finalized after the case is decided by the High Court.
83.	Arorbans Printing Press, Lahore.	Mr. Manzoor Ahmad C/o Arrorbans P. P. Lahore.	8-5-64 Rs. 16,570.50	Rs. 1,382.50	Two C. Bs. are awaited from the D.S.C. Lahore.	As soon as the C. Bs. are received the case will be finalized.
84.	Goraya Printing Press, Sialkot.	Malik Mahummad Abdul Rashid and Others, C/o Goraya P. P. Lahore.	2-12-57 Rs. 51,000/-	Rs. 21,825/-	The case is pending in the Hiah Court in connection with the writ petition.	-do-

1	2	3	4	5	6	7
85.	Golden Printing press, Lyallpur.	Shaukat Hussain Zaidi Circular Road, near Kacchery, Lahore.	10-2-58 Rs. 20,300/-	Rs. 20,300/-	One C. B. for the equivalent amount is pending for want of certain verifications.	On receipt of the verification the case will be decided.
	RICE MILLS.					
86.	Parohdayal Shivdass Rice Mills, Hafizabad.	Nawabzada Hussain Ali Khan etc. C/o Mill.	14-9-59 Rs. 6,05,000/-	Rs. 20,296/-	Two C.B. in the case have been cost and the under action with recorded preparation new C. B. (*ii*) some C.Bs. have been sent to the L.S.C.-V for amendment.	As soon as the C. Bs. are received the case will be finalized.
87.	Bishandass Sunderdass R/M, Akalgarh.	Fazal Karim C/o Mill.	Rs. 36,000/-	Rs. 36,000/-	Demand notice issued to legal heirs.	
88.	Davidayal Sadadayal, Kamoke.	R/M Mr. Abdur Rashid and others, Mandi Kamoke.	9-6-66 Rs. 1,(2 000/-	Rs. 29,674/-	Doubtful C. B. (page-5 changed) and the pending with D.S.C. for verification.	As soon as the C. B. is received the case will be finalized.
89.	Pioneer Supports, Sialkot.	M/s. Hazara and Co. Katchery Road, Sialkot.	3-8-62 Rs. 3,21,795/-	85,425/-	The C. B. produced for adj. of the price of the concern was in-advertantely inked with the file other concerned necessary steps against the persons responsible have already been	The necessary adj. of the price of the concern will be made soon after the action is taken and necessary adjustment in the C.B.

99.	L. K. Rubber Works, Sialkot.	S. M. Akbar C/o Factory.	5-12-62 Rs. 16,620/-	Rs. 5,097/-	Demand notice for the payment of outstanding dues has been sent to the transferees reply is still	As soon as the reply is received the case will be finalized.
100.	Bhojraj Harichand Salt Potre Factory, Phullarwan, Sargodha.	Kh. Muhammad Siddique and others Chak No. 121/JB, Chugalwal Distt: Lyallpur.	11-2-60 Rs. 1,00,116/-	Rs. 20,130/-	The case is subjudice in the court of S. C. (Ind.) in connection with appeal.	The case will be finalized as soon as the appeal case is decided
101.	Jain Hosiery, K Khuddah Kasur, Lahore.	Malak Din etc. Property No. 11-23-S-54, Kasur.	23-12-59 Rs. 5,703/-	Rs. 5,708/-	Since there is dispute in regard to the correctness of C. B. as such these were sent to D. S. C., Lahore for amendment.	As soon as the C. B received the case wil be decided.
	FLOUR MILLS.					
	Mioneder Flour, Sahhdera, Lahore.	Mr. Mahmood Saleem C/o Factory.	Rs. 20,62,988/-	Rs. 19,65,710/-	The Punjab Co-operative Bank has already filed a petition in the Supreme Court of Pakistan.	The case will be finalized after the decision by the Supreme Court.
103.	Muir Flour Mill, Baghbanpura, Lahore.	Mr. Mahboob Ahmad Mr. Aslam Moti Mansion, Lahore.	13-3-62 Rs. 1,24,057/-	Rs. 7,407/-	The case is subjudice in the Court of S.C. (Ind).	As soon as the case is received from the S. C. (Ind). the case will be finalized.
104.	Frontier Woolen Textile Milles, Rawalpindi.	Umar Din Ansari C/o P-Hosiery Factory, Ratta Road, Rawalpindi.	24-5-61 Rs. 17,841.92	Rs. 17,841.92	C. B. amounting to Rs. 17,534/- has been received and is under secrutiny.	As soon as the secrutiny is completed the case will be finalized.

ضمیمہ ۴

(بحوالہ نشان‌زدہ سوال نمبر ۵۴۹)

LYALLPUR AND JHANG DISTRICTS.

S. No.	Appeal/ Revision No.	Date of institution.	Date of hearing.
1.	87/29	1-1-66	
2.	164	13-9-67	
3.	47	14-5-68	
4.	357	1-9-66	
5.	67	3-7-65	
6.	168	11-10-66	
7.	49/96/63	16-1-63	
8.	234	8-7-64	2-6-69
9.	93	19-10-68	
10.	59/224	20-5-64	29-4-70
11.	39/63	19-6-68	27-3-69 & 2-6-69
12.	35	12-4-67	
13.	69/43	29-9-64	30-5-69
14.	22/2/165	16-12-64	
15.	166	7-1-65	
16.	17	1-1-65	
17.	123	3-8-67	
18.	219/128	19-6-68	
19.	324	16-12-68	
20.	325	16-12-68	
21.	40	14-7-67	30-5-69 & 14-7-69
22.	49	26-7-67	Stay order from High Court.
23.	119	23-12-65	

1	2	3	4
24.	13	28-3-66	
25.	88/207	3-6-68	
26.	12	25-6-68	30-5-69
27.	45	1-1-67	30-9-66, 5-11-66, 8-12-66, 7-1-67, 10-3-67, 8-4-67, 11-5-67, 7-6-67, 5-7-67, 23-9-67 & 24-9-71.
28.	44	16-5-67	30-9-66, 5-11-66, 8-12-66, 2-1-67, 10-3-67, 11-5-67, 7-6-67, 5-7-67, 23-9-67 & 24-9-71
29.	7/2	16-5-67	
30.	51	22-12-66	16-7-69, 18-7-70, 25-3-71, 16-10-71, 15-1-72 & 8-2-72.
31.	4	28-4-67	
32.	167	16-9-67	
33.	12	1-1-67	
34.	15	4-3-66	4-3-66, 31-3-66, 20-5-66, 15-7-66, 17-9-66, 15-10-66, 7-1-67, 22-1-67, 25-3-67, 27-4-67, 2-6-67, 6-7-67, 8-9-67, 11-7-67, 28-6-69, 15-7-69, 23-10-69, 20-5-72, 9-6-72 & 8-7-72.
35.	320/101	14-11-68	25-3-69, 19-4-69, 27-6-69, 9-1-70 11-2-70, 9-4-70, 28-4-70, 6-5-72 22-5-72, & 9-6-72
36.	194	11-7-68	22-10-69, 6-5-70, 18-5-70, 20-4-71, 30-6-71, 17-1-72, 9-2-72, 10-8-68, 9-9-68, 5-10-68, 13-11-68, 11-12-68, 10-1-69 & 11-2-69
37.	243	27-7-68	
38.	5/6	25-5-67	18-11-69, 7-1-70, 12-1-70, 23-1-70, 5-3-70 & 7-4-70
39.	7/2	1-1-65	24-3-65, 27-3-65, 30-3-65, 27-4-65, 17-5-65, 14-6-65, 2-7-65, 3-9-65, 5-10-65, 6-10-65, 1-12-65, 20-1-66, 25-2-66, 29-3-66, 22-4-66, 26-5-66, 13-6-66, 23-10-66, 14-11-66, 30-11-66, 2-1-67, 28-1-67, 22-2-67, 25-3-67, 2-5-67, 3-6-67, 24-6-67, 17-7-67, 5-9-67, 11-10-67, 23-10-67, 10-11-69, 9-12-69, 9-2-70, 24-3-70 & 4-5-70

1	2	3	4
		YEAR— 1969	
1,	146	1-1-69	
2.	195	30-4-69	2-12-69, 10-2-70, 6-9-70, 10-4-70, 30-6-71, 15-7-71 & 6-8-71
3.	203	22-5-69	
4.	248	23-6-69	
5.	310	27-8-69	
6.	288	13-8-69	
7.	277	21-7-69	Pending for want of Original Writ Petition.
8.	291	18-8-69	29-12-69, 28-1-70, 11-2-70 & 6-4-70
9.	Status-quo in Writ Petition		No. 220 of 1970.
10.	297	20-8-69	24-12-69, 6-1-70, 27-1-70, 10-2-70 Status-quo in Writ Petition.
11.	331/1969		Status-quo issued in Writ Petition No. 125-R of 1969.
12.	321	1-10-69	
13.	327	25-10-69	11-5-70
14.	491	18-12-69	31-12-69 & 3-2-70
15.	228	2-9-69	
16.	186	22-4-69	25-3-72
17.	177	26-3-69	
18.	153/246	8-1-69	
19.	194	22-5-69	
20.	198	27-5-69	
21.	199	3-6-69	
22.	212	18-6-69	
23.	214	18-7-69	

1	2	3	4
24.	215	18-7-69	
25.	139	16-6-69	
26.	219	5-8-69	30-4-70, 27-6-70 & 18-7-70
27.	221	23-8-69	
28.	233	23-9-69	
29.	234	23-9-69	
30.	235	23-9-69	
31.	237	2-10-69	
32.	227	14-6-69	31-12-69, 2-2-70, 18-3-70, 20-4-70, 12-5-70, 23-6-70 & 8-7-70
33.	243	19-10-69	
34.	244	29-10-69	
35.	472	4-12-69	
36.	477	10-12-69	
37.	481	15-12-69	
38.	242	21-10-69	
39.	498	22-9-69	
40.	345	5-2-69	12-2-69, 25-3-69, 18-4-69 & 22-10-70
41.	455	18-10-69	
42.	471	3-12-69	
43.	147/120	28-1-69	8-1-70, 4-3-70, 2-4-70, 29-4-70, 25-3-72 & 7-6-72
44.	461	21-11-69	29-4-70, 25-3-72 & 7-6-72
45.	175	26-3-69	16-10-71, 15-1-72, 8-2-72, 25-3-72 & 7-6-72
46.	180	1-4-69	4-2-70, 4-3-70, 29-4-70 & 7-6-72
47.	187	2-5-69	
48.	227	14-6-69	29-11-69, 2-2-70, 18-3-70, 20-4-70, 12-5-70 & 23-6-72

1	2	3	4
9.	228	1-9-69	
50.	487	18-12-69	6-5-72 & 22-5-72
51.	486	18-12-69	-do-
52.	485	18-12-69	-do-
53.	250	2-7-69	10-12-69, 20-1-70, 18-4-70, 6-5-72 & 22-5-72
54.	65	1-1-69	
55.	284	5-8-69	20-4-71, 29-6-71, 30-7-71, 14-7-71, 24-9-71 & 24-6-72
6.	290	20-8-69	30-12-69, 18-3-70, 24-4-70, 25-5-70, 22-6-72 & 7-7-72
57.	429	3-7-69	10-3-70, 14-4-70, 28-4-70, 21-7-70, 28-7-70, 21-8-70, 24-12-70, 19-4-71, 29-6-71 & 5-5-72
58.	495	24-12-69	4-5-70, 15-7-71 & 10-6-72.
59.	283	1-8-69	5-1-70, 4-5-70, 15-7-71, 22-6-72 & 7-7-72
60.	173	24-4-69	
61.	47-	24-3-69	23-1-70, 22-8-70 25-9-70
62.	338	21-1-69	12-2-69,25-8-69,18-9-69,19-9-69,22-10-69.
63.	46	14-1-69	12-11-69, 14-1-70, 10-2-70 6-4-70
		YEAR — 1970	
1.	29	21-1-70	10-4-70 Stay order from the H. Court.
2.	33	22-1-70	
3.	37	27-1-70	
4.	39	30-1-70	
5.	42	2-2-70	
6.	43	-do-	
7.	44	-do-	
8.	46	-do-	

1	2	3	4
9.	48	2-2-70	
10.	50	-do-	
11.	51	-do-	
12.	53	-do-	
13.	59	4-2-70	
14.	58	-do-	
15.	67	5-2-70	
16.	72	9-2-70	
17.	79	19-2-70	
18.	81	21-2-70	
19.	82	25-2-70	
20.	84	-do-	
21.	86	do-	
22.	87	26-2-70	
23.	106	9-3-70	
24.	107	-do-	
25.	114	11-3-70	
26.	147	27-3-70	
27.	149	28-3-70	
28.	141	18-3-70	25-9-70 & 17-10-70
29.	142	18-3-70	25-9-70 & 17-10-70
30.	192	27-4-70	-do-
31.	246	23-5-70	-do-
32.	196	30-4-70	-do-
33.	152	5-4-70	-do-
34.	152	4-4-70	

1	2	3	4
35.	157	8-4-70	22-8-70 & 5-9-70
36.	159	10-4-70	-do-
37.	191	24-4-70	
38.	193	27-4-70	20-5-70 & 1-5-70
39.	199	4-5-70	
40.	233	7-5-70	
41.	235	9-5-70	
42.	237	11-5-70	
43.	87	7-9-71	
44.	239	13-5-70	
45-	240	15-5-70	
46.	244	18-5-70	
47.	245	20-5-70	
48.	247	25-5-70	29-6-71, 14-7-71, 24-9-71 & 18-10-71
49.	253	28-5-70	
50.	254	30-5-70	
51.	258	2-6-70	
52.	260	2-6-70	
53.	261	4-6-70	
54.	262	6-6-70	
55.	263	8-6-70	
56.	264	-do-	
57.	266	-do-	
58.	268	9-6-70	
59.	269	-do-	
60.	270	10-6-70	

1	2	3	4
61.	271	15-6-70	
62.	272	16-6-70	
63.	275	30-6-70	
64.	278	22-6-70	
65.	280	23-6-70	
66.	281	23-6-70	
67.	282	-do-	
68.	284	1-7-70	
69.	285	11-7-70	
70.	288	7-7-70	
71.	290	11-7-70	
72.	291	13-7-70	
73.	292	14-7-70	
74.	289	17-7-70	
75.	303	21-7-70	
76.	306	23-7-70	
77.	312	10-7-70	
78.	342	4-8-70	
79.	343	-do-	24-12-70.
80.	345	6-8-70	14-7-71.
81.	348	8-8-70	
82.	350	11-8-70	
83.	351	-do-	
84.	352	12-8-70	
85.	353	-do-	
86.	354	-do-	
87.	355	17-8-70	

1	2	3	4
88.	359	22-8-70	
89.	360	1-9-70	
90.	361	2-9-70	
91.	362	3-9-70	
92.	363	4-9-70	
93.	366	15-9-70	30-6-71, 15-7-71, 6-8-71,
94.	369	17-9-70	
95.	374	25-9-70	
96.	376	30-9-70	
97.	377	5-10-70	
98.	378	-do-	
99.	379	-do-	
100.	380	-do-	
101.	381	8-10-70	
102.	384	21-10-70	
103.	386	22-10-70	
104.	387	2-11-70	
105.	389	5-11-70	
106.	391	19-12-70	
107.	383	16-10-70	
108.	148	8-3-70	29-4-70
109.	31	22-1-70	27-6-70, 17-7-70, 18-7-70, 15-10-70, 16-10-70, 25-3-71, 16-7-71, 6-8-71, 21-8-71, 16-10-71, 28-12-71, 15-1-72, 8-2-72, 25-3-72.
110.	241	16-5-70	25-3-71
111.	18	13-3-70	8-2-72, 14-3-72, 25-3-72.
112.	375	28-9-70	

1	2	3	4
113.	32	22-1-70	3-6-70, 6-5-72, 20-5-72, 9-6-72, 23-6-72, 8-7-72.
114.	40	30-1-70	6-5-72, 22-5-72.
115.	283	26-9-70	
116.	151	4-4-70	8-4-70, 5-5-70.
117.	370	21-9-70	
118.	287	6-7-70	24-6-72
119.	145	21-3-70	14-7-71, 6-8-71, 9-6-72, 7-7-72.
120.	194	28-4-70	24-6-72, 21-7-72.
121.	150	31-3-70	18-5-70, 22-6-72, 7-7-72.
122.	80	20-2-70	15-7-71, 10-6-72, 22-6-72, 7-7-72
123.	102	7-3-70	24-9-71, 18-10-71, 10-6-72. 23-6-72.
124.	259	2-6-70	
125.	368	16-9-70	
126.	30	21-1-70	14-5-70
127.	76	13-2-70	25-5-70
128.	77	14-2-70	22-4-70, 14-5-70.
129.	117	16-3-70	
130.	349	10-8-70	
131.	234	10-5-70	
132.	265	8-6-70	30-6-71, 23-6-72.
133.	310	29-7-70	
134.	286	6-7-70	
		YEAR—1971	
1.	1	11-1-71	
2.	5	27-1-71	
3.	6	2-2-71	

1	2	3	4
4.	7	12-2-71	
5.	8	1-3-71	
6.	10	16-3-71	
7.	11	18-3-71	
8.	13	25-3-71	
9.	16	27-3-71	
10.	17	14-3-71	
11.	19	31-3-71	
12.	20	3-4-71	
13.	21	14-4-71	
14.	23	20-4-71	
15.	24	20-4-71	
16.	37	17-4-71	
17.	38	17-4-71	
18.	29	26-4-71	
19.	30	6-5-71	
20.	31	6-5-71	
21.	32	18-3-71	
22.	35	19-6-71	
23.	36	19-6-71	
24.	37	21-6-71	
25.	38	21-6-71	
26.	40	26-6-71	
27.	41	30-6-71	
28.	43	1-7-71	
29.	44	2-7-71	
30.	50	14-7-71	

1	2	3	4
31.	52	19-7-71	
32.	53	20-7-71	
33.	53	21-7-71	
34.	54	23-7-71	
35.	55	23-7-71	
36.	57	24-7-71	
37.	58	-do-	
38.	59	-do-	
39.	60	-do-	
40.	61	29-7-71	
41.	62	3-8-71	
42.	63	12-8-71	
43.	64	13-8-71	
44.	67	19-8-71	
45.	84	31-8-71	
46.	85	2-9-71	
47.	86	2-9-71	
48.	88	9-9-71	
49.	89	14-9-71	
50.	90	20-9-71	
51.	91	24-9-71	
52.	96	9-10-71	
53.	97	14-10-71	
54.	98	21-10-71	
55.	99	21-10-71	
56.	102	23-10-71	

1	2	3	4
57.	103	30-10-71	
58.	104	30-10-71	
59.	105	5-11-71	
60.	106	-do-	
61.	107	-do-	
62.	108	-do-	
63.	109	-do-	
64.	110	-do-	
65.	111	-do-	
66.	112	-do-	
67.	118	15-12-71	
68.	122	27-12-71	
69.	133	27-11-71	
70.	114	30-11-71	
71.	115	10-12-71	
72.	117	14-12-71	
73.	119	24-12-71	
74.	120	24-12-71	
75.	121	24-12-71	
76.	9	6-3-71	
77.	83	19-8-71	
78.	94	4-10-71	
79.	56	27-7-71	7-10-70, 22-10-70, 24-12-70, 19-4-71, 29-6-71, 14-7-71, 24-6-72.
80.	22	19-4-71	
81.	46	5-7-71	8-6-72, 22-6-72.
82.	84	11-6-71	10-6-72, 23-6-72, 7-7-72.

1	2	3	4
83.	100	21-10-71	10-6-71, 23-6-72, 7-7-72.
84.	33	11-6-71	
85.	39	26-6-71	
		YEAR—1972.	
1.	3	8-1-72	
2.	5	-do-	
3.	7	13-1-72	
4.	8	-do-	
5.	9	14-1-72	
6.	10	15-1-72	
7.	11	17-1-72	
8.	12	-do-	
9.	13	-do-	
10.	14	21-1-72	
11.	15	3-2-72	
12.	16	4-2-72	
13.	17	-do-	
14.	21	9-2-72	
15.	20	-do-	
16.	23	14-2-72	
17.	26	15-2-72	
18.	28	23-2-72	
19.	29	2-3-72	
20.	30	7-3-72	
21.	33	8-3-72	
22.	34	11-3-72	
23.	31	7-3-72	

1	2	3	4
24.	32	7-3-72	
25.	36	13-3-72	
26.	37	15-3-72	
27.	40	27-3-72	
28.	46	5-5-72	
29.	39	25-3-72	
30.	41	31-3-72	
31.	42	-do-	
32.	43	8-4-72	
33.	44	11-4-72	
34.	45	3-5-72	
35.	48	6-5-72	
36.	49	10-5-72	
37.	50	12-5-72	
38.	53	22-5-72	
39.	51	20-5-72	
40.	54	22-5-72	
41.	19	9-2-72	25-3-72, 7-6-72.
42.	24	15-2-72	23-6-72, 8-7-72.
43.	58	22-5-72	8-7-72.
44.	25	1-1-72	
45.	38	18-3-72	20-5-72, 22-6-72, 7-7-72.
46.	47	6-5-72	
47.	2	6-1-72	17-1-72, 9-2-72, 8-6-72, 22-6-72.
48.	22	9-2-72	
49.	57	9-6-72	

1	2	3	4
		SARGODHA AND MIANWALI.	
1.	318/1965	9-11-65	4-2-67, 7-3-67, 31-3-67, 27-4-67, 27-5-67, 9-6-67, 28-6-67, 4-9-67, 30-9-67, 15-3-68.
2.	16/1967	14-7-67	7-9-67, 9-10-67, 22-11-67, 13-4-68, 12-2-72
3.	9/1967	4-5-67	10-6-67, 13-7-67, 16-9-67, 24-11-67, 15-3-68, 12-4-68.
4.	199/1968	17-7-68	8-8-68, 14-1-69.
5.	106/1969	17-8-69	
6.	248/1970	24-10-70	28-6-71, 7-8-71, 3-5-72, 8-5-72.
7.	12/1971	12-4-71	23-7-71, 10-2-72, 17-3-71, 18-3-71, 6-4-72, 4-5-72.
8.	20/1971	13-5-71	23-7-71, 10-2-72, 4-5-72, 19-5-72, 6-6-72.
9.	22/1971	23-7-71	17-3-72, 18-3-72, 6-4-72, 6-6-72.
10.	21/1971	14-5-71	22-7-71, 23-8-71, 24-8-71, 16-9-71.
11.	42/1971	6-10-71	10-2-72, 18-3-72, 7-4-72.
12.	44/1971	9-10-71	18-3-72, 6-4-72, 20-4-72, 6-6-72.
13.	45/1971	-do-	-do-
14.	46/1971	-do-	-do-
15.	47/1971	-do-	-do-
16.	48/1971	-do-	-do-
17.	49/1971	-do-	-do-
18.	11/1972	10-2-72	
19.	14/1972	24-2-72	3-5-72, 19-5-72, 6-6-72
20.	19/1972	2-3-72	
21.	22/1972	6-3-72	
22.	20/1972	2-3-72	3-5-72, 18-5-72
23.	21/1972	2-3-72	
24.	24/1972	10-3-72	

1	2	3	4
25.	27/1972	27-3-72	
26.	28/1972	28-3-72	
27.	33/1972	4-10-72	
28.	34/1972	10-4-72	
29.	35/1972	14-4-72	
30.	36/1972	-do-	
31.	37/1972	-do-	
32.	40/1972	9-5-72	19-6-72, 6-6-72
33.	43/1972	24-5-72	
34.	44/1972	-do-	
35.	42/1972	18-5-72	
36.	39/1966	22-12-66	12-4-67, 27-4-67, 27-5-67, 2-6-67, 1-7-67, 31-7-67, 8-6-68, 14-12-68
37.	40/1966	22-12-66	-do-
38.	41/1966	-do-	-do-
39.	229/68	26-8-68	13-9-68, 16-11-68, 14-7-69, 17-7-71, 7-8-71
40.	242/1968	21-8-68	14-12-68, 2-7-69, 20-8-69, 20-7-70, 24-7-70, 24-10-70, 18-11-70, 24-4-71, 17-7-71, 25-9-71, 14-1-72, 24-3-71, 18-5-72, 6-6-72.
41.	270/1968	9-11-68	14-12-68, 15-12-69, 26-8-69, 31-10-69, 13-5-70, 20-7-70, 24-8-70, 24-10-70, 28-11-70, 25-9-71, 7-2-72, 24-3-72.
42.	289/1968	17-12-68	15-12-69, 25-10-69.
43.	4/1969	6-1-69	14-1-69, 25-10-69.
44.	9/1969	5-5-69	
45.	15/1969	12-5-69	24-8-70.
46.	151/1969	23-12-69	15-12-70, 28-6-71.
47.	191/1970	30-4-70	24-3-70, 24-4-70, 25-9-71.
48.	204/70	28-5-70	24-3-71, 28-6-71, 17-7-71, 7-8-71.

1	2	3	4
49.	212/1970	4-6-70	
50.	243/1970	9-9-70	25-9-71, 19-5-72, 6-6-72.
51.	245/1970	3-10-70	24-4-71, 28-6-71.
52.	35/1971	3-9-71	
53.	39/1971	25-9-71	
54.	56/1971	2-11-71	
55.	339/1971	16-9-71	
56.	340/1971	16-9-71	
57.	5/1972	8-1-72	
58.	10/1972	21-1-72	24-3-72.
59.	16/1972	28-2-72	
60.	25/1972	11-3-72	
61.	30/1972	1-4-72	
62.	31/1972	4-4-72	
63.	38/1972	22-4-72	
64.	39/1972	25-4-72	
65.	45/1972	6-6-72	

PENDING CASES OF RAWALPINDI AND CAMPBELLPUR DISTRICTS.

S. No.	Revn. Petition No.	Date of Institution.	Date fixed.
1.	40/65	29-9-65	17-6-68
2.	236/71	24-8-71	20-4-72
3.	339/70	7-11-70	21-8-71, 28-9-71, 27-10-71
4.	34/65	25-9-65	21-10-68
5.	46/64	19-10-64	16-11-64
6.	13/66	17-5-66	25-9-68
7.	121/66	19-8-66	8-11-67, 20-11-67
8.	76/66	10-6-66	5-3-68
9.	122/66	20-8-66	17-10-67, 9-11-67, 21-11-67
10.	69/66	14-5-66	18-2-69
11.	Misc./66	19-4-66	23-11-67
12.	83/67	4-5-67	21-10-68, 31-10-68
13.	63/67	18-7-67	18-7-68
14.	44/67	8-3-67	23-11-67
15.	43/67	8-3-67	17-10-67
16.	3/67	2-1-67	22-11-67
17.	16/68	7-12-68	14-10-68, 15-10-68, 22-10-68, 16-11-68, 23-11-68, 17-12-68, 17-2-69, 5-4-69,
18.	57/69	14-4-69	10-6-68, 22-7-69, 4-9-69, 26-9-69
19.	171/69	9-8-69	15-8-69, 20-8-69
20.	167/70	18-5-70	5-3-71
21.	231/70	18-7-70	5-5-71, 21-5-71

BUT PENDING FOR WANT OF RECORD, RAWALPINDI AND CAMPBALLPUR DISTRICTS.

S. No.	Revision No.	Date of Institution.	Date Fixed.
1.	35/67	4-17-67	27-11-68, 27-12-68, 4-1-69, 10-5-69
2.	20/68	5-2-68	18-1-69, 10-5-69
3.	36/68	12-3-68	21-1-69, 10-5-69
4.	179/68	23-8-68	23-7-69, 14-4-70, 23-4-70
5.	55/69	11-5-69	25-3-70, 22-4-70
6.	87/69	15-5-69	20-12-69
7.	83/69	13-5-69	20-12-69, 27-12-69
8.	242/69	16-10-69	8-8-70, 18-8-70
9.	297/69	22-12-69	8-8-70, 18-8-70
10.	372/70	29-12-70	12-6-71, 13-7-71, 28-7-71, 28-9-71, 19-10-71, 23-10-71
11.	348/71	31-12-71	17-5-72, 25-5-72, 13-6-72
12.	199/71	22-7-71	15-3-72, 22-3-72, 5-4-72, 13-6-72
13.	201/71	24-7-71	
14.	63/71	27-3-71	28-9-71
15.	315/71	5-11-71	26-4-72, 23-5-72, 14-6-72, 28-6-72
16.	293/71	9-10-71	20-4-72, 2-5-72, 17-5-72, 31-5-72, 13-6-72, 14-6-72
17.	313/71	26-10-71	28-6-72, 30-5-72, 13-4-72, 14-4-72
18.	226/71	25-9-71	28-6-72
19.	291/71	8-10-71	-do-
20.	38/71	30-1-71	14-3-72
21.	241/71	30-8-71	-do-
22.	309/71	27-10-71	26-4-72, 17-5-72
23.	221/71	13-8-71	16-3-72

1	2	3	4
24.	71/71	31-3-71	20-1-72, 8-2-72, 22-2-72
25.	223/71	24-11-71	27-6-72
26.	338/71	10-12-71	5-9-72, 10-5-72, 14-6-72, 27-6-72
27.	213/71	10-8-71	26-4-72, 23-5-72, 3-6-72, 14-6-72, 27-6-72
28.	257/71	13-9-71	-do-
29.	206/71	29-7-71	12-4-72, 25-4-72, 10-5-72, 3-6-72, 27-6-72
30.	54/71	5-3-71	12-6-71, 29-6-71, 30-7-71, 9-11-71, 14-12-71, 16-11-71, 20-1-72, 8-2-72, 16-2-72
31.	258/71	16-9-71	20-4-72
32.	229/71	20-8-71	18-4-72, 3-5-72, 10-5-72, 31-5-72, 13-6.72
33.	301/71	21-10-71	4-3-72, 26-4-72, 17-5-72
34.	163/71	28-6-71	
35.	144/71	9-6-71	4-8-71, 5-8-71, 28-9-71, 8-10-71,
36.	149/71	12-6-71	23-10-71, 9-11-71, 16-2-72, 29-2-72, 20-6-72
37.	176/71	5-7-71	
38.	299/71	14-10-71	25-4-72, 10-5-72, 31-5-72, 20-6-72
39.	11/72	10-1-72	17-5-72, 2-6-72, 20-6-72
40.	36/72	12-2-72	28-6-72
41.	41/72	28-2-72	-do-
42.	58/72	7-3-72	-do-
43.	40/72	28-2-72	-do-
44.	39/72	17-2-72	-do-
45.	71/72	8-4-72	-do-
46.	61/72	11-3-72	28-6-72
47.	1/72	1-1-72	20-6-72, 28-6-72

1	2	3	4	5
48.	23/72	25-1-72	27-6-72	
49.	29/72	5-2-72	-do-	
50.	28/72	5-2-72	-do-	
51.	300/71	20-10-71	20-4-72, 9-5-72, 24-5-72, 3-6-72, 14-6-72, 21-6-72, 27-6-72	
52.	82/72	25-4-72	24-5-72, 3-6-72, 14-6-72, 27-6-72	
53.	37/72	15-2-72	27-6-72	
		JHELUM DISTRICT		
1.	16 & 55/68	6-4-68 (for want of Record).	24-5-68, 14-6-68, 19-7-68, 16-8-68, 19-12-68, 24-1-69, 25-2-69, 7-5-69, 10-7-69, 12-8-69, 31-10-69, 19-2-70, 21-2-70, 22-5-70, 25-7-70, 23-7-70, 12-8-70, 18-9-70, 15-10-70, 28-11-70, 28-1-71, 5-4-71, 29-5-71, 21-6-71, 29-7-71, 30-8-71, 29-9-71, 28-10-71, 25-1-72, 23-2-72, 9-3-72, 13-4-72, 11-5-72, 15-6-72, & 27/28-7-72	
2.	12/70	22-4-70	26-6-70, 24-7-70, 18-9-70, 15-10-70, 28-11-70, 28-12-70, 28-1-71, 5-2-71, 11-3-71, 5-4-71, 29-5-71, 21-6-71, 29-7-71, 30-8-71, 29-9-71, 28-10-71, 25-1-72, 27-2-72, 9-3-72, 13-4-72, 11-5-72, 16-6-72, & 27-7-72	
3.	14/70	12-8-70	26-6-70, 24-7-70, 18-9-70, 15-10-70, 28-11-70, 28-12-70, 28-1-71, 5-2-71, 11-3-71, 5-4-71, 29-5-71, 21-6-71, 29-7-71, 30-8-71, 29-9-71, 28-10-71, 25-1-72, 23-2-72, 9-3-72, 13-4-72, 11-5-72, 15-6-72, & 27-7-72	
4.	27/70	12-8-70	25-1-72, 23-2-72, 15-6-72, & 27-7-72	
5.	43/70	27-10-70	9-3-72, 13-4-72, 11-5-72, 15-6-72, & 27-7-72	
6.	2/71	18-2-71	11-5-71, 15-6-72, & 27-7-72	
7.	14/71	22-7-71	11-5-72, 15-6-72, & 27-7-72	
8.	20/71	21-9-71	15-6-72, & 27-7-72	
9.	21/71	19-10-71	-do-	

1	2	3	4
10.	24/71	28-10-71	15-6-72, & 27-7-72
11.	27/71	25-11-71	28-10-72
12.	22/72	2-2-72	-do-
13.	4/72	7-2-72	-do-
14.	6/72	2-3-72	-do-
15.	7/72	18-3-72	-do-
16.	8/72	13-4-72	-do-
17.	9-72	17-4-72	-do-
		GUJRAT DISTRICT.	
1.	68/71	30-9-71	13-5-72, 17-5-72, 17-6-72, 29-6-72
2.	78/71	25-11-71	13-5-72, 26-5-72, 17-6-72, 29-6-72
3.	79/71	26-11-71	13-5-72, 27-5-72, 17-6-72, 29-6-72
4.	87/71	14-12-71	27-5-72, 17-6-72, 29-6-72
5.	311/71	29-10-71	10-5-72, 27-5-72, 16-6-72, 29-6-72
6.	60/71	30-8-71	28-4-72, 13-5-72, 27-5-72, 17-6-72, 29-6-72
7.	62/71	4-9-71	15-4-72, 29-6-72
8.	17/71	5-3-71	11-3-72, 31-3-72
9.	1/72	3-1-72	17-6-72, 26-5-72, 29-6-72
10.	3/72	3-2-72	26-5-72, 16-6-72, 29-6-72
11.	4/72	27-2-72	26-5-72, 16-6-72, 29-6-72
12.	5/72	28-2-72	26-5-72, 16-6-72
13.	16/71	20-4-72	27-5-72, 16-6-72, 29-6-72
14.	17/72	25-4-72	27-5-72, 17-6-72, 29-6-72
15.	25/72	6-6-72	29-7-72
16.	21/72	20-5-72	29-7-72

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس [illegible]

منگل - ۲۵ جولائی ۱۹۷۲ء

(سہ شنبہ - ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۸ بجے صبح [illegible] مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے [illegible] کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ھُوَ اجْتَبٰکُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ ھٰذَا لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَھِیْدًا عَلَیْکُمْ وَتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ ۚ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰہِ ھُوَ مَوْلٰکُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۝

مسلمانو! رکوع کرتے رہو سجدہ ریز ہوتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتے رہو اور [illegible] کام کرتے رہو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اس نے تم کو چن لیا [illegible] دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں کی اور تمہارے لئے تمہارے باپ ابراہیم کا دین پسند کیا اس نے پہلے بھی تمہارا نام مسلمان رکھا تھا اور اس کتاب (قرآن مجید) میں بھی (یہ نام رکھا ہے) تاکہ رسول تمہارے لئے گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو اور نماز قائم کرتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کے رسول سے [illegible] مضبوط تعلق پیدا کرو وہ تمہارا دوست ہے اور کیا ہی خوب دوست ہے۔

[illegible]

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ذوالفقار علی بھٹہ کی بحیثیت سینئر انگریزی انسٹرکٹر تعیناتی

*۱۔ دیوان شبیر غلام عباس بخاری — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹہ بی۔ اے۔ بی ایڈ جو فی الوقت گورنمنٹ مڈل سکول عباس نگر ضلع بہاولپور میں بحیثیت جونیئر انگلش ٹیچر تعینات ہے، اس نے ۱۹۶۶ء میں سینئر انگلش ٹیچر کے طور پر تقرری کے لئے درخواست دی تھی۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ چونکہ وقت پر ۱۹۶۶ء میں سینئر انگلش ٹیچر کی کوئی آسامی نہیں تھی اس لئے مسٹر ذوالفقار علی بھٹہ کو مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۶ء کو جاری کئے گئے حکم کے ذریعے بحیثیت جونیئر انگلش ٹیچر تعینات کیا گیا تھا اور یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ جونہی سینئر انگلش ٹیچر کی آسامی خالی ہوگی تو اس کو اس آسامی پر تعینات کرنے پر غور کیا جائے گا۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سینئر انگلش ٹیچر کی آسامیاں ۱۹۶۷ء میں اور پھر ۱۹۶۸ء میں خالی ہوئیں جو وہ وقت ترقی کے ذریعے پر کی گئیں اور (ب) بالا میں مذکور یقین دہانی کے باوجود مسٹر ذوالفقار علی بھٹہ کو نظر انداز کر دیا گیا۔

(د) اگر اجزا (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت اس معاملہ میں مناسب کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — (الف) جی ہاں -

(ب) کوئی یقین دہانی نہیں کرائی گئی تھی -

(ج) جزو (ب) کے جواب کے پیش نظر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

(د) سینئر انگلش ٹیچرز کی آسامی پر تعیناتی ڈویژنل ریکروٹمنٹ بورڈ کی طرف سے قابلیت کی بنیاد پر کی جاتی ہے - مسٹر بھٹہ کو وہاں درخواست دینی چاہئے -

علامہ رحمت اللہ ارشد — ریکروٹمنٹ بورڈ سے آپ کی کیا مراد ہے -

وزیر تعلیم — میں نے جواب میں دیا ہے اس میں اس کا ذکر ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد — کیا ریکروٹمنٹ بورڈ آپ نے ڈویژنل سطح پر بنائے ہوئے ہیں یا صرف لاہور ہی میں یہ قائم ہے یہ سسٹم میرا خیال ہے ختم ہونا چاہئے -

وزیر تعلیم — ڈویژنل ریکروٹمنٹ بورڈ ریجنل basis پر ریکروٹمنٹ کرتے ہیں۔لاہور کے ڈویژنل کمشنر بھی ریکروٹمنٹ کرتے ہیں۔راولپنڈی میں راولپنڈی والوں کو کرتے ہیں یہ سسٹم ایوب خان کے زمانے سے ۱-۱۲-۶۲ سے چلا آ رہا ہے اور جیسا کہ علامہ صاحب کو معلوم ہے ہم یہ سسٹم ختم کرنا چاہتے ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد — میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر تعلیم سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ آپ اس تکلیف کو محسوس کرتے ہیں - کیا آپ اس کے تدارک کے لئے کوئی لائحہ عمل اختیار کریں گے کیونکہ کئی امیدوار جب اس بورڈ میں پیش ہوئے تو وہ بھرتی کی سند لے کر گئے -

وزیر تعلیم — مجھے اس چیز کا پورا احساس ہے - میں نے اعتراف بھی کیا ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کی تکلیف دور کی جائے - انشاءاللہ آپ کے تعاون سے ہم کامیاب ہوں گے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - شکریہ

خان امیر محمد اللہ خان روکڑی — جناب والا - میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا اس کا ٹسٹ کٹ لیول پر فیصلہ ہو جائے گا ؟

وزیر تعلیم - میں عرض کئے دیتا ہوں - بجائے اس کے کہ ٹیچر لاہور تشریف لائیں - ہم چاہتے ہیں کہ پنجاب میں دو ریجن کی بجائے تین ہو جائیں - ہم اس ضمن میں کوشش کر رہے ہیں کہ اس میں بہاولپور ڈویژن بھی شامل ہو جائے دوسرے آپ کا سوال ہے کہ یہ سسٹم کب ختم ہوگا - جب نئی تعلیمی پالیسی کا نفاذ ضلعی طور پر ہوگا تو ان جملہ امور کا فیصلہ ہو جائے گا -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی — میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ کیا آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ سیٹیں ریجن اور ڈسٹرکٹ کی آبادی کے مطابق مل رہی ہیں یا اس کے بر عکس ہے ؟

وزیر تعلیم - عرض یہ ہے کہ جب ڈائرکٹ ریکروٹمنٹ کرتے تو on merit کرتے ہیں - ضلع وار نہیں ہوتی میں امید کرتا ہوں کہ آپ کے تعاون سے کام سب ٹھیک ہو جائے گا -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - یہ مشاہدے میں آیا ہے کہ ہیڈ کوارٹرز سے اچھے قابل ٹیچر پسماندہ ایریا میں جانے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور ان کو وہاں اپنی نمائندگی نہیں ملتی - میں دریافت کرتا ہوں کہ اس خامی کا آپ نے کیا علاج سوچا ہے ؟

وزیر تعلیم - میں نے پسماندہ علاقوں کا دورہ شروع کیا تھا - اس کا علاج یہ ہے کہ جب ضلعی طور پر یہ کام شروع ہوگا تو یہ تکلیف دور ہو جائے گی -

سردار امجد حمید خان دستی — میں مانتا ہوں کہ اس میں مزید تعاون کی ضرورت ہے - کیا وزیر صاحب مجھے یہ بتائیں گے کہ انہوں نے کبھی مظفرگڑھ کا دورہ فرمایا ہے ؟

مسٹر سپیکر — یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - میں دریافت کرتا ہوں کہ جب تک نئی پالیسی مرتب نہیں ہوتی - کیا واضح طور پر بہاول پور کو ڈویژنل ریکروٹمنٹ کے اختیارات دے دئے ہیں ؟

وزیر تعلیم - بہاولپور ریکروٹمنٹ بورڈ کوئی ایسی چیز نہیں ہے - اس وقت جو ڈسٹرکٹ انسپکٹران ہیں وہ ایس - وی اور سی - ٹی ٹیچرز کی تعیناتی کرتے ہیں اور اس سے جو بڑے گریڈ کی آسامیاں ہیں ان کو ڈپٹی ڈائریکٹر کرتا ہے - مجھے اس بات کا پورا احساس ہے جب ریجن کی سنٹرل اتھارٹی قریب آ جائے گی - انشا اللہ ہم آپ کے تعاون سے کامیاب ہو جائیں گے - ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہ چیز آپ کے قریب آ جائے؟

سید قابش الوری — کیا انتظام ڈویژن کے حساب سے ہے؟

وزیر تعلیم — آپ اس بات کو غلط سمجھ رہے ہیں - اس میں کوئی چیز ڈویژن یا ریجن کے لحاظ سے نہیں ہے - ملتان بہاولپور اور لاہور ریجن کا ہیڈ کوارٹر لاہور میں ہے -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی — کیا یہ ممکن نہیں کہ لاہور کی بجائے ملتان کو ہیڈ کوارٹر بنایا جائے؟

وزیر تعلیم — ہم اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں انشا اللہ یہ تکلیف جلد دور ہو جائے گی -

چودھری امان اللہ لک—کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جب تک کوئی متبادل انتظام نہیں ہوتا کیا بورڈ کام کو نپٹا سکے گا؟

وزیر تعلیم — امید تو یہی ہے - انشااللہ ہم آپ کے تعاون سے کام کریں گے - مگر میں سمجھتا ہوں کہ ڈویژنل کمشنروں کو محکمہ تعلیم کے لوگوں کو تعینات کرنے کا کوئی واسطہ نہیں - ہم اپنے ماہرین تعلیم کی خدمات حاصل کر لیتے ہیں اور ہم اس بات کے خواہشمند ہیں کہ اس سسٹم کو ختم کیا جائے -

---

محکمہ تعلیم کے افسران کی تنخواہوں کے اسکیل پر نظر ثانی

*۲- **مرزا افضل حق**—کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۹۷۰ء میں محکمہ تعلیم کے جریدی افسروں کی تنخواہوں کے اسکیلوں پر نظر ثانی کی

گئی تھیں - اگر ایسا ہے تو درجہ اول اور درجہ دوم کے افسران کی تنخواہوں کے نظر ثانی مکمل کیا ہیں ؟

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ تعلیم کے بعض درجوں کے افسروں کی تنخواہوں کے اسکیلوں پر فرو گذاشت کی وجہ سے نظر ثانی نہ کی گئی - اگر ایسا ہو تو ان افسران کی تنخواہوں کے مکمل کیا ہیں جنہیں نظر انداز کر دیا گیا نیز ابھی تک اس فروگذاشت کا ازالہ نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور ان کے ازالہ کے لئے مزید کتنا عرصہ درکار ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) جی ہاں - متعلقہ نوٹیفیکیشن کی ایک نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے -

*(ب) جی ہاں - ان گریڈوں کی نوٹیفیکیشن جو ابتدا میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے -

---

جے - اے - وی کے تربیتی ادارے

*۱۴ - رانا محمد حیات خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ میں جے - اے - وی کی ٹریننگ کے لئے کل کتنے ادارے ہیں اور وہ کہاں کہاں واقع ہیں -

(ب) کیا مذکورہ اداروں میں داخلہ قابلیت کی بنیاد پر ہوتا ہے -

(ج) ان اداروں میں سال میں کتنے عرصہ تک داخلہ کھلا رہتا ہے -

(د) ایسے امیدواروں کی تعداد کیا ہے جن کو یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے ۱۰ اپریل ۱۹۷۲ء تک کے عرصہ کے دوران ان اداروں میں داخلہ دیا گیا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جے - اے - وی (جونیئر اینگلو ورنیکلر) کی تربیت دینے والے ادارے بہت عرصہ ہوا ختم کر دئے گئے ہیں - اب اساتذہ کو یہ تربیت نہیں دی جاتی -

(ب) (ج) و (د) - متذکرہ بالا (الف) کی روشنی میں یہ امور خارج از بحث ہیں -

---

ضمیمہ آخر میں ملاحظہ فرمائیں

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھیرہ کی عمارت

*۴۷۔ مسٹر احسان الحق پراچہ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھیرہ، ضلع سرگودھا کی عمارت طالبات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے لئے ناکافی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کے لئے بہتر جگہ کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سکول کے لئے بورڈنگ ہاؤس نہیں ہے اگر ایسا ہے تو حکومت اس معاملہ میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ ہاسٹل کے لئے عمارت کرائے پر لی جائے۔

مسٹر احسان الحق پراچہ۔ جناب سپیکر۔ میرے سوال کا جواب نامکمل دیا گیا ہے۔ میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا حکومت بہتر جگہ کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

میں حصہ الف کے بارے میں عرض کر رہا ہوں۔ جس کے پہلے حصے کا جواب آ گیا ہے۔ دوسرے حصے کا جواب نہیں آیا۔

وزیر تعلیم۔ دراصل یہ ٹرسٹ بلڈنگ تاریکین وطن کی ہے۔ میں آپ کے تعاون کا شکر گزار ہوں ایک سڑک درمیان میں ہے اور ایک حصہ پر میونسپل کمیٹی قابض ہے۔ اگر وہ زمین ہمیں دے دے تو ہم اس سکول کو بڑھا سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں کارروائی جلد شروع ہو جائے گی۔

چودھری احسان الحق۔ کیا وزیر موصوف جائیں گے Evacuee Trust Board کی بلڈنگ کو گورنمنٹ اپنے تصرف میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم۔ میرے خیال میں یہ بہت پیچیدہ سوال ہے Evacuee Trust Board کس طرح ہمیں convert ہو سکتا ہے۔ میں اس کا جواب

نہیں دے سکتا - مجھے مزید پتا بھی نہیں کہ Evacuee Trust Board کی کیا شرائط ہوتی ہیں - مگر جہاں تک مجھے پتا ہے یہ محکمہ تعلیم کو نہیں مل سکتا -

چودھری امان اللہ لک—جناب والا - میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ Evacuee Trust Board سنٹرل گورنمنٹ کے ماتحت ہے - سب سے پہلے جو قابضین ہیں ان میں گورنمنٹ کے ادارے بھی آتے ہیں - جہاں تک میری اطلاع کا تعلق ہے اگر ان سے درخواست کی جائے تو وہ اس الاٹمنٹ کو منسوخ کر دیں گے -

رانا گے-اے-محمود خان—جناب والا-یہ ضمنی سوال نہیں ہے-

مسٹر احسان الحق پراچہ—کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ ہوسٹل کا کب تک انتظام ہو سکے گا -

وزیر تعلیم—میں نے عرض کر دیا ہے کہ اس کا انتظام ہو رہا ہے - اور بالکل ہوگا لیکن اس کے لئے زیادہ پیسے خرچ ہوں گے - اس کے لئے financial allocation نہیں - اگر آپ فنڈز مہیا کر دیں جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے - تو ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے - کہ ہوسٹل جلد تعمیر ہو سکے -

---

تعلیمی اصلاحات پر عمل درآمد

*۵۹-**مسٹر احسان الحق پراچہ**—کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) صوبہ میں تعلیمی اصلاحات پر عمل درآمد کرنے کے لئے کتنا سرمایہ درکار ہے -

(ب) مذکورہ اصلاحات پر عمل درآمد کرنے پر ہونے والے اخراجات کو کن ذرائع سے پورا کیا جائے ؟

وزیر تعلیم—(ڈاکٹر عبدالخالق)—(الف) ابھی تک نئی تعلیمی پالیسی میں شامل کی جانے والی انفرادی سکیموں کی مجموعی رقوم کا تعین نہیں ہو سکا ہے -

(ب) جوں جوں مذکورہ اسکیموں کی شیرازہ بندی تکمیل پذیر ہوتی جائے گی ان اسکیموں کے اخراجات کی کفالت مندرجہ ذیل تین مدوں سے ہو سکے گی -

(اول) عوامی سرمایہ کاری کے تمام سرچشمے جنس یا نقدی کی صورت میں -

(دوم) صوبائی حکومت کے اپنے تمام ذرائع اور مزید برآں مرکزی حکومت کی طرف سے قرضہ جات اور امداد -

(سوم) غیر ملکی امداد جس کے بارے میں گفت و شنید مرکزی حکومت کی وساطت سے کی جاتی ہے -

مسٹر احسان الحق پراچہ—کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ ان اصلاحات پر عملدرآمد کرنے کے لئے ابھی تک صوبائی سطح پر یہ طے نہیں ہو سکا کہ کل کتنی رقم انفرادی سکیموں کو چھوڑ کر براہ راست خرچ کریں گے - اس کی figures بتا دیں -

وزیر تعلیم—اس کے لئے بجٹ میں ۳ کروڑ ۲۱ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں - پنجاب گورنمنٹ نے یہ رقم اپنے وسائل سے ۷۳-۱۹۷۲ء میں نئی تعلیمی پالیسی کے نفاذ کے لئے مختص کی ہے -

مسٹر تاج محمد خانزادہ—جناب والا - جہاں پر اپنے community resources of all types including cash and kind. کا ذکر کیا ہے - کیا آپ نے کوئی ایسی انکوائری ان لوگوں سے کی ہے- جنہوں نے سکولوں یا کالجوں کے واسطے مطالبہ کیا ہے - کہ community resources سے آپ کو کیا حاصل ہو سکے گا - تاکہ آپ تخمینہ لگا سکیں کہ علاقوں میں جہاں پر لوگ اس چیز کے خواہاں ہیں کہ انہیں institution ملے آپکو کتنے resources available ہیں اور اسے آپ فوقیت دے سکیں؟

(اسی مرحلہ پر شیخ محمد انور کرمی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر تعلیم—جناب والا عرض یہ ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ جب آپ حضرات کی خواہش ہوتی ہے کہ وہاں سکول up-grade کیا جائے یا کالج بنایا جائے - تو ہمیشہ پہلے سے ہی ہمارے پاس فیلڈ سے سفارشات آ جاتی ہیں - کہ وہاں کے مخیر حضرات اتنی زمین دیں گے- یا فرنیچر خرید کر دیں گے - جب یہ سب چیزیں آ جائیں تو ہم لسکے گوشوارے نہیں بھیجتے بلکہ جہاں سے ڈیمانڈ originate یا initiate ہوتی ہے- وہیں سے offer بھی ساتھ آ جاتی ہے -

مسٹر احسان الحق پراچہ—کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی ہے اور وہ کیا ان اصلاحات کے لئے کافی ہوگی؟

وزیر تعلیم—جناب والا - تعلیمی پالیسی میں بہت سے پروگرام ہیں - لیکن ان میں سے بہت سے پروگرام مرکز خود شروع کرے گا - ہمارے اپنے دو پروگرام ہیں - ایک تو یہ کہ یکم ستمبر کو پرائیویٹ کالج جو ۷۷ کے قریب بنتے ہیں ان کو قومی ملکیت میں لے لیں گے - دوسرے یکم اکتوبر سے پہلی سے آٹھویں کلاس تک تعلیم مفت دینا ہے - اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس رقم سے اسکو پورا نہ کر سکیں -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - انفرادی اسکیموں سے ان کی کیا مراد ہے - کیا وہ اس کی تشریح فرما سکیں گے؟

وزیر تعلیم - جناب والا - انفرادی اسکیموں سے مراد یہ ہے کہ adult education پر کتنے پیسے خرچ آئیں گے یا اس کی تفصیلات کیا ہیں - اور اس میں ۱۹۷۲ء تا ۱۹۸۰ء نئی تعلیم کی ایک آٹھ سالہ واضح پالیسی ہے - اور ٹوٹل کے متعلق ہم نے work out کیا ہے -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - انفرادی سکیم کی ذرا واضح طور پر وضاحت فرمائیں تاکہ ہم سمجھ سکیں -

وزیر تعلیم - انفرادی اسکیموں میں کالج وغیرہ آتے ہیں - یعنی ہم calculation کریں گے کہ کتنے کالج ہیں - کتنا سٹاف ہے - کتنی تنخواہ لے رہے ہیں - جب ہماری تحویل میں رہیں گے تو ہر ایک کی تنخواہ بھی بڑھے گی یہ ایک قسم کی انفرادی سکیم ہے - اگرچہ اس کے آگے بہت سے حصے ہیں - دوسری سکیم یہ ہے کہ پہلی جماعت سے آٹھویں جماعت تک تعلیم مفت دینا تو یہ شاید آپ کی مراد تھی - ان سب کے لئے رقم مختص کی گئی ہے -

مسٹر تاج محمد خانزادہ - کیا یہ آپ کے علم میں ہے کہ حضرو اور سنان کے لوگوں نے ایک سو کنال چاہی زمین ہائی سکول کے لئے دی ہے؟

وزیر تعلیم ۔ مجھے تو پتہ نہیں تھا میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے یہ اطلاع بہم پہنچائی ہے ۔

(اس مرحلے پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

سید نقابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ کیا بیگم آباد احمد خان کو قائد ایوان بنا دیا گیا ہے ؟

بیگم آباد احمد خان ۔ جناب محمد حنیف رامے صاحب میرے احترام میں کھڑے ہوگئے تھے ۔ میں ان کے احترام کے لئے بیٹھ گئی ۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ وہ کھڑے رہیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ پہلی جماعت سے آٹھویں جماعت تک تعلیم مفت کرنے کے لئے حکومت کون سا طریقہ کار اختیار کرنے کے متعلق سوچ رہی ہے ۔ اگر اس سلسلے میں سکولوں کو نیشنلائز کیا جائے گا تو کیا اس صورت میں گرانٹس کی تعداد پہلے سے زیادہ نہ بڑھ جائے ؟

وزیر تعلیم ۔ آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ سکولوں کے ان مالکان کو جو گرانٹ استعمال کرتے ہیں ۔ ہم کوشش کریں گے کہ تعلیم کا جو بنیادی concept ہے وہ بھی گورنمنٹ مہیا کرے ۔ اس لئے بنیادی اصول اپنائے ہوئے صدر پاکستان نے سکولوں کو نیشنلائز کرنے دو سال کا عرصہ دے رکھا ہے ۔ یعنی یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء سے عرصہ شروع ہوگا ۔

ملک غلام نبی ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ سرمایہ کی فراہمی کے لئے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ گورنمنٹ اس ملکہ کے ان انجمنوں یا اداروں کو جو کالج اور سکول چلا رہے ہیں اپنے قبضہ میں نہ لے اور ان کالجوں اور سکولوں کو انہیں ہاتھوں میں رہنے دے ۔ جنہوں نے ماضی میں اپنے کردار سے ثابت کیا ہے کہ وہ ان اداروں کو اچھی طرح چلا رہے ہیں اس طرح گورنمنٹ کو فراہمی سرمایہ میں مدد ملے گی اور انہیں ہاتھوں سے یہ کام بطریق احسن سرانجام دیا جائے گا ۔

وزیر تعلیم ۔ شکریہ ۔ میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ یہ ایک متنازعہ مسئلہ ہے ۔ بہت اچھے حضرات ہیں مخیر حضرات ہیں جو سالوں سے ان اداروں کو چلا رہے ہیں ۔ مگر ان

کے اساتذہ انکی philanthropy اور benevolence کے قائل نہیں - اس لئے یہ ہمارا متنازعہ مسئلہ ہے میں نے تو عام اصول عرض کر دیا ہے -

مسٹر جاوید حکیم قریشی - کیا وزیر موصوف محسوس نہیں کرتے کہ مرکزی حکومت کی طرف سے یہ منصوبے کھٹائی میں ڈالے گئے ہیں جس کی وجہ سے صوبے میں انقلاب پیدا ہوگیا ہے - کیا ایسے منصوبے زیر غور ہیں کہ تعلیم کو مرکز سے آزاد کرایا جائے ؟

وزیر تعلیم - آئین کے مطابق تعلیم صوبائی subject ہے لیکن مرکز اس لئے ہوتا ہے کہ چاروں صوبے یا جتنے صوبے ہوں. (کل کو زیادہ ہوجائیں - اللہ کرے) ان میں یکسانیت رکھے - مرکز احکامات دیتا رہتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کو ماننا بھی چاہیئے ورنہ پنجاب میں اور سسٹم ہو - پشاور میں اور سسٹم ہو - کل ہم پشاور میں نوکری کے لئے ڈگری لے کر جائیں تو وہ نوکری نہیں دیں گے - بہت گڑ بڑ ہوگی اس حد تک ہم مرکز کی بات مانتے ہیں اور ماننی بھی چاہیئے - بہت سے صوبائی تعلیمی معاملات ہیں آپ سب لوگ leg slators ہیں اور آپ کی مدد سے ہم کامیاب ہوں گے -

چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ان کے پاس کیا وہ گوشوارہ موجود ہے جس میں سب حساب کتاب موجود ہو کہ پرائیویٹ سکولوں اور کالجوں پر کتنی رقم خرچ کی جائے گی یا کی جا رہی ہے ؟

وزیر تعلیم — یہ بالکل نیا سوال ہے -

چودھری امان اللہ لک — جناب والا - یہ بالکل صحیح سوال ہے- تعلیمی اصلاحات پر عملدرآمد کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ کے پاس ایسے قواعد موجود ہوں جس سے آپ یہ معلوم کر سکیں کہ پرائیوٹ کالج یا پرائیوٹ ادارے کیا خرچ کر رہے ہیں یا وہ یہ اخراجات کہاں سے پورے کر رہے ہیں - گورنمنٹ نقصان میں رہے گی یا فائدے میں - کیا ایسا حساب کتاب موجود ہے ؟

وزیر تعلیم — یہ تو بہت مشکل ہے کہ ان پرائیویٹ اداروں سے پتہ کریں کہ کتنا خرچ کر رہے ہیں - ہم تو سمجھتے ہیں کہ وہ کما رہے ہیں - بہر حال خرچ کر رہے ہوں گے آپ کی بڑی اچھی

اطلاع ہے - اس معاملے میں آپ کو ذاتی طور پر علم ہے - لیکن ایسی کوئی جامع رپورٹ میرے پاس نہیں ہے کہ تعلیمی اداروں کے مالکان پنجاب میں کیا کما رہے ہیں اور کیا خرچ کر رہے ہیں ؟

مسٹر احسان الحق پراچہ — جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ خدا کرے کہ کل کو زیادہ صوبے ہو جائیں زیادہ صوبوں سے ان کی کیا مراد ہے ؟ کیا کراچی اور بہاولپور کو بھی الگ الگ صوبہ بنانے کا ارادہ ہے ؟

وزیر تعلیم — ایک تو مشرقی پاکستان ہے کیونکہ ہم نے اس کو آئینی طور پر تسلیم نہیں کیا ہے -

مسٹر احسان الحق پراچہ — صوبے کا مقصد کیا ہے ؟

وزیر تعلیم — میرا اس قسم کا کوئی مقصد نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے ملک کی حد کی بات کی ہے - میں نے بھی تھوڑی سا آئین پڑھا ہے - اس میں ہمیشہ یہ شق رکھ لی جاتی ہے کہ اگر اس میں اور صوبہ شامل ہو جائے -

چودھری امان اللہ لک — کیا اس مد میں کسی خاص رقم کی حد مقرر کی گئی ہے - میرا مطلب یہ ہے کہ کیا سکیم کو بناتے وقت غیر ملکی امداد سے ٹارگٹ مقرر کر لیا گیا ہے ؟

وزیر تعلیم — ہم ٹارگٹ اس لئے مقرر نہیں کر سکتے چونکہ وہ سکیم ہمارے پاس نہیں ہے - اگر یونیسکو (UNESCO) سے امداد آ گئی تو ہمارے مرکزی وزیر تعلیم اس کا حصہ ہمیں دیں گے - ہمیں نہیں معلوم کہ کتنی غیر ملکی امداد آ رہی ہے - اور نہ ہم نے اپنے پراجیکٹ میں کوئی جگہ رکھی ہے کہ اگر غیر ملکی امداد آئے تو کام چلے گا - آپ تسلی رکھیں کہ آپ کی پنجاب حکومت نے جو پروگرام بنایا ہے اس میں کوئی ایسی خالی جگہ نہیں کہ اگر غیر ملکی امداد نہ آئے تو کوئی کام ادھورا رہ جائے گا -

مسٹر جاوید حکیم قریشی — پرائیویٹ تعلیمی ادارے جو انجمنیں چلا رہی ہیں نئی تعلیمی پالیسی کے نفاذ کے ڈر سے اپنے حساب کتاب میں بے شمار گڑ بڑ کر رہے ہیں اور لاکھوں روپے کا ادارے کو مقروض دکھایا جا رہا ہے - کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ ایسے اداروں

کے حساب کتاب کی گڑبڑ کو روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ پالسی فیل نہ ہو ؟

وزیر تعلیم — ہم نے اس سلسلے میں پہلے مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۱۱۸ کو نافذ کیا تاکہ اس کے متعلق کوئی حساب کتاب میں گڑبڑ نہ کر سکے۔ اس کے لئے قانون کا تحفظ ہے۔ جس طرح قتل کی سزا موت ہے لیکن اس کے باوجود قتل ہوتے ہیں چنانچہ گڑبڑ ہو رہی ہے حکومت اس کے متعلق اقدامات کرے گی۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری — کیا میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ تعلیمی پالیسی ویسے تو اچھی ہے لیکن جیسے مثل مشہور ہے کہ Rome was not built in a day ہمارے پاس اتنی رقم نہیں ہے کہ بچوں کو پنکھے لگوا کر دے سکیں۔ بہت سے ادارے روپیہ ہڑپ کر رہے ہیں۔ لیکن بہت سے اچھے ادارے بھی ہیں جیسے مدرسہ البنات اور اسی قسم کے دیگر ادارے کیا ان سب کو ہڑپ کر لینا چاہیئے ؟

رانا کے۔ اے۔ محمود خان — ہڑپ کا لفظ غیر پارلیمانی ہے انہیں یہ لفظ واپس لینا چاہیئے۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ — چونکہ لغاری صاحب حلوہ ہڑپ کرنے کے عادی ہیں اس لئے سکولوں کے لئے ہڑپ کا لفظ استعمال کر رہے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

وزیر تعلیم — لغاری صاحب کے جوابد میں عرض ہے کہ یہ جواب انہوں نے فرمایا ہے کہ مدرستہ البنات اچھی طرح چل رہا ہے۔ اس نے تو نو دس ماہ سے اپنے سٹاف کو تنخواہ نہیں دی ہے۔ اور انہوں نے زبردست ہڑتال کر رکھی تھی۔ ہم نے بڑی مشکل سے انہیں منایا ہے کہ تم ہڑتال بند کر دو کیونکہ بچوں کے امتحانات ہیں ادھر ایف ایس سی کے طلباء کا امتحان ہونے والا ہے انہوں نے ہمارے کہنے پر ہڑتال بند کی ہے۔ یہ ادارہ اچھا نہیں چل رہا ہے۔ آپ ان کے چلانے والوں سے پوچھیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ لے لیں۔

میاں خان محمد — کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ تعلیمی سکولوں کے اخراجات کی کفالت کے متعلق عوامی سرمایہ کاری کے تما سرچشمے جنس یا نقدی کی صورت میں ہونگے ؟ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ

ان تمام جنس یا نقدی کی وصولی کی کیا شکل ہو گی؟ کس طرح سے سرمایہ وصول کیا جائے گا؟

وزیر تعلیم — میں پہلے عرض کر چکا ہوں جہاں سکولوں یا کالجوں کا مطالبہ ہے وہاں مخیر حضرات خود بخود آگے آ جاتے ہیں اور وہ لوگ اپنی پیش کش کرتے ہیں جس طرح فاضل رکن نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ اسی طرح ہمارے پاس تجاویز آتی ہیں ان میں مخیر حضرات آگے آ جاتے ہیں اور خاص طور پر ایم۔ پی۔ اے حضرات اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں کہ ہم اتنا روپیہ فراہم کر سکتے ہیں۔ زمین دے سکتے ہیں یا فرنیچر دے سکتے ہیں اور اسی طرح اور بہت سی چیزیں پیش کرتے ہیں۔

ملک محمد علی — کیا حکومت پبلک سکولوں کو گرانٹ دینا ختم کر کے نئی پالیسی پر خرچ کرنے کے لئے غور کرے گی اور کب تک؟

وزیر تعلیم — بالکل نیا سوال ہے۔ مجھے نہیں پتہ کہ پبلک سکولوں کو کتنی گرانٹ دی جا رہی ہے یہاں ایک پبلک سکول ایچیسن کالج ہے اس کو حکومت کوئی گرانٹ نہیں دیتی۔ وظائف پندرہ ہیں وہ me,it پر دئے جاتے ہیں اور اکثر مستحق طلبا جو عام گھروں سے تعلق رکھتے ہیں وہی استعمال کرتے ہیں۔ ہم اسے کوئی گرانٹ نہیں دیتے۔

چوہدری امان اللہ لک — میں مسٹر موصوف سے دریافت کروں گا کہ چونکہ ان کے پاس جیسا کہ ان کے جوابات سے واضح ہے سکیموں کے تعین کا صحیح اندازہ نہیں ہے۔ اس سلسلے میں کیا وزیر موصوف نئی تعلیمی پالیسی پر convention کر کے اس کے نقصان اور فائدے کے متعلق بتائیں گے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی سپیکر — اس میں ایک بات اور بھی آ جائے کہ تعلیمی پالیسی مرکزی حکومت نے بنائی ہے تو اس کے متعلق جو بھی کوئی بحث یا کنونشن وغیرہ ہو وہ مرکزی حکومت کر سکتی ہے۔

Therefore this question stands ruled out.

چوہدری امان اللہ لک — میں وضاحت تو کر سکتا ہوں جو جوابات وزیر موصوف نے دیئے ہیں وہ ناکافی ہیں۔ میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ان کے پاس واضح حدود متعین نہیں ہیں

کہ کتنی رقم مرکزی حکومت دے گی۔ کتنی تعلیمی اداروں پر اب تک رقم خرچ ہو رہی تھی یا کتنی رقم گورنمنٹ کو کرنی پڑے گی وہ نہیں ہے - اس لیے میں عرض کروں گا کیا وزیر موصوف اس جواب کے صحیح تعین کے لیے کنونشن بلا کر اس کی واضح حدود بنائیں گے -

مسٹر جاوید حکیم قریشی—نئی تعلیمی پالیسی کے سلسلے میں بھی عمل درآمد ہو رہا ہے - میٹنگز ہو رہی ہیں شاید اب سارے ایم - بی - اے- حضرات بھی شامل کئے جارہے ہیں - لہٰذا رقم مختص کرنا مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے یا صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے - کنونشن بلا کر تو رقوم مہیا نہیں کی جا سکتیں لہٰذا یہ سوال واضح نہیں ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر—ویسے بھی یہ واضح نہیں کہ کنونشن سے آپ کی کیا مراد ہے -

رانا پھول محمد خان—پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - سوالوں کا طریق کار قاعدے کے مطابق یہ ہے کہ کسی معزز رکن کے سوال کا جواب جناب وزیر صاحب دیں گے یا ان کے پارلیمنٹری سیکرٹری دیں گے یا وہ کسی ممبر کو نامزد کر دیں کہ میرے سوالوں کا جواب فلاں صاحب دیں گے - جو طریق کار یہاں اپنایا گیا ہے یہ قواعد کی صریحاً خلاف ورزی ہے کہ اراکین اسمبلی اٹھ کر کسی وزیر کی جگہ جواب دیں - وہ سوال پوچھ سکتے ہیں لیکن جواب نہیں دے سکتے - اس لیے میری گذارش یہ ہے کہ اس ایوان کی روایات کو قائم رکھا جائے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر— میں اپنی رولنگ دیتا ہوں - چونکہ پارلیمنٹری سیکرٹری نہیں ہیں - منسٹر کی موجودگی میں جب کوئی ممبر جواب دیتا ہے اور منسٹر صاحب اس وقت خاموش رہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی consent موجود ہے - اور ان کی نامزدگی حاصل ہے -

رانا پھول محمد خان— جناب والا - اس رول کا حوالہ دیجئے جس میں یہ ہے کہ عام رکن اسمبلی وزیر کی جگہ جواب دے سکتا ہے - (قطع کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی سپیکر—آپ نے جو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا اس میں آپ نے خود ہی کہا تھا کہ اگر منسٹر نامزد کرے تو صاف ظاہر ہے

کہ منسٹر کی موجودگی میں جب کوئی ممبر بولے گا اس کو نامزدگی حاصل ہے -

رانا پھول محمد خان—جناب والا- وزیر صاحب ایک ممبر کو نامزد کر سکتے ہیں ہمارے ہاوس کو نامزد نہیں کر سکتے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر—منسٹر کی موجودگی میں -

مسٹر جاوید حکیم قریشی—پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - جو بات تمام ہاؤس کر رہا ہے وہ سچی ہے اور درست ہے - پتہ نہیں رانا صاحب کی سمجھ میں کیوں نہیں آتا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر— یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

وزیر تعلیم—جناب والا - میں بزرگ رکن کی خدمت میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ میں تو پوائنٹ آف آرڈر کی وجہ سے بیٹھ گیا تھا اور مسٹر سپیکر کے حکم کا منتظر تھا ورنہ میں خود ہی انشاءاللہ جواب دیتا -

سردار امجد حمید خان دستی—غیر ملکی امداد کے متعلق میرے فاضل دوست امان اللہ لک صاحب نے دریافت کیا تھا کہ کون سے غیر ممالک سے امداد ملے گی وزیر تعلیم نے جواب دیا تھا کہ یونیسکو کوئی ملک نہیں ہے - وہ کون سے ممالک ہیں جن سے توقع کر رہے ہیں کہ ان سے تعلیم کے سلسلے میں امداد ملے گی -

وزیر تعلیم—میرا خیال تھا کہ ممبر حضرات سمجھ جائیں گے - یونائیٹڈ نیشنز ایجوکیشنل ادارہ ہے جو یونائیٹڈ نیشنز آرگنائزیشن کے تحت ہے - اس میں مختلف ممالک کی طرف سے امداد آتی ہے - اس میں اکثر امیر مغربی ممالک ہیں - مجھے اس کی تفاصیل کا نہیں پتہ کیونکہ میرا کسی غیر ملکی ایجنسی سے براہ راست خط و کتابت کرنے کا تعلق نہیں ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر—یہ مرکزی مسئلہ ہے -

میاں خورشید انور—یہ بالکل صوبائی مسئلہ ہے اور صوبائی محکمہ ہے - آپ خواہ مخواہ مرکز پر انحصار کر رہے ہیں تو آپ کی اپنی پارٹی کے اصولوں کے مطابق آپ نے صوبائی خودمختاری کا اعلان کیا تھا - اور آپ نے تسلیم کیا تھا کہ تعلیم صوبائی مسئلہ ہے - اپنے خواہ مخواہ مرکز پر آپ کیوں انحصار کر رہے ہیں -

وزیر تعلیم— میاں خورشید انور صاحب ٹھیک فرما رہے ہیں۔ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔ بات اصل میں یہ ہے کہ اس کے پراجیکٹس ہماری پنجاب گورنمنٹ نے تیار کیے ہیں۔ ان کے لیے ہم نے اپنے بجٹ سے پیسے مخصوص کیے ہیں۔ میں صرف یہ عرض کر رہا تھا کہ کچھ پراجیکٹس ہیں جو مرکز ہی تیار کرے گا اور اس میں امداد شامل ہے۔ ہمارے جو اپنے منصوبے ہیں وہ آپ کو بجٹ کے دوران بتا دیئے گئے تھے۔ وہ ہم اپنے کر رہے ہیں ہم تعلیم کے معاملے میں بالکل خود مختار ہیں اگر مرکز اپنی طرف سے ہماری بھلائی کے لیے کوئی کام کرے مثلاً تعلیم بالغاں ہے تو ہم کس طرح اس میں اعتراض کر سکتے ہیں یہ تو اچھی بات ہے۔

میاں خورشید انور— گذارش یہ ہے کیا آپ مرکزی حکومت سے درخواست کریں گے کہ اس وقت جو دو عملی چل رہی ہے یہ ختم کر دے تاکہ صوبے تعلیم کے سلسلے میں خود مختار ہوں؟

مسٹر رؤف طاہر— یہ صوبائی مسئلہ ہے۔ بات یہ ہے کہ غیر ملکی امداد کا مسئلہ ہمیشہ سنٹرل گورنمنٹ کے پاس ہوتا ہے۔ اس لئے جو بار بار سوال کیا جا رہا ہے کہ صوبے اور مرکز میں کیا تعلق ہونا چاہیے اس کا تعلق جیسا کہ وزیر موصوف بتا چکے ہیں غیر ملکی امداد سے ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر— یہ آئین کا مسئلہ ہے اس کو ہم نہیں چھیڑ سکتے۔

چوہدری امان اللہ لک— میں اس سے دریافت کروں گا کہ عوامی سرمایہ کاری کوئی بنک ہے یا عوامی سرمایہ کاری کوئی سکیم ہے۔ یا عوامی سرمایہ کاری کوئی بیرونی امداد ہے۔ ذرا وضاحت فرما دیں۔

وزیر تعلیم— اس کا مطلب یہ ہے مخیر حضرات جو بھی ہیں جنہیں اکثر ایم۔ پی۔ اے mobilize کرتے ہیں۔ Legislator ہیں جو سوسائٹی میں زیادہ شعور رکھتے ہیں۔ یہ کوئی ایسا خاص consolidated ادارہ نہیں ہے جس طرح یونائیٹڈ بنک ہے یا حبیب بنک ہے۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید— جناب والا۔ میں آپ کی وضاحت سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک سکول ٹسٹرکٹ کونسل

کھول چکی ہے اور گورنمنٹ کوئی گرانٹ نہیں دے رہی اور ان کا ہر لمحہ تباہی کی طرف جا رہا ہے کیا اس کے متعلق بھی سوچا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ یہ بالکل الگ سوال ہے ۔ آپ کسی خاص جگہ کا نام بتائیں ۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید — وہ ڈسٹرکٹ کونسل کا ہائی سکول تھا ۔ ڈسٹرکٹ کونسل نے بھی چھوڑ دیا ہے اور گورنمنٹ بھی کوئی گرانٹ نہیں دے رہی ۔ اس کی حالت دن بدن خراب ہو رہی ہے ۔

وزیر تعلیم — اگر آپ ایسا کیس ذاتی طور پر مجھے بتائیں تو اس کے لئے انشاءاللہ کچھ نہ کچھ کریں گے ۔

ڈاکٹر حاجی رضا ملک - کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ سابقہ حکومتوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے پنجاب میں عموماً اور لائلپور میں بالخصوص کئی ایسے سکول موجود ہیں کہ جہاں پر بچوں کے بیٹھنے کا بندوبست نہیں ہے اور پینے کا پانی نہیں ہے ۔ کیا آپ نے آنے والی تعلیمی پالیسی میں بچوں کو تعلیمی مراعات کے ساتھ ساتھ وہاں سکولوں میں کوئی ایسی مراعات دیں گے جن سے وہ استفادہ کر سکیں ؟

وزیر تعلیم — جی ہاں سال بہ سال اس کا خیال رکھا جاتا ہے کہ اس قسم کی چیزیں بچوں کے لئے مہیا کی جائیں ۔ ہر سال اس کے لئے گرانٹس ہوتی ہیں ۔ اگر کوئی خاص سکول رہ گیا ہے تو آپ میری توجہ دلائیں ۔

ڈاکٹر حاجی رضا ملک — میں نے عرض کیا تھا کہ لائل پور میں ایسے سکول موجود ہیں کہ جن کی چھتیں نہیں ہیں بچوں کے بیٹھنے کے لئے ٹاٹ نہیں ہیں اور پینے کے لئے پانی نہیں تو اس سلسلے میں جناب وزیر تعلیم کی توجہ مبذول کراؤں گا ۔

وزیر تعلیم — آپ کے تعاون سے انشاءاللہ اس کو ٹھیک کریں گے ۔

خواجزادہ سردار عطا محمد خان لغاری — کیا وزیر تعلیم فرمائیں گے کہ آیا کمیونسٹ ملکوں کے علاوہ کسی آزاد ڈیموکریٹک ملک میں regimentation ہے - جہاں کوئی آزاد تعلیمی ادارہ نہ ہو -

وزیر تعلیم — جی ہاں بالکل - برطانیہ میں ہے - ساری تعلیم سٹیٹ مہیا کرتی ہے - جی - سی لیول تک کوئی فیس بھی نہیں ہوتی کتابیں مفت ملتی ہیں - پنسل بھی مفت ملتی ہیں - پن بھی مفت ملتے ہیں - گیارہ بجے بچوں کو دودھ بھی ملتا ہے اور کھانا بھی آدھی قیمت پر ملتا ہے -

راجہ محمد افضل خان — کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ جو بھی گورنمنٹ کی اب پالیسی ہے کہ سکولوں کو پنکھے نہیں دئے گئے - لیکن جیلوں میں دئے گئے ہیں - کیا یہ صحیح پالیسی ہے ؟ کیا آپ کے خیال سے یہ صحیح قدم ہے ؟

وزیر تعلیم — بات اصل میں یہ ہے - کہ بعض سکولوں میں پنکھے اس لئے نہیں ہیں - کہ وہاں بجلی نہیں ہے - خاص طور پر دیہاتی سکولوں میں - فاضل رکن لغاری صاحب یہ جانتے ہیں - کہ ہم بہت کوشش کر رہے ہیں - کہ پنکھے حاصل کئے جائیں - اور جن سکولوں میں پنکھے نہیں ہیں - ان کو فراہم کئے جائیں - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ گرمی کی شدت کے پیش نظر ہم سکولوں کو پنکھے جلد مہیا کریں گے -

کرنل محمد اطہر خان دہلوی — جناب سپیکر - میں آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم کی خدمت میں یہ سوال کروں گا - کہ اب جب کہ ہمارا ایک مفلوج اور غریب ملک ہے - ہم نے اس کی تعمیر نو کرنی ہے - تو اس وقت کیا ایک کالج کے لئے ۲۰۰ کنال زمین کی ضرورت ہے - جو ہم سے عیسیٰ خیل میں مطالبہ کیا جا رہا ہے - میں نے ۲۰ اور ۲۵ کنال میں بھی کالج دیکھے ہیں - میں نے ۱۲۰ کنال زمین عیسیٰ خیل ہائی سکول کے لئے دی تھی - وہ وہاں موجود ہے - اور اس کا ہیڈ ماسٹر کہتا ہے - کہ ۶۰ کنال زمین

وہاں سے دی جا سکتی ہے - اور اس کا جو Play ground ہے - وہ بھی ہائی سکول اور کالج کے لڑکے مل کر استعمال کریں گے - تو گذارش یہ ہے - کہ کیا کالج کے لئے رقبہ کی تعداد کم نہ کی جائے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر — کرنل صاحب یہ سوال تعلیمی پالیسی کے متعلق نہیں ہے -

کرنل محمد اسلم خان ڈیہازی — جناب یہ کالج کے متعلق ہے - اور یہ بڑی اہم اور بنیادی تعلیمی پالیسی کے متعلق ہے -

چودھری امان اللہ لک — میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا - کیا اس نئی تعلیمی پالیسی کے تحت سرمایہ کاری اور باقی مدوں میں کوئی ایسی مد ہے - جس میں سکول اور کالج کے بچوں کے اخراجات کم کئے جائیں - کاپیوں اور کتابوں کے لئے وہ مد قائم کی جائے ؟ کیا اس میں کوئی ایسی شق ہے - جس کے ذریعہ ایسے اخراجات کم کئے جا سکیں ؟

وزیر تعلیم — جی ہاں - حکومت تو ہر چیز پر غور کرتی ہے - وزیر خزانہ نے یہ declare بھی کیا تھا - کہ دو کروڑ کچھ لاکھ روپیہ ایسی مد کے لئے رکھا گیا ہے - یہ تو حکومت کی ہمیشہ پالیسی رہی ہے - اگر آپ کہیں کہ فلاں جگہ زیادہ خرچ ہو رہا ہے تو ہم آپ کے تعاون سے انشاءاللہ اسے کم کریں گے -

چودھری امان اللہ لک — میرا سوال آپ سمجھ نہیں سکے - میں نے کہا ہے کہ کیا کوئی ایسی سکیم ہے - جس میں آپ نے تعین کیا ہو - کہ بجٹ میں بچوں کے دیگر اخراجات میں کمی ہو سکتی ہے - اگر نہیں ہے - تو کیا وزیر موصوف اس پر مناسب غور فرمائیں گے ؟

وزیر تعلیم — کتابوں کے لئے تو آپ کو معلوم ہے - کہ جب سے ٹیکسٹ بک بورڈ قائم ہوا ہے - اس وقت سے کتابیں مل رہی ہیں -

چودھری امان اللہ لک — کتابیں مل نہیں رہی ہیں۔ آپ اگر اس پر غور فرمائیں گے۔ تو آپ کو پتہ چل جائے گا۔

وزیر تعلیم — آپ کے تعاون سے ہم یہ کریں گے۔

رانا کے۔ اے محمود خان — جناب والا۔ وزیر تعلیم نے جو جواب دیا ہے۔ اس سوال کے جزو (ب) میں لکھا ہے۔

> ''جوں جوں مذکورہ اسکیموں کی شیرازہ بندی تکمیل پذیر ہوتی جائے گی ان اسکیموں کے اخراجات کی کفالت مندرجہ ذیل تین مدوں سے ہو سکے گی''

مجھے تین مدوں پر چنداں اعتراض نہیں مگر یہ جو ''جوں جوں'' کا لفظ استعمال ہوا ہے کیا یہ سارا سلسلہ جوں کی چال تو نہیں چلے گا؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر — یہ سوال سپلیمنٹری سوال نہیں بنتا۔

رانا کے۔ اے محمود خان — سوال بنتا ہے۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ تکمیل کی رفتار کیا ہوگی سست یا تیز یہ تو اردو محاورہ ہے۔

وزیر تعلیم — میں عرض کرتا ہوں مثلاً یہ کہ حکومت نے یکم ستمبر کو کالج اور سکول نیشلائز کرنے ہیں۔ تو یہ سکیم یکم ستمبر سے پہلے ہی تیار ہو جائے گی۔ اس کا دوسرا مقصد یہ ہوا کہ یکم ستمبر سے ہم نے تعلیم مفت کرانی ہے۔ اندازہ لگا ہے کہ کتنا وقت لگے گا۔ date line موجود ہے۔

راجہ سکندر خان — جناب وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ جہاں بجلی ہے وہاں پنکھے مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر صاحب سے یہ دریافت کروں گا کہ جس علاقے میں بجلی ابھی نہیں ہے ان سکولوں میں ہاتھ کے پنکھے وغیرہ مہیا کرنے کی کوئی سکیم ہے؟

وزیر تعلیم - میرا خیال ہے کہ پہلے ہی ایسے پنکھے دیہاتوں میں موجود ہیں - جو ایک آدمی بیٹھ کر کھینچتا رہتا ہے - میں کہتا ہوں کہ پہلے بجلی کے محکمہ سے بات چیت کریں پھر ہماری طرف آئیں -

مسٹر رؤف طاہر - کیا وزیر تعلیم بتائیں گے کہ جن سکولوں اور کالجوں کو ستمبر میں نیشنلائز کر رہے ہیں - کیا ایک ہی وقت میں اتنے کالجوں کو نیشنلائز کرنا ممکن ہے ؟

وزیر تعلیم - جی ہاں - اگر قوم تہیہ کر لے تو کوئی مشکل نہیں ہے - ہم آپ کے تعاون سے نیشنلائز کریں گے - دوسری قوموں نے اس سے بڑے بڑے کام کئے ہیں یہ کوئی اتنا بڑا کام نہیں ہے -

ڈاکٹر حلیم رضا ملک - کیا وزیر موصوف کو معلوم ہے کہ سابقہ استحصالی نظام کی وجہ سے تعلیم حاصل کرنے کے باوجود ہزاروں لوگ سڑکوں پر فٹ پاتھ پر سودا بیچنے پر مجبور تھے - کیا صوبائی حکومت آنے والی تعلیمی پالیسی میں اس بات کی ضمانت دے گی کہ ایک شخص تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس ملک میں باعزت روزگار حاصل کر سکے ؟

وزیر تعلیم - یہ بنیادی طور پر تعلیم کی بات نہیں بلکہ Man Power Planning کی بات ہے - یہ ماضی کی Men Power Planning ہے - اب ہم نے کہا ہے کہ اب انشاءاللہ Man Power Planning ایسی ہوگی کہ جیسے ہنر مند حضرات کی ملک و قوم کو ضرورت ہوگی ویسے ہی پیدا کئے جائیں گے -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - کیا وزیر موصوف اس امر کی وضاحت فرمائیں گے کہ وہ آپ کا کون سا پروگرام ہے جس سے تعلیم کے معاملات میں بے روزگاری ختم ہو جائے گی ؟

وزیر تعلیم - جناب والا - یہ کام محکمہ تعلیم کا نہیں ہے - لوگوں کو ایمپلائمنٹ دینا Man Power Planning Deptt. کا پروگرام ہوتا ہے یا کسی دوسرے محکموں کا پروگرام ہوتا ہے -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - جناب والا - میں نے سوال یہ کیا ہے کہ تعلیمی پروگرام میں آپ کیا نظام لانا چاہتے ہیں - جس کی

وجہ سے عوام میں بے روزگاری ختم ہو جائے گی اور آئندہ ان کو روزگار ملنے میں آسانیاں پیدا ہو جائیں گی ؟

وزیر تعلیم - جناب والا - جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ ایک طرف ہم یہ کوشش کر رہے تھے کہ آرٹس گریجوایٹ لاکھوں کی تعداد میں پیدا ہو جائیں جن کی ہمیں ضرورت نہیں ہے - اب ہم اس کی بجائے یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ہم ٹیکنیکل لائینوں پر بچوں کو تعلیم دیں - جب وہ اپنی تعلیم سے فارغ ہوں گے اگر حکومت ان کو نہ بھی ایمپلائمنٹ دے سکے تو بھی وہ کوئی چھوٹی موٹی ورکشاپ کھول سکتے ہیں یا کوئی اور چھوٹا موٹا کام کر سکتے ہیں اس طرح وہ self employed ہو جائیں گے لیکن یہ مسئلہ ایسا نہیں ہے جو بہت جلد حل ہو جائے - اس کے لئے بڑی لمبی پلاننگ کی ضرورت ہے - اس سے میرا مطلب ہنر مندی سے ہے لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ دانشمندی ختم ہو جائے - دانشمندی ضرور ہوگی اور لوگ عام تعلیم بھی حاصل کریں گے -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - جناب والا - کیا وزیر موصوف از راہ کرم دنیا کے کسی حصہ کا حوالہ دیں گے جہاں پر ایسا ہوتا ہو ؟ دوسرے جب کسی فنی سکول میں بچوں کو داخل کیا جاتا ہے تو اس کے لئے آپ نے کیا معیار رکھا ہے ؟ آپ نے دیہاتی آبادی کے لئے داخلے کی کتنے فیصدی تعداد رکھی ہے اور شہری آبادی کے لئے کتنے فیصد تعداد رکھی ہے ؟

ملک غلام نبی - جناب سپیکر - ہماری پوری کوشش ہوگی کہ لوگوں کو روزگار مہیا کیا جائے لیکن امیر عبداللہ روکڑی صاحب اور ایسے دوسرے حضرات جن کے پاس دولت کے انبار ہیں اگر آپ ان سے یہ دولت چھین سکیں تو یہ سارے مسائل حل ہو جائیں گے -

وزیر تعلیم - جناب سپیکر - معزز رکن کے جواب میں عرض یہ ہے کہ یہ کوئی معمولی معاملہ نہیں ہے کہ ہم کہہ دیں کہ اتنے فیصد سیٹیں دیہاتی آبادی کے لئے رکھی ہیں لیکن ہم سب لوگ مل کر اس کے لئے کچھ کریں گے -

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی - جناب والا - غریب عوام کو کیسے پتہ لگ سکے گا کہ ان کے داخلے کے لئے آپ نے کون کون سی سہولتیں رکھی ہیں - اب آپ نے جو تکلیفیں بتائی ہیں اس سے یہ نہ ہو کہ غریب لوگ داخلے سے محروم رہیں - پسماندہ علاقے کے لوگ اس سے محروم رہیں -

جناب والا - میری عرض یہ ہے کہ ملک غلام نبی صاحب کی اور میری دولت خواہ مخواہ ضائع نہ چلی جائے - اس لئے مجھے خدشہ پیدا ہوگیا ہے - آپ کوئی نظام تو بتا دیں جس کے تحت یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچے گا ؟

وزیر تعلیم - انشاء اللہ یہ غریبوں کی حکومت ہے - میں خود بھی ایک غریب باپ کا بیٹا ہوں اور مجھے اس پر فخر ہے کہ یہ غریبوں کی حکومت ہے اور غریبوں نے ہی ہمیں یہاں بھیجا ہے - پھر کوئی وجہ نہیں کہ غریب ہی نظر انداز ہو جائیں -

ملک غلام نبی - جناب سپیکر - میری گزارش یہ ہے کہ ہم دونوں اپنی اپنی دولت کے گوشوارے اس ایوان میں پیش کریں -

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی - جناب والا - میں تیار ہوں -

شیخ محمد ریاض - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس نئی تعلیمی پالیسی کے تحت ایچیسن کالج کی کیا صورت ہوگی ؟ کیا اس کالج میں داخلہ چند امراء کے بچوں کے لئے مخصوص ہوگا یا غرباء کے بچے بھی اس میں داخلہ لے سکیں گے ؟

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر تعلیم - جناب والا - یہ اتنا اہم موضوع ہے کہ خود صدر مملکت ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے اپنی تقریر میں اس کا ذکر کیا ہے - انہوں نے کہا ہے کہ اس کالج کو ہم نیشنلائز کریں گے اور اس میں ایسے لڑکے جو عقل رکھتے ہوں - جو شعور رکھتے ہوں اور یہ

ضروری نہیں کہ ان کے ماں باپ کے پاس پیسے ہیں ان کا اس کالج میں میرٹ پر داخلہ ہوگا - اس میں ہر پاکستانی خواہ وہ شہر میں رہتا ہو یا دیہات میں رہتا ہو جو عقلمند ہوگا وہ اس میں داخلہ لے سکے گا - یہ تمام اضلاع کے لئے سکول ہوگا اور صرف امراء کے بچوں کے لئے نہیں ہوگا - اگر کسی امیر آدمی کا بچہ عقلمند ہے اور وہ مقابلہ کے امتحان میں آ جاتا ہے تو اس کو بھی داخلہ ملے گا -

میاں خورشید انور - جناب والا - ان سکیموں کے نام کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم - اگر آپ پہلے حکم دیتے تو میں ضرور عرض کئے دیتا - ۷۷ کے قریب نام ہیں - ان سب کا نام یاد کرنا مشکل ہے - اگر آپ کہیں تو میں اپنی یادداشت سے کچھ نام بتا سکتا ہوں -

میاں خورشید انور - کیا آپ ان ناموں کی فہرست ممبران کو سرکولیٹ کر دیں گے ؟

وزیر تعلیم - اگر آپ کہیں تو ہم ضرور سرکولیٹ کر دیں گے - اس میں ایسی کوئی بات نہیں

میاں خورشید انور - شکریہ -

کرنل محمد اسلم نیازی - جناب والا - میں صرف ایچیسن کالج کے متعلق عرض کروں گا - جو کالج اچھے تھے وہ ختم ہو چکے ہیں - اس سمز ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض یہ ہے کہ اس وقت جو بھی وہاں پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے - جو بھی وہاں کی فیسیں ادا کر سکتے ہیں پڑھ سکتے ہیں - یہ ایک بہترین ادارہ ہے - میں آپ کو اطلاع کے لئے مزید عرض کروں گا کہ وہاں صبیحہ کا لڑکا بھی پڑھ رہا ہے - (قہقہہ) آج کل وہ چیز ختم ہو چکی ہے - اگر اس کو پبلک کے لئے لے لیا جائے تو شوق سے لے لیا جائے لیکن یہ اس ملک میں ایک بہترین تعلیمی ادارہ ہے بلکہ یہ آل انڈیا میں ایک بہترین تعلیمی ادارہ تھا - باہر سے بڑے بڑے ممالک کے جو بھی سربراہ آئے وہ اس کو دیکھنے کے لئے ضرور گئے - (قطع کلامیاں) جناب والا - انہوں نے بیسیوں سوال کئے ہیں - لیکن آج رانا پھول محمد خان صاحب اور تابش الوری صاحب چپ ہیں -

مسٹر سپیکر - کرنل صاحب آپ تشریف رکھیں یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

(قطع کلامیاں)

راجا پھول محمد خان - جناب والا۔ صبیحہ کے لڑکے کے نام کا ان کو کیسے پتہ چلا ؟

Mr. Speaker : He is not the Minister of Education. You cannot ask the question - انہوں نے آج کوئی شعر نہیں سنایا اور اب نام پوچھ رہے ہیں -

کرنل محمد اسلم خان ڈیاری - جناب سپیکر - مجھے اس معزز ایوان نے شعر کہنے کے لئے فرمایا ہے تو میں شعر فرماتا نہیں ہوں بلکہ ٹانگیں توڑتا ہوں - ایچسن کالج کے متعلق میں نے ۳۳-۱۹۳۲ء میں شعر کہا تھا جس کالج کے متعلق آج ذکر ہو رہا ہے :

یہ کالج بدلتا بدلتا بدل جائے گا
بالاخر یہ پبلک کا بن جائے گا

اور یہ پیشین گوئی میری صحیح ہوئی ہے -

بیگم ریحانہ سرور شہید - جناب سپیکر ابھی ابھی وزیر تعلیم صاحب نے فرمایا ہے کہ ایچسن کالج میں جو بچے لئے جائیں گے وہ talented ہوں گے یا gifted ہوں گے - میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کا طریقہ کار کیا ہوگا ؟ کیا وہ intelligence اور ability test وغیرہ لیں گے - تاکہ intelligent Quotient کی بنا پر ان کو کالج میں لیا جائے ؟

وزیر تعلیم - جناب والا - اس کے لئے ایک بورڈ ہوگا جس میں یہ ٹسٹ بھی ہوگا اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سے ٹسٹ ہونگے - وہ امتحان آپ کی تسلی کے مطابق ہو گا - اگر آپ اس کے متعلق کوئی تجویز دیں گی تو اس پر بھی غور کیا جائے گا -

مسٹر سپیکر - اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے - وزیر متعلقہ باقی ماندہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھیں -

وزیر تعلیم - جناب والا - میں آج کی فہرست کے باقی ماندہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

وزیر صحت - جناب والا - میں بھی آج کی فہرست کے باقی ماندہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

---

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

مڈل سکول برائے طالبات جلالپور پیرو والہ کا درجہ بلند کرنا

*۶۴ - دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جلالپور پیروالہ ضلع ملتان اور ارد گرد کے دور دراز اور پسماندہ علاقوں کی تقریباً ایک لاکھ سے زائد آبادی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے مذکورہ قصبہ میں صرف ایک گرلز مڈل سکول ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ (الف) بالا میں بیان کردہ مڈل سکول سے ۲۷ میل کے اندر اندر لڑکیوں کے لئے کوئی ہائی سکول نہیں ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ علاقے کے غریب لوگ اعلیٰ تعلیم کے لئے لڑکیوں کو زیادہ دور نہیں بھیج سکتے -

(د) اگر اجزائے (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت جلال پور پیروالہ کے گرلز مڈل سکول کو ترقی دے کر ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں - تاہم ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے کہ طالبات کے لئے ان کے اپنے شہروں ہی میں ہائی سکول کی تعلیم کی سہولتیں مہیا کی جائیں -

(د) گورنمنٹ گرلز مڈل سکول جلالپور پیروالہ ضلع ملتان کو ہائی سکول کا درجہ دینے کے معاملے پر غور کیا جائے گا -

---

گورنمنٹ ہائی سکول جلالپور پیر والہ میں فنی تعلیم -

*۶۶ - دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول جلالپور پیروالہ میں فنی تعلیم کے اجراء کے لئے گزشتہ سال حکومت نے ایک سکیم منظور کی تھی -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پچاس ہزار کے خرچ سے ایک عمارت تعمیر کرنے کے علاوہ حکومت نے مذکورہ سکول سب پیشہ ورانہ تعلیم دینے کے لئے بیس ہزار روپے کے خرچ سے تمام مطلوبہ ضروری سامان بھی مہیا کیا ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ستر ہزار روپے خرچ کرنے کے باوجود مذکورہ سکول میں فنی تعلیم دینے کے لئے عملہ مہیا نہیں کیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ پیشہ ورانہ تعلیم کی کلاسیں ابھی تک شروع نہیں کی گئیں -

(د) اگر اجزاء (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت مذکورہ سکول کے طلبہ کو فنی تعلیم دینے کے لئے ضروری عملہ مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں -

(د) جی ہاں -

گورنمنٹ پرائمری سکول جلالپور پیر والا

*۷۱ **دیوان سید غلام عباس بخاری** - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پرائمری سکول جلالپور پیروالہ ضلع ملتان میں پانچ سو طلباء زیر تعلیم ہیں -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت طلباء کے لئے ناکافی ہے اور آدھے طلباء کو باہر بیٹھنا پڑتا ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ باہر بیٹھنے والے طلباء کے لئے مہیا شدہ ٹاٹ ضرورت سے کم ہیں اور انہیں نیچے زمین پر بیٹھنا پڑتا ہے -

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سکول میں یہ حالت متواتر کئی سال سے چلی آرہی ہے -

(ہ) اگر اجزا (الف) تا (د) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت مذکورہ سکول کی عمارت میں مناسب توسیع

کرنے اور ضروری فرنیچر اور ٹاٹ مہیا کرنے کا رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) جی ہاں -
(ب) جی ہاں -
(ج) جی ہاں -
(د) جی نہیں -
(ھ) ویسٹ پاکستان پرائمری ایجوکیشن آرڈیننس ۱۹۶۲ء کے سیکشن ۲۴ کے مطابق پرائمری سکولوں کے لئے عمارات مہیا کرنا متعلقہ لوکل کونسلوں کی ذمہ داری ہے - ٹاؤن کمیٹی جلالپور پیروالہ جس کی حدود میں مذکورہ سکول واقع ہے کو سکول میں مزید کمرے مہیا کرنے کے لئے کہا جا رہا ہے -

---

موضع خان بیلہ تحصیل شجاع آباد میں شفاخانہ

*۷۳ - **دیوان سید غلام عباس بخاری** - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ملتان تحصیل شجاع آباد موضع خان بیلہ میں کوئی ڈسپنسری نہیں ہے اگرچہ اس کی آبادی دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور اسے مرکزی حیثیت حاصل ہے -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ علاقے کے عوام کافی مدت سے ڈسپنسری قائم کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں -

(ج) اگر اجزا (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت خان بیلہ میں ایک دیہی ڈسپنسری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت چوہدری محمد ارشاد — (الف) یہ درست ہے - کہ موضع خان بیلہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں کوئی شفاخانہ نہیں ہے - ۱۹۶۱ء کی مردم شماری کے مطابق اس گاؤں کی آبادی ۲۱۵۳ ہے - یہ گاؤں تحصیل شجاع آباد کے آخری حصے میں دریائی علاقے میں واقع ہے -

(ب) اس موضع کے لئے ۱۹۶۸ء میں ایک شفاخانہ کی تجویز کی گئی تھی مگر ڈسٹرکٹ کونسل (District Council) ملتان کے پاس رقم کی کمی کی وجہ سے اس تجویز پر عمل نہ ہو سکا۔

(ج) موجودہ منصوبے میں جلال پور پیر والا میں ایک پرائمری ہیلتھ سنٹر کی تجویز رکھی گئی ہے۔ اس پرائمری ہیلتھ سنٹر میں جس میں ایک سب سنٹر کرموں والا اور دوسرا بھٹ کچا میں ہے۔ اس کے علاوہ ایک پرائمری ہیلتھ سنٹر کوللہ چکر میں کھولنا تجویز کیا گیا ہے۔ جس کے سب ہیلتھ سنٹر بہادر پور۔ نو راجہ اور دوراب میں ہیں۔ قصبہ خان بیلہ تجویز شدہ سب ہیلتھ سنٹر کرموں والا دوراب پور سے تقریباً ۳ تین تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ موضع خان بیلہ بکھری ہوئی آبادی پر مشتمل ہے اور اس طرح خان بیلہ کی آبادی دو آخرالذکر سب سنٹروں سے طبی امداد حاصل کر سکتی ہے۔

موجودہ حکومت کی عوامی ہیلتھ سکیم جلد ہی نافذ ہونے والی۔ اس کے مندرجات کے مطابق اوپر دی ہوئی تجویز میں عوامی رائے کے مطابق ردوبدل کیا جا سکتا ہے۔

لیاقت پور اور خان پور کی تحصیلوں میں موضع عباسیہ اور ون ایل۔ آب حیات بستیوں کے لئے ہسپتال۔

*۸۳۔ چوہدری کلیم اللہ — کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل لیاقت پور اور تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان کی نئی آبادیاں جو ,,عباسیہ،، اور ون ایل آب حیات کے نام سے موسوم ہیں ساٹھ میل لمبے اور آٹھ سے دس میل چوڑے علاقے پر پھیلی ہوئی ہیں —

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ آبادیوں کے آبادکاروں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے صرف لیاقت پور میں ایک ہسپتال ہے -

(ج) اگر اجزاء (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت مذکورہ آبادیوں کے لئے اسی پیمانے پر مزید ہسپتال مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس پیمانے پر صوبے کے دوسرے علاقوں میں مہیا کئے گئے ہیں اگر رکھتی ہے تو کب ؟

وزیر صحت چوہدری محمد ارشاد — (الف) یہ درست ہے —

(ب) اس علاقے میں تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال صرف ایک ہے جو کہ لیاقت پور میں واقع ہے - اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ کونسل کی دو ڈسپنسریاں متیلہ فیروز کے مقام پر موجود ہیں - ان ڈسپنسریوں میں ڈسپنسرز کام کر رہے ہیں - اس کے علاوہ ایک یونانی ڈسپنسری تنواری میں ہے - اور دوسری چک نمبر اے - ۸۱ میں واقع ہے - چونکہ اس علاقے میں کچی اور پکی سڑکوں کی بہت ہی کمی ہے - اس لئے اس علاقے کے عوام مندرجہ بالا ڈسپنسریوں اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال سے صحیح طور پر مستفیض نہیں ہو سکتے -

(ج) محکمہ صحت کے ماسٹر پلان میں تین دیہی ہیلتھ سینٹر تجویز کئے گئے ہیں (اول) باغ و بہار یہ سنٹر منظور شدہ ہے - ۱۹۷۱-۷۲ کے مالی سال میں اس سنٹر پر کام شروع ہوتا تھا - لیکن نامناسب حالات کی وجہ سے جو رقم اس سنٹر پر خرچ ہوئی تھی وہ واپس لے لی گئی - اگرچہ یہ ہیلتھ سنٹر آب حیات کالونی میں ہے لیکن اس کا ایک سب ہیلتھ سنٹر واقع چک نمبر ایل ۱-۱۲۲ ہے جو کہ ون ایل آب حیات سے سیراب شدہ علاقے کو مستفیض کرے گا - ۷۳-۱۹۷۲ کے مالی سال میں اس سنٹر پر کام شروع ہو گا -

دیہی ہیلتھ سنٹر تنواری اور اس کے تین سب سینٹر نصبی (۱) مراد سپال (۲) چک نمبر اے ۳۱۰ چک نمبر اے ۲۶ اس سنٹر اور سب سیکٹروں کے کھلنے سے لیاقت پور کے مشرق کا تمام علاقہ مستفیض ہوگا۔

دیہی ہیلتھ سنٹر متیلہ کے تین سب ہیلتھ سنٹر ہوں گے۔ جو کہ (۱) چک نمبر اے ۳۵ (۲) چک نمبر اے ۸۱ اور تسلباتی ہوں گے۔ اس سنٹر اور سب سنٹروں کے بڑھنے سے لیاقت پور کی تحصیل کا وہ علاقہ جو مغرب میں ہے وہ علاقہ جو ریلوے لائن کے جنوب میں ہے۔ یہ سارا علاقہ طبی سہولتوں سے مستفیض ہو گا۔

عوامی ہیلتھ سکیم کے آنے پر موجودہ سکیموں میں مناسب تبدیلیاں کی جائیں گی۔ عوامی ہیلتھ سکیم میں ہر یونین کونسل کمیٹی میں ایک بنیادی ہیلتھ یونٹ ہو گا۔ اور ہر پانچویں یونین کونسل پر ایک دیہی ہیلتھ سنٹر ہوگا۔ اس طرح عوامی ہیلتھ سکیم کی رو سے تحصیل ہسپتال لیاقت پور کے لئے عملہ بڑھ دیا جائے گا۔

بہاولپور ڈویژن کے اساتذہ کی سینیارٹی

*۸۶۔ رانا مراتب علی خان۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا حکومت بہاول پور ڈویژن میں ایک علیحدہ تعلیمی ریجن تشکیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بہاول پور ڈویژن کے تین اضلاع بہاول نگر بہاول پور اور رحیم یار خان کے مختلف سکولوں میں اس وقت کام کرنے والے اساتذہ بہاول پور ڈویژن سے تعلق نہیں رکھتے ہیں۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کی جواب اثبات میں ہو تو نئے ریجن کے قیام کی صورت میں بہاولپور ڈویژن کے پرانے اور مقامی اساتذہ کی سینیارٹی کے تحفظ کے لئے حکومت کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)۔(الف) جی ہاں۔ اگلے مالی سال کے دوران اگر مالی مشکلات حائل نہ ہوں تو

پنجاب میں ایک نئے تعلیمی ریجن کا قیام عمل میں آ جائے گا جس میں بہاول پور ڈویژن شامل ہو گا —

(ب) جی نہیں —

(ج) جو نیا ریجن قائم ہوگا تمام اساتذہ کو اختیار دیا جائے گا کہ آیا وہ اس ریجن میں ملازمت کریں گے یا کسی دوسرے ریجن میں - اسی بنیاد پر ان کی سینیارٹی کا تعین کیا جائے گا —

گورنمنٹ ہائی سکول ڈونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر میں فنی ورکشاپ

*۸۷ - راؤ مراتب علی خان — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ : —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ون یونٹ کے خاتمے سے پہلے اس وقت کے گورنر مغربی پاکستان نے قصبہ ڈونگہ بونگہ تحصیل و ضلع بہاول نگر کے دورے کے موقعہ پر گورنمنٹ ہائی سکول ڈونگہ بونگہ میں ایک ٹیکنیکل ورکشاپ تعمیر کرنے کی خاص منظوری دی تھی تاکہ طلباء فنی تعلیم سے بہرہ ور ہو سکیں -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ ٹیکنیکل ورکشاپ کی عمارت گزشتہ دو سال سے مکمل ہو چکی ہے اور اسے ابھی تک استعمال نہیں کیا گیا ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ رقم پہلے ہی متذکرہ ورکشاپ کے ضروری سامان کی خرید و فروخت پر خرچ کی جا چکی ہے -

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ علاقہ کے عوام اور مقامی حکام کے مسلسل مطالبہ کے باوجود محکمہ تعلیم نے متذکرہ ورکشاپ کے لئے تربیت یافتہ عملہ مہیا نہیں کیا ہے تاکہ ٹریننگ کا کام شروع کرایا جا سکے -

(ہ) اگر جزو (الف) تا (د) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور تقریباً کب تک متذکرہ ورکشاپ کو عملہ مہیا کیا جانے کا امکان ہے ؟

وزیر تعلیم ڈاکٹر عبدالخالق — (الف) جی ہاں -

(ب) جی نہیں - عمارت جون ۱۹۷۱ء میں مکمل ہوئی تھی -

(ج) جی ہاں -

(د) جی ہاں -

(ہ) فنڈز کی کمی کے سبب ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران عملہ مہیا نہیں کیا جا سکا توقع کی جاتی ہے کہ عملہ کی منظوری ۷۳-۱۹۷۲ء کے مالی سال کے دوران دی جائے گی بشرطیکہ فنڈز دستیاب ہوئے -

---

سول ڈسپنسری ڈونگہ بونگہ ضلع بہاول نگر میں بیس بستروں کے وارڈ کی تعمیر

***۸۸ - راؤ مراتب علی خان** — کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مغربی پاکستان کے سابق گورنر نے مئی ۱۹۶۹ء میں ضلع بہاول نگر میں قصبہ ڈونگہ بونگہ کا دورہ کیا تھا اور وہاں کے مقامی باشندوں کے مطالبہ پر ایک سکیم منظور کی تھی جس کے تحت سول ڈسپنسری میں بیس بستروں کا وارڈ تعمیر ہونا تھا - اس کی لاگت کا نصف حصہ حکومت نے اور نصف حصہ ڈسٹرکٹ کونسل بہاولنگر نے برداشت کرنا تھا -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ دو سال قبل متذکرہ وارڈ کا کام ایک ٹھیکیدار کو سونپا گیا تھا مگر اس نے ابھی تک کام مکمل نہیں کیا ہے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو معینہ عرصے میں اس عمارت کے مکمل نہ ہونے کی وجوہ کیا ہیں اور تقریباً کس تاریخ تک اس کے مکمل ہو جانے کی توقع ہے ؟

وزیر صحت چوہدری محمد ارشاد — (الف) جی ہاں - لیکن اس کی تعمیر کا خرچ ڈسٹرکٹ کونسل اور دیہی تعمیراتی پروگرام (محکمہ بنیادی جمہوریت) نے مشترکہ کرنا تھا -

(ب) جی ہاں -

(ج) ڈسٹرکٹ کونسل کے اپنے حصے کی رقم نہ دینے پر یہ کام ادھورا رہ گیا - اب یہ کام تقریباً چھ ماہ کے اندر اندر پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گا -

---

ناخواندگی کا سدباب

***۱۱۲ - رانا پھول محمد خان** — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے قومی سطح پر صوبہ سے ناخواندگی دور کرنے کی مہم شروع کرنے کا ایک جامع پروگرام بنایا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو -

(اول) اس پروگرام کی تکمیل کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے -

(دوم) پروگرام کی تفصیلات کیا ہیں ، اور

(سوم) کیا پروگرام شروع کیا جا چکا ہے -

اگر نہیں تو کتنے عرصہ تک یہ شروع کر دیا جائے گا -

(ج) کیا مذکورہ پروگرام میں صوبوں کی دیہی آبادی بھی شامل ہوگی ، اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)— (الف) قومی سطح پر کوئی بھی سکیم مرتب کرنے یا ہمہ گیر مہم چلانے کی ذمہ داری مرکزی حکومت کی ہوتی ہے -

(ب) و (ج) جواب (الف) کی روشنی میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

پنجابی ثقافت کی ترویج و ترقی

***۱۱۳ - رانا پھول محمد خان** — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) کیا صوبہ میں پنجابی ثقافت کو ترقی دینے کے لئے حکومت کے زیر غور کوئی پروگرام ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ایسے پروگرام کی تکمیل کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی یا کرنے کی تجویز ہے ، نیز پروگرام کی تفصیلات کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)— (الف) جی نہیں -

(ب) چونکہ ایسا کوئی پروگرام زیر غور نہیں ہے - اس لئے یہ امر خارج از بحث ہے -

---

گورنمنٹ ہائی سکول پھالیہ میں اساتذہ کی تعداد میں اضافہ

***۱۳۱ - چودھری امان اللہ لک** — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول پھالیہ ضلع گجرات میں زیر تعلیم طلبہ کی تعداد کیا ہے ، نیز مذکورہ سکول میں

(اول) ہر جماعت میں کتنے اساتذہ ہیں ، اور

(دوم) ہر جماعت میں کتنے فریق ہیں -

(ب) اگر طلباء کی تعداد کے پیش نظر اساتذہ کی تعداد کم ہے تو کیا حکومت اساتذہ کی تعداد میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر رکھتی ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ اسکول کے ہیڈ ماسٹر نے یہ معاملہ کئی بار حکومت کو پیش کیا ہے کہ اسکول کے عملے میں اضافہ کیا جائے ، لیکن ابھی تک اس معاملے میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی - اگر ایسا ہو تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — (الف) (اول) کل تعداد ۹۱۷ -

(دوم) کل اساتذہ ۲۰ -

(سوم) ہر کلاس کے سیکشنوں کی تعداد تین ہے -

(ب) جی ہاں - اساتذہ کی تعداد لڑکوں کی تعداد سے مطابقت نہیں رکھتی تھی - اس لئے اس سال ۷۲-۱۹۷۱ء گورنمنٹ نے اس سکول کو مزید چھ اساتذہ مہیا کئے ہیں -

(ج) جی نہیں -

نجی اسکولوں اور کالجوں کا سرکاری تحویل میں لیا جانا

*۱۳۴ - **چودھری امان اللہ لک** — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) صوبہ میں پرائیویٹ سکولوں اور کالجوں کی کل تعداد کیا ہے -

(ب) آیا حکومت تمام ایسے اداروں کو اپنی تحویل میں لینے کا رکھتی ہے - اگر رکھتی ہے تو کونسی تاریخ تک -

(ج) آیا حکومت نے متذکرہ سکولوں اور کالجوں کی آمدنی اور خرچ کا ریکارڈ اپنی تحویل میں لے لیا ہے - اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر تعلیم ڈاکٹر عبدالخالق — (الف) پرائیویٹ سکولوں اور کالجوں کی تعداد اسکولز ۵۸، کالجز ۵ -

(ب) کالجز یکم ستمبر ۱۹۷۲ء سے گورنمنٹ کی تحویل میں آ جائیں گے اور سکولز یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء سے -

(ج) ان درسگاہوں کا ریکارڈ گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں نہیں لیا چونکہ اس ضمن میں مرکزی حکومت سے کوئی واضح ہدایات موصول نہیں ہوئی تھیں - مارشل لاء نمبر ۱۱۸ کے تحت ان اداروں کی انتظامیہ کوئی تبدیلی نہیں لا سکی -

---

ضلع سیالکوٹ میں سرکاری امداد حاصل کرنے والے نجی تعلیمی ادارے

***۱۳۹ شیخ عزیز احمد** - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) ضلع سیالکوٹ میں ایسے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے نام اور محل وقوع کیا ہے جنہیں حکومت سے امداد ملتی ہے -

(ب) سال ۱۹۶۸ ، ۱۹۶۹ ، ۱۹۷۰ اور ۱۹۷۱ء کے دوران مذکورہ اداروں کو حکومت نے ہر قسم کی امداد کے لئے کتنی رقم دی -

وزیر تعلیم ڈاکٹر عبدالخالق (الف) فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے -

(ب) ایوان کی میز پر رکھی ہوئی فہرست جس میں متعلقہ سالوں میں دی گئیں رقوم درج ہیں ملاحظہ ہو -

STATEMENT 'A'

NAMES AND LOCATIONS OF THE PRIVATELY MANAGED EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN DISTRICT SIALKOT

COLLEGES

1. Allama Iqbal College, Sialkot.
2. Murray College, Sialkot.
3. Jinnah Islamia College, Sialkot.
4. Islamia Inter College, Baddomali.
5. Islamia College, Narowal
6. Talim-ul-Islam Inter College, Ghatalian.
7. D. C. Inter College, Daska.

EUROPEAN TYPE INSTITUTIONS

1. Convent of Jesus and Mary, Sialkot.

MIDDLE AND HIGH SCHOOLS

1. Muslim High School, Sialkot.
2. Qaumi High School, Sialkot.
3. Jinnah Efficiency High School, Sialkot Cantt.
4. Muslim High School, Narowal.
5. Islamia High School, Nonar.
6. Islmia High School, Badhomalhi.
7. Public High School, Chantal.
8. Islmia High School, Siranwala.
9. Islmamia High School, Mitranwali.
10. Islmaia High School, Kalasswala.
11. Muslim Model High School, Kotla Afghanan.
12. Talim-ul-Islam High School, Ghatalian.
13. C. D. Islamia High School, Talwandi Bhindran.
14. Talim-ul-Islam High School, Chawinda.
15. Islamia High School, Didho Chak.
16. Ishaat-e-Talim High School, Bara Manga.
17. Ishaat-e-Talim High School, Shah Gharib.
18. Ishaat-e-Talim High School, Shakargarh.
19. Islamia High School, Kanjrur.
20. Iqbal Memorial High School, Gohadpur Muradpur.
21. St. Mary High School, Jamke Cheema.
22. Muslim Model High School, Bheri Khurd.
23. St. Anthony High School, Sialkot.
24. Muslim Awami High School, Sambrial.
25. A. V. Middle School, Khorota Syedan.
26. Arabic High School, Rangpura, Sialkot.
27. National Secondary School, Narowa.
28. Jinnah Islamia Middle School, Daska.
29. Kashmir High School, Sohawa.
30. Awami High School, Satrah
31. Muslim Model High School, Shakargarh.
32. Sir Syed Public High School, Toorabad.
33. C. M. S. High School, Narowal.
34. Muslim High School, Badho Malhi.
35. G. D. Islamia High School, Maingri.
36. C. T. High School, Bara Pathar, Sialkot.
37. Christian High School, Sialkot City.
38. Christian High School, Daska.
39. Christian High School, Sialkot Cantt.
40. Islamia High School, Sambrial.
41. Islamia High School, Pakhoke.
42. Islamia High School Sialkot City.
43. Raza-e-Mustafa High School, Sokinwind,

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۱۶۲۳

STATEMENT SHOWINÆ TBTAL FIGURES INSTITUTION WISE/YEAR WIS— 'B'

Name of Institutions		1967-68	1968-69	1969-70	1970-7
I—Aided Privately Managed Colleges—		Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
1. Allama Iqbal College, Sialkot	..	85,000	60,000	37,500	17,500
. Murray College, Sialkot	..	37,255	37,255	37,255	33,546
3. Jinnah Islamia College, Sialkot	..	17,100	17,100	17,100	15,401
4. Islamia Inter College, Badomalhi	..	9,500	9,500	9,500	9,500
5. Islamia College, Narowal	..	12,350	49,850	18,623	18,623
6. Tlim- l-Islam Inter College, Ghatalian	..	9,500	35,750	15,806	15,806
7. D. C. Inter College, Daska	..	9,500	9,500	8,556	8,556
8. Islamia College, Sambial	..	..	..	60,000	
Total	..	1,80,205	2,18,955	2,05,340	1,17,932

Name of Institutions		1967-68	1968-69	1969-70	1970-71
II—E r pean yp Schools—					
1. onvent of Jesus & Mart, Sialk ot	..	2,400	2,400	2,400	2,400
III—Middle and High Schools—					
1. Muslim High School, Sialkot	..	9,900	8,200	12,500	7,900
2. Qaumi High school, Sialkot	..	10,500	14,000	14,000	12,900
3. Jinnah Efficiency High School, Sialkot Cantt.	..	4,500	7,500	5,000	15,600
4. Muslim High School, Narowal	..	..	8,000	7,000	3,950
5. Islamia High School, Nonar	..	5,200	5,700	6,000	4,100
6. Islamia High School, Baddomalhi	..	3,040	3,540	6,500	4,100
7. Islamia High School, Siranwala	..	1,000	1,080	3,000	..
8. Islamia High School, Kalasswala	..	3,000	42,430	30,000	3,750
9. Islamia High School, Mitranwali	..	2,210	1,000	1,000	3,680
10. Public High School, Ghartal	..	3,900	3,900	4,000	3,840

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۱۶۲۵

11. Muslim Model High School, Katla Afghanan	..	3,500	3,500	4,500	1,700
12. Talim-ul-Islam High School, Ghatlian	..	3,400	1,500	3,000	700
13. C. D. Islamia High School, Talwandi Bhindran	..	1,330	3,000	1,500	..
14. Talim-ul-Islam High School, Chawinda	..	37,000	5,070	4,000	15,900
15. Islamia High School, Dhudo Chak	..	4,600	5,200	20,835	1,100
16. Ishaat-e-Islam High School, Bara Manga	..	1,000	14,335	..	—
17. Ishaat-e-Islam High School, Shah Gharib	..	1,000	16,835	500	..
18. Ishaat-e-Islam High School, Shakargarh.	..	1,000	1,000	500	700
19. Islamia High School, Kanjrur	..	2,102	1,000	2,000	700
20. Iqbal Memorial High School, Gobadpur Muradpur	..	9,100	5,700	20,835	820
21. St. Mart High School, Jamke Cheema	..	3,180	2,800	2,000	700
22. Muslim Model High School, Bheri Khurd	..	4,300	20,135	4,300	..
23. St. Anthony High School, Sialkot	..	3,300	3,300	3,500	2,390
24. Muslim Awami High School, Sambarial	..	3,000	3,360	1,01,500	1,900
25. Islamia A. V. Middle School, Kharota Syedan		3,000	3,000	1,800	1,900
26. Arabic High School, Rangpura, Sialkot	..	5,400	8,900	5,900	4,350
27. National Secondary School, Narowal	..	..	1,500	2,500	..
28. Jinnah Islamia Middle School, Daska	..	..	1,500	1,000	2,050
29. Kashmir High School, Sohawa	..	..	15,833	2,000	3,000
30. Awami High School, Satark	..	..	..	2,000	3,450

Name of Institutions		1967-68	1968-69	1969-70	1970-71
		Rs.	Rs.	Rs.	Rs.
31. Muslim Model High School, Shakargarh	..	..	..	1,890	3,000
32. Sir Syed Puhlic High School, Toorabad, Sialkot	..	..	..	3,000	1,900
33. C. M. . High School, Narowal	..	..	..	10,500	6,150
34. Muslim High School, Baddomalhi	..	..	2,500	19,035	3,140
35. G. D. Islamia High School, Maingri	..	28,000	22,500	19,035	3,140
36. C. T. High School, Bara Pathar, Sialkot	..	..	..	7,100	6,680
37. Christian High School, Sialkot City	..	..	..	4,100	6,300
38. Christian High School, Daska	..	..	..	8,800	3,890
39. Christian High School, Sialkot Cantt.	..	..	..	4,500	4,900
40. Islamia High School, Sambazial			..	7,400	4,360
41. Islamia High Schol, Sialkot City	..	2,000	..	..	7,900
42. Islamia High School, Pakhoke	..	..	..	..	960
43. Raza-e-Mustafa High School, Sokinwind	..	..	..	..	960
44. Islamia Girls High School, Sialkot City	..	12,538	10,571	23,371	7,550

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۱۶۲۴

45.	Muslim Girls High School, Ramtah, Sialkot ..	5,300	5,396	6,918	5,600
46.	Ahmedia Girls High School, Sialkot ..	5,800	6,262	7,490	5,600
47.	Haq Girls Middle School, Addah Shahbaz Khan, Sialkot ..	2,863	1,578	3,617	2,180
48.	American Mission Girls High School, Hajipura, Sialkot ..	11,148	1957	14,527	8,650
49.	Standard Girls Middle School, Pooran Nagar, Sialkot ..	3,505	2,604	3,013	2,730
50.	St. Margreat Girls Middle School, Narowal ..	640	..	..	..
51.	Islamia Girls High School, Daska ..	2,500	2,707	2,743	3,140
52.	American Girls Primary School, Attari ..	..	..	..	..
53.	Christian Girls Primary School, Sialkot Cantt. ..	..	..	..	..
54.	Z. M. Izord Girls Middle School, Sialkot ..	..	..	..	..
55.	Mission Girls High School, Bara Pathar ..	7,640	169	7,854	8,450
56.	American Mission Girls Primary School, Qila Suba Singh, Sialkot.	420	..	..	..
57.	Roman Catholic Girls Primary School, Adah, Sialkot ..	..	..	..	..
58.	Mission Girls Primary School, Kalasswala ..	..	..	..	..
59.	American Girls Middle School, Pasrur ..	4,140	3,413	4,657	2,850
60.	Mslim Model Girls High School, Sialkot ..	9,500	37,393	10,500	9,700
61.	Mir Hassan Girls High School, Mubarakpura, Sialkot ..	1,900	3,051	2,464	3,270
62.	Pak Girls Middle School, Adda Pasrurian ..	3,350	2,502	2,706	2,730
63.	Muslim Girls Middle School, Narowal ..	3,000	25,965	2,091	1,900
64.	J. & K. Islamic Academy Sialkot ..	3,100	1,788	1,297	2,450
	Tatal ..	2,38,914	3,42,992	4,61,778	2,21,480

بھیرہ ٹاؤن ضلع سرگودھا میں پرائمری مڈل اور ہائی اسکولوں کی عمارات

*۱۵۰ - مسٹر احسان الحق پراچہ - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) قصبہ بھیرہ ضلع سرگودھا میں موجودہ پرائمری ، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد کیا ہے اور ان سکولوں میں زیر تعلیم طلبا کی تعداد کتنی ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سکولوں کی عمارات اتنی وسیع نہیں ہیں کہ طالب علموں کے لئے مکتفی ہو سکیں -

(ج) (ب) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس بارہ میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) مطلوبہ کوائف ایوان میں پیش کر دئے گئے ہیں -

(ب) جی نہیں - سوائے گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول بھیرہ اور ایم - سی گرلز پرائمری سکول نمبر ۱ اور نمبر ۲ بھیرہ کے باقی تمام سکولوں کی عمارات طلباء کی تعداد کے لحاظ سے کافی ہیں -

(ج) گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول بھیرہ ایک متروکہ عمارت میں چل رہا ہے - اور سکول کے احاطہ میں نئے کمرے تعمیر کرنے کے لئے زمین میسر نہیں - لہذا سکول کے لئے کچھ کمرے کرایہ پر لینے کے لئے انتظام کیا جا رہا ہے - جہاں تک ایم - سی گرلز پرائمری سکول نمبر ۱ اور نمبر ۲ کا تعلق ہے - میونسپل کمیٹی بھیرہ کو ان سکولوں میں مزید کمرے مہیا کرنے کے لئے کہہ دیا گیا ہے کیونکہ ویسٹ پاکستان پرائمری ایجوکیشن آرڈیننس ۱۹۶۲ء کے سیکشن ۲۵ کے تحت یہ ذمہ داری میونسپل کمیٹی کی ہے -

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF PRIMARY, MIDDLE AND HIGH SCHOOLS IN BEHRA TOWN DISTRICT SARGODHA ALONGWITH THE NUMBER OF STUDENTS ON ROLL IN THEM

Serial No.	*Name of School*		*Enrolment*
	(*i*) HIGH SCHOOLS		
1	Government High School, Behra	..	723
2	Islamia High School, Behra	..	350
3	Anjuman Islamia Model High School, Behra	..	325
4	Government Girls High School, Behra	..	208
	(*ii*) MIDDLE SCHOOLS		
	NIL		
	(*iii*) PRIMARY SCHOOLS		
1	M. C. Primary School No. 1, Behra	...	145
2	M. C. Primary School No. 2, Behra	...	205
3	M. P. primary School, No. 3, Behra	...	217
4	M. C. Primary School No. 4, Behra	...	50
5	Islamia Bugvia Primary School, Behra	..	217
6	Ghausia Primary School, Behra	...	212
7	Anjuman Islamia Primary School, Behra	..	241
8	Shaukat Islamia Primary School, Behra	...	225
9	M.C. Girls Primary School, No. 1, Behra	..	360
10	M.C. Girls Primary School, No 2, Behra	..	432

چکوال میں طالبات کے لئے علیحدہ کالج کا قیام

*۱۸۰ - مرزا فضل حق - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل چکوال میں صرف ایک کالج موجود ہے اور وہاں مخلوط طریقہ تعلیم رائج ہے اور والدین اس کالج میں اپنی بیٹیوں کو داخل کرانے سے گریز کرتے ہیں -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سابقہ حکومت نے چکوال میں لڑکیوں کے لئے علیحدہ کالج تعمیر کرنے کی منظوری دے دی تھی ۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اب تک وہاں لڑکیوں کے لئے علیحدہ کالج قائم نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالحق) ۔ (الف) جی ہاں ۔ بہرحال والدین کو اس کالج میں اپنی بچیوں کے داخلے پر کوئی اعتراض نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) اس کیس پر لاگو نہیں ہوتا ۔

تجارتی تربیتی ادارے

***۲۰۵ ۔ شیخ محمد اقبال** — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) آیا ۱۹۷۱ء تک مختلف اضلاع میں قائم کئے جانے والے کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹس کو سامان فراہم کر دیا گیا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا مذکورہ ادارے جاری ہو چکے ہیں ۔

(ج) آیا کوئی ایسا ادارہ جھنگ میں قائم کیا گیا ہے ۔ اگر نہیں تو اسکی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) ۱۴ کمرشیل انسٹی ٹیوٹ میں سے ۱۲ کے لئے سامان خرید لیا گیا ہے

(ب) ۱۴ انسٹی ٹیوٹ کام کر رہے ہیں ۔

(ج) جی نہیں ۔ اس کے لئے سامان نہیں خریدا گیا ۔

ضلع گجرات میں پرائمری - مڈل اور ھائی سکول کے لئے بجلی کی فراھمی

*۲۰۶ - راجہ محمد افضل خان—کیا وزیر تعلیم وضاحت فرمائیں گے کہ :—

(الف) ضلع گجرات میں پرائمری - مڈل اور ھائی سکولوں کی کل کتنی تعداد ہے -

(ب) جزو (الف) بالا میں بیان کئے گئے اسکولوں میں سے پولیس سٹیشن کھاریاں اور سرائے عالمگیر ھر ایک میں ایسے سکولوں کی تعداد کتنی کتنی ہے- جہاں لڑکے اور لڑکیاں کو عمارتوں کی قلت کے سبب مجبوراً باھر بیٹھنا پڑتا ہے -

(ج) موجودہ پانچ سالہ منصوبہ کے عرصے کے دوران تھانہ کھاریاں اور تھانہ سرائے عالمگیر کے علاقہ میں کھولے جانے والے اسکولوں کی تعداد کتنی کتنی ہے اور ساتھ ھی گوشوارہ کی بھی وضاحت کریں جس کے مطابق یہ سکول مکمل کئے جائیں گے -

(د) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جزو (الف) بالا میں متذکرہ سکولوں میں بجلی کی سہولتیں اور بجلی کے پنکھوں کا فقدان ہے جس کے نتیجہ میں موسم گرما میں طالب علموں کو بجلی کے پنکھوں کے بغیر ھی بیٹھنا پڑتا ہے -

(ھ) اگر جزو (د) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ سکولوں میں بجلی کی سہولتیں اور بجلی کے پنکھے مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک اس پر عملدرآمد ھو جائے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) مطلوبہ کوائف ضمیمہ ''الف'' میں مہیا کر دئے گئے ھیں -

(ب) مطلوبہ کوائف ضمیمہ ''الف'' میں مہیا کر دئے گئے ھیں -

(ج) مطلوبہ کوائف ضمیمہ ''ب'' میں مہیا کر دئے گئے ھیں - تاھم یہ اعداد و شمار عارضی ھیں اور بشرطیکہ فنڈز مہیا ھو سکیں -

(د) جی ہاں ۔

(ہ) عموما پرائمری اور مڈل مدارس میں بجلی کے پنکھے مہیا نہیں کئے جاتے کیونکہ یہ مدارس دیہاتی حلقہ میں واقع ہوتے ہیں جہاں اکثر بجلی نہیں ہوتی ۔ مزید بر آں ویسٹ پاکستان پرائمری ایجوکیشن آرڈیننس ۱۹۶۲ء کے سیکشن ۲۴ کی رو سے دیہی مدارس میں ضروری سامان کا مہیا کرنا متعلقہ لوکل کونسلوں کی ذمہ داری ہے ۔ جہاں تک اعلیٰ مدارس کا تعلق ہے ۔ اگلے مالی سال کے دوران بجلی اور بجلی کے پنکھے مہیا کرنے کی کوشش کی جائیگی بشرطیکہ فنڈز مہیا ہو سکے ۔

ضمیمہ (الف)

ضلع گجرات میں پرائمری مڈل ہائی اسکولوں کی تعداد ظاہر کرنے والا گوشوارہ

اسکولوں کی تعداد

	پرائمری	مڈل	ہائی
لڑکوں کے لئے	۷۱۲	۹۰	۷۶
لڑکیوں کے لئے	۵۹۱	۳۲	۲۰
میزان	۱۳۰۳	۱۲۷	۹۶

کھاریاں اور سرائے عالمگیر ضلع گجرات کے ہر تھانے میں محولہ

بالا (اول) میں مندرج سکولوں کی تعداد ظاہر کرنے والے گوشوارے وہ اسکول جن میں ناکافی جگہ ہے -

تھانے کا نام	اسکولوں کی تعداد							
	پرائمری		مڈل		ہائی			
	لڑکے	لڑکیاں	میزان	لڑکے	لڑکیاں	میزان	لڑکے	لڑکیاں	میزان
کھاریاں	۱۴	۱۰	۲۴	۰	۱	۶	—	—	—
سرائے عالمگیر	۲۰	۱۲	۳۲	۲	۱	۳	۱	—	۱
	۳۴	۲۲	۵۶	۷	۲	۹	۱	—	۱

ضمیمہ (ب)

رواں پنج سالہ منصوبے میں کھاریاں اور سرائے عالمگیر کے تھانوں میں کھولے جانے والے اور مکمل کئے جانے والے مجوزہ سکولوں کی تعداد ظاہر کرنے والا گوشوارہ نیز وہ شیڈول جس کے مطابق وہ مکمل کئے جائیں گے -

نمبر شمار	تھانوں کا نام	سالہائے ۷۳-۱۹۷۲ء ۷۴-۱۹۷۳ء ۷۵-۱۹۷۴ء ۷۶-۱۹۷۵ء کے دوران قائم کئے جانے والے مجوزہ سکولوں کی تعداد			
		۷۳-۱۹۷۲ء	۷۴-۱۹۷۳ء	۷۵-۱۹۷۴ء	۷۶-۱۹۷۵ء
	کھاریاں—				
	پرائمری مدارس—				
	لڑکوں کے لئے	۵	۴	۳	۲
	لڑکیوں کے لئے	۸	۶	۵	۵
	میزان	۱۳	۱۰	۸	۷
	مڈل سکول—				
	لڑکوں کے لئے	۱	۲	۱	۲
	لڑکیوں کے لئے	۱	۱	—	۱
	میزان	۲	۳	۱	۳
	ہائی سکول—				
	لڑکوں کے لئے	—	۱	۱	۱
	لڑکیوں کے لئے	—	—	۱	۱
	میزان	—	۱	۲	۲
	پرائمری مدارس—				
	لڑکوں کے لئے	۹	۷	۶	۵
	لڑکیوں کے لئے	۷	۷	۵	۶
	میزان	۱۶	۱۴	۱۱	۱۱

مڈل سکول—

لڑکوں کے لئے	۳	۱	۱	—
لڑکیوں کے لئے	—	۱	۱	—
میزان	۳	۲	۲	—

ہائی اسکول—

لڑکوں کے لئے	—	۱	۱	۱
لڑکیوں کے لئے	—	۱	—	—
میزان	—	۲	۱	۱

نیو شالا مار کالونی ملتان روڈ ۔ لاہور میں بچوں اور بچیوں کے لئے پرائمری سکول

*۲۲۲۔ رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ چھ ہزار سے زائد آبادی پر مشتمل نیو شالا مار کالونی ملتان روڈ لاہور کے علاقہ میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے کوئی پرائمری سکول نہیں ہے

(ب) کیا موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ لڑکیوں اور لڑکوں کے قریب تر پرائمری سکول ملتان روڈ پر واقع ہیں جو کالونی سے تقریباً ایک میل سے بھی زائد فاصلے پر ہیں اس سلسلے میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو آمدورفت کی سہولتیں بھی میسر نہیں ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت مذکورہ کالونی میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے

پرائمری سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہو تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور میں اسکول کھولنا میونسپل کارپوریشن کی ذمہ داری ہے ۔ کارپوریشن نے مذکورہ کالونی میں فی الحال لڑکوں کا پرائمری اسکول کھولنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ اور اس کے لئے کالونی میں کرایہ کی عمارت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے ۔ جونہی عمارت مہیا ہوئی ۔ سکول کا اجرا کر دیا جائے گا ۔

معاون ضلعی ناظر تعلیمات کو درجہ دینا

*۲۴۶ ۔ **مسٹر محمد عاشق** — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ تعلیم میں صرف درجہ اول اور درجہ سوم کے سرکاری ملازمین ہیں اور درجہ دوئم کا کا کوئی افسر نہیں ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اے ۔ ڈی ۔ آئی کی تنخواہ درجہ دوئم کے سرکاری ملازمین سے قدرے زیادہ ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

موضع ارزانی پور تحصیل چونیاں کے پرائمری اسکول کے لئے عمارت کی فراہمی

*۲۴۷ ۔ **مسٹر محمد عاشق** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل چونیاں ضلع لاہور کے دیہات ارزانی پور کے ارد گرد ۱۵ تا ۱۶ میل کے اندر کوئی ہائی اسکول نہیں ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سابق گورنر عتیق الرحمن خان نے چونیاں کے دورے کے دوران پرائمری اسکول ارزانی پور کو مڈل اسکول کا درجہ دینے کا حکم فرمایا اور اس کی عمارت کی تعمیر کے لئے معقول رقم منظور فرمائی ۔

(ج) اگر جواب (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ابھی تک مذکورہ اسکول کی عمارت تعمیر نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں ۔ اور یہ تقریباً کب تک تعمیر کر دی جائے گی

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) گورنمنٹ پرائمری اسکول ارزانی پور کو یکم جون ۱۹۷۲ء سے مڈل اسکول کا درجہ دے دیا گیا ہے ۔ اور مذکورہ اسکول کی عمارت زیر تعمیر ہے ۔

سنٹرل ماڈل اسکول یا چیف کالج میں داخلہ کا داخلہ

***۲۴۸ مسٹر محمد عاشق** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ مفت تعلیم کے اجرا کے بعد سنٹرل ماڈل سکول یا چیف کالج میں ابتدائی جماعت اول میں داخلہ کس بنیاد پر کیا جائے گا ۔ نیز آیا دیہاتی اور غریب لڑکوں کو ان سکولوں میں بلا امتیاز داخل کیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ مفت تعلیم کے اجراء کے بعد بھی گورنمنٹ سنٹرل ماڈل اسکول کی پہلی ابتدائی کلاس کے داخلہ کا طریقہ کار ویسا ہی رہے گا جیسا کہ اس وقت ہے ۔ گورنمنٹ سنٹرل ماڈل اسکول صوبہ کے دوسرے گورنمنٹ اسکولوں کی طرز پر ایک ہائی اسکول ہے ۔

نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق تمام پبلک سکول بشمول ایچی سن کالج لاہور بتدریج سرکاری تحویل میں لے لئے جائیں گے ۔ اور یہ اسکول تمام ملک کے قابل اور ذہین طلباء کے لیے مخصوص ہوں گے ۔ ان اسکولوں میں قابل اور ذہین بچوں کو مفت تعلیم دی جائے گی ۔ اور یہ بچے بلاامتیاز مالی حالت اور معاشرتی بنیاد سارے ملک سے لیے جائیں گے ۔

مڈل اسکولوں میں بی-اے، بی-ڈی ہیڈ ماسٹروں کا تقرر

*۲۵۰ - مسٹر محمد عاشق - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ پیشتر حکومت نے یہ احکام جاری کئے تھے کہ صوبہ میں مڈل اسکولوں میں بی-اے-بی-ٹی ہیڈ ماسٹر تعینات کئے جائیں گے - اگر ایسا ہے، تو آیا ان احکام پر عمل درآمد ہوا ہے اور اگر نہیں، تو کون سی تاریخ تک ان پر عمل ہوگا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — حکومت کی طرف سے ایسا کوئی حکم جاری نہیں ہوا چنانچہ اس کے نفاذ کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا —

پولیس اسٹیشن کنگن پور میں ہسپتال/ڈسپنسریاں

*۲۵۴ - مسٹر محمد عاشق - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) ضلع لاہور میں تھانہ کنگن پور کے علاقے میں کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں —

(ب) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کے لئے ادویات کی خرید کے لئے سالانہ کتنی رقم خرچ کی جاتی ہے —

نیز فی الوقت مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں کتنے ایم - بی - بی - ایس ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر تعینات ہیں ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) - (الف) اس علاقے میں مندرجہ ذیل دو ڈسپنسریاں ہیں —

(۱) گورنمنٹ دیہی ڈسپنسری کنگن پور (۲) ڈسٹرکٹ کونسل دیہی ڈسپنسری موکل - تھانے کے پیدائش کے رجسٹر کے اندراج کے مطابق قصبوں کی تعداد ۱۰۳ ہے —

(ب) ان ڈسپنسریوں کی ادویات پر سالانہ خرچ مندرجہ ذیل ہے —

نام ڈسپنسری	سالانہ گرانٹ برائے ادویات	ڈاکٹر	لیڈی ڈاکٹر
(۱) گورنمنٹ دیہی ڈسپنسری کنگن پور	۳۰۰۰	۱	—
(۲) دیہی ڈسپنسری موکل	۲۰۰۰	—	—

صادق آباد میں انٹرمیڈیٹ آرٹ اور سائنس کالج کا قیام

*۲۷۵ - رئیس شبیر احمد — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) صادق آباد تحصیل میں ہائی سکولوں کی تعداد کیا ہے -

(ب) ان سکولوں سے ہر سال اوسطاً کتنے طلباء میٹرک کا امتحان پاس کرتے ہیں —

(ج) آیا حکومت صادق آباد میں آرٹس اور سائنس کے مضامین کے لئے انٹرمیڈیٹ کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کیا سال رواں کے بجٹ میں اس مقصد کے لئے کوئی رقم مہیا کی گئی ہے اگر نہیں تو آیا حکومت سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے ضمنی بجٹ میں اس مقصد کے لئے رقم مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ! (الف) چھ

(ب) لڑکوں کی اوسط تعداد مندرجہ ذیل ہے —

۱۹۶۸ء	۱۹۶۹ء	۱۹۷۰ء	۱۹۷۱ء
۲۳۲	۲۱۰	۲۸۰	۲۳۸

(ج) سائنس کے طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے صوبہ پنجاب میں نئے انٹرمیڈیٹ کالج قائم کرنے کی سکیم نمبر ۶۲۰,۹۱ پر ایک پروگرام کے تحت کام ہو رہا ہے - اس سکیم کے تحت صادق آباد کے لیے ۷۳-۱۹۷۲ء میں انٹر میڈیٹ کالج قائم کرنے کا کوئی اہتمام نہیں ہے -

---

سابقہ بہاولپور ڈویژن کے محکمہ تعلیم کے افسران

*۲۸ - مخدوم زادہ سید حسن محمود - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) بہاولپور ڈویژن ۱۹۰۰ء سے لے کر اپریل ۱۹۷۲ء تک محکمہ تعلیم کی مختلف برانچوں میں براہ راست بھرتی ہونے والے درجہ اول اور درجہ دوم کے افسروں کی تعداد کیا ہے -

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران درجہ سوئم سے درجہ دوم اور درجہ دوم سے درجہ اول تک ترقی پانے والے افسروں کی تعداد کیا ہے -

(ج) بہاول پور ڈویژن میں درجہ اول سینئر سکیل درجہ اول جونیئر سکیل اور درجہ دوم کی کل کتنی آسامیاں ہیں -

(د) صوبہ کے مردوں اور خواتین کے شعبوں میں درجہ اول سینئر سکیل درجہ دوم سینئر سکیل اور درجہ دوم کی آسامیوں کی تعداد کتنی ہے -

(ہ) مذکورہ بالا ملازمتوں میں دیگر ڈویژنوں کے مقابلہ میں بہاول پور کے افسروں کا فیصد تناسب کیا ہے -

(و) بہاول پور ڈویژن سے تعلق رکھنے والے ایسے ایم - ایڈ اور بی - ایڈ اساتذہ کی تعداد کتنی ہے جن کی تقرری ہے - وی اور سی - ٹی کی آسامیوں کی گئیں نیز دوسرے ڈویژن سے تعلق رکھنے والے ایسے اساتذہ کی تعداد کیا ہے جنہیں بہاول پور ڈویژن میں تعینات کیا گیا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبد الخالق) - فہرست ایوان میں میز پر رکھ دی گئی ہے -

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے (۱۹۳)

STATEMENT SHOWING NUMBER OF OFFICERS OF EDUCATION DEPARTMENT BELONGING TO BAHAWALPUR DIVISION— *ASSEMBLY QUESTION No. 281

Part of Question	Class of service	School Cadre		College Cadre		Technical Education	Total number of Officers in a Class	
		Men's Section	Women's Section	Men's Section	Women Section			
(a)	Class I (Senior) ..	1	..	63	26	2	92	
	Class I (Junior) ..	..	..	272	95	1	368	
	Class II (now Class I)	4	3	1208**	530	8	1753	**All posts of Lecturers in Class II have been upgraded to Class I.
(b)	Officers promoted from :—							
	(i) Class III to :— Class II ..	17	1	..	..	7	45	
	(ii) Class II to Class I ..	5	1	24	.	..	30	
(c)	Class I (Senior) ..	3	2	5	1	4	15	
	Class I (Junior) ..	..	..	130	41	7	378	
	Class II ..	54	20	6	1	38	99	
(d)	Class I (Senior) ..	19	8	25	19	45	116	
	Class I (Junior) ..	..	..	782	483	103	11448	
	Class II ..	189	96	41	13	252	592	

Part of Question	Class of service	School Cadre		College Cadre		Technical Education	Total number of officers in a Class
		Men's Section	Women's Section	Men's Section	Women Section		
(e)	*Class I (Senior)*—						
	Bahawalpur Division ..	11	..	12%	..	5%	
	Lahore Division ..	5	..50	68%	80 %	32%	
	Multan Division	5	..	20%	30%	40%	
	Other Divisions ..	26	..	..	..	6%	
(f)	*Class I (Junior)*						
	Bahawalpur Division ..	..	..	7%	4%	3%	
	Lahore Division	..	..	53%	78%	30%	
	Multan Division ..	..	..	31%	33%	4%	
	Other Divisions ..	..	..	90%	9%	12%	
	Class II—						
	Bahawalpur Division ..	6	4	10%	8%	2%	
	Lahore Division ..	37	72	41%	76%	36%	
	Multan Division ..	35	15	38%	16%	.%	
	Other Divisions ..	6	.	12%	.	27%	

(f) (A) M.Ed. & B. Ed. Teachers working against J. V. and C. T. posts:—

J.V.		C.T.	
Men	Women	Men	Women
84	55	61	Nil

(B) Teachers from other Divisions appointed in Bahawalpur Division:—

	B.Ed.	C.T.	S.V. etc.	J. V.
Men ..	46	10	17	..
Women ..	37	31	19	..

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۔ ۱۶۴۳

سابقہ بہاولپور ریاست کے محکمہ صحت کے افسران

*۲۸۴ - مخدوم سید حسن محمود - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے —

(الف) سابق ریاست بہاولپور کے مغربی پاکستان میں ضم ہونے کے وقت محکمہ صحت میں درجہ اول اور درجہ دوم افسروں کی کل کتنی تعداد تھی -

(ب) جونیئر اور سینیئر سکیلوں کی آسامیوں کی کل کتنی تعداد تھی نیز ۱۹۵۵ کے بعد مذکورہ کتنی آسامیاں وضع کی گئیں -

(ج) ان آسامیوں کی تعداد کتنی ہے جو اکتوبر ۱۹۵۵ء سے ۱۹۷۲ تک خالی ہوئیں اور سابق ریاست بہاولپور کے جن افسران کو ان آسامیوں پر ترقی دے کر یا براہ راست تقرری کے ذریعہ متعین کیا گیا ان کی تعداد کیا ہے ؟

وزیر صحت - (چودھری محمد ارشاد) - (الف) ۱۹۵۵ء میں بہاولپور ڈویژن کو صوبہ مغربی پاکستان میں مدغم کرتے وقت اس علاقہ کے افسروں کی تعداد مندرجہ ذیل تھی -

درجہ اول - ۱۳

درجہ دوم - ۳۳

(ب) ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۵ء اور ۳۰ جون ۱۹۷۲ء کو بہاولپور ڈویژن میں سینیئر اور جونیئر درجہ اول کی منظور شدہ آسامیوں کی تعداد حسب ذیل ہے -

	منظور شدہ آسامیاں ۱۳-۱۰-۵۵ کو	۳۰-۶-۷۲ کو	نئی آسامیاں جو ۱۳-۱۰-۵۵ سے ۳۰-۶-۷۲ تک معرض وجود میں آئیں
(اول) درجہ اول سینئر - ۱۳	۲۰		۷
(دوم) درجہ اول جونیئر - ۳۳	۹۷		۵۳

(ج) بہاولپور ڈویژن میں ۱۴-۱۰-۵۵ سے لے کر ۳۰-۶-۷۲ تک نئی منظور ہونے والی آسامیوں کی تعداد اور ان کے لیے ریاست بہاولپور سے متعلقہ افراد کی تعیناتی بذریعہ ترقی یا بذریعہ نئی بھرتی مندرجہ ذیل خاکہ سے ظاہر ہے :-

آسامی کا درجہ	۱۴-۱۰-۵۵ اور سابقہ ریاست بہاولپور کے ۳۰-۶-۷۲ کے علاقہ سے متعلقہ ایسے درمیان آسامیاں افراد کی تعداد جن کو ان آسامیوں پر ترقی دی گئی یا جو بھرتی کئے گئے	
درجہ اول سینئر	۸	۱۳
درجہ اول جونیئر	۵۴	۹۰

تحصیل کبیروالہ میں طالبات کے لیے ہائی سکول کا اجراء

*۲۹۹ - نواب احمد بخش-کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کبیروالہ ہی صرف ضلع ملتان کی ایسی تحصیل ہے جہاں ابھی تک لڑکیوں کے لئے کوئی ہائی سکول نہیں کھولا گیا -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت مذکورہ تحصیل میں سکول کھولنے اور قوم کی بیٹیوں کو تعلیم جیسی بنیادی سہولتیں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر رکھتی ہے تو کس تاریخ تک اگر نہیں ، تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) ! (الف) جی ہاں -

(ب) مالی سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کبیروالا کو ہائی کا درجہ دینے کے بارے میں استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا -

---

جبری طور پر ریٹائر کئے ہوئے ملازمین

*۳۰۱ - نواب احمد بخش - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اور سیکنڈری ایجوکیشن کے چیئرمین راجہ فخر ماجد جنہیں مارچ ۱۹۷۲ء میں جبری طور پر ریٹائر کر دیا گیا تھا ابھی تک سرکاری ٹیلی فون اور سرکاری رہائش کی سہولتوں سے استفاد کر رہے ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سابق چیئرمین کو ایسی خاص رعایت دینے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر تعلیم (: ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) جی ہاں -

(ب) راجہ ایف ایم ماجد کی درخواست پر بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن (ادارہ مجاز) نے متفقہ فیصلہ کیا کہ -

(اول) وہ سرکار کی جانب سے اپنی اپیل کا حتمی فیصلہ ہونے تک بورڈ کی طرف سے مہیا کی گئی رہائش گاہ میں سکونت رکھ سکتے ہیں -

(دوم) ان کی رہائش گاہ پر ٹیلیفون رہنے دیا جائے لیکن ان سے درخواست کی جائے کہ وہ ٹیلی فون بل خود ادا کریں -

تاہم رہائش گاہ خالی کرانے اور ٹیلی فون کی سہولت واپس لینے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں -

---

جونسپل کالج منڈی بہاؤ الدین

*۳۰۸ - چوہدری منظور احمد - آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت میونسپل کالج منڈی بہاؤالدین کو اپنی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہ رکھتی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - جی نہیں -

تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں دیہی شفا خانے

*۳۰۹ - چودھری منظور احمد - آیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ (اول) تحصیل پھالیہ میں کل کتنے دیہی شفا خانے ہیں (دوم) ایسے شفاخانوں کی تعداد کیا ہے جہاں ڈاکٹر کام کر رہے ہوں - (سوم) ایسے شفا خانے جہاں ابھی تک ڈاکٹر متعین نہ کئے گئے ہوں - نیز اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صحت - چودھری محمد ارشاد : ۱ - تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں دیہی ڈسپنسریوں کی کل تعداد ۱۶ ہے -

۲ - چار ڈسپنسریوں میں مستند ڈاکٹر تعینات ہیں -

۳ - بارہ ڈسپنسریوں میں ابھی تک ڈاکٹر تعنیات نہیں کئے جا سکے کیونکہ مستند ڈاکٹر مطلوبہ تعداد میں دستیاب نہیں -

---

تحصیل پھالیہ موضع رکن کے ہائی سکول کا درجہ کم کرنا

*۳۱۳ - چودھری مجید حیات گوندل - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم وضاحت فرمائیں گے کہ -

(الف) کن وجوہ کی بنا پر رکن تحصیل پھالیہ کا درجہ کم کرکے مڈل سکول کا درجہ دے دیا گیا ہے نیز یہ سکول کس تاریخ سے کام شروع کر دے گا -

(ب) کیا اس سکول سے ۱۰ میل کے اندر اندر کوئی اور ہائی سکول بھی کام کر رہا ہے اگر نہیں تو اس سکول کو ہائی سکول کا درجہ نہ دینے کی وجوہ کیا ہے ؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) اس سکول کے سنٹر میں ۱۹۷۱ کے میٹرک کے امتحان کے دوران ناظم امتحان اور اس کا نائب شدید زخمی ہو گئے - تفتیش کے نتیجہ کے طور پر کمشنر صاحب کے احکام کے تحت سکول کا درجہ گھٹا دیا گیا - رکن کا سکول یکم اپریل ۱۹۵۹ میں قائم ہوا -

(ب) اس وقت مندرجہ ذیل ہائی سکول رکن سے ۱۰ میل کے فاصلے کے اندر چل رہے ہیں -

۱ - ایم جی ہائی سکول ملکوال	۱۱ میل
۲ - اسلامیہ ہائی سکول واڑہ عالم شاہ	۰ میل
۳ - اقبال ہائی سکول چک نمبر ۱۴	۸ میل
۴ - گورنمنٹ ہائی سکول مونا ڈھو	۱۳ میل
۵ - گورنمنٹ ہائی سکول میانہ گوندل	۱۲ میل

موضع ساھنا تحصیل پھالیہ میں ہائی سکول

*۳۱۴ - چودھری محمد حیات گوندل - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل پھالیہ کے موضع ساھنا کے باشندوں نے نو کمروں پر مشتمل ایک عمارت ہائی سکول کے لیے تعمیر کرائی ہے اور مذکورہ زمین کا انتقال متذکرہ سکول کے لیے کرا لیا ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ سکول میں طالب علموں کی بہت بڑی تعداد موجود ہے -

(ج) اگر اجزا (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو متذکرہ سکول کو ہائی سکول کا درجہ نہ دینے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) (اول) موضع ساھنا کے باشندگان نے اس ہائی سکول کے لیے سات کمروں پر مشتمل عمارت تعمیر کی ہے - پرائمری سکول کے لیے دو علیحدہ کمرے بھی تعمیر کئے گئے ہیں -

(دوم) جی ہاں مشترکہ اراضی لیاقت مڈل ہائی سکول ساھنا کے نام پر منتقل کی جا چکی ہے -

(ب) جی ہاں

(ج) اس سکول کی بطور ہائی سکول عارضی منظوری کے معاملے پر مناسب عمل ہو رہا ہے -

---

میونسپل ہسپتال منڈی بہاؤالدین

۳۱۵ - چودھری محمد حیات گوندل- کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ میونسپل ہسپتال منڈی بہاؤالدین کو حکومت کی تحویل میں نہ لینے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) — میونسپل کمیٹی منڈی بہاؤ الدین نے صوبائی تحویل میں لینے کی تمام شرائط منظور نہیں کی تھیں - اس وجہ سے حکومت نے سول ہسپتال منڈی بہاؤ الدین کو اپنی تحویل میں نہیں لیا -

---

ادبی کتب کے لئے کاغذ کی کمیابی

*۳۱۶ - رائے راجب علی خان — آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کاغذ کی کمیابی اور قلت کی بنا پر مطبوعات کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں نیز اس سے مصنفین ، ادبی کتابوں کے چھاپنے والوں اور قارئین کو بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — جی ہاں -

ایک ہی نظام تعلیم کا اطلاق

*۳۲۹ - مسٹر عبد القیوم بٹ — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اسلام میں صرف ایک نظام تعلیم ہے - جس کے تحت حصول تعلیم کے سلسلے میں امیروں اور غریبوں کے بچوں میں کوئی امتیاز روا نہیں کیا جاتا -

(ب) پنجاب میں ایک ہی نظام تعلیم رائج کرنے میں کیا روکاوٹیں حائل ہیں -

(ج) آیا حکومت موجودہ دوگانہ نظام تعلیم کو ختم کر کے اس کی بجائے صرف ایک ہی نظام تعلیم کو رائج کرنے کی مصلحت پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے :

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں -

(ب) اس سوال کا تعلق چونکہ تمام ملک کی تعلیمی پالیسی سے ہے - اس لیے مرکزی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے -

(ج) یہ مسئلہ مرکزی حکومت کی خدمت میں بھیجا جا سکتا ہے -

گورنمنٹ کالج چکوال میں بی - ایس - سی میڈیکل اور بی - اے - سیاسیات کی جماعتوں کے لئے انتظامات

*۳۳۰ - **مرزا فضل حق** — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ کالج چکوال میں بی - ایس سی - میڈیکل اور بی - اے - سیاسیات کی کلاسوں کے لیے کوئی اہتمام نہیں کیا گیا ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ انتظامات کے فقدان کی وجہ سے تحصیل چکوال کے طالب علموں کو ایف - ایس سی - کا امتحان پاس کرنے کے بعد لاہور اور راولپنڈی کے کالجوں میں داخلہ لینا پڑتا ہے اور ان کے والدین کو اس سلسلے میں اپنی استطاعت سے بڑھ کر بھاری اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل گورنر پنجاب اور مشیر وزیر نے مذکورہ علاقے کے باشندوں کو یہ یقین دلایا تھا کہ طلبا کی مشکلات دور کر دی جائیں گی -

د) اگر جزو ہائے (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہو تو اس سلسلہ میں اب تک اقدامات نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — (الف) جی ہاں -
(ب) - محکمہ تعلیم کو اس کا علم نہیں -
(ج) - جی ہاں -
(د) ان مضامین میں ڈگری کلاسوں کے داخلہ کے لیے اس وقت اقدامات کئے جائیں گے جب کافی تعداد میں طلبا کی درخواستیں وصول ہوں گی -

---

پبلک اسکولوں میں داخلہ

*۳۳۱ - **مسٹر عبدالقیوم بٹ** — آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے - کہ موجودہ تعلیمی حکمت عملی میں یہ مندرج ہے کہ پبلک سکولوں میں داخلہ صرف قابلیت کی بنا پر دیا جائے - اور دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے طلباء بھی ایسے مدارس میں داخلہ پانے کے برابر کے مستحق ہونگے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے - کہ عملی طور پر دیہی علاقے کا کوئی غریب طالب علم پبلک سکولوں میں داخلہ حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا - کیونکہ انہیں مجوزہ قابلیت کے معیار سے کمتر سمجھا گیا -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صرف وہی طلباء عام طور پر ان پبلک سکولوں میں داخلہ پانے میں کامیاب ہوئے ہیں - جنہوں نے ابتدائی تعلیم انگریزی سکولوں میں حاصل کی - اور اس طور دیہی علاقے سے تعلق رکھنے والے تقریباً ۸۰ فیصد طلباء بہتر تعلیم پانے کی سہولتوں سے استفادہ نہیں کر سکتے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) -
(الف) جی ہاں -

(ب) دیہی علاقوں کے طلباء کے داخلے پر کوئی پابندی نہیں ہے - ہر طالب علم داخلہ لینے کا برابر کا حقدار ہے بشرطیکہ وہ مطلوبہ معیار پر پورا اترتا ہو -

(ج) جی نہیں -

پبلک سکولوں میں افسروں اور سرمایہ داروں کے بچوں کا داخلہ

*۳۳۲ - مسٹر عبدالقیوم بٹ — آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اب تک صرف اعلیٰ درجے کے سول اور فوجی آفیسروں اور سرمایہ داروں کے بچے ہی پبلک سکولوں میں داخلہ لے سکتے تھے - کیونکہ صرف وہی ایسے سکولوں کے اخراجات برداشت کر سکتے تھے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ نئی تعلیمی حکمت عملی کے تحت انہیں سرمایہ داروں اور آفیسروں کے بچے متذکرہ پبلک سکولوں میں مفت تعلیم حاصل کرینگے - اور دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے طلباء کو بدستور نظر انداز کر دیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — (الف) جی نہیں - ہر وہ لڑکا جو فیس ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہے ان سکولوں میں داخلہ لے سکتا ہے -

(ب) جی نہیں - نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق تمام پبلک سکول بتدریج سرکاری تحویل میں لے لئے جائیں گے - اور یہ سکول تمام ملک کے قابل اور ذہین طلباء کے لئے مخصوص ہونگے - ان سکولوں میں قابل اور ذہین بچوں کو مفت تعلیم دی جائیگی - اور یہ بچے بلا امتیاز مالی حالت اور معاشرتی بنیاد سارے ملک سے لئے جائیں گے -

---

پبلک سکولوں میں طلباء کا تناسب

*۳۳۳ - مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ دیہاتی علاقوں کے طلباء کو ای - ٹی - سی میں - داخلہ اہلیت اور آبادی کے لحاظ سے متناسب نمائندگی کی بنیاد پر دیا جاتا ہے -

(ب) آیا حکومت اس مصلحت پر غور کرے گی کہ پبلک سکولوں میں بھی دیہاتی علاقوں کے طلباء کے داخلہ کے سلسلے میں یہی طریق کار اختیار کیا جائے اور انہیں جائز نمائندگی دینے کے لئے آبادی کی بنیاد پر داخلہ دیا جائے گا - تاکہ وہ بھی پبلک سکولوں میں تعلیم پانے کے حقدار ہو جائیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں - ای - ٹی - سی - کے پروگرام میں داخلہ کے لئے مفصل قواعد و ضوابط موجود ہیں اور بالعموم طلباء قابلیت کی بنیاد پر داخل کئے جاتے ہیں تا ہم کبھی کبھی داخلے کی شرائط معقول بنیادوں پر شہیدوں اور جنگی قیدیوں کے بچوں کیلئے غیر ترقی یافتہ علاقوں کے افراد کے لئے بیواؤں اور یتیم بچیوں وغیرہ کے لئے نرم کر دی جاتی ہیں - اسی فیصد نشستیں دیہی علاقوں اور ٹاؤن کمیٹیوں کے علاقوں کے افراد کے لئے مختص ہیں اور ایسے امیدواروں کی فہرست قابلیت کی بنیاد پر شہری امیدواروں سے علیحدہ مرتب کی جاتی ہے -

(ب) جی ہاں - نئی تعلیمی پالیسی جس کا اعلان صدر مملکت نے ۱۰ مارچ ۱۹۷۲ء کو کیا ہے - اس کی ہدایات یہ ہیں کہ تمام پبلک اسکول اور ایسے دوسرے ادارے حکومت اپنی تحویل میں لے لے اور انہیں ذہین بچوں کے تعلیمی ادارے بنایا جائے یہ ادارے مستقبل میں اعلیٰ درجے کے تعلیمی پروگرام پیش کریں گے - جو بالکل مفت ہونگے اور اس سے تمام علاقوں کے ذہین بچے بلا لحاظ اقتصادی و معاشرتی مرتبے کے فائدہ اٹھا سکیں گے -

---

مدارس کے لئے اساتذہ عملوت اور سازو سامان کی فراہمی

*۳۴۸ - مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے - کیا حکومت نئے سکول کھولنے کی بجائے موجودہ سکولوں

میں سامان کی کمی پورا کرنے، مناسب عمارات اور مزید اساتذہ مہیا کرنے کے اقدامات کرنے کی مصلحت پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)—نئی تعلیمی پالیسی کے تحت موجودہ سکولوں میں فرنیچر۔ عمارت اور سٹاف کی کمی پوری کرنے کیلئے سکیمیں بنائی گئی ہیں - صوبے میں شرح ناخواندگی کی زیادتی اور بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر نئے سکول قائم کرنے کی ضرورت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا -

---

***۳۵۶ - حاجی محمد سبحت اللہ خان** - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول الہ آباد ضلع رحیم یار خاں کو ہائی سکول کا درجہ ۱۹۴۵ء میں دیا گیا تھا -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پرانے مڈل سکول کی عمارت میں ابھی تک توسیع نہیں کی گئی - اور ہائی سکول ۲۷ سال سے اسی پرانے مڈل سکول کی عمارت میں چل رہا ہے -

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت مذکورہ سکول کی ضروریات کے مطابق ۱۹۷۲—۷۳ء کے دوران نئی پختہ عمارت تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟ کیوں کہ موجودہ عمارت صرف ناکافی ہی نہیں بلکہ یہ کچی بھی ہے اور پر خطر بھی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — (الف) جی ہاں -

(ب) اس سکول کے ایک سائینس روم کے کمرے کے اضافہ کے لئے مالی سال ۱۹۶۳—۶۴ء کے دوران مبلغ سترہ ہزار روپے بطور بلڈنگ گرانٹ دئیے گئے -

(ج) جی نہیں - بشرطیکہ فنڈز مہیا ہوئے مالی سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران اضافی عمارت تعمیر کرنے کی کوشش کی جائیگی -

---

ایس وی ' جے وی کے بیماندہ علاقے تنخواہ میں کام کرنے والے بی ایڈ اور ایس وی کے اساتذہ

*۳۵۷ - حاجی محمد سبحان اللہ خان - آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بہاولپور ڈویژن میں ایس وی اور جے وی کی آسامیوں پر کثیر تعداد میں بی ایڈ اور ایس وی اساتذہ کام کر رہے ہیں -

(ب) اگر محولا بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت بی ایڈ اور ایس وی کی اونچے سکیل کی خالی اسامیوں کو پر کرتے وقت انہیں ترجیح دے گی جب بھی مذکورہ آسامیوں پر تعنیاتی ممکن ہو سکے اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں - نہ صرف بہاولپور میں بلکہ دوسرے ڈویژنوں میں بھی -

(ب) نئی تقرریوں کے وقت تجربہ کار اساتذہ کو اپنے تجربہ کا فائدہ پہلے ہی سے حاصل ہے -

---

ملتان انٹر میڈیٹ بورڈ کے میٹریکولیشن کے امتحان کے سوالات کے پرچوں کا افشا ہونا

*۳۶۰ - نواب احمد بخش - کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ملتان انٹرمیڈیٹ بورڈ کے میٹرک کے امتحانات منعقد ۱۹۷۲ء کے سوالات کے پرچے قبل از وقت آؤٹ ہو گئے تھے اور مذکورہ پرچوں کے آؤٹ ہونے کے سلسلہ میں تحقیقات کرائی گئی تھی -

(ب) اگر ایسا ہے تو مذکورہ تحقیقات کا کیا نتیجہ برآمد ہوا اور آیا اس کے لئے ذمہ‌دار اشخاص کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) ایک افواہ گرم ہوئی کہ ملتان بورڈ کے سیکنڈری سکول سرٹیفیکیٹ سالانہ امتحان ۱۹۷۲ء کے کچھ پرچہ‌جات آؤٹ ہو گئے ہیں تفتیش کرانے پر یہ انکشاف ہوا کہ ملتان خاص کے امتحانی مراکز میں گروپ دوئم کے انگلش پرچہ (الف) جنرل ریاضی اور معاشرتی علوم کے پرچہ‌جات کی رازداری مشکوک تھی کیونکہ مذکورہ بالا پرچہ جات کے کچھ سوالات امیدواروں کو پہلے ہی سے مبینہ طور پر معلوم تھے ۔

(ب) تفتیشی کمیٹی نے مذکورہ بالا پرچہ جات کو منسوخ کر دیا اور ان میں دوبارہ امتحان لینے کی سفارش کی جسے بورڈ نے منظور کر لیا اس کمیٹی نے یہ سفارش بھی کی کہ بورڈ کے ذمہ دار ملازم کے خلاف کارروائی کی جائے جو کہ شروع کی جا چکی ہے ۔

گورنمنٹ ہائی سکولوں اور نارمل سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کے پیمانہ ہائے تنخواہ

***۳۶۱ ۔ حافظ علی اسداللہ** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقع ہے کہ صوبہ میں ایک گورنمنٹ ہائی سکول اور ایک نارمل سکول کے ہیڈ ماسٹر کو مساوی درجہ اور تنخواہ کے مساوی اسکیل دیئے گئے ہیں ۔ نیز (اول) صوبہ میں ایسے گورنمنٹ اسکولوں کے نام کیا ہیں ۔ جن کے ہیڈ ماسٹروں کو چارج الاؤنس دیا جاتا ہے (دوم) ان ہیڈ ماسٹروں میں سے ایسے ہیڈ ماسٹروں کے نام کیا ہیں جن کو یہ الاؤنس نہیں دیا جاتا اور اس کی وجوہ کیا ہیں (سوم) آیا حکومت اس سلسلے میں یکساں حکمت عملی وضع کرنے کا ارادہ ہے اگر رکھتی ہے تو تقریباً کونسی تاریخ تک ایسا کیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (۱) ہاں ۔

(۲) صوبہ کے گورنمنٹ ہائی سکولوں کے تمام ہیڈ ماسٹر صاحبان جو پچیس نومبر ۱۹۷۱ء سے پہلے اس حیثیت میں کام کر رہے تھے ۔ پچاس روپے کے چارج الاؤنس کے حقدار ہیں ۔ یہ رعایت ان ہیڈ ماسٹروں کو نہیں ملے گی جو پچیس نومبر ۱۹۷۱ء کے بعد اس عہدے پر فائز ہوئے ہونگے ۔ کیونکہ یہ رعایت بذریعہ نوٹیفیکیشن نمر FD. SR-I-10-/70 (Vol VIII) dated 25-11-71 واپس لے لی گئی تھی ۔

(۳) جو ہیڈ ماسٹر اس نوٹیفیکیشن شائع ہونے سے پہلے اس حیثیت میں کام نہیں کر رہے تھے ان کا اس نوٹیفیکیشن کے باوصف اس الاؤنس پر کوئی استحقاق نہیں ہوگا ۔

(۴) محکمہ انتظامیہ اس ضمن میں ایک مشترکہ لائحہ عمل اپنانے کے معاملہ پر غور کر رہا ہے ۔ متذکرہ صدر لائحہ عمل ہر دو قسم کے ہیڈ ماسٹر صاحبان پر لاگو ہوتا ہے ۔

لاہور میں بھرتی کے بورڈ کا قیام

*۳۶۳ ۔ **حافظ غنی اسد اللہ** ۔ آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ریکروٹمنٹ بورڈ لاہور کس تاریخ کو قائم کیا گیا ۔ اور متذکرہ بورڈ نے صوبہ پنجاب میں سینیئر انگلش ٹیچروں کی آسامیوں پر ایسے اساتذہ کو جو پہلے ہی سے ملازمت میں تھے نیز امیدواروں کو تعینات اور بھرتی کیا ۔ ان کی ڈویژن وار تفاصیل کیا ہیں ۔ نیز (اول) بہاولپور کے ایسے ملازم اساتذہ کی تعداد کیا ہے جنہیں سینیئر سکیل میں ترقی دی گئی ۔ (دوئم) بورڈ ہذا کے قیام سے لے کر ۳۱ مئی ۱۹۷۲ء تک اس ڈویژن میں کتنے نئے اساتذہ بھرتی کئے گئے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔

The Recruitment Board, Lahore
was established on 1-12-1962.

Division wise details of S.E.Ts.	Lahore Dir.	Lahore In-Ser.	Multan Dir.	Multan In-Ser.	Bahawalpur Dir.	Bahawalpur In-Ser.
Male	144	35	121	29	28	12
Female	150	136	36	48	8	29

طلبہ اور طالبات کے لئے پرائمری مڈل، اور ھائی سکولوں اور کالجوں کا اجراء

*۳۹۴ ۔ **حافظ علی اسداللہ** ۔ آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جون ۱۹۵۵ء سے لیکر ۱۹۷۱ء تک بہاولپور میں اور پنجاب کے دیگر ڈویژنوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے کتنے پرائمری، مڈل، ھائی سکول اور کالج کھولے گئے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ جون ۱۹۵۵ء سے ۱۹۷۱ء تک مندرجہ ذیل تعداد میں سکول کھولے گئے ھیں ۔

	بہاولپور	ملتان	سرگودھا	لاھور	راولپنڈی
I ۔ پرائمری سکول					
۱ مردانہ	۱۳۰۳	۲۲۶۶	۲۲۵۷	۱۹۲۲	۱۲۸۸
۲ زنانہ	۶۷۱	۱۸۱۳	۱۷۳۱	۱۸۵۲	۱۲۶۳
II ۔ مڈل سکول					
۱ مردانہ	۱۱۰	۲۰۸	۲۰۰	۲۲۳	۱۸۷
۲ زنانہ	۶۹	۱۰۰	۸۷	۱۰۵	۷۵
III ۔ ھائی سکول					
۱ مردانہ	۱۸	۳۲	۵۳	۳۳	۳۲
۲ زنانہ	۱۰	۲۵	۱۱	۶۵	۸
VI ۔ آرٹس آف سائنس کالج					
۱ مردانہ	۳	۱۸	۱۲	۲۵	۹
۲ زنانہ	۵	۳	۳	۱۲	۰

بہاولپور کے جے - اے - وی کے اساتذہ

*۳۶۴ - حافظ علی اسداللہ - آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ بہاولپور ڈویژن کے جے-اے-وی کے اساتذہ کو کس تاریخ سے سی-ٹی اساتذہ کے برابر درجہ دیا گیا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء سے -

چشتیاں میں انٹر کالج برائے طالبات کا قیام

*۳۶۶ - حافظ علی اسداللہ - آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ چشتیاں ضلع بہاول نگر میں طالبات کے لئے انٹر کالج کے قیام کے لئے حکومت کے زیر غور کوئی منصوبہ ہے ، اگر ہو تو اس منصوبے پر کس تاریخ تک عملدرآمد کیا جائیگا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - جی نہیں -
چشتیاں میں ۷۳-۱۹۷۲ء میں لڑکیوں کے لئے گورنمنٹ کالج کھولنے کی سکیم نہیں ہے -

دنیا پور ضلع ملتان میں صحت کا ابتدائی مرکز

*۳۸۳ - کنور محمد یاسین خان - آیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ملتان میں دنیا پور کے مقام پر ابتدائی صحت کا مرکز قائم کرنے کی سکیم پانچ سال پہلے منظور کی گئی تھی -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ دنیاپور میں ڈسٹرکٹ کونسل ملتان کی ملکیتی ۷ ایکڑ اراضی اس مقصد کے لئے مختص کی گئی -

(ج) اگر حوالہ بالا (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو متذکرہ منصوبے پر اب تک عمل درآمد نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) یہ درست نہیں ہے - سکیم موجودہ مالی سال میں منظور ہوئی ہے -

(ب) جی نہیں - دنیاپور کی موجودہ ڈسٹرکٹ کونسل ڈسپنسری میں صرف ساڑھے پانچ ایکڑ زمین موجود ہے -

(ج) اس مرکز کی محکمانہ منظوری ۱۹۷۱-۷۲ء میں ہوئی تھی اور اس کے لئے چار لاکھ کی رقم مختص کی گئی تھی لیکن یہ رقم ہنگامی حالات کے باعث واپس لے لی گئی -

تھانہ بھوانہ میں صحت کے ابتدائی مرکز کا قیام

***۳۸ - کنور محمد یاسین خان** - آیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صحت کی ابتدائی سکیم ضلع جھنگ میں رائج کی جا چکی ہے - اگر ایسا ہی ہو تو کیا ایسی ہی کوئی سکیم تھانہ بھوانہ کے علاقے کے لئے بھی منظور کی گئی ہے - جس کی آبادی ایک لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اور جہاں سرکاری ہسپتال نہیں ہے -

(ب) اگر تھانہ بھوانہ کے علاقے کے لئے کوئی سکیم منظور کی جا چکی ہو تو آیا اس پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے - اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) جی ہاں تھانہ بھوانہ کے لئے اس قسم کا منصوبہ ماسٹر پلان میں شامل کیا جا چکا ہے -

(ب) ابھی تک سکیم پر کام شروع نہیں ہوا ہے -

ضلعی ناظرہ تعلیمات/ناظرہ تعلیمات کی آسامیاں

***۳۹۳ - محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر** - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈسٹرکٹ انسپکٹر یا ڈسٹرکٹ انسپکٹریس آف سکولز کی آسامیاں بیحد اہم ہیں - کیونکہ

یہ آفیسر حکومت کا لاکھوں روپے کا بجٹ کنٹرول کرتے ہیں -

(ب) آیا متذکرہ بالا سلیکشن آسامیاں ہیں اگر ایسا ہی ہو تو ان آسامیوں پر تقرر کا معیار کیا ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اسوقت مظفرگڑھ ، ڈیرہ غازی خان اور ملتان اضلاع میں ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کی آسامیوں پر جونیئر اور ناتجربہ کار اساتذہ متعین ہیں - جب کہ سینیر قابل اور زیادہ تجربہ کار اساتذہ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے -

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کسی انتظامی آسامی پر کسی افسر کو اس کے اپنے ضلع میں متعین نہیں کیا جا سکتا - اگر ایسا ہی ہو تو ملتان کے ڈسٹرکٹ انسپکٹر اور ڈسٹرکٹ انسپکٹریس آف سکولز کو ان کے اپنے ضلع میں متعین کرنے کی وجہ کیا ہے - جہاں ان کے تحت ، ان کے عزیز و اقارب بھی اساتذہ کی حیثیت سے خدمات سر انجام دے رہے ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی نہیں پچاسی فیصد آسامیاں سینیر انکلش ٹیچروں کو ترقی دے کر پر کی جاتی ہیں - اور پندرہ فیصد پر تقرری براہ راست عمل میں لائی جاتی ہے - ہر دو حالت میں پبلک سروس کمیشن کی منظوری ضروری ہوتی ہے -

(ج) جی نہیں - انتظامی اہلیت بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی سنیارٹی -

(د) جی نہیں - ایسے کوئی قواعد نہیں ہیں -

لاہور ریجن میں پی - ٹی - سی - کورس میں داخلہ

***۴۰۳ - چوہدری مشتاق احمد - کیا وزیر تعلیم از راہ**

کرم بیان فرمائیں کہ —

(الف) لاہور ریجن میں پی - ٹی - سی - کورس میں داخلہ کے لئے کونسی آخری تاریخ مقرر کی گئی ہے -

(ب) مذکورہ کورس میں مقررہ تاریخ کے بعد کتنے طلباء کو داخل کیا گیا نیز (اول) ان کے نام (دوم) پتے (سوم) حاصل کردہ نمبر کیا ہیں اور وہ (چہارم) کس سکول میں اور (پنجم) کونسی تاریخ کو داخل ہوئے نیز (ششم) مقررہ آخری تاریخ گزر جانے کے بعد ان کو داخل کرنے کی کیا وجوہ ہیں -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جنگ سے متاثرہ علاقوں کے امیدواروں کیلئے چند نشستیں مخصوص تھیں اگر ایسا ہے تو ان کی تعداد کیا ہے -

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ان امیدواروں کے نام مع جنگ سے متاثرہ علاقوں کے نام جن سے وہ تعلق رکھتے ہیں - ان کے پتے اور حاصل کردہ نمبر کیا ہیں - ان کو کن سکولوں میں داخل کیا گیا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) حکومت نے داخلے کی آخری تاریخ ۲۹ فروری ۱۹۷۲ء مقرر کی تھی -

(ب) اس تاریخ کے بعد کوئی امیدوار داخل نہیں کیا -

(ج) جی ہاں - جنگ سے متاثرہ علاقوں کے امیدواروں کے لئے کچھ نشستیں مخصوص کی گئی تھیں - یہ نشستیں مردوں کیلئے پچاس (۵۰) اور خواتین کیلئے تیس (۳۰) تھیں -

(د) جو امیدوار جنگ سے متاثرہ علاقوں کے لئے مختص نشستوں پر داخل کئے گئے ان کی فہرست جو ڈائریکٹر تعلیم لاہور نے جاری کی لف ہذا ہے -

انسپکٹریٹس آف سکولز

لاہور ڈویژن

لاہور

یادداشت نمبر ۵۲۰۳ / ایس-۶ ، لاہور مورخہ ۵ فروری ۱۹۷۲ء

موضوع بی-ٹی-سی- کلاس میں داخلہ - جنگ سے متاثرہ علاقے -

مندرجہ ذیل امیدواروں کو ان کے ناموں کے بالمقابل مذکور اداروں میں بی-ٹی-سی- کلاس میں ان مخصوص نشستوں پر داخلہ دیا گیا ہے جو کہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب لاہور کے مراسلہ نمبر ایس-او (سی ڈی) - تعلیم - ۶ / ۷۰-۷۱ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۷۲ء کی رو سے جنگ سے متاثرہ علاقوں سے تعلق رکھنے والے امیداروں کے لئے مخصوص کی گئی تھیں -

نمبر شمار	امیدوار کا نام	باپ کا نام	میٹرک میں حاصل کردہ ڈویژن	پتہ	سکول کا نام جس میں داخلہ دیا گیا
۱	مس اظہر بلقیس کوثر	مسٹر غلام رسول جٹ	سیکنڈ ۳۳۳	موضع ڈھیڈو والی معرفت نذیر بیگم ٹیچر میں گرلز مڈل سکول چونڈہ ضلع سیالکوٹ -	جی جی ایچ ایس پسرور -

* نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

۱۶۶۲

شمار	امیدوار کا نام	باپ کا نام	میٹرک میں حاصل کردہ ڈویژن	پتہ	سکول کا نام جس میں داخلہ دیا گیا
۲	مسز اعظم بیگ	مسٹر محمد دین	سیکنڈ ۴۱۵	موضع کنگرہ ڈاکخانہ خاص تحصیل پسرور -	جی جی ایچ ایس پسرور -
۳	امثل حاکم	مسٹر فضل دین	تھرڈ ۲۸۹	موضع شہزادہ ڈاک خانہ خاص تحصیل پسرور براستہ چونڈہ	جی جی ایس ایچ پسرور
۴	آصف سلطانہ	مسٹر شہباز احمد	تھرڈ ۳۴۱	چونڈہ ضلع سیالکوٹ	جی جی ایچ ایس پسرور
۵	رضیہ بیگم	مسٹر عنایت احمد	تھرڈ ۲۸۶	معرفت مسٹر عنایت احمد ایچیر گورنمنٹ پرائمری سکول تخت پور تحصیل پسرور -	جی جی ایچ ایس پسرور -
۶	مس شمیم اختر	فرزند علی مرحوم	تھرڈ ۲۸۶	چونڈہ ضلع سیالکوٹ	جی جی ایچ ایس پسرور -
۷	مس ساجدہ پروین	مسٹر ہدایت اللہ	تھرڈ ——	معرفت راشدہ بی بی ٹیچرس موضع نیکنار ضلع سیالکوٹ	جی جی ایچ ایس ظفروال
۸	مس عذرا پروین	مسٹر محمد انور	تھرڈ ۳۰۲ ——	موضع کلوریان تحصیل و ضلع لاہور موجودہ پتہ مکان نمبر ۹ پھاٹلیاں شرقپور	جی جی ایس ایچ شرقپور

۹	مس اکمل بیگم	مسٹر محمد شفیع	تھرڈ	چونڈہ ضلع سیالکوٹ	جی جی ایچ ایس پسرور
۱۰	پروین اختر	مسٹر غلام رسول	تھرڈ	موضع ڈھیڈار تحصیل شکر گڑھ	جی جی ایچ ایس مین گرلز سیالکوٹ
۱۱	مس زبیدہ بیگم	مسٹر سردار احمد	تھرڈ ۳۰۹	موضع مچھی کھوکھر ڈاک چاند خاص تحصیل و ضلع سیالکوٹ ۔	جی جی ایچ ایس سیالکوٹ
۱۲	مس ثریا خورشید	مسٹر خورشید مسیح	تھرڈ	معرفت ماسٹر فیروز مسیح قادیاں والا چونڈہ سیالکوٹ ۔	جی جی ایچ ایس پسرور
۱۳	مس جمیلہ اصغر	مسٹر محمد اصغر	سوم	محلہ شیخاں، چونڈہ ضلع سیالکوٹ	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پسرور
۱۴	مس مغزو بیگم	مسٹر محمد صدیق	سوم ۳۶۰	معرفت طفیل مکان نمبر ۹ گلی نمبر ۸ کرشن نگر لاہور۔	گورنمنٹ کیمپ گرلز ہائی سکول وحدت کالونی لاہور ۔
۱۵	مس پروین کوثر	مسٹر محمد شفیع	سوم ۳۰۶	موری گیٹ سیالکوٹ	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ
۱۶	مس زاہدہ حنیف	مسٹر محمد حنیف	..	معرفت مسٹر محمد اصغر چونڈہ ضلع سیالکوٹ	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پسرور
۱۷	مس نوزیہ اختر	چوہدری محمد اکبر آنہردار	..	موضع خانکی تحصیل وزیر آباد	گورنمنٹ ہائی سکول کیکھڑ
۱۸	مس شمیم خالدہ	مسٹر عبدالعزیز	..	ریلوے کوارٹر نمبر ۳۲۷ - انجن	

مجوزہ فارموں پر درخواستیں جو بمعہ وجوہ مکمل ہوں اور جن کے ساتھ تعلیمی سرٹیفکیٹ اور کومیسائل سرٹیفکیٹ منسلک ہوں طلباء سے وصول کی جائیں اور ہر ادارہ کے سربراہ کو ان درخواستوں کی اچھی طرح جانچ پڑتال کرنا چاہیئے - یہ اداروں کے سربراہوں کا فرض ہوگا کہ وہ اس امر کا اطمینان کر لیں کہ میٹرک کے سرٹیفکیٹ کی جانچ پڑتال کر لی گئی ہے - اور یہ کہ طلباء اس امر کا تسلی بخش ثبوت بہم پہنچائیں کہ وہ فی‌الواقع جنگ سے متاثرہ علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں - ایسا نہ کرنے کی صورت میں ان کا داخلہ منسوخ ہو جائے گا -

تھرڈ ڈویژن میٹریکولیٹ امیدواروں کے سلسلے میں کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن کی شرط میں نرمی کر کے انہیں بھی اجازت دے دی گئی ہے -

داخلہ فوری لیکن زیادہ ۱۵ فروری ۱۹۷۲ء تک کر لینا چاہیئے -

دستخط
(محمد ظریف قاضی)
ڈائریکٹر تعلیم لاہور ریجن لاہور

یادداشت نمبر ۶-۵/۰۲۵۵

نقل برائے اطلاع و ضروری کارروائی مندرجہ ذیل اصحاب کو ارسال ہے -

۱ - ہیڈ مسٹرس پرنسپل گورنمنٹ گرلز ہائی سکول

۲ - امیدوار متعلقہ

دستخط
ڈائریکٹر تعلیم لاہور ریجن لاہور

بنام

انسپکٹر آف سکولز

لاہور و ملتان ڈویژن

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۱۶۶۷

یادداشت نمبر ۵۲۵۲ ایس—۶ مورخہ ۵ فروری ۱۹۷۲ لاہور

موضوع—جنگ سے متاثرہ علاقوں کے امیدواروں کے لئے پی-ٹی-سی کلاس میں داخلہ -

مندرجہ ذیل امیدواروں کو ان کے ناموں کے بالمقابل مذکور اداروں میں پی-ٹی-سی کی کلاس میں ان مخصوص نشستوں پر داخلہ دیا گیا ہے جو کہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب لاہور کے مراسلہ نمبر ایس-او (سی-ڈی) -ای-ڈی-یو—۶ ۷۱-۶۰۷ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۷۲ کی رو سے جنگ سے متاثرہ علاقوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کے لئے منظور کی گئی تھیں -

نمبر شمار	امیدوار کا نام	باپ کا نام	میٹرک میں ڈویژن	پتہ	جس سکول میں داخلہ دیا گیا
۱	مسٹر عظیم اختر باجوہ	باجوہ	۱۱	تحصیلدار ہاؤس گاؤں اور ڈاک خانہ چونڈہ (سیالکوٹ)	گورنمنٹ نارمل سکول پسرور
۲	مسٹر ارشد اقبال	مسٹر محمد ابراہیم ثاقب	۱۱ / ۵۶۳	محلہ محمد والہ چونڈہ سیالکوٹ	گورنمنٹ نارمل سکول نارووال
۳	مسٹر رحمت علی	مسٹر نیامت علی	۱۱ / ۳۶۸	ڈوگری پریاں براستہ چونڈہ (سیالکوٹ)	گورنمنٹ ہائی سکول پسرور
۴	مسٹر غلام مصطفےٰ	مسٹر سردار محمد	۱۱	چک نمبر ۱۲۳ ساہل براستہ مکو وال ضلع ساہیوال	گورنمنٹ نارمل سکول ساہیوال

۵	مسٹر محمد عارف نسیم	مسٹر محمد یوسف قریشی	۱۱	گاؤں سائی ضلع سیالکوٹ	گورنمنٹ نارمل سکول سرور
۶	مسٹر محمد اکرم خان	مسٹر غلام حیدر	۱۱ / ۵۱۳	گاؤں فتر والہ تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ	گورنمنٹ ہائی سکول سرور
۷	مسٹر نصراللہ خان	مسٹر محمد صدیق	۱۱ / ۵۳۳	گاؤں کالسکی تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ	گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ
۸	مسٹر خالد حسین	مسٹر غلام محمد	۱۱ / ۵۰۲	چک نمبر ۲۰/۳۰او تحصیل و ضلع ساہیوال	گورنمنٹ نارمل سکول ساہیوال
۹	مسٹر محمد نذیر		۱۱ / ۵۱۱	گاؤں کلسکی (گوجرانوالہ)	گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ

تفصیلات کے جوابات نمبر ۱ پر درکھے گئے

نمبر شمار	امیدوار کا نام باپ کا نام	میٹرک میں حاصل کردہ ڈویژن	پتہ	جس سکول میں داخلہ دیا گیا
۱۰	مسٹر محمد اعجاز مسٹر عدالت خان	۱۱ / ۵۰۲	چک نمبر ۱۲/۸۵-ایل براستہ اقبال نگر ساہیوال	گورنمنٹ نارمل سکول ساہیوال
۱۱	مسٹر لیاقت علی مسٹر فضل حسین	۱۱ / ۳۲۳	کوٹ لدھا (گوجرانوالہ)	گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ
۱۲	مسٹر محمد علی مسٹر احمد خان الیاس گل محمد	۱۱ / ۵۲۲	مکان نمبر ۶۸۳ دائرہ نمبر ۱۲ چیچہ وطنی (ساہیوال)	گورنمنٹ نارمل سکول ساہیوال
۱۳	مسٹر منظور احمد مسٹر محمد انور	۱۱ / ۵۳۳	راجیانوالہ چونڈہ (سیالکوٹ)	گورنمنٹ نارمل سکول پسرور

۱۴	مسٹر عبدالغفور مسٹر محمد اسمٰعیل	۱۱ / ۷۳۴	گاؤں جودھ سنگھ والہ پوسٹ آفس رادھا رام ضلع لاہور	گورنمنٹ نارمل سکول پسرور
۱۵	مسٹر امام علی مسٹر محمد صدیق	۱۱ / ۳۸۵	گاؤں کماری والہ تحصیل پاک پتن ضلع سیاہیوال	گورنمنٹ نارمل سکول ساہیوال
۱۶	مسٹر امانت علی مسٹر محمد دین	۱۱ / ۵۶۴	کوٹ ننان تحصیل شکر گڑھ	گورنمنٹ نارمل سکول پسرور
۱۷	مسٹر محمد اسحاق مسٹر محمد دین	۱۱ / ۵۰۷	بستی نتاتا والی ڈاک خانہ عثمان والہ تحصیل چونیاں	گورنمنٹ نارمل سکول پسرور
۱۸	مسٹر قاسم علی مسٹر غلام فرید	۱۱ / ۵۱۶	چک نمبر ۳۳ ڈاک خانہ شوکت تحصیل فیروز والہ	گورنمنٹ ہائی سکول شیخوپورہ

نمبر شمار	امیدوار کا نام	باپ کا نام	میٹرک میں ڈویژن	پتہ	جس سکول میں داخلہ دیا گیا
۱۹	مسٹر محبوب احمد	مسٹر فیض بخش	۱۱ / ۵۷۳	معرفت فیض بخش ریٹائرڈ ٹیچر محمد وال تحصیل علی پور محلہ گڑھ	گورنمنٹ ناوصل سکول مظفر گڑھ
۲۰	مسٹر گل زمان خان		۱۱ / ۵۲۷	ہراج پور چک نمبر ۴۰ شیخوپورہ	گورنمنٹ ہائی سکول شیخوپورہ
۲۱	مسٹر منور حسین	مسٹر نذیر احمد	۱۱ / ۳۵۱	ہر چوکی ڈاک خانہ جاجوکی تحصیل گوجرانوالہ	گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ
۲۲	مسٹر امیر عبداللہ	مسٹر عبدالرحمان	۱۱ / ۳۳۹	وارد نمبر ۱۶ تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ	گورنمنٹ ہائی سکول شیخوپورہ
۲۳	مسٹر محمد خان شفیق	مسٹر عبدالعلیم	۱۱ / ۳۸۳	گاؤں بٹ ڈاک خانہ کوٹ رادھا کرشن تحصیل قصور	گورنمنٹ نارمل سکول قصور

امیدواروں سے مجوزہ فارموں پر درخواستیں جو ہر لحاظ سے مکمل ہوں وصول کی جائیں اور ان کے ساتھ تعلیمی سرٹیفکیٹ اور ڈومیسائل سرٹیفکیٹ منسلک ہونے چاہیں اور ہر ادارے کے سربراہ کو ان کی اچھی طرح جانچ پڑتال کر لینی چاہئے - ہر ادارہ کے سربراہ کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ اس امر کا اطمینان کر لے کہ امیدوار میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہے اور یہ کہ امیدواروں کو اس امر کا تسلی بخش ثبوت فراہم کرنا ہوگا کہ وہ فی الواقع جنگ سے متاثرہ علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں - اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو ان کا داخلہ منسوخ ہو جائے گا - داخلہ جلدی اور ۱۵ فروری ۱۹۷۲ء سے قبل ہوگا -

,,سرٹیفکیٹ کی پڑتال کی گئی ہے - دستخط
اور وہ کم از کم میٹرک ہیں،، محمد ظریف قاضی
ڈائریکٹر محکمہ تعلیم لاہور ریجن
لاہور

ایک نقل برائے اطلاع اور ضروری کارروائی مندرجہ ذیل حضرات کو ارسال ہے -

۱ - ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی فارمل سکول ——————

۲ - متعلقہ امیدواروں کو بھیج دی گئی ہے -

دستخط ڈائریکٹر تعلیم
لاہور ریجن - لاہور

قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں معاون پروفیسروں کی خالی آسامیوں کو پر کرنا -

*۴۱۵ - حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گذشتہ تین سال سے قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں اناٹومی کے اسسٹنٹ پروفیسروں کی تین آسامیاں خالی ہیں اور ایک شخص کسی

اسسٹنٹ کے بغیر پرنسپل اور پروفیسر آف اناٹومی دونوں آسامیوں پر کام کر رہا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ان اسامیوں کو اب تک پر نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں اور یہ کب تک پر کی جائیں گی ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) ۔ (الف) یہ ٹھیک نہیں ہے کہ اسسٹنٹ پروفیسر اناٹومی کی آسامیاں عرصہ تین سال سے خالی پڑی ہیں ۔ قائد اعظم میڈیکل کالج میں پڑھائی یکم دسمبر ۱۹۷۰ء سے شروع ہوئی تھی ۔ اس وقت سے ہی یہ آسامیاں خالی ہیں ۔ البتہ یہ درست ہے کہ پروفیسر آف اناٹومی جو کہ پرنسپل بھی ہیں بغیر اسسٹنٹ پروفیسروں کے پڑھاتے ہیں تاہم ان کی مدد کے لئے Demonstrator لگائے ہوئے ہیں اور کام ٹھیک چل رہا ہے ۔

(ب) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعہ کئی بار کوشش کے باوجود کوئی موزوں امیدوار نہ ملا لہذا یہ آسامیاں ابھی تک خالی پڑی ہیں ۔ ایک بار پھر پبلک سروس کمیشن نے یہ آسامیاں بھرتی کے لئے مشتہر کی ہیں ۔ جونہی پنجاب پبلک سروس کمیشن سے موزوں امیدواروں کے متعلق سفارش موصول ہوئی یہ آسامیاں پر کر دی جائیں گی ۔

قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں ضروری عملہ کی فراہمی

*۴۱۹ ۔ حاجی محمد سبحان اللہ خان ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اب قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں ہائجین ، سرجری ، میڈیکل ، گائنا کولوجی کا کوئی اسسٹنٹ پروفیسر اور کوئی رجسٹرار اور ہاؤس سرجن مہیا نہیں کیا گیا

اور نہ ہی نرسوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ایسا سلوک کرنے کی کیا وجوہ ہیں نیز آیا حکومت ضروری عملہ مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک ؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) - (الف) جی ہاں -

(ب) اسوقت قائد اعظم میڈیکل کالج میں صرف پہلے اور دوسرے سال کی جماعتیں ہیں ان دو سالوں میں Anatomy اور Physiology کے مضمون پڑھائے جاتے ہیں - ان مضامین کی تدریس کے لئے مطلوبہ عملہ منظور کیا ہوا ہے -

ہائی جین - سرجری اور میڈیسن کے اسسٹنٹ پروفیسروں کی ضرورت تیسرے سال کی کلاس کو ہوتی ہے لہذا مندرجہ ذیل آسامیاں یکم جولائی ۱۹۷۲ء سے منظور کی جا چکی ہیں -

۱ - اسسٹنٹ پروفیسر ہائی جین اینڈ پریونٹو میڈیسن ایک

۲ - پروفیسر سرجری ایک

۳ - پروفیسر میڈیسن ایک

اسسٹنٹ پروفیسر گائناکولوجی کی آسامی کی ضرورت چوتھے سال کی جماعت کے لئے پڑیگی اور اس مقصد کے لئے اگلے مالی سال کے آخر تک ضروری احکام جاری کر دیئے جائیں گے -

رجسٹرار اور ہاؤس سرجنوں کی ضرورت کالج میں نہیں بلکہ ہسپتال میں ۷۴-۱۹۷۳ء میں ہوگی - ہسپتال میں نرسوں کے عملے میں اضافہ کا سوال اس وقت پیدا ہوگا جب بستروں کی تعداد میں اضافہ ہو جائیگا - موجودہ نرسوں کے عملہ کی منظوری بستروں کی موجودہ تعداد کے مطابق ٹھیک ہے -

---

بی-وی ہسپتال بہاولپور میں بجلی کا جنریٹر

*۴۱۷ - حاجی محمد سیف اللہ خاں - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ دسمبر ۱۹۷۱ء میں بی۔وی ہسپتال بہاول پور کو بجلی کا ایک جنریٹر مہیا کیا گیا تھا لیکن اسے ابھی تک نصب نہیں کیا گیا اور نہ ہی چالو کیا گیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو اس لاپرواہی کا ذمہ دار کون ہے کیونکہ بجلی کی فراہمی میں تعطل واقع ہونے کی صورت میں مریضوں کو بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ج) متذکرہ جنریٹر کو نصب کرنے کے لئے مزید کتنا عرصہ درکار ہے؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) - (الف) جی ہاں۔
(ب) جنریٹر (Generator) کے نہ لگنے کی وجہ پیسوں کی کمی ہے۔ اب رقم دے دی گئی ہے۔
(ج) کام شروع ہونے سے ایک ماہ کے اندر۔

کالج کی سطح پر تدریس کے لئے اساتذہ کا تقرر

*۴۴۸ - **بیگم سیدہ عابدہ حسین** - کیا وزیر از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کسی ضلع کے کالج میں باہر کے لیکچراروں کو تعینات کرنے کی وجوہ کیا ہیں جب کہ اسی ضلع میں اہل لوگ بھی مل سکتے ہیں حالانکہ اس وجہ سے باہر کے لیکچراروں کو رہائشی و دیگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نیز یہ امر اس ضلع کے اہل اشخاص کے لئے پریشانی کا باعث ہے؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) - قواعد ملازمت کی رو سے گورنمنٹ کالجوں کے اساتذہ جو درجہ اول کے افسر ہیں کا صوبہ بھر میں کسی جگہ بھی تقرر یا تبادلہ کیا جا سکتا ہے۔ البتہ پوری کوشش کی جا رہی ہے کہ ان اساتذہ کو ان کی سکونت کے اضلاع میں رکھا جائے۔

دیہی علاقوں میں کاغذی سکول

*۴۴۹ - **بیگم سیدہ عابدہ حسین** - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ دیہی علاقوں کے بیشتر سکولوں کا وجود صرف کاغذوں پر ہی ہے اور ان کا عملہ پوری

تنخواہ لیتا ہے درحقیقت اپنے لیکن فرائض سرانجام نہیں دیتا - جس باعث ڈسٹرکٹ انسپکٹریس مدارس کے لئے مشکلات پیدا ہوگئی ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) والا کا جواب اثبات میں تو حکومت اس مسئلہ کے حل کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) -

(الف) جی ہاں - لڑکیوں کے صرف چند ایک پرائمری سکول ابھی تک نہیں کھولے جا سکے - جس کی ایک وجہ تو یہ ہے - کہ مقامی لوگوں نے جو سکول کی عمارات مہیا کرنے کا وعدہ کیا تھا - وہ ابھی تک مہیا نہیں کی ہیں - اور دوسری وجہ یہ ہے - کہ ان سکولوں میں جو دور دراز علاقوں میں واقع ہیں - وہاں کوئی استانی کام کرنے کے لئے تیار نہیں - اس لئے ان سکولوں کا سٹاف دوسرے سکولوں میں جہاں مزید اساتذہ کی سخت ضرورت ہے - عارضی طور پر استعمال کیا جا رہا ہے -

(ب) متعلقہ ناظمات زنانہ مدارس کو ہدایات جاری کردی گئی ہیں - کہ وہ متعلقہ دیہات کے بااثر افراد سے ان سکولوں کے لئے عمارات مہیا کرنے کے لئے رابطہ پیدا کریں - انہیں یہ بھی ہدایت کر دی گئی ہے - کہ ان سکولوں میں ایسی استانیاں مقرر کی جائیں - جو اسی علاقے سے تعلق رکھتی ہیں - جونہی مقامی لوگ ان سکولوں کی عمارات مہیا کر دیں گے - سکول کام کرنا شروع کر دیں گے -

---

تحصیل ہسپتال ہارون آباد میں ای سی جی کا ساز و سامان

*۴۹۴ میاں عبدالرؤف - آیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر کے تحصیل ہسپتال میں ای - سی جی کا سامان موجود ہے - اگر نہ ہو تو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صحت - (چوہدری محمد ارشاد) -

(اول) جی نہیں -

(دوم) ای - سی - جی کی مشین جہاں میڈیکل سپیشلسٹ کی آسامی ہو وہاں سپلائی کی جاتی ہے -

گورنمنٹ ہائی اسکول ہارون آباد میں فنی تعلیم کے لئے اساتذہ کی تقرری

*۴۹۷ میاں - عبدالرؤف - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول ہارون آباد جس کی عمارت پچھلے سال سے مکمل ہو چکی ہے میں فنی تعلیم دینے کے لئے اساتذہ مقرر کرنے کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں -

اگر ایسا ہو تو کتنے عرصہ تک یہ انتظامات مکمل ہو جائیں گے اور ان پر عمل درآمد کر دیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) : گورنمنٹ ہائی سکول ہارون آباد (بہاولنگر) میں ٹیکنیکل ورکشاپ مکمل ہوگیا ہے - فنڈز کی کمی کی وجہ سے ابھی تک اس ورکشاپ کے لئے فنی اور فاضل فنڈز مہیا نہیں کئے جا سکے - جونہی فنڈز دستیاب ہوئے فنی عملہ اور فاضل رقوم مہیا کر دی جائیں گی -

تھانہ چونترہ اور روات کے علاقوں میں ہسپتالوں کے لئے ڈاکٹروں اور ادویات کی فراہمی

*۵۰۶ **چوہدری محمد اسلم خان** - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ کہ تھانہ چونترہ اور روات کے علاقے میں دو لاکھ اشخاص کے لئے بہت کم ہسپتال ہیں اور جو ہیں ان میں ڈاکٹر نہیں ہیں اور ڈسپنسریوں میں دوائیاں نہیں ملتیں - اگر ایسا ہے تو آیا حکومت اس سلسلے میں غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت - (چوہدری محمد ارشاد) - جی ہیں - چونترہ اور روات کے علاقے میں کل گیارہ صحت کے ادارے ہیں (سات شفا خانے اور چار بچہ زچہ مرکز) ۲ ڈاکٹر کام کر رہے ہیں ایک سول ڈسپنسری ادوال میں اور دوسرا ڈسٹرکٹ کونسل رورل ڈسپنسری مانکالہ میں ہے -

ان تمام طبی اداروں کے لئے سالانہ ۱۳،۰۰۰ روپے برائے خرید ادویات دئے جاتے ہیں -

ان گیارہ طبی اداروں میں سے دو صوبائی حکومت کے ماتحت ہیں - اور باقی ماندہ بلدیاتی اداروں کے ماتحت ہیں - محکمہ بنیادی جمہوریت کو حالات سے آگاہ کر دیا گیا ہے -

---

تھانہ چونترہ اور روات کے علاقوں کے اسکولوں کا درجہ بلند کرنا

*۵۰۷- چودھری محمد اسلم خان — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تھانہ چونترہ اور روات کے علاقے میں ۳۵ اور ۴۰ میل کے اندر کوئی ہائی سکول اور کالج نہیں ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ علاقے میں ۱۹۲۰ء سے بانڈا مڈل سکول چک بے بی خان مڈل سکول ۱۹۲۰ سے چل رہے ہیں - اگر ایسا ہے تو کیا حکومت ان دو سکولوں کو ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے -

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — (الف) تھانہ چونترہ کے ۳۰ سے ۴۰ میل کے اندر اندر کوئی کالج نہیں ہے - کیلن گورنمنٹ ہائی (۱) گورنمنٹ ہائی سکول آدھی والا گورنمنٹ ہائی سکول چوکری قائم ہیں - جہاں تک روات کا تعلق ہے - یہ راولپنڈی اور گوجر خان سے ۱۱ اور ۱۹ میل کے اندر واقع ہے - اور یہاں کالج موجود ہیں -

(ب) جی ہاں - ڈائرکٹر تعلیم راولپنڈی نے مڈل سکول بندہ اور چک بیلی خان کو ۷۳-۷۲ میں ہائی کا درجہ دینے کی سفارش کی ہے - جس کا فیصلہ استحاق کی بنیاد پر کیا جائے گا -

---

منڈی بہمان ضلع بہاولپور میں انٹرمیڈیئٹ کالج برائے طالبات کا قیام

*۵۱۴- چودھری شبیر حسین چیمہ — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ منڈی بہمان میں لڑکوں کے لئے انٹرمیڈیٹ کالج کھولنے کی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور ہے - اگر ایسا ہو تو تقریباً کس تاریخ تک اس سکیم کی منظوری دے دی جائے گی اور ایسا نہیں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں -

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — جی نہیں -

منڈی بہمان میں ۱۹۷۲-۷۳ء میں گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج قائم کرنے کی کوئی سکیم نہیں ہے -

---

منڈی بہمان ضلع بہاولپور کے لئے ہائی اسکول برائے طالبات کا قیام

*۵۱۵- چودھری شبیر حسین چیمہ — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

آیا ڈسٹرکٹ بہاول پور منڈی بہمان میں گرلز ہائی سکول کھولنے کی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور ہے - اگر ایسا ہو تو اندازاً کس تاریخ تک اس سکیم پر عمل درآمد ہو جائے گا -

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — جی نہیں -

علاقہ بہمان میں طالبات کے ہائی اسکولوں میں ہیڈ مسٹرسوں تقرر

*۵۱۶- چودھری شبیر حسین چیمہ — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ — علاقہ بہمان ضلع بہاول پور کے چک نمبر ۱۰۶ د - ب ، ۸۸ د - ب ، ۳۶ د - ن - ب اور بہمان کے مڈل سکولوں میں مسٹرسوں کی تعیناتی نہیں کی گئی - اگر ایسا ہو تو مذکورہ تقرریوں میں اتنی تاخیر کرنے کی وجوہ کیا ہیں -

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — گورنمنٹ گرلز مڈل اسکول چک نمبر ۸۸ ڈی - بی میں ہیڈ مسٹرس کی آسامی پہلے ہی سے پر

ہے دوسرے تینوں اسکولوں تعیناتی مجلس تقرر کے طرف سے منتخب شدہ امیدوار دستیاب ہونے پر موسم گرما کی تعطیلات کے بعد کی جائیں گی -

---

ملتان سے ضلعی ناظر تعلیمات اور ضلعی ناظرہ تعلیمات کا تبادلہ

***۵۲۵ محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر** - آیا وزیر تعلیم ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈسٹرکٹ انسپکٹریس آف سکولز کی آسامیاں بے حد اہم ہیں کیونکہ انہیں لاکھوں روپے کے میزانیے کا حساب کتاب رکھنا پڑتا ہے اور سنبھالنا پڑتا ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ آسامیاں انتخاب کے ذریعے پر کی جاتی ہیں - اگر ایسا ہی ہو تو اس کے لئے کیا طریق کار تجویز کیا گیا ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اضلاع مظفرگڑھ، ڈیرہ غازی خان، ملتان اور شیخوپورہ میں اس وقت ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کی آسامیوں پر جونیئر اور ناتجربہ کار حضرات فائز ہیں - جب کہ سینئر زیادہ تجربہ کار اور قابل افسران کو نظر انداز کر دیا گیا -

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کسی انتظامی افسر کو اس کے اپنے ضلع میں تعینات نہیں کیا جا سکتا ، اگر ایسا ہی ہو تو ملتان کے ڈسٹرکٹ انسپکٹریس آف سکولز کو ان کے اپنے ضلع میں متعین کرنے کی وجوہ کیا ہیں جب کہ ان کے قریبی رشتہ دار ، اعزہ و اقارب بھی براہ راست ان کے تحت اساتذہ کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں -

(ب) پچاسی فی صد آسامیاں سینئر انگلش ٹیچروں کو ترقی دے کر پر کی جاتی ہیں - اور پندرہ فی صد پر تقرری براہ راست عمل میں لائی جاتی ہے - ہر دو حالت میں پبلک سروس کمیشن کی منظوری ضروری ہوتی ہے -

(ج) نہیں - انتظامی اہلیت بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی سینیارٹی -

(د) نہیں - ایسے کوئی قواعد نہیں ہیں -

ضلع بہاولنگر میں خواتین کے کالج کا قیام

*۵۴۵ - میاں منظور احمد موہل - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) کیا ضلع بہاولپور میں لڑکیوں کے لئے کوئی منظور شدہ کالج موجود ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے مذکورہ کالج کو کتنی رقم سالانہ بطور امداد دی - اگر کوئی کالج موجود نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں -

(ج) کیا حکومت اس علاقہ میں خواتین کی تعلیمی ترقی کے لئے ضلع بہاول پور میں کالج کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں - بہاولنگر میں لڑکیوں کا ایک منظور شدہ کالج موجود ہے -

(ب) اس کالج کو مندرجہ ذیل گرانٹ دی گئی ہے -

(۱) ۱۹۶۹-۷۰/- ۵,۰۰۰ روپے

(۲) ۱۹۷۰-۷۱/- ۲۲,۵۰۰ روپے

(۳) ۱۹۷۱-۷۲/- ۱۰,۰۰۰ روپے

(ج) فی الحال بہاولنگر میں گورنمنٹ گرلز کالج قائم کرنے کی کوئی تجویز نہیں -

---

بہاولنگر شہر میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول

*۴۵۷ - میاں منظور احمد موہل - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے - کہ بہاولنگر شہر میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ضلع کے بڑے اسکولوں میں شمار ہوتا ہے اور اس میں اساتذہ کی تعداد کم ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے ۔ کہ مذکورہ سکول کی موجودہ عمارت میں تمام جماعتیں نہیں سما سکتیں ۔ اگر ایسا ہے تو مذکورہ سکول میں جگہ کی کمی کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے حکومت کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں ۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بہاولنگر ضلع کے سب سے بڑے ہائی سکولوں میں سے ایک ہے ۔ یہ حقیقت نہیں کہ اس میں اساتذہ کی کمی ہے ۔ اس سکول میں تدریسی عملہ پہلے ہی مناسب تعداد میں موجودہ ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ اس سکول میں زائد کمرے تعمیر کرنے کے معاملے پر ترقیاتی سال ۷۳-۱۹۷۲ء میں استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا بشرطیکہ فنڈز دستیاب ہوئے ۔

بہاولنگر ہارون آباد اور چشتیاں کے کالجوں میں تنازعات

*۵۴۸ ۔ میاں منظور احمد وٹو ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع بہاولنگر ؛ ہارون آباد اور چشتیاں میں صرف تین کالج ہیں ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ان تین کالجوں کے طلباء اور اساتذہ کے مابین تنازعات ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت نے ان تنازعات کا تصفیہ کرنے کے لئے اب تک کیا کارروائی کی ہے ۔ اگر اس معاملہ میں اب تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) ضلع بہاولنگر میں تین لڑکوں کے اور ایک لڑکیوں کا کالج ہے ۔

(ب) محکمہ تعلیم کو اساتذہ اور طلباء کے مابین کسی بھی جھگڑے کا علم نہیں ۔

خاندانی منصوبہ بندی کے افسران کی سبنارڈی

*۵۵۵ ۔ چودھری شبیر حسین چیمہ — کیا وزیر صحت

از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ خاندانی منصوبہ بندی میں پچھلے سال انسپکشن آفیسروں اور ٹریننگ آفیسروں کی آسامیاں فیملی پلاننگ آفیسروں سے ہی پر کی گئیں تھیں۔

(ب) کیا فیملی پلاننگ آفیسروں کو مذکورہ ملازمتوں پر ترقی دیتے وقت ان کی باہمی سینیارٹی کو پیش نظر رکھا گیا تھا۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب نفی میں ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور کیا اس طرح سینئر فیملی پلاننگ آفیسر اپنے اس جائز حق سے محروم نہیں ہو گئے کہ مذکورہ آسامیوں پر ترقی دیتے وقت سنیارٹی کی اساس پر انہیں زیر غور لایا جاتا ؟

وزیر صحت - (چودھری محمد ارشاد) — (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) کسی بھی فیملی آفیسر کو انسپکشن آفیسر، ٹریننگ آفیسر کی آسامی پر ترقی دینے کے لئے ان کے جائز حقوق سے محروم نہیں کیا گیا۔ انسپکشن آفیسر کی، ٹریننگ آفیسر اور فیملی پلاننگ آفیسر کی آسامیاں ایک ہی تنخواہ کے سکیل میں واقع ہیں اور کسی بھی فیملی پلاننگ آفیسر کو انسپکشن آفیسر یا ٹریننگ آفیسر کی آسامی پر کام کرنے سے ترقی نہیں کہلاتی ہے۔

میونسپل کمیٹیوں کے کالجوں کا سرکاری تحویل میں لیا جانا

*۵۵۷ - **مسٹر فدا حسین** — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان بیان فرمائیں گے کہ۔

آیا یہ امر واقعہ ہے کہ موجودہ تعلیمی پالیسی کے تحت لوکل باڈیز کی ذمہ داری صرف پرائمری تعلیم تک ہے اور لوکل باڈیز کے تحت چلائے جانے والے تمام کالج صوبہ کے زیر تحویل آ جانا چاہئیں۔ اگر ایسا ہے تو کیا گورنمنٹ نے مذکورہ پالیسی کے تحت میونسپل کمیٹیوں کے تحت چلنے والے مندرجہ ذیل کالج اپنی تحویل میں لے لیے ہیں، اگر یہ تحویل میں نہیں لئے گئے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

۱۔ میونسپل کالج حافظ آباد۔

۲- میونسپل کالج وزیر آباد -
۳- میونسپل کالج قلسکہ -
۴- میونسپل کالج پتوکی -
۵- میونسپل کالج اوکاڑہ -
۶- میونسپل کالج بورے والا -
۷- میونسپل کالج میاں چنوں -
۸- میونسپل گرلز کالج خانپور -
۹- میونسپل کالج گوجرہ -
۱۰- میونسپل کالج تلہ گنگ -
۱۱- میونسپل کالج منڈی بہاؤالدین -
۱۲- میونسپل کالج بھلوال -
۱۳- میونسپل کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ -
۱۴- میونسپل کالج چشتیاں -
۱۵- میونسپل کالج شاہ کوٹ -
۱۶- میونسپل کالج پسرور -
۱۷- میونسپل ڈگری کالج لائل پور -
۱۸- میونسپل کالج آف کامرس لائل پور -

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) : پرائمری سطح پر تعلیم کی ذمہ داری صرف کارپوریشن میونسپل کمیٹی پر ہے - توسیع ایکٹ کارپوریشن اردو ایکٹ - اے بورڈ کی کالجوں کو گورنمنٹ کی تحویل میں لینے کی فی الحال کوئی تجویز نہیں -

---

میونسپل ڈگری کالج اور ہائی اسکول نمبر ۱ و ۲ حافظ آباد کا سرکاری تحویل میں لیا جانا

*۵۵۸ مسٹر فدا حسین - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) کیا حکومت نے موجودہ تعلیمی کے تحت حافظ آباد کے میونسپل ڈگری کالج اور میونسپل ہائی سکول نمبر ۱ اور

نمبر ۱ کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے کیونکہ لوکل باڈیز کی ذمہ داری اب صرف پرائمری تعلیم تک ہے -

(ب) اگر جز (الف) بالا کا جواب نفی میں ہو تو کیا میونسپل کمیٹی حافظ آباد دو ہائی سکولوں اور ایک ڈگری کالج کو چلانے کے اخراجات برداشت کر سکتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی نہیں - میونسپل کمیٹیوں کے اداروں کو گورنمنٹ کی تحویل میں لینے کی کوئی تجویز نہیں -

(ب) جی ہاں - میونسپل کمیٹی حافظ آباد ایک کالج اور دو ہائی سکولوں کے خرچ کو برداشت کر سکتی ہے -

---

مڈل سکول کرم پور کو ہائی سکول کا درجہ دینا

*۵۶۱: قاضی محمد اسماعیل جاوید—کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ملتان کے موضع کرم پور میں ایک مڈل سکول گذشتہ تیس چالیس سال سے کام کر رہا ہے -

اگر ایسا ہے تو آیا حکومت ایسے ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر جواب نفی میں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - جی ہاں - اس سکول کو ہائی کا درجہ دینے کے معاملے پر استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائیگا -

---

میلسی ہائی سکول میں پینے کے پانی اور کمرہ ہائے جماعت کی کمی

*۵۶۲ قاضی محمد اسماعیل جاوید—کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ میلسی ضلع ملتان کے ہائی سکول میں کمروں کی قلت ہے نیز سکول کے گھاس والے گراؤنڈ کو پانی دینے کے لئے اور سکول میں پینے کا پانی مہیا کرنے کے لئے ٹیوب ویل کی شدید ضرورت ہے -

اگر ایسا ہے تو آیا حکومت اس بات کا ارادہ رکھتی ہے کہ ان تکلیفوں پر قابو پانے کے لیے سرمایہ مختص کرے اور تحصیل کے دوسرے سکولوں میں ایسی ہی صورت حال کو بہتر بنایا جائے -

اگر ایسا ہے تو ان سکولوں کے نام کیا ہیں جن کے لیے رقم مخصوص کی جائے گی - ؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) - جی ہاں -

ترقیاتی سال ۷۳-۱۹۷۲ء دوران اس سکول میں اضافی کمرے بنانے اور ٹیوب ویل مہیا کرنے کے معاملات پر استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا - بشرطیکہ فنڈز دستیاب ہوئے -

میلسی تحصیل کے دوسرے ہائی سکولوں میں بھی اس قسم کی مشکلات درپیش ہیں جنہیں دور کرنے کوشش کی جائے گی بشرطیکہ فنڈز دستیاب ہوئے -

---

غیر تربیت یافتہ اساتذہ اور استانیوں کو ملازمت سے علیحدہ کرنا

*۵۸۴ - **سید تابش الوری** - -آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ کے مختلف مدارس میں کام کرنے والے ہزارہا اساتذہ اور استانیوں نے اپنی خدمات ان ، نازک لمحات ، میں پیش کیں جب کہ تربیت یافتہ اساتذہ ملتے ہی نہ تھے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ اساتذہ اور استانیاں طویل مدت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں - اور اب حکومت کے زیر غور اس قسم کی تجویز ہے کہ انہیں ملازمت سے ہٹا کر ان کی جگہ تربیت یافتہ نئے اساتذہ کو تعینات کر دیا جائے -

(ج) اگر جملہ بالا (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ اساتذہ کو ریفریشر کورسوں یا دوران ملازمت تربیت کی سہولتیں بہم پہنچا کر ان کی موجودہ آسامیوں پر برقرار رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ انہیں مشکلات و نامساعد حالات کا سامنا نہ کرنا پڑے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)-- (الف) جی ہاں -

(ب) جب بھی تربیت یافتہ استاد مل جاتے ہیں - تو نا تربیت یافتہ استاد ہٹا دیے جاتے ہیں -

(ج) تازہ کورس پہلے سے ہی کرا رہے ہیں تاکہ استاد پیشہ ورانہ امتحان پاس کر لیں -

---

بہاولپور میں ایک انجنیئرنگ انسٹی ٹیوٹ قائم کرنا

*۵۸۵ - سید قابش الوری — آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سابقہ حکومت مغربی پاکستان نے بہاولپور میں ایک انجینئرنگ انسٹیٹوٹ قائم کرنے کا فیصلہ کیا تھا جسے ایک جامعہ (یونیورسٹی) کا درجہ حاصل ہونا تھا اور اس مقصد کے لئے ضروری رقوم بھی مختص کر دی تھیں اگر ایسا ہی ہو تو اس منصوبے پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)— (الف) جی نہیں -

(ب) خارج از بحث ہے -

(ج) خارج از بحث ہے -

ضلع رحیم یار خاں کے قصبے دولت پور میں ہائی سکول قائم کرنا

*۵۸۶ - سید قابش الوری — آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے دو سال پہلے ضلع رحیم یار خاں کے قصبہ دولت پور میں ایک ہائی سکول قائم کرنے کی منظوری دی تھی اور اس مدرسے کے لئے ایک عمارت بھی تعمیر کی گئی تھی لیکن ابھی تک تدریسی عملہ وہاں متعین نہیں کیا گیا -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ چک نمبر ۵۰۳/ایچ - آر اور چک نمبر ۳۱۹/ایچ آر میں گزشتہ ۸ سال سے ہائی سکول موجود ہیں لیکن ان کے لئے نہ تو کوئی عمارت تعمیر

کی گئی ہے اور نہ کوئی ساز و سامان ہی فراہم کیا گیا ہے اگر ایسا ہی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ چک نمبر ۲۱۲/مراد ضلع بہاولنگر میں ہائی سکول قائم کرنے کی منظوری ۳ جنوری ۱۹۷۱ء کو دی گئی ، جس کے لئے اہلک عمارت تعمیر کی گئی ہے فرنیچر اور دیگر ساز و سامان کی خرید کے لئے ضروری رقوم مختص کی گئی ہیں لیکن باوجود اس امر واقعہ کے کہ دو برس بیت چکے ہیں وہاں کوئی عملہ متعین نہیں کیا گیا اگر ایسا ہی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — (الف) جی ہاں -

(ب) جی نہیں -

(ج) جی ہاں - لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے ابھی تک مکان مہیا نہیں کیا جا سکا -

---

سینئر اسسٹنٹ میڈیکل افسروں کی ترقی

*۵۹۱ - **ڈاکٹر محمد صادق ملہی** — کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) یکم مارچ ۱۹۶۹ء کے بعد جبکہ میڈیکل آفیسر کی آسامی کو درجہ دوم سے بڑھا کر درجہ اول جونیئر قرار دیا گیا تھا کتنے ایم - او نیز ڈبلیو - ایم - او کو ترقی دی گئی اگر کسی کو ترقی نہ دی گئی ہو تو درجہ دوم کی بجائے لفظ درجہ اول رائج کرنے کے لئے مزید کتنا وقت لگے گا -

(ب) کیا حکومت اس معاملہ پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو ایسے سینئر ایم - او نیز ڈبلیو - ایم - او کے لئے شدید پریشانی کا باعث ہے جو محسوس کرتے ہیں کہ ان کو جائز ترقی سے محروم رکھا گیا ہے ؟

وزیر صحت (چودری محمد ارشاد) - (الف) یکم مارچ ۱۹۶۹ء کے بعد بیاسی ۸۲ ایم - او اور چودہ ۱۴

ڈبلیو اے - ایم - او کو ترقی دے کر یا آپ گریڈ کرکے جونیئر کلاس I کا عہدہ دیا گیا ہے -

(ب) ایسے تمام اے - ایم - او یا ڈبلیو - اے - ایم - او کو جو ایم - بی - بی - ایس تھے پہلے ہی ترقی دی جا چکی ہے - بقایا اے - ایم - او اور ڈبلیو اے - ایم - او کے سلسلہ میں جو ایم - بی - بی - ایس نہیں ہیں متعلقہ سروس رولز میں ترمیم کی جا رہی ہے - امید ہے کہ ایسے تمام افراد کے ترقی کے کیس چھ ماہ تک مکمل ہو جائیں گے -

---

تحصیل مری کے سکولوں میں مزید عملہ کا تقرر

*۶۰۴ - مسٹر محمد حنیف خان — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل مری میں تقریباً ۱۱۶ پرائمری سکولوں میں سے ۵۱ سکولوں میں صرف ایک ایک استاد ہے اور اس وجہ سے ان سکولوں کی کارکردگی و انتظام بطریق احسن نہیں ہو سکتا -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت اس امر کی مصلحت پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ ان سکولوں کو جن میں ایک استاد ہے ایسے اداروں میں تبدیل کیا جائے جہاں دو اساتذہ متعین ہوں اور مذکورہ سکولوں میں بچوں کو بہتر تعلیم دینے کی غرض سے کافی عملہ مہیا کیا جائے ، اگر حکومت ایسا ارادہ رکھتی ہے تو اس مقصد کی تکمیل کے لئے حکومت کو تقریباً کتنا وقت درکار ہوگا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں -
(ب) جی ہاں -

(ج) ۵۱ سکولوں میں سے ۲۰ سکولوں میں دوسرا استاد تعینات کر دیا گیا ہے - بقیہ ۳۰ سکولوں میں (بشرطیکہ فنڈز

مہیا ہو سکے) دوسرا استاد اس وقت دیا جائے گا - جب ان سکولوں میں طلبا کی تعداد ۵۰ سے بڑھ جائے گی - کیونکہ موجودہ پالیسی کے مطابق ایسے پرائمری سکول کو جس کی تعداد ۵۰ طلبا سے کم ہو - صرف ایک استاد دیا جاتا ہے -

---

ابتدائی تعلیم کے تربیتی کالج بہاول پور میں نئے اساتذہ کا تقرر

*۶۰۹ - چودھری علی بہادر خان — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کالج برائے ابتدائی تعلیم بہاول پور میں نئے اساتذہ کی تقرریاں کی جا رہی ہیں باوجود اس کے کہ اعلیٰ قابلیت رکھنے والا تدریسی عملہ اس ادارہ میں پہلے ہی فاضل ہے -

(ب) متذکرہ کالج میں نئے عملے کے تقرر پر کتنے اخراجات متوقع ہیں اور آیا اس معاملے سے متعلق پبلک سروس کمیشن کی منظوری حاصل کر لی گئی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) فی الحال نہیں - تاہم موجودہ سٹاف جو اس کالج سے فارغ ہوگا - وہ ان اساتذہ کے مقابلہ میں جن کو اس کالج کے لئے بھرتی کیا جائے گا - زیادہ قابلیت کا حامل نہیں ہے -

(ب) ۳,۳۰,۳۰۰/- روپے سالانہ -

مذکورہ کالج میں نئے اساتذہ کی بھرتی کا کیس ابھی تک پبلک سروس کمیشن کو نہیں بھیجا گیا ہے -

---

ملتان میں دسویں جماعت کے امتحان کے پرچہ ہائے سوالات کا افشا

*۶۱۰ - چودھری علی بہادر خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان کے میٹرک کے امتحان میں جو حال ہی میں منعقد کیا گیا اس میں میٹرک کے امتحان کے پرچے آؤٹ ہونے کی وجوہات کیا ہیں - اور ان پرچوں کے آوٹ کرنے کے ذمہ دار اشخاص کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبد الخالق) : پرچہ جات کا قبل از وقت افشا کرنے کی ذمہ داری متعین کرنے کے لئے ملتان بورڈ نے ایک ضمنی کمیٹی بنائی - کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق وہ شخص جس نے پرچہ جات ٹائپ کئے تھے قبل از وقت افشا کا ذمہ دار ہے - اس ملازم کے خلاف مناسب کارروائی کی جا رہی ہے -

---

شجاع آباد میں انٹرمیڈیٹ کالج کا قیام

*۶۱۱ - چودھری علی بہادر خان - کیا وزیر تعلیم از را کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سابق حکومت کے کچھ ذمہ‌دار آفیسر اس بات کی یقین دہانی کراتے رہے ہیں کہ شجاع آباد ضلع ملتان میں ایک انٹرمیڈیٹ کالج قائم کر دیا جائے گا بشرطیکہ میونسپل کمیٹی اس مقصد کے لئے ۱۰ ایکڑ پر مشتمل ایک پلاٹ خریدے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ دو سال قبل میونسپل کمیٹی نے ۱۰ ایکڑ کا پلاٹ خریدا تھا مگر کالج کی عمارت تعمیر کرنے کے لئے کوئی اقدامات نہیں کئے گئے ہیں اگر ایسا ہی ہے تو اس تاخیر کی وجوہ کیا ہیں اور اندازاً کب تک اس کام کو شروع کر دیا جائے گا اور مکمل کر دیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبد الخالق) : (الف) جی نہیں -
(ب) جی نہیں - تاہم ڈپٹی کمشنر ملتان نے یہ اطلاع دی ہے کہ زمین محکمہ تعلیم کو بلا معاوضہ دی جا سکتی ہے -

شجاع آباد میں رقم کی کمی کی وجہ سے کالج قائم نہ ہو سکا اس سلسلہ میں چوتھے پانچ سالہ منصوبہ کے باقی ماندہ سالوں میں رقم کی دستیابی استحقاق اور نئی تعلیمی پالیسی کی ہدایات کے مطابق غور کیا جائے گا۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین ملتان میں زنانہ کاریکل عملے کا تقرر

*۹۱۲ - چودھری علی بہادر خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کالج برائے خواتین ملتان کے دفتر میں مردوں کا بطور کلرک تقرر کیا گیا ہے - جس کی وجہ سے کالج کی پردہ نشین طالبات کو بہت تکلیف ہوتی ہے جس وقت وہ کالج کے دفتر میں فیس وغیرہ جمع کرانے جاتی ہیں -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ کلرکوں کی اسامیوں کو پر کرنے کے لئے نوجوان لڑکوں کا تقرر کیا گیا ہے -

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مردانہ عملہ کی جگہ زنانہ عملہ یا بہر عمر رسیدہ مردانہ عملہ کا تقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں - اگر کوئی شکایت موصول ہوئی تو اسے دور کرنے کے اقدام کئے جائیں -

(ب) میر محرر کی عمر ۴۴ سال ہے اور چار محرروں کی اوسط عمر ۲۷ سال ہے -

(ج) اگر ان آسامیوں کے لئے موزوں زنانہ عملہ دستیاب ہوا تو حکومت ان کی تعیناتی پر غور کرے گی -

---

سیالکوٹ شہر کے لئے ڈگری کالج برائے طلبا کا قیام

*۹۳۴ - مسٹر محمد اکبر منہاس - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سیالکوٹ شہر میں طلباء کے لئے گورنمنٹ ڈگری کالج تقریباً کب تک کھولا جائے گا -

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - سیالکوٹ میں لڑکوں کے لئے گورنمنٹ ڈگری کالج قائم کرنے پر چوتھے پانچسالہ منصوبے کے باقی ماندہ سالوں میں دوسرے علاقوں کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے استحقاق کی بنیاد پر نئے فنڈز ملنے پر غور کیا جائے گا۔

ضلع سیالکوٹ میں کوڑ پور اور دوبرجی کے لئے سکول کی عمارتیں

*۶۳۵ - **مسٹر محمد اکبر منہاس** - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا تحصیل و ضلع سیالکوٹ کے ایسے دیہاتوں میں مثلاً کوڑا پور اور دوبرجی جہاں پرائمری سکولوں کی جماعتیں قبرستانوں میں بیٹھتی ہیں وہاں کے معصوم بچوں کو گرمیوں کی چلچلاتی دھوپ اور سردیوں کی ٹھٹھرتی سردی سے بچانے کے لئے حکومت نے کیا اقدام کئے ہیں؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - مغربی پاکستان پرائمری ایجوکیشن آرڈننس بحریہ ۱۹۶۲ء کے سکیشن ۲۴ کی رو سے پرائمری سکولوں کی عمارات مہیا کرنا متعلقہ لوکل کونسلوں کی ذمہ داری ہے۔ پرائمری سکول کوڑ پور اور دوبرجی تحصیل و ضلع سیالکوٹ کی موجودہ عمارت ناکافی ہیں۔ اس علاقہ کی یونین کونسل کے چیئرمین اور عوام کو مذکورہ سکولوں کی عمارات کی مرمت اور زائد کمرے مہیا کرنے کے سلسلے میں فوری اقدامات کرنے کی گذارش کر دی گئی ہے۔

ضلع سیالکوٹ کے موضع بھرت کے گورنمنٹ پرائمری سکول کا درجہ بلند کرنا

*۶۳۶ **مسٹر محمد اکبر منہاس** - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل وضلع سیالکوٹ کے موضع بھرت کے گورنمنٹ پرائمری سکول کو مڈل سکول کا درجہ کب دیا جائے گا۔ جس کیلئے ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز سیالکوٹ نے کافی عرصہ پہلے سفارش کی تھی۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - گورنمنٹ پرائمری سکول - موضع بھرت تحصیل و ضلع سیالکوٹ کو مڈل سکول کا درجہ دینے کے لئے دوران سال ۶۹-۱۹۶۸ء، ۷۰-۱۹۶۹ء ۷۱-۱۹۷۱ء اور ۷۲-۱۹۷۱ء کوئی محکمانہ منصوبہ موصول نہیں ہوا۔ تاہم مذکورہ سکول کا درجہ بڑھانے کے سوال پر دوران سال ۷۳-۱۹۷۲ء بشرط استحقاق و فراہمی رقوم غور کیا جائے گا۔

چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں گورنمنٹ مڈل سکول برائے طالبات کا درجہ بلند کرنا

*۶۳۷ - مسٹر محمد اکبر منہاس — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کونسی مشکلات کی وجہ سے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چونڈہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کا ابھی تک درجہ نہیں بڑھایا گیا جب کہ قصبہ چونڈہ کے باشندوں نے ۵ ایکڑ زمین محکمہ تعلیم کو منتقل کر رکھی ہے؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) — مڈل سکولوں کو ہائی کا درجہ دیتے وقت ترجیحی بنیاد اور سالانہ ترقیاتی پروگرام میں فنڈز کی فراہمی کو زیر غور رکھا جاتا ہے -

موجودہ مالی سال یعنی ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران اس سکول کو ہائی کا درجہ دینے کے معاملے استحقاق کی بنیاد پر غور ہو رہا ہے -

---

ڈی سی ڈگری کالج پسرور کا سرکاری تحویل میں لیا جانا

*۶۳۸ - مسٹر محمد اکبر منہاس — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت ڈی - سی - ڈگری کالج پسرور کو جو کہ ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ کے زیر انتظام ہے اپنی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہ ہیں؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) — جی نہیں - نئی تعلیمی پالیسی میں ایسے کالجوں کو جنہیں لوکل باڈیز چلا رہی ہیں گورنمنٹ کی تحویل میں لینے کی کوئی تجویز نہیں -

---

چوٹی ضلع ڈیرہ غازی خان کے مڈل سکول کا درجہ بلند کیا جانا

*۷۰۱ - نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے حکومت کی یہ سکیم تھی کہ مڈل سکول چوٹی ضلع ڈیرہ غازی خان کا درجہ بڑھا کر اسے ہائی سکول بنا دیا جائے اور اس مقصد

کے لئے مقامی زمینداروں نے زمین کا ایک قطعہ بھی دے دیا تھا ۔

(ب) اگر (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک یہ کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) — (الف) جی نہیں ۔

(ب) مالی سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران گورنمنٹ مڈل سکول چوی ۔ ضلع ڈیرہ غازی خان کو ہائی کا درجہ دینے کے متعلق استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا ۔

ضلع ڈیرہ غازی خان کے موضعات چوٹی ۔ جام پور اور راجن پور کے سکولوں کالجوں کے لئے برقی پنکھے

*۷۰۲ ۔ نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے قصبات چوٹی جام پور اور راجن پور کو ۱۹۶۴ء سے بجلی مہیا کی جا چکی ہے مگر ان قصبات کے سکولوں اور کالجوں میں ابھی تک بجلی کے پنکھے مہیا نہیں کئے گئے حالانکہ حکومت نے قیدیوں کے آرام کے لئے بھی صوبے کی جیلوں میں پنکھوں کا انتظام کیا ہوا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) — کار خورد کی مد میں رقم کی کمی کی وجہ سے ڈیرہ غازی خان کے ۔ چوٹی ۔ جام پور اور راجن پور کے سکولوں اور کالجوں میں بجلی کے پنکھے مہیا نہ ہو سکے ۔

ضلع ڈیرہ غازی خان کے شفا خانے میں ڈاکٹروں کا تقرر

*۷۰۳ ۔ نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری — کیا وزیر تعلیم صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے قصبات ہڑند ، داجل اور چوٹی کی ڈسپنسریوں میں کافی عرصے سے کوئی ڈاکٹر نہیں ، اگر ایسا ہے تو ان میں ڈاکٹروں کا تقرر کب تک کیا جائے گا ؟

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۱۹۹۷ء

وزیر صحت - (چودھری محمد ارشاد) — ہڑند میں کوئی ڈسپنسری نہیں ہے - اس لئے وہاں ڈاکٹر تعینات کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

(الف) سول ڈسپنسری داجل میں ڈاکٹر ۱۰ دسمبر ۱۹۷۱ء سے تعنیات ہے -

(ب) گورنمنٹ رورل ڈسپنسری چوٹی میں اس وقت کوئی ڈاکٹر نہیں ہے - البتہ ایک ڈاکٹر کی تعیناتی کے آرڈر دیئے جاچکے ہیں -

---

ڈیرہ غازی خان کے شفاخانوں میں ادویات کا اجراء

*۷۰۵ - نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری — کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا حکومت اس امر سے آگاہ ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں مقامی دوا فروشوں کے ساتھ کسی سمجھوتہ کے ذریعے دور افتادہ ڈسپنسریوں مثلاً ریخ والا کے لئے منظور شدہ ادویات یا تو سرے سے دی ہی نہیں گئیں یا ایسی ادویات دی گئی ہیں جن کے استعمال کی میعاد ختم ہو چکی ہے -

(ب) اگر (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس بارے میں کیا کارروائی کرنا چاہتی ہے ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) (الف) جی نہیں -
(ب) غیر متعلقہ ہے -

ضلع ڈیرہ غازی خان کے موضع چوٹی میں زچہ بچہ کی بہبود کے مرکز کے لئے عمارت

*۷۰۸ - نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری — کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے قصبہ چوٹی ضلع ڈیرہ غازی خان میں مرکز برائے بہبودی زچہ و بچہ کے لئے عمارت کی تعمیر کی ایک تجویز حکومت کے زیر غور تھی -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مقامی باشندے اس مقصد کے لئے زمین کا ایک قطعہ بھی مہیا کر چکے ہیں -

(ج) اگر (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو اس عمارت کی تعمیر کب تک شروع ہونے اور مکمل ہونے کی توقع ہے ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) : الف) جی نہیں - یہ درست نہیں ہے -

(ب) جی نہیں -

(ج) سوال غیر متعلقہ ہے -

دیہی شفا خانے

*۷۹۳ - **خان محمد یار خان لاشاری** - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ میں دیہی ڈسپنسریوں کی کل تعداد کتنی ہے اور ان میں سے کتنی ڈسپنسریوں میں مستند ڈاکٹر متعین ہیں -

(ب) کیا مذکورہ ڈسپنسریوں کی درجہ بندی کی گئی ہے - اگر ایسا ہے تو اس کی تفاصیل کیا ہیں - نیز درجہ بندی ڈاکٹروں کی اہلیت کے مطابق کی گئی ہے یا کسی اور بنا پر -

(ج) مختلف قسم کی ڈسپنسریوں کو عام طور پر کتنی سالانہ امداد (گرنٹ) دی جاتی ہے ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) - (الف) (i) ۸۵۷

(ii) ۱۳۹

(ب) جی ہاں - شفاخانوں کی جماعت بندی مندرجہ طریقوں سے ہوئی ہے -

(i) سرکاری خیراتی ہسپتال جو سرکار چلاتی ہے - اور عام لوگوں کے لئے کھلے ہوتے ہیں -

(ii) سرکاری خصوصی ہسپتال جو کہ سرکاری ملازمین یا محکمانہ ملازمین کے لئے ہوتے ہیں - مثلاً محکمہ پولیس-محکمہ انہار اور محکمہ بینکات -

(iii) لوکل فنڈ - جو محکمہ بلدیات کے تحت کام کرتی ہیں -

(vi) نجی امدادی شفاخانے - جو حکومت سے امداد لیتے ہیں -

(v) نجی شفاخانے - جو بغیر کسی سرکاری امداد کے چلتے ہیں -

(ج) ہر ڈسپنسری کے لئے جداگانہ بجٹ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کو نہیں دیا جاتا - ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ضلعی بجٹ میں سے ضرورت اور عملے کے مطابق بجٹ کی تقسیم کرتا ہے - اوسط ایک ڈسپنسری کا سالانہ بجٹ مندرجہ ذیل ہوتا ہے :-

سرکاری	۲۰،۰۰۰ سے	۳۹،۰۰۰ روپے
بلدیاتی	۲۲،۰۰۰ سے	۲۸،۰۰۰ روپے

سرکاری ہسپتالوں میں ادویات غذا اور کپڑوں پر لاگت

*۸۱۲ - خان امیر عبداللہ خان - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ہر مریض پر سالانہ مندرجہ ذیل ہر مد کے تحت کتنی رقم خرچ ہوتی ہے :-

(i) ادویات

(ii) غذا اور

(iii) صوبے کے مندرجہ ذیل اقسام کے ہسپتالوں میں کپڑوں پر

(الف) ایسے ہسپتالوں میں جہاں ڈاکٹری کی تعلیم دی جاتی ہے

(ب) سروسز ہسپتال لاہور -

(ج) ڈسٹرکٹ ہسپتال

(د) تحصیل ہسپتال

(ہ) سرکاری ڈسپنسریاں

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد)

میو ہسپتال لاہور	لاہور جنرل ہسپتال	نشتر ہسپتال ملتان	ٹی وی ہسپتال بہاولپور	لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور	گنگا رام ہسپتال لاہور
۱	۲	۳	۴	۵	۶

ادویات	۴۸۵	۲۲۲-۶۵	۳۸۳	۲۶۶	۸۶۷	۱۳۱
خوراک	۶۹۰	۵۳۰-۲۲	۳۱۴	۴۶۵	۸۶۷	۲۱۱
کپڑے	۱۰۰	۴۳-۸۰	۹۱	۹۰	۱۳۱	۳۱
	سروسز ہسپتال	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال		تحصیل ہسپتال	ڈسپنسریاں	

	۷	۸	۹	۱۰
ادویات	۳۶۵	۳۷۰	۵۹	۷۷
خوراک	۸۲۷-۸۰	۲۸۰	—	—
کپڑے	۱۶۸	۵۴	۸۴	۸۴

بیگم شفقت ذوالفقار علی پرنسپل گورنمنٹ کمپری ہنسبو گرل ہائی سکول راولپنڈی اور مس قمر شیرازی پرنسپل گورنمنٹ کمپری ہنسبو گرلز ہائی سکول لاہور کے تبادلے

***۸۵۵ - چوہدری امان اللہ ملک** - آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) بیگم شفقت ذوالفقار علی پرنسپل کمپری ہنسو گرلز ہائی سکول راولپنڈی اور مس قمر شیرازی پرنسپل گورنمنٹ کمپری ہنسو گرلز ہائی سکول لاہور کی تقرری کی تاریخیں کیا ہیں -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکمت عملی کے طور پر کسی آفیسر کو ایک جگہ چار سالہ قیام کے بعد ہی تبدیل کرنا چاہیے -

(ج) اگر محولہ بالا (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بالا افسران کو ایک ہی مقام پر چار سال سے زائد عرصہ تک تعنیات کرنے کی وجوہ کیا ہیں اور انہیں اب تک تبدیل نہ کرنے میں کیا امر مانع ہے اور آیا حکومت انہیں اب بھی تبدیل کر دے گی اگر ایسا ہی ہو تو کب اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) بیگم شفقت ذوالفقار ۹-۵-۱۹۶۸ء

مس قمرالنساء شیرازی ۲۲-۴-۱۹۶۸ء -

(ب) - نہیں —

(ج) ۔ الف اور ب کے جواب کی بنا پر (ج) کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

مڈل سکول ترکھانہ تحصیل کبیر والا کے ہیڈ ماسٹر کا تبادلہ

*۸۸۰ ۔ **چودھری ذرزند علی** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مڈل سکول ترکھانہ تحصیل کبیر والہ کے ہیڈ ماسٹر نے ایک طالب علم کے ساتھ غیر وضع فطری جرم کا ارتکاب کیا اور اس کے خلاف پولیس تھانہ سرائے مدھو میں مقدمہ درج کیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو کن وجوہ کی بنا پر متذکرہ ہیڈ ماسٹر ابھی تک ملازمت میں ہے ۔ حالانکہ اس کا چال چلن خراب ہے پھر بھی اس کا تبادلہ نہیں کیا گیا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو آیا حکومت سے متذکرہ ہیڈ ماسٹر کو سکول کی تعلیمی اور اخلاقی اقدار کے مفاد کی خاطر معطل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی نہیں ۔ تھانہ سرائے مدھو نے ایک مقدمہ درج کیا تھا ۔ عدالت نے ہیڈ ماسٹر کو با عزت طور پر بری کر دیا تھا ۔

(ب) جی نہیں ۔ ہیڈ ماسٹر کے خلاف جرم ثابت نہیں ہوا ۔

جونیئر میڈیکل آفیسرز کی ترقی

*۹۱۸ ۔ **ڈاکٹر دلبیر رضا ملک** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جونیئر میڈیکل آفیسرز جنہیں پبلک سروس کمیشن نے منتخب کیا ہے انہی سینیئر آفیسروں پر سبقت دے دی گئی ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ترقیاں عارضی سینیارٹی فہرست کی بنیادوں پر دی گئی ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں -

(د) آیا میڈیکل آفیسرز کی کوئی قطعی سینیارٹی لسٹ تیار ہو چکی ہے - اگر ایسا ہے تو اسے ایوان کی میز پر رکھا جائے ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) — (الف) نہیں یہ حقیقت نہیں ہے - کوئی جونیئر افسر جسے پبلک سروس کمیشن نے منتخب کیا اپنے سینیئر سے آگے نہیں بڑھا -

(ب) یہ صحیح ہے - کچھ ترقیاں عارضی سینیارٹی لسٹ کی بنیاد پر دیگئی ہیں -

(ج) اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

(د) ابھی تک آخری سینیارٹی لسٹ تیار نہیں ہوئی ہے -

اساتذہ کی تنخواہ پر نظر ثانی سے متعلق قواعد

*۹۱۹ - **چودھری امان اللہ ملک** — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کس تاریخ کو اساتذہ کی تنخواہ میں نظر ثانی سے متعلق قواعد کا اعلان کیا گیا -

(ب) اساتذہ اور ان کے مساوی آسامیوں کے کتنے زمرے ایسے ہیں جن کو متذکرہ نوٹیفیکیشن میں شامل نہیں کیا گیا -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ نظر ثانی شدہ ترمیم شدہ نوٹیفیکیشن جو مئی ۱۹۷۲ء کو جاری کیا گیا تھا میں بھی محکمانہ امتحانات کے رجسٹرار اور وظائف کے انچارج آفیسروں کو شامل نہیں کیا گیا ہے -

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جب سے محکمانہ امتحانات کے رجسٹرار اور وظائف کے انچارج آفیسروں کی آسامیاں پیدا ہوئی ہیں ان پر پیشہ ورانہ تربیت یافتہ اشخاص متمکن رہے ہیں -

(ہ) ان آسامیوں کے لئے مقررہ تعلیمی قابلیت کیا ہے -

(و) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو متذکرہ نوٹیفیکیشن میں ان آسامیوں کے شامل کرنے کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ ہے -

(ز) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اساتذہ ہیڈ ماسٹروں اور دیگر مساوی درجہ کے افسران کی تنخواہوں پر نظر ثانی کے قواعد سے متعلقہ اصلی نوٹیفیکیشن میں ہائی نارمل سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو ۵۰ روپے ماہانہ کا چارج الاؤنس دیا گیا تھا -

(ح) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ترمیم شدہ نوٹیفیکیشن میں جو مئی ۱۹۷۲ء میں جاری کیا گیا تھا یہ چارج الاونس جزوی طور پر واپس لے لیا گیا تھا یعنی کہ کچھ اشخاص بدستور اسے حاصل کرتے رہے جبکہ دوسرے اسے حاصل نہ کر سکیں گے اور اس بےضابطگی کو دور کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — (الف)— ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۰ء -

(ب) — ۳۶ اقسام گزیٹڈ اساتذہ کی اور ۵۵ نان گزیٹڈ اساتذہ کی -

(ج) - جی ہاں —

(د) — جی ہاں —

(ر) — بی اے /بی ایس سی اور سی ٹی/بی ایڈ/ایم ایڈ یا ایم اے (ایجوکیشن) —

(س) — محکمہ مالیات سے پھر دوبارہ ان دو پوسٹوں کو نوٹیفیکیشن میں شامل کرنے کے لئے درخواست کی جائیگی —

(ص) — جی ہاں —

(ط) — جی ہاں - یہ معاملہ محکمہ مالیات کو دوبارہ غور کے لئے بھیجا جائیگا —

لنگر مخدوم ضلع جھنگ کا مڈل سکول

*۹۲۱ - چودھری امان اللہ لک—کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے :—

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ موضع لنگر مخدوم ضلع جھنگ میں ایک مڈل سکول ۱۹۲۷ء سے چل رہا ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت شکستہ اور خطرناک حالت میں ہے اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اسے مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے لنگر مخدوم سے ۱۰ سے ۱۲ میل کے اندر کوئی دوسرا سکول موجود نہیں ہے -

(د) اگر جزو (الف) سے (ج) بالا کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت مذکورہ مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ، اگر ایسا ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں -

(د) جی ہاں - گورنمنٹ مڈل سکول لنگر مخدوم ضلع جھنگ کو ہائی کا درجہ دینے کے لئے رواں مالی سال کے دوران استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا بشرطیکہ فنڈز دستیاب ہوئے -

---

راولپنڈی میں میڈیکل کالج کا قیام

*۹۳۴ - **مسٹر محمد حنیف خان**—کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے حکومت نے راولپنڈی میں میڈیکل کالج قائم کرنے کی تجویز منظور کی تھی نیز اس مقصد کے لئے رقم بھی مختص کی گئی تھی اگر ایسا ہے ، تو اندازاً کب تک اس تجویز پر عمادرآمد ہوگا ، اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) — جی نہیں -

وہاڑی میں انٹرمیڈیٹ کالج کا قیام

*۹۳۸ - **چودھری عبدالعزیز ڈوگر**—کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۱۹۵۹ء

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے ۱۹۵۹ء میں وھاڑی میں ایک انٹرمیڈیٹ کالج قائم کرنے کی تجویز تھی -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے اس سلسلہ میں رسمی اعلان ۱۹۵۹ء میں کیا گیا -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے وھاڑی کے گرد و نواح میں ۱۵۰ میل تک اس وقت کوئی ڈگری کالج برائے خواتین نہیں ہے -

(د) کیا حکومت وھاڑی میں جلد ہی ڈگری کالج برائے خواتین کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ، اگر ایسا ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — (الف) جی نہیں -

(ب) جی نہیں -

(ج) جی نہیں -

(د) جی نہیں - سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام برائے سال ۱۹۶۲-۶۳ء میں ڈگری کالج کھولنے کی کوئی سکیم نہیں ہے اور انٹرمیڈیٹ کالج کھولنے کی سکیم میں فنڈز اس قدر کم ہیں کہ یہ جاری کاموں کے لئے بھی ناکافی ہیں -

---

مسٹر ایم کے نعیم میونسپل ڈگری کالج وھاڑی کے خلاف شکایات

*۹۳۹ - چودھری عبدالعزیز ڈوگر — کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ عوام طالب علموں اور اساتذہ نے ایم - کے نعیم پرنسپل ڈگری کالج میونسپل کمیٹی وھاڑی کے خلاف شکایات پیش کیں جن میں الزام لگایا گیا تھا کہ پرنسپل مذکور کالج کی انتظامیہ کو کنٹرول کرنے اور طلبہ کی نگرانی کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا - جس کی وجہ سے اسے میونسپل ڈگری کالج لائل پور تبدیل کر دیا گیا -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس کے تبادلہ کے احکامات پر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا کیونکہ اس کے سیکرٹری تعلیم

کے ساتھ تعلقات ہونے کے باعث اس نے مذکورہ احکامات منسوخ کرا لئے ہیں -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس کی موجودگی میں کالج کی فضا کشیدہ اور ناخوشگوار ہو گئی ہے -

(د) اگر جزو (الف) سے (ج) تک کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے اس سلسلہ میں کیا اقدامات کئے ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — مسٹر ایم - کے نعیم پرنسپل میونسپل ڈگری کالج بوریوالہ کو بحکم جناب سابق مشیر بلدیات و فلاح و بہبود تبدیل کیا گیا تھا - کیونکہ ان کے پاس بعض افراد نے کالج کے انتظامی امور کے متعلق شکایات کیں تھیں -

درست ہے کہ مسٹر ایم - کے نعیم بورے والہ سے تبدیل کرکے میونسپل کامرس کالج لائل پور لگایا گیا تھا - لیکن پرنسپل کامرس کالج نے اپنے تبادلے کے خلاف ٹیکنیکل وجوہ کی بنا پر درخواست گذاری تھی اور ساتھ ہی تمام کالج سٹاف ممبران نے بھی ایک قرارداد کے ذریعے گورنمنٹ کو استدعا کی تھی کہ مسٹر سعید ناصر پرنسپل میونسپل کامرس کالج لائلپور کی تبدیلی روک دی جائے - گورنمنٹ نے مفاد عامہ کے پیش نظر تبدیلی کے احکامات منسوخ کر دئے - جہاں تک مسٹر ایم - کے نعیم کی - سیکرٹری محکمہ تعلیم سے رشتہ داری کا تعلق ہے - اس محکمہ کو اس کے متعلق کوئی علم نہیں - اب کمشنر ملتان کو بذریعہ ٹیلی پرنٹر لکھا ہوا ہے کہ مسٹر ایم - کے نعیم کو تبدیل کرنے کے متعلق اپنی تجاویز بھیجیں - جواب موصول ہونے پر مناسب کارروائی کی جائیگی -

کالج آجکل موسم گرما کی چھٹیوں کی وجہ سے بند ہے - اس لئے کالج کی فضا کے متعلق کوئی رپورٹ فی‌الحال پیش نہیں کی جا سکتی -

---

اساتذہ کی تقرری

*۹۴۷ - **چوہدری علی بہادر خان**—کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) ایس - وی ، سی - ٹی ، بی - ایڈ اساتذہ کی تقرریوں کے لئے کون سا طریقہ اختیار کیا گیا ہے -

(ب) کیا مذکورہ اساتذہ کی تقرریوں کے لئے امیدواروں کی ویٹنگ لسٹ تیار کی گئی ہے - اگر ایسا ہے تو اس امر کے تعین کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں کہ مذکورہ ویٹنگ لسٹ کا لحاظ کئے بغیر تقرریاں کرنے والی ہیت حاکمہ اپنی مرضی سے خلاف ضابطہ کوئی تقرری نہیں کرے گی -

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ویٹنگ لسٹ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے - اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور مذکورہ ویٹنگ لسٹ کا لحاظ کئے بغیر ۱۹۶۴ء سے جون ۱۹۷۲ء تک کتنے اساتذہ کی تقرریاں کی گئیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبد الخالق) — (الف) ایس - وی اور سی - ٹی اساتذہ کی تقرری کے وقت قواعد ملازمت کے مطابق استحقاقیہ فہرستیں متعلقہ نظامت تعلیمات تیار کرتی ہیں اور بی - ایڈ ٹیچرز کے سلسلے میں متعلقہ ڈویژنل ریکروٹمنٹ بورڈ -

(ب) کوئی فہرست انتظاریہ تیار نہیں کی جاتی -

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا -

گورنمنٹ ہائی سکول روجہاں میں عربی یا فارسی کے ماسٹر کی تقرری

*۹۶۰- **سردار نصراللہ خان دریشک** - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے آیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول روجہاں ضلع ڈیرہ غازیخاں میں گزشتہ ۱۲ سال سے عربی یا فارسی کے ماسٹر کی تقرری نہیں کی گئی ، اگر ایسا ہے تو عربی کے ماسٹر کی تقرری وہاں کی جائے گی ، اگو ایسا ہے کب تک اور اگر نہیں ، تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبد الخالق) - سکول ۱۹۷۰ء میں لیا گیا تھا - اور اس وقت کسی طالب علم نے عربی اختیار نہیں کی تھی اگر دس لڑکے اختیار کرلیں تو ایک ماسٹر دیا جائے گا -

---

اساتذہ کے راجن پور سے تونسہ شریف میں تبادلے

*۹۶۱۔سردار نصراللہ خان دریشک۔کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع ڈیرہ غازیخاں میں گزشتہ سال کے دوران تحصیل راجن پور اور تحصیل تونسہ شریف میں کتنے ہے۔ وی اساتذہ کے تبادلے ایک تحصیل سے دوسری تحصیل میں کئے گئے اگر راجن پور سے زیادہ اساتذہ تونسہ شریف میں تبدیل کئے گئے ہوں تو اس کی وجوہ کیا ہیں آیا حکومت اس کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ راجن پور تحصیل سے تونسہ تحصیل میں تبدیل کئے جانے والے ہے ۔ وی اساتذہ کی تعداد ۳۶ ہے یہ تبادلے مندرجہ ذیل وجوہ کی بنا پر کئے گئے ہیں ۔

( ) بعض انتظامی مسائل یعنی شکایات وغیرہ ضلع کی دوسری تحصیلوں میں کام کرنے والے اساتذہ کے متعلق ۔

(ii) فوجی جوانوں کے کچھ رشتہ داروں کو ہندو پاک جنگ کے دوران میں ان کی وطن تحصیلوں میں متعین کیا گیا تھا ۔

(ii) بلوچستان میں کام کرنے والے کچھ اساتذہ کو جن کا تعلق اس تحصیل کے متعلق تھا ۔ واپس لے لیا گیا اور یہاں متعین کر دیا گیا تھا راجن پور کے سکولوں میں سٹاف کی کوئی کمی نہیں ہے ۔

تحصیل راجن پور اور تونسہ شریف میں سکولوں کے لئے اساتذہ کی تعداد

*۹۶۲ ۔ سردار نصراللہ خان دریشک ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔۔

(الف) تحصیل راجن پور اور تونسہ شریف میں پرائمری سکولوں اور ان میں اساتذہ کی علیحدہ علیحدہ تعداد کتنی ہے ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تونسہ شریف کے کچھ سکولوں میں اساتذہ کی تعداد صرف چار ہے جب کہ تحصیل راجن پور میں کئی سکول ایسے ہیں جن میں کوئی بھی استاد نہیں ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور کیا حکومت اس معاملے کی تحقیق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبد الخالق) - (الف) راجن پور میں ۲۵۵ پرائمری سکول اور ۴۵۲ ہے - وی ماسٹر ہیں - اس طرح تحصیل تونسہ شریف میں ۳۷۲ پرائمری اسکول اور ۶۸۱ ہے - وی ماسٹر ہیں -

(ب) تحصیل تونسہ میں صرف ۱۲ پرائمری سکول ہیں - اور چار یا چار سے زیادہ ہے - وی ماسٹر ہیں اور راجن پور میں کوئی ایسا سکول نہیں جس میں کہ استاد نہ ہو -

---

گورنمنٹ ہائی اسکول راجن پور

*۹۶۳ - سردار نصراللہ خان دریشک - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ڈیرہ غازیخاں میں گورنمنٹ ہائی سکول راجن پور کس سال کھولا گیا اس وقت اس سکول میں عملہ اور طلبہ کی تعداد کتنی تھی -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ طلبا کی تعداد میں چار گنا اضافہ ہو گیا ہے لیکن مزید عملہ کی تقرری نہیں کی گئی اگر ایسا ہے تو کیا حکومت عملہ کی اس کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

Minister for Education (Dr. Abdul Khalig—1. 1926.

	H. M.	*S. E. T.*	*C. T.*	*S. V.*	*O. T.*	*Dr. M.*
Strengh of staff	1	3	1	4	2	1

P. T. I.	*Cler*	*Peon*	*Total*
1	1	1	15

No. of students 165

The number of students has increased upto 547, therefore, one S. E. T. and one S. V. teacher were given and additional staff as given below will be provided subject to availiability of funds.

B. Sc. B. T.	2	Rs. 300/750
C. T.	1	Rs. 185/375
W. I.	3	Rs. 300/750
A. S. K.	1	Rs. 115/175

تحصیل راجن پور اور تونسہ شریف میں مڈل سکول

*۹۶۴ - سردار نصراللہ خاں دریشک - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) تحصیل راجن پور اور تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خاں میں مڈل سکولوں کی کل کتنی تعداد ہے اور ان میں سے ہر ایک میں ایس - وی اساتذہ کی علیحدہ علیحدہ تعداد کتنی ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل راجن پور کے بیشتر مڈل سکولوں میں دو یا تین سے زیادہ ایس - وی اساتذہ کام نہیں کر رہے جب کہ تونسہ شریف کے کچھ سکولوں میں پانچ سے چھ ایس - وی اساتذہ کام کر رہے ہیں - اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس تفاوت کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبد الخالق) — (الف) راجن پور میں دس مڈل سکول ہیں - تونسہ شریف میں بیس مڈل سکول ہیں - راجن پور میں ۱۶ ایس - وی استاد ہیں اور تونسہ شریف میں ۴۹ ایس - وی استاد ہیں - ملحقہ لسٹ علیحدہ علیحدہ سکول ظاہر کرتی ہے -

(ب) کوئی تفاوت نہیں -

STATEMENT SHOWING NUMBER OF S. V. TEACHERS WORKING IN GOVERNMENT MIDDLE SCHOOLS IN RAJANPUR DISTRICT DERA GHAZI KHAN

Serial No.	*Name of Government Middle School*	*No. of S. Vs. Teachers*
1	Reikh	2
2	Sikhaniwala	2
3	Shikarpur	2

نشان زدہ سوالات کے جوابات سب ایوان کی میز پر رکھے گئے ۔ ۱۰۷۱

4	Asni	..	2
5	Kotla Nasir	..	2
6	Sabzani	..	Newly upgraded No. of S.V.
7	Sonmiani	..	1
8	Miranpur	..	2
9	Umerkot	..	2
10	Murghai	..	1

STATEMENT SHOWIWG NUMBER OF S.V. TEACHERS WORKING IN GOVERNMENT MIDDLE SCHOOLS TEHSIL TUNSA, DISTRICT DERA DERA GHAZI KHAN

Serial No.	*Name of Government Middle Schools*		*No. of S.V. teachers working*
1	Retar	..	3
2	Tibi Qaisrani	..	2
3	Churkias	..	3
4	Mithewali	..	3
5	Kotani	..	2
6	Litra	..	2
7	Jhoke Bode	..	3
8	Kathgarh	..	3
9	Kohar	..	2
10	Lakhani	..	2
11	Hairo Sharqi	..	3
12	Kot Qaisrani	..	2
13	Dauna	..	2
14	Taunsa	..	2
15	Bughlani	..	2

16	Babban	..	3
17	Manghrotha East	..	4
18	Basti Buzdar	..	2
19	Soker	..	3
20	Makwal Kalan	..	2

ڈاکٹروں کی غفلت سے اموات

*۱۰۴۳ - خان امیر عبداللہ خان روکڑی - آیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت ان ڈاکٹروں کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے جنکی غفلت کی بنا پر ۲۷ جون ۱۹۷۲ء کو میو ہسپتال میں چھ مریض جاں بحق ہو گئے اور اگر کوئی کارروائی نہ کی گئی ہو تو اسکی وجوہ کیا ہیں اور ان ڈاکٹروں کے نام کیا ہیں جنکے خلاف کارروائی کرنا مطلوب ہے ؟

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد)-مورخہ ۲۷ جون ۱۹۷۲ء کو میوہسپتال میں جو اموات ہوئیں ہیں - وہ کسی ڈاکٹر کی غفلت کا نتیجہ نہ تھیں - اس لئے کسی ڈاکٹر کے خلاف کارروائی کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

---

ڈاکٹروں کی ہڑتال کے دوران میو ہسپتال لاہور میں مریضوں کا علاج

*۱۰۴۴ - خان امیر عبد اللہ خان روکڑی - آیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) ۲۷ جون ۱۹۷۰ء کو جبکہ ڈاکٹروں نے ہڑتال کر دی اس وقت میوہسپتال لاہور میں زیر علاج مریضوں کی تعداد کیا تھی -

(ب) ان مریضوں کی تعداد کیا ہے جو اس عرصے میں طبی امداد نہ ملنے کی وجہ سے جاں بحق ہو گئے جب ڈاکٹر حضرات ہڑتال پر تھے -

(ج) جاں بحق ہونیوالے مریضوں کے نام کیا ہیں اور انکا تعلق کن کن جگہوں سے ہے -

وزیر صحت (چودھری محمد ارشاد) (الف) ۹۸۰ نو سو پچاسی -

(ب) کوئی نہیں -

(ج) مندرجہ ذیل مریض فوت ہوئے :-

نمبر شمار	نام مریض	پتہ
۱	علی خان	جڑانوالہ ضلع لائلپور -
۲	احمد دین	منشی روڈ سلامت محلہ لاہور -
۳	ایم انور	ای ۱۲۳۶ تبیلہ بانس والا لاہور
۴	ایم شفیع	مکان ۱۲۷۶ محلہ موتی بازار اندرون بھاٹی گیٹ لاہور -
۵	ایم شکور	مکان نمبر ۱۲۷۵ بازار وچھووالی ڈی شاہ عالمی گیٹ لاہور -
۶	ایم احمد	پتہ نامعلوم -

پنجاب میں بچوں اور بچیوں کے کھلنے والے نئے پرائمری سکول

*۱۰۴۵ - خان ابیرو عبداللہ خان روکڑی - آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سالہائے ۷۱-۱۹۷۰ اور ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران پنجاب میں بچوں اور بچیوں کیلئے علیحدہ علیحدہ کتنے نئے پرائمری سکول کھولے گئے -

(ب) کن جگہوں پر مذکورہ بالا سکول کھولے گئے -

(ج) مذکورہ سکولوں میں نئے تقرر کردہ عملے کی تعداد کیا ہے -

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) — مطلوبہ کوائف پنجاب کے تمام ضلعوں کے ناظم مدارس مردانہ و زنانہ سے اکٹھے کئے جا رہے ہیں - جونہی یہ کوائف ان سے موصول ہوئے - انہیں ایوان کی خدمت میں پیش کر دیا جائیگا -

---

نئی تعلیمی حکمت عملی کے تحت حکومت کی تحویل میں لئے جانے والے تعلیمی ادارے

*۱۰۴۶ - خان امیر عبداللہ خان روکڑی - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) اب تک حکومت نے جن تعلیمی اداروں کو نئی تعلیمی پالیسی کے تحت اپنی تحویل میں لیا ہے ان کی تعداد کیا ہے -

(ب) ان تعلیمی اداروں کی تعداد کیا ہے جنہیں حکومت اپنی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ج) ان اداروں کی تعداد کیا ہے جنہیں حکومت کو اپنی نگرانی میں لینے کے لئے تجاویز موصول ہوئی ہیں -

(د) ان اداروں کے کیا نام ہیں جنکے بارے میں ایسی ہی تجاویز پیش کی جا چکی ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) کوئی نہیں -

ب - ج - د - گورنمنٹ مطلوبہ فیصلہ مقررہ تاریخوں سے کافی پہلے کرے گی -

---

بہاولپور ڈویژن کے سکولوں کے ترقیاتی منصوبے کے لئے مختص شدہ رقم

*۱۰۵۲ راؤ مراتب علی خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مالی سال ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران بہاول پور ڈویژن کے سکولوں کے ترقیاتی منصوبے کے لئے تین لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ رقم سے استفادہ نہیں کیا گیا اور ڈائرکٹر آف ایجوکیشن لاہور ریجن نے یہ رقم واپس کر دی ہے حالانکہ بہاول پور ڈویژن تعلیم کے سلسلے میں ہی سے پسماندہ ہے -

(ج) اگر اجزا (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو متذکرہ رقم سے استفادہ نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)-(الف) نہیں -

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ڈویژنل پبلک سکول

۲۔ ملک سرفراز احمد—آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) ۱۹۵۸ء کے بعد سے صوبے میں کتنے ڈویژنل پبلک سکول کھولے گئے ہیں۔

(ب) انہیں قائم کرنے کے لئے سرمایہ کن ذرائع سے حاصل کیا گیا۔

(ج) اگر مختلف اضلاع نے سرمایہ فراہم کیا ہو۔ تو آیا ان سکولوں میں متذکرہ اضلاع کے لئے نشستیں مخصوص کی گئی ہیں۔

(د) مذکورہ سکولوں کے بورڈ آف گورنرز کو کس طریق پر تشکیل دیا گیا۔

(ہ) آیا متذکرہ بورڈ آف گورنرز میں تمام اضلاع کو عوامی نمائندوں کے ذریعے نمائندگی دی گئی ہے۔

(و) مذکورہ سکولوں میں مختلف اضلاع کے لئے کتنی نشستیں مخصوص کی گئی ہیں؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) دو۔

(ب) (i) گورنمنٹ اور مختلف اداروں کی جانب سے عطیات۔

(ii) سکول فیس۔

(ج) متعلقہ ڈویژن کے اضلاع سے داخلہ کے خواہشمند طلباء کو ترجیح دی جاتی ہے۔

(د) سکول کے آئین کے مطابق بورڈ آف گورنرز کے زیادہ سے زیادہ اٹھارہ ممبر ہوتے ہیں جن میں متعلقہ ڈویژن کے

کمشنر بطور صدر شامل ہوتے ہیں ۔ بورڈ آف گورنرز میں سرکاری اور غیر سرکاری دونوں طرح کے ممبر ہوتے ہیں ۔

(ر) جی ہاں ۔

(س) کوئی ضلع وار تخصیص نہیں ۔

گورنمنٹ کالج لاہور میں دیہی طلبا کے لئے نشستوں کی تخصیص

۲ ۔ الف ۔ ملک سرفراز احمد ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) آیا گورنمنٹ کالج لاہور میں دیہی طلبہ کے لئے کوئی نشستیں مخصوص کی جاتی ہیں ۔

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ایسی مخصوص نشستوں کی تعداد ان نشستوں کے مقابلہ میں کتنے فیصد ہے ۔ جنہیں قابلیت کی بنیاد پر پر کیا جانا ہو ۔

(ج) متذکرہ کالج میں دیہی نشستوں کے تعین کا طریق کار کیا ہے ۔

(د) آیا ایسی نشستوں کو پر کرنے کے لئے ایک کمیٹی کو تشکیل دینا ممکن ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) جی ہاں ۔

(ب) پینسٹھ فی صد استحقاق کی بنا پر اور پندرہ فی صد ان طلباء کے لئے جنہوں نے دیہاتی سکولوں سے میٹریکولیشن کا امتحان پاس کیا ہو ۔

(ج) دیہاتی علاقوں کے سکولوں کی فہرست ڈویژنل انسپکٹر مدارس سے حاصل کی جاتی ہے ۔

(د) گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل نے داخلہ کے لئے کالج کے اساتذہ پر مشتمل ایک بورڈ قائم کیا ہوا ہے اور داخلہ صرف استحقاق کی بنا پر ہوتا ہے ۔

صوبہ میں پیشہ ورانہ کالجوں میں دیہی طلبا کے لئے نشستوں کی تخصیص

۲- ب - ملک سرفراز احمد-آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ-

(الف) آیا صوبے کے مختلف پیشہ ورانہ کالجوں یعنی لا کالج، میڈیکل کالجوں، ہیلی کالج آف کامرس، فنی تربیت کے اداروں، فزیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں دیہاتی علاقوں سے تعلق رکھنے والے طلباء کے لئے کوئی نشستیں مخصوص کی جاتی ہیں -

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو شہری علاقوں سے تعلق رکھنے والے طلباء کے مقابلے میں دیہی طلباء کے لئے مخصوص کی جانے والی نشستوں کی تعداد کی ضلع وار فیصد کیا ہے -

(ج) آیا حکومت ان اداروں میں دیہی علاقہ کے طلباء کے لئے کوٹہ دوبارہ تعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور ان نشستوں کی صحیح تقسیم کے لئے کمیٹی قائم کرنے کی مصلحت پر غور کرے گی ؟

جواب

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) لاء کالج

میڈیکل
کالجز
ہیلی کالج
آف کامرس
} جی نہیں

ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ ——————جی ہاں

فزیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ

(i) جونیر ڈپلوما——————جی نہیں

(ii) سینیر ڈپلوما——————جی نہیں

(ب) جی ہاں صرف ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹس کے لئے ہر ڈویژن کے پچاس فیصد میں سے دس فیصد جہاں انسٹی ٹیوٹ واقع ہو

(ج) موجودہ حالات میں ممکن نہیں -

میو ہسپتال کی تعمیر و آرائش کے لئے منظور شدہ رقم

۵ - ملک سرفراز احمد—آیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) ۱۹۶۶ء سے لے کر میو ہسپتال کی مرمت اور تجدید کیلئے کتنی رقم منظور کی گئی ہے -

(ب) محولہ بالا (الف) میں مندرج رقم میں سے کتنی رقم استعمال ہی نہ کی گئی نیز استعمال نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں -

(ج) ایسی تجدید کے بارے میں مستقبل کے لائحہ عمل کی تفاصیل کیا ہیں -

(د) آیا حکومت پرانی عمارات کی تجدید پر ہی اس قدر رقوم خرچ کرنے کی بجائے نئی عمارات تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت (چوہدری محمد ارشاد) (الف) اکہتر لاکھ چوالیس ہزار روپے (۷۱,۴۴,۰۰۰ روپے)

(ب) دو لاکھ ننانوے ہزار روپے ۲,۹۹,۰۰۰ روپے -

اس رقم کو خرچ نہ کرنے کی مندرجہ ذیل وجوہ ہیں -

(۱) ٹینڈروں کے کم ریٹ ،

(۲) ٹینڈر کے جاری ہونے میں دیر ،

(۳) کم پریمیئم پر مختلف کاموں کی ٹھیکیداروں کو الاٹمنٹ -

(ج) پانی کی سپلائی اور لفٹوں کی دستیابی جیسے باقی ماندہ کاموں کی تکمیل کے لیے سالانہ ترقیاتی پروگرام ۷۳-۱۹۷۲ء میں چار لاکھ انیس ہزار روپے کی رقم مہیا کی گئی ہے -

(د) صوبائی حکومت کے منصوبہ میں ایک ہزار بستر پر مشتمل ایک میڈیکل کالج و تعلیمی ہسپتال کی تعمیر شامل ہے - اس مقصد کے لئے پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں ایک سو پانچ ایکڑ زمین بھی حاصل کر لی گئی ہے -

---

تحصیل خوشاب کے مڈل اور ہائی سکول

۱۳ - ملک محمد اکرم—آیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں مڈل اور ہائی سکولوں کی کل تعداد کیا ہے - اور آیا ان میں سے کسی مڈل سکول کو ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران ہائی سکول بنا دینے کا ارادہ ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) تحصیل خوشاب میں مڈل سکولوں کی تعداد

(i) گورنمنٹ مڈل سکول	- -	۳۹
(ii) میونسپل مڈل سکول	- -	۱
(iii) پرائیویٹ مڈل سکول	- -	۱
کل تعداد	- -	۴۱
ہائی سکولوں کی تعداد		۱۵

(ب) گورنمنٹ مڈل سکول راجڑ کو ۱۹۷۲-۷۳ء کے دوران ہائی کا درجہ دینے پر غور ہو رہا ہے -

---

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری- پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - آپکی غیر حاضری میں جناب وزیر تعلیم صاحب نے فرمایا تھا کہ انگلینڈ میں تعلیم regimented ہے - یعنی تمام سکول گورنمنٹ کے ہیں پرائیویٹ ادارے کا کوئی سکول نہیں ہے - میں اس سلسلہ میں مودبانہ عرض کروں گا کہ نہ وہاں تعلیم regimented ہے - نہ آکسفورڈ میں تعلیم regimented ہے - نہ ہارورڈ میں تعلیم regimented ہے میرے خیال میں ان کا جواب درست نہیں تھا -

وزیر تعلیم - جناب والا - یہ وہاں رہ کر آئے ہیں میں بھی سات سال وہاں رہ کر آیا ہوں - میں صرف سکولوں کے متعلق بتا رہا تھا - آپ یونیورسٹیوں کے متعلق فرما رہے ہیں - وہاں یونیورسٹیوں میں تعلیم مفت نہیں ہے - میں regimentation کا نہیں کہہ رہا تھا میں نے یہ عرض نہیں کیا تھا کہ وہاں regimentation ہے بلکہ میں نے یہ کہا تھا کہ وہاں سٹیٹ سپروائز کرتی ہے -

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری- جناب والا - گزارش ہے کہ ڈیرہ غازی خان ایک پسماندہ ضلع ہے لیکن اس کو ضلعی اہمیت بھی نہیں دی گئی - یہ صفحہ نمبر ۵۵ پر جو جواب دیا گیا ہے وہ غلط ہے اس کی cyclostyled copies ہمیں ملی ہیں -

مسٹر سپیکر- آپکی بات ٹھیک ہوگی لیکن ایک ضابطے میں یہ دیا ہوا ہے جن سوالات کے جوابات غلط ہوتے ہیں- ان کے لئے دو دن کا نوٹس دینا ہوتا ہے - آپ رولز پر توجہ کریں - ضابطے کا خیال رکھیں تو میں مشکور ہونگا اس ضمن میں آپ ذرا رولز کو دیکھیں آپ دو دن کا نوٹس دیں پھر وقت دیا جا سکتا ہے -

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر محمد رضی شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل ٹیلیگرام مسٹر محمد رضی شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

"Owing to illness I cannot attend Assembly Session from 24th to 27th July kindly excuse my absence".

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

ملک فتح خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک فتح خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

"I humbly state that because of un-avoidable circumstances, I may not be able to attend Assembly Session on 25th, 26th and 27th of July. Therefore, I request you to kindly grant me leave from 25th to 27th instant. I would be very much obliged. Thanking you".

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایک تحریک استحقاق ہے جو کل بھی پیش ہوئی تھی اور قائد ایوان نے فرمایا تھا کہ اسے آج تک ملتوی کر دیا جائے کیونکہ وزیر متعلقہ موجود نہ تھے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ وہ کل حاضر ہو جائیں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں قائد ایوان سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ اسے پڑھ لیں اور جواب دے دیں میں ان سے استدعا کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے معذرت پیش کرنی پڑیگی ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ اگر یہ معاملہ حل ہو جائے تو ٹھیک ہے ۔

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ اب چند تحاریک التوائے کار ایوان میں پیش کی جاتی ہیں ۔ سب سے پہلے قائد حزب اختلاف کی تحریک التوا نمبر ۲۱ ہے ۔

صوبہ سندھ سے نکالے جانے والے پنجابیوں کی امداد اور بحالی

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری معاملہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب صوبہ سندھ سے نکالے جانے والے پنجابیوں کی امداد اور بحالی میں ناکام ہو گئی ہے ۔ اس سے صوبہ بھر میں عوام نے ہڑتالوں اور احتجاجی جلسوں کے ذریعہ احتجاج کیا مگر حکومت نے اس کا نوٹس نہیں لیا ۔ اس سے عوام میں اضطراب پھیل گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید قابش الوری صاحب اپنی تحریک التوا پیش کریں ۔

صوبہ سندھ میں لسانی تنازعہ پر المناک خونریزی اور بدامنی

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ سندھ میں لسانی تنازعہ پر المناک خونریزی اور بدامنی سے پیدا ہونے والی صورت حال کے نتیجے میں مہاجروں اور پنجابی آبادکاروں نے سندھ سے انخلا اور پنجاب میں مراجعت شروع کر دی ہے ۔ صوبہ پنجاب کے مختلف مقامات پر لٹے پٹے بے سامان متاثرین سندھ کی لگاتار آمد نے پنجاب کے لئے ایک سنگین مسئلہ پیدا کر دیا ہے جس سے انتظامیہ کی پریشانی اور عوام کا اضطراب میں مسلسل اضافہ ہو

رہا ہے - اور اب ان کی بے چینی اور احتجاج ایک تحریک کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے -

مسٹر سپیکر - میاں محمد اسلام -

صوبہ سندھ سے پنجابی آبادکاران کا اخراج

میاں محمد اسلام - جناب والا - میں تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ سندھ سے جو پنجابی آباد کاران کا اخراج ہو رہا ہے - اور جو پنجاب کے مختلف اضلاع میں پہنچ رہے ہیں - اس خبر کے باعث اس صوبہ کے عوام سخت مضطرب ہیں - مزید برآں بلکہ حکومت پنجاب ان تارکین کی دیکھ بھال کے سلسلہ میں نہایت ہی ناکامیاب ثابت ہوئی ہے -

مسٹر سپیکر - خان امیر عبداللہ خان روکڑی -

صوبہ سندھ سے پنجابی آبادکاران کا اخراج

خان امیر عبداللہ خان - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ سندھ سے جو پنجابی آباد کاران کا اخراج ہو رہا ہے اور جو پنجاب کے مختلف اضلاع میں پہونچ رہے ہیں - اس خبر کے باعث اس صوبہ کے عوام سخت مضطرب ہیں - مزید براں یہ کہ حکومت پنجاب ان تارکین کی دیکھ بھال کے سلسلہ میں نہایت ہی ناکامیاب ثابت ہوئی ہے -

وزیر اعلیٰ (معراج خالد) - جناب سپیکر - میں پہلے بھی ایک دفعہ عرض کر چکا ہوں اور اپنی معروضات اس ایوان کے سامنے پھر دوہرانا چاہتا ہوں کہ لسانی مسئلہ پیدا ہوا اور اس کے نتیجہ کے طور پر سندھ کے اندر فسادات ہوئے صدر مملکت نے اس کا پورا نوٹس لیا اور سندھ کے لیڈروں کو راولپنڈی میں بلایا - پانچ روز تک ایک چار رکنی کمیٹی اور دو وفود کے قائدین سے وہ مشورے کرتے رہے تاکہ مستقل طور پر اس مسئلے کا حل تلاش کر لیا جائے - اس لئے کہ نہ صرف زبان کا مسئلہ حل ہو جائے بلکہ اردو اور سندھی بولنے والے حضرات کے حقوق

محفوظ کر لئے جائیں کیونکہ بد قسمتی سے سندھی بل کی وجہ سے چند بدعنوانیاں اور غلط فہمیاں پیدا ہو چکی ہیں - پانچ روز کے بعد یہ کمیٹی کامیاب ہوئی اور یہ کمیٹی اس لئے کامیاب ہوئی کہ دو وفود کے قائدین نے خلوص نیت سے ملکی مفاد اور عوام کی بہبود کی خاطر سندھ میں رہنے والوں کی بہتری کی خاطر یہ فارمولا تیار کیا چنانچہ اس پر سب حلقوں نے خوشی کا اظہار کیا - اس کے بعد جیسا کہ آپ حضرات کو یاد ہے اور میں معزز ممبران کی خدمت میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں مجھے دوبارہ کراچی جانا پڑا اور وہاں جا کر باقیماندہ جو شقیں تھیں ان کے کا متعلق بھی فیصلہ کر دیا گیا - اس وقت تمام پارٹیاں - تمام طبقات - تمام سماجی اداروں اور اہل دانش کی طرف سے اس فارمولے پر خوشی اظہار

کیا گیا ہے - اور ملک کے اکثر جریدے اس پر اپنے اداریے تحریر کر چکے ہیں - اس لسانی مسئلہ کی وجہ سے جو بداثرات سندھ میں مرتب ہوئے ان سے تمام طبقوں کو نقصان پہنچا ہے - جیسا کہ صدر مملکت نے فرمایا ہے کہ نقصانات ہوئے ہیں - لیکن سب سے زیادہ اور اصلی نقصان ذہنوں کی دوری باہمی تلخی اور بیگانگی جو پیدا ہو چکی ہے اس سے ہوا ہے - اب ہم نے اس کو دور کرنا ہے -

جناب والا - جہاں تک مالی نقصانات کے ازالے کا تعلق ہے صدر پاکستان سندھ کے اندرونی علاقوں میں جگہ جگہ پہنچ کر خود اس کا جائزہ لے رہے ہیں - اور موقع پر ہی احکام صادر فرما رہے ہیں - ان کی اپیل سب لوگوں کو جاری ہو چکی ہے - کہ جتنا نقصان پہنچا ہے اس کو پورا کریں گے - اور میں ذاتی ذمہ داری لیتا ہوں کہ اس فارمولے پر عمل درآمد کیا جائے گا اور متاثرین کی پوری پوری امداد کی جائے گی - انہوں نے اپیل کی ہے کہ سب اپنی اپنی جگہوں پر لوٹ آئیں -

جناب والا - ایک حقیقت کا اظہار میں کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ نقصانات ہوئے ہیں - بڑے دکھ کی بات ہے - پریشانی کی بات ہے - سوگواری کی بات ہے - لیکن اس میں خوف و ہراس بھی کافی پھیلا ہے - جس کی وجہ سے محنت کش لوگوں کو گھر بار چھوڑنا پڑا - جناب والا - حکومت پنجاب اور اہل پنجاب نے اپنی طرف سے نہایت دانشمندی کا مظاہرہ کیا ہے - انہوں نے کوشش کی اور خواہش یہ کی ہے کہ لسانی

مسئلہ سے پیدا ہونے والے حالات اور تلخیوں کو کم کیا جائے۔ جن لوگوں نے یہ کوشش کی ہے کہ ان حالات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش جائے۔ کوئی سیاسی مفاد حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ ان کے متعلق سب کی یہ رائے ہے کہ یہ غلط روش تھی۔ لیکن اکثریت نے یہ خواہش کی ہے اور دعائیں کی ہیں کہ ایسے حالات پیدا نہ ہوں جیسے حالات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ یا جاری رہے ہیں۔ تو ہم جن کی بہتری کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان میں نہ صرف پنجاب کے آبادکار ہیں بلکہ تمام اہل سندھ ہیں۔ وہ ہمارے بھائی ہیں۔ یہ ہمارا اپنا وطن ہے۔ اس کی سالمیت اور اس کے استحکام کو بنیادی طور پر نقصان پہنچنے کا احتمال موجود ہے۔ اس لئے انہوں نے دعائیں کی ہیں وہ نہیں چاہتے تھے اور نہ وہ چاہتے ہیں کہ یہ تلخیاں بدستور موجود رہیں۔ جناب والا۔ اس لئے گذشتہ دنوں اہل پنجاب نے اور حکومت پنجاب نے ان تلخیوں کو کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ پنجاب کی حدود میں جو لوگ بھی خوف و ہراس کی وجہ سے داخل ہونگے۔ خواہ وہ پنجابی ہوں، یا غیر پنجابی ہوں۔ کوئی ہو۔ ان کی مدد کرنا ہمارا اولین فرض ہے۔ ہم لازمی طور پر مدد کریں گے۔ اس طرح کریں گے جسطرح حکومت سندھ کا فرض ہے۔ حکومت پاکستان کا فرض ہے۔ اور جسطرح صدر مملکت نے ارشاد فرمایا ہے۔

جناب والا۔ جب میں کراچی میں موجود تھا تو وہاں کے اپوزیشن کے قائدین، اور حکومت سندھ کے وزراء اور دوسرے لیڈروں نے مجھے یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ انتہا پسندوں کی شرارتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے متفقہ طور پر اور اقدامات کریں گے۔ ہمیں اس سے بے خبر نہیں رہنا چاہیئے۔ اور نہ ہم بے خبر ہیں کہ ہر جگہ انتہا پسند ہوتے ہیں جو دانستہ یا نا دانستہ طور پر اس صورت حال کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں گے اور جو تلخیاں پیدا ہو چکی ہیں ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن حکومت سندھ اور اپوزیشن کے قائدین نے مجھے یہ یقین دلایا تھا کہ وہ اکٹھے چل کر کراچی اور کراچی کے ساتھ اندرون سندھ کے علاقوں کا دورہ کرینگے۔ لوگوں کے پاس جائینگے۔ اور ان کی دکھ درد کی داستان سنیں گے اور ان کی تکالیف

کا مداوا ہونوں کے حکومت سندھ کی طرف سے نہ صرف یہ پیش کشی تھی بلکہ یہ مطالبہ تھا کہ میں اور پنجاب کے دوسرے لوگ - صحافی حضرات - سیاسی کارکن - سیاسی لیڈر سندھ میں جائیں اور ہمارا ہاتھ بٹائیں - اور موجود صورتحال پر پہنچ کر جو اصل حقائق ہیں ان کو جانیں اور جو بھی پریشانیاں ہیں انکو دور کرنے کے لئے ان سے تعاون کریں - تو ہم یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ ہم اس اجلاس کے بعد وفد کی صورت میں سندھ اس لئے جائیں گے کہ وہاں جا کر اپنے بھائیوں کو تسلی دیں - ان کے دکھ درد کی داستان سنیں - حکومت سندھ کے ساتھ اس لئے تعاون کریں - اس لئے ان کی مدد کریں - اپنے بھائیوں کی اس لئے مدد کریں کہ نہ صرف یہ سندھ کا مسئلہ ہے بلکہ یہ ایک قومی مسئلہ ہے - خدانخواستہ اگر یہ تلخی جاری رہتی - اگر یہ مسئلہ حل نہ ہوتا تو اس میں نہ صرف سندھ کے رہنے والوں کا نقصان ہوتا بلکہ پاکستان کی سالمیت اور بقا کو خطرہ تھا - تو اس لئے میں یہ گذارش کرونگا کہ ان حالات کے پیش نظر ہم سب نے ایک رول ادا کیا ہے - ہم نے ایک خواہش کی ہے - ہم نے دعائیں مانگی ہیں کہ یہ تلخی کم ہو اور اسکے اثرات ختم ہوں - ہم نے عین اسکے مطابق یہ کوشش کرنی ہے کہ جو دکھی ہیں ان کے دکھ درد کو دور کیا جائے - حکومت اپنی طرف سے کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گی کہ پنجاب کی حدود کے اندر آنے والوں کو جو کچھ مدد دی جانی چاہیے وہ دی جائے - باقی ہم نے کوئی ایسا عمل نہیں کرنا - کوئی ایسی بات نہیں کرنی کہ جس سے رد عمل کے طور پر سندھ میں کوئی دوسرا تاثر لیا جائے - اس لئے میں گذارش کرونگا کہ اس یقین دہانی کے بعد - نہ صرف میری یقین دہانی ہے بلکہ صدر مملکت نے خود یہ ذمہ اپنے اوپر لیا ہے - کہ ان تمام اثرات کو ختم کرنے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے - اور انہیں انتہائی طور پر دکھ ہے - درد ہے - تو اسی جذبہ احساس کے تحت ہمیں اس مسئلہ پر غور کرنا چاہیے - اس لئے میں گذارش کرونگا کہ التوائے کار کی یہ تحریکیں واپس لی جائیں - اور ہم سب ملکر مسئلہ کے اثرات کو دور کرنے کے لئے کوشش کریں - (نعرہ ہائے تحسین) -

رانا پھول محمد خاں — جناب والا - میں آپ کی وساطت سے جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو یہ فرمایا ہے کہ اجلاس کے خاتمے کے بعد ہمارا ایک وفد یہاں سے سندھ جائے گا - کیا آپ ان ارکان اپوزیشن کو اس وفد میں شامل کرنا پسند کریں گے جو رضا کارانہ طور پر وہاں جاکر اپنے بھائیوں کے حالات دیکھنا چاہتے ہیں -

وزیر اعلیٰ — ضرور کریں گے -

مولانا رحمت اللہ ارشد — جناب صدر - محترم قائد ایوان نے سندھ کے حالات سے اس معزز ایوان کو آگاہ کر کے صورت حال سے مطلع فرمایا ہے - یہ ایک اچھا کام کیا ہے - اور ہم ان کی اس کوشش کا اعتراف کرتے ہیں -

جناب والا — میں یہ عرض کرونگا کہ مجھے تحریک التوا پیش کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی -

کس کا یقین کیجئے کس کا یقین نہ کیجئے
لائے ہیں اس کی بزم سے یار خبر الگ الگ

جناب والا — اٹھارہ یا بیس ممبران اسمبلی کا ایک وفد سندھ کے دورے پر گیا تھا - انہوں نے واپس آ کر جو پریس کانفرنس کی اس میں قطعی طور پر یہ بتایا گیا کہ سندھ میں حالات درجہ بدرجہ اچھے ہو رہے ہیں - وہاں کوئی نقصان نہیں ہوا - وہاں کوئی فساد نہیں ہوا - پنجابی اور مہاجر کو وہاں کوئی تکلیف - دکھ درد یا کسی قسم کا سانحہ اور حادثہ بھی پیش نہیں آیا - اس تحریک التوا کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی -

جناب صدر — خدا کا شکر ہے کہ قائد ایوان نے اس بات کا اعتراف کر لیا ہے کہ وہاں لسانی مسئلہ پر فسادات ہوئے - اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں نئے اور پرانے سندھیوں کا مسئلہ چل پڑا اور وہاں مہاجروں کو پنجابیوں کو دکھ تکلیف اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا - یہ بہت اچھا قدم ہے کہ جب بھی کوئی مسئلہ ایوان کے اندر زیر بحث

لایا جائے - ہر محترم وزیر کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ حالات کو ہر صورت میں اس ایوان کے اندر پیش کرنے اور پھر قومی سطح پر سارے معاملات طے کئے جا سکیں - میری کل رات چند دوستوں کے سامنے جن میں میاں خورشید انور - سید تابش الوری - حاجی محمد سیف اللہ خان - رانا پھول محمد خان - راؤ مراتب علی خان شامل تھے - کراچی میں ایک ایم پی اے سے ٹیلیفون پر گفتگو ہوئی انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ وزیر اعلےٰ پنجاب نے نیک دلی اور دل سوزی کے ساتھ کوشش کی ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

انہوں یہ بھی کہا کہ کوئی مسئلہ حل نہیں ہوا اور آج کراچی میں پھر کرفیو لگا دیا گیا ہے - انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ملک صاحب وعدہ فرما گئے تھے کہ اجلاس کے بعد وہ سندھ کا دورہ کریں گے - یہ ایک اچھی بات ہے لیکن جہاں تک ملک صاحب کا یہ ارشاد کہ پنجاب میں آنے والے مہاجرین اور پنجابیوں کے ساتھ کماحقہ امداد کی گئی ہے اور دستگیری کی گئی ہے اس سلسلے میں کہنا پڑتا ہے کہ ان کا یہ ارشاد انتہائی مایوس کن ہے - بہر حال ان مہاجروں اور آباد کاروں کی ایک فہرست میرے پاس موجود ہے اور صادق آباد سے بہاول پور میں داخل ہوئے اور وہاں کی لوکل ایڈمنسٹریشن نے یا صوبائی ایڈمنسٹریشن نے ان کی کوئی امداد نہیں کی - کسی نے کرایہ تک نہیں دیا تاکہ وہ اپنے وطن واپس جا سکیں - کسی نے انکے کھانے کا انتظام نہیں کیا - میں یہ فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہماری جماعت نے اور اپوزیشن کے کارکنوں نے کالج خالی کرائے کے لئے اور مخیر حضرات سے امداد کی اپیل کی - ان کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا - ان کے لئے بستر مہیا کئے گئے - بچوں کی دیکھ بھال کی گئی - اور انہوں نے جہاں جانا تھا ان کے کرائے کا بندوبست کیا لیکن اس حکومت نے کچھ نہیں کیا - (نعرہ ہائے تحسین)

اگر قائد ایوان نیک دلی سے یہ سمجھتے ہیں کہ اس تحریک التوا پر بحث کرنے سے وہاں کے حالات خراب ہو سکتے

ہیں یا وہاں کے حالات رو با اصلاح ہونے کی جو امید ہے وہ مجروح ہو جاتی ہے - تو میں اپنی تحریک التوا واپس لیتا ہوں -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - جیسا کہ ہمارے قائد حزب اختلاف نے کہا ہے کہ میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں مجھے اس بات کا بہت افسوس ہے کہ انہوں نے ذاتی طور پر کیوں ایسا کیا -

علامہ رحمت اللہ ارشد - میں تحریک التوا واپس لیتا ہوں -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - انہیں ساری تحریک التوا واپس لینے کا حق حاصل ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - میں آپکے توسط سے وزیر اعلیٰ سے استفسار کرنا چاہتا ہوں کہ وہ سندھ سے آنے والے مہاجرین کے لئے کیا اقدامات اپنے ذہن میں رکھتے ہیں - جس طرح کہ جناب صدر مملکت نے سندھ کے متاثرین کے لئے ۲۰ لاکھ روپے منظور کئے ہیں - کیا وہ بھی اس کے لئے تیار ہیں - اور کیا پنجاب میں آنے والوں کے لئے ایک خاص رقم مختص کر دی گئی ہے - تاکہ انہیں سندھ واپس بھیجنے کا انتظام کیا جائے -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - ۲۰ لاکھ روپے نہیں بلکہ میرے علم اور اطلاع کے مطابق اس سے بھی زیادہ رقم مختص کی جا رہی ہے -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - صرف پنجاب کی طرف کے لئے -

وزیر اعلیٰ - پنجاب کے پاس جو کچھ ہو سکے گا دے گا -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - اسکے علاوہ تحاریک التوا واپس لے چکے ہیں - اور اب سوال یہ ہے - کہ آپ کی پارٹی کے ممبر صاحبان نے جو اطلاعات دی تھیں وہ بھی آپکے بیان کے مطابق غلط ثابت ہوئیں ہیں - یہ میرے پاس فوٹو موجود ہیں - جو میں نے ریس میں دیئے تھے اگر آپ دیکھنا مناسب سمجھتے ہیں تو میں جناب والا کی خدمت میں پیش کرتا ہوں -

(قطع کلامیاں)

وزیر اعلیٰ—جناب والا میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ جب یہ تحاریک التوائے کار واپس لے لی گئی ہیں - تو مہربانی فرما کر اس بحث کو ختم کریں -

مسٹر سپیکر—میاں خورشید انور اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں -

---

ضلع لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

میاں خورشید انور—جناب - والا میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر لاہور نے ضلع لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے - جو عوام کے بنیادی حقوق کو غضب کرنے کے مترادف ہے - اور اس سے عوام اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہو گئے ہیں -

وزیر اعلیٰ—جناب - والا ایک طرف تو یہ کہا جاتا ہے - کہ زیادہ سلحہ ہونے کی وجہ سے یہ احتمال رہتا ہے کہ دنگا فساد ہوتا ہے لڑائیاں ہوتی ہیں اور گزشتہ دنوں جو بھی حالات تھے اسکے پیش نظر یہ حکم جاری کرنا پڑا - اسلئے یہ نہایت ضروری ہے کہ موجودہ حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ہم اسے قبول کریں اور فی الحال اسے جاری رہنا چاہئے یہ امن عامہ کے مفاد کی خاطر نہایت ضروری ہے -

مسٹر سپیکر—دفعہ ۱۴۴ کے متعلق تحریک التوا کو میں نے خلاف ضابطہ اس لئے قرار نہیں دیا ہے - کیونکہ میں چاہتا تھا کہ یہ آ جائے یہ بڑی wide چیز ہے - دفعہ ۱۴۴ بہت بڑی ہوتی ہے - دفعہ ۱۴۴ کے اثرات کیا ہیں میں ان کو جاننا چاہتا ہوں -

میاں خورشید انور—جسطرح جناب وزیر اعلیٰ نے فرمایا ہے - کہ یہ پابندی اسلحہ لے کر چلنے کے متعلق ہے - اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ لائیسنس زیادہ ہونے کی وجہ سے بدامنی کا احتمال پیدا ہوتا ہے - میں ان سے گزارش کرونگا کہ ان کی اطلاعات غلط ہیں جو لوگ بدامنی پیدا کرتے ہیں یا گڑ بڑ پیدا کرتے ہیں - اور جرائم کرتے ہیں وہ لائیسنس والے اسلحہ سے نہیں کرتے ان کے پاس ویسے بھی کافی ناجائز اسلحہ ہوتا ہے -

بسطرح کے وزیر اعلےٰ نے خود تسلیم کیا ہے - کہ لوگوں کے پاس بلا لائیسنس اسلحہ کافی ہے اور جو گڑ بڑ کرتے ہیں وہ اس سے کرتے ہیں - لائیسنس والے اسلحہ سے نہیں کرتے - اسلئے میں حکومت سے درخواست کروں گا کہ یہ ناجائز اور غلط حکم واپس لیا جائے -

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب والا - وزیر اعلےٰ نے اس بات کا اعتراف کیا ہے - کہ کثرت اسلحہ سے نقص امن ہوتا ہے اسلئے دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے - کیا وزیر اعلےٰ کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس ملک میں بے شمار ناجائز اسلحہ موجود ہے - کیا حکومت اس سلسلے میں کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - جب فسادات ہوتے ہیں - امن خراب ہوتا ہے اور گولی چلتی ہے تو عام طور پر گولی چلانے والے اتنے فرزانہ اور اتنی و فہم و فراست رکھتے ہیں کہ وہ لائیسنس والے اسلحہ سے کام نہیں لیتے -

مسٹر سپیکر—کیا دفعہ ۱۴۴ لائیسنس رکھنے والے کے لئے ہے -

وزیر اعلیٰ—جناب والا میاں خورشید انور نے بجا فرمایا ہے - اور قائد حزب اختلاف کا یہ ارشاد بالکل بجا ہے کہ بغیر لائیسنس کے اسلحہ زیادہ تعداد میں موجود ہے - میں فاضل ممبران کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم فوری طور پر اس سلسلے میں کوئی اقدام اٹھانے والے ہیں - اور اسکے پیش نظر جو بھی کارروائی عمل میں لائی جانی ہے - اس وقت تک یہ حکم جاری رہنا ضروری ہے - میں یہ بھی عرض کردوں کہ ان کے علم میں ہوگا اور میرے ذاتی علم میں ہے کہ سابقہ دور میں جن لوگوں کو لائیسنس دیئے گئے ہیں - وہ بستہ ,,ب،، اور بستہ ,,الف،، کے بد معاش ہیں - ایسے لوگوں نے قتل کئے ہیں ایسے لوگ ڈاکے ڈال چکے ہیں - وہ رسہ گیر ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد—پوائنٹ آف آرڈر - میں مداخلت کی معافی چاہتا ہوں - آپ سابقہ دور کی بات نہ کریں - میں آپ کو ثبوت بہم پہنچا سکتا ہوں کہ بہاول پور کے اندر آپ کے دور میں بھی بستہ ,,ب،، اور ,,الف،، کے بدمعاشوں کو لائیسنس جاری ہوئے ہیں -

وزیر مواصلات و تعمیرات—صرف بہاول پور میں نہیں بلکہ پنجاب یونیورسٹی میں سٹوڈنٹس کے ذریعے جمعیت نے اسلحہ استعمال کیا اور بارود استعمال کیا اور طالب علموں میں تقسیم ہوا -

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب والا میرا خیال ہے کہ اس بحث کو طول نہ دیا جائے تو بہتر ہے - اسلحہ تو صدر مملکت کے جلسے میں بھی استعمال ہوا تھا گولی چلی تھی -

میاں محمد اسلام—اس سلسلے میں آپ کیا اقدام کر رہے ہیں - کہ چوری زیادہ ہو گئی ہے - رات کو آٹھ بجے کے بعد کوئی آدمی نہیں چل سکتا - اس بارے میں کوئی اقدام کر رہے ہیں - (قطع کلامیاں) -

علامہ رحمت اللہ ارشد—میری گزارش یہ ہے - جیسا کہ قائد ایوان نے فرمایا ہے کہ وہ اس سلسلے میں اقدام کرنے والے ہیں - وہ اسلحہ جمعیت طلبہ کے پاس ہو یا بہاول پور میں ہو یا کسی پیپلز پارٹی کے پاس ہو جو ناجائز اسلحہ ہے وہ بہر حال ناجائز ہے اس کے استعمال کو کسی آدمی کو کسی شہری کو اجازت نہیں ہونی چاہیئے - اسلحے کی وافر مقدار نے اس ملک کے اندر فسادات کو جنم دیا ہے - اس پر پابندی نہایت ضروری ہے - جو بھی فوری اقدام وہ کرنا چاہتے ہیں وہ نہایت سختی سے کریں اور اس اقدام کی وضاحت فرمادیں تو میاں خورشید انور اپنی تحریک واپس لے لیں گے -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی—جناب والا - جناب منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یونیورسٹی میں لوگوں کے پاس جو اسلحہ تھا ناجائز اسلحہ تھا - کیا ناجائز اسلحہ ختم کرنے کی گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں ہے ؟ کیا اپوزیشن نے وہ اسلحہ ضبط کرنا ہے -

وزیر اعلیٰ—میں فاضل ممبران کو یقین دلاتا ہوں کہ وافر مقدار میں جو بلا لائیسنس اسلحہ ہے - وہ حاصل کیا جائے گا اور کیا جانا چاہیے - اسی کی وجہ سے یہ زیادہ فسادات ہوتے ہیں - لڑائیاں ہوتی ہیں اور جرائم کا ارتکاب ہوتا ہے - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس پر فوری کارروائی کی جانے والی ہے -

وزیر مواصلات و تعمیرات—آپ کا کام ہے اسلحہ لانا اور ہمارا کام ہے اسلحہ ضبط کرنا - آپ لاتے رہیں گے ہم ضبط کرتے رہیں گے -

علامہ رحمت اللہ ارشد—میں آپ کی وساطت سے احتجاج کرتا ہوں کہ یہ اندازیہ طریقہ کار نہایت غلط ہے کہ " ہم اسلحہ

لاتے رہیں گے اور آپ ضبط کرتے رہیں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اپوزیشن اس ملک کے اندر اسلحہ تقسیم کر رہی ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات—آپ روکڑی صاحب کے الفاظ سنیں کہ اپوزیشن کا کام ہے اسلحہ لانا۔

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد—مسٹر سپیکر۔ آپ ہاؤس کو آرڈر میں کریں۔

ذکر جب چھڑ گیا قیامت کا
بات پہنچی تری جوانی تک

اگر یہ ذکر چھڑ گیا تو یہ قصہ ختم نہ ہو گا۔ انہوں نے اعتراف کیا ہے کہ ملک کے اندر اسلحہ ہے۔ لانے والے ہم ہیں لانے والے وہ ہیں لانے والا زید ہے کوئی شخصیت ہے وہ بہر حال میں نے کہا ہے ناجائز ہے اس کو ختم ہونا چاہیے۔ اصولی طور پر بات ختم ہو گئی۔ میاں خورشید انور جب اپنی تحریک التوا واپس لینے والے تھے۔ اس وقت ایک محترم وزیر صاحب اٹھے اور انہوں نے کہا آپ لاتے جائیے ہم ضبط کرتے جائیں گے۔ میں کہہ سکتا ہوں وہ اسلحہ آپ مہیا کر رہے ہیں۔ اور ہمارے لئے کر رہے ہیں ڈاکٹر نذیر احمد صاحب پر جو گولی چلائی تھی وہ کس نے اسلحہ مہیا کیا تھا۔

میاں خورشید انور—گذارش ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا ہے.....

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر—اگر کسی پارٹی کا نام اس طرح آئے گا۔ تو بات طوالت پکڑ جائے گی۔

میاں خورشید انور—وزیر اعلیٰ صاحب نے یقین دلایا ہے کہ وہ ناجائز اسلحہ ضبط کریں گے اور جن غلط لوگوں کے پاس لائسنس والا اسلحہ ہے اس کو بھی وہ پڑتال کریں گے۔ اس یقین دہانی پر میں تحریک التوا واپس لیتا ہوں اور ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ صرف وعدہ ہی نہ فرما دیا کریں اس پر عمل بھی فرمائیں۔

مسٹر سپیکر—علامہ رحمت اللہ ارشد—اپنی اگلی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

ڈپٹی کمشنر لائل پور کی جانب سے مسٹر حمزہ اور میاں زاہد سرفراز سے ناز یبا سلوک

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب صدر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی ملتوی کر دی جائے تاکہ

اہمیت عامہ کے واضح اور فوری مسئلے پر بحث کی جا سکے - مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۱۴ جولائی ۷۲ء ڈپٹی کمشنر لائلپور نے احتجاجی پر امن جلوس کے معزز رہنماؤں مسٹر حمزہ سابق ایم-پی-اے اور میاں زاہد سرفراز کو مغلظ گالیاں دیں - ڈپٹی کمشنر اس نازیبا حرکت سے سیاسی اور عوامی حلقوں میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے -

وزیر اعلیٰ—جناب والا - میں قائد حزب اختلاف کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم نے اس کے متعلق پوری جانچ پڑتال کی ہے - ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا اور یہ محض غلط فہمی کا نتیجہ ہے - ڈپٹی کمشنر صاحب سے ذاتی طور پر ہم نے رابطہ قائم کیا ہے - وہ کہتے ہیں کہ میں کسی صورت بھی سیاسی لیڈروں اور معزز رہنماؤں کو کوئی گالی نہیں دے سکتا - میں نے ہرگز کوئی گالی نہیں دی ہے - مجھ سے ایسی غلطی سر زد نہیں ہو سکتی - یہ ہم نے پوری طرح تحقیق کر لی ہے - میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر کوئی افسر کسی رہنما کے خلاف اس طرح غلیظ زبان استعمال کرے گا تو ہم اس کے خلاف کارروائی کریں گے -

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب صدر—یہ بڑی عجب سی بات ہے بہر حال مجھے اپنے پرانے ساتھی مسٹر حمزہ پر اعتماد کرنا پڑتا ہے - میں نے کوئی سنی سنائی بات نہیں کی اور نہ ہی آج تک میرا یہ وطیرہ رہا ہے کہ میں سنی سنائی باتوں پر تحریک التوا پیش کر دوں - اخبارات میں ایسے واقعات آتے ہیں اور اس ہاؤس میں پیش ہوتے رہے ہیں - اور ایک ایک ممبر چوبیس چوبیس تحاریک التوا پیش کرتا رہا ہے - جہاں تک ڈپٹی کمشنر صاحب کے بیان کا تعلق ہے یہ غلط ہے کہ ان رہنماؤں کو مغلظ گالیاں دی گئیں انہوں نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے بھی پیش کر دیا - میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر درست رکھنے کے لیے ڈپٹی کمشنر کے پاس بہت سے اختیارات ہوتے ہیں اور ان اختیارات کو وہ استعمال بھی کر سکتا ہے لیکن کسی ڈپٹی کمشنر یا کسی وزیر کو یا کسی بڑے سے بڑے آدمی کو کسی آدمی کو مغلظ گالیاں دینے کا کوئی حق نہیں - اب اگر اس معاملے کی آپ تحقیق فرمانا چاہتے ہو تو اس کی جوڈیشنل انکوائری کرائیں - اگر آپ اس پر آمادہ ہوں تو پھر خود بھی لائل پور تشریف لے چلیں - مسٹر حمزہ اور میاں زاہد

سرفراز کو بلوائیں اور ڈپٹی کمشنر کی موجودگی میں تحقیقات کرائیں ۔ کیا آپ اس پر آمادہ ہیں ۔

وزیر اعلیٰ—میں لازمی طور پر لائل پور جاؤں گا ۔ اور خود خود ذاتی طور پر اس کی تحقیقات کراؤں گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد—کیا آپ ان دونوں اصحاب کو بھی بلوائیں گے ۔

وزیر اعلیٰ—ضرور بلواؤں گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب والا میں یہ تحریک التوا واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر—اگلی تحریک التوا حاجی سیف اللہ صاحب کی ہے اسے پیش کریں ۔

لاہور میں تھانہ گوالمنڈی پولیس کے تشدد کے باعث ایک شخص کی موت واقعہ ہوا

حاجی سیف محمد خان- جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۶۳ء کو گوالمنڈی لاہور میں پولیس کی کارروائی کی وجہ سے ایک شخص کی موت واقع ہوئی جس سے عوام میں شدید اضطراب اور اشتعال پیدا ہوگیا اور وہ احتجاجی جلوس کی صورت میں لاہور کی سڑکوں پر مظاہرہ کرتے رہے جس کے نتیجے میں سرکاری و نجی املاک کو کافی نقصان پہنچا ۔ صوبے کے دارالحکومت میں پولیس کے تشدد اور نظم ونسق کی کافی ابتری کی یہ تشویشناک صورت حال اس بات کی متقاضی ہے کہ اسے فوراً زیر بحث لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ساسی سلسلے کی ایک اور بھی تحریک التوا ہے ۔ چودھری امان اللہ ملک

پولیس کے تشدد کے باعث غلام مصطفےٰ سکنہ لاہور کی ہلاکت

چودھری امان اللہ ملک ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والا ایک اہم اور فوری

مسئلہ کو زیربحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۲۳-۷-۷۲ء کو پولیس کے ہاتھوں غلام مصطفی نامی شخص سکنہ لاہور ہلاک ہوا جس پر ایک جلوس نکالا گیا - جو گورنر ہاوس آیا۔ مال روڈ لاہور گورنر ہاوس کے سامنے مظاہرین کا پولیس سے تصادم ہوا اور جلوس نے مال روڈ پر واقعہ کچھ دکانیں لوٹ لیں - اس طرح پولیس لاہور عوام کے جان و مال کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی ہے جس سے عوام میں سراسیمگی اور ہراس پیدا ہوگیا اور انتظامیہ کے خلاف شدید رد عمل پیدا ہوا ہے - اس کا سدباب ہونا ضروری ہے -

وزیر اعلیٰ - جناب والا میرے معزز ساتھی کچھ اور سمجھے تھے - کیونکہ اب یہ معاملہ subjudice ہے اسلئے اس پر بحث نہیں کی جا سکتی -

علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا یہ معاملہ کورٹ کے پاس جوڈیشنل انکوائری کیلئے چلا گیا ہے -

مسٹر سپیکر - وزیر اعلیٰ کی tatement سے ظاہر ہے کہ یہ معاملہ subjudice ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں یہ ثابت کرتا ہوں کہ یہ subjudice نہیں ہے جب آپ یہ تسلیم کر لیں کہ یہ واقعی subjudice ہے تو پھر آپ فیصلہ دیں - گذارش ہے کہ یہ معاملات قطعی طور پر انتظامی نوعیت کے ہیں - پولیس کی طرف سے کارروائی ہوئی ہنگامے ہوئے - جلوس نکلے

وزیر اعلیٰ - جناب والا میں نے عرض کر دیا ہے کہ یہ معاملہ subjudice ہے اگر subjudice نہیں ہے - تو فاضل ممبر کل یہاں ہاؤس میں پیش کریں لیکن اب اس پر تقریر نہیں ہونی چاہیئے -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - جوڈیشنل انکوائری عدالت میں ہوتی ہے - اور یہ عدالت کو کرنی چاہیئے تا کہ تحقیقات کے بعد مسئلہ سامنے آ سکے -

چودھری امان اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف سے درخواست کرونگا کہ subjudice کے لفظ کی وضاحت فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ قائد ایوان کے بیان کے بعد میرے لئے یہ مشکل ہے کہ میں ان کی بات پر اعتبار نہ کروں ۔ اگر اسکی جوڈیشنل انکوائری ہو رہی ہے تو یہ مسئلہ پیش نہیں ہو سکتا ۔ اگر انکی Statement غلط ہوئی تو آپ اس کے متعلق تحریک استحقاق لا سکتے ہیں ۔ (قطع کلامیاں) میں آپ کے اعتراض سے پہلے فیصلہ کر چکا تھا ۔ قائد ایوان نے اس ایوان میں جو بیان دیا ہے ۔ میرے لئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ میں اسکو قبول نہ کروں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے ۔ کہ اگر یہ معاملا subjudice نہ ہو تو آپ اسکو کل پر رکھ لیجئیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ نہیں کہا تھا ۔ اسکی Statement کو چیلنج کیا جا رہا تھا ۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر میری بات غلط ہوئی تو آپ پھر اسکو دوبارہ ہاوس میں لا سکتے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ—جناب سپیکر ۔ میں نہیں چاہتا کہ اس مسئلہ کو اس طریقہ سے جیسے کہ میرے فاضل دوست محسوس کرتے ہیں کہ چھپا کر رکھا جائے ۔ ہمارے لئے خود یہ مسئلہ باعث پریشانی اور تعزیت ہے ۔ چنانچہ میں اس کے لئے تیار ہوں ۔ کہ اس کی رپورٹ میں کل ایوان میں پیش کروں ۔

مسٹر سپیکر—سید تابش الوری اگلی تحریک التوا پیش کریں ۔

صوبہ سندھ کی صورت حال سے متعلق صوبائی اسمبلی پنجاب کے بعض ارکان کے بیانات

سید تابش الوری—جناب والا میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے بعض ارکان کے ان بیانات سے پیدا شدہ صورت حال جن میں روز نامہ امروز ملتان مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۷۲ء کے مطابق صوبہ سندھ میں سب خیریت ہے کا نقشہ پیش کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ وہاں سب لوگ روایتی بھائی چارہ کے ساتھ زندگی

بسر کر رہے ہیں اور انہیں اپنے دورے کے دوران نئے آباد کاروں کی جانب سے کسی قسم کی زیادتی کی کوئی شکایت نہیں ملی ۔ یہ بیانات سنائی کا منہ چڑانے کے مترادف ہیں جن کا مقصد پنجاب کی رائے عامہ کو گمراہ کرنا اور ان سے اصل سنگین صورت حال کو چھپانا ہے ۔ پنجاب کے عوام میں جن کے پاس سندھ کے لئے ہوئے قافلے پہنچ رہے ہیں ان غلط بیانات نے ہیجا و اضطراب پیدا کر دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک التوا صرف آپکی رائے پر مبنی ہے کہ آپ بعض ارکان اسمبلی کی رائے سے متعلق نہیں ہیں ۔ اس میں اہمیت عامہ کا کمیٹی اہم اور فوری مسئلہ نہیں ہے جسکو زیربحث لایا جا سکے اور نہ ہی حکومت پنجاب کا اس سے کوئی تعلق ہے اس لئے میں اسے خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

آپکو وہاں جانے سے منع نہیں کرتا لیکن آپ کس ممبر کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ سندھ گئے اور وہاں جو دیکھا وہ غلط ہے ۔ آپ ۱۸ ممبران کے استحقاق کہ پائمال کر رہے ہیں ۔ میں اس ہاؤس میں کسی ممبر کو یہاں اجازت نہیں دے سکتے وہ کسی معزز ممبر کے متعلق یہ کہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے یا منہ چڑایا ہے ۔ اسلئے میں نے اسے خلاف ضابطہ قرار دیدیا ہے ۔

رانا پھول محمد خاں ۔ میں تو یہ عرض کر رہا ہوں ۔ کہ ہمیں اپنے بھائیوں کی رپورٹ پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تحریک خلاف ضابطہ قرار دے دی گئی ہے ۔ اب وہ ایوان کے سامنے نہیں ہے ۔ آپ اس بحث میں کیوں پڑتے ہیں آپ کوئی تحریک پیش کریں ۔ وہ آجائیگی ۔ سب سے زیادہ میں اس بات کا شاہد ہوں ۔ میں ۱۰ تاریخ تک کراچی میں موجود تھا ۔ آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں تو میں آپکو ساری بات بتاؤنگا ۔

رانا پھول محمد خاں ۔ یہاں بتا دیں ۔ آپ کو اس ایوان کو بتانا چاہئے ۔ کہ پنجابیوں کے خون سے کیسے ہولی کھیلی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر — آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں - جو آٹھ سے دس تاریخ تک کراچی میں ہوا - میں ان کو بڑی تفصیل سے بتاؤنگا - اسلئے اس وقت بحث میں نہ پڑیں -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی — یہاں سندھی - پنجابی اور مہاجر کا سوال نہیں ہے ہم اس کے قائل ہی نہیں ہیں - ہم تو صرف پاکستان کے قائل ہوں - کیونکہ آپ اس کرسی پر بیٹھے ہیں - آپ نے انصاف کرنا ہے -

مسٹر سپیکر — میں اسی لئے بات نہیں کرنا چاہتا - فاضل اراکین نے میری رائے اس میں مانگی ہے -

حاجی محمد سبحت اللہ خان — کیا آپ بھی ان اٹھارہ کے زمرہ میں آتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر — نہیں - میں اٹھارہ کے زمرے میں نہیں ہوں -

میاں مصطفیٰ ظفر — براہ مہربانی وہ ممبران اپنی شکلیں دکھا دیں - (قطع کلامی) -

Mr. Speaker: Please resume your seat. I won't allow mis-behaviour in the House.

میں اس قسم کی فضول باتیں کرنے کی اس ایوان میں اجازت نہیں دے سکتا - شیخ صفدر صاحب آپ بھی تشریف رکھیں -

رانا پھول محمد خاں — جناب سپیکر - میری گزارش یہ ہے کہ ممبران کی نیتوں پر ہمیں قطعی شک نہیں ہے -

مسٹر سپیکر — آپ تشریف رکھیں - اب چودھری امان اللہ لک صاحب اپنی تحریک التوا پیش کریں -

لاہور سے راولپنڈی جانے والی بس کے مسافروں کے لوٹنے کا واقعہ

چودھری امان اللہ لک — جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے - کہ مورخہ ۲۳/۲۴ کی درمیانی رات کو لاہور سے پنڈی جانے والی ایک بس میں سوار تقریباً ۵۲ مسافروں کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا

جس سے عوام میں سخت خوف و هراس پیدا هو گیا ہے اور لاقانونیت نے عوام میں بے چینی کی فضا پیدا کر دی ہے - عوام رات کو سفر کرتے هوئے خطرہ محسوس کر رہے هیں - انتظامیہ کی اس ناکامی نے عوام میں جو بے چینی پیدا کر دی ہے اس کا سد باب ضروری ہے -

وزیر اعلیٰ—جناب والا - چونکہ تحریک التوا مجھے ابھی ملی ہے اسکے متعلق تحقیقات کرکے میں کچھ عرض کر سکوں گا -

چودھری امان اللہ لک—جناب والا - اسکو کل پر رکھ لیں -

وزیر اعلیٰ—جناب والا - اس کو پرسوں تک ملتوی کر دیں -

مسٹر سپیکر - یہ تحریک التوا پرسوں تک ملتوی کی جاتی ہے -

سردار امجد حمید خان دستی—جناب والا - میری بھی ایک تحریک التوا تھی - اگر آپ اجازت دیں تو میں اسکو پڑھ دوں - یہ ۱۱ تاریخ کا واقعہ ہے -

مسٹر سپیکر—اس میں پوزیشن یہ ہے کہ اسکی تفتیش پولیس کے ایک شعبہ کے پاس آ گئی ہے -

The matter is not of public importance. I cannot permit that.

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب صدر - اس میں اہمیت عامہ کی بات ہے - آج تک ملک معراج خالد صاحب نے انکار نہیں کیا ہے کہ سول پولیس سے جو مقدمہ کرائمز برانچ کے سپرد کیا گیا تھا ان سے واپس لیکر دوبارہ اس سول پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے - جس پر بد اعتمادی کا اظہار پہلے کیا گیا تھا - یہ اپنی نوعیت کا پہلا معاملہ ہے اگر ملک صاحب اس سے انکار فرمانا چاہیں تو فرمائیں لیکن یہ معاملہ اہمیت عام کا حامل ہے اور روایات سے انحراف کیا گیا ہے -

سردار امجد حمید خان دستی—جناب والا - میں آپکی اجازت سے یہ عرض کرونگا -

مسٹر سپیکر—اس میں کوئی اہمیت عامہ کی بات نہیں ہے - یہ ایک انفرادی معاملہ ہے - میں نے اس کو خلاف ضابطہ قرار دے دیا ہے -

سردار امجد حمید خان دستی۔جناب والا۔اس میں وزیر اعلیٰ صاحب کا یہ آرڈر ہے کہ

Mr. Speaker—You may be right, but I don't think he is head of the Police Department. He probably couldn't have passed those orders.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب صدر۔ اس کے متعلق بہتر طریقہ یہ ہو سکتا تھا کہ قائد ایوان جو صوبہ کے وزیر اعلیٰ بھی ہیں یہ مقدمہ ان کے حکم سے تبدیل ہوا ہے ....

مسٹر سپیکر - سردار صاحب وزیر اعلیٰ صاحب کو ایک چٹھی لکھ سکتے ہیں کہ یہ واقعہ ہوا ہے - وہ اس کو دیکھ لیں گئے - اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں یہ کہونگا کہ ایوان کی کارروائی کو ملتوی کرنے سے اس ایوان کے اپنے قواعد اور اختیارات کی صریح خلاف ورزی ہوگی -

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا - میں اس امر کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ ایک اصولی بات ہے - جو اعتراض ہے یہ مفاد عامہ کے متعلق ہے - تحریک التوا واپس لے لینے سے ہم نے کبھی گریز نہیں کیا ہے ....

مسٹر سپیکر - میں نے کبھی نہیں کہا ہے - کہ آپ تحریک التوا واپس لے لیں - قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف یعنی برسر اقتدار پارٹی اور حزب اختلاف کا آپس میں معاملہ ہوتا ہے - مجھے اس سے کوئی واسطہ نہیں - تحریک التوا اس کے متعلق میری یہ رائے ہے کہ یہ ایک انفرادی معاملہ ہے اور یہ اہمیت عامہ رکھنے والی بات نہیں ہے - یہ ایک isolated event ہے - اگر وزیر اعلیٰ صاحب نے کوئی حکم دیا ہے یا حکم عدولی ہوئی ہے - تو آپ انہیں ایک چٹھی لکھ دیں وہ اس معاملہ کو دیکھ لیں گے -

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا - میں چاہتا ہوں کہ مجھے تحریک التوا پڑھ کر سنانے کی اجازت دی جائے کہ آیا یہ تحریک التوا ایک شخص سے متعلق ہے یا اجتماعی نوعیت کی ہے -

(قطع کلامیاں)

چودھری امان اللہ لک - جناب والا۔ میں نے ۔تاریخ کو ایک تحریک التوا دی تھی - نہ وہ کل آ سکی ہے نہ آج آئی ہے - اس کا کیا

فیصلہ ہوا ہے سیکرٹری اسمبلی سے پوچھ کر بتایا جائے کہ واک اؤٹ کے بعد اس کا فیصلہ تو نہیں ہو گیا -

Mr. Taj Muhammad Khanzada : May I ask one question from the Speaker.

مسٹر سپیکر - دو طرح کی باتیں ہوتی ہیں - ایک چیمبر میں آ کر دیجیے جا سکتی ہے - اور دوسری ایوان میں -

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, any announcement that you make here becomes the property of the House, I could not understand what you meant by saying that the opposition will be very disappointed. It is very discriminatory. Does it mean that if you disclosed the circumstances that you personally witnessed in Karachi, the Opposition will be disappointed to leave the :

مسٹر سپیکر - آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں -

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I have not been able to understand what you were referring to. As I have already said, any speech from you becomes the property of the House. we feel that co-ordination and brother hood for all the provinces and all the people of West Pakistan is unanimously approved by this House.

مسٹر سپیکر - میں نہیں سمجھتا کہ یہ پبلک کے مفاد میں ہوگا میں اور کچھ نہیں کہنا چاہتا -

Mr. Taj Muhammad Khanzada : The other thing which I would like to bring before the House is that we have full confidence in the honourable members of this House who went to Sind. We would like to hear from them what they have seen in Sind. But it seems, some of the honourable members felt hurt when one member from the Opposition asked for the names of the members who visited Sind.

مسٹر سپیکر - کہا یہ گیا تھا کہ کھڑے ہو کر اپنی شکل دکھائیں اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں ۱۸ آنریبل ممبران کے نام بتا سکتا ہوں -

(قطع کلامیاں)

وزیر اعلیٰ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا کیا اس مسئلہ پر گفتگو کرنا مناسب ہے ؟

رانا کے سامے محمود خان - پوائنٹ آف پرولیج - جناب والا - میں اس کے متعلق اپنی پوزیشن واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں بھی ان ممبران میں سے ہوں جو سندھ گئے تھے -

Mr. Speaker : This is no forum for such discussion.

وزیر اعلیٰ - جناب والا - اب اس مسئلہ پر کسی طرح کی کوئی گفتگو نہیں ہو سکتی ہے -

Mr. Speaker : I agree with the Leader of the House.

رانا پھول محمد خان - جناب نے فرمایا ہے کہ یہ مایوسی والی بات ہے -

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں - اب ہم اگلی تحریک التوائے کار لیتے ہیں جو چودھری امان اللہ لک صاحب کی ہے - چودھری صاحب کیا آپ کے پاس اس کی نقل ہے ؟

وزیر اعلیٰ — اس تحریک التوا کو کل پر رکھ لیں - اور جو باقی رہ گئی ہیں انکو بھی کل پر رکھ لیں -

چودھری امان اللہ لک — ٹھیک ہے جناب کل پر رکھ لیں -

مسٹر سپیکر — اسمبلی سیکرٹریٹ کیطرف سے معلوم ہوا ہے کہ لک صاحب کی تحریک التوا کا فیصلہ ہوگیا ہے -

چودھری امان اللہ لک — میں استدعا کرتا ہوں کہ سیکرٹری صاحب اس چیز کو چیک فرما لیں -

مسٹر سپیکر - کیا یہ ۱۹ جون کی ہے کہ زرعی پالیسی کا اعلان کرتے وقت یقین دلایا گیا تھا کہ سرکاری زمینیں نیلام نہیں کی جائیگی -

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا - سات جولائی کو نا خوشگوار واقعہ پیش آیا تھا جس پر اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا - اور بعد میں سمجھوتہ ہوا لیکن جو سات تاریخ کے متعلق تحریک التوا تھی اس سے متعلق پھر کوشش کی گئی کہ وہ ۲۴ تاریخ کو ہاؤس میں پیش ہو میرا خیال ہے ملک معراج خالد صاحب اس سے اتفاق فرمائیں گے کہ وہ تحریک التوا ہاؤس میں پیش نہیں ہوئی -

مسٹر سپیکر — کل ایک ہوگئی تھی -

آوازیں — نہیں - نہیں - وہ روکڑی صاحب کیطرف سے پیش کی گئی تھی -

وزیر اعلیٰ — آج آپ ملاحظہ کرکے اسکا فیصلہ کل فرما سکتے ہیں آپ اس کو کل تک اٹھا رکھیں -

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Sir, I would request the members of this House to resnrain themselves from speaking on benalf of other Members. It is highly against the decorum of the House that some body should get up and, with your permission, try to overawe the House. It is not in keeping With the dignity of the House. Sir, I was speaking about the other thing which came from the Hon'ble chair (interupptions) Sir, you say this House is unamimous on one issue, which is that nothing should be done which would upset inter-provincial matters, and any reference to N. W. F. P. Governor was uncalled for. We are people who are Pakistanis first and last. Therefor, in the House we hohld no make references, which could hurt other province. Le us put our wn house in order.

مسٹر رؤف طاہر — جناب والا - یہ کس مسئلہ پر بحث ہو رہی ہے یہ مسئلہ تو ختم ہو چکا ہے - آپ بار بار اس قسم کی اجازت دے دیتے ہیں - کیا وہ بھائی چارے کا درس دے رہے ہیں یا اس کے پیچھے کوئی سازش چھپی ہوئی ہے -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی — جو بات خانزادہ صاحب کہہ رہے ہیں - وہ اس سے علیحدہ ہے قائد ایوان کی یقین دہانی کے بعد ہم نے یہ تحریک التواء واپس لے لی ہے - لیکن ایک ایسی الجھن پیدا ہوگئی ہے یعنی زبان سے جو الفاظ نکلے ہیں انکی وجہ سے ہم ایک مصیبت میں مبتلا ہوگئے ہیں -

وزیر مواصلات و تعمیرات — پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ان کو manners سکھائیں - ایک معزز ممبر بول رہا ہے اور پھر ساتھ ہی دوسرے ممبر کھڑے ہوگئے ہیں -

مسٹر سپیکر — آپ تشریف رکھیں -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی — وہ اپنے الفاظ واپس لیں - بطور ممبر ہمیں سپیکر کو کچھ کہنے کی حیثیت نہیں ہے - آپکے ممبران کے وقار کا بھی سوال پیدا ہو جاتا ہے - جب تک جناب سپیکر آپ فیصلہ نہیں کریں گے تب تک ہم ایک لفظ بھی نہیں کہنا چاہتے ہیں - پھر ان الفاظ کو حذف کریں - یا پھر جس چیز سے ہمارے جذبات مجروح ہوئے ہیں ان پر کوئی قدغن لگائی جائے تاکہ وہ مرہم کا کام دے سکے -

وزیر اعلیٰ — یہ آپکے ریمارکس ہیں خدا را یہ بالکل خلاف ضابطہ ہیں - میں گذارش کرونگا کہ ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے -

Mr. Taj Muhammad Khanzada—I am grateful. .. ..

Mr. Speaker—I have noted that. میں اس کے متعلق سوچوں گا

Mr. Taj Muhammad Khanzada—But I am grateful for a young person, who professes to be a Minister of Communications for trying to teach us manners in this House whith he badly needs himself. The only contribution he has made in this House, is to as/the House in the language which certainly is his and suits him too. I am going to walk out in protest against the unruly and uncalled for remarks of the Minister of Communications.

(اس مرحلے حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ کر گئے)

مسودات قانون

مسودہ قانون استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء

سپیکر—مسودہ قانون استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب ۱۹۷۲ کی کلاز ۲ ترمیم نمبر ۴ زیر غور ہے -

وزیر قانون—جناب والا یہ مسودہ قانون اس ایوان کے ارکان کے استحقاقات سے متعلق ہے - اس میں حزب اختلاف نے ترامیم دی ہوئی ہیں اور اس میں مزید اہم ترامیم پیش کرنے کے لئے انہیں وقت درکار ہے - اس لئے میں تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ مسودہ قانون استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ جو ضمن وار زیر غور ہے کو ۱۸ جولائی ۱۹۷۲ تک ملتوی کیا جائے -

سپیکر—اب سوال یہ ہے

کہ مسودہ قانون استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء جو ضمن وار زیر غور ہے کو ۲۸ جولائی ۱۹۷۲ء تک ملتوی کیا جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسودہ قانون (پابندی) جہیز و تحائف شادی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء

وزیر اعلیٰ—جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ مسودہ قانون (پابندی) جہیز و تحائف شادی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے -

حاجی محمد سبحٰن اللہ خان—پوائنٹ آف آرڈر— جناب والا - میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جس بل کو فی‌الفور زیر غور لانے کے لئے جناب وزیر اعلیٰ نے یہ تحریک کی ہے وہ بل ایوان میں introduce نہیں ہوا جب تک یہ چیز نہ ہو تب تک وہ ایوان میں زیر غور نہیں لایا جا سکتا - اس لئے میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ جب بل ایوان میں پیش ہوا ہے وہ جناب وزیر قانون نے پیش کیا تھا لیکن وہ آج تک سرکولیٹ نہیں ہوا - میں جناب کی توجہ قواعد انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۷۲ کی طرف مبذول کراؤں گا جس میں یہ واضح طور پر درج ہے -

(1) A Minister may introduce a bill after giving to the Secretary a written notice of his intention to do so.

(2) The notice shall be accompanied by a copy of the Bill together with a statement of objects and reasons and if the Bill is one that requires the previous sanction or recommendation of the Governor for its introduction, the notice shall also be accompanied by such sanction or recommendation.

(3) If a question arises whether a Bill does or does not require the previous sanction or recommendation of the Governor, the question shall be decided by the Speaker.

(4) The introduction of the Bill shall be included in the list of business for a day meant for Government business.

(6) When the item is called, the member-in-charge shall introduce the Bill.

جناب والا - یہ بل جو کہ ایوان میں introduce ہوا ہے اور ہمیں سرکولیٹ ہوا ہے یہ جناب وزیر اعلیٰ ملک معراج خالد صاحب کی طرف سے پیش کیا گیا ہے - اس میں نام تک درج ہے - جب وہ اتنا کچھ کر سکتے ہیں تو اس بل کو از سر نو introduce کر سکتے ہیں فی‌الفور

زیرغور لانے کی تحریک نہیں پیش کر سکتے ہیں - کیونکہ یہ وزیر متعلقہ اور انہوں نے ہی بل introduce کرنا ہے۔ یہ بل اسوقت وزیر قانون نے introduce کیا تھا - اور وہ ایوان میں اسوقت تک ان کے نام سے سرکولیٹ نہیں ہوا -

مسٹر سپیکر - آپ نے منسٹر انچارج کی اصطلاح استعمال کی ہے - ذرا وہ قاعدہ دیکھیں - (قطع کلامیاں)

I have put him a query. Let him lo. k into that. What is meant by the Minister Incharge.

حاجی محمد سیف اللہ خان-"In case of a Government bill any Minister acting on behalf of....."

جناب والا۔ میں اس کے بارے میں گزارش کروں گا کہ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے - میں یہ نہیں کہتا کہ جناب وزیر قانون صاحب اس بل کو introduce نہیں کر سکتے تھے وہ کر سکتے تھے مگر اپنے نام سے۔ لیکن ملک معراج خالد صاحب کا بل وہ introduce نہیں کر سکتے - یہ اس شکل میں کر سکتے ہیں کہ انہیں کی طرف سے بل شائع ہو اور انہیں کے نام سے آئے - فی الحال منسٹر انچارج جن کا اس بل پر نام ہوگا ان کی طرف سے introduce ہوگا اور وہ بل جو پہلے introduce ہوا تھا وہ بل سرکولیٹ نہیں ہوا۔ اس لئے وہ خود بخود ختم ہو چکا ہے -

وزیر قانون—جناب والا - میں نے جب بل پیش کیا تھا تو وہ میں نے ملک معراج خالد صاحب کے behalf پر پیش کیا تھا - کیونکہ ملک صاحب ان دنوں انڈیا تشریف لے گئے تھے - میں نے اپنے نام سے نہ کبھی پہلے بل پیش کیا ہے اور نہ آج اس بل پر اس قسم کی رائے دیتا ہوں کہ یہ بل میرے نام پر آیا ہے - کیونکہ منسٹر انچارج ملک معراج خالد صاحب ہیں اور ملک صاحب کے نام ہی سے وہ بل آیا تھا -

حاجی محمد سیف اللہ خان—جناب والا۔ میں گذارش کروں گا کہ یہ بہت اہم معاملہ ہے اور اس پر آپ کی طرف سے بڑی اہم رولنگ آنی ہے۔ اس لئے میں وضاحت عرض کر دوں کہ بل کے ساتھ منسٹر انچارج کا نام بھی لکھ دیا گیا ہے - اور وہ نام جناب چیف منسٹر صاحب کا ہے۔ جناب منسٹر انچارج تصور کرتے ہوں گے کہ اس بارے میں رولز میں یہ پروویژن ہے کہ جو منسٹر بھی چاہے وہ اپنے نام پر بل introduce

کر سکتے ھیں - اس پر پابندی نہیں ہے - مگر جب ایک کسی کے نام پر specified ہو جائے تو رولز میں کہیں بھی پروویژن نہیں ہے کہ کوئی منسٹر کسی دوسرے منسٹر کے behalf پر powers delegate کرا کر یا رول کو معطل کرا کر وہ بل introduce کر سکتا ہے - اس سلسلہ میں رولز میں کوئی پروویژن نہیں- اس بل میں یہ define کر دیا گیا ہے کہ منسٹر انچارج ملک معراج خالد صاحب ھیں - جب already defined ہے تو دوسرے منسٹر جو کسی قاعدہ کے تحت ان کی طرف سے بل پیش نہیں کر سکتے -

شیخ عزیز احمد - جناب والا - میں آپ کی توجہ قاعدہ ۷۲ (۱) کی طرف مبذول کرانا چاھتا ھوں - اس میں لکھا ھوا ہے A Minister may introduce a Bill یعنی کوئی منسٹر introduce کر سکتا ہے خواہ وہ منسٹر انچارج ہے یا نہیں - اور اسکے بعد sub-rule اس میں لکھا ھوا ہے -

> "When the item is called, the member-in-charge shall introduce the Bill.

اسلئے دونوں صورتوں میں سے آپ جس کو لے لیں - بل introduce کیا گیا ہے - اسکو کوئی منسٹر بھی introduce کر سکتا ہے اور منسٹر انچارج بھی- آج کی پوزیشن میں اس سے بالکل مختلف ہے جو پہلے تھی -

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - اس کی Interpretation کرنا چاھتا ھو - قاعدہ ۷۲(۱) یہ ہے کہ جس منسٹر نے نوٹس دیا ہے ....

مسٹر سپیکر - میں یہ مناظرہ نہیں چاھتا ھوں - انہوں نے ایک بات کہی ہے - آپ نے جواب دے دیا ہے - اسطرح اب ایک اور ممبر بات کرے گا اور بات بڑھتی چلی جائے گی -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - میں یہ عرض کرونگا کہ شیخ عزیز احمد صاحب نے جو رول ۷۲ (۱) کا حوالہ دیا ہے - اس میں یہ درج ہے کہ :

> "کوئی وزیر اسمبلی کے سیکرٹری کو اپنے اس ارادہ کا تحریری نوٹس دینے کے بعد مسودہ قانون پیش کرسکتا ہے-"

اس میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ کوئی وزیر کسی دوسرے وزیر کی جگہ بل پیش کر سکتا ہے - اور ساتھ ہی اسکی وضاحت آگئی ہے کہ وزیر یعنی رکن متعلقہ ہی بل کو پیش کر سکتا ہے -

نوابزادہ محمد خان جتوئی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - یہاں تو واضح طور پر ,,ممبر انچارج،، لکھا ہوا ہے - اس کی defination کی گئی ہے - جیسا کہ آپنے پہلے فرمایا تھا -

> Member-in-charge means, in the case of Government Bill, any Minister acting on behalf of the Government'.

اس سے اور زیادہ کیا ہو سکتا ہے -

Mr. Speaker. I have already pointed that out to the honourable member.

وزیر اعلیٰ - جناب والا - میں نے وہ تحریک پیش کر دی ہے -

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے -

> کہ مسودہ قانون (پابندی) جہیز و تحائف شادی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء فی‌الفور زیر غور لایا جائے -

حاجی محمد سبحان اللہ خان - جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - میں اسکی مخالفت کرتا ہوں -

سید تابش الوری - جناب والا - میں اسکی مخالفت کرتا ہوں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا- میں نہ آپ پر تنقید کرنے کا مجاز ہوں نہ کوئی تنقید کرنی چاہتا ہوں - آپ یہ فیصلہ فرما دیجئے کہ آیا قانون کی اصطلاح میں یہ بل introduce ہو چکا ہے- میرے مطابق ہاوس کے اندر یہ بل introduce نہیں کیا گیا -

مسٹر سپیکر - introduce کیا تھا -

رانا پھول محمد خان - کن کی طرف سے introduce ہوا ہے -

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا۔ میں آپکے توسط سے گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ میں نے پہلے بھی آپکی وساطت سے رانا پھول خان صاحب کی خدمت میں یہ گذارش کی تھی کہ جب آپ اس پر رولنگ دے چکے ہیں تو وہ کون ہیں یہ کہنے والے کہ ایسا ہو۔ جناب والا۔ سپیکر کا کچھ تو لحاظ ہونا چاہئے ۔ کچھ تو احترام ہونا چاہئے۔ اسلئے اگر ایسا انکی طرف سے کہا گیا ہے تو میں لازمی طور پر آپکی وساطت سے کچھ انکی خدمت میں عرض کروں گا ۔

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان - جناب والا۔ میرے لئے لفظ کون کا استعمال کیا گیا ہے ۔ میں ,کون، نہیں ہوں ۔ میں وہی ہوں جو وہ ہیں ۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ وزیر اعلیٰ کی کرسی پر بیٹھے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر اعلیٰ ۔ میں نے قطعی طور پر کوئی ایسا لفظ نہیں کہا جو کہ آپ استعمال کرنے کے عادی ہیں۔ آپکو یہ عادت ترک کرنا پڑے گی۔ آپ نے اسطرح ہاؤس کو مذاق بنانے کی کوشش کی ہوئی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔ ایوان کی کارروائی کو پانچ منٹ کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی پانچ منٹ کیلئے ملتوی کر دی گئی)۔

(گیارہ بجکر آٹھ منٹ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب سپیکر۔ میں آپ کی اجازت سے ایک مختصر بیان پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ ناخوشگوار واقعہ اور ناخوشگوار الفاظ کی تبدیلی جو قائد ایوان اور رانا پھول محمد خان کے درمیان ہوئی ہے ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جناب نے اپنی رولنگ انگریزی میں ارشاد فرمائی ۔ رانا پھول محمد خان کو یہ پوچھنے کا حق حاصل تھا

کہ آپ نے کیا رولنگ دی اس پر وزیر اعلیٰ نے نہایت ہی جارحانہ انداز میں فرمایا کہ رانا پھول محمد خان کون ہیں پوچھنے والے - انہیں سپیکر صاحب کے تحفظ اور pro'ection کی کوئی ضرورت لاحق نہ تھی - میں آپ کی وساطت سے گذارش کروں گا کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں -

مسٹر سپیکر- انہوں نے بڑا واضح طور پر یہ کہدیا تھا کہ میں ,,کون،، کا لفظ اس طرح استعمال نہیں کیا - میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد controversy بند ہو جانی چاہئے -

وزیر اعلیٰ- Point of Ex aa'i n جناب والا میں شروع سے ہی قائد حزب اختلاف کی طرح یہ بار ہا عرض کر چکا ہوں کہ ہمیں آپ کی رولنگ کے بعد چیلنج نہیں کرنا چاہئے - جب رانا پھول محمد خان صاحب نے یہ کہا کہ وہ ,,کیسے،، ہو گیا تو میں نے کہا کہ یہ طرز کلام درست نہیں ہے - جب میں نے ,,کون،، اور ,,کیسے،، کے الفاظ استعمال کئے تو اس میں خود اپنے آپ کو بھی شامل کرتا ہوں - ہم کوئی بھی آپ کی رولنگ کو چیلنج نہیں کر سکتے - جب آپ رولنگ دے دیں تو وہ فائنل ہے - اس کا ہمیں احترام کرنا چاہیے -

(نعرہ ہائے تحسین)

علامہ رحمت اللہ ارشد- جناب والا- میں نہایت ہی واشگاف الفاظ میں پوری وضاحت کے ساتھ - پوری دیانت داری کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ اس اپوزیشن نے حتی‌الوسع ملکی مفادات کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ اس حکومتی جماعت کے ساتھ تعاون کیا ہے-لیکن انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ یہ اپوزیشن کمزور ہے اور اپوزیشن ہمارے ساتھ اس لئے تعاون کرتی ہے - ہم اقلیت میں ہیں یا اکثریت میں ہیں- ہم نے نیک دلی کے ساتھ - دیانتداری کے ساتھ ان کے ساتھ تعاون کیا ہے - لیکن کسی ممبر کی توہین پر ہم کسی مقتدر آدمی کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتے- میں پھر دوبارہ گزارش کروں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب اپنے الفاظ واپس لیں -

مسٹر سپیکر-میں سمجھتا ہوں کہ ان کی اس وضاحت کے بعد کہ انہوں نے ,,کون،، جن معنوں میں استعمال کیا ہے وہ اصل میں یہ ہے کہ کوئی بھی ممبر یا کسی بھی رکن کو یہ اختیار حاصل نہیں کہ سپیکر کی رولنگ کو چیلنج کرے - ان معنوں میں انہوں نے یہ لفظ استعمال

کیا ہے - ممبران کی ذات کے متعلق یا ممبران کی حیثیت کو انہوں نے داغدار کرنے کی کوشش نہیں کی ہے -

وزیر اعلیٰ - جناب والا۔اسکے باوجود اگر غلط فہمی کی بناء پر نہ صرف رانا پھول محمد خاں صاحب کی بلکہ کسی بھی ممبر کی میرے کسی بھی لفظ سے دل شکنی ہوئی ہے تو میں لازمی طور پر اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے تیار ہوں اور میں یقین دلاتا ہوں کہ قطعی طور پر میرا مقصود یہ نہ تھا کہ میں ان کی بحیثیت کو بحیثیت ایک فاضل ممبر کے چیلنج کروں -

خلافت رحمت اللہ ارشد - جناب والا۔وہ اپنے الفاظ ہی واپس لے لیں -

وزیر اعلیٰ - جناب والا۔میں نے عرض کیا ہے کہ میں نے وہ الفاظ قطعی طور پر نہیں کہے ہیں - اس پر آپ غور فرمائیں - میں نے ایسے کبھی نہیں کہا ہے - بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ کوئی بھی ممبر کسی ممبر کے خلاف ایسے الفاظ نہ کہے - جناب والا - میں تو اس اس بات کا داعی ہوں کہ کوئی بھی کسی کے خلاف ایسی بات نہ کہے چہ جائیکہ میں رانا پھول محمد خاں صاحب یا کسی دوسرے فاضل ممبر کے خلاف کوئی ایسی بات کہوں -

جناب والا - اگر ان کی دل شکنی ہوئی ہے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ میرا یہ ہرگز مقصود نہیں تھا - لیکن ہمیں سب کو ایسا وطیرہ اختیار کرنا چاہئے کہ سپیکر کی جو رولنگ ہو - ہم اس کو کسی طرح بھی چیلنج نہ کریں تاکہ رولنگ کی بے حرمتی نہ ہو -

خلافت رحمت اللہ ارشد - جناب والا۔میں اپنے ساتھی کی اس وضاحت کو بڑی خوشی سے قبول کرتا ہوں - بات صرف یہ ہے کہ مالک معراج خالد صاحب نے اس طرف اپنی توجہ نہیں فرمائی کہ سپیکر صاحب نے اپنا آرڈر انگریزی میں سنایا تھا - پہلے انہوں نے یہ پوچھا کہ کیا آپ نے آرڈر فرمایا ہے - انہوں نے پھر انگریزی میں جواب دیا - پھر وہ نہیں سمجھے - اس پر انہوں نے کہا کہ یہ "کیسے" ہو گیا ہے - اب جب کہ آپ نے فرما دیا ہے تو بحث ختم ہو جانی چاہئے -

مسٹر سپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ بحث اب ختم ہو گئی ہے -

اب دوبارہ ایوان کے سامنے یہ تحریک پیش کی گئی ہے -

کہ مسودہ قانون (پابندی) جہیز وتحائف شادی پنجاب
مصدرہ ۱۹۷۲ کو فی‌الفور زیر غور لایا جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان — جناب والا - میں اسکی مخالفت کرتا ہوں -

سید تابش الوری — جناب والا - میں بھی اسکی مخالفت کرتا ہوں -

رانا پھول محمد خان — جناب والا - میں بھی اسکی مخالفت کرتا ہوں -

مسٹر شوکت محمود — جناب ولا - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ مسودہ قانون (پابندی) جہیز و تحائف شادی
پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ کو ایک مجلس منتخبہ کے
سپرد کر دیا جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان —پوائنٹ آف آرڈر — جناب والا - قاعدہ یہ ہے کہ جب یہ بل I pose ہوگیا ہے تو اسکے فوراً بعد میری جو ترمیم ہے کہ اسکو اسلامی مشاورتی کونسل کے پاس بھیجا جائے - وہ تحریک pu، ہو جانی چاہئے - اسکے بعد اگر کوئی نئی چیز لانا چاہتے ہیں یعنی select کمیٹی کے بارے میں یا کسی اور چیز کے بارے میں تو وہ تحریک زیر غور آئے گی - پہلے جب تک یہ پروسیجر مکمل نہ ہو - اس وقت تک وہ اسکو move نہیں کر سکتے - ممکن ہے یہ بل اسلامی مشاورتی کونسل کے پاس چلا جائے - جب یہ تحریک نامنظور ہو جائے گی اسکے بعد ان کی تحریک آئے گی -

مسٹر شوکت محمود - جناب والا - جب یہ بل بذ خود select کمیٹی کو جا رہا ہے تو وہاں جاکر اگر یہ اپنا اعتراض پیش کرنا چاہیں گے تو پیش کر سکتے ہیں - وہاں جاکر انہیں اس قسم کے خیالات کا اظہار کرنا چاہئے - اگر کمیٹی چاہے گی تو علما دین سے بھی مشورہ کرے گی - جو بھی وہ مناسب خیال کرے گی اسکے مطابق عمل کرے گی - دوسرے حزب اختلاف کر ممبر صاحبان بھی اس کمیٹی میں شامل ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے جس چیز کی طرف آپکو متوجہ کیا ہے وہ ضابطہ کار کی خلاف ورزی کی طرف ہے - ان کو اصل مسئلہ پر بحث مقصود نہیں ہے کہ یہ مسودہ قانون مجلس منتخبہ کو جائے یا نہ جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان — جناب والا ! میں قواعد انضباط کار کے قاعدہ (۱) ۷۷ کی طرف آپکی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں جو بالکل واضح ہے - اس میں یہ درج ہے کہ -

"If a member raises objection that a Bill as a whole, or any part of the Bill, is repugnant to the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Quran and Sunnah, the Assembly may, by a motion, refer the question to the Advisory Council of Islamic Ideology for advice whether the Bill or any part thereof is or is not repugnant to the teachings and requirements of Islam."

پہلے میری موشن آئے گی - اسکے بعد انکی موشن آئے گی -

It is a motion, Sir, and not an amendment.

Mr. Speaker: Yes, Haji Muhammad Saifullah Khan to more his motion.

حاجی محمد سیف اللہ خان - شکریہ ! جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مسودہ قانون (پابندی) جہیز و تحائف شادی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء اسلامی نصب العین کی مشاورتی کونسل کو یہ مشورہ حاصل کرنے کے لئے سپرد کر دیا جائے کہ آیا مسودہ قانون مذکور یا اس کا کوئی حصہ قرآن پاک اور سنت مطہرہ میں مندرج اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے منافی ہے یا نہیں -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب - والا میں اس ضمن میں آپکی خدمت میں عرض کرونگا کہ جو بل آج ہمارے سامنے یوان کے اندر پیش کیا گیا ہے وہ اسلام کے اس بنیادی حکم سے مطابق ہے جس کے تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ ,,انکاح السنتی،، (نکاح میری سنت ہے جو اس سے انکار کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے) کیونکہ جہیز یا تحفے جو شادی کے سلسلہ میں دیئے جاتے ہیں ان کا تعلق براہ راست اس سے ہوتا ہے -

بیگم آباد احمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - جہیز اور شادی دونوں کا آپس سے تعلق نہیں ہے . . .

حاجی محمد سیف اللہ خان - یہ آپ کیا فرما رہی ہیں - مجھے بل تو پیش کرنے دیں - کیا آپ کوئی ترمیم پیش کر رہی ہیں -

ملک غلام نبی - پوائنٹ آف آرڈر - مسٹر سپیکر میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن نے جو کچھ فرمایا ہے - اس کے کہنے کی اجازت اس لئے نہیں تھی کہ ابھی تو یہ بل پیش ہوا ہے - اس پر بحث شروع نہیں ہوئی ہے - یہ مسودہ قانون صرف پیش کیا گیا ہے - قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۷۷ میں یہ لکھا ہے کہ !

Rule 77 (1) : "If a member raises objection that a Bill as a whole, or any part of the Bill, is repugnant to the teachings and requirment of Islam as set out in the Holy Quran and Sunnah, the Assembly may, by motion, refer the question to the Advisory Council. . . . ."

This question arises after we have discussed or entertained the bill and started taking action, or the bill as a whole has been passed or has not been passed. Because in Rule 77 (2) you will find:—

(2) "Notwithstanding the fact that the Assembly has referred the question whether a Bill or any part thereof is repugnant to the teachings and requirmnets of Islam for advice to the Advisory Council of Islamic Ideology, the Assembly may at any time decide to proceed with the Bill, if it considers that in public interest the passage of the Bill should not be postponed till the advice is furnished.

There is no such question. We have not discussed and he has started bringing in all Sunnah and everything which every hon'ble member knows.

Mr Speaker. Haji Sahib you have referred to Rule 77 that:—

> "If a member raises objection that a Bill as a whole or any part of the Bill, is repugnant to the teaching and requirements of Islam as set out in the Holy Quran and Sunnah, the Assembly may, by a motion, refer the question to the Advisory Council of Islamic Ideology for advice whether the Bill or any part thereof is or is not repugnant to the teachings and requirement of Islam."

آپ نے جو موشن دی ہے اس میں کہیں یہ statement نہیں ہے اور آپ کا اعتراض یہ ہے

> "that the Bill as a whole, or any part of the Bill, is repugnant to the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Quran and Sunnah.

on the face of it میں اسے rule out نہیں کر رہا -

But I am telling you as to how my mind is working, so that you may have its notice

یہ موشن in order نہیں ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں آپ کی توجہ اپنی اصل موشن کی طرف دلاؤں گا - اسکو ریکارڈ سے آپ نکلوائیں اور پڑھیں کہ وہ کیا ہے - آپ خود جو کچھ دیں مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ہے -

ملک غلام نبی - آپ کے پاس نقل ہوگی آپ اس کو پڑھ لیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں ان سے نہیں لے سکتا ہوں - جناب والا - مجھے وہ موشن دکھائی جائے -

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - عرض یہ ہے کہ کیا فاضل ممبر قرآن شریف کی کوئی آیت چھوڑ کی حمایت میں بتا سکتے ہیں -

(اس مرحلہ پر سیکرٹری اسمبلی نے حاجی محمد سیف اللہ صاحب کو موشن دکھائی) -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ تو پھر آپ نے مجھے اپنی کاپی دیدی ہے - میں تو اپنی وہ کاپی مانگ رہا ہوں جو میں نے لکھ کر بھیجی ہے اور جو میری قلم کی لکھی ہوئی ہے وہ کاپی مجھے دیں -

بیگم آباد احمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - جہاں تک جہیز کا تعلق ہے - میں انہیں بتا رہی ہوں کہ جہیز تو ضروریات زندگی ہے - مہر اللہ میاں نے عورتوں کی حفاظت کے لئے بنایا ہے - اس میں آپ نے کوڑیوں کی چیز یعنی ۳۲ روپے کی عورت کو حیثیت دی ہے کہ شرعی مہر یہ ہے - یہ غلط قسم کی چیز ہے - جہیز تو ضروریات زندگی میں شامل ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دیا اور اپنی حیثیت کے مطابق دیا ہے - مگر شریعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں - جہیز کا نکاح سے کوئی تعلق نہیں - بلکہ یہ ضروریات زندگی میں شامل ہے جو ایک نیا گھر بسانے کے لئے دیا جاتا ہے - مت چھچھوری چیزوں میں مذہب کو کھلونا بنائیں -

بیگم بلقیس حبیب اللہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - یہ جو جہیز کا مسئلہ ہے یہ واقعی اسلامی چیز نہیں ہے - یہ دوسری قوموں سے اپنایا گیا اور یہ معاشرے میں ایک گندگی پیدا کرتا ہے لیکن جہاں تک مہر کا تعلق ہے ایک اسلامی مسئلہ ہے اس سے ہم انکار نہیں کرتے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں نے تو ابھی اپنا نقطہ نظر پیش نہیں کیا اور وہ اس کو غلط طور پر اور غلط پیرائے میں لے رہے ہیں -

بیگم بلقیس حبیب اللہ - جناب والا - پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا آپ ان کو بند کیجئے یہ ان کی زیادتی ہے دوسروں کو بھی کچھ کہنے کا موقع دینا چاہئے - یہ خواتین کا مسئلہ ہے مرد اس کے متعلق کیا جان سکتے ہیں -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب مجھے ان کا پوائنٹ آف آرڈر سن لینے دیجئے -

بیگم بلقیس حبیب اللہ - جہیز کا مسئلہ جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ نکاح سنت نبوی ہے اسی طرح جہیز جو ہے یہ بھی سنت ہے - حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جو جہیز دیا گیا تھا وہ بالکل غریبانہ طور پر دیا گیا تھا اور وہ جہیز نہیں کہلاتا تھا لیکن اس کے برعکس جو جہیز آج کل رائج ہے شروع سے لیکر آج تک وہ دوسری قوموں سے اپنایا گیا ہے -

مسٹر سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے - یہ تو پھر اس کے فوائد اور نقصانات پر بات شروع ہو گئی ہے -

مسٹر جاوید حکیم قریشی - جناب والا - اس بل میں کوئی چیز قرآن اور حدیث کے خلاف نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - وہ تو اس بات پر پہنچے ہی نہیں ہیں - کہ کوئی ایسی دفعہ تھے یا نہیں ہے -

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی - پوائنٹ آرڈر - میرا جناب والا - پوائنٹ آف آرڈر کی کچھ حدود ہوتی ہیں لیکن یہاں جب بھی کسی معزز ممبر کی طبیعت چاہتی ہے وہ اٹھ کر پوائنٹ آف آرڈر اٹھا دیتا ہے اور تقریر کرنی شروع کر دیتا ہے

(قطع کلامیاں)

جناب والا - میں اپنے بھائیوں کو یہ بات سمجھا رہا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر کیا چیز ہے -

مسٹر عبدالقیوم بٹ - ہمیں اچھی طرح پتا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر کیا ہوتا ہے - آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ آپ میں سے کچھ آدمی ایسے ہیں جو انگریزی نہیں سمجھتے -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - آپ قاعدہ ۱۲۲ کے متعلق فرما رہے تھے - اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی رکن یہ اعتراض اٹھائے کہ مسودہ قانون مجموعی طور پر قرآن و سنت میں مندرج اسلامی تعلیمات

کے منافی ہے - تو اسمبلی ایک تحریک کی رو سے اس مسئلہ کو اسلامی مشاورتی کونسل میں اس بارے میں مشورہ حاصل کرنے کے لئے سپرد کریگی - اس لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ حاجی سیف اللہ صاحب کی اصل wording کو جو تلاش کیا جا رہا ہے اس کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ اعتراض کوئی ممبر بھی اٹھا سکتا ہے اس کی نشاندھی کر سکتا ہے اور اسمبلی میں وہ تحریک پیش ہو سکتی ہے -

مسٹر سپیکر—اس پر اعتراض نہیں ہے -

چودھری امان اللہ لک—اگر غور سے پڑھا جائے تو جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ''اعتراض،، کا لفظ ہے ''تحریک،، کا لفظ نہیں ہے - ''موشن،، کا لفظ نہیں ہے -

مسٹر سپیکر—موشن میں یہ اعتراض ہونا چاہئے مگر یہ نہیں ہے کہ اعتراض پہلے اٹھائیے اور اس کے بعد موشن دے - اس کا باقاعدہ ایک طریقہ کار دیا ہوا ہے -

چودھری امان اللہ لک—جناب والا وہ اعتراض اٹھا سکتے ہیں کہ وہ اسلام کے مطابق ہے یا نہیں یا یہ کہ وہ اسلام کے نظریات کے خلاف ہے - اس اسمبلی کو غور کرنا ہوگا - تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اصل کاپی تلاش کرنیکی ضرورت نہیں ہے اور قاعدہ ۷۷ کے تحت تحریری طور پر اس پر موشن دینے کی ضرورت نہیں ہے -

ملک غلام نبی—پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں آپکی رولنگ چاہتا ہوں - قاعدہ (۲)۷۷ میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ -

Rule 77 (2) : "Notwithstanding the fact that the Assembly referred the question . . . "

ان کا استدلال بھی یہی ہے کہ اسکو refer کریں -

"Whether a Bill or any part thereof is repugnant to the teachings and requirements of Islam for advice to the Advisory Council of Islamic Ideology, the Assembly may at time decide to proceed with the Bill."

یہ جس چیز کی اجازت آپ دے رہے ہیں اسکی اجازت تو وہ ہم سے مانگ رہے ہیں کہ اس کو ایڈوائزی کونسل میں بھیج دیا جائے -
Even then we can proceed with the Bill in spite f the findings of the Advisory Committee. Why should we waste the time of this Hon' ble House .

مسٹر سپیکر—زیر غور مسئلہ یہ ہے جو موشن ہے یہ درست حالت میں ہے یا نہیں -

ملک غلام نبی —یہ درست حالت میں نہیں ہے -

وزیر اخلاق - جناب والا وقت بچایا جا سکتا ہے - فاضل ممبر نے جو تحریک پیش کی ہے اس کا اصل متن ڈھونڈا جا رہا ہے اس میں واقعی اگر تمام تقاضوں کو پورا کیا گیا ہو تو پھر وہ اپنی موشن پیش کریں اور اس پر اپنی Short Statement دیں اس کے بعد آپ اسے برائے منظوری ایوان کے سامنے پیش کر دیں -

مسٹر سپیکر - اس میں لکھا ہے کہ موجودہ قانون (پابندی) جہیز و تحائف شادی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء اس میں جزوی طور پر قرآن اور سنت میں مندرج اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے منافی ہے - اس لئے اس بل کو اسلامی نصب العین کی مشاورتی کونسل سے مشورہ حاصل کرنے کے لئے اس کے سپرد کیا جائے -

حاجی محمد سہیٹ اللہ خان - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا - کہ یہ بل جہیز اور تحفے تحائف پر پابندی کے لئے پیش کیا گیا ہے - جہاں تک اس کے نام کا تعلق ہے یا اس کے اغراض و مقاصد کا تعلق ہے - اس سے مجھے بہت حد تک اتفاق ہے - میں اس چیز کا حامی ہوں کہ جتنا بھی زیادہ سے زیادہ ہو سکے اس قسم کی سماجی برائیوں کا خاتمہ کیا جائے مگر سماجی برائی ہم وہ برائی کہینگے جسے اسلام بھی برائی سمجھتا ہو کوئی چیز جسے اسلام برا نہیں سمجھتا ہم اپنے عمل سے اسے برا کر دیتے ہیں - تو میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کے اغراض و مقاصد برے نہیں ہیں -

ملک غلام نبی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - یہ کس طرح سمجھا گیا ہے - کہ بل جو ہم پاس کر رہے ہیں وہ اسلام کے خلاف ہے -

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر - جناب والا - میں آپ کے توسط سے عرض کروں گی کہ وہ اس کے متعلق کوئی حوالہ دیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں - جن میں ایک مہر بھی ہے -

جناب والا - میں یہ عرض کرونگا کہ مہر ایک رواج ہے اور اس پر بہت سے لوگ عمل کیا کرتے ہیں اور مہر پر کوئی پابندی نہیں لگایا کرتے -

Mrs. Syeda Abida Hussain : The honourable member has somehow got the facts mixed up. 'Mehr, and ,Jahez, are two different things. 'Mehr, in fact, is part of Islamic principles. Jahez has nothing to do with Islam. The member is not himself very clear in his mind. He should sort out his thoughts before he inflicts on us the thoughts which have nothing to do with Islam.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - مجھے بے حد افسوس ہے کہ میری محترمہ بہن نے غلط سمجھا ہے - میں مہر کے بارے میں کہہ رہا تھا کہ یہ رواج ہے کہ لوگ unlimited لکھایا کرتے ہیں اور اس میں کسی قسم کی limit نہیں رکھا کرتے - بظاہر معاشرہ یہ کوشش کرتا ہے کہ کم سے کم لکھایا جائے اور اسلام میں بھی پابندی نہیں لگائی گئی -

Mr. Speaker: The member should be relevant to the motion. Let this House not be addressed in such a wider periscope. The member should restrict himself to the motion please.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جسطرح مہر کے بارے میں ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے ممبر پر کھڑے ہو کر ایک تجویز پیش کی کہ میں چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے لئے مہر کی ایک حد مقرر کر دی جائے اور اس سے زیادہ کوئی شخص نہ کرے - یہ سن کر ایک بڑھیا کھڑی ہو گئی - اس بڑھیا نے کہا .....

Mrs. Syeda Abida Hussain : Sir, it is not 'Mehr' which is under discussion. We are discussing 'Jahez'. The two are distinct and the member should not mix them up.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں بھی ان کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ میں اپنے اصل موضوع کو واضح صحیح کرنے کے لئے یہ استعمال کر رہا ہوں -

Mr. Speaker:—Please be relevant to your motion otherwise I will have to ask you to resume your seat. It is now seven minutes that you have been speaking but still you have not touched your motion.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ جسطرح اس وقت ایک بڑھیا کھڑی ہو گئی تھی اور اس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو کہا کہ جس چیز پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پابندی نہیں لگائی - تمہیں کوئی حق نہیں ہے کہ اسپر کوئی پابندی لگاؤ یہی چیز میں کہہ رہا ہوں کہ آپ اگر معاشرے کی اصلاح چاہتے ہیں تو اس کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم اسلامی حدود کے اندر رہیں اور اپنے آپ کو مسلمان بنائیں -

Mr. Speaker:—But you are not touching your motion. You are actually giving a lecture how to be a good Muslim.

میاں منظور احمد موہل - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - فاضل ممبر اصل میں اس مسئلہ سے ہٹ گئے ہیں جو زیر بحث ہے سب سے پہلے یہ بتایا جائے کہ کونسا رول repugnant ہے - پہلے یہ بتائیں اسکے بعد تقریر شروع کریں -

مسٹر سپیکر - I have already pointed that - آپ تشریف رکھیں - میں نے ان سے پوچھا ہے کہ ان کا اعتراض کیا ہے ؟

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری - پوائنٹ آف آرڈر - میرے محترم بھائی نے ایک حدیث کے بارے میں غلط بیانی کی ہے اس میں یہ تھا کہ ایک عرب عورت نے قرآن حکیم کی ایک آیت کے متعلق کہا تھا جس میں صاف لکھا تھا کہ سونے کا ڈھیر بھی مہر میں دیا جائے - جو نہیں ہو سکتا تھا - اس پر تمام جلیل القدر صحابہ جن میں حضرت عمر فاروق - حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت عبداللہ بن زبیر شامل تھے - تمام پہلے متفق تھے کہ کوئی حد مقرر کی جائے کیونکہ مہر بہت زیادہ ہو رہا تھا اس پر جاہل عرب عورت نے اس سلسلہ میں آیت قرآن پیش کی -

اس کا چونکہ مہر سے تعلق ہے - اسلئے اسلام کو اس معاملہ میں نہیں لایا جا سکتا -

رانا کے - اے - محمود خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - رول ۷۷ میں یہ بالکل واضح ہے - میرے فاضل دوست نے ان الفاظ پر غور نہیں فرمایا جو میں پڑھ کر سناتا ہوں -

I would refer to rule 77 (1) of the Rules of Procedure which says:—

> "If a member raises objection that a Bill as a whole, or any part of the Bill, is repugnant to the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Quran and Sunnah....."

Now, Sir, the words are "as set in out in the Holy Quran and Sunnah". The honourable Member s uld please explain by quotation what is set out in the Holy Quran and Sunnah, in order to substantiate point 'that the his repugant to the Islamic order.'

He should tell us in actual word 'what is set out in the Quran or the Sunnah.!'

وہ اپنے دائرہ کو محدود کریں - ادھر ادھر کی باتیں نہ بیان کریں - ابھی تک بل کے بارے میں انہوں نے کلام پاک اور حدیث کا کوئی حوالہ نہیں دیا وہ کوئی کام کی بات کریں اور وقت بچائیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ حدیث کے بارے میں کہا جاتا ہے ۔ کہ quote نہ کریں بلکہ کام کی باتیں کریں۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ میرا اعتراض صرف اتنا ہے ۔ جیسے میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ بحیثیت انسان کے ۔ بحیثیت شہری کے ۔ میں اس چیز کے حق میں ہوں کہ اس پر مناسب پابندیاں لگائی جائیں۔

وزیر اعلیٰ ۔ نکتہ وضاحت ۔ جناب والا ۔ ایک غلط فہمی ہونے کا احتمال ہے ۔ رانا کے۔اے۔ محمود صاحب نے یہ کہا تھا ۔ کہ حدیث سنت اور قرآن میں سے آپ حوالے دے کر ثابت کریں کہ یہ چیز اس کے خلاف ہے ۔ انہوں نے اس کو الٹا بیان کیا ہے ۔ جس سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے ۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ کوئی کام کی بات کریں یعنی حدیث کی بات کریں ۔ سنت کی بات کریں ۔ قران کی بات کریں ۔ دوسری باتیں نہ کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ جہاں تک جہیز پر پابندی کا تعلق ہے ۔ بحیثیت انسان اور بحیثیت شہری کے ۔ میں اس چیز کے حق میں ہوں ۔ کہ ان پر مناسب پابندیاں لگائی جائیں ۔ مگر اس کے ساتھ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسی پابندیاں لگاتے وقت ۔ کہیں ایسے اصلاحی قوانین نافذ کرتے وقت ہم اسلام اور شریعت سے روگردانی نہ کر جائیں ۔ اور اس کے منافی کوئی قانون نہ بنا بیٹھیں ۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں ۔ اسلام نے جہیز پر کوئی پابندی نہیں لگائی ۔

میں نے اپنی موشن میں بھی یہی لکھا تھا کہ میرے نزدیک جزوی طور پر یہ بل قرآن اور سنت کے منافی ہے ۔ اس لئے اس بارے میں ہمیں اس کو اسلامک ایڈوائزری کونسل کی رائے لینے کے لئے بھیج دینا چاہئے کہ کیا یہ شق کہ جہیز پر پابندی لگائی گئی جائے کہیں اسلام کے منافی تو نہیں ہے ایسا نہ ہو کہ جس طرح ہم سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہم سمجھیں وہ صحیح ہے بلکہ اس بل پر جو فیصلہ کونسل دے

گی وہی ہمارے لئے لائحہ عمل ہوگا - اس سے پہلے ہمارے ہاں ایسے قوانین نافذ ہیں اور وہ قوانین ہمارے شادی بیاہ کے متعلق ہیں - (قطع کلامیاں) میری بات پر آپ رائے زنی نہ کریں پھر الزام مجھ پر آتا ہے کہ میں اپنا نقطہ نظر واضح نہیں کر پاتا اور یہ صاحبان کھڑے ہو جاتے ہیں -

جناب والا - میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ میں ان چیزوں کے خلاف نہیں ہوں - میں پھر وضاحت سے کہتا ہوں کیونکہ ہمارے ملک میں ایسے قوانین موجود ہیں اور اسلام یہ کہتا ہے کہ آپ لڑکی یا لڑکے کا نکاح جس وقت چاہیں کر سکتے ہیں مگر ہمارے ملک میں ایسے قانون ہیں - - - -

شیخ عزیز احمد - آپ کوئی حوالہ بتائیں جو قرآن و سنت کے خلاف ہو -

حاجی محمد سبحان اللہ خان - میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ میں ان چیزوں کے خلاف نہیں ہوں میں چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا قانون آئے - - - - -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - محرک نے اپنی تقریر کر لی ہے اب میں آپ سے تقریر کرنے کی اجازت چاہتا ہوں اور اس کے بعد یہ تحریک ایوان میں منظوری یا نامنظوری کے لئے پیش کر دی جائے -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں یہ عرض کروں گا کہ میرا نکتہ اعتراض یہ ہے کہ یہ موشن نہیں ہے - اس بل کے متعلق میرا خیال ہے جو میرے فاضل دوستوں کے ذہن میں نہیں ہے وہ یہ ہے کہ شریعت اور قرآن کے مطابق لڑکی اور لڑکے کو اس کا مخصوص حصہ دیا جائے اور لکھا جائے - اس پر میرے خیال میں کسی کو اعتراض نہیں ہوگا اس میں منقولہ اور غیرمنقولہ جائداد کا ایک مخصوص حصہ دیا جانا درج ہے - میں عرض کروں گا کہ وراثت کے طور پر درج ہے اور وراثت کے طور پر سوال پیدا ہوتا - - - - - -

Mrs. Syeda Abida Hussain—Mr. Speaker, will the honourable members of the opposition kindly not inflict us with ignorance unnecessarily. What the first honourable member spoke about was not connected with Islam. Now what the present honourable member is speaking about has nothing to do with Jalez. That pertains to the laws of inheritance.

چودھری امان اللہ لک - جناب والا میں اسی طرف آ رہا ہوں -

مسٹر سپیکر—یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں -

Mrs SYED ABIDA HUSSAIN: Sir will the honble member listen to me what I am saying.

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر- اب سے ۳۰ منٹ پہلے معزز رکن امیر عبداللہ صاحب نے پوائنٹ آف ارڈر نکتہ اعتراض کا مطلب بتانے کے متعلق کہا تھا - میں سمجھتا ہوں کہ ان کا جو اعتراض تھا وہ ایوان کے ہر رکن پر غالباً حاوی ہوتا ہے- اس لئے تقریر کی اجازت نہیں دی جا سکتی -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں تقریر نہیں کر رہا تھا دفعہ ۷۷ کے تحت اس بل پر جو کہا گیا ہے اس کے متعلق عرض کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر آپ اس کے متعلق کوئی تحریک پیش کریں-

قائد ایوان اب تقریر فرمائیں -

وزیر اعلیٰ - جناب سپیکر حاجی سیف اللہ خان صاحب نے یہ تحریک پیش کی ہے کہ یہ بل جزوی طور قران سنت کے منافی ہے اس حد تک ان کا ارشاد بجا تھا چونکہ وہ یا اور کوئی ممبر صاحبان جن کے متعلق انہیں علم ہو وہ نہیں سمجھ سکتے - وہ ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ آیا موجودہ بل قران اور سنت کے منافی ہے یا عین مطابق ہے - اس لئے ایڈوائزری کونسل کی رائے طلب کر لی جائے - اس حد تک تو مناسب معلوم ہوتا ہے لیکن انہوں نے اسلام اور سنت کا واسطہ دیا ہے حوالے نہیں دیئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں

کہ آج تک اسلام کے بارے میں جو تصورات اور اعتقادات عوام کے سامنے پیش کئے جاتے رہے ہیں وہ ان طبقوں کا اسلام رہا ہے جن کی رو سے عوام کا استحصال جائز اور درست ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

انہی تصورات کی بدولت معاشرہ میں اونچ نیچ پیدا ہوئی ہے اور انہیں تصورات کی بدولت ہندوانہ رسومات و قیود نے ہمارے معاشرے میں قدر و منزلت حاصل کی ہے اور ہماری عادات بن چکی ہیں - اب عوام ان رسومات کو ختم کرنا چاہتے ہیں - اس لئے مختصر طور پر عرض کروں گا کہ اس لعنت کو ختم کرنے کے لئے ہم نے یہ قدم اٹھایا ہے اور یہ بل پیش کیا ہے - ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بھی ابھی ناکافی ہے ہم اس سے بھی بہت آگے جانا چاہتے ہیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا- سارے دوست جانتے ہیں کہ مسلم ممالک میں جنکے متعلق اکثر ہمارے کرم فرما یہ کہتے ہیں کہ وہاں سچا اسلام نہیں ہے ٹھیک ہے ساری دنیا سچے اسلام کی علمبردار نہیں ہے - ہم اعتقاد رکھتے ہیں ،ایمان رکھتے ہیں، لیکن عمل کے لحاظ سے ہم سچے مسلمان نہیں ہیں - ان تمام ممالک میں جہیز کی لعنت نہیں ہے - یہ جہیز کی لعنت ہم نے ہندوؤں سے لی ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا -ہندو معاشرے کی جو جو بھی لعنت ہم پر مسلط کی جا چکی ہے- وہ ہم نے خود قبول کی ہے - اب ہم نے ان کو ترک کرنا ہے اور غیر شعوری طور پر ہمارے اکثر دوست ان لعنتوں کو جواز بخش رہے ہیں - اسلئے یہ بل جو ہم پیش کر رہے ہیں اس کو ناکافی نہیں سمجھتے جناب والا- میں تجویز کرتا ہوں کہ ایوان کی رائے لی جائے کہ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب کی تحریک منظور کی جائے یا نامنظور کی جائے -

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب والا۔ چونکہ شرعی مسئلہ چل نکلا ہے اور یہ مسئلہ بھی شرعی نوعیت کا ہے۔ اس لئے میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں -

وزیر اعلیٰ—جناب قواعد کی رو سے محرک نے تقریر کر لی ہے۔ اس کے بعد میں نے جواب دیا اب مزید بحث نہیں ہونی چاہئے -

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب والا۔ میں آپ کی اجازت سے عرض کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں تو عرض کروں گا -

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان—جناب سپیکر۔ آپ ہاوس کا decorum بحال کریں اور انہیں چاہئے کہ وہ ہمارے قائد کا احترام کریں اور ان کو interrupt نہ کریں -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر—آرڈر۔آرڈر -

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب والا۔ میں آپ کی اجازت سے عرض کرنا چاہتا ہوں مسئلہ چونکہ شرعی اور دینی ہے اس لئے میں اس کے متعلق چند گذارشات پیش کرنی چاہتا ہوں - ملک صاحب نے بجا طور پر فرمایا ہے کہ جہیز کی لعنت ہندو تہذیب سے ہمیں ملی ہے یہ بات بالکل درست ہے -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر —میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کس موضوع پہ بول رہے ہیں - اس کے بعد فیصلہ کروں گا کہ میں ان کو اجازت دوں یا نہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد — اگر میرے دوستوں کو یہ کچھ سننا ناگوار ہے کہ میں ان کے قائد کی تلوئد میں چند الفاظ کہہ دوں جو شرعی طور پر صحیح ہوں تو میں نہیں کہتا -

وزیر قانون — جناب والا - میری گزارش یہ ہے کہ جب اتنے بڑے علامہ ہاؤس میں موجود ہیں تو ایڈوائزری کونسل کو یہ بل کیوں بھیجا جا رہا ہے علامہ صاحب سے رائے کیوں نہیں لے لیتے -

راٹھا پھول محمد خان —پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر وزیر قانون صاحب نے ابھی فرمایا ہے کہ اس کو وہاں نہ بھیجا جائے یہاں بھی بڑے علامہ ہیں- ان سے رائے لے لی جائے - میں جناب کی وساطت سے ان سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کے فیصلے پر جناب اتفاق کریں گے -

مسٹر عبدالقیوم بٹ — بالکل نہیں -

راٹھا پھول محمد خان — تو پھر ان کو بند کیجئے کہ ایسی بات نہ کریں -

مسٹر سپیکر — اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے کہ مسودہ قانون (پابندی) جہیز و تحائف شادی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ اسلامک نصب العین کی مشاورتی کونسل کو یہ مشورہ حاصل کرنے کے لئے سپرد کیا جائے کہ آیا مسودہ قانون مذکور یا اس کا کوئی حصہ قرآن پاک اور سنت مطہرہ میں مندرج اسلامی تعلیمات او مقتضیات کے منافی ہے یا نہیں -

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

خان امیر عبداللہ خان روکڑی — جناب والا - ہم ڈویژن چاہتے ہیں -

مسٹر سپیکر — آپ لیٹ ہوگئے ہیں -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی — آپ نے ابھی 'نہیں' فرمایا نہیں تھا - اگر آپ فرما چکے ہوتے تو مجھے یہ کہنے کا کوئی حق نہیں تھا -

مسٹر سپیکر — آپ گوشوارہ چہارم میں تقسیم آرا کا طریق کار ملاحظہ فرمائیں - چیلنج کرنے کی سٹیج اس وقت آتی ہے جب میں کہتا ہوں کہ جو اسکے حق میں ,,ہاں،، کہیں جو اسکے خلاف ہیں ,,نہیں،، کہیں اور سپیکر یہ کہے گا کہ میرا خیال ہے کہ فیصلہ ''ہاں،، والوں کے حق میں ہے اسکے بعد یہ چیلنج کرنا پڑتا ہے - لیکن گر یہ سٹیج گذر جائے اسکے بعد یہ چیلنج نہیں کیا جا سکتا - میں نے پہلے کہا ہے کہ میرے خیال میں فیصلہ ,,نہیں،، والوں کے حق میں ہے - پھر اسکے بعد میں نے اسکو دہرایا ہے کہ فیصلہ ,,نہیں،، والوں کے حق میں ہے - اسکے بعد آپ کھڑے ہوئے یعنی میرے تیسری مرتبہ کہنے سے پہلے شیڈول چہارم میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ :

> 1. When a debate has concluded the question before the Assembly will be put from the Chair. Those in favour of the motion will be invited to say 'Aye' and those against it "No" and the Speaker will say," I think the Ayes (or the Noes) have it." If this statement of the Speaker goes unchalleged he will then say twice," The Ayes (or the Noes) have it", and the question before the Assembly shall stand decided accordingly.

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں ایک نہایت اہم مسئلے کیطرف جناب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کیونکہ ہم کئی دنوں سے اس کا شکار ہو رہے ہیں میں جناب سے یہ رولنگ چاہتا ہوں کہ آیا اس ہاؤس میں ایسی کوئی تحریک التوا پیش ہو سکتی ہے جو سنٹر سے متعلق ہو - اس بارے میں آپ کی وجہ قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۶۰ کی طرف دلاؤں گا میں ,,رائے - تا ہے،، جتنی بھی پابندیاں لگائی گئی ہیں مجھے کہیں بھی دکھائی نہیں دیا کہ کوئی تحریک التوا اس لئے پیش نہیں ہو سکے گی کہ اس کا تعلق سنٹر سے ہے - برائے کرم اس میں ہماری رہنمائی فرما دیں -

مسٹر سپیکر - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے - یہ بات بڑی واضح ہے کہ اس چیز پر بحث نہیں ہو سکتی جس کا تعلق صوبائی حکومت سے نہ ہو -

مسٹر شوکت محمود - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ مسودہ قانون مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جائے جو مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ہو :-

۱ - بیگم آباد احمد خان -

۲ - نوابزادہ محمد خان خاکوانی -

۳ - مسز سیدہ عابدہ حسین -

۴ - چودھری جمیل حسن خان منیع -

۵ - سید ناظم حسین شاہ -

۶ - مسٹر شوکت محمود -

۷ - شیخ عزیز احمد -

۸ - ملک شاہ محمد محسن -

۹ - سید تابش الوری اور

۱۰ - راؤ محمد افضل خان -

سید تابش الوری—جناب سپیکر - مجھے اس تحریک کی معنیت پر اعتراض نہیں ہے البتہ فنی طور پر یہ تحریک نامکمل ہونے کے باعث خلاف ضابطہ ہے - اس لیے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ پس پر غور نہ کیا جائے - میں آپ کی توجہ قاعدہ ۷۸(۲) (اے) کیطرف مبذول کراتا ہوں -

> "If the member-in-charge moves that his Bill be taken into consideration, any member move an amendment that the Bill be referred to a Select Committee or be circulated for the purpose of eliciting opinon by a date to be specified in the motion."

Mian Manzoor Ahmad Mohal : Point of explanation,

Sir I invite your kind attention to Rule 78 (3) (a) of the Rules of Procedure:—

> "If the member-in-charge moves that his Bill be taken into consideration, any member may move an amendment that the Bill be referred to a Select Committee or be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by a date to be specified in the motion."

جناب والا۔ اس تحریک میں کوئی تاریخ متعین اور مقرر نہیں کی گئی ہے - اس لیئے یہ موشن نامکمل ہے اور خلاف ضابطہ ہے اور اس پر بحث نہیں ہو سکتی -
اس میں لفظ 'may' ہے 'shall' نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - may اس کو qualify نہیں کرتا - may تو enabling ہے - may تو ممبر کو enable کرتا ہے -

مسٹر شوکت محمود - جناب والا - میں یہ عرض کروں گا کہ 'may' ان تمام شرائط کیلئے بھی ہوگا جو بعد میں آ رہی ہیں - رول میں جو الفاظ ہیں وہ یہ ہیں -

"May move an amendment that the Bill be referred,,

مسٹر سپیکر - وہ تو موشن move کرنے کے متعلق ہے-

Mr. Shaukat Mahmood :—"may" is being used now for moving the amendment. But the second time "may" would also be used, because it has been used earlier. The second condition is that the date be fixed or be specified in the motion. Sir, the word "may" may also be used for that specific purpose.

حاجی محمد سیف اللہ خان—پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - قاعدہ ۷۸ (۲) (اے) کے تحت صرف وہی ترمیم آ سکتی ہے جس میں تاریخ کا تعین ہو - اگر تاریخ کا تعین نہ ہو تو وہ ترمیم ترمیم متصور نہیں ہوتی کیونکہ وہ اس کی تمام شرائط کو پورا نہیں کرتی - اس کو قطعی طور پر ترمیم قرار نہیں دیا جا سکتا - یہ ترمیم خلاف ضابطہ ہے لہذا دوسری موشن لی جائے -

Mrs. Syeda Abida Hussain: Mr. Speaker Sir, I would like

to draw your attention to Rule 78 (2) (b) :

> "If the member-in-charge moves that his Bill be referred to a Select Committee, any member may move an amendment that the Bill be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by a date to be specified in the motion."

I think this is quite clear, and the amendment is in order.

سردار صغیر احمد—پوائنٹ آف انفرمیشن - جناب والا - میں اس نکتہ اعتراض کی وضاحت چاہتا ہوں تاکہ یہ چیز ہماری سمجھ میں بھی آ جائے -

مسٹر سپیکر—انہوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اس میں میعاد مقرر ہونی چاہئے - جس میعاد کے اندر اندر یہ مجلس منتخبہ اپنی رپورٹ پیش کرے -

سردار صغیر احمد—جناب والا - اگر آپ اجازت دیں تو میں حاجی محمد سیف اللہ خان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ ۷۸ (۲) (اے) جو تاریخ کے متعلق ہے یہ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے ہے کہ کس وقت تک اسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے ملتوی کیا جائے - ۷۸ (۲) (اے) اس طرح سے ہے کہ -

> اگر رکن متعلقہ یہ تحریک پیش کرے کہ اس مسودہ قانون کو زیر غور لایا جائے تو کوئی بھی رکن یہ ترمیم پیش کر سکتا ہے کہ مسودہ قانون ایک مجلس منتخبہ کے سپرد کر دیا جائے یا اسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے اس تاریخ تک متداول کیا جائے جس کی تصریح تحریک میں کی جائے -

Mr. Speaker:—I would like to be enlightened about Rule 137 (1) and Rule 158 (1) coupled with the rules under discussion.

حاجی محمد سیف اللہ خان—جناب والا - یہ اس سے متعلق ہے جو بل آپ کسی مجلس قائمہ کے سپرد کریں -

مسٹر سپیکر—آپ پہلے قاعدہ ۱۵۸ پڑھیں پھر قاعدہ ۱۳۷ پڑھیں۔

Haji Muhammad Saifullah Khan :—Rule 158 (1)
"The rules pertaining to Standing Committees shall apply to all Committees if not inconsistent with the rules particularly applicable to that Committee."

بالکل صحیح ہے ۔ یہ تو اس شکل میں ہے کہ پہلے موشن in order ہو یہ تو کمیٹیوں کے متعلق ہے۔ پہلے آپ موشن دیکھئے کہ آیا یہ in order ہے ؟ جس طرح قاعدہ ۷۸ (۲) میں لکھا گیا ہے کہ آیا موشن اس کے مطابق ہے ۔ ہمیں تو یہ اعتراض ہے کہ موشن اس کے مطابق نہیں ۔ کمیٹیوں کے قواعد یا اختیارات سے ہمیں کوئی سروکار نہیں ۔ وہ تو اس سے متعلق ہے ۔

نوابزادہ محمد خاں خاکوانی — جناب والا ۔ میرے خیال میں یہ موشن بالکل in order ہے جیسے رانا شوکت محمود صاحب نے اول ۷۸ (۲) (الف) کا حوالہ دیا ہے کہ ۔

"If the member in-charge moves that his Bill be taken into consideration, any member may move an amendment that the Bill be referred to a Select Committee."

This is within the Rules and it is not a must.

"be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by a date to be specified in the motion."

Now they have given him a choice. He has taken the first choice.

مسٹر سپیکر— Orignal قواعد چونکہ انگریزی میں ہیں۔ اس لئے اس میں دو چیزیں نوٹ کرنے والی ہیں ۔

".....by a date to be specified in the motion....."

یہ select کمیٹی کو qualify کرتی ہے ۔ اور دوسری

".....circulated for the purpose of eliciting opinion thereon.....".

کو qualify کرتی ہے -

آیا دونوں کو qualify کرتی ہے یا صرف دوسرے کو qualify کرتی ہے- پھر بعد میں قاعدہ ۱۳۷ اور ۱۰۸ کا حوالہ دیا ہے -

I would like to be enlightened about these rules.

Mr. Shaukat Mahmood—Sir, as I have already stated, the word "may" is for both the conditions.

Mr. Speaker—"may" enables a member, and after that what he has to do is to satisfy the conditions given thereafter.

وزیر اعلیٰ—جناب والا - یہ بالکل واضح ہے کہ —

> "If the member-in-charge moves that this Bill be referred to a Select Committea, any member may move an amendment that the Bill be circulated for the purpose of eliciting opinion....."

یہ اس کیلئے نہیں بلکہ جب public opinion eliciting کرنی ہو تب تاریخ ضروری ہے - select کمیٹی کیلئے ضروری نہیں ہے -

سردار صغیر احمد—جناب والا - یہ رول بالکل واضح ہے اس میں آسانی پیدا کرنے کیلئے کہا گیا ہے کہ تاریخ تک متداول کیا جائے -

مسٹر سپیکر—اردو govern نہیں کرتی ہے - یہ ٹھیک ہے کہ اردو ہماری قومی زبان ہے مگر قواعد original انگریزی میں ہیں -

Malik Ghulam Nabi—Point of Order. Mr. Speaker Sir, I draw your kind attention to Rule 164 :—

> "A motion or amendment may not be moved in a form different from that in which it appears on the notice, unless the Speaker, in his discretion, permits it to be moved in an altered form".

Sir' we can get over this difficulty.

Mr. Speaker—I don't propose to remove the difficulty, if there is any .

سید تابش الوری—جناب والا - پہلا نکتہ یہ ہے کہ آیا specific time دونوں پر حاوی ہے یا ایک پر حاوی ہے - میرے خیال میں کلاز بالکل واضح ہے یہ دونوں پر حاوی ہے کیونکہ ایک کلاز میں دو choice اکھٹے کر دیئے گئے ہیں - اسکے بعد آپ نے رول ۱۳۷ کا

حوالہ دیا ہے - اس میں آپکو اختیار ضرور حاصل ہے لیکن وہ اختیار رول ۷۴ کے تحت حاصل ہے -

"Report of the Committee shall be presented within the time limit fixed by the Speaker under Rule 74".

مسٹر سپیکر—جب تک آپ قاعدہ ۱۵۸ کو نہیں پڑھتے قاعدہ ۷۴ مکمل نہیں ہوتا -

سید قابش الوری—جناب والا - قاعدہ ۷۴ میں یہ ہے کہ جب کوئی بل پیش ہو آپ اسے سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کر دیں -

مسٹر سپیکر—جب آپ قاعدہ ۱۵۸ پڑھ لیں گے تو پھر قاعدہ ۱۳۷ پر اپنے comments کریں -

حاجی محمد سیف اللہ خان— جناب والا - قاعدہ ۱۵۸ بالکل واضح ہے- اس میں ہر وہ چیز ناجائز ہوگی جو رولز سے inconsistent ہوگی - اس میں رول واضح ہے اس لئے وہ لاگو نہیں ہوتا - سٹینڈنگ کمیٹی کے جو رولز ہیں ٹھیک ہے کہ جس وقت کمیٹی غور کرنا چاہے جو رولز سٹینڈنگ کمیٹی کے ہوں گے وہ اس پر تو لاگو ہو سکتے ہیں لیکن اس حد تک جس حد تک رولز inconsistent ہوں گے - جس جگہ رول بالکل واضح ہوتا ہے وہاں پر اس قسم کی interpretation یا رول ۱۵۸ حاوی نہیں ہوتا -

وزیر خزانہ - (مسٹر محمد حنیف رامے) جناب والا - میں آپکی توجہ اس امر کی جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ بے شک آپ نے فرمایا ہے کہ اردو ہماری قومی زبان ہے اور جو اردو کا ترجمہ ہے اس کے مقابلے میں انگریزی کا ترجمہ جو ہے اسکو ہم follow کریں گے - یعنی انگریزی کا جو اصل text ہے اسے آپ follow کریں گے -

جناب والا - میں آپ سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اردو کا جو آپ نے ترجمہ کیا ہے یہ اس پوزیشن میں نہیں کہ ہم اس کے بارے میں یہ صورت پیدا کریں کہ جب بھی کوئی اختلافی امر آئے ہم کہیں کہ اردو کا ترجمہ ہے اسکو ہم follow نہیں کریں گے - ایک تو یہ بات تھی -

جناب والا - جب یہ ترجمہ کیا گیا تو یہ ظاہر ہے یا آپکے چیمبر میں کیا گیا یا اسکو آپ کے عملہ نے کیا یا میں سمجھتا ہوں کہ محکمہ قانون کے ماہرین لاء نے اسکا ترجمہ کیا - اس صورت میں یہ ماہرین کی رائے ہے - جہاں تک انگریزی زبان کا تعلق ہے اس میں بھی یہ بات نہایت واضح ہے "or" کے لفظ کے بعد جیسے اردو میں ہم "یا" کہیں گے یہ date کی fixation کا مسئلہ آتا ہے لیکن اردو ترجمہ میں اس بات کو اتنی وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے کہ یہ تاریخ کا مسئلہ صرف اور صرف رائے عامہ معلوم کرنے سے تعلق رکھتا ہے - اس لئے جہاں آپ ایک رول کے ساتھ دوسرے رول کو ملا کر فیصلہ کرنے کی کوشش فرما رہے ہیں وہاں ان دو texts (اردو ترجمہ کا اور انگریزی text) کو سامنے رکھ کر دیکھیں اس میں یہی interpretation موجود ہے - اسکو نظر انداز کیا جائے - اس اعتبار سے یہ بات نہایت واضح ہے کہ کوئی بھی رکن ترمیم پیش کر سکتا ہے کہ مسودہ قانون ایک مجلس منتخبہ کے سپرد کر دیا جائے - یہ بات یہاں مکمل ہو جاتی ہے - اس سے اگلے حصے میں تاریخ کا مسئلہ درپیش آتا ہے -

مسٹر شوکت محمود- جناب والا - انگریزی کے text میں یہ چیز بالکل واضح ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان- پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ قانون کے تحت صرف وہ قانون قابل قبول ہوتا ہے جس کی implementation کے وقت جو زبان اختیار کی گئی ہو-

مسٹر سپیکر- یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

Mr. Shaukat Mahmood:—Sir, it is very clearly given in Rule 78 (2) (a) that:—

> "If the member-in-charge moves that his Bill be taken into consideration, any member may move an amendment that the Bill be referred to a Select Committee"

This is one part, The second part says that, if there is any difference, it be referred to a Select Committee or otherwise be circulated for eliciting public opinion thereon. In that case, a

date is to be fixed but there is no provision that a date be fixed for moving an amendment to the Bill and then presented to the Select Committee. As I have already said, there are two different parts in sub-rule (2) (a). There is one part before the word "or" and the second part is after the word "or". It is quite clear.

Mrs. Syeda Abida Hussain:—Sir, sub-rule (2) (a) of Rule 78 actually solidifies this point because it says:—

> "If the member-in-charg emoves that his Bill be referred to a Select Committee, any member may move an amendment that the Bill be circulated for rhe purpose of eliciting opinion thereon by a date to be specified.

Sub-rule (2))b). in fact, assists the choice in (a).

Mr. Speaker—I propose to agree with the statement, made by the Leader of the House and Minister for Finance that if the interpretation of Mr. Alwari is accepted, the amendment would become absurd. I would now analyse. sub-rule (2) of Rule 78 says,—

> "At this stage amendments to the Bill may not be moved, but.—
>
> (a) if the member-in-charge moves that his Bill be taken into consideration, any member may move an amendment that the Bill be referred to a Select Committee. . . .

Now, for the purposes of reading out, let us omit the words "or be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon". and then read out the sub-rule "by a date to be specified in the motion." I think, it would not carry any sense.

The member should please try to read it. I would like to explain it. Now, remove the words from "or" to the words "thereon", bracket these two lines and then try to read the sentence.

> ". . . . . be referred to a Select Committee by a date to be specified in the motion;"

It would not carry any sense.

سید کابش الوری - جناب والا - یہ بالکل واضح ہے کہ select کمیٹی اس تاریخ کو رپورٹ پیش کرے گی -

مسٹر سپیکر - یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ رپورٹ بھیجے گی -

It is not contained here. There is nothing contained in it to the effect that a report will be submitted. Mr. Tabish Alwari has been arguing on the basis that rule 78, sub-rule (2) (a) says that a report will be submitted within a specified period. It does not refer to the submission of the report by that Select Committee. Therefore, the whole argument falls through.

سید تابش الوری ۔ جناب والا — میں چاہتا ہوں کہ آپ کی رولنگ اس موضوع پر تحریری طور پر آنی چاہئے تاکہ یہ بھی رولنگ کا ایک حصہ بن جائے ۔

Mr. Speaker:—I will give it in writing. Rule 158, read with rules 138 and 74, will apply.

The motion of Mr. Shaukat Mahmood is before the House.

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ شوکت محمود صاحب نے اس مسودہ قانون کو مجلس منتخبہ کے سپرد کرنے کے لئے جو تجویز پیش کی ہے اس میں صرف دو خواتین کے نام دیئے گئے ۔ جہیز کا مسئلہ سراسر خواتین سے متعلق ہوتا ہے - - - - - - - -

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا — میرے خیال میں یہ مناسب ہوگا کہ مجلس منتخبہ میں تمام خواتین کو شامل کیا جائے کیونکہ اسلام میں ایک مرد کے برابر دو خواتین ہیں ۔ (قہقہہ) لہذا چھ خواتین اور تین مرد حضرات کو شامل کیا جائے ۔ جناب والا — یہ مسئلہ خواتین سے متعلق ہے ۔ اس لئے اس میں ہمیں ضرور نمائندگی دی جائے ۔ میں ایک بار پھر پر زور گذارش کرتی ہوں کہ ہم چھ خواتین کو جہیز کے بل کے مسئلہ پر اظہار خیال کرنے کا موقعہ فراہم کیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا — میں ایک چھوٹی سی گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس مجلس منتخبہ کے ناموں میں قائد حزب اختلاف کا نام بھی شامل کر لیا جائے جن کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ اسلامی کوائف سے واقف ہیں ۔ ان کا نام miss کر دیا گیا ہے ۔ ہاؤس کے مفاد میں یہ چیز ہے

کہ ان کا نام بھی اس کمیٹی میں شامل کر دیا جائے تو زیادہ موزوں رہے گا -

مسٹر شوکت محمود - جناب والا - ٹھیک ہے - وہ جو کہتے ہیں ہم ان کی خواہشات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بات پر رضا مند ہیں کہ علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کا نام بھی اس کمیٹی میں شامل کیا جائے -

بیگم ریحانہ سرور شہید - جناب والا - میرے پوائنٹ آف پرولیج کا آپ نے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا - یہ ہمارا حق ہے - ہم اپنا حق مانگتی ہیں - ہمیں جہیز کمیٹی میں ضرور شامل کیا جائے کیونکہ یہی مساوات محمدی ہے -

کرنل محمد اسلم خاں نیازی - میں بیگم ریحانہ سرور کا نام تجویز کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - اس طرح یہ تجویز نہیں ہو سکتی - اس لیے باقاعدہ کوئی تحریک پیش ہو -

ملک غلام نبی - جناب سپیکر - میں تحریک پیش کرتا ہوں -

مسٹر شوکت محمود - جناب والا مجھے کوئی اعتراض نہیں - کہ اس منتخبہ کمیٹی میں بیگم ریحانہ سرور کا نام شامل کیا جائے -

مسٹر سپیکر - بیگم ریحانہ سرور کا نام اس میں شامل کیا جاتا ہے -

بیگم ریحانہ سرور شہید - شکریہ -

مسٹر سپیکر - اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے -

کہ مسودہ قانون (پابندی) جہیز تحائف شادی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ ایک مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جائے جو مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ہوگی -

۱—بیگم آباد احمد خان -

۲—نوابزادہ محمد خان خاکوانی -

۳—مسز سیدہ عابدہ حسین -

۴—سید ناظم حسین شاہ -

۵—چودھری جمیل حسن خاں منج -

۶—مسٹر شوکت محمود -

۷—شیخ عزیز احمد -

۸—ملک شاہ محمد محسن -

۹—سید تابش الوری -

۱۰—راؤ محمد افضل خاں -

۱۱—علامہ رحمت اللہ ارشد اور

۱۲—بیگم ریحانہ سرور شہید -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر - اب ایوان کی کارروائی ۲۶ جولائی ۱۹۷۲ ۸ بجے صبح تک ملتوی کی جاتی ہے -

(اسمبلی کا اجلاس ۲۶ جولائی ۱۹۷۲ ۸ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا) -

نشان زدہ سوال نمبر ۲ کا ضمیمہ

GOVERNMENT OF THE PUNJAB

FINANCE DEPARTMENT

NOTIFICATION

The 12th October 1970

No. FD (SRI)-10-7/70(A)—In pursuance of the provisions of the Martial Law Proclamation of the 25th March, 1969, read with the Provisional Constitution Order and in exercise of all other powers enabling him in that behalf, the Governor of the Punjab is pleased to prescribe in furtherance of the West Pakistan (Gazetted) Civil Services (Pay Revision) Rules, 1964, and in supersession of the Government of West Pakistan notification No. FD (SRII)6(B)-58/69(A), dated the 11th May, 1970, in its application to the Province of the Punjab, the following rules providing for further revision of the pay scales for the Gazetted and certain non-Gazetted Members of the teaching staff of the Punjab Education Department, namely:—

THE PUNJAB EDUCATION SERVICE (GAZETTED TEACHING POSTS) PAY REVISION RULES, 1970

1. *Short title, application and commencement*—(1)These rules may be called the Punjab Education Service (Gazetted Teaching Posts) Pay Revision Rules, 1970.

(2) They shall apply to all Government servants holding Gazetted teaching posts and non-Gazetted teaching posts specified in column 2 of the Schedule.

(3) They shall come into force at once and shall be deemed to have come into force on 1st June, 1970.

2. *Definitions*—In these rules, unless the context otherwise requires, the following expressions shall have the meanings hereby respectively assigned to them, that is to say—

(*a*) "Consolidated Scale" means the scale of pay sanctioned for a post under the West Pakistan (Gazetted) Civil Services (Pay Revision,) Rules, 1964 or the West Pakistan (non-Gazetted) Civil Services (Pay Revision) Rules, 1963 in their application to the Province of the Punjab, hereinafter referred to as Pay Revision Rules, 1964 and the Pay Revision Rules, 1963, as the case may be ;

(*b*) "existing scale" means the consolidated scale or the present scale as may be admissible to a Government Servant on 31st May 1970 ; and in case of a Government Servant appointed after the commencement of notification No. FD(SRII) 6(B)58/69(A), dated the 11th May, 1970, the scale prescribed therein;

(*c*) "Government" means the Government of the Punjab ;

(*d*) "Government Servant" means a Government servant to whom these rules apply ;

(*e*) "Pay" means the amount drawn monthly by a Government servant otherwise than as special pay, technical pay, overseas pay,

personal pay or as an allowance and includes—

(*i*) in the case of non-Gazetted posts declared Gazetted with effect from the 1st day of June, 1970, the *ad hoc* relief admissible to the holders thereof under the Government of West Pakistan Finance Department Circular letter No. 310 (A)-SR-VI/69, dated the 26th February, 1969 ; and

(*ii*) in the case of Government Servants drawing pay in the present scales, the dearness pay admissible to them under the Pay Revision Rules, 1964, or the Pay Revision Rules, 1963 as the case may be;

(*f*) "Post" means any post specified in column 2 of the Schedule ;

(*g*) "present scale" means the scale of pay admissible to a Government servant who opted for the scale of pay defined as such under the Pay Revision Rules, 1964, or the Pay Revision Rules, 1963 ;

(*h*) "revised consolidated pay scale" with reference to a post means the scale of pay specified against that post in column 4 or 6 of the Schedule ; and

(*i*) "Schedule" means the schedule to these rules.

3. *Right of option* —(1) Every Government Servant holding a post included in the Schedule shall have the right to opt for the revised consolidated pay scales or the existing scales.

Note—A Government servant can opt either for the revised consolidated pay scales or for the existing scales. It shall not be open to him to opt for the revised consolidated pay scales in the case of one of some posts and the existing scales in the case of other post or posts.

(2) Every Government servant covered by sub-rule (1) shall be deemed to have opted for the revised consolidated pay scales unless he communicates his option in favour of the existing scales to the Audit Office concerned within a period of four months from the date of issue of this notification or in the case of the holders of the posts included in the Schedule after the coming into force of these rules, within a period of four months of such inclusion.

(3) The option under this rule shall be communicated to the Audit Office concerned in writing under registered cover (acknowledgement due).

(4) In the case of a Government servant who is on deputation or on foreign service, the option shall be communicated to and recorded by the Audit Office from within whose jurisdiction he proceeded on deputation or on foreign service.

(5) In the case of a Government servant, who, at the time of coming into force of these rules or on the date of inclusion of his post

in the Schedule, is out of Pakistan or is on leave, and for that reason is unable to exercise and communicate his option to the Audit Office concerned within the specified period, the option shall be exercised in writing and communicated to the Audit Office concerned within four months of the date of his taking over charge of his post in Pakistan.

(6) The option once exercised shall be final.

4. *Fixation of pay in revised consolidated pay scales*—(1) The pay, in the revised consolidated pay scales, of a Government servant shall be fixed under these rules with effect from the 1st day of June, 1970, with reference to the pay admissible to him on the 31st day of May, 1970.

(2) The pay in the revised consolidated pay scales under these rules shall be fixed at a stage next above the pay admissible to the Government servant concerned on the 31st day of May, 1970.

(3) The pay of a Government servant in the revised consolidated pay scales shall be fixed both in the scale of his substantive post and the scale of the post or posts held by him in a temporary or officiating capacity.

(4) Further fixation of pay on promotion, reversion, transfer etc., shall be made in accordance with the relevant Civil Services Rules.

5. *Increment*—The next increment of a Government servant in the revised consolidated pay scales shall accrue on the date on which it would have accrued in the existing scales.

6. *Re-designation of certain posts*—The posts bearing the designations of "Senior Professors" and "Professors" on the 31st day of May, 1970, shall, with effect from the 1st day of June, 1970, be redesignated as those of "Professors" and "Assistant Professors" respectively.

(2) The posts bearing the designations of "Assistant Professors" and "Lecturersi" on the 31st day of May, 1970, shall, subject to a maximum number to be prescribed by the Government, be redesignated, with effect from the 1st day of June, 1970, as those of "Associate Professors".

7. *Minimum Pay*—Admissibility of the minimum of the revised consolidated pay scales shall be subject to the pre-conditions, if any, prescribed for the admissibility of the minimum of the corresponding existing scales.

8. *Relaxation*—Any of the provisions of these rules may, for reasons to be recorded in writing, be relaxed in individual cases, if Government is satisfied that a strict application of the provision would cause undue hardship to the individual or class of individuals concerned.

9. *Amendment of Schedule*—Government may, from time to time, add to or modify the Schedule.

By order of the Government of the Punjab

ASIF RAHIM, SK., C.S.P.,

Secretary to Government of the Punjab,
Finance Department.

No. FD. (SRI)-10-7/70/(A), dated Lahore, the 12th October 1970

COPY forwarded, for information, to—

(1) all Administrative Secretaries to Government of the Punjab ;
(2) all Heads of Attached Departments ;
(3) all Commissioners of Divisions ;
(4) the Registrar, High Court of the Punjab, Lahore ;
(5) the Secretary to the Governor of the Punjab, Lahore ;
(6) all Deputy Commissioners and District and Sessions Judges in the Punjab ;
(7) the Comptroller and Auditor-General of Pakistan, Lahore.
(8) the Accountant-General, Punjab, Lahore.
(9) all Regional Heads of Departments ;
(10) all Officers in the Finance Department ; and
(11) all Treasury Officers in the Punjab.

AKHTAR HUSSAIN

Section Officer (SRI)

Government of the Punjab, Finance Department.

Serial No.	Designation of the posts	Consolidated pay scales (Ordinary Time-Scales)	Revised Consolidated pay scales (Ordinary Time Scales)
1	2	3	4
	(I) *Schools*—		
	(*i*) Headmasters/Headmistresses of High Schools, Headmistresses of Junior Model Schools, Headmistresses, Nursey School, Home and Social Science College, Lahore.	Rs. 330—35—525/40 925	Rs. 450—50—1,000
	(*ii*) District Inspectors of Schools/District Inspectresses of Schools.		
2	Headmasters/Headmistresses of Central Model High Schools.	Rs. 750—75—1,500 ..	Rs. 875—75—1,700
3	Principles of Comprehensive High School	Rs. 750—75—1,500	Rs. 875—75—1,700
	(II) *Colleges*)		
1	Directors of Physical Education in Colleges.	Rs. 300—20—600 ..	(*i*) Rs. 350—35—525/40—925. (*ii*) Rs. 450—50—1,000
2	Demonstrators and Instructors ..	Rs. 275—15—320—20—500 for B.Sc. 2nd Division.	(*i*) Rs.350—35—525/40—925 for M.Sc. 2nd Division at least. (*ii*) Rs. 300—20—600 for B.Sc. 2nd Division at least.
3	Lecturers ..	Rs.350—35—525/40—925.	Rs. 450—50—1,000.
4	Assistant Professors (at present called Professors).	Rs. 450—50—1,000 ..	Rs. 600—50—1,200.

Consolidated Selection Grades if any	Revised Consolidated Selection Grades, if any	Minimum qualifications for the Revised Consolidated Pay Scales	Remarks, if any
5	6	7	8
A—General Education			
..	Rs. 750—75—1,500 for 15% of the posts in men's/women's cadres separately.	*For direct recruits*—Graduates in Arts or Science and holders of a Degree in Teaching (at least Second Division) from a recognized University or possessing equivalent qualifications. *For promotees*—As laid down in the relevant Service Rules.	
..			
..		(i) B.A./B.Sc. *plus* Senior Diploma in Physical Education. (ii) For those only who possess Master's Degree in Physical Education.	
..		(i) M. Sc. 2nd Division at least (ii) B.Sc. 2nd Division at least	All incumbents to be fixed in either of the two revised consolidated pay scales.
..		M.A./M.Sc. 1st or 2nd Division	All incumbents to be fixed if the revised consolidated pay scales.*
..	..	*Qualifications for direct recruits* 1st Class Master's Degree in the relevant field of specilization with at least 5 years' teaching experience in the subject in a College or Ph. D. or equivalent qualifications. *For Promotees*—2nd Division in Master's Degree with at least 5 years' teaching experience in a College.	80 per cent of the posts in the cadre to be filled by promotion from amongst Lecturers 20 per cent of the posts to be filled by direct recruitmen.
			All incumbents to be fixed in the revised consolidated as scales.

Serial No.	Designations of the posts	Consolidated Pay Scales (Ordinary Time Scales)	Revised Consolidated Pay Scales (Ordinary Time Scales)
1	2	3	4
5	Associate Professors ..	..	Rs. 750—75—1,200—(E.B.) 75—1,500.
6	Professors (at present called Senior Professors.)	Rs. 750—75—1,500 ..	Rs. 875—75—1,700.

CHARGE ALLOWANCE—

(i) For the Headmasters/Headmistresses of High Schools ..

(ii) For the Heads of the Intermediate Colleges ..

(iii) For the Heads of the Degree Colleges ..

(iv) For the Principals of the Government College, Lahore and Lahore College for Women.

Consolidated Selection Grade, if any	Revised Consolidated Selection Grades ifany	Minimum qualifications for the Revised Consolidated Pay Scales	Remarks, if any
5	6	7	8
..		Ph.D. with original posts—Doctoral Publications or equivalent research qualifications in the relevant subject. At least 5 year's teaching/research experience in a College/University.	
Rs. 1,600 per mensem fixed	Rs. 1,700—100—2,000 (For 15% of the newly designated Professor's cadre strength only to be admissible only after reaching the maximum of the revised ordinary time-scales.	*A.—For Ordinary Time Scales*—(*i*) *For direct recruits*—(*a*)Ph.D. with Post-Doctoral Research publications. (*b*) At least 10 years' teaching experience in a College or above. (*ii*) *For promotees*—The same as at present for existing Professors promotion to Senior Professorship.	50 per cent of vacancies in the ordinary time-scale to be filled in through direct recruitment and 50 per cent through promotion. Of the 50 per cent reserved for promotion, 10 per cent to go to Associate Professors with at least 3 year's teaching experience as such and the remaining 40 per cent to go to Assistant Professors fulfilling the requisite qualifications.
		B. For Selection Grade—Same as at A(*i*) (*a*)and (*b*) above.	All the existing incumbents in the ordinary time-scale Rs. 750—75—1,500 to be fixed in the revised time-scale Rs. 875—75—1,700. Special Merit Grade Rs. 2,000—100—3,000 admissible on the merit of each case to outstanding persons of international repute with their respective fields of specialization with basic qualifications not less than those prescribed at A (*i*),(*a*) and (*b*) in the preceding column; detailed procedure in this regard to be laid down separately.
..	Rs. 50 per mensem.		
..	Rs. 100 per mensem.		
..	Rs. 150 per mensem.		
..	Rs. 175 per mensem.		
		The existing incumbents to have the option to retain in lieu of the Charge Allowances special pay, wherever admissible, at the existing rates.	

Serial No.	Designations of the posts	Consolidated Pay Scales (Ordinary Time Scales)	Revised Consolidated Pay Scales (Ordinary Time Scales)
1	2	3	4
1	Instructors	.. Rs. 350—35—525/40—925.	Rs. 450—50—1,000.
2	Senior Instructors	.. Rs. 450—50—1,000 *plus* Rs. 50 Technical Pay for those who possess Degree in Engineering.	Rs. 500—50—1,200, *plus* Rs. 50 Technical Pay for those who possess Degree in Engineering.
3	Heads of Departments	.. Rs. 750—75—1,500 *plus* Rs. 100 Technical Pay.	Rs. 875—75—1,700, *plus* Rs. 100 Technical Pay for Engineering Graduates.

Consolidated Selection grades, if any	Revised Consolidated Selection Grades, if any	Minimum Qualifications for the Revised Consolidated Pay Scales	REMARKS, if any
5	6	7	8
B—POLYTECHNICS			
..		(a) Second Class Engineering Degree in the relevant subject from a recognized University or equivalent qualification from a recognized Institute ; provided that in case of Instructors in Radio Electronics, 2nd Class M. Sc. in Physics with Radio Electronics special paper will also be acceptable. OR (b) Post-Matric Diploma in the relevant field from a Polytechnic recognized by Government for the purpose of these rules, or equivalent qualifications from a recognized Institute.	All incumbents to be fixed in the revised consolidated scale subject to the fulfilment of the existing qualifications.
		(a) II Class Engineering Degree in the relevant subject from a recognised University or equivalent qualifications from a recognised Institute ; Or (b) Diploma from recognized Institute and having passed in Sections A&B of A.M.I.E. or equivalent qualifications from a recognized Institute.	All incumbents to be fixed in the revised consolidated pay scale.
..	Rs. 1,700—75—2,000.	(i) (a) Second Class Engineering Degree in the relevant subject from a recognized University or equivalent qualifications from a recognized Institute Or (b) Diploma from a recognized Institute with A. M. I. E. obtained through examination of equivalent qualifications from a recognized Institute. and (ii) Five year's teaching or Professional experience or both in Engineering/Industrial Field and/or Technical Education.	By direct initial recruitment; 25%. By promotion 75% a Selection Grade Rs. 1,700—75—2,000 admissible to those who possess Master's Degree in Engineering and have reached the maximum in the ordinary scale of Rs. 875—75—1,700. All incumbents to be fixed in the revised consolidated pay scale.

Serial No.	Designations of the posts	Consolidated Pay Scales (Ordinary Time Scales)	Revised Consolidated Pay Scales (Ordinary Time Scales)
1	2	3	4
4	**Principals** ..	Rs. 1,700—50—1,900	Rs. 1,700—100—2,000.

Charge allowance for the Principals of Polytechnics. Rs. 150 per mensem The existing incumbents to have the option to retain, in lieu of the charge allowance, the Special Pay wherever admissible at the existing rates.

Notes—(1) If and where necessary, equivalence between the posts specified in the Schedule fixd by the Education Department in consultation withthe Finance Department.

(2) The existing facilities for grant of advance increments on account of improvement of as admissible under the Government of West Pakistan, Finance Department, Memorandum dated 29th October 1969 shall continue to be admissible to the Government servants

Consolidated Selection grades, if any	Revised Consolidated Selection Grades, if any	Minimum Qualifications for the Revised Consolidated Pay Scales	REMARKS, if any
5	6	7	8
..	Rs. 2,000—100—2,200.	(i) (a) Second Class Engineering Degree from a recognized university or equivalent qualifications from a recognized Insittute Or	By direct initial recruitment 50%. By promotion: 50%. The minimum of the ordinary scale to be available to those who possess Engineering Degree with 13 years Professional or Technical Education experience after Degree in the Engineering.
		(b) Diploma from a recognized Institute with A. M. I. E. obtained through examination, or equivalent qualification from a recognized Institute;	Selection Grade of Rs. 2,000—100—2,200 to be admissible to those who possess Master's Degree in Engineering with 13 years teaching and field experience after Bacholor's Degree in Engineering.
		(c) M.Sc. (Physics/Chemistry/Chemical Technology) from a recognized University with A.M.I.E. obtained through examination or equivalent qualification from a recognised Institute; and	
		(ii) Thirteen years Professional or Technical Education experience or both in Engineering/Industrial Field and/or Technical Education.	All incumbents to be fixed in the revised consolidated pay scale subject to the fulfilment of existing qualifications.

whether Teahnical or Non-Technical and those not specified nerein will be determined and noti.

qualifications from foreign institutions and doctoral degrees from the Universities in Pakistan, No. 1106-Exp. (Ed.) 59. dated 25th June 1959 and letter No. 80. (SR-IV) 7-8-68, to whom these rulees apply, irrespective of the advance increments specified in the Schedule.

GOVERNMENT OF THE PUNJAB

FINANCE DEPARTMENT

NOTIFICATION

The 9th May 1972

No. FD-SRI-10-7/70(Vol. IV)(A)—In exercise of the powers conferred by clause (2) of Article 221, and Article 222 of the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Governor of the Punjab is pleased to direct:—

(*a*) that in the Punjab, Education Service (Gazetted Teaching Posts) Pay Revision Rules, 1970, the following amendments shall be made ; and

(*b*) that these amendments shall take effect notwithstanding anything to the contrary contained in any other rules:—

AMENDMENTS

(1) For sub-rule (1) of rule 6, the following sub-rule shall be substituted :—

"(1) The posts bearing designations shown in column 2 of the following table on the 31st day of May, 1970, shall with effect from the 1st day of June, 1970, be re-designated as indicated in column 3 thereof".

TABLE

Serial No.	Designation on 31st May, 1970	New designation with effect from 1st June, 1970
1	2	3
	A—GENERAL EDUCATION	
1	Assistant Inspectresses of Schools (Domestic Science).	Deputy Inspectresses of Schools (Domestic Science).
2	Officer on Special Duty (Tanzim), Bahawalpur Division.	Deputy Inspector of Schools (Tanzim), Bahawalpur Division.

Serial No.	Designation on 31st May, 1970	New designation with effect from 1st June, 1970
1	2	3
3	Subject Specialists in Education Extension Centre (Class II Scale).	Junior Subject Specialists in Education Extension Centre.
4	Senior Lecturers (Men and Women), Government College of Physical Education, Lahore.	Assistant Professors, Government College of Physical Education, Lahore.
5	Subject Specialists in Education Extension Centre.	Senior Subject Specialists, Education Extension Centre.
6	Senior Professors ..	Professors.
7	Professors ..	Assistant Professors.
	B—POLYTECHNICS	
8	Instructor (Islamiat), Swedish Pakistan Institute of Technology, Gujrat.	Instructor (Related Studies), Swedish-Pakistani Institute of Technology, Gujrat.
9	Theoratical Instructor, Swedish Pakistan Institute of Technology, Gujrat.	
10	Vocational Instructor, Swedish Pakistani Institute of Technology, Gujrat.	Instructor (Technical Subject), Swedish Pakistani Institute of Technology, Gujrat.
11	Chief Instructor, Swedish Pakistani Institute of Technology, Gujrat.	Senior Insturctor (Technical Subjetcs) Swedish Pakistani Institute of Technology, Gujrat.
12	Deputy Director, Swedish Pakistani Institute of Technology, Gujrat.	Vice Principal Swedish Pakistani Institute of Technology, Gujrat.
13	Director, Swedish Pakistani Institute of Technology, Gujrat.	Principal, Swedish-Pakistani Institute of Technology, Gujrat.

(2) The Schedule to the rules shall be amensded as indicated in the Annexure to this notification.

ANNEX

Serial No.	Designation of the post	Consolidated pay scales (ordinary time scale	Revised consolidated pay scales (ordinary time scales).
1	2	3	4
	1 Under the heading "A—General Education", under sub-heading "I—Schools" after Serial No. 1 (*ii*) the following :—		
	(*iii*) Headmasters/Headmistresses; Principals of Government Normal Schools, Government Teachers' Training Institutes, Government Pilot Secondary Schools/Government Fazil High Schools (Bahawalpur Division)/Government Technical High Schools.		
	(*iv*) Principals, Government In-service Training Centres.		
	(*v*) Lady Superintendent, Government Junior Model School, Lower Mall, Lahore.		
	(*vi*) Deputy Inspectors of Schools/Deputy Inspectresses of Schools.	Rs. 350—35—525/40—925.	Rs. 450—50—1,000
	(*vii*) Assistant Director (P.&.P), Assistant Directors, (Schools Assistant Directors Science);		
	(*viii*) Deputy Inspector, of Arabic Schools Bahawalpur Division.		
	(*ix*) Deputy Inspectresses of Schools (Domestic Science).		
	(*x*) Deputy Inspector of Schools, (Tanzim), Bahawalpur Division.		
	(*xi*) Assistant Mistresses Queen Mary College, Lahore.		
	2 "Under the said sub-heading "I—Schools—after Serial No. 3, the following shall be added.—		
	4 Assistant Directors of Physical Education	Rs. 350—35—525/40—925.	Rs. 450—50—1,000
	5 Subject Specialists Government Comprehensive High Schools.	Ditto.	Ditto.

TURE

Consolidated Selection Grades if any	Revised Consolidated Selection Grades if, any.	Minimum qualifications for direct recruits.	Remarks, in any
5	6	7	8
shall be added—			
	750—75—1,500 for 15 per cent of the posts in mens'/womens' cadres respectively.	Graduates in Arts or Science and holders of Degree in Teaching (Second Division) from a recognised University or possessing equivalent qualifications.	
..	..	M. A. Second Division in Physical, Education. M. A./M. Sc., Second Division B. Ed.	

Serial No.	Designation of the post	Consolidated pay scales (ordinary time scales)	Revised consolidated pay scales (ordinary time scales).
1	2	3	4
	6 (i) Headmaster, Government Technical High School, Lyallpur. (ii) Deputy Directors (Schools) .. (iii) Divisional Inspectors/Divisional Inspectresses of Schools (iv) Inspectors of Training Institutions (v) Deputy Directresses, (Women) .. (vi) Deputy Directress (Training Institutions).	Rs. 750—75—1,500	Rs. 875—75—1,700
	3. Under the heading—"A—General Education", under the sub-heading "II—Colleges for Serial No. 7 the following :—		
7	"(i) Professors (ii) Principals of Government Colleges (Men and Women)/Government Superior ScienceColleges/Government Training Colleges' Central, Training College, Lahore,/Lady Maclagan Training College, Lahore/Government College of Home Economics, Lahore/Queen Mary College, Lahore. (iii) Deputy Director (Colleges) .. (iv) Vice Principals of Government Degree Colleges, and Government Training Colleges.	750—75—1,500 ..	875—75—1,700

Consolidated Selection Grade, if any	Revised Consolidated Selection Grades, if any.	Minimum qualifications for direct recruits.	Remarks if any
5	6	7	8
1,600 (fixed) for 20 per cent of the total number of posts in Class-I Senior Administrative Cadre.	1,700—100—2,000 for 20 per cent of the total number of posts in Class-I Senior Administrative Cadre.	(i) Master's Degree Second Division in Arts or Science (ii) M. Ed., Second Division or equivalent; and. (iii) at least 7 years teaching administrative experience OR (i) 1st or 2nd Division Honours Degree from a foreign University, and (ii) At least three years' teaching experience in a Secondary School."	
shall be substituted			
1,600 per mensem fixed.	1,700—100—2,000 (for 15 per cent of the newly designated Professors' cadre stength only).	(a) A higher qualification at (b) in the case of Assistant Professors, with nine years teaching experience in College whether before or after acquisition of higher qualification and distinguished research work which has gained wide recognition; or	45 per cent of the posts in the ordinary time-scale to be filled by direct recruitment and 55 per cent by promotion from amongst the Associate Professors with at least three year's teaching experience as such.

Serial No.	Designation of the post	Consolidated pay scales (ordinary time scales)	Revised consolidated Pay scales (ordinary time scales)
1	2	3	4

4. Under the said sub-heading 'II—Colleges' after Serial No. 7 as so substituted, the following.

8	'Research Officer (Psychology), Government College, Lahore.	350—35—525/40—925	450—50—1,000
9	Principals of Government Intermediate Colleges.	450—50—1,000 ..	600—50—1,200

Consolidated Selection Grades, if any	Revised Consolidated Selection Grades if any	Minimum qualifications for direct recruits	Remarks, if any
5	6	7	8
		(5) Ph. D. Degree (or equivalent qualifications) with seven year's teaching experience in a College, whether before or after acquisition of higher qualifications, and distinguished research work which has gained wide recognition.	All the existing incumbents in the ordinary time-scale of Rs. 750 75—1,500 to be fixed in the revised time-scale of Rs. 875—75—1,700. Special Merit Grade Rs. 2,000—100—3,000 admissible on the merit of each case to outstanding persons of international repute within their respective fields of specialization with basic qualifications not less than those prescribed in column 7. Appointments to the Special Merit Grade will be made on the recommendations of a Selection Board which will be advised by a panel of experts to determine whether a Professor has made some original contribution and advanced the frontiers of human knowledge and whether he has won international repute in his field to become entitled to special merit grade. detailed procedure in this regard to be laid down separately.
hall be added:—			
		M.A. (Psychology) 2nd Division. As for Assistant Professors.	

Serial No.	Designation of the post	Consolidated pay scales (ordinary time scales)	Revised consolidated pay scales (ordinary time scales)
1	2	3	4
10	Junior Research Fellows, Nuclear Research Laboratory, Government College, Lahore.	450—50—1,000 ..	600—50—1,200
11	Senior Research Fellows, Nuclear Research Laboratory, Government College, Lahore.	750—75—1,350 ..	875—75—1,550
	III—SPECIAL INSTITUTIONS		
1	Junior Subject Specialists in Education Extension Centre.	350—35—525/40—925 *plus* 75 special pay.	450—50—1,000 *plus* 75 per mensem special pay.
2	Superintendents of Government Institute for the Blind.	350—35—525/40—925 *plus* 10 per cent special pay.	450—50—1,000 *plus* 10 per cent special pay.
3	Headmasters/Headmistress of Government Schools for the Deaf and Dumb.	350—35—525/40—925 plus 10 per cent special pay.	450—50—1,000 *plus* 10 per cent special pay.
4	Subject Specialist in Education Extension Centre.	450—50—1,000 ..	600—50—1,200.
5	(*i*) Subject Specialists (Men and Women) Physical Education and Sports Centre. (*ii*) Assistant Professors (Men and Women) Government College of Physical Education, Lahore. (*iii*) Vice-Principal (Women), Government College of Physical Education, Lahore.	450—50—1,000 ..	600—50—1,200.
6	Deputy Director, Education Extension Centre, Lahore.	750—50—1,500 *plus* Rs. 165 per mensem special pay.	875—75—1,700.
7	Senior Subject Specialists, Education Extension Centre, Lahore.	750—75—1,500 ..	875—75—1,700.

Consolidated Selections Grades, if any	Revised Consolidated Selection Grades if any	Minimum qualifications for direct recruits	Remarks, if any
5	6	7	8
..	..	M.Sc. (Physics) 2nd Division, Ph. D. from a recognized University.	..
		Ph. D. in Nuclear Physics or Solid State Physics.	
		M.A./M.Sc. Second Division, B.Ed./M.Ed.	
		Degree in Mechanical Engineering or Commerce from a recognised University or Degree from a recognised University with a Certificate or Diploma in any of the crafts taught in Government Institutes for the Blind, and two years service in any Institute for the Blind.	
		B.A./B.Sc. Second Division ad T.D. with seven years teaching experience.	
..	..	M.A./M.Sc. First Division, B. Ed. with five years experience of teaching the subjects in a school or college	
		(i) M.A. Second Division Physical Education; and (ii) Five years experience.	
..	..	As for Divisional Inspectors of Schools.	
..	..	Ditto. ..	

Serial No.	Designation of the post	Consolidated pay scales (ordinary time scales)	Revised consolidated pay scales (ordinary time scales)
1	2	3	4
8	(i) Principal, Government College of Physical Education, Lahore. (ii) Deputy Director, Physical Education and Sport College. (iii) Inspectors/Inspectress of Schools (Physical Education).	750—75—1,500 *plus* Rs. 110 per mensem special pay (for Principal, Government College of Physical Education only).	875—75—1,700.

5. Blow the heading 'A—Central Education' under the sub-heading 'Charge Allowance the Serial No (i) shall be .

NOTE—The Government servants holding posts of the Headmasters/Headmistress of High Shools and Headmistress issue of this Notification shall continue to draw charge allowance at the rate of Rs. 50 per mensem as personal to them for so are transferred to posts othre than mentioned above and will not become payable again if the said persons are re-appointed.

6. Under the aforesaid sub-heading Charge Allowances after Serial No. (iii) as so numbered the following shall be added—

"(iv) For Deputy Director, Education Extension Centre, Lahore..Rs. 165 per mensem".

7. Under heading B"—Polytechnics" "Serial No. 3 shall be substituted by the following entries :—

3	'(i) Heads of Departments (Technics Subjects), Government Polytechnics Institutes.	Rs. 750—75—1,500 *plus* Rs. 100 per mensem technical pay .	Rs. 875—75—1,700 *plus* Rs. 100 per mensem technical pay for those possessing Engineering Degree

Consolidated Selection Grades, if any	Revised Consolidated Selection Grades, if any	Minimum qualifications for direct recruits	Remarks, if any
5	6	7	8
..	..	(i) Master's Degree in Physical Education, Second Division from a recognised University (ii) 10 years experience in physical Education.	The present incumbent of the post of Principal will continue to draw special pay of Rs. 110 per mensem as personal pay to him, for so long as he holds this post".

deleted and Serial Nos.(ii),(iii) and(iv) shall be re-numbered as Serial Nos. (i), (ii) and (iii) respectively.

Junior Model Schools/Nursery School of the College of Home Economics and Social Sciences, Lahore immediately before the long as they continue to hold these posts. The charge allowance will cease to be payable when such Government servants of the said posts after some time.

	Rs. 1,700—75—2,000 for 15 percent of total number of posts (in Technical Subject as well as Related Studies) less the number of promotion posts actually held by the promoted Heads of Departments.	(i) (a) Engineering Degree Second Division in the relevant subject from a recognised University or equivalent qualification from a recognised Institute; OR (b) Diploma from a recognised Institute with A.M.I.E. obtained through examination or equalivant qualifications from recognised Institute. AND (ii) Five years teaching or professional experience or both in Engineering/Industrial Field and/or Technical Education.	

Serial No.	Designation of the posts	Consolidated pay scales (Ordinary time scales)	Revised Consolidated pay (ordinary time scales)
1	2	3	4
	(ii) Heads of Departments Related Studies Government Polytechnic Institutes.	Rs. 750—75—1,500 *plus* Rs. 100 per mensem technical pay.	875—75—1,700
	8. Under the Heading "B—Polytechnics"	after Serial No. 4, the	follwoing shall be added
5	Directors of Payscale Education ..	300—20—600	350—35—525/40-925
6	Instructors, Government Commercial/Institutes Government PolytechnicsInstitute for Women, Lahore Government Technical Teachers Training College, Lyallpur.	350—35—525/40-925	
	(a) English/Urdu Shorthand and Typewriting.	450—50—1,000	
	(b) Commerce ..	Ditto. ..	Ditto.
	(c) English/Urdu/Islamiat ..	Ditto.	Ditto.

Consolidated select on Grade, if any	Revised Consolidated selection Grade, if any	Minimum qualificat ons for direct recruits	Remarks, if any
5	6	7	8
	Rs. 1,700—75—2,000 for 15 per cent of total number of posts (in Technical Subjects as well as Related Studies) less the number of promotion posts actually held by the promoted Heads of Departments.	(i) Master's Degree Second Division in Physics/Chemistry/Chemical Technology/Mathemat ics/Psychology/English/Business and Public Administration/Economics/Commerce/Islamic Studies/Islamic Culture from a recognsied University; and (ii) seven years teaching experience. B.A. B.Sc. Second Division with Senior Diploma in Physical Education. (i) Master's Degree Second Division; (ii) Certificate in Shorthand and Typewriting; and (iii) Speed of 35 words per minute in Typewriting and 80 words per minute in Shorthand. OR (i) Bachelor's Degree Second Division. (ii) Certificate in Shorthand and Typewriting; and (iii) Five years experience *plus* speed of 35 words per minute in Typewriting and 80 words per minute in Shorthand.	
..	..	Master's Degree Second Division in the relevant subject.	
..	..	Ditto.	

Serial No.	Designation of the posts	Consolidated pay scales (Ordinary time-scales)	Revised Consolidated pay scales (Ordinary time-scales
1	2	3	4
7	Instructor (Industrial Arts,) Government Teanical Teachers Training College, Lyallpur.	Ditto. ..	Ditto.
8	Instructor (Arts and Crafts),Government Technical Teachers Training College, Lyallpur.	Ditto.	Ditto.
9	Instructor (Printing and Graphic Arts), Government Polytechnic Institute for Printing and Graphic Arts,Lahore.	350—35—525/40—925	450—50—1,000.
10	Principal, Government Vocational Teachers Training Institute for Women, Lahore.	Ditto ..	Ditto.
11	Lady Superintendent of Technical Education for Girls.	Ditto ..	Ditto.
12	Chief Trade Instructors, Government Vocational Institutes.	Ditto ..	Ditto.
13	Instructor (Related Studies) Swedish Pakistani Institute of Technology, Gujrat.		
	(i) Islamiat ..	240—15—345/15—405—20—525.	Ditto.
	(ii) Theoretical ..	Ditto	Ditto.

Consolidated selection Grade, if any	Revised Consolidated selection Grade, if any	Minimum qualifications for direct recruits	Remarks, if any
5	6	7	8
		(a) M.Ed. in Industrial Arts. OR (b) (i) Diploma from Polytechnic Institute; (ii) Technical Teachers Diploma; and (iii) three years teaching or professional experience. M. A. Second Division in Fine Arts are equivalent.	
		(i) B.A.B/.Sc. Second Division; and (ii) Degree/Diploma in Printing Graphic Reproduction from any recognised foreign institute or equivalent qualifications. If no suitable candidate with the qualification of B.A./B.Sc. is available then person with academic qualification of Intermediate, with qualification at (ii) above with two years experience may be considered.	
..	..	Master's Degree Second Division in Home Economics or in any other subject with Diploma in Wome Crafts from a recognised Vocational Institute.	
..	..	..	
..	..	Diploma from Polytechnic Institute with four years experience.	
..	..	M. A. in Islamiat Second Division.	
..	..	M. A./M. Sc. Second Division.	

Serial No.	Designation of the post	Consolidated pay scales (Ordinary time scales)	Revised Consolidated pay scales (ordinary time scales)
1	2	3	4
14	Instructor (Technical Subjects), Swedish Pakistani Institute of Technology, Gujrat.	350—35—525/40—925	450—50—1,000 *plus* Rs. 25 per mensem as Technical pay for those who possess Engineering Degree.
15	Instructors (Related Studies), Government Polytechnic Institutes/Government Technical Teachers Training College, Lyallpur.	350—35—525/40—925 *plus* Rs. 25 per mensem as Technical Pay.	450—50—1,000.
16	Principal, Government Vocational Institutes.	450—50—1,000 *plus* Rs. 50 per mensem as Technical Pay.	500—50—1,200 *plus* Rs. 50 per mensem as Technical Pay for those who possess Engineerig Degree.
17	Senior Instructor (Industrial Arts), Government Technical Teachers Training College, Lyallpur.	450—50—1,000 ..	500—50—1, 200.
18	Senior Instructor (Arts and Crafts) Government Technical Teachers Training College, Lyallpur.	Ditto ..	Ditto.
19	Senior Instructor (Printing and Graphic Arts), Government Polytechnic Institute for Printing and Graphic Arts, Lahore.	..	Ditto.
20	Principals, Government Commercial Institutes.	550—50—1,000 ..	500—50—1,200.

Consolidated Selection Grades, if any	Revised Consolidated Selection Grade, if any	Minimum qualifications for direct recruits	Remarks, if any
5	6	7	8
		(a) Engineering Degree Second Division or (b) Dipoma with four years technical experience preferably with Teachers Training Diploma.	
..	..	Master's Degree Second Division from a recognised University in the relevant subject.	
..	..	Engineering Degree; or Polytechnic Diploma with five years teaching, experience.	
..	..	(i) M. Ed. (Industrial Arts); and (ii) three years experience.	
..	..	M. A. (Fine Arts) Second Division or equivalent qualification with three years experience.	
..	..	(i) B. A./B. Sc. Second Division (ii) Degree-Diploma in Printing-Graphic Reproduction from any recognised forign Institute or equivalent qualifications; and (iii) five years experience in the field.	
		If no suitable candidate with the qualification of B.A. / B. Sc. is available, then person with academic qualifications of Intermediate with qualification at (ii) and (iii) above may be considered.	
..	375—75—1,700 for 15 per cent of the posts.	(i) M. Com / M.A. (Economics) Second Division- / M. Ed. (Business Education) with degree in Commerce-/M.B.A. preferably with degree in Economics, from a recognised Unverisity; and (ii) five years experience of teaching Shorthand and Type-writing (English or Urdu) or Commerce/ Accountancy and Book Keeping in a recognised Institute:	

Serial No.	Designation of the posts	Consolidated pay scales (Ordinary time-scales)	Revised Consolidated pay scales (ordinary time-scales)
1	2	3	4
		Rs.	Rs.
21	Assistant Director of Technical Education.	450—50—1,000 ..	500—50—1,200.
22	Head Teacher Trainer, Swedish-Pakistani Institute of Technology, Gujrat.	Ditto ..	500—50—1,200 *plus* Rs. 50 per mensem Techdical pay fo those possesing Degree. Engineering.
23	Senior Instructor (Technical Subjects), Swedish-Pakistani, Institute of Technology, Gujrat.	Ditto	Ditto.
24	Senior Instructors (Related Studies), Government Polytechnic Institutes.	Ditto ..	500—50—1,200.
25	Deputy Director of Technical Education	750—75—1,500 *plus* Rs. 100 per mensem as Technical Pay.	875—75—1,700 *plus* Rs. 100 per mensem Tehonjal Pay for those possessing Engineering Degree.
26	Head of Department, Government Polytechnic Institute for Printing and Graphic Arts, Lahore.	750—75—1,500. ..	875—75—1,700.
27	Principal, Government Technical Teachers Training College, Lyallpur.	750—75—1,500 *plus* Rs. 100 per mensem Technical Pay.	875—75—1,700 *plus* Rs. 100 per mensem Technical Pay for those possessing Engineering Degree.
28	Teacher Trainer, Government Polytechnic Institute, Rawalpindi.	Ditto ..	Ditto.

Consolidated Revied, if any	Consolidated selection grades, if any	Minimum qualification	REMARKS
5	6	7	8
..	..	Engineering Degree Second Division or equivalent qualifications with four years experience.	
		Engineering Degree Second Division or equivalent qualifications with four years experience.	
..	..	(i) Master's Degree Second Division in the relevant subject ; and (ii) four years' service as Instructor.	
..	..	As in the case of Heads of Departments (Technical Subjects).	
..	..	(i) B.A./B.Sc. Second Division ; (ii) Degree/Diploma in Printing/Graphic Reproduction from a recognised foreign Institute or equivalent qualifications ; and (iii) ten years' experience in the field.	
..	..	..	..
..	..	(a) Engineering Degree Second Division from a recognised University or equivalent qualification from a recognised Institute ; and (b) Technical Teacher Diploma and five years' teaching experience in Technical Education.	

Serial No.	Designation of the posts	Consolidated pay scales (Ordinary) time-scales)	Revised Consolidated pay scales (ordinary time scales)
29	Vice-Principal, Swedish Pakistani Institute of Technology, Gujrat.	Rs. 750-75-1,500 *plus* Rs. 100 per mensem Technical pay.	Rs. 875-75-1,700 *plus* Rs. 100 per mensem Technical Pay.
30	Head Teacher Trainer, Government Polytechnic Institute, Rawalpindi.	750—75—1,500 *plus* Rs. 110 per mensem Special Pay *plus* Rs. 100 per mensem Technical Pay.	Rs. 875-75-1,700 *plus* Rs. 100 per mensem Technical Pay.
31	Vice-Principal, Government Polytechnic Institute, Rawalpindi.	Ditto ..	Rs. 875—75—1,700 Rs. 100 per mensem Technical Pay for those possessing Engineering Degree.
32	Principal, Swedish-Pakistani Institute of Technology, Gujrat.	1,600—50—1,700 ..	Rs. 1,700-100-2,000

9. Entry regarding 'Charge Allowance' for the Principal of Polytechnics appearing as last item under the Heading institutes immediately before issue of this Notification shall continue draw charge allowance at the rate of Rs. 150 per mensem a Government servant is appointed to a post other than that of a Principal of Polytechnic Institute and shall not become.

10. The following shall be added as note (3) after the existing notes at the bottom of the Schedule:—

"(3) The Government servants who were holding the posts included in this Schedule on the 31st May, 1970 shall, of the qualifications mentioned in column 7 of the Schedule, provided that they possessed the qualifications, if any, laid down appointed to the posts in question on or after the 1st June, 1970 shall be subject to the possession of the minimum qualifications.

Consolidated Revised, if any	Consolidated selection grades if any	Minimum qualification	REMARKS
1	2	3	4
		(i) Engineering Degree Second Division from a recognised Univers ty or equivalent qualifications from a recognised Institute ; and (ii) five years teaching or professional experience or both in Engineering/ Industrial field/and/or technical education.	
..	..	..	The persent incumbent with continue to draw special spetial pay of Rs. 110 per mensem so long as he hold this post.
..	..	..	Ditto.
..	..	(i) Engineering Degree Second Div sion or equivalent qualifications ; and (ii) thirteen years, professional and Technical experience or both in Engineering/ Industrial fields."	

N.B.—Polytechnics' shall be deleted. However, the Government servants holding posts of Principals of Polytechnic Institues as personal to them for so long as they continue to hold the said posts. Allowances will ease to be payble when such payable, if he is again appointed to the of principal after some time.

with effect from the 1st June, 1970, be allowed the revised consolidated scales mentioned in columons (4) and (6) irrespetive for appointment to the post in question on that day However, the admissibility of the revised consolidated scales to the persons mentioned in column 7of the Schedule".

By order of the Governor of the Punjab
ASIF RAHIM,
Secretary to Government of the Punjab,
Finance Department.

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس دوئم

بدھ - ۲۶ جولائی ۱۹۷۲ء

(چہار شنبہ — ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۸ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ○ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ○ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ○ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ○

پ ۲۴ - س ۴۱ - ع ۱۸ - ۱۹ - آیات ۳۰ تا ۳۵

جن لوگوں نے کہا ہمارا پروردگار صرف اللہ ہے پھر اس پر ڈٹے رہے ان پر فرشتے نازل ہوں گے اور کہیں گے کہ تم کسی قسم کا خوف نہ کرو اور نہ غمزدہ ہو اور اس بہشت کے ملنے پر خوشیاں مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور جس چیز کو تمہارا جی چاہے گا تم کو ملے گی اور جس چیز کی خواہش کرو گے وہ تمہارے لئے موجود ہوگی۔ یہ بخشنے والے مہربان کی طرف سے بطور مہمانی ہوگا اور اس شخص سے بہتر انداز قول کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف دعوت دے اور اچھے کام کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں اور بھلائی و برائی برابر نہیں ہو سکتی تم سخت کلامی کا ایسے بہتر طریق سے جواب دو پس پھر تم دیکھو گے کہ تمہارے اور جس کے درمیان عداوت تھی وہ تمہارا گہرا دوست بن چکا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

(اس مرحلہ پر محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں) -

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

اضلاع اور سب ڈویژنوں کی از سرنو حد بندی

*۳ میاں خورشید انور — کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ چند سال قبل حکومت نے مغربی پاکستان کے اضلاع اور سب ڈویژنوں کی از سر نو حد بندی کرنے کیلئے ایک کمیشن مقرر کیا تھا -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ کمیشن نے سفارش کی تھی کہ وہاڑی کا نیا ضلع قائم کر دیا جائے -

(ج) اگر جزو ہائے (الف) اور (ب) بالا کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے مذکورہ سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سہ) (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) ملتان ضلع کو تقسیم کرکے وہاڑی کا نیا ضلع بنانے کا منصوبہ حسب ذیل وجوہات کی بنا پر ملتوی کر دیا گیا -

(اول) بوجہ مالی مشکلات -

(دوم) ۱۹۷۰ء کی سب ڈویژنل سکیم کے تحت سب ڈویژنوں کے انچارج اسسٹنٹ کمشنروں کو بیشتر ضروری اختیارات دینے کے باعث تحصیل سطح پر انصاف کے حصول کے سلسلہ میں بہت کچھ کیا جا چکا ہے -

میاں خورشید انور — کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ یہ سکیم آئندہ ختم تو نہیں کی جا رہی ہے -

Mr Taj Muhammad Khanzada—Sir, There is no quorum.

چیئرمین — گنتی کرکے دیکھیں - (گنتی کی - گئی) ہاؤس میں کورم ہے -

وزیر مال — جناب والا ۔ جواب میں ,,ملتوی،، کا لفظ واضح طور پر لکھا ہوا ہے۔ اس لئے اسے ابھی تک ختم نہیں کیا گیا ہے ۔

مسٹر رؤف طاہر — کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ ٹسٹرکٹ اسٹیبلشمنٹ وہاڑی کے لئے re-curring اخراجات کتنے ہیں اور non-recurring اخراجات کتنے ہیں ؟

وزیر مال — جناب والا ۔ تعمیرات کیلئے re-curring اخراجات کا تخمینہ ۳ لاکھ روپے ہے اور non-recurring اخراجات ۱۵ لاکھ روپے کے ہیں ۔

تحصیل وہاڑی کے چکوک میں آبپاشی کی غرض سے پانی کی فراہمی

*۱۱ ۔ میاں خورشید انور — کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ !—

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل وہاڑی ضلع ملتان میں چک نمبر ۷۴ ڈبلیو - بی ۷۶ ڈبلیو - بی اور ۷۸ ڈبلیو - بی ۱۹۶۹ء سے متواتر چار سال پہلے کے عرصہ کے دوران سدھنائی میلسی لنک کے موگہ نمبر آئی-ایل-آر/ ۱۸۵۰۰۰ سے سیراب ہوتے تھے ۔

(ب) کیا یہ امر بھی واقعہ ہے کہ ۱۹۶۹ء میں مندرجہ بالا لنک کنال سے مذکورہ چکوک کو پانی کی فراہمی بند کر دی گئی اور اس کی بجائے مذکورہ چکوک کو پاک پتن کنال سے پانی فراہم کیا گیا ۔ اور اس غرض سے اس نہر کا پانی سندھائی میلسی لنک کنال کے اوپر سے گزارا گیا جس کے نتیجے میں پانی کا نکاس کم ہو گیا ۔

(ج) اگر اجزا (الف) تا (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت جزو (الف) میں مندرج صورت حال کو دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ اس علاقہ کے ہزاروں کاشتکاروں کی شکایات کا ازالہ کیا جا سکے ۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی (چودھری محمد انور سمہ) -

(الف) جناب والا - یہ درست ہے کہ تحصیل وھاڑی ضلع ملتان کے چکوک نمبر ۷۸/BW-۷۶-۷۴ کی آبپاشی سندھائی میلسی رابطہ نہر کے موگہ جات نمبر 2-R-II ۱۸۵۰۰۰۰ سے ہوتی تھی - یہ انتظام عارضی نوعیت کا تھا کیونکہ ان چکوک کا اصل ذریعہ آب رسانی R - پاک پتن ڈسٹری بیوٹری سدھنائی میلسی رابطہ نہر کی تعمیر کی وجہ سے منقطع ہو گیا تھا -

(ب) سدھنائی میلسی رابطہ نمبر سے چکوک مذکورہ کو آب رسانی کا عارضی سلسلہ منقطع کرکے ان کے اصل ماخذ پاک پتن ڈسٹری بیوٹری سے آب رسانی کا انتظام بحال کر دیا گیا ہے - جناب والا - یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ بالا تبدیلی سے پانی کی مقدار میں کمی واقع ہوئی ہے -

(ج) جناب والا - چونکہ چکوک مذکورہ بالا میں آب رسانی کا موجودہ انتظام تسلی بخش ہے - اس لئے پرانے انتظام (سدھنائی میلسی رابطہ نہر سے آب رسانی) کو بحال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

میاں خورشید انور - کیا وزیر موصوف کو احساس ہے کہ سدھنائی پر میلسی لنک کنال سے سائفن کا پانی جو اوپر سے گزارا جاتا ہے اس کے متعلق آپ کیسے فرما سکتے ہیں کہ اس سے آب رسانی صحیح طریقہ سے ہو رہی ہے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ایسی صورت میں اس کا تسلسل اور بہاؤ کیسے ٹھیک رہ سکتا ہے -

وزیر مال - جناب والا - میرے فاضل دوست نے جو کچھ فرمایا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ پاکپتن ڈسٹری بیوٹری کا رابطہ ختم ہوجانے کی وجہ سے ان چکوک کو سدھنائی میلسی رابطہ نہر سے ڈائرکٹ پانی دیا جاتا رہا ہے اور چونکہ یہ رابطہ نہر تھی اس لئے دوسری نہروں سے اسکی سپلائی ۱۲ ماہ زیادہ رہتی تھی - چار سال انہوں نے کچھ زیادہ پانی لیا ہے اس لئے یہ خیال رکھتے ہیں کہ وہ aqueduct جس کے ذریعے ہم نے ان کا پرانا آب رسانی کا انتظام بحال کیا ہے وہ ختم کیا جائے -

میاں خورشید انور ۔ میں نے یہ گزارش کی تھی کہ اگر ایک نہر کا پانی پائپ کے ذریعے اوپر سے گزارا جائے تو اس کا بہاؤ ٹھیک نہیں رہ سکتا اور جبکہ دوسرے چکوک کو اس نہر سے پانی دیا جاتا ہے تو ان تین چار چکوک کا کیا قصور ہے کہ ان کو پانی نہ دیا جائے اور ان کے اگلے اور پیچھے والوں کو پانی ملے ۔

وزیر مال۔ کیا فاضل ممبر ایک ایک سوال کرکے اس کا جواب لیں گے یا پوری تفصیل پڑھیں گے ۔ اور مجھے بھی تفصیل سے جواب دینا پڑے گا :

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ جب ایک نہر کا پانی پائپ کے ذریعے دوسری نہر کے اوپر سے گزارا جائیگا تو اس کا تسلسل اور بہاؤ کس طرح ٹھیک رہ سکتا ہے ؟ اس کے بہاؤ میں وہ طاقت اور زور نہیں ہوگا ۔

وزیر مال ۔ جب ایک نہر کا پانی دوسری نہر کے اوپر سے گزارا جاتا ہے تو اسے ہم aqueduct کہتے ہیں اس کے ذریعے ہم پانی اوپر سے گزارتے ہیں ۔ دوسرا طریقہ سائفن کا جس سے پانی گزارا جاتا ہے ۔ دونوں صورتوں میں انجینرنگ نقطہ نگاہ سے دونوں اطراف سے پانی کی سطح کو برابر رکھا جاتا ہے تاکہ اس میں سے گزرتے وقت پانی میں کمی واقع نہ ہو ۔

میاں خورشید انور ۔ اگر سائفن سے پانی گزارا جائے تو اس کا بہاؤ درست رہ سکتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پانی اوپر سے گزارنے سے اس کا بہاؤ ٹھیک نہیں رہ سکتا ۔

وزیر مال ۔ جب اوپر سے پانی گزارتے ہیں تو دونوں طرف پانی کی سطح برابر رکھی جاتی ہے تاکہ aqueduct میں سے گزرتے ہوئے پانی کی تیزی یا بہاؤ میں کمی واقع نہ ہو ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ وہاں کے لوگوں کو سخت پریشانی ہے ۔ پانی کا بہاؤ ٹھیک نہیں ہے اور اس کے پیچھے جو چکوک ہیں ان کو بھی اس نہر سے پانی مل رہا ہے تو ان دوسرے چکوک کا کیا قصور ہے کہ ان کا پانی بند کر دیا گیا ہے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا ۔ شاید میرا جواب واضح نہیں تھا ۔ دراصل پاکپتن فسٹری پیوٹری کا جب رابطہ ختم ہو گیا تھا تو سدھناتی

میلسی رابطہ نہر کیوبعہ سے اصولی طور پر کچھ لوگ ڈائرکٹ پانی لیتے تھے لیکن انجینرنگ نقطہ نگاہ سے ہم کسی فیڈر سے پانی ڈائرکٹ نہیں دے سکتے - اب چونکہ حالات مجبور کرتے تھے اور کوئی ذریعہ پانی کا نہ تھا تو جب تک کوئی نہر کھودی نہ جاتی ہم aqueduct یا سائفن نہیں بنا سکتے تھے اس لئے ہم نے ڈائرکٹ پانی دیا اور جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے کہ پانی ڈائرکٹ ایک چینل سے دینا ہے جو کہ فیڈر چینل ہے اس سے پانی بہت زیادہ ملتا ہے - چونکہ چار سال آپ نے اپنے حق سے زیادہ پانی لیا ہے - اس لئے یہ وہی خواب دیکھتے ہیں اور دیکھتے رہیں گے - ہم ان کو پورا پانی دیں گے زیادہ نہیں دیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - جو میں نے گزارش کی تھی اس کا وزیر موصوف نے جواب نہیں دیا - وہ چکوک جو بعد میں آتے ہیں ان کو اس نہر سے کیوں پانی دیا جاتا ہے؟

وزیر مال - جو چکوک پہلے یا بعد میں آتے ہیں ان کا تو سوال پیدا نہیں ہوتا - جہاں تک کہ نہروں میں سے پانی دینے کا تعلق ہے - انجنیرنگ نقطہ نگاہ سے ہم سروے کرتے ہیں کہ کس نہر کا پانی کس زمین کو آسانی سے دیا جا سکتا ہے اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم ان چکوک کو پانی دینے والے رقبوں میں شامل کر لیتے ہیں اور جنہیں انجنیرنگ نقطہ نگاہ سے آسانی سے پانی نہیں دیا جا سکتا انہیں دوسری نہروں کے طرف direct کر دیا جاتا ہے - موجودہ صورت میں کوئی دقت ہمارے سامنے پیش نہیں آ رہی جس کی وجہ سے ہمیں یہ ضرورت محسوس ہو کہ ہم ان کو پانی کسی اور ذریعہ سے دیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اگر پانی کی کمی ہے اور ان چکوک کی آبپاشی نہیں ہو سکتی تو کیا آپ اس چیز پر ایکشن لینے کو تیار ہیں ؟

وزیر مال - اگر پانی کم ہو تو یہاں کیا میں تمام صوبے میں ایکشن لینے کو تیار ہوں - لیکن یہاں پانی میں کمی واقع نہیں ہوتی ہے -

ایک رکن - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ پنجاب میں کتنی نہریں ہیں جنکا پانی ایک دوسری کے اوپر سے گزارا جاتا ہے ؟

وزیر مال - اس کے لیے علیحدہ سوال چاہئے -

مارشل لا ریگولیشن ۱۱۵ کے تحت زمینداروں کی طرف سے واپس کی جانے والی اراضی

*۲۳۔ مسٹر احسان الحق پراچہ - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ مارشل لا ریگولیشن نمبر ۱۱۵ کے تحت صوبہ میں زمینداروں سے کل کتنے ایکڑ اراضی حاصل کی گئی ہے۔ نیز ان زمینداروں کے نام کیا ہیں - اور ہر ایک سے کتنے ایکڑ زمین حاصل کی گئی ؟

وزیر مال - (چودھری محمد انور سمہ) - فی الحال ڈیکلریشن فارموں کی پڑتال ہو رہی ہے - مطلوبہ معلومات پڑتال مکمل ہونے پر ایوان کی میز پر رکھ دی جائینگی -

مسٹر احسان الحق پراچہ - میرے سوال کا جواب نامکمل ہے اس کو ملتوی کیا جائے جہاں تک مجھے علم ہے اس سے متعلق تمام کوائف ۳۰ جون کو حکومت کے پاس پہنچ چکے ہیں - پھر نہ معلوم کہ وزیر صاحب اس کا جواب کیوں نہیں دے رہے -

وزیر مال - میرے پاس اس کا جواب نہیں - آیا مجھے اس میں کوئی اعتراض نہیں کہ اس کو ملتوی کر دیا جائے -

کمشنر سرگودھا ڈویژن کی عدالت میں زیر سماعت اپیلیں

*۲۴۔ مسٹر احسان الحق پراچہ - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کمشنر سرگودھا ڈویژن کی عدالت میں اپیلوں کے کتنے مقدمات زیر سماعت ہیں -

(ب) مذکورہ کمشنر نے متذکرہ بالا مقدمات کی سماعت کیلئے مہینے میں کتنے دن مقرر کئے ہیں - اور ان دنوں میں سے کتنے دنوں کیلئے کمشنر موصوف دورے پر رہتے ہیں - نیز گذشتہ سال کے دوران اس نے سفر خرچ الاؤنس اور یومیہ الاونس کے سلسلے میں کتنی رقم وصول کی ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - (الف) تعداد مقدمات اپیل زیر سماعت عدالت کمشنر صاحب سرگودھا ۲-۷-۳۱-۵ تک ۲۳۹ ہے -

(ب) (اول) کمشنر صاحب نے ۸ دن فی ماہ مقدمات کی سماعت کے لئے مقرر کر رکھے ہیں -

(دوم) سال کے بعد ۹۶ دنوں میں سے جو کہ کمشنر صاحب نے مقدمات کی سماعت کیلئے مقرر کر رکھے ہیں - پچھلے سال ۴ دن دورہ پر گزارے -

(سوم) مذکورہ بالا ۴ دنوں کے لئے ٹی - اے - ڈی - اے مبلغ ۵۴ روپیہ کمشنر صاحب نے وصول کیا -

حاجی محمد سیف اللہ خان— کمشنر کا یومیہ ڈی-اے کتنا ہے -

وزیر مال — ساڑھے تیرہ روپے -

حاجی محمد سیف اللہ خان—جناب والا - کیا اس میں ٹی-اے شامل نہیں ہے - ساڑھے تیرہ روپے کے حساب سے تو ڈی-اے کے ۵۴ روپے بنتے ہیں میں پوچھتا ہوں کہ ٹی-اے کدھر گیا

وزیر مال—اس میں ٹی-اے ڈی-اے دونوں شامل ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان — یہاں لکھا ہے ٹی-اے ڈی-اے ۵۴ روپے چار دن کا ہے مگر ٹی-اے اس میں شامل نہیں ہے - یہ جواب غلط ہے -

وزیر مال—وہ سرکاری کار میں جاتے ہیں - ٹی-اے اور ڈی-اے ۵۴ روپے بنتے ہیں جو ہم نے دئے ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان—کیا یہ صحیح ہے کہ انہوں نے ٹی-اے وصول نہیں کیا اور وہ سرکاری کار میں گئے ہیں

وزیر مال—یہ ہو سکتا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان—ہو سکتا نہیں - آپ نے وثوق سے خبر دی ہے - آپ بتائیں کہ اس میں شامل ہے یا نہیں ہے -

وزیر مال—سرکاری کار پر گئے ہیں - شامل ہے -

تحصیل بھلوال میں سیم سے متاثرہ رقبہ کی اصلاح

*۴۰۔ مسٹر احسان الحق پراچہ - کیا وزیر آبپاشی و برقی قوت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت نے تحصیل بھلوال میں سیم زدہ علاقے کو بحال کرنے کے لئے اب تک کیا اقدامات

کئے ہیں ؟ نیز حکومت نے مذکورہ تحصیل میں رکھے ہوئے سیم کے پانی کے نکاس کی نالیوں کو صاف کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت ۔ (چودھری محمد انور سندھو)
(الف) تحصیل بھلوال میں سیم زدہ رقبہ کی اصلاح کے لئے کئے گئے اقدامات ۔

تحصیل بھلوال میں سیم زدہ رقبہ کی اصلاح اور سیم کے مکمل انسداد کے سلسلے میں سکارپ نمبر ۲ کے تحت ہونا، کوٹ مومن لوئر حجن اور لالیاں سکیموں میں ابھی تک ۴۷۸ ٹیوب ویل نصب کئے جا چکے ہیں ۔

ان ۴۷۸ ٹیوب ویلوں میں سے کوٹ مومن سکیم کے ۴۲ ٹیوب ویلوں کے سوا جو کہ آئندہ دسمبر تک چل جائیں گے باقی تمام ٹیوب ویل بتدریج ۶۴-۱۹۶۳ء کے بعد سے چل رہے ہیں ۔

ٹیوب ویلوں کے علاوہ اس تحصیل میں سیم اور سیلاب کے پانی کے نکاس کے لئے ۳۴ سیم نالیاں جن کی مجموعی لمبائی ۴۰۰ میل ہے پہلے سے موجود ہیں ۔ ان سیم نالیوں کے علاوہ اس علاقہ کی بہبود کیلئے حال ہی میں ایک نئی سیم نالی بھیرہ مونا ڈرین جس کی لمبائی ۷۰ میل ہے مکمل کی گئی ہے ۔ مزید برآں اس علاقہ میں دو نئی سیم نالیوں یعنی ٹائری برانچ ڈرین اور شیر محمد والہ ڈرین کی کھدائی کا کام بھی جاری ہے ۔

(ب) مٹی سے اٹی ہوئی (choked) سیم نالیوں کی صفائی ۔

سیم نالیوں کی صفائی محکمہ انہار باقاعدگی سے ایک طے شدہ ۵ سالہ منصوبہ کے تحت کرتا رہتا ہے ۔ اس منصوبے کے تحت بھلوال تحصیل میں واقع ۳۴ سیم نالیوں میں سے ۲۶ سیم نالیوں کی صفائی پچھلے دو سالوں میں کی جا چکی ہے ۔

اس علاقہ کی تمام کی تمام سیم نالیاں تسلی بخش طور پر کام کر رہی ہیں ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ سکارپ نمبر ۲ میں کتنے ٹیوب ویل خراب پڑے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت ۔ آپ کا سوال تو تحصیل بھلوال کے متعلق ہے ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب والا ۔ آپ نے جواب میں کہا ہے ۔ کہ سکارپ نمبر ۲ میں ۴۷۸ ٹیوب ویل نصب ہیں ۔ ان میں سے کتنے ٹیوب ویل خراب پڑے ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت ۔ جناب والا ۔ اس میں ۴۸ ٹیوب ویل خراب پڑے ہوئے ہیں اور کوٹ مومن سکیم کے ۴۲ ٹیوب ویلوں کے سوا باقی سب کام کر رہے ہیں ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب والا ۔ ۴۲ ٹیوب ویل جو نصب ہو چکے ہیں ۔ ان کو چلانے کے لئے مزید چھ مہینے کی معیاد آپ کس خوشی میں دے رہے ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت ۔ میعاد اس خوشی میں دے رہے ہیں کہ واپڈا کا محکمہ مرکزی حکومت کے پاس ہے ۔ میرے پاس نہیں ہے ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا حکومت اس کا بر وقت انتظام کرنے میں ناکام نہیں رہی ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت ۔ یہ آپ مرکزی حکومت سے سوال کر سکتے ہیں ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ ٹائری برانچ ڈرین اور شیر محمد والا ڈرین جن کی کھدائی کا کام مکمل ہو گیا ہے اس پر کل کتنا روپیہ خرچ ہوا ہے ۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت ۔ جناب والا ۔ دونوں پراجیکٹ پر سوا دو لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے ۔

حاجی محمد سبحان اللہ خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے اس کے لئے بجلی کی سپلائی سنٹرل گورنمنٹ نے از خود کرنی ہے یا صوبائی حکومت نے کوشش کرنی ہے ۔ اگر صوبائی حکومت نے کوشش کرنی ہے تو اس وقت تک کیا کوشش کی گئی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت—سوبائی حکومت آپ کی طرح کوشش کر رہی ہے لیکن سپلائی ان کا کام ہے - جب انہیں بجٹ ملے گا تو سپلائی ہو گی -

مسٹر احسن الحق پراچہ—کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ سیم نالیوں کی کھدائی کی وجہ سے تحصیل بھلوال میں واٹر ٹیبل کتنا ہوا ہے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی—تحصیل بھلوال میں واٹر ٹیبل ۳۵۵۰ سے ۳۵۶۰ تک lower ہوا ہے -

مسٹر احسان الحق پراچہ—کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ بھیرہ مونا ڈرین غلط پلاننگ کی وجہ سے صحیح کام نہیں کر رہی ہے - جب دریا میں پانی زیادہ آتا ہے تو بجائے پانی دریا میں ڈالنے کے وہ سیم والی پانی شہر کی طرف لے آتی ہے -

وزیر آبپاشی و قوت برقی—آپ کا خیال غلط ہے - دریا میں پانی جب زیادہ ہو تو وہ لاہور میں بھی آ سکتا ہے - دوسرے شہروں میں بھی آ سکتا ہے - وہ سیلاب کی صورت میں ہے - ویسے یہ سکیم انجینئرنگ نقطہ نگاہ سے ٹھیک ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان—کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ سیم کے انسداد کے لئے جو ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں - ان کا آبیانہ دوگنا وصول کیا جاتا ہے

وزیر آبپاشی و قوت برقی— جناب والا - اسکے متعلق یہاں اسمبلی میں کافی بحث ہو چکی ہے - ان ٹیوب ویلوں سے زمیندار پانی لیتے ہیں - اور اسی پانی کی وجہ سے ان سے آبیانہ دوگنا لیا جاتا ہے - نہ کہ سیم کے انسداد کیوجہ سے آبیانہ دوگنا لیا جاتا ہے -

راؤ محمد افضل خاں — کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے - کہ آبیانے کے علاوہ بھی کوئی اور فیس وصول کی جاتی ہے - اگر کی جاتی ہے تو اسکی فی ایکڑ شرح کیا ہے ؟

وزیر آبپاسی و قوت — جناب والا وہ فیس اس لئے وصول کی جاتی ہے کہ زمینیں r oh im ہوتی ہیں اور ان کو دوبارہ فصل کے قابل بنا جاتا ہے اس کی شرح ساڑھے تین روپے فی ایکڑ ہے - اور اسے بارہ سال کے لئے رکھا ہوا ہے -

راؤ محمد افضل خاں — کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیگے کہ کچھ ایسے ٹیوب ویل بھی ہیں جو reclaim کرنے کی بجائے زمین کو خراب کر رہے ہیں ؟

سردار صغیر احمد — کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ جہاں پر آپ نے ٹیوب ویل نصب نہیں کئے وہاں بھی دوگنا آبیانہ وصول کرتے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی — ایسا واقعہ میرے علم میں نہیں ہے ۔ اگر ہو تو آپ مجھے بتائیں ۔

سردار صغیر احمد — میرے علم میں ہے ۔ میرے علاقہ میں ایک موضع میں ایک ٹیوب ویل نصب نہیں ہے اور آپ دوگنا آبیانہ وصول کر رہے ہیں دوسرے آپ نے میرے سوال کا جواب بھی غلط دیا ہے ۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی — اگر کوئی ایسی بات ہوگی تو میں ضرور اس پر ایکشن لونگا ۔ یہ جو آپ نے کہا ہے کہ جواب غلط دیا ہے ۔ یہ بالکل آپ نے غلط کہا ہے یہ آپ نے میری ذات سے زیادتی کی ہے ۔ اس لئے کہ آپ کا علم مجھ میں نہیں ہے ۔ آپ کا علم آپ کی ذات تک محدود ہے ۔

Sardar Saghir Ahmad : Sir, I challenge on the flour of the House that this reply is wrong :

وزیر آبپاشی و قوت برقی — آپ کی جو مرضی ہے کہیں ۔ اسطرح سے کام نہیں چلتا ۔ آپ کا علم میری ذات میں نہیں آتا ۔ آپ کا علم آپ کی ذات تک محدود ہے ۔

سردار صغیر احمد — میں نے یوں ہی نہیں کہہ دیا میری زمین پر ٹیوب ویل نہیں لگایا گیا ۔ اور آبیانہ دوگنا وصول کیا جا رہا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

رانے محمد یاسین خاں کھرل — کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ سکارپ نمبر ۱ اور نمبر ۲ میں اس قسم کے ٹیوب ویل بھی ہیں جو بجائے reclaim کرنے کے زمینوں کی نوعیت کو بدل رہے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی — اس کے لئے مجھے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان — جناب والا ۔ اسکارپ ایریا میں جو ٹیوب ویل لگائے جاتے ہیں وہاں نہری پانی کیوں نہیں دیا جاتا ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی — یہ بھی جنرل سوال ہے۔ اس کے لئے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے۔

مسٹر احسان الحق پراچہ — آپ نے فرمایا ہے کہ ضلع بہاولپور میں ۳۳ میم نالیوں میں سے ۲۶ میم نالیوں کی صفائی ہو چکی ہے۔ کیا باقی نالیوں کی صفائی کا پروگرام بن چکا ہے۔؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی — جناب والا۔ یہ چیز میرے سوال سے واضح ہے کہ پانچ سالہ منصوبہ کے تحت صفائی کی جا رہی ہے اور جو باقی رہتی ہیں ان کی صفائی کی جائیگی۔

مسٹر احسان الحق پراچہ — کیا وزیر موصوف مجھے اس بات کی انکوائری کرائینگے کہ بہیرہ مونا ڈرین کا بہاؤ غلط پلاننگ کی وجہ سے دریا کی طرف نہیں بلکہ شہر کی طرف ہے اور پانی بہیرہ شہر کے ارد گرد کھڑا ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی — اس کے متعلق میں نے پہلے گذارش کی ہے کہ انجینئرنگ نقطہ نگاہ سے یہ بالکل ٹھیک اور صحیح کام کر رہی ہے۔

مسٹر احسان الحق پراچہ — میں گذارش کر رہا ہوں کہ کیا آپ اس کی انکوائری کروائیں گے کہ وہاں زیادہ پانی کھڑا ہے کہ نہیں کھڑا ہے۔ اس سے آپ کیوں گریز کر رہے ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی — جناب والا۔ جیسا میں کہتا ہوں کہ یہ ٹھیک کام کر رہا ہے۔ تو انکوائری کس چیز کی کرائیں۔

مسٹر احسان الحق پراچہ — جناب والا۔ مجھے پتا ہے کہ میرے شہر میں تین تین فٹ پانی کھڑا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ سیم نالی کام ٹھیک کر رہی ہے۔ آپ یہ کیوں نہیں فرماتے کہ آپ اس کی انکوائری فرمائیں گے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی — اگر آپ اس لفظ سے خوش ہوتے ہیں تو میں نے پہلے بھی گذارش کی ہے کہ تمام پنجاب میں جہاں کہیں بھی میرے محکمہ کی شکایت ہوگی میں اس کی انکوائری کرائونگا یہ تو بالکل معمولی بات ہے؟

حاجی محمد سیف اللہ خان — کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ضلع رحیم یار خان میں ایک نہر کی سکیم منظور ہوئی تھی - کیا اس پر عملدرآمد ہوا ہے ؟

وزیر آبپاشی وقوت برقی — جناب والا - یہ ضمنی سوال نہیں ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان — کیا یہ حقیقت ہے کہ ۱۹۶۸ء میں سکارپ ۶ ضلع رحیم یار خان کے لئے ایک سکیم منظور ہوئی تھی - جس پر عملدرآمد نہیں ہوا -

Minister for Irrigation and Power: Sir, this is not a Supplementary. It is beyond that and beyond anything.

حاجی محمد سیف اللہ خان — پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - وزیر موصوف یہ کہہ سکتے ہیں کہ کا اس نوٹس الگ مانا چاہیے - مگر انہیں اس چیز کا کوئی حق نہیں ہے - پہلے آپ فیصلہ کریں کہ یہ ضمنی سوال ہے یا نہیں -

چیئرمین — آپ اس کا علیحدہ نوٹس دیں -

موضع علی پور تحصیل شجاع آباد کے علاقوں کے لئے آبپاشی کے پانی کی فراہمی

*۶۲ - **دیوان سید غلام عباس بخاری** — کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ایک نشیبی نالہ موسوم بہ ''لنڈا'' موضع علی پور تحصیل شجاع آباد ، ضلع ملتان میں سے ہو کر گزرتا ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ گاؤں کا وہ علاقہ جو مذکورہ نالے کے مغرب میں ہے اسکو حویلی کینال سے آبپاشی کے لئے پانی مہیا کیا جا رہا ہے اور اس کے مشرق میں جو علاقہ ہے اسے میلسی کینال سیراب کرے گی -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ آبپاشی کے متبادل انتظام یعنی سندھ طاس کے منصوبے کے اجراء سے پہلے مذکورہ

مشرقی علاقے کو قریباً بارہ یا چودہ سال تک حویلی کینال سیراب کرتی رہی تھی کیونکہ میلسی کینال میں پانی کی شدید کمی تھی اور کاشتکاروں نے پورے علاقے کو ہموار اور آباد کیا تھا اور اسے زیر کاشت لائے تھے ۔

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ آبپاشی کے متبادل نظام اجراء کی وجہ سے میلسی کینال میں پانی بڑھ گیا ہے اور مشرقی علاقے کو حویلی کینال سے آبپاشی کے پانی کی بہم رسانی اس وجہ سے روک دی گئی ہے کہ مذکورہ علاقے کو صرف میلسی کینال (بہشتی مائنر) سیراب کرے گی ۔

(ہ) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ میلسی کینال کے راجباہوں میں پانی کی ناکامی بہم رسانی کی وجہ سے وہ علاقہ جسے حال ہی میں آباد کیا گیا گیا ہے مناسب طور پر سیراب نہیں ہو رہا ہے اوز اس کے بنجر ہونے اور تھور زدہ ہونے کا خطرہ ہے ۔

(و) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ بہشتی مائنر اور دوسری نہریں نہر کے ساتھ ساتھ اوپر کی جانب ۶۰ سے ۷۰ میل تک کا علاقہ سیراب کرتی رہی ہیں مگر جب بھی متعلقہ آدمیوں نے یہ درخواست کی کہ بہشتی مائنر کو صرف ایک یا دو میل تک بڑھا دیا جائے تا کہ مذکورہ علاقے کو یہ مائنر سیراب کر سکے تو ان کاشتکاروں کو متعلقہ حکام یہ کہہ دیتے ہیں کہ سکیم فنی طور پر قابل عمل نہیں ہے ۔

(ز) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ یہ نہر ساٹھ سے ستر میل تک کا علاقہ سیراب کرتی ہے اور اسے فنی طور پر قابل عمل سمجھا جاتا ہے ۔

(ح) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ آبپاشی کے قواعد و ضوابط میں یہ بات درج ہے کہ اگر کوئی علاقہ کسی سرکل سے پچاس میل کے اندر اندر ہو تو پھر محکمہ آبپاشی کا فرض ہے کہ وہ اس علاقے کو آبپاشی کے مقاصد کیلئے اسی سرکل میں شامل کرے ۔

(ط) اگر اجزاء (الف) تا (ح) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ علاقے کو دوبارہ بنجر ہونے سے بچانے کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی (چودھری محمد انور سمہ) :
(الف) جی ہاں -

(ب) جی نہیں - سکھا نالہ (المعروف لنڈا) کی دونوں اطراف کا رقبہ حویلی نہر سسٹم کی حدود میں آتا ہے - موضع علی پور کا کوئی رقبہ میلسی نہر کے راجباہ بہشتی کی حدود میں نہیں ہے -

(ج) سکھ بیاس نالہ کے زیریں حصے کے مشرق کا حصہ حویلی انہار سے سیراب ہونے والے علاقہ کی حدود میں آتا ہے اور اس رقبے کا میلسی انہار سے کوئی تعلق نہیں ہے -

(د) جی نہیں میلسی انہار سے پانی کے منظور شدہ اخراج میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی اور اس طرح میلسی نہر کے بہشتی راجباہ سے اس علاقے کو سیراب کرنے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا -

(ہ) جی نہیں - میلسی انہار سے سیراب ہونے والے علاقے میں فراہمی آب تسلی بخش طور پر ہو رہی ہے - اور یہاں تھور اور زمین کے بنجر ہونے کا کوئی خطرہ نہیں -

(و) جی ہاں - میلسی نہر کے بہشتی راجباہ سے بالائی علاقے میں ساٹھ (۶۰) ستر (۷۰) میل تک ہوتی ہے یہ صحیح ہے کہ موضع علی پور میں دیوان غلام عباس کی زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے بہشتی راجباہ میں توسیع اور اس کی تشکیل نو کی سکیم کا جائزہ لیا گیا اور حکومت نے اسے فنی اور مالیاتی بنیادوں پر ناقابل عمل ہونے کی وجہ سے مسترد کر دیا - حوالے کے لئے حکومت کے فیصلے کی نقل لف ہے -

(ز) جی ہاں میلسی انہار اصل منظور شدہ منصوبہ آبپاشی کے مطابق اطمینان بخشی طریقہ سے کام کر رہی ہے -

(ح) ایسا کوئی ضابطہ نہیں ہے -

(ط) حکومت کو مذکورہ بالا فیصلہ کے مطابق حکومت کے زیر غور ایسی کوئی تجویز ہیں -

---

منجانب

سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان
محکمہ آبپاشی و برقی قوت
لاہور

بخدمت

دیوان سید غلام عباس بخاری
۶۰ - الف شیر شاہ روڈ
ملتان چھاؤنی

نمبر ۷ - ۱۸/ایس او (آب)/۶۸
مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۹ء

موضوع :- میلسی نہر کی بہشتی ندی کی توسیع

حوالہ — آپ کی درخواست مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۹ء جسے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون (الف) کو پیش کیا گیا اور جو محکمہ ہذا میں ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۹ء کو موصول ہوئی -

یہ تجویز کہ بہشتی ندی کی اس غرض سے توسیع کی جائے اور اسے ری مالڈ کیا جائے تاکہ سکھ بیاس کے مشرقی جانب واقع موضع علی پور سادات کے رقبے کو سیراب کیا جا سکے اس تجویز پر محکمہ ہذا میں بڑی احتیاط سے غور و خوض اور جرح و تعدیل کی گئی اور اسے فنی اور مالی طور پر نا ممکن العمل پایا گیا -

عبدالوسیع خان
سیکشن آفیسر (آب)
برائے سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان
آبپاشی و قوت برقی

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

دیوان سید غلام عباس بخاری - جناب سپیکر - وزیر موصوف نے جزو "ب اور ج" میں خود تسلیم کیا ہے کہ یہ علاقہ میلسی کنال میں نہیں آتا اور جز "و" میں بھی خود تسلیم کیا ہے کہ زمین کو سیراب کرنے کے لئے بہشتی راجباہ کا جائزہ لیا گیا - اور حکومت نے اسے فنی اور مالیاتی بنیادوں پر ناقابل عمل ہونے کی وجہ سے مسترد کر دیا - جناب میں یہ پوچھتا ہوں کہ حویلی کینال کے لئے پھر اتنی تگ و دو کیوں کی گئی اور میلسی کینال کے آفیسرز وہاں جا کر اتنا تردد کیوں کرتے رہے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - میرے فاضل دوست کو یہ علوم ہونا چاہئے کہ ہم نے یہ تردد درخواستوں کی بنا پر کیا اور مجبوری کی بنا پر یہ سکیم ختم کرنا پڑی -

دیوان سید غلام عباس بخاری - جناب والا - کیا وزیر موصوف کو یہ علم ہے کہ ۱۹۶۹ء میں جب میں نے و دیگر کاشتکاروں اور زمینداروں نے درخواستیں دی تھیں کہ اس رقبہ کو حویلی کینال کے ساتھ شامل کیا جائے اور ہمیں تحریراً یہ جواب دیا گیا ہے کہ مشرق کی طرف کا علاقہ جو میلسی کینال سے متعلقہ ہے - اسے حویلی کینال کے علاقے میں نہیں لیا جا سکتا - جب ہم نے یہ درخواستیں محکمہ آبپاشی کو میلسی کینال میں شامل کرنے کے لئے دیں تو انہوں نے کہا کہ میلسی کینال میں پانی کی وجہ سے شامل نہیں کیا جا سکا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ میلسی کینال کو تسلیم کرتے ہیں اور حویلی کینال کو نہیں - جناب والا - یہ انسانی مسئلہ ہے -

مسٹر سپیکر - آپ سوال پوچھیں -

دیوان سید غلام عباس بخاری - میں نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے یہ اسکا جواب دیں - انہوں نے اس سے پہلے غلط جواب دیا ہے - مجھے صرف دو منٹ وضاحت کرنے کے لئے دئیے جائیں تا کہ میں وزیر موصوف کو بتا دوں - ایک تو میرا رقبہ ہے دوسرے چھوٹے کاشتکاروں اور زمینداروں کا مسئلہ ہے - میں وزیر موصوف کی خدمت میں یہ عرض کر دوں کہ یہ جواب بالکل غلط ہے اور ہمارا حق ہمیں دیا جائے اور حق لینا ہر پاکستانی کا حق ہے -

وزیر آبپاشی و قوت برقی - حق ضرور دیا جائیگا -

میاں منظور احمد ہوھل ۔ کیا وزیر موصوف اس بات کی وضاحت فرمائیں گے جیسا کہ جزو "ج" میں بتایا ہے کہ کسی سرکل سے ۸۵ میل کے اندر اندر جو رقبہ آتا ہے اس کے متعلق ایسا کوئی ضابطہ نہیں ہے کہ اسے آبپاشی کے مقاصد کے لئے اسی سرکل میں شامل کیا جائے۔ کیا ۸۵ میل کی حد کے علاوہ کوئی اور رقبہ ہے جو سرکل میں شامل ہو سکتا ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ جہاں تک رقبے کا تعلق ہے میں نے پہلے بھی تین چار مرتبہ گذارش کی ہے کہ ہم یہ دیکھتے ہیں ۔ کہ کتنا رقبہ آسانی سے سیراب ہو سکتا ہے ۔ اس کی حد ۸۰-۸۵ میل نہیں ہوتی ۔ نہ دس میل ہوتی ہے نہ پچاس میل ہوتی ہے ۔ نہر کی مائنر کی مخصوص حالت زمینوں کی ہمواری اور پانی کی سطح کو پیش نظر رکھ کر یہ حد متعین کی جاتی ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری — کیا یہ بہتر نہیں کہ ایک رقبہ آباد ہو جائے ۔ چاہے وہ شہر کے پانی سے آباد ہو یا اور کسی طریقے سے ؟ کیا محکمہ آبپاشی نہر کا پانی ہمیں پہنچائے گا ؟ ۸۵ میل یا ۵۰ میل کے اندر جو بھی رقبہ جات موجود ہیں ۔ کیا ضابطہ کو رو سے پانی دیا جانا ضروری نہیں ؟ اگر نہیں تو وہ بھی غیر آباد ہو جائیں گے ۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت ۔ بالکل نہیں ۔ ایسا کوئی واقعہ موجود نہیں ہے ۔ یہ پانی کی مقدار پر منحصر ہے ۔ پانی ہوگا تو زمینوں کو پانی دینگے ۔ اور اگر پانی نہیں ہوگا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

منشی منظور حسین پٹواری کو سالانہ ترقی کی ادائیگی

۹۷ ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حلقہ چک نمبر ۹۷-ایم تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کے پٹواری آبادکاری منشی منظور حسین کو سال ۳۸-۱۹۶۷ء سے ۷۱-۱۹۷۰ء تک کے لئے چار روپے ماہانہ کی شرح سے پیشگی سالانہ ترقیاں دی گئی تھیں مگر ان ترقیوں کے بقایا جات جو ۳۸۰ روپے بنتے ہیں ، ابھی تک اسے ادا نہیں کئے گئے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ اہل کار نے متذکرہ بقایا جات کی ادائیگی کیلئے متعلقہ حکام کو کئی بار عرضداشت پیش کی مگر بے سود -

(ج) اگر اجزا (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت اس معاملہ کی تحقیقات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ):-

(الف) سال ۶۸-۱۹۶۷ء تا ۷۱-۱۹۷۰ء کے لئے کوئی پیشگی سالانہ ترقی نہیں دی گئی -

(ب) ایسی کوئی درخواست ریکارڈ پر موجود نہیں ہے -

(ج) بحوالہ (الف) و (ب) کسی مزید کارروائی کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی -

---

منشی سعید احمد پٹواری کو سالانہ ترقی دیئے جانے کے بارہ میں منظوری

۶۹۰ - دیوان سید غلام عباس بخاری -کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ منشی سعید احمد جو موضع شادی کچالہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کا باشندہ ہے اور ضلع مظفر گڑھ میں موضع جھبک دور اور بالیہ کالرو میں بطور پٹواری تعینات ہے اسے چار سال ۶۷-۱۹۶۶ء سے ۷۰-۱۹۶۹ء تک کی سالانہ ترقی کے بقایاجات ادا نہیں کئے گئے -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ پٹواری نے محکمہ مال مظفر گڑھ کو درخواستیں دیں لیکن ابتک ان پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی -

(ج) اگر اجزا (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس معاملہ میں کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال —(چودھری محمد انور سمہ) - (الف) یہ درست ہے -
(ب) درست نہیں - ریکارڈ میں ایسی کوئی درخواست موجود نہیں -
(ج) ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ بقایا جات کا بل تیار کر رہے ہیں - جسکی منظوری مطابق نوٹیفکیشن نمبر A&A-۱۱-۷-۶۳ ، مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۷ء محکمہ مالیات سے لینی پڑیگی - کیونکہ بقایا جات چھ سال سے زیادہ پرانے ہیں -

دیوان سید غلام عباس بخاری - جناب والا - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اسکو اور کتنا عرصہ لگے گا ؟

وزیر مال - جناب - والا جیسا کہ میں نے اپنے جواب میں عرض کی ہے کہ اسکی منظوری محکمہ مالیات سے لینی پڑے گی - ان سے جلد منظوری لینے کی کوشش کی جائے گی -

---

سب تحصیل جلال پور والہ کے دیہات کو منظور شدہ مقدار کے مطابق پانی کی فراہمی

*۱۰۷ - دیوان سید غلام عباس بخاری —کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے :—
(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ملتان میں سب تحصیل جلال پور پیر والہ کے مشرقی دیہات دریائے ستلج کی میلسی کینال کی شاخوں محمود ، بہشتی ، شانہال سے سیراب ہوتے ہیں جو کہ غیر دوامی ہیں -
(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ نہروں سے پانی کی فراہمی سال میں چھ ماہ کیلئے منظور کی گئی ہے لیکن درحقیقت مذکورہ دیہاتوں کو سال میں صرف ۹۰ دن پانی فراہم کیا جاتا ہے اور ان سے آبیانہ پورا وصول کر لیا جاتا ہے -
(ج) اگر اجزا (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو پورا آبیانہ وصول کرنے کی کیا وجوہات ہیں - کیا حکومت پورا منظور شدہ پانی فراہم کرنے کا یا فلڈ سیزن ریٹ کے مطابق آبیانہ وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - (چودھری محمد انور سمہ):
(الف) جی ہاں -

(ب) فصل خریف کا عرصہ چھ ماہ کا ہوتا ہے - یعنی ۱۶ اپریل تا ۱۵ اکتوبر تک - تاہم متعلقہ دریاؤں میں پانی کے موجود ہونے پر نہری پانی فراہم کیا جاتا ہے - عموماً میلسی نہر میں ماہ جون کے آغاز سے ہی پورا پانی مہیا کیا جاتا ہے - اور ماہ ستمبر کے آخیر تک یہ جاری رہتی ہے - ماہ اکتوبر میں دریاؤں میں پانی کی نامساعد صورت کے پیش نظر فراہمی آب متاثر ہوتی ہے - اوسطاً ۱۲۰ دن تک پانی انہار میں موجود ہوتا ہے جبکہ بقیہ مدت میں انہار تعطیل پروگرام کے تحت چلایا جاتا ہے - آبیانہ اصل پختہ فصل پر وصول کیا جاتا ہے - اگر نہر کم مدت جاری رہے تو اسکا پختہ رقبہ نسبتاً کم ہوتا ہے - اور اس لحاظ سے آبیانہ وصول کیا جاتا ہے -

(ج) پورا آبیانہ کوئی چیز نہیں ہے - جیسا کہ پیراگراف نمبر ۲ میں بیان کیا گیا ہے - زمینداروں کو صرف اس رقبہ کا آبیانہ ادا کرنا پڑتا ہے جو نہری آبیاری سے پختہ ہو - نہروں میں فراہمی آب دریاؤں کے پانی روانی پر منحصر ہے دریاؤں میں پانی موجود ہو تو محکمہ فوراً حصہ رسدی پانی نہروں میں فراہم کرتا ہے - محصول کی تشخیص فراہمی آب اور پختہ فصل کے مطابق ہوتی ہے -

دیوان سید غلام عباس بخاری - جناب والا - وزیر موصوف نے یہ خود تسلیم کیا ہے - کہ نہر کو ۱۸۰ یوم چلنا چاہئے اور وہ یہ بھی تسلیم فرماتے کہ یہ نہریں ۱۲۰ یوم ششماہی میں چلتی ہیں - میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ جب وہ خود تسلیم فرماتے ہیں کہ پورا پانی نہیں دیا جاتا تو اس لحاظ سے وہاں کے کاشت کاروں زمینداروں اور مزارعین کو خاص رعایت دینے کے متعلق کیا خیال ہے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - جناب والا - ہم زمیندار کو خاص رعایت دیتے ہیں - زمیندار سے آبیانہ اس فصل کا لیا جاتا ہے جو فصل نہری پانی سے کاشت ہو اور نہری پانی سے پکی ہو - نہری پانی سے اگر فصل خراب ہو جاتی ہے فصل پختہ نہیں ہوتی تو اسے فصل خرابہ قرار دے دیا جاتا ہے اور آبیانہ میں اسے معافی دے دیتے ہیں -

رانا پھول محمد خاں - کیا وزیر موصوف فرمائینگے کہ زمیندار کو خرابہ لینے کے لئے نہری معاملہ یا آبیانہ کا کتنا فیصد ادا کرنا پڑتا ہے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - اسکا میرے فاضل دوست کو علم ہوگا۔ میرے علم میں ایسی کوئی بات نہیں

رانا پھول محمد خان - اگر آپ کے علم میں یہ بات لائی جائے تو آپ تحقیقات فرمائیں گے اور کارروائی کریں گے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - ضرور کروں گا - جہاں تک تحقیقات کا تعلق ہے میری طرف سے کھلی چھٹی ہے - کوئی جائز کایت محکمہ کے متعلق میرے علم میں لائی جائے تو جہاں زیادتی ہو رہی ہے میں ہر وقت تحقیقات کیلئے تیار ہوں -

دیوان سید غلام عباس بخاری - جناب سپیکر - وزیر موصوف تسلیم فرماتے ہیں کہ ۱۲۰ یوم پانی چلتا ہے - میری معلومات یہ ہیں کہ تقریباً نصف معیاد پانی بالکل نہیں چلتا - اور انہیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ اگر کوئی واری دل کھول کر فصل کا صحیح خرابہ دے تو محکمہ اس کی جواب طلبی کرتا ہے اور اس کے خلاف ایکشن لیا جاتا ہے - میں وزیر موصوف سے یہ پوچھوں گا کہ جب پانی پورا نہیں دیا جاتا اور اگر خرابہ دیں تو ان کی جواب طلبی ہوتی ہے - تو اس صورت میں وہ کیسے یہ کہہ سکتے ہیں کہ پختہ فصل پہ آبیانہ لیا جاتا ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - میری معلومات میں کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہے کہ جو خرابے کو خرابہ دے اس کی جواب طلبی کی جائے بلکہ جو کہ خرابہ کو خرابہ دے اس کی جواب طلبی ہم ضرور کرتے ہیں - اس کے لئے رانا پھول محمد خان صاحب اور آپ نے بھی حکم دیا ہے ہم اس کی تحقیقات کریں گے -

قاضی محمد اسماعیل جاوید - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے علاقہ میلسی میں نہروں پر کنونشن لیگیوں کا قبضہ ہے جو کہ بڑے جاگیردار ہیں - وہ رات پائپ کے ذریعے پانی نکال لیتے ہیں - اس سے زمینداروں کی حق تلفی ہوتی ہے - کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ اس کے انسداد کے لئے بھی کوئی اقدام کر رہے ہیں -

وزیر آبپاشی و قوت برقی - ان کا انتظام اسطرح ہوگا آپ مہربانی کر کے کوئی ایسا کیس پکڑائیں اور ہم ضرور اس کا علاج کریں گے -

قاضی محمد اسماعیل جاوید - مجھے تو ان نام یاد ہیں -

مسٹر سپیکر - صرف ان کی اطلاع دیجیے -

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا - کیا یہ امر واقعہ ہے جیسا کہ میرے فاضل دوست نے بھی سوال کیا ہے کہ کنونشن لیگ والے نہر کا پانی پائپوں کے ذریعہ چوری کر لیتے ہیں یا نکال لیتے ہیں؟ کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت دریاؤں کا پانی پنجاب کو اس کے حصے سے محروم کرنے کے لئے کھلم کھلا اور بے دریغ سندھ کو پہنچا دیتی ہے - اور جب سندھ والے سیراب ہو جاتے ہیں تو وہ پانی سمندر میں پھینک دیتے ہیں؟

Mr. Speaker : This is no Supplementary.

Minister for Irrigation and Power : As persions on Central Government cannot be allowed.

جلال پور پیر والا کو برقی قوت کی فراہمی میں تعطل

*۷۴- **دیوان سید غلام عباس بخاری** - کیا وزیر آبپاشی اور برقی قوت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ روزانہ شام پانچ بجے تا سات گرڈ سٹیشن سے قصبہ جلال پور پیرانوالہ کو بجلی مہیا نہیں کی جاتی جس سے عام لوگوں کو تکلیف اور تجارتی اداروں اور فیکٹریوں کو نقصان ہوتا ہے -

(ب) آیا یہ امر واقع ہے کہ صرف جلال پور پیروالہ کو ہی متذکرہ بالا طریق پر بجلی کی فراہمی بند کی جاتی ہے لیکن ملتان کے دیگر شہروں کو بجلی کی فراہمی بند نہیں کی جاتی -

(ج) اگر اجزا (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس معاملہ میں کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ) : صوبہ پنجاب میں صارفین کو بجلی مہیا کرنے کا کام واپڈا کے ذمہ ہے

جو کہ حکومت پاکستان کی وزارت قدرتی وسائل و صنعت کے ماتحت ہے اس لئے صوبائی حکومت اس سوال کا جواب نہیں دے سکتی۔

دیوان سید غلام عباس بخاری۔ کیا حکومت پنجاب اس طرف مرکزی حکومت کی توجہ تحریراً یا کسی اور طریقے سے دلائے گی؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ Sir, there is no question of any Supplementary. جناب والا۔ اس سوال کا جواب تو آیا ہی نہیں ہے پھر ضمنی سوال یہ کس چیز پر کر رہے ہیں۔ قاعدہ ۴۴ کے تحت جب اس کا جواب کوئی نہیں ہے تو میں elucidation کیا کر سکتا ہوں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ جب بجلی مرکز کا subject ہے تو وزیر موصوف کس Power کے وزیر ہیں۔ ان کے عہدے کے ساتھ Minister for Irrigation and power لکھا ہوا ہے۔

Mr. Speaker : Please see him in his office.

اضلاع رحیم یار خان و بہاولپور کو سیراب کرنے کے لئے پنجند ہیڈ ورکس سے نکلنے والی انہار سے پانی کی فراہمی

*۸۲۔ چودھری کلیم اللہ۔ کیا وزیر آبپاشی و برقی قوت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ پنجند ہیڈ ورکس کی بائیں جانب سے نکلنے والی نہریں ضلع رحیم یار خان کے سارے علاقے اور ضلع بہاولپور کے کچھ علاقے کو سیراب کرتی ہیں۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقع ہے کہ ۱۹۷۲ء میں ان نہروں سے پانی کا منظور شدہ اخراج فصل خریف کے لئے فریباً آٹھ ہزار کیوسک اور فصل ربیع کے لئے پندرہ ہزار کیوسک تھا۔

(ج) آیا یہ بھی امر واقع ہے کہ ان نہروں سے سیراب ہونیوالا رقبہ اراضی دوامی نہروں کی صورت میں دوگنا اور غیر دوامی نہروں کی صورت میں ڈیڑھ گنا کر دیا گیا ہے۔

(د) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ سیراب ہونے والا رقبہ اراضی کے مطابق ۱۹۶۸ء کے دوران نہروں سے آبپاشی کے مقاصد کے لئے پانی کا اخراج فصل خریف کے لئے بارہ ہزار کیوسک اور فصل ربیع کیلئے ۳۲۶۰ کیوسک مقرر کیا گیا تھا۔

(ہ) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ون یونٹ ٹوٹنے کے بعد ان نہروں سے آبپاشی کے بیقاعدہ کیلئے پانی کا اخراج کم کر دیا گیا اور اب پانی ۱۹۲۷ء میں مروجہ مقدار کے مطابق مہیا کیا جا رہا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مذکورہ علاقے بنجر ہوتے جا رہے ہیں۔

(و) اگر اجزا (الف) تا (ہ) بالا کا جوابہ اثبات میں ہو تو کیا حکومت ۱۹۶۸ء میں مروجہ مقدار کے مطابق پانی کی بہم رسانی بحال کرکے مذکورہ کاشت کاروں کے نقصان کی تلافی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ)

(الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) پنجند اور عباسیہ نہریں ۱۹۳۳ء میں کھودی گئی تھیں اور اس وقت سے لیکر اب تک ان نہروں سے سیراب ہونے والے رقبے میں معتدبہ اضافہ ہوا ہے۔

(د) جی نہیں۔

(ہ) جی نہیں۔ پنجند نہروں میں آب رسانی ۱۹۳۷ء کے مختص شدہ حصص کے مطابق ہو رہی ہے۔

(و) موقع پر تقسیم آب تعین شدہ حصص کے عین مطابق ہوتی ہے۔ پانی کے حصص کی از سر نو تخصیص کا مسئلہ خاصہ پیچیدہ ہے۔ اور فی الحال اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

چودھری کاہن اللہ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرما سکیں گے کہ ۱۹۶۸ء میں نہروں سے کتنے کیوسک پانی کا اخراج ہوتا تھا؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی۔ سوال کی سمجھ نہیں آئی۔ آپ اپنا سوال دوبارہ دہرائیں۔

چودھری کاہن اللہ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرما سکیں گے کہ ۱۹۶۸ء میں پنجند ہیڈ ورکس نہروں سے پانی کا اخراج کتنا تھا۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے ۔ میں اسکی تفصیل زبانی نہیں بتا سکتا کیونکہ یہ figure-work ہے ۔

چودھری کابرالله ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرما سکیں گے کہ ۱۹۲۷ء میں پنجند ہیڈ ورکس میں پانی کتنا مختص کیا گیا تھا ۔

وزیر آبپاشی و قوت برقی ۔ ۱۹۲۷ء میں جب یہ سسٹم بنا تھا اس وقت کی گورنمنٹ کا یہ خیال تھا کہ ۱۴ لاکھ ایکڑ رقبہ اس سے سیراب کیا جائے گا ۔ بعد میں ڈارلے کمشن مقرر ہوا ۔ ڈارلے نامی ایک انگریز آدمی کمشن کا چیئرمین تھا اس نے یہ سارا سروے کیا اور یہ فیصلہ کیا کہ صرف ۱۰ لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب کیا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ پانی کم ہے اس لئے ۱۴ لاکھ ایکڑ رقبہ سیراب نہیں کیا جا سکتا ۔ اس دس لاکھ ایکڑ کے متعلق پانی کے حصص ۸ ہزار کیوسک تھے ۔ آپ کی اطلاع کی خاطر اب رقبہ دس لاکھ ایکڑ سے ساڑھے بارہ لاکھ یا ۱۳ لاکھ ایکڑ ہو گیا ہے اور پانی ۸ ہزار کیوسک سے بڑھا کر دس ہزار کیوسک مقرر کر دیا گیا ہے ۔

حاجی محمد سیف الله خان ۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ آٹھ ہزار کیوسک سے بھی کم پانی چل رہا ہے جب کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ہم نے دس ہزار کر دیا ہے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی ۔ یہ بالکل غلط ہے آپ guages دیکھ سکتے ہیں ۔ دس ہزار کیوسک پانی چل رہا ہے ۔

حاجی محمد سیف الله خان ۔ کیا یہ پانی اوسط سے بڑھایا گیا ہے جس اوسط سے رقبہ بڑھا ہے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی ۔ پانی کو رقبے کی اوسط سے نہیں بڑھایا جاتا ۔ پانی کو کم رکھنے والی ایک چیز ہوتی ہے کہ پانی کی مقدار ہمیں کتنی ملتی ہے ۔ اس کے مطابق جہاں بڑھایا جاتا ہے ۔ رقبے کو ضرور مد نظر رکھا جاتا ہے کہ ٹیوب ویلز کی تعداد زیادہ ہونی چاہیے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ جتنے رقبے کے لئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے اس کا لحاظ نہیں رکھا جاتا بلکہ پانی کی مقدار کے مطابق دیا جاتا ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی ۔ یہ غلط ہے ۔ میں نے عرض کی ہے کہ دونوں چیزوں کو سامنے رکھا جاتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا حکومت یہ تسلیم کرنے کے باوجود کہ رقبے کے مطابق پانی نہیں دیا جاتا اس رقبے کو آبیانہ سے مستثنیٰ قرار نہیں دے سکتی ۔

Mr. Speaker : Don't distort the statement.

انہوں نے کہا ہے کہ دونوں چیزوں کو سامنے رکھا جاتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میرا سوال یہ ہے.....

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کو negatively put کر رہے ہیں ۔ This was never the statement made by the honourable Minister.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ Sir میری گزارش یہ ہے کہ جس رقبے کو پانی نہیں ملتا ۔ کیا حکومت اس کو آبیانہ سے مستثنیٰ کرنے کو تیار ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی ۔ جناب والا ۔ جیسے کہ میں نے پہلے عرض کی ہے کہ جس رقبے کو ہم پانی دیتے ہیں ۔ اس میں فصل ہمارے پانی دینے کے بعد کاشت کی جاتی ہے اور اس کا ہم آبیانہ لیتے ہیں اور کسی کا نہیں لیتے خواہ وہ بہاول پور ڈسٹرکٹ میں ہو یا کسی اور ڈسٹرکٹ میں ہو ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جز "ب" میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ۱۰ ہزار کیوسک پانی فصل کے لیے منظور شدہ تھا ۔ کیا یہ درست ہے جب دس ہزار کیوسک پانی دیا جاتا ہے تو پانی پانچ ہزار کیوسک پانی سردیوں میں کم ہے؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی ۔ دس ہزار کیوسک پانی ہمارے سسٹم کا ہے ۔ ایک کا نہیں ہے ۔ پندرہ ہزار کیوسک پانی سردیوں کے لئے ہے اور دس ہزار گرمیوں کے لئے یعنی فصل خریف کے لئے ہے ۔

چودھری کابیر اللہ ۔ کیا یہ جواب درست ہے کہ سردیوں کے لئے پندرہ ہزار کیوسک ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی - میں نے کہا ہے کہ فصل ربیع کے لئے ۱۵ ہزار اور فصل خریف کے لئے ۱۰ ہزار ہے -

چودھری کابیر اللہ ۔ میں نے یہی عرض کی ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ فصل ربیع کے لئے ۱۵ ہزار کیوسک پانی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ہے -

چودھری کابیر اللہ ۔ یہ غلط ہے جناب -

مسٹر سپیکر ۔ یہ پہلے ہی دیدیا گیا ہے - انہوں نے تو اپنی طرف سے ٹھیک ہی لکھا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان -کیا یہ حقیقت ہے کہ پانی کا ڈسچارج فصل ربیع کی بجائے فصل خریف میں زیادہ ہوتا ہے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - فصل خریف میں پانی زیاد ہوتا ہے - اور فصل ربیع میں پانی ہمیشہ کم ہوتا ہے - خریف میں ہم ۱۰ ہزار کیوسک دیتے ہیں اور ربیع میں پندرہ صد کیوسک پانی دیتے ہیں - یہ لکھا ہوا ہے-

ایک ممبر - جناب والا - وزیر موصوف بار بار ۱۵۰۰۰ کہہ رہے ہیں - یہ جواب غلط ہے -

وزیر آبپاشی و قوت برقی - میں نے ۱۵۰۰ کہا ہے اور بار بار ۱۵۰۰ کہہ رہا ہوں - میں نے ۱۵۰۰۰ نہیں کہا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - آپ ذرا خود دیکھیں پندرہ ہزار ہے یا پندرہ سو ہے -

وزیر آبپاشی - میں نے پندرہ سو کہا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - آپ نے جی ہاں کہا ہے -

وزیر آبپاشی - آپ اسے درست کر لیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - آپ سوال دیکھیں اور جواب دیکھیں - پندرہ ہزار کا سوال ہے اور جواب - ہے جی ہاں -

وزیر آبپاشی - میں نے پندرہ سو جواب دیا ہے -

۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلا جواب غلط دیا گیا ہے ۔ لیکن میں پندرہ سو کو بھی چیلنج کرتا ہوں ۔ یہ بھی غلط ہے ۔

نہر صادقیہ سے مزید پانی کی فراہمی

*۹۴ ۔ راؤ مراتب علی خان ۔ کیا وزیر آبپاشی اور برقی قوت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ ضلع بہاول پور کی تقریباً نصف سے زیادہ آبادی پینے کے لئے نہری پانی کو استعمال کرنے پر مجبور ہے ۔۔ کیونکہ اس علاقہ میں زیر زمین پانی پینے کے لئے بالکل غیر موزوں ہے ۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ پینے کے پانی کی بہم رسانی حکام انہار کے اختیار میں ہے جو پینے کے پانی کی انسانی ضرورت کا خیال نہ کرتے ہوئے پینے کے لئے کم پانی مہیا کرتے ہیں اور آبپاشی کے لئے پانی مہیا کرنے پر زیادہ توجہ دیتے ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت نہر صادقیہ سے پانی کی فراہمی میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو ہیڈ سلیمانکی سے نکلتی ہے تا کہ متذکرہ علاقے کے باشندے پینے کے پانی کی کافی مقدار حاصل کر سکیں ۔ اور اگر حکومت ایسا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ) ۔

(الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔ برائے حصہ اول

جی نہیں ۔ برائے حصہ دوم

(ج) جی نہیں ۔ صادقیہ نہر کا پانی تقسیم سندھ پنجاب معاہدہ کے تحت چل رہا ہے ۔ اور یہ بڑھایا نہیں جا سکتا ۔

راؤ مراتب علی خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائینگے کہ نہر صادقیہ میں پانی کی مقدار بڑھانے کے لئے صادقیہ کینال پر ٹیوب ویل نصب کرنے کی کوئی ایسی سکیم زیر غور ہے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - کوئی ایسی سکیم اب تک حکومت کے زیر غور نہیں ہے - یہ نہر ہیڈ سلیمانکی سے نکلتی ہے - اس سے feed ہوتی ہیں - یہ مسئلہ سندھ اور پنجاب کے پانی کی تقسیم کے متعلق ہے - جب صدر مملکت فیصلہ کریں گے تو ہمیں پتہ چلیگا کہ ہمارے حصے کتنا پانی آتا ہے - ہم اس فیصلے کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام نہروں میں اسی تناسب سے پانی بڑھائینگے -

سردار امجد حمید خان دستی - کیا وزیر متعلقہ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ انہوں نے ابھی بیان فرمایا ہے کہ پنجاب اور سندھ کے تصفیہ کے مطابق یہ پانی دیا جا رہا ہے - کیا وہ اس امر کی وضاحت کریں گے کہ وہ تصفیہ کیا ہے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - آپ غلط سمجھتے ہیں کہ تصفیہ کے مطابق پانی دیا جا رہا ہے - جب تصفیہ ہو گا اور جتنی مقدار میں پانی اس وقت ہمیں ملے گا اس کے تناسب سے پانی بڑھا سکیں گے یا کم کر سکیں گے -

سردار امجد حمید خان دستی - کیا اس تصفیہ کے حل میں پنجاب اسمبلی کی آواز کو بھی مد نظر رکھا جائیگا اور کیا آپ پنجاب اسمبلی کے خیالات مرکز تک پہنچانے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - جناب والا - اس سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے -

ملک محمد علی خان - کیا حکومت پنجاب اپنی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر پانی کے اضافے کا مطالبہ کر سکتی ہے ؟

Mr. Speaker : This is no Supplementary to this question.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - سندھ اور پنجاب کے پانی کے تصفیہ کی کب تک توقع کی جا سکتی ہے - کیوں کہ پنجاب پانی کی ایک ایک بوند کو ترس رہا ہے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی - یہ مسئلہ صدر مملکت سے متعلق ہے - وہ اپنی اولین فرصت میں اس کا فیصلہ کریں گے - انہیں دونوں صوبے ایک جیسے عزیز ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ صوبائی حکومت نے اس بارے میں اس وقت تک کیا کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر - یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے -

راجباہ نیاز بیگ ضلع لاہور میں پانی کی فراہمی

*۹۷-رانا پھول محمد خان-کیا وزیر آبپاشی و برقی قوت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ-

(الف) حکومت نے ضلع لاہور میں راجباہ نیاز بیگ میں پانی کی سپلائی کو بڑھانے کے لئے کتنے ٹیوب ویل لگائے ہیں۔

(ب) مذکورہ جزو (الف) بالا میں سے (اول) کتنے ٹیوب ویل صحیح طریقے سے کام کر رہے ہیں (دوم) کتنے بند پڑے ہیں - نیز وہ کن تواریخ سے بند پڑے ہیں - اور ان کی مرمت نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت ان ٹیوب ویلوں کے زائد پانی کی سپلائی کا آبیانہ کسانوں اور مالکوں سے وصول کر رہی ہے جب کہ ٹیوب ویل بند پڑے ہیں ، اگر ایسا ہے تو حکومت کیا قدم اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ مالکان زمین کو غیر ضروری واجبات وصول کرنے سے روکا جاسکے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ)۔
(الف) حکومت نے راجباہ نیاز بیگ لاہور ڈسٹرکٹ پر ۴۸ عدد ٹیوب ویل نصب کر رکھے ہیں -

(ب) (اول) ان ۴۸ ٹیوب ویلوں میں سے ۳۷ ٹیوب ویل بالکل صحیح حالت میں چل رہے ہیں ، اور

(دوم) باقی ۱۱ ٹیوب ویل جب سے لگے ہیں بند پڑے ہیں کیونکہ ان ٹیوب ویلوں کے لئے بجلی ابھی تک مہیا نہیں ہو سکی - اس سکیم میں ان ۱۱ ٹیوب ویلوں کے علاوہ اور کوئی ٹیوب ویل کسی بھی نقص سے بند نہیں۔

(ج) یہ درست نہیں ، جو ٹیوب ویل بند پڑے ہیں ان سے پانی کی فراہمی کے عوض کوئی فالتو آبیانہ وصول نہیں کیا جا رہا -

رانا پھول محمد خان-جناب والا - کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ یہ ۱۱ ٹیوب ویل کتنے سال سے بند پڑے ہوئے ہیں ؟

جب کہ محکمہ بجلی بھی ان کا محکمہ ہے تو کیا انہوں نے یہ دریافت کرنے کی کوشش کی کہ انہیں اب تک کیوں بجلی مہیا نہیں کی گئی ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی—جو ٹیوب ویل ہیں گیارہ نہیں ہیں - جناب والا - بجلی کا محکمہ جیسے یہ میرا محکمہ کہہ رہے ہیں یہ واپڈا ہے جو مرکز کی تحویل میں ہے - نہ معلوم ان کو کیسے پتہ چل گیا کہ یہ میرا محکمہ ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان—کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ یہ ٹیوب ویل جو نصب ہوئے تھے کتنے عرصہ سے بند پڑے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی—جب یہ سکیم بنی ہے - اس کے متعلق وقت کا صحیح تعین نہیں کر سکتا - البتہ ٦ ٹیوب ویل رہ گئے ہیں - جن کو بجلی نہیں ملی تھی - واپڈا سے ہم نے ... کی ہے کیوں کہ حکومت پنجاب کے پاس واپڈا نہیں ہے - دوسرے فنڈز بھی نہیں ہیں اس سال اگر فنڈز مل جائیں تو بجلی مہیا ہو جائے گی -

رانا پھول محمد خان—جناب والا - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ محکمہ نے ان کے کنکشن منظور کر لئے ہیں اور انہیں کنکشن اس لئے نہیں ملے کہ محکمہ انہار نے ان کنکشنوں کی سیکورٹی وغیرہ جمع نہیں کرائی ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی—یہ بات آپ کے علم میں ہو گی - میرے علم میں نہیں ہے -

رانا پھول محمد خان—اگر میں آپ کے علم میں یہ بات لاؤں تو کیا آپ تحقیقات کریں گے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی—میں آپ کا مشکور ہوں گا -

رانا پھول محمد خان—کیا آپ محکمہ انہار کے ذمہ دار افسروں کے خلاف کارروائی کریں گے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی—یہی تو میری پیشکش ہے - اگر کسی افسر کے خلاف جائز شکایت ہوگی ایسے میں سننے کے لئے تیار ہوں -

حاجی محمد سیف اللہ خان—جناب والا - کیا یہ حقیقت ہے کہ ٹیوب ویل سکیم تیار کرتے وقت واپڈا سے رضامندی نہیں لی جاتی کہ وہ ان ٹیوب ویلوں کو بجلی فراہم کرے گا یا نہیں ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی—خاص طور پر رضامندی اس لئے نہیں لی جاتی کہ واپڈا بھی اس ملک کے اندر ہے اور صوبہ پنجاب بھی اس ملک میں ہے - اس لئے تعاون اور رابطہ سے ہمیشہ کام چلتا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان—جناب والا - جب تعاون سے کام چلتا ہے اور واپڈا اس صوبہ سے تعلق رکھتا ہے تو پھر اتنا عرصہ ٹیوب ویل بند رہنے کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی—دونوں محکمے ایک صوبے سے تعلق نہیں رکھتے - ایک محکمہ صوبے کا ہے اور ایک مرکز کا ہے - صوبہ مرکز کے ماتحت ہے - تو میں یہ عرض کروں گا کہ آپ مہربانی کر کے اس سوال کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کی کوشش نہ کریں -

حاجی محمد سیف اللہ خان—کیا یہ حقیقت ہے کہ واپڈا اور محکمہ انہار کا آپس میں تعاون نہیں ہے جس کی وجہ سے یہ ٹیوب ویل بند پڑے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی—ایسی صورت حال ابھی تک میرے سامنے نہیں آئی -

حاجی محمد سیف اللہ خان—تو پھر یہ بند کیوں ہیں ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی—اس کے متعلق متعدد بار سوال کیا گیا ہے اور جواب دیا گیا ہے - میں اب توقع رکھتا ہوں کہ اسے دہرایا نہ جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان—جناب والا - جب یہ چیز درست ہے تو وجہ بتائی جائے کہ ٹیوب ویل کیوں بند پڑے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی—آپ سوال مجھے لکھ کر دے دیں - میں اس کا جواب دے دوں گا -

حاجی محمد سیف اللہ خان—کیا وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ اس شکایت کے پیش نظر کہ ٹیوب ویل بند پڑے رہے ہیں - کیا موجودہ حکومت نے ایسی بدعنوانیوں کو ختم کرنے کا کوئی طریقہ اختیار کیا یا اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کوئی جدید تبدیلی کی ہے ؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی—جناب والا - میں اپنے دوستوں سے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ ان چھ مہینوں میں کوئی حالیا واقعہ بتائیں جو وہ میرے علم میں لائے ہوں اور اس پر میں نے کوئی انکوائری نہ کی ہو -

حاجی محمد سیف اللہ خان—کیا یہ حقیقت ہے کہ ٹیوب ویل اس وجہ سے بند پڑے ہیں کہ صوبائی حکومت بجلی کی تنصیب کے لئے مناسب رقم فراہم نہیں کر رہی ؟

نہری علاقہ میں آبیانہ میں رعایت

*۹۹ رانا پھول محمد خان—کیا وزیر آبپاشی و برقی قوت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں نہری علاقوں کے جن زمینداروں نے ڈیزل آئل سے چلنے والے اپنے ٹیوب ویل نصب کئے ہوئے ہیں - ان کو آبیانہ میں کتنے فیصد رعایت دی گئی ہے -

نیز (اول) انکو دی گئی رعایت کی سالانہ رقم کتنی بنتی ہے -

(دوم) صوبے میں ایسے کتنے ٹیوب ویل ہیں -

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ)— آبیانہ میں ۲۰ فیصد کی رعایت ایسے رقبہ جات پر جو ڈیزل ٹیوب ویل ہائے سے ملحق ہوں ۱۰ سال کیلئے اس تاریخ سے جس تاریخ سے کہ وہ نہری پانی سے مخلوط آبپاشی شروع کریں دی جاتی ہے -

(۱) سالانہ رعایت مبلغ ۰ لاکھ روپیہ (پانچ لاکھ روپیہ) تقریباً

(۱۱) کل تعداد ٹیوب ویل ہائے تقریباً ۳۰۰۰ -

رانا پھول محمد خان—جناب والا کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ کیا وہ محسوس کرتے ہیں کہ ٹیوب ویل لگنے کے بعد ۱۰ سال تک جب یہ رعایت ختم کردی جائے گی تو یہ زمینداروں کے ساتھ نا انصافی نہیں ہوگی جبکہ ڈیزل کی قیمت بھی بڑھ گئی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت—جناب والا - مہربانی کر کے یہ اپنا سوال پھر دہرائیں - میں اسکو سمجھ نہیں سکا ہوں -

رانا پھول محمد خان—جناب والا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ٹیوب ویل لگنے کے بعد جب یہ ۲۰ فیصد آبیانہ میں رعایت ختم

کردی جائے گی تو کیا یہ زمینداروں اور مزارعین کے ساتھ ناانصافی نہیں ہے کیا آپ اسکو مستقل کرنے کی کوشش کریں گے جبکہ ڈیزل کی قیمت بھی بڑھ چکی ہے -

وزیر آبپاشی و برقی قوت—جناب والا - جب ۱۰ سال کیلئے رعایت دی جاتی ہے اگر دس سال سے پہلے یہ رعایت ختم کردی جائے تب تو یہ ضرور زیادتی ہوگی لیکن یہ تو دس سال تو پورے کر لیں - ہم اپنے معاہدے پر قائم ہیں - اس میں زیادتی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

رانا پھول محمد خان—جناب والا - کیا وزیر موصوف یہ سمجھتے ہیں کہ دس سال کے بعد زمینداروں کے اخراجات میں کمی واقع ہو جائے گی - اگر ایسا نہیں تو پھر انہیں ٹیوب ویلوں کے سلسلہ میں دس سال سے زائد کیوں رعایت نہیں دی جاتی ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت—جناب والا - ملکی وسائل اور دوسری چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے یہ فارمولا بنایا تھا اور ہم اس پر کار بند ہیں -

رانا پھول محمد خان—جناب والا ملکی وسائل میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ خوراک پیدا کرنا نہایت ضروری ہے - ٹیوب ویل کے مالکوں اور مزارعین کو رعایت دی جانی مناسب ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت—جناب والا - رعایت دی جانی مناسب ہے تو ایسی لئے رعایت دی جاتی ہے - اگر مناسب نہ ہو تو ہم ایسا کیوں کریں - دس سال تک رعایت دیتے ہیں تو مناسب سمجھ کر ہی دیتے ہیں - نامناسب کام تو ہم کوئی نہیں کر سکتے -

حاجی محمد سیف اللہ خان—کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے جو رعایت ڈیزل انجنوں سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کو دی جاتی ہے - کیا بجلی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کیلئے بھی یہ رعایت ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت—یہ رعایت ۸ سال کیلئے ہے ۱۰ سال کیلئے نہیں ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان—جناب والا اس تفاوت کی وجہ کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر—یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

علہ سکیم کے تحت تحصیل چونیاں میں ٹیوب ویلوں کی تنصیب

*۱۰۱۔رانا پھول محمد خان—کیا وزیر آبپاشی و برقی قوت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے تحصیل چونیاں ضلع لاہور میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کیلئے علہ سکیم کے تحت ٹیوب ویل نصب کئے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو ان کی کیا تعداد ہے ۔

(ب) جزو (الف) بالا میں مذکورہ ٹیوب ویلوں میں سے —

(اول) کتنے ٹیوب ویل چالو حالت میں نہیں ہیں اور

(دوم) کتنے ٹیوب ویل اپنی پوری گنجائش کے مطابق پورا پانی نہیں دیتے ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ موضع کاترمل تحصیل چونیاں میں ایک ٹیوب ویل جو ون ایل کی اراضی کو سیراب کرنے کیلئے لگایا گیا تھا گزشتہ ایک سال سے مناسب چالو حالت میں نہیں ہے اور چوبیس گھنٹے میں صرف ایک ایکڑ سیراب کرتا ہے ۔

(د) جز (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت اس معاملہ میں تحقیقات کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ نیز مذکورہ اراضی کے مالکوں سے وصول کئے گئے آبیانہ کی رقم واپس کرنے اور مذکورہ ٹیوب ویل مرمت ہونے تک انہیں آبیانہ کی آئندہ ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دینے کا ارادہ بھی رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اسکی کیا وجوہ ہیں ۔

(ہ) مذکورہ ٹیوب ویلوں سے آبپاشی کے لئے پانی فراہم کرنے کے عوض فی ایکڑ کس شرح سے آبیانہ وصول کیا جا رہا ہے ۔ اس میں وہ آبیانہ شامل نہ ہو جو نہر سے پانی فراہم کرنے کے عوض وصول کیا جا رہا ہے ۔

(و) ٹیوب ویل ۱ ایل سے سیراب ہونے والی اراضی کے مالکان سے مذکورہ ٹیوب ویل سے فراہم کردہ پانی کے سلسلے میں فصل خریف ۷۲-۱۹۷۱ کیلئے کل کتنا مالیہ وصول ہوا اور فصل ربیع ۱۹۷۲ کیلئے کتنا مالیہ وصول ہوگا - نیز آیا حکومت مذکورہ علاقے پر عائد کردہ آبیانہ معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ) :-

(الف) جی ہاں

پانی کی کمی کو دور کرنے کے لئے گورنمنٹ نے ہلہ سکیم کے تحت ۳۰ ٹیوب ویل لگا رکھے ہیں -

(ب) (I) سوائے ایک ٹیوب ویل یعنی ایل-۵ گروپ کے مائنر کے باقی تمام کے تمام ٹیوب ویل درست حالت میں ہیں - ٹیوب ویل نمبر ایل-۵ گروپ کے اسلئے بند ہے کہ اس پر ابھی تک واپڈا نے بجلی فراہم نہیں کی -

(II) مقدرجہ ذیل پانچ عدد ٹیوب ویل پوری مقدار میں پانی نہیں دے رہے - ایل ۱- اچلا مائنر ایل ۱، آر-۲ آر - ۳ ، گروپ کے مائنر ، ۴ - آر جبجہ مائنز -

(ج) جی نہیں

(د) جی نہیں

(ہ) ٹیوب ویل کی پمپنگ لیوی کا ریٹ ۲۶ روپے ۴۰ پیسے فی ایکڑ پختہ فصل ہے اس میں نہری آبیانہ شامل نہیں -

(و) موضع کاترمل میں خریف ۱۹۷۱ اور ربیع ۷۲-۱۹۷۱ میں مندرجہ ذیل رقم بطور آبیانہ وصول کی گئی -

خریف ۱۹۷۱ء

نہری آبیانہ	۱۵۲۴-۲۸
ٹیوب ویل کی پمپنگ لیوی	۲۴۷۶-۲۵
میزان	۴۰۰۰-۵۳

ربیع ۷۲-۱۹۷۱ء

نہری آبیانہ

ٹیوب ویل کی پمپنگ لیوی ۳۷-۲۸۱۷

میزان ۹۸-۲۹۸۲

موضع کاترمل کے دونوں ٹیوب ویل ایل ۱ - کاترمل اور ایل ۱ گھمن دونوں فصلوں یعنی خریف ۱۹۷۱ء اور ربیع ۷۲-۱۹۷۱ء اور میں چلتے رہے ہیں اس لئے ان پر آبیانہ کی عام معافی دینے کا کوئی جواز نہیں -

مسٹر سپیکر - اب وقفہ سوالات ختم ہوگیا ہے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - میرے سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے - میں چیلنج کرتا ہوں کہ میرے سوال جزو ''ج'' کا جواب صحیح نہیں ہے -

وزیر مال پیداشی و برقی قوت - جناب والا - میں باقی ماندہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - میں اس سوال کا جواب غلط ہے -

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

سکارپ نمبر ۲ میں سرکاری ٹیوب ویل

*۱۳۳ - چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر آبپاشی اور برقی قوت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) حکومت نے سکارپ نمبر ۲ میں کتنے ٹیوب ویل نصب کئے نیز (اول) وہ کونسی تواریخ کو نصب کئے گئے اور (دوم) ان پر کل کتنا خرچ ہوا - نیز ہر ٹیوب ویل پر کتنا خرچ ہوا -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے سرکاری ٹیوب ویلو کی نگرانی تین مختلف محکموں کو سونپی گئی ہے - اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جزو (ب) بالا میں مذکورہ سبب کی وجہ سے کاشتکاروں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے -

(د)آیا یہ امر واقعہ ہے کہ وہاں پر کوئی با قاعدہ وار بندی نہیں ہے اور نہ ہی سرکاری ٹیوب ویلوں کے کھالوں کے کوئی انتظام ہے - اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں-

(ھ) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سرکاری ٹیوب ویلوں سے مہیا ہونے والا پانی آبپاشی کے مقاصد کے لئے موزوں نہیں جس سے مذکورہ سکارپ کے علاقہ میں زرعی زمین بنجر ہوتی جا رہی ہے -

(و) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بہت سے ٹیوب ویل فالتو پرزہ جات نہ ملنے کی وجہ سے خراب پڑے ہیں اور کاشتکاروں کو لاکھوں روپے کا نقصان ہوا ہے -

(ز) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ان ٹیوب ویلوں کے نصب ہونے کے بعد نہری پانی کی مقدار آدھی سے بھی کم کر دی گئی ہے -

(ح) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سرکاری ٹیوب ویل نصب ہونے کے لئے جو سروے کیا ہے تھا وہ ناقص تھا اس لئے نتشہ میں شامل بہت سے علاقہ کو پانی پہنچ نہیں سکتا -

(ط) اگر جزو (الف) تا (ح) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس سلسلے میں کب تک کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے

وزیر آبپاشی و قوت برقی (چودھری محمد انور سمہ)

(الف)-(اول) اب تک واپڈا نے سکارپ نمبر ۲ میں ۲۲۰۵ ٹیوب ویل لگائے

ہیں - ان ٹیوب ویلوں کی تاریخ تنصیب حسب ذیل ہے :-

سکارپ نمبر ۲ چج دوآب		تاریخ تکمیل	
یونٹ کا نام		تنصیب ٹیوب ویل	فراہمی بجلی
لالیاں یونٹ	سکارپ نمبر ۲ اے ۱۲۶۰ ٹیوب ویل	۷/۶۳	۸/۶۳
کھادر یونٹ		۵/۶۶	۷/۶۷
اپر جہلم سب پراجیکٹ		۴/۶۷	۹/۶۸
مونا یونٹ	۹۴۵ ٹیوب ویل	۱۱/۶۳	۹/۶۵
لوئر جہلم سب پراجیکٹ سکارپ ۲ بی		۱۲/۷۰	جاری ہے

(دوم) سکارپ نمبر ۲ پر ۳۱-۳-۷۳ء تک ۴۰۰۱ کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں - اس رقم میں ٹیوب ویلوں کی تنصیب، عمارت پلیوں - پکے کھالوں اور دیگر سول ورکس کی تعمیر، بجلی کی فراہمی - سیم نالیوں کی کھدائی - دفتر اور انجینئرنگ وغیرہ کے اخراجات اور سود شامل ہیں ایک ٹیوب ویل کی تنصیب پر اوسطاً -/۹۰۰۰ روپیہ خرچ آیا ہے -

(ب) نہیں - واپڈا ٹیوب ویلوں کی تنصیب کا ذمہ دار ہے اور دو سال ان نئے ٹیوب ویلوں کو آزمائش کے طور پر چلاتا ہے - بعد ازاں یہ ٹیوب ویل محکمہ انہار کے سپرد کر دئے جاتے ہیں -

(ج) یہ انتظام تسلی بخشی طور پر چل رہا ہے چھوٹی موٹی شکایات جب بھی پیدا ہوں دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے -

(د) سکارپ نمبر ۲ اے — کاشتکاروں کی درخواست پر ہی وارہ بندی تیار کی جاتی ہے علاقہ کے ڈویژنل کینال آفیسر وارہ بندیاں تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ زمیندار حضرات ٹیوب ویلوں کا سارے کا سارا پانی استعمال کر رہے ہیں اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ کھالوں کا کوئی بندوبست نہیں تو پھر اتنے بڑے پیمانے پر آبپاشی ممکن ہی نہیں۔

صرف ۳۶ ٹیوب ویل ایسے ہیں جن کے کھال ابھی تک خاطر خواہ طور پر مکمل نہیں کئے جا سکے۔ وجہ یہ ہے کہ چند زمیندار ایسے ہیں کہ جو ان ٹیوب ویلوں کے کھالوں کے لئے زمین دینے پر رضامند نہیں۔

سکارپ نمبر ۲ بی مونا یونٹ :— اس علاقہ کے ٹیوب ویل واپڈا کے زیر انتظام چل رہے ہیں ان تمام ٹیوب ویلوں کی وارہ بندیاں مکمل ہو چکی ہیں۔

اصل پراجیکٹ میں ٹیوب ویلوں سے زمیندارہ کھال تک پانی پہنچانے والے کھالوں کی تعمیر کے لئے گنجائش نہیں رکھی گئی تھی کیونکہ خیال یہ تھا کہ زمیندار حضرات خود ہی کھال تیار کر لیں گے مگر حکومت نے حال ہی میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ کھال پراجیکٹ کا حصہ ہیں چنانچہ واپڈا نے ان ٹیوب ویلوں پر جو اس کے زیر انتظام چل رہے ہیں کھالوں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا ہے۔

(ہ) ٹیوب ویل قدرتی طور پر مختلف معیار کا پانی دیتے ہیں صرف وہی ٹیوب ویل چلائے جاتے ہیں۔ جن کا پانی نہری پانی کی آمیزش سے یا اپنے آپ ہی مناسب معیار کا ہوتا ہے۔

(و) سارے سکارپ میں کوئی ایک ٹیوب ویل بھی فالتو کل پرزوں کی کمیابی کے باعث بند نہیں ہے۔

(ز) جی نہیں — ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے بعد نہری پانی میں ہرگز کوئی کمی نہیں کی گئی۔

(ح) یہ درست نہیں — ٹیوب ویلوں کی نشاندھی مکمل تفتیش اور سروے کے بعد ہی کی گئی تھی اور اس امر کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی کہ سکارپ میں کوئی ٹیوب ویل غلط جگہ لگایا گیا ہے۔

(ط) حکومت کو اس امر کا احساس ہے کہ پروجیکٹ کی وسعت اور نوعیت کے پیش نظر کئی قسم کے مسائل کا پیدا ہونا ناگزیر ہے چنانچہ حکومت ان مسائل کے حل کے لئے ضروری قدم پہلے ہی سے اٹھا چکی ہے ۔

ایک رابطہ کمیٹی جس کے صدر چیف انجینئر محکمہ انہار لائل پور ہیں ۔ بڑی دیر سے اس سلسلہ میں قائم کی جا چکی ہے اس کمیٹی میں اضلاع جھنگ ، گجرات اور سرگودھا کے ڈپٹی کمشنر محکمہ انہار اور واپڈا ، بجلی کے سپرنٹنڈنگ انجینئر اور ایکس ای این، محکمہ زراعت کے پروجیکٹ ڈائرکٹر اور علاقہ کے اے ۔ ڈی ۔ بی ۔ ڈی وغیرہ بطور ممبر شامل ہیں ۔

ابھی حال ہی میں ڈپٹی کمشنر سرگودھا کی زیر صدارت ایک ٹیوب ویل مشاورتی کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس میں ڈپٹی کمشنر گجرات اور جھنگ اور محکمہ انہار اور محکمہ بجلی واپڈا کے متعلقہ ایکس ای این بطور سرکاری نمائندہ کے شامل ہونگے ۔ زمیندار حضرات کے نمائندے علاقہ کے ایم ۔ این ۔ اے اور ایم ۔ پی ۔ اے صاحبان نامزد فرمائیں گے امید ہے یہ کمیٹی علاقہ کے زمینداروں کی شکایات کا مناسب تدارک اور ازالہ کریگی ۔

محکمہ مال کے پٹواریوں، قانونگو اور گرداوروں کی تنخواہ کے سکیل

*۱۴۶ — **رانا پھول محمد خان** — کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پٹواری مال ، قانگو اور گردوار کی تنخواہوں کے سکیل کیا ہیں ۔

وزیر مال ۔ (چودھری محمد انور سمہ) ۔ مندرجہ ذیل قومی تنخواہ کے سکیل ریونیو پٹواریوں اور قانونگو کو (گرداوروں) کو یکم مارچ ۱۹۷۲ء سے دیئے گئے ہیں —

عہدہ	سکیل
(۱) ریوینیو پٹواریان	۱۵۰-۶-۱۸۰-۸-۲۲۰-۱۰-۲۸۰
(۲) قانونگو یا گرداوران ۔	ایضاً

دریائے جہلم کے شمالی علاقہ میں پانی کی فراہمی

*۱۴۸ — **چودھری امان اللہ خان ملک** ۔ کیا وزیر برائے آبپاشی و بجلی برقی قوت از راہ کرم فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ دریائے جہلم پر منگلا بند اور رسول قادر آباد بیراج کی تعمیر کے بعد پانی کی تمام

سپلائی سندھ اور بہاول پور کی جانب موڑ دی گئی ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دریائے جہلم پر واقع ہے شمالی علاقوں میں جن میں پھپھڑا اور جلیب بھی شامل ہیں ویران اور بنجر ہو گئے ہیں اور پانی کی موزوں مقدار میں سپلائی کے فقدان کی وجہ سے ان علاقوں کو قابل کاشت بنانے کے کوئی امکانات نہیں ہیں۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سابقہ حکومت نے ایک سکیم اس علاقہ کے لئے نہر کی تعمیر کے سلسلے میں تیار کی تھی لیکن وہ سکیم اسی وقت روک دی گئی ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب ثبات میں ہے تو آیا کوئی منصوبہ متذکرہ علاقہ میں نہر تعمیر کرنے کے سلسلے میں حکومت کے زیر غور ہے۔ اگر ایسا ہے تو تو یہ کام کب تک شروع کر دیا جائے گا اور اگر کوئی ایسا منصوبہ حکومت کے سامنے نہ ہو تو اس کی کیا وجوہ ہیں؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت ۔ (چودھری محمد انور سمہ)

(الف) دریائے جہلم پر منگلا بند اور رسول قادر آباد بیراج کی تعمیرات کے بعد پانی کی تقسیم کا کام ڈائرکٹو ریگولیشن کی ذمہ داری ہے جو پانی کی منصفانہ تقسیم کا کام ہر نہر کی ضرورت کے مطابق انجام دے رہا ہے۔ منگلا بند کی تعمیر سے زیر بحث علاقہ کے لئے نہری پانی کا حصہ مخصوص نہیں تھا۔ البتہ گرمیوں میں دریا میں طغیانی سے آبپاشی ہو جاتی تھی جو اب ختم ہوگئی ہے۔

(ب) سکیم برائے آبپاشی گورنمنٹ کے پاس ۱۸۹۸ء سے زیر غور رہی ہے لیکن پانی کی کمی اور سکیم کی لاگت زیادہ ہونے کی وجہ سے پچھلی حکومتوں میں سے کسی نے بھی اس سکیم کی منظوری نہیں دی۔

(ج) جب مختلف صوبوں میں دریاوں کے پانی کے حصص مخصوص کر دیئے جائینگے۔ تب اس سکیم پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

ڈوھمن تحصیل چکوال کو بجلی کی فراھمی

۱۶۳- مرزا فضل حق - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل چکوال میں تھانہ ڈوھمن کے علاقوں کے باشندے کافی عرصے سے بجلی کی فراھمی کا مطالبہ کر رہے ھیں -

(ب) آیا یہ امر واقعہ کہ حکومت نے سہگل آباد کو بجلی فراھم کر رکھی ہے جو کہ ڈوھمن سے صرف چار میل کے فاصلے پر ہے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ھو تو جزو (الف) بالا میں متذکرہ علاقوں کو اب تک بجلی فراھم نہ کرنے کی وجوہ کیا ھیں - نیز حکومت اس معاملہ میں کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت - (چودھری محمد انور سمہ) صوبہ پنجاب میں صارفین کو بجلی مہیا کرنے کا کام واپڈا کے ذمہ ہے جو کہ حکومت پاکستان کی وزارت قدرتی وسائل و صنعت کے ماتحت ہے - اس لئے صوبائی حکومت سوال مذکورہ بالا کا جواب نہیں دے سکتی -

---

ملکیتی اراضی حد

۱۶۵ ملک محمد علی خان -کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے ۱۹۴۲ء کی زرعی اصلاحات سکیم کے تحت اراضی کی حد ملکیت ۱۰ ہزار پیداواری یونٹوں سے کم کرکے بارہ ہزار پیداواری یونٹ مقرر کر دی ہے - اگر ایسا ہے تو (اول) اس تبدیلی سے مالکان اراضی سے کس حد تک مزید اراضی حاصل ھوگی - (دوم) ۱۰ ہزار پیداواری یونٹوں کی حد ملکیت کی صورت میں کتنے ایکڑ اراضی حاصل ھوئی (سوم) اور اب جبکہ اراضی کی حد ملکیت بارہ ہزار پیداواری یونٹ کر دی گئی ہے تو کتنے ایکڑ اراضی حاصل ھوگی -

(ب) آیا حکومت اس طرح سے حاصل شدہ تمام اراضی مزارعین میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اور اگر ایسا ہے تو (اول) ان مالکان اراضی کی کتنی تعداد ہے جو مذکورہ سکیم سے متاثرہ ہوں گے - (دوم) اور ان میں سے ہر ایک کو کتنے ایکڑ اراضی چھوڑنی پڑیگی - اور (سوم) حکومت کو مزارعین میں تقسیم کرنے کے لئے کل کتنے ایکڑ اراضی حاصل ہوگی - نیز اس حاصل شدہ اراضی میں ہر قسم کی اراضی کا رقبہ کیا ہوگا -

(ج) حکومت بنجر اراضی کے الاٹ کنندگان مزارعین کو اس اراضی کو زیر کاشت لانے کے لئے کیا سہولتیں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اور اگر ایسی کوئی سہولتیں مزارعین کو فراہم نہیں کی جائیں گی تو یہ مزارعین زمینوں کو کس طرح زیر کاشت لائیں گے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) - الف جی ہاں - فی الحال ڈیکلریشنوں کی پڑتال جاری ہے - مطلوبہ معلومات متعلقہ جزو (۱) تا (۳) ایوان کی میز پر پیش کر دی جائیں گی -

(ب) جی نہیں - مارشل لا ریگولیشن نمبر ۱۱۵ کے مطابق مزارعین کو صرف وہی اراضی تقسیم ہوگی جو ان کے قبضہ کاشت میں ہے - معلومات متعلقہ جزو (۱) تا ۳ ایوان کی میز پر پیش کردی جائیں گی -

(ج) (الف) و (ب) بالا کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا -

زرعی اصلاحات کی سکیم بابت ۱۹۷۱ء پر عملدرآمد

*۱۷۱-ملک محمد علی خان-کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۱۹۷۲ء کی اصلاحات کی سکیم کو صوبے میں کب تک نافذ کئے جانے کی توقع ہے اور آیا حکومت اس پر عملدرآمد کے لئے کوئی مدت مقررہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے- اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) — عمل درآمد کے لئے کسی میعاد کا تعین ممکن نہیں ہے - تاہم اس سلسلہ میں کام کو انتہائی فوقیت دی جا رہی ہے -

ضلع ڈیرہ غازی خان کے پہاڑی علاقہ کی پیداوار

*۹۳ - **سردار رب نواز خان کھتوان** - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) ڈسٹرکٹ ڈیرہ غازی خان میں پہاڑی اور میدانی علاقہ الگ الگ کتنا ہے -

(ب) جزو (الف) بالا میں متذکرہ علاقہ میں سے کتنا علاقہ قابل کاشت ہے - اور سالانہ کتنا علاقہ کنوؤں سے ، نہروں سے ، پہاڑی ندی نالوں کے سیلابی پانی اور بارش کے پانی سے علیحدہ علیحدہ طور پر کاشت کیا جاتا ہے -

(ج) اوسطاً کم پیداوار کے اسباب کیا ھیں اور کیا متذکرہ علاقہ میں اوسط کم پیداوار میں اضافہ کرنے کے سلسلے میں حکومت کے زیر غور کوئی سکیم یا تجویز ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ)—

(الف) رقبہ علاقہ پہاڑی	رقبہ علاقہ میدانی
۱۰۵۴۹ء گھماؤں	۳۴۷۵۹۶۴ گھماؤں

(ب) رقبہ قابل کاشت

علاقہ پہاڑی	علاقہ میدانی
۶۵۷۶ء گھماؤں	۲۴۹۲۷۹۰ گھماؤں
(۱) بذریعہ چاھات ۱۳ گھماؤں	۲۵۳۰۱۹ ,,
(۲) بذریعہ نہر - ,,	۵۸۹۵۰۵ ,,
(۳) بذریعہ سیلاب - ,,	۲۷۱۸۰۴ ,,
(۴) رود کوھی ۸۸۳۹ ,,	۲۱۸۰۳۹ ,,
(۵) بذریعہ بارش ۶۷۱۴۷ ,,	۴۱۰۴۸ ,,
(۶) بنجر ۵۷۷ ,,	۱۱۱۹۳۷۴ ,,

(ج) ۱ - بوجہ پانی کی کمی نہر و امساک بارش -
۲ - بے توجہی کاشتکاراں -
۳ - جہاں تک محکمہ مال کا تعلق ہے۔ اس ضمن میں کوئی سکیم زیر تجویز نہیں ہے -

ضلع ڈیرہ غازی خان میں پانی کی فراہمی

۱۹۴۔ سردار رب نواز خان کھتران - کیا وزیر برائے آبپاشی و برقی قوت از رہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان کا کل رقبہ کیا ہے جسے نہری پانی سے سیراب کیا جاتا ہے -

(ب) مذکور علاقہ کو ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران نہری پانی کی موسم وار فراہمی ہے -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ علاقہ کو نہری پانی کی بہم رسانی صوبہ کے دوسرے اضلاع کے مقابلہ میں بہت کم ہے حالانکہ ضلع ڈیرہ غازی خان کی زیادہ تر نہریں تقریباً دو سو سال پرانی ہیں -

(د) کیا حکومت کے زیر غور ایسی کوئی تجویز ہے کہ تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے جنوبی علاقوں کے لئے نہری پانی کی بہم رسانی کی جائے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ)۔
(الف) ڈیرہ غازی خان نہر سے نو لاکھ ترپن ہزار (۹,۵۳,۰۰۰) ایکڑ رقبہ اور مسوداہ نہر سے سترہ ہزار ۱۷,۰۰۰ ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے -

(ب)

خریف ۱۹۷۱ء	ربیع ۷۲-۱۹۷۱ء
۷,۹۵,۰۰۰ کیوسکس ایام	۱,۲۷,۰۰۰ کیوسکس ایام
سات لاکھ پچانوے ہزار	ایک لاکھ ستائیس ہزار

(ج) تونسہ بیراج کی انہار میں آب رسانی منظور شدہ منصوبہ کے تعین شدہ تناسب کے مطابق ہو رہی ہے - دریائے سندھ

کے تمام منصوبوں کی انہار میں آب رسانی دریا میں موجود پانی کی مقدار اور انہار کی ضروریات کے تناسب سے ہوتی ہے - پنجاب کے دوسرے اضلاع سے موازنہ کی ضرورت نہیں ہے -

(د) تحصیل تونسہ کو چشمہ بیراج سے فراہمی آب کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے - اسی طرح داجل برانچ کی کشمور تک توسیع کی تجویز قومی اقتصادی کونسل EC/NEC کے پاس منظوری کے لئے بھیج دی گئی ہے -

---

ضلع ڈیرہ غازی خان میں پہاڑی نالوں کے پانی کو استعمال میں لانے کا منصوبہ

*۱۹۶۱ سردار رب نواز خان کھتران — کیا وزیر برائے آبپاشی و برقی قوت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) حکومت کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے کہ پہاڑی نالوں کے پانی کو کنٹرول میں لا کر اسے مفید مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے -

(ب) چھوٹے بند کے محکمہ نے متذکرہ ضلع میں اب تک کتنا کام کیا ہے - اس کے ساتھ (۱) نئی سکیمیں جو کہ متذکرہ محکمہ نے تیار کی ہیں (۲) چھوٹے بند کے محکمہ کا دفتر کہاں واقع ہے - (۳) چھوٹے بند کے محکمہ کے دفتر اور سانگھڑ جو کہ ڈیرہ غازی خان کا سب سے زیادہ اہم پہاڑی نالہ ہے کا درمیانی فاصلہ کتنا ہے (۴) تفصیل کے ساتھ مکمل خرچ جو کہ حکومت نے متذکرہ محکمہ پر کیا ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ) :-

(الف) موضع دیوھا تحصیل تونسہ کے قریب دیوھا نالہ کے رخ موڑنے کا کام زیر تعمیر ہے - جس پر ۱۱۲۷ لاکھ روپے خرچ آئیں گے -

(ب) (i) ضلع ڈیرہ غازی خان کے کنٹرولڈ نالوں کے بارے غور نہیں -

(ii) سمال ڈیم آرگنائزیشن، محکمہ مختلفہ، دفاتر مندرجہ ذیل

جگہوں پر ہیں :-

(۱) ۱ - دفتر پراجیکٹ ڈائریکٹر صاحب

۱.۲ - الف سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی

(۲) دفتر مہتمم صاحب

ڈیرہ غازی خان	از ۳/۶۷ تا ۸/۶۷
کوٹ ادو	از ۸/۲۷ تا ۱/۶۸
ملتان	از ۱/۶۸ تا ۱/۷۰

۳ - دفتر سپرنٹنڈنٹ صاحب

ڈیرہ غازی خان کوٹ ادو

(ii) سانگھڑ نالے کا دھانہ کوٹ ادو سے تقریباً چالیس میل کے فاصلے پر ہے -

(iv) سمال ڈیم آرگنائیزیشن نے ۱۹۶۷ء سے ۱۹۷۰ء تک تقریباً ۷۰.۰ لاکھ روپے مختلف مقامات پر سروے اور تحقیق پر خرچ کئے ہیں یہ خرچ دیوھا ڈائیورشن بند پر خرچ کردہ ۵۰.۴ لاکھ روپیہ کے علاوہ ہے -

---

تحصیل تونسہ کو پانی کی فراہمی

*۱۹۷ - سردار رب نواز خان کھتران - کیا وزیر آبپاشی برقی قوت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ :-

(الف) تحصیل تونسہ کو چشمہ بیراج کے دائیں کنارے سے نکالنے والی نہر کے ذریعہ پانی فراہم کرنے کی تجویز کس مرحلہ میں ہے -

(ب) آیا حکومت متذکرہ سکیم پر عملدرآمد کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک -

(ج) آیا متذکرہ سکیم کی تکمیل کے لئے ۷۳-۱۹۷۲ء کے مالی سال کے بجٹ میں فنڈ مہیا کیا جائے گا ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ) - (الف) وابدا اس سکیم پر کام کر رہا ہے - البتہ اس سکیم کو آخری شکل اس وقت دی جائے گی جب نہر اکبر

کمیٹی رپورٹ پر مرکزی حکومت فیصلہ کریگی اور صوبوں کے درمیان پانی کی تقسیم ہو جائیگی -

(ب) جی ہاں - جیسے ہی سکیم مکمل ہو جائے گی اس پر کام شروع کر دیا جائیگا -

(ج) جی ہاں - ۷۳-۱۹۷۲ء کے مالی سال میں سکیم کی سروے وغیرہ کیلئے مناسب رقم واپڈا کے بجٹ میں مہیا کی جا رہی ہے -

---

تونسہ کو بجلی کی فراہمی

*۲۰۰ - سردار رب نواز خان کھتران : کیا وزیر آبپاشی و برقی قوت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے - کہ تونسہ پنجاب میں واحد ایسا تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے جہاں ابھی تک بجلی مہیا نہیں کی گئی -

(ب) اگر مندرجہ جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کا ارادہ اس قصبہ میں بجلی فراہم پہنچانے کا ہے اگر ہے تو کب تک ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ) : صوبہ پنجاب میں صارفین کو بجلی مہیا کرنے کا کام واپڈا کے ذمہ ہے جو کہ حکومت پاکستان کی وزارت قدرتی وسائل و صنعت کے ماتحت ہے - اس لئے صوبائی حکومت سوال مذکورہ کا جواب نہیں دے سکتی -

---

سرائے عالمگیر اور منگلا کے درمیان ریلوے ٹریفک

*۲۰۹ - راجہ محمد افضل خان : کیا وزیر آبپاشی اور برقی قوت از راہ کرم وضاحت فرمائینگے کہ :

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جس وقت نہر اپر جہلم تعمیر کی گئی تھی تو سرائے عالمگیر اور منگلا کے درمیان ایک ریلوے لائن بچھائی گئی تھی -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو متذکرہ ریلوے لائن کی اس وقت کیا حالت ہے - اور آیا یہ زیر استعمال ہے اور اگر اسے استعمال نہیں کیا جا رہا ہے تو یہ کتنے عرصہ سے استعمال نہیں کی جا رہی ہے -

(ج) متذکرہ ریلوے لائن کے بچھانے پر کل کتنی لاگت آئی -

(د) کیا ریلوے لائن کو زیر استعمال لانے کی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور ہے - اگر نہیں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور آیا حکومت اسے فروخت کرنے اور اس رقم کو کسی دوسرے سود مند مقصد کے لئے خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ہ) متذکرہ ریلوے لائن کی دیکھ بھال کے لئے متعینہ چوکیداروں کی تعداد کتنی ہے -

(و) متذکرہ لائن کے ساتھ منسلک علاقہ کا رقبہ کتنا ہے اور کب تک یہ ریلوے لائن وہاں سے ہٹا لی جائے گی -

(ز) کیا حکومت ان تمام لوگوں کے خلاف جو اس ریلوے لائن کے غلط استعمال کی بنا پر اس بھاری نقصان کے ذمہ دار ہیں کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ) :

(الف) درست ہے -

(ب) یہ ریلوے لائن ۱۹۵۹ء تک درست حالت میں تھی - اور اسی سال منگلا بند بنانے والے ادارے کو بند کے تعمیراتی کام کیلئے منتقل کر دی گئی تھی - ۱۹۶۱ء میں اس ادارے نے یہ پٹڑی محکمہ کو واپس کر دی واپسی کے وقت اس کی لمبائی ۶۱۳۰ فٹ کم تھی - اور خزانے عالمگیر اور منگلا کے درمیان لائن کا رابطہ ٹوٹ چکا تھا - ۱۹۶۱ء سے اب تک اس لائن کو درست نہیں کیا گیا اور نہ ہی یہ قابل استعمال ہے -

(ج) بارہ لاکھ روپے -

(د) اس قسم کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ہے - کیونکہ اب تعمیراتی سامان کی نقل و حمل کیلئے دینہ شاور منگلا ہیڈ ورکس کے درمیان ادارہ منگلا بند کی تعمیر شدہ پختہ سڑک کا باکفایت متبادل راستہ موجود ہے - پٹڑی کے متعلق دوسرے محکموں مثلاً ریلوے ایئرفورس وغیرہ سے استفسار کیا گیا ہے - اگر انہوں نے بھی ضرورت محسوس نہ کی تو پٹڑی کو بذریعہ نیلام عام فروخت کر دیا جائیگا -

(ہ) سوال پیدا نہیں ہوتا اور دورہیٹ مقرر ہیں -

(و) ریلوے لائن بمعہ سائڈنگ تقریباً ایک سو پچاس ایکڑ رقبہ پر بچھی ہوئی ہے امید کی جاتی ہے کہ پٹڑی چند ماہ میں اکھاڑ لی جائے گی -

(ز) اس سلسلے میں محکمہ کا کوئی اہل کار سرکاری خزانے کو نقصان کا ذمہ دار نہیں ہے -

---

رسول ڈیم کی تعمیر سے متاثرہ اشخاص کو معاوضہ کی ادائیگی-

۲۲۲۔ سید افضل خاں - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) رسول ڈیم کی تعمیر سے تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے چنگیز وارھیہ پورن اور کھوہر کے دیہاتوں کا کل کتنا رقبہ متاثر ہوا ہے -

(ب) (اول) جزو (الف) بالا میں مذکورہ رقبہ میں سے کتنے رقبہ کے متاثر ہونے والے مالکان کو اراضی کا معاوضہ ادا کیا جا چکا ہے - اور

(دوم) کتنے رقبہ اراضی کا معاوضہ ابھی تک ان کے مالکان کو ادا نہیں کیا گیا ہے اور نیز یہ بھی بتائیں گے کہ اس معاوضہ کی ادائیگی نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ)—

(الف) موضع چانگیز میں متاثرہ رقبہ ۳۲۲ ایکڑ ۷ کنال ۷۰ روپے ہے موضع وارھینا میں متاثرہ رقبہ ۸۰ ایکڑ ایک کنال ۳ مرلے ہے - مواضعات پورن اور کھوھر میں کوئی رقبہ رسول بیراج سے متاثر نہیں ہوا -

(ب) (اول) موضع چانگیز میں متاثرہ لوگوں کو پورا پورا معاوضہ ادا کیا جا چکا ہے -

(دوم) موضع وارھینا میں کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا گیا - کیونکہ یہ رقبہ بحق سرکار ایکوائر نہیں کیا گیا - اور اسے زمینداروں ہی کے پاس با شرائط ذیل رہنے دیا گیا ہے -

(۱) یہ کہ زمیندار گورنمنٹ سے کوئی معاوضہ سیلاب سے فصلوں کی تباہی کا مطلب نہیں کرینگے - اور

(۲) یہ کہ وہ محکمہ نہر کو مٹی کی کھدائی کی اجازت دینگے جب بھی تعمیر یا مرمت بیراج کے لئے اس کی ضرورت ہو -

---

محکمہ جات بندوبست اراضی و اشتمال کا ادغام

*۲۳۴ - **چوھدری غلام قادر** - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا محکمہ بندوبست اراضی اور محکمہ اشتمال کو باہم مدغم کرنے اور ان دونوں قوانین کے تحت اختیارات ایک ہی قسم کے افسروں کو تفویض کرنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے -

وزیر مال - (چودھری محمد انور سمہ)-اس تجویز پر غور و خوض کیا گیا لیکن عملی دشواریوں کے پیش نظر اسے ترک کر دیا گیا -

نہر لوئر باری دوآب میں پانی کی فراہمی

*۲۹۷ - **میاں خان محمد** - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت نے لوئر باری دو آب نہر کے لئے کتنے کیوسک پانی منظور کیا ہے نیز اس نہر میں سال ۱۹۷۱-۷۲ء کے

دوران پانی کی کتنی مقدار سپلائی کی گئی - اور اگر اس نہر میں منظور شدہ مقدار کے مطابق پانی فراہم نہیں کیا گیا - تو پانی کم مقدار میں سپلائی کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت - (چودھری محمد انور سمہ) - ۱۹۷۰-۷۱ء میں نہر ابر باری دو آب میں منظور شدہ اوسطاً نکاس آب کا موازنہ -

نمبر شمار	ماہ	منظور شدہ اوسطاً نکاس آب کیوسک	موروج پر حقیقی نکاس آب کیوسک	کیفیت
۱	اپریل ۱۹۷۱ء	۷۵۳۰	۳۸۳۹	
۲	مئی	۷۵۳۰	۳۳۶۸	
۳	جون	۷۵۳۰	۷۲۸۱	
۴	جولائی	۷۵۳۰	۸۰۵۸	
۵	اگست	۷۵۳۰	۸۰۰۰	
۶	ستمبر	۷۵۳۰	۶۹۰۸	
۷	اکتوبر	۶۹۹۸	۵۶۳۳	
۸	نومبر	۶۹۹۸	۵۶۶۷	
۹	دسمبر	۶۹۹۸	۲۵۳۱	جنگ اور سالانہ بندی کی وجہ سے نہر بند رہی
۱۰	جنوری ۱۹۷۲ء	۶۹۹۸	۳۳۱۸	سالانہ بندی کی وجہ سے دس دن تک نہر بند رہی۔
۱۱	فروری ۱۹۷۲ء	۶۹۹۸	۵۶۹۳	
۱۲	مارچ	۶۹۹۸	۵۵۳۹	

حقیقی نکاس آب دریاؤں میں عمومی قحط آب کی وجہ سے نسبتاً کم رہا اور تناسب سے تقسیم کیا گیا - گذشتہ چالیس سالوں میں ۱۹۷۰-۷۱ء میں دریاؤں میں پانی کم مقدار میں تھا -

نجی ٹیوب ویلوں کے لئے ٹیرف کی شرحات

*۳۱۱ - چودھری منظور احمد - آیا وزیر آبپاشی و برقی قوت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے صوبے میں نجی طور پر لگائے گئے ٹیوب ویلوں پر ٹیرف ریٹ عائد کر دئیے ہیں -

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کے عائد کرنے کی وجہ کیا ہیں اور آیا حکومت ٹیوب ویلوں کو ان کی ادائیگی سے مستثنیٰ کر دے گی - اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟-

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ)- بجلی کے محصولات کا تعین پانی اور بجلی کا ترقیاتی ادارہ کرتا ہے - یہ ادارہ مرکزی حکومت کی وزارت قدرتی وسائل - ایندھن اور برقیات کے ماتحت ہے- اس لئے صوبائی حکومت اس سوال کا جواب دینے سے قاصر ہے -

---

محکمہ مال کے مختلف فارموں میں ذات کا کالم

*۳۳۹ - مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ-

(الف) آیا حکومت محکمہ مال کے بہت سے فارموں پر سے ذات کے کالموں کو ختم کرنے کے مشورے پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ب) آیا اسم ، ولدیت اور رہائشی پتہ کسی خاص شخص کی شناخت کی غرض سے ناکافی خیال کئے جاتے ہیں ؟

وزیر مال - (چودھری محمد انور سمہ)-

(الف) جی نہیں -

(ب) جی ہاں -

مسٹر منظور احمد لودھی کو تنخواہ کی ادائیگی

*۳۵۴ - حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مسٹر منظور احمد لودھی اوورسیر آبپاشی کی تنخواہ بابت ماہ ۱۰-۵۷ ، ۱۱-۵۷ ، ۱۲-۶۹ اور ۱۰-۷۰ کا معاملہ ابھی تک معرض التوا میں ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ابھی تک مذکورہ کیس کا فیصلہ نہ کرنے اور تنخواہ کی ادائیگی نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

(ج) کیا حکومت تنخواہ کی ادائیگی کے معاملہ کا مستقبل قریب میں فیصلہ کرنے اور تنخواہ کی ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو اندازاً کیس کا کس تاریخ تک فیصلہ ہو جائیگا ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ) الف) منظور احمد لودھی کی تنخواہ بابت ماہ دسمبر ۱۹۶۹ء اور جنوری ۱۹۷۰ء اس لئے رکی ہوئی تھی کہ اسکے جائے تعیناتی پر پہنچنے کی مقررہ مدت میں توسیع کی منظوری نہیں ہوئی تھی - جو چیف انجینئر نے مورخہ ۱۸ جون ۱۹۷۲ء کو کر دی ہے - مہتمم انہار خانپور کو حکم دے دیا گیا ہے کہ وہ متوفی کے قانونی وارثان کو واجبات فوری طور پر ادا کرے -

جہاں تک تنخواہوں کے واجبات بابت ماہ اکتوبر و نومبر ۱۹۵۷ء کا تعلق ہے ، چیف انجینئر بہاولپور نے مارچ ۱۹۶۳ء میں واجبات کی تحقیق اور ادائیگی کی منظوری دے دی تھی لیکن صادقیہ ڈویژن کے متعلقہ ماتحت افسروں نے موقع کے مطابق فوری کارروائی نہ کی اور اس طرح ادائیگی میں مزید دس سال کی تاخیر ہو گئی - چیف انجینئر بہاولپور کو حکم دے دیا گیا ہے کہ وہ متعلقہ افسران ماتحت افسران جو اس تاخیر کے ذمہ دار ہیں کے خلاف ضابطہ کے مطابق کارروائی کرے -

کیونکہ واجبات ۱۰ سال سے زیادہ پرانے اور زائد المیعاد ہیں - اس لئے خصوصی طور پر معاملہ کو محکمہ مالیات کی منظوری کے لئے بھیجنا پڑے گا -

(ب) حسب بالا -

(ج) ماہ دسمبر ۱۹۶۹ء اور جنوری ۱۹۷۰ء کی تنخواہوں کے واجبات متوفی کے قانونی وارثان کو ایک ہفتہ کے اندر ادا کر دئے جائیں گے -

جہاں تک واجبات بابت ماہ اکتوبر و نومبر ۱۹۶۷ء کا تعلق ہے ان کے فیصلہ کے لئے اندازا تین ماہ کی مدت درکار ہے اور چیف انجینئر بہاولپور کو تاکید کر دی گئی ہے کہ وہ اس پر فوری طور پر مناسب کارروائی کرے۔

دریا سندھ کا پانی

*۳۸۰۔ حافظ علی اسداللہ — کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ دریائے سندھ کا پانی ایسے وقت میں بحیرہ عرب میں گرا کر ضائع کر دیا تھا جبکہ پنجاب میں آبپاشی کے مقاصد کیلئے پانی کی شدید قلت تھی۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ امر کے باعث پنجاب کی معشیت کو اندازاً کتنا نقصان پہنچا ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ)

جواب موصول نہیں ہوا

محکمہ آبپاشی کے ریجن

*۴۰۸۔ چودھری مشتاق احمد — کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) قیام وحدت (مغربی پاکستان) ۱۹۵۵ء سے پہلے پنجاب میں آبپاشی کے کتنے ریجن کام کر رہے تھے۔

(ب) اس وقت پنجاب میں آبپاشی کے کتنے ریجن کام کر رہے ہیں۔

(ج) اگر پنجاب میں آبپاشی کے ریجنوں کی تعداد اب بڑھ گئی ہے تو اسکی کیا وجوہ ہیں خاص طور پر ایسی صورت میں میں جبکہ آبپاشی سے متعلق تمام تعمیراتی کام کی تکمیل واپڈا کے زیر انتظام ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت — (چودھری محمد انور سمہ)—

(الف) ۱۹۵۵ء سے قبل جبکہ ون یونٹ بنا محکمہ انہار پنجاب میں کوئی ریجن نہیں ہوا کرتے تھے۔ اس وقت تین

چیف انجینئر تھے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے - یہ چیف انجینئر محکمہ ہذا کے سیکرٹری بھی تھے —

(۱) چیف انجینئر اور سیکرٹری حکومت پنجاب پی - ڈبلیو - ڈی - ایریگیشن برانچ (شمالی)-

(۲) چیف انجینئر اور سیکرٹری حکومت پنجاب پی - ڈبلیو - ڈی - ایریگیشن برانچ (جنوبی) -

(۳) چیف انجینئر اور سیکرٹری حکومت پنجاب پی - ڈبلیو - ڈی - برانچ (مرکزی) -

(ب) فی الحال سیکرٹری محکمہ انہار کے تحت چار آبپاشی ریجن کام کر رہے ہیں - جنکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے —

(۱) چیف انجینئر آبپاشی لاہور ریجن لاہور -

(۲) چیف انجینئر آبپاشی ملتان -

(۳) چیف انجینئر آبپاشی سرگودھا ریجن لائلپور -

(۴) چیف انجینئر آبپاشی بہاولپور ریجن بہاولپور -

(ج) جہاں تک پنجاب میں ون یونٹ سے پہلے ریجن ہونے کا تعلق ہے اسمبلی کا سوال اس حد تک صحیح نہیں ہے - محکمہ انہار نہروں کے چلانے اور ان کی مرمت کا ذمہ دار ہے - یہ دونوں فرائض ۱۹۵۶ء سے ۱۹۷۲ء تک کے ترقیاتی پروگراموں کی وجہ سے بہت بڑھ گئے ہیں - نیز پنجاب میں ریاست بہاولپور کے شامل ہونے کی وجہ سے بھی کام میں زیادتی ہو گئی ہے - ریاست بہاولپور کے پنجاب میں شامل ہونے سے قبل ریاست کے محکمہ آبپاشی کا اپنا ایک چیف انجینئر ہوا کرتا تھا - جو کہ ریاست کی حکومت کا سیکرٹری بھی تھا - جہاں تک واپڈا کا تعلق ہے - وہ صرف وہ تعمیراتی کام کر رہا ہے - جن کا تعلق انڈس بیسن کے ان کاموں سے ہے جن کو مالی امداد عالمی بنک سے سندھ طاس منصوبہ کے معاہدہ کے تحت مل رہی ہے - محکمہ واپڈا کے اپنے تعمیراتی کام اور دیگر فرائض اس کی اپنی ذمہ داری ہے -

درین حالات اگرچہ محکمہ کے فرائض ۱۹۵۵ء کے بعد دو چند ہو گئے ہیں - لیکن جہاں تک انتظامی ریجنوں کا تعلق ہے ان میں کوئی نمایاں اضافہ نہیں ہوا ہے۔

ٹیوب ویل ایف-اے-او اسکیم سکارپ نمبر ۱ چوہڑکانہ

*۴۰۹ - چودھری مشتاق احمد - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) سکارپ ۱ ایف-اے-او چوہڑکانہ میں اب تک کتنے ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں -

(ب) جزو (الف) بالا میں محولہ ٹیوب ویلوں میں سے کتنے ٹیوب ویل معمول سے کم پانی دے رہے ہیں -

(ج) مئی ۱۹۷۲ء میں ٹیوب ویل نمبر ۵ ایف-اے-او سے پانی کا فی الواقع اخراج کیا تھا اور مقررہ اخراج کیا ہے -

(د) ٹیوب ویل نمبر ۵ الف-اے-او سے پانی کا اخراج اگر کم تھا تو اس کی وجوہ کیا ہے - اور اس اخراج کو اب بڑھانے کے سلسلے میں کیا اقدامات کرنے کا ارادہ ہے -

(ہ) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جولائی ۱۹۷۱ء میں ٹیوب ویل نمبر ۵ الف-اے-او ری بورنگ کی وجہ سے بند ہو گیا تھا -

(و) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ بالا ری بورنگ ۱۱ ماہ کا عرصہ گزر جانے کے بعد مئی ۱۹۷۲ء میں کی گئی -

(ز) اگر جزو (ہ) اور (و) بالا کے جواب اثبات میں ہوں تو بورنگ میں اس تاخیر کی وجوہ کیا ہیں اور اس کے نتیجہ میں قومی نقصان کتنا ہوا ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت - (چودھری محمد انور سمہ) :

(الف) ۲۵ ٹیوب ویل -

(ب) ایک ٹیوب ویل -

(ج) دو کیوسک مقررہ شدہ ڈسچارج کے مقابلے میں ۱۰۵ کیوسک -

(د) ٹیوب ویلوں کا پانی ان کی عمر کے ساتھ گھٹ جاتا ہے آئندہ مالی سال میں رقم کی فراہمی کے بعد اس ٹیوب کو درست کرنے کا بندوبست کیا جائیگا -

(ہ) جی ہاں ۔

(و) جی ہاں ۔

(ز) جب کوئی ٹیوب ویل اچانک بند ہو جائے جیسا کہ ایک اینسلےاو بند ہو گیا تھا تو اس کے لئے رقم اور نیا بور لگوانے کے بندوبست میں خاصی دیر لگتی ہے ۔ اگرچہ اس ٹیوب ویل کی بورنگ جو تمام کاموں پر ترجیح دی گئی تھی مگر پھر بھی بورنگ میں جنگ کی وجہ سے دیر ہو گئی۔

کاشت کاروں سے پوری شرح پر آبپاشی کی وصولی

*۴۳۴-مسٹر عبدالقیوم بٹ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ آبپاشی صوبے میں کاشتکاروں سے پورا آبیانہ وصول کرتی ہے خواہ نہری پانی صرف ۲۵ فی صدی استعمال کرتے ہوں اور اپنی ۷۵ فی صدی آبپاشی کی ضروریات اپنے ذاتی ٹیوب ویلوں کے پانی سے پورا کرتے ہوں اگر ایسا ہے تو اس کی وجہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت — (چودھری محمد انور سمہ) — جی ہاں۔

پہاڑی علاقوں میں ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے سلسلے میں رعایت

*۴۳۷-مسٹر عبدالقیوم بٹ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت صوبے میں ٹیوب ویلوں کی تنصیب کے لئے ۲۵۰۰ روپے کی امدادی رقم دیتی رہی ہے۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صرف میدانی علاقوں کے لوگ اس رعایت سے مستفید ہو سکتے ہیں ۔ کیونکہ ٹیوب ویل صرف میدانی علاقوں میں ہی نصب کئے جا سکتے ہیں ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ راولپنڈی اور کیمبلپور کے پہاڑی علاقوں کے لوگ اس رعایت سے محروم رہے ہیں کیونکہ وہ اپنی آبپاشی کی ضروریات کو کنوؤں اور قدرتی چشموں سے پورا کرتے ہیں ۔

(د) آیا حکومت اس امر پر غور کر رہی ہے کہ جزو (ج) بالا میں متذکرہ علاقوں کے لوگوں کو یہ امدادی رقم پانی کے زیادہ نلکے نصب کرنے کے لئے دی جائے جو کہ بجلی سے یا ڈیزل یا پٹرول کے انجنوں سے چلائے جا سکتے ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت — (چودھری محمد انور سمہ) —

(الف) محکمہ زراعت نے تیسرے پنجسالہ منصوبے کے دوران ایک سکیم جس کا نام ''مغربی پاکستان میں دریائی اور غیر آبپاشی رقبوں میں ٹیوب ویل کی سہولتوں کو بہتر بنانا ہے'' پایۂ تکمیل تک پہنچائی اس سکیم کے تحت یہ طے پایا کہ ششماہی اور غیر آبپاشی رقبوں کے لئے ٹیوب ویل کے سامان کی شکل میں پندرہ سو روپے سے پچیس سو روپے تک امداد دی جائے -

(ب) جی نہیں یہ درست نہیں - اس سکیم میں مغربی پاکستان کے تمام اضلاع سمیت میدانی و پہاڑی رقبے شامل تھے -

(ج) جی نہیں - یہ درست نہیں - راولپنڈی اور کیمبلپور کے لوگ اس رعایت سے استفادہ حاصل کر چکے ہیں اس سکیم کے تحت ان دو اضلاع میں مندرجہ ذیل ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں -

اس سکیم کے تحت جتنے ٹیوب ویل لگائے گئے —

سال	ضلع کیمبلپور	ضلع راولپنڈی
۱۹۶۶-۶۷	۱	—
۱۹۶۷-۶۸	۲	—
۱۹۶۸-۶۹	۱	۲
۱۹۶۹-۷۰	۱	۲
۱۹۷۰-۷۱	۱	۲

(د) اس محکمے کا تعلق محکمہ زراعت سے ہے نہ کہ محکمہ آبپاشی سے بہر حال اسی قسم کی کسی سکیم پر عمل درآمد ہوا تو ان دو اضلاع کے لوگ حسب معمول اس میں معاونت کر سکیں گے ۔

نہر ڈیرہ غازی خان

*۴۵۹ - نوابزادہ سردار عطا محمد خان - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تونسہ ہیڈ ورکس سے نکلنے والی ڈیرہ غازی خان نہر میں ۱۵ اپریل ۱۹۶۳ء سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۰ء تک حتیٰ کہ ۷ نومبر ۱۹۷۰ء تک پانی کا اخراج بقدر گنجائش جاری رہا ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت — (چودھری محمد انور سمہ) :- پوری فصل کے دوران کوئی بھی نہر پوری گنجائش کے مطابق نہیں چلتی ڈیرہ غازی خان نہر سے کوئی امتیازی برتاؤ نہیں کیا جا رہا ہے ۔

ضلعی و ڈویژنل سطح پر نہری مشاورتی کمیٹی کا قیام

*۴۶۳ - نوابزادہ سردار عطا محمد خان - کیا وزیر آب پاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا نہری مشاورتی کمیٹیاں جو کہ محکمہ آبپاشی اور زراعت پیشہ اشخاص کے مابین رابطہ کے فرائض انجام دیتی تھیں دوسرے مارشل لاء کے عہد میں ختم کر دی گئی تھیں ۔ اگر ایسا ہے تو آیا حکومت ضلعی اور ڈویژنل سطح پر دوبارہ ویسی مشاورتی کمیٹیاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ) - جی نہیں - کینال ایڈوائزری باڈی ختم کر دی گئی تھیں یہ فیصلہ ایوب حکومت کے زمانے میں بنیادی جمہوریتوں کے نظام پر عمل درآمد کی وجہ سے کیا گیا تھا مذکورہ باڈیز کو از سر نو رواج دینے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے ۔

اضلاع مظفر گڑھ و ڈیرہ غازی خان میں فصلوں کی پانی کی فراہمی

*۴۶۴ نوابزادہ سردار عطا محمد خان - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سال ۱۹۷۱-۷۰ کے دوران مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان کی نہروں میں جون ۱۹۷۱ء کے

پہلے ہفتہ سے قبل معمول کے مطابق پانی کی فراہمی نہیں کی گئی تھی جس سے فصلوں کو نقصان پہنچا -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ۲۳ جون ۱۹۷۱ء کو متذکرہ نہروں میں پانی کی فراہمی اس بہانے سے روک دی گئی تھی کہ تونسہ بیراج میں تہہ نشیں مٹی وغیر نکالنے کا کام شروع ہے - حالانکہ حکومت کی ان ہدایات کے خلاف ہے جن کے تحت خریف کے دوران پانی کی فراہمی بند کرنے کی ممانعت کی گی ہے -

(ج) اگر اجزا (الف) و (ب) بالا کے جواب اثبات میں ہوں تو آیا حکومت نے پانی کی فراہمی میں تاخیر کے ذمہ‌دار اشخاص کے خلاف نیز آیندہ باقاعدگی سے پانی کی فراہمی کے لئے کیا کارروائی کی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ) -

(الف) جی نہیں - یہ مبنی بر حقیقت نہیں ہے -

(ب) یہ نہر تھوڑے سے وقفے کے لئے اس لئے بند کی گی تھی تاکہ مناسب فراہمی آب کے لئے اس کے داہنی حصوں سے بھی صفائی کی جا سکے یہ پابندی ضابطہ کے مطابق کی گی تھی -

(ج) کیونکہ کوئی ناجائز کارروائی نہیں کی گئی - اس لئے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

---

ہر سال جون سے قبل مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان کو پانی کی فراہمی

*۴۹۵ - نوابزادہ سردار عطا محمد خان - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے یہ ہر سال مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان کی نہروں میں پانی کی فراہمی جون سے قبل جاری نہیں کی جاتی جسکی وجہ سے فصل خریف خصوصاً کپاس کی بیجائی متاثر ہوتی ہے - اگر ایسا ہے تو آیا حکومت انجمن زراعت پنجاب اور ادارہ زراعت ملتان کے نمائندوں کے مشورے سے اس امر کے بارے میں ہدایات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - کہ پانی کی بندش جولائی کے پہلے یا دوسرے ہفتے میں کسی تاریخ کو کی جائے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ) ۔ جی نہیں ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ ڈیرہ غازی خان اور مظفرگڑھ کی انہاروں میں اپریل اور مئی کے مہینے میں پانی فراہم کیا جاتا ہے۔ فراہمی آب دریا میں موجود پانی کی مقدار اور منصوبہ میں کی گی تخصیص کے مطابق ہوتی ہے ۔ دریائے سندھ میں موجود مقدار آب کو اس دریا سے نکلنے والی انہار میں حصہ رسدی تقسیم کیا جاتا ہے ۔ اس تناسب میں اس وقت تک کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ۔ جب تک دریائے سندھ کے پانی کی چاروں صوبوں میں تقسیم کا مسئلہ مرکزی حکومت حل نہیں کر لیتی ۔

تحصیل فورٹ عباس میں واقع اراضی کو نہری پانی کی فراہمی

* ۴۹۵- **میاں عبدالرؤف** ۔ آیا وزیر آبپاشی و برقی قوت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل فورٹ عباس کی اراضی نہری علاقہ میں واقع ہے اور عرصہ سے اراضی مذکور کو نہری پانی سے سیراب کیا جا رہا ہے ۔ جب کہ کاغذات مال میں اسے غیر نہری علاقہ ظاہر کیا گیا ہے ۔ اور اس اراضی کو نہری پانی مہیا نہیں کیا جا رہا ہے اگر ایسا ہی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ)۔ جی نہیں ۔ تحصیل فورٹ عباس کے ریکارڈ کے مطابق کچھ رقبہ جات ایسے ہیں ۔ جو غیر آباد اور بنجر ہیں ۔ اور وہاں نہری پانی فراہم نہیں کیا جا رہا ہے ۔ البتہ ایسے رقبہ جات میں سے جو قطعات حال ہی میں یا ماضی قریب میں ہموار کرکے قابل کاشت بنائے گئے ہیں انہیں نہری پانی فراہم کیا جا رہا ہے ۔ پانی کی یہ تقسیم قواعد کے مطابق کلیتاً استحقاق کی بنا پر کی جاتی ہے ۔ امید ہے ۔ کہ رفتہ رفتہ ایسے تمام رقبہ جات کو جو آباد کئے جا رہے ہیں ۔ حصہ رسدی پانی مہیا کر دیا جائے گا ۔

انہار کی صفائی کا منصوبہ

* ۴۹۶- **میاں عبدالرؤف** ۔ کیا وزیر آبپاشی اور قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔ کیا حکومت نے صوبہ میں نہروں کو رفت

سے صاف کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بنایا ہے تاکہ موسم برسات میں پانی ضائع نہ ہو، اگر ایسا ہو، تو مذکورہ منصوبہ پر کتنی مدت تک عمل درآمد ہو گا۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ)۔ موسم برسات میں پانی کے ضیاع کے سد باب کیلئے بھل صفائی کی کوئی سکیم تیار نہیں کی گئی ہے۔ عام طور پر نہروں کی مرمت جس میں بھل صفائی بھی شامل ہوتی ہے مالی وسائل کے مطابق جب ضرورت محسوس ہو دوران سال ہوتی رہتی ہے۔ سالانہ میزانیہ میں بھل صفائی کے لئے کوئی خصوصی رقم متعین نہیں کی جاتی۔ بڑی نہروں برانچوں میں بھل صفائی عموماً نہیں ہوتی۔ بھل صفائی صرف چھوٹے راجباہوں اور مائنروں کی میں جاتی ہے۔ اور وہ بھی جب اور جیسے محسوس کیا جائے۔ کہ پانی کی ان گزر گاہوں میں غیر ضروری طور پر بھل جمع ہو کر پانی کی روانی میں رکاوٹ بن گئی ہے۔

نائب تحصیلداروں کی آسامیاں

*۵۰۰۔ **حافظ علی اسداللہ**۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے۔

(الف) پنجاب کے مختلف ڈویژنوں میں یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے ۱۲ جولائی ۱۹۷۲ء تک نائب تحصیلداروں کی کتنی آسامیاں خالی ہیں۔

(ب) جزو (الف) بالا میں مذکور آسامیوں میں سے کتنی آسامیاں ۱۲ جون ۱۹۷۲ء تک پر کی گئیں نیز مذکورہ آسامیوں کو پر کرنے کے لئے کون سے اصول مقرر ہیں۔

(ج) ایسے اشخاص کے ڈویژن وار نام اور پتے کیا ہیں۔ جن کی مذکورہ آسامیوں پر تقرری کی گئی۔

(د) آیا مذکورہ آسامیوں پر گرداوروں کو بھی ترقی دی گئی اگر ایسا ہے۔ تو ان کی ضلع وار تفصیل نیز ان کے نام اور پتے کیا ہیں۔

وزیر مال — چودھری محمد انور سمہ —

(الف) کمشنری راولپنڈی ۱۲

کمشنری بہاولپور ۱۷

کمشنری سرگودھا ۲۳

کمشنری لاہور ۲۱

کمشنری ملتان ۱۳

۸۶

(ب) کمشنری راولپنڈی—سات آسامیاں سینیارٹی اور اہلیت سختی سے ملحوظ رکھتے ہوئے گرداوران (قانونگویان) کو ترقی دے کر عارضی طور پر پر کی گئیں ۔

کمشنری بہاولپور—سولہ آسامیاں سینیارٹی اور اہلیت کے اصول کو سختی سے ملحوظ رکھتے ہوئے گرداوران (قانونگویان) کو ترقی دے کر عارضی طور پر پر کی گئیں ۔

کمشنری سرگودھا—چھ امیدوار نائب تحصیلداران جو کہ پہلے سے ویسٹ پاکستان تحصیلداری/نائب تحصیلداری سروسز رولز ۱۹۶۲ء کے تحت منتخب شدہ تھے کو تعینات کیا گیا ۔

کمشنری لاہور—پانچ آسامیاں سینیارٹی اور اہلیت کے اصول کو سختی سے مد نظر رکھتے ہوئے گرداوران (قانونگویان) کو ترقی دے کر عارضی طور پر پر کی گئیں ۔

کمشنری ملتان—آٹھ آسامیاں پر کی گئیں ۔ چھ آسامیوں پر نائب تحصیلداران ، جو کہ پہلے سے تحصیلداری نائب تحصیلداری سروس رولز ۱۹۶۲ء کے تحت منتخب شدہ تھے کو تعینات کیا گیا ۔

دو آسامیاں سینیارٹی اور اہلیت کے اصول کو سختی سے مد نظر رکھتے ہوئے گرداوران (قانونگویان) کو ترقی دے کر عارضی طور پر پر کی گئیں ۔

(ج) مذکورہ بالا آسامیوں کے لئے کوئی نئی بھرتی یا اندراج نہیں کیا گیا ۔

(د) جی ہاں ان کے نام اور پتے مندرجہ ذیل ہیں —

۱ - ایس فیض الحسن شاہ ، قانونگو ، ضلع گجرات ۔
۲ - مسٹر محمد اسلم ، قانونگو ، ضلع راولپنڈی ۔
۳ - مسٹر بدرالزمان ، قانونگو ، ضلع جہلم ۔
۴ - مسٹر مشتاق احمد ، قانونگو ، ضلع کیمبلپور ۔
۵ - مسٹر معریز خان ، قانوانگو ، ضلع راولپنڈی ۔
۶ - مسٹر محمد اکرم ، قانونگو ، ضلع کیمبلپور ۔
۷ - مسٹر عبدالغفور ، قانونگو ، ضلع گجرات ۔

کمشنری بہاولپور ۔

ضلع رحیم یار خاں -

۱ - چوہدری قاسم علی ، فیلڈ قانونگو، تحصیل خان پور ۔
۲ - مسٹر عبدالحمید ، فیلڈ قانونگو، تحصیل لیاقت پور ۔
۳ - ملک محمد محسن ، فیلڈ قانونگو ۔
۴ - مسٹر آصف محمد ۔ فیلڈ قانونگو ۔ تحصیل رحیم یار خان ۔

ضلع بہاولنگر—

(۱) میاں محمد علی ، قانونگو، منڈی صادق گنج ۔
(۲) مسٹر اصغر علی ، قانونگو اشتمال ۔
(۳) مسٹر فیضی احمد فیضی ، صدر قانونگو، بہاولنگر ۔
(۴) مسٹر تاج محمد قانونگو، تحصیل فورٹ عباس ۔
(۵) مسٹر عبدالستار، قانونگو ، شاہ فرید ۔ تحصیل چشتیاں ۔
(۶) مسٹر مظفر علی ، قانونگو، یتیم واله ۔

ضلع بہاولپور—

(۱) چوہدری محمد اسلم ، قانونگو اشتمال ، تحصیل بہاولپور ۔
(۲) سید خادم حسین ، قانونگو، تحصیل احمد پور شرقیہ ۔
(۳) آغا محمد اسلم ، قانونگو، تحصیل حاصل پور ۔
(۴) مسٹر محمد رفیق ، قانونگو، تحصیل بہاولپور ۔

(۵) مسٹر محمد ایوب عباسی، قانونگو، تحصیل احمد پور شرقیہ -
(۶) مسٹر غلام نبی کلاچی ، قانونگو ، تحصیل احمد پور شرقیہ -

کمشنری لاہور -

(۱) مسٹر محمد اقبال ، قانونگو ، اے-سی-او - لنکانہ صاحب -
(۲) مسٹر غلام رسول ، قانونگو - اے-سی-او - پسرور -
(۳) مسٹر امجد حسین ، قانونگو ، ای-این-ٹی - زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان ڈسکہ -
(۴) مسٹر محمد اظہر ، قانونگو ، ای-این-ٹی - زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان - نارووال -
(۵) مسٹر نواب دین ، قانونگو ، نائب تحصیلدار لینڈ ریفارم ،سیالکوٹ -

کمشنری ملتان -

(۱) مسٹر غلام نبی ، قانونگو ، ساہیوال -
(۲) مسٹر محمد عاشق ، قانونگو ، ڈیرہ غازیخان -

ضلع بہاولپور میں یرماں منڈی میں بجلی کی فراہمی

***۵۱۳ چوہدری شہور حسین چیمہ** کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت یزماں منڈی میں بجلی سپلائی کرنے کے لئے واپڈا کو ہدایت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہو تو تقریباً کون سی تاریخ تک یہ کام ہو جائے گا ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ)
گورنمنٹ کے زیر غور کوئی ایسی سکیم نہیں جس میں واپڈا کو یزماں منڈی - بجلی کی سپلائی کرنے کے بارے میں کہا گیا ہو -

---

ڈیوب ویل ڈیزل آئیل کی قیمت

***۵۲۸ - خان محمد شفیق خان** - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ گوجرانوالہ آبادی اور زرعی پیداوار کے لحاظ سے لاہور ڈویژن کا سب سے بڑا ضلع ہے -
(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ کہ اس علاقہ کے مالکان اراضی نے نہری پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اپنی اراضیات

میں ڈیزل سے چلنے والے ٹیوب ویل نصب کر لئے ہیں - لیکن انہیں ڈیزل آئل اور مصنوئی کھاد کی گران قیمتوں کی بنا پر مذکورہ ٹیوب ویل چلانے کے لئے بڑی مشکلات و مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے -

(ج) آیا ایک ایکڑ دھان کی فصل کو پانی دینے کے لئے دو ڈرم ڈیزل آئیل خرچ ہوتے ہیں -

(د) اگر محولہ بالہ (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت اس علاقے کی اسی فیصد زرعی آبادی کو ترغیب دلانے کی خاطر اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ وہ اپنی پیداوار بڑھا سکیں اگر ارادہ نہ رکھتی ہو تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

Minister for Irrigation and Powers (Ch. Muhammad Anwar Samma

(a) Gujranwala District makes important and substantial contribution to the agricul'ural production of 'he province' though it is not be most populous District of the Lahore Division.

(b) Large number of Diesel operated tubewells have been installed in the District for supplementing the available canal supplies. Difficulties being felt by the farmers in obtaining diesel oil and fertilizers at normal prices have been brought to the notice of the Central Government which cotroles their prices and distribution.

(c) The consumption of diesel oil will depend on the size of engine and its condition.

(d) The Central Government is taking steps to eliminate malpractices in the sale and distribution of diesel oil and fertilizers.

سکاربپ نمبر ۲ میں دوگنی شرح پر آبیانہ کی وصولی

*۵۳۱ چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر آبپاشی اور قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سکاربپ نمبر ۲ گجرات، سرگودھا اور جھنگ کے اضلاع پر مشتمل ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۹۷۰ء میں سابقہ مارشل لا حکومت نے کاشتکاروں کے احتجاج اور ان کی کمزور مالی حالت کے پیش نظر مذکورہ علاقہ میں دوگنی شرح پر آبیانہ کی وصولی بند کر دی اور اس کی بجائے کسانوں کو سابقہ شرح کے مطابق آبیانہ ادا کرنے کی اجازت دے دی -

(ج) کیا حکومت سکارپ نمبر ۲ میں انے والے مالکان اراضی سے دوہری شرح پر ابیانہ وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی (چودھری محمد انور سمہ)

(الف) ہاں -

(ب) ہاں - سابقہ مارشل لاء حکومت نے سکیم ہائے بھالیہ - بوسال اور سوہاوہ اندروں سکارپ نمبر ۲ کے رقبہ جات پر دگنی شرح پر آبیانہ کی تشخیص تا فیصلہ پراونشل گورنمنٹ مبنی بر سفارشات سب کمیٹی مقرر کردہ از محکمہ لینڈ اینڈ ڈویلپمنٹ ملتوی کر دی تھی -

(ج) ہاں - وزراء کی کونسل نے اپنے اجلاس منعقدہ اندروں اسمبلی چیمبرز بتاریخ ۱۰ مئی بوقت ساڑھے دس بجے صبح بھالیہ بوسال اور دیگر سکیم ہائے سکارپ نمبر ۲ کے رقبہ جات پر دگنی شرح سے آبیانہ کی دوبارہ وصولی شروع کرنے کا فیصلہ فرمایا تھا تاہم معاملہ ایڈ وائنزری کمیٹی جس میں سکارپ ہائے کے متعلقہ ممبران پراونشل اسمبلی بھی شامل ہیں کو فوری غور کے لئے سپرد کر دیا ہے -

---

قادر آباد رسول نہر کے غربی کنارے پر واقع رقبہ اراضی کے بنجر ہو جانے کے خطرہ کو دور کرنا

***۵۳۲ - چودھری امان اللہ لک**—کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ رسول قادر آباد لنک نہر ضلع گجرات میں سے گذرتی ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پچھلے تین ماہ سے مذکورہ نہر میں بہت زیادہ مقدار میں پانی چھوڑا گیا ہے جو تیزی سے اس کے کناروں کو بہائے جا رہا ہے اور رونڈ خانوں سے قادر آباد ہیڈ تک نہر کے متوازی جانے والی پختہ سڑک کو بھی مذکورہ نہر سے نقصان کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے اگر ایسا ہے تو کیا حکومت نے اس سلسلہ میں احتیاطی اقدامات کئے ہیں -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ نہر کے مغربی کنارے سے ملحقہ علاقہ سیم کی وجہ سے بنجر ہوتا جا رہا ہے ، اگر ایسا ہو تو حکومت نے مذکورہ اراضی کو ناقابل کاشت ہونے سے بچانے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) : (الف) جی ہاں ۔ رسول قادر آباد رابطہ نہر ضلع گجرات سے گذرتی ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ نہر کی پٹڑی اور پختہ سڑک کے تحفظ کے لئے پتھروں کی چنائی اور کلہ پشنگ کی جائے ۔ اس کام کے لئے دوران سال رواں قادر آباد رسول رابطہ نہر کی بندی کا انتظار کیا جا رہا ہے ۔ اس کام کی اجازت افسران مجاز پہلے ہی دے چکے ہیں ۔

(ج) سیم بالکل معمولی ہے اور اس سے بھی نجات حاصل کرنے کے لئے نکاسی نالیوں کا انتظام کیا جا رہا ہے ۔

اسلام قائم ٹیوب ویل سکیم نمبر ۲ کے تحت پانی کی فراہمی

***۵۵۶ - چودھری شبیر حسین چیمہ**—کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور کے زمینداروں کو ایک متفقہ طور پر کئے گئے انتظام کے تحت اسلام قائم ٹیوب ویل سکیم نمبر ۲ کے تحت دو کیوسک پانی مہیا کیا جانا تھا ۔ اگر یہ درست ہے تو آیا اس معاہدہ کے مطابق پانی مہیا کیا گیا ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) — اسلام قائم ٹیوب ویل سکیم نمبر ۲ میں ۱۶ ٹیوب ویل ہیں اور اس کا کل رقبہ ۶۴۰۰ ایکڑ ہے ۔ اس سکیم میں اوسط ڈسچارج فی ٹیوب ویل ۲ کیوسک ہے یہ ٹیوب ویل ۶۸-۱۹۶۷ میں لگائے گئے تھے۔

یہ تخمینہ لگایا گیا تھا کہ اس سکیم میں ٹیوب ویلوں کا پانی ۲۰۰ ایکڑ کے لیے ایک کیوسک مہیا کیا جائیگا ۔

اس سکیم میں ابھی تک کوئی ٹیوب ویل نہیں چلایا جا سکا اس کی وجہ یہ ہے کہ واپڈا والوں نے ابھی تک بجلی کی لائنیں نہیں

بھائیں - ۳.۵۷ لاکھ روپے اگلے سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام A. D. P. میں واپڈا کو لائینوں کی قیمتوں کی ادائیگی کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔

ان ٹیوب ویلوں کی تنصیب سے قبل علاقہ کے زمینداروں سے اس امر کی رضامندی لے لی گئی تھی کہ وہ ٹیوب ویل کا پانی لینے کو تیار ہیں اور جو بھی پمپنگ لیوی (pumping levy) محکمہ انہار لگائے گا وہ اس کی ادائیگی کرنے کو تیار ہوں گے۔

نمبرداری کے نظام کی تنسیخ

*۵۷۱ - ملک خان محمد کھوکھر—کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ برطانیہ نے اپنے سامراجی اور نوآبادیاتی عزائم حاصل کرنے کے لئے نمبرداری نظام رائج کیا اور متمول گھرانوں پر مبنی ذیل گروپ تشکیل دیا تاکہ انتظام چلانے میں ان کی مدد کریں۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ نمبرداروں نے مالیہ اراضی کی رقم میں سے بہت زیادہ کمشن حاصل کیا اور کافی زیادہ ذاتی جائداد کے بھی مالک ہیں اگر ایسا ہو تو نوآبادیاتی روایت کے مطابق ان کو 12½ ایکڑ اراضی بطور تحفہ دینے کی کیا وجوہ ہیں۔

(ج) کیا حکومت نمبرداروں سے تحفہ میں دی جانے والی مذکورہ زمین کو واپس لے کر اسے ایسے زمین نہ رکھنے والے کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو ان کے مزارعین ہیں اور حکومت نے اس غیر ملکی نوآبادی نظام کے آثار ختم کرنے کے لئے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) — محکمہ مال اور محکمہ آباد کاری دونوں کا اس سوال سے تعلق ہے اور اسمبلی کے اس سوال کا ایک مشترکہ جواب دینا پڑے گا ضروری معلومات اکٹھی کرنے کے لئے کوشش کی جا رہی ہیں اور جوں ہی وہ دستیاب ہو گئیں ایوان کو مہیا کر دی جائینگی۔

سلیمانکی ہیڈ ورکس کی انہار سے بہاولپور ڈویژن کے حصہ رسدی میں اضافہ

*۵۷۹۔میاں منظور احمد وہل — کیا وزیر آبپاشی اور قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔

(الف) سلیمانکی ہیڈ ورکس کینال سے آبپاشی کے لئے پانی سابق ریاست بہاولپور اور صوبہ پنجاب کے مابین (اول) ون یونٹ سے قبل کس تناسب سے تقسیم ہوتا تھا اور (دوم) اس وقت کس تناسب سے تقسیم ہو رہا ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بہاولپور ڈویژن میں زیر زمین پانی کھاری ہے اگر ایسا ہے تو حکومت بہاول پور ڈویژن کے لئے مذکورہ نہر سے آبپاشی کے پانی کی مقدار میں اضافہ کر کے اس علاقہ کو مستقل قحط سے بچانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) (الف) سلیمانکی انہار کے پانی کی تقسیم کے تناسب میں وحدت مغربی پاکستان کی تشکیل سے پہلے اور بعد میں کوئی فرق نہیں پڑا ۔ یہ تناسب مندرجہ ذیل گوشوارہ کے مطابق شروع سے لے کر اب تک وہی ہے —

(اول) خریف ۔

پاک پتن نہر	۴۴ فیصد
مشرقی صادقیہ نہر	۳۲ فیصد
فورڈ واہ نہر	۲۳ فیصد

(دوم) ربیع —

پاک پتن نہر	۶۴ فیصد
مشرقی صادقید نہر	۵۶ فیصد

عام طور پر غیر دوامی نہار کے علاقوں میں زیر زمین پانی میٹھا اور دوامی انہار کے علاقوں میں نمکین ہوتا ہے ۔ مختلف انہار میں پانی کی خصوصیات کے پیش نظر تبدیلی ہوتی رہتی ہے ۔

سابق ریاست بہاولپور کے محکمہ آبپاشی کے افسروں کی مستقلی

*۵۸۷ - سید تابش الوری - کیا وزیر آبپاشی و برقیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۹۵۵ میں ون یونٹ کے قیام پر اس وقت کی حکومت پنجاب کے محکمہ آبپاشی کے درجہ اول کے ان افسروں کو بحیثیت ایگزیکیٹیو انجینئر کنفرم کر دیا گیا تھا جبکہ ریاست بہاولپور سے آئے ہوئے انکے ہم عہدہ افسروں کو کنفرم نہیں کیا گیا تھا حالانکہ وہ بیس سے پچیس سال تک ملازمت کر چکے تھے جسکی وجہ سے ان افسروں کی باہمی سینیارٹی پر مضر اثر پڑا ہے -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ وحدت کے بعد پنجاب کے افسروں کو حکومت پنجاب کے قواعد کے تحت کنفرم کیا گیا تھا جو کہ ون یونٹ کی انتظامیہ کے جاری کردہ سرکار کی صحیح خلاف ورزی تھی جبکہ سابق ریاست بہاولپور سے تعلق رکھنے والے افسروں کی مستقلی کے سلسلے میں نہ تو ریاست بہاولپور کے قواعد اور نہ ہی حکومت پنجاب کے قواعد اور نہ ہی وحدت کے قواعد لاگو کئے گئے جسکی وجہ سے ون یونٹ ٹوٹنے کے بعد بھی ایسے تمام افسروں کے کیس ابھی تک غیر فیصل شدہ ہیں

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ متذکرہ افسروں نے اپنی مستقلی کے بارے میں انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر جو درخواستیں دی ہیں ان پر ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۵ سے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی - جس سے ان کے کیسوں میں مزید تاخیر ہوئی ہے اسکے برعکس سابق پنجاب کے افسروں نے اس مقصد کے لئے جو درخواستیں دی تھیں ان پر باقاعدہ طور پر غور کیا گیا اور فیصلے دیے گئے اگر ایسا ہے تو حکومت اس معاملہ میں کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ سابق ریاست بہاولپور کے افسروں کا مستقبل ہونے سے بچایا جائے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سندھو) -

(الف) وحدت مغربی پاکستان کی تشکیل سے پہلے مختلف علاقوں کے چند مہتمم انہار مستقل تھے - صوبہ پنجاب سندھ اور سرحد کے کچھ متہتم انہار اپنے اپنے صوبوں کے قواعد و ضوابط کے مطابق مستقل کر دئے گئے تھے - سابق ریاست بہاول پور کے مہتمم انہار اس علاقے میں ملازمتوں کے واضح قواعد نہ ہونے کی وجہ سے مستقل نہیں کئے گئے تھے - تاہم ان افسران کی باھمی سنیارٹی متاثر نہیں ہوئی تھی - کیونکہ آپ کی سنیارٹی کا تعین انکی تاریخ تقرری سے کیا گیا تھا تاکہ انکی مستقلی کی تاریخ ہے -

(ب) پرانے قواعد و ضوابط کے مطابق انکی مستقلی صرف اس وقت تک کی گئی تھی جب تک کہ سابق صوبہ مغربی پاکستان کے درجہ اول کے جریدی افسران کی ملازمتوں کے قواعد و ضوابط مجریہ ۱۹۶۷ کے تحت پنجاب اور بہاولپور کے کسی افسر کی مستقلی نہیں کی گئی - یہ مسئلہ حکومت کے زیرغور ہے اور مستقل قریب میں ان مستقلیوں کے ہونیکی توقع ہے -

(ج) بارہ 'ب' مندرجہ بالا میں سوال کے اس حصہ کا جواب بھی شامل ہے -

---

ضلع شیخوپورہ میں اراضی کا انتقال وراثت

*۵۹۹ - مرزا طاہر بیگ - آیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ موضع ابوالخیر تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ کی کچھ اراضی جسکے کھیوٹ نمبر ۳۱،۱۱۴ اور ۱۳۰ ہیں اسے میاں عبدالرحیم ولد حاجی عمردین نے ۲۲ ستمبر ۱۹۴۴ء کو ایک صاحب سے خریدی تھی -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ میاں عبدالرحیم کی وفات کے بعد متذکرہ اراضی کا انتقال وراثت ۲۴ اگست ۱۹۶۲ء کو

محکمہ مال کے متعلقہ اہل کاروں نے اصل حقیقی وارثان کے بجائے نور محمد ولد پیربخش کے نام کر دیا ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) : (الف) یہ حقیقت ہے - کہ مسٹر عبدالرحیم ولد عمر دین نے سیف علی شاہ سے ⅛ حصہ آراضی واضع موضع ابوالخیر بروئی دستاویز رجسٹری شدہ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۴۴ء خرید کی اور اس کا انتقال ۲۴ اگست ۱۹۶۶ء کو ہوا -

(ب) وراثت مسٹر عبدالرحیم کا کوئی انتقال درج یا فیصلہ نہیں ہوا - تاہم اس کے نام سے آراضی انتقال نمبر ۲۶۰ متفقہ ۲۴ اگست ۱۹۶۲ء بر بنام مسٹر نور محمد تابع حکم عدالت مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۴۶ء منتقل ہوئی -

---

مالیہ آراضی آبیانہ وغیرہ کے سرکاری بقایاجات کی وصولی

*۹۰۹ - رانا کے اے - محمود خاں - کیا وزیر مال ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) مالیہ اراضی اور آبیانہ وغیرہ کے طور پر سرکاری واجبات کی ضلع وار کل کتنی رقم اب واجب الوصول ہے -

(ب) گزشتہ سال کے ضلع وار بقایاجات کیا تھے -

(ج) متروکہ بقایاجات کی وصولی کی خاطر حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں

(د) یا یہ امر واقعہ ہے کہ بقایاجات کی بہت بھاری رقوم زیادہ تر بڑے بڑے زمینداروں کے ذمے واجب الادا ہے - اگر ایسا ہے تو نادہندگان کی تعداد کتنی ہے - جن کی ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران گوشمالی کی گئی اور آج تک ان میں ہر ایک سے کتنی رقم وصول کی جا چکی ہے ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) - (الف و ب) ایک فہرست بقایا جات ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھی گئی ہے -

(ج) برائے وصولی بقایا جات سرکاری زیر قانون مالگزاری سخت اقدامات کئے جا رہے ہیں -

(د) یہ واضح نہیں ہے کہ معزز رکن اسمبلی کے لفظ ,,بڑے زمیندار،، سے کیا مراد ہے - لہذا جب تک اس امر کی پوری وضاحت نہیں ہوتی سوال کے اس حصہ کا جواب دینا فی الحال ممکن نہیں ہے -

STARRED ASSEMBLY QUESTION NO. 639

Serial No.	Name of district	(a) The district-wise total amount upto-date of arrears of Government dues on account of Land Revenue and Water Rate etc.	(b) Last year's Arrears district-wise.
1	2	3	4
1.	Rawalpindi	Nil	Nil
2.	Campbellpur	394	Do.
3.	Gujrat	18,647	Do.
4.	Jhelum	Nil	Do.
5.	Sargodha	54,58,912	20,44,502
6.	Mianwali	20,10,945	16,72,453
7.	Lyallpur	4,00,895	36,40,496
8.	Jhang.	20,53,758	7,75,838
9.	Sialkot	2,15,694	63,703
10.	Lahore	22,70,402	60,02,895
11.	Sheikupura	3,60,85,603	2,26,9[illegible],802
12.	Gujranwala	66,37,904	17,07,034
13.	Multan	10,495	12,98,733
14.	Sahiwal	3,97,712	1,21,674
15.	Muzaffargarh	6,21,088	3,70,898
16.	Dera Chazi Khan	3,33,334	2,48,885
17.	Bahawalpur	13,26,335	8,67,825
18.	Bahawalnagar	5,24,197	4,76,365
19.	Rahimyar Khan	22,89,355	10,73,401

ضلع ساہیوال میں بیدخل مزارعین کی بحالی

*۷۹۲ - خان محمد یار خان لاشاری - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

ضلع ساہیوال کے ایسے مزارعین کی تعداد کیا ہے - جنہوں نے اسی اراضی پر بحالی کیلئے درخواستیں دی ہیں جن سے انہیں بے دخل کیا گیا

تھا اور ان مزارعین کی تعداد کیا ہے جن کی درخواستیں منظور ہو چکی ہیں ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) - ضلع ساہیوال میں کل ۴۷۳ مزارعین نے اپنی اراضی کی بحالی کے بارہ میں درخواستیں گزاریں - ان سے ۴۴۷ کا اراضی پر قبضہ بحال کر دیا گیا -

---

صوبے میں دریائی رقبے

***۸۲۳ - خان امیر محمداللہ خان** - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) صوبے میں کتنے ایکڑ رقبہ دریائی ہے

(ب) جزو (الف) بالا میں بیان کردہ علاقہ میں سے کتنا رقبہ زیر کاشت ہے

(ج) آیا تین دریاوں کو بھارت کے حوالہ کئے جانے اور منگلا ڈیم اور نہروں کی تعمیر کے باعث نمی کم ہو جانے کی وجہ سے کچھ علاقے ناقابل کاشت ہو چکے ہیں -

اگر ایسا ہے تو حکومت نے اس قسم کے زرخیز علاقوں کو دوبارہ زیر کاشت لانے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مال - (چوہدری محمد انور سمہ) - متعلقہ مقامی دفاتر سے ضروری معلومات حاصل کی جارہی ہیں اور جونہی وہ وصول ہوئیں انہیں ایوان میں پیش کر دیا جائیگا -

---

تھل میں زمینوں کو پانی مہیا کرنا

***۸۹۰ - کیپٹن احمد نواز خان** - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تھل کے نہر سے آب پاشی ہونے والے علاقہ میں پانی کی سپلائی ۳۰فیصد سے ۴۰فیصد تک کم ہو گئی ہے -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ تھل چونکہ ریتلا علاقہ ہے - اسلیئے اسکی زمینوں کی آب پاشی کے لئے منجانب کے علاقوں کے مقابلے میں یہاں پانی کی دوگنی مقدار کی ضرورت ہے ؟

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے تھل کے کاشت کاروں کو پیش آنے والی تکالیف کو دور کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ زیادہ غلہ اگاؤ کی مہم کو تیز کیا جا سکے ؟

وزیر آبپاشی (چوہدری محمد انور سمہ) - (الف) جی نہیں - منظور شدہ سپلائی میں کوئی کمی نہیں کی گئی - تاہم دریا میں پانی کی کمی کی وجہ سے ۱۹۷۱-۷۲ء میں ۱۹۷۰-۷۱ کے مقابلے میں فراہمی آب نسبتاً کم رہی - کیونکہ امسال دریا میں پانی کا بہاؤ غیر معمول طور پر بہت ہی کم رہا -

(ب) نہ صرف تھل بلکہ تمام علاقوں میں پانی ضروریات کے مقابلے میں کم مہیا کیا جا رہا ہے - اس مقدار میں فی الحال کوئی اضافہ نہیں کیا جا رہا - کیونکہ دریاؤں میں موجود پانی اس کا متحمل نہیں ہو سکتا -

(ج) موجودہ مقدار آب میں اس وقت تک اضافہ نہیں کیا جاسکتا - جب تک دریائی آبی وسائل صورت بہتر نہیں ہو جاتی - اور اس منصوبے کو مزید پانی مہیا نہیں کیا جا سکتا -

---

علاقہ نشاط ضلع میانوالی میں ٹیوب ویلوں کی ہرگز آبپاشی

***۸۹۴ - کیپٹن احمد نواز خان** - کیا وزیر آب پاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ علاقہ نشاط تحصیل بھکر ضلع میانوالی کے کاشت کاروں سے ۱۹۶۹-۷۰ء اور ۱۹۷۰-۷۱ء کے دوران سرکاری ٹیوب ویلوں کا کتنا آبیانہ ہوئی جانے والی فصل کے اعتبار سے وصول کیا - نیز بعد میں مذکورہ آبیانہ میں اضافہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر آبپاشی - (چودھری محمد انور سمہ) - بموجب نوٹیفکیشن نمبری SO (Rev) ۲-۶۷۷ مورخہ ۱۶-۸-۱۹۶۷ فصل ربیعہ ۶۶-۱۹۶۵ سے جملہ اجناس بشرح مبلغ ۲۲۵۵۷ روپے فی ایکڑ پختہ تشخیص کی جاتی ہیں - اس کے بعد آبیانہ میں کوئی بیشی نہیں کی گئی -

تحصیل بھکر کے نشیبی علاقہ میں زمین

*۸۹۳ - کیپٹن احمد نواز خان - کیا وزیر آب پاشی و برقی قوت از راہ کرم بیان فرمائیں گے ؟

(الف) تحصیل بھکر ضلع میانوالی کے نشیبی علاقے میں زیر کاشت زمین کا کل کتنا رقبہ ہے -

(ب) اس علاقہ میں حکومت کے کل کتنے ٹیوب ویل نصب ہیں اور ان سے کتنے ایکڑ اراضی آب پاشی ہوتی ہے اور بقایا زمین کو آب پاشی کے لئے پانی مہیا نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت - (چودھری محمد انور سمہ) -

(الف) تقریبا ایک لاکھ اکتیس ہزار ایکڑ -

(ب) (i) تحصیل بھکر میں سرکاری ٹیوب ویلوں کی کل تعداد ۹۹ ہے -

(ii) کل رقبہ جس کے لئے ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں ۵۷،۶۰۰ ایکڑ

(iii) موجودہ زیر کاشت رقبہ ۱۳،۷۳۰ ایکڑ

(iv) باقی ماندہ رقبہ کے لئے پانی مہیا نہ کرنے کی وجہ یہ ہے - کہ میانوالی ٹیوب ویل ایریگیشن پراجیکٹ اپنے پہلے دور میں کچھا علاقہ کے صرف ایک حصہ کے لئے بنایا گیا ہے چونکہ زمیندار حضرات نے موجودہ پراجیکٹ سے ہی پورا پورا استفادہ نہیں کیا - اس لئے فی الحال باقی ماندہ علاقہ میں ٹیوب ویل نصب کرنا ضیاع ہوگا -

---

یونین کونسل بختیاری ضلع بہاولپور کے علاقہ سے وصولی آبیانہ کی

*۸۹۴ - علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا وزیر آب پاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ یونین کونسل بختیاری، تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور کے علاقہ میں آبیانہ وصول کیا جا رہا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو متذکرہ علاقہ سے آبیانہ کب سے وصول کیا جا رہا ہے -

(ج) آیا یہ امر واقع ہے کہ اس علاقہ میں نہری پانی کا ایک قطرہ تک مہیا نہیں کیا جاتا اور نہ ہی آب پاشی کی کوئی دوسری سہولتیں موجود ہیں - اگر ایسا ہی ہے تو آبیانہ عائد کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت - (چودھری محمد انور سمہ) ہاں اس رقبہ پر آبیانہ تشخیص کیا جاتا ہے - جو نہری پانی سے آبپاش ہو -

(ب) پنجند نہر سے سیراب شدہ رقبہ پر ۱۹۴۰ سے اور عباسیہ نہر سے سیراب شدہ رقبہ پر ۱۹۰۲ سے آبیانہ تشخیص کیا جا رہا ہے -

(ج) نہیں - رقبہ اپنے حق کے مطابق پانی نہر حاصل کر رہا ہے - اور صرف رقبہ آبپاش شدہ پر آبیانہ تشخیص کیا جاتا ہے -

---

*۹۰۸ - **مسٹر ناصر علی خان بلوچ** - کیا وزیر آبپاشی اور قوت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کھال نمبر ۳۵۰۰۰ - اہل جو راجباہ لڑک ونڈ سے نکلتا ہے اور کوٹ رادھا کرشن کی میونسپل حدود میں سے گزرتا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو آیا یہ امر واقعہ ہے - کہ کوٹ رادھا کرشن میں ڈیسنٹ کالج کے قریب میر صاحب روڈ پر نئی آبادی ایک سے زیادہ مرتبہ متذکرہ کھال میں شگاف پڑنے کی وجہ سے زیر آب آچکی ہے - اور اس آبادی کے باشندوں کیلئے بہت تکلیف کا باعث ہے -

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا یہ امر واقعہ کہ متذکرہ آبادی کے باشندوں نے کئی مرتبہ محکمہ آبپاشی کے متعلقہ ایکس ای این کو درخواست کی ہے - کہ انہیں اس تکلیف سے نجات دلائی جائے - اگر ایسا ہے - تو اس بارے میں حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں - یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر کوئی اقدام نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ) -

(الف) جی ہاں -

(ب) محکمہ آبپاشی و برقیات میں کسی قسم کی کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی - مذکورہ واٹر کورس حکومت کی ملکیت نہیں ہے - اس لئے اس میں پڑنے والے شگاف کی رپورٹ بھی حکومت کو نہیں بھیجی جاتی ہے -

(ج) نئی آبادی کے اہالیان کی طرف اس قسم کا کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی ہے - تاہم سب ڈویژنل آفسیر محکمہ آبپاشی نے اپنے طور پر مذکورہ کھال کا معائنہ کیا ہے - اور مذکورہ آفسیر نے اسے غیر تسلی بخش نہیں پایا - مزید عرض ہے - کہ مذکورہ کھال کی دیکھ بھال محکمہ آبپاشی کی نہیں بلکہ اس کھال سے استفادہ کرنے والے زمینداروں کا فرض ہے -

---

تحصیل وہاڑی کو ضلع کا درجہ دینا

*۹۳۶ چودھری عبدالعزیز ڈوگر - آیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے - کہ ماضی میں متعدد بار اس امر کا اعلان کیا گیا ہے - کہ تحصیل وہاڑی کو ضلع بنا دیا جائے گا - اگر ایسا ہی تو اس تجویز پر اب تک عمل درآمد نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں - خاص طور پر جب کہ بہت سے ضلعی دفاتر وہاں ۱۹۵۸ء میں ہی منتقل کر دیے گئے تھے - اور کچھ افسروں کا بھی وہاں تقرر کیا گیا تھا -

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت تحصیل وہاڑی کو ضلع بنا دینے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مال (چوہدری محمد انور سمہ) - (الف) گورنمنٹ نے اگست ۱۹۶۰ء میں وہاڑی کو ضلع کا درجہ دینا اور ضلع سطح پر افسران کی تقرری کرنے کا فیصلہ کیا تھا - مگر ستمبر ۱۹۶۰ء میں ذیل کی وجوہات پر اس فیصلہ پر عمل درامد ملتوی کر دیا گیا -

(۱) بوجہ مالی مشکلات -

(۲) ہر تحصیل کو سب ڈویژن بنانے کا فیصلہ کیا گیا تھا ۔
(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے ۔

موضع کوٹ تکہ کے علاقے میں ٹیوب ویل کی تنصیب

*۹۴۱ سردار صغیر احمد ۔ آیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ تحصیل حافظ آباد میں سکارپ نمبر ۱ کے تحت آنے والے موضع کوٹ تکہ کے خاصے بڑے علاقے کو آب پاشی کرنے کے لئے محکمہ نے کوئی ٹیوب ویل نہیں لگایا ۔ اگر کاشتکاروں سے دوگنا آبیانہ وصول کیا جا رہا ہے ۔

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس بے انصافی کو ختم کرنے کے سلسلے میں کیا اقدامات کر رہی ہے اور آیا آج تک کاشتکاروں سے جو دوگنا آبیانہ وصول کیا جا چکا ہے ۔ اسے حکومت لوٹا دے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ) ۔

(الف) یہ غلط ہے کہ موضع کوٹ تکہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں بارہ ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں اور وہ تمام کے تمام کام کر رہے ہیں زمینداروں سے دوگنا آبیانہ گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر 65/SORev-72/2 مورخہ ۱-۱۲-۶۶ کے تحت وصول کیا جا رہا ہے ۔

(ب) چونکہ جزو (الف) کا جواب نفی میں ہے اس لئے وصول شدہ دوگنے آبیانے کی واپسی کا سوال ہی پیدا ہوتا ۔

تحصیل چنیوٹ کے موضع سید کھیوا کے سکارپ ایریا نمبر ۲ میں ٹیوب ویلوں کی تنصیب

*۹۴۲ سردار صغیر احمد - آیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ تحصیل چنیوٹ موضع سید کھیوا کے سکارپ ایریا نمبر دو میں نصب شدہ ٹیوب ویل گذشتہ ڈھائی سال سے خراب پڑا ہے

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو زمین داروں کی جانب سے متعدد بار شکایات کرنے اور عرضداشتیں پیش کرنے کے باوجود مذکورہ ٹیوب ویل کے مرمت نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اگرچہ مذکورہ ٹیوب ویل خراب ہونے کی وجہ سے پانی کی بہم رسانی نہ ہو سکی پھر بھی کاشتکاروں سے دوگنا آبیانہ وصول کیا گیا ہے -

(د) اگر محولہ بالا (الف) اور (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ ٹیوب ویل کی مرمت کروا دینے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہی ہو تو کب اور آیا حکومت کاشتکاروں سے پہلے سے ہی وصول شدہ دوگنا آبیانہ لوٹا دینے پر تیار ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ) -

(الف) جی ہاں کیا ٹیوب ویل سکیم کا ٹیوب ویل نمبر ٦٦ ستمبر ۱۹٦۸ء سے بیکار پڑا ہوا ہے کیونکہ اس کا بور خراب ہو گیا ہوا ہے -

(ب) سکارپ نمبر II کے خراب بور والے ٹیوب ویلوں کی دوبارہ بورنگ کی سکیم کی منظوری دسمبر ۱۹۷۱ء میں ملی رقم ملنے پر انہیں دونوں میں دوبارہ بورنگ کا کام شروع کر دیا گیا امید ہے کہ تین اور دو کیوسک کے دو نئے ٹیوب ویل جو کہ پانچ کیوسک کے موجودہ خراب ٹیوب ویل نمبر ٦٦ کے بدل کے طور پر لگائے گئے ہیں - بہت جلد کام شروع کر دیں گے -

(ج) جہاں تک اس ٹیوب ویل کا تعلق ہے ہائی کورٹ کے حکم کے تحت اس ٹیوب کا دوگنا آبیانہ وصول نہیں کیا گیا -

(د) جی ہاں ، جیسا کہ جواب (ب) میں بتایا گیا ہے کہ کام شروع ہو چکا ہے اور دو نئے ٹیوب ویل نصب کر دئیے گئے ہیں - جواب (ج) کے پیش نظر آبیانہ کی واپسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

---

توشہ پیراج سے پانی کی بہم رسانی

۹۶۶* - سردار نصر اللہ خان دریشک - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) پچھلے سال تونسہ بیراج سے پانی کے کتنی مقدار مہیا کی گئی -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پانی کی بہمرسانی گذشتہ سال کم ہو گئی ہے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب)بالا کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت اس پسماندہ علاقہ کے باشندگان کو آبیانہ میں خاص رعائت دینے کا ارادہ رکھتی ہے -

وزیر آبپاشی و برقی قوت - (چودھری محمد انور سمہ) -

(الف) ۱۹۷۱-۷۲ء میں تونسہ بیراج سے ۳.۹۳ میلن ریکٹر فیٹ پانی سپلائی کیا گیا -

(ب) جی ہاں - گزشتہ سال فراہمی آب پچھلے سالوں کے مقابلے میں کم رہی - موازنہ کے لئے گوشوارہ مندرجہ ذیل ہے -

۱۹۶۹-۷۰ء	۴.۳۹ میلن ریکڑفیٹ
۱۹۷۰-۷۱ء	۴.۸۰ میلن ریکڑفیٹ
۱۹۷۱-۷۲ء	۳.۹۳ میلن ریکڑفیٹ

(ج) جی نہیں - آبیانہ پانی کی فراہمی کی کمی مقدار پر نہیں - بلکہ پختہ فصلی پر تشخیص کیا ہے -

---

ضلع ڈیرہ غازی خان کو نہر کے پانی کی بہمرسانی

***۹۶۷ - سردار نصر اللہ خان دریشک** - کیا وزیر آب پاشی و برقی قوت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے ۱۹۴۰ء سے پیشتر ڈیرہ غازی خان کو نہری پانی کی بہمرسانی ۹ کیوسک برائے فی ہزار ایکڑ کے حساب سے کی گئی تھی -

(ب) کیا امر واقعہ ہے کہ ۱۹۴۰ء کے بعد مذکورہ پانی کی سپلائی ۱'۰۰۰ ایکڑ کے لئے ۶۳۶ تک کم کر دی گئی -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے باشندگان کو حکومت نے یقین دہانی کروائی تھی کہ اس مذکورہ کمی کر کے بچایا ہوا پانی مزید ۲۳۶،۰۰۰ ایکڑ زمین کو قابل کاشت بنانے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے اس سلسلے میں میں اب تک کیا اقدامات کئے ہیں یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ)۔
(الف) جی ہاں۔
(ب) جی ہاں۔
(ج) جی ہاں ۔ موجودہ توضیح آب پاشی (۴) چار لاکھ آٹھ ہزار ایکڑ رقبہ میں ہوگی۔
(د) سکیم نیشنل اکنامک کونسل کی ایگزکٹو کمیٹی کے پاس منظوری کے آخری مراحل میں ہے۔

ضلع مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان کو آبپاشی کے پانی کی بہم رسانی

*۹۶۸ **سردار نصر اللہ خان درپشک**۔ کیا وزیر آب پاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ کی بالترتیب ۵ لاکھ ایکڑ ہے اور اونے چار لاکھ ایکڑ اراضی کو ۱۹۵۵ سے لے کر تونسہ بیراج کے مکمل ہونے تک دریائے سندھ سے پانی ملتا رہا ہے۔

(ب) کیا یہ امر واقع ہے کہ تونسہ بیراج کی تکمیل کے بعد دونوں اضلاع کے لئے پانی کی سپلائی یکساں کر دی گئی ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ڈیرہ غازی خان کو اس کا جائز حصہ نہ دینے کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی و قوت برقی (چودھری محمد انور سمہ) -

(الف) سوال میں دئیے گئے اعداد و شمار درست نہیں ہیں - ضلع مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان بیراج کی تعمیر سے پہلے سیراب ہونے والے رقبوں کے تناسب میں بیراج کی تعمیر کے بعد کوئی فرق نہیں پڑا - در اصل ضلع مظفر گڑھ میں نہری پانی سے سیراب ہونے والا علاقہ ڈیرہ غازی خان میں سیراب ہونے والے علاقے سے قدرے زیادہ ہے -

(ب) جی ہاں - کیونکہ اس منصوبے سے زیر آب آنے والے دونوں ضلعوں کے رقبے تقریباً برابر ہیں داخل برانچ (ڈیرہ غازی خان) کی تعمیر سے اس ضلع میں سیراب ہونے والا کچھ رقبہ دریائے سندھ سے سیراب ہونے والے ضلع مظفر گڑھ کے رقبے سے کچھ زیادہ ہوگیا ہے -

(ج) چونکہ ضلع ڈیرہ غازی خان کی نہروں کو حصہ رسدی پانی فراہم کیا جا رہا ہے - اس لئے اس سوال کے جواب کی ضرورت نہیں ہے -

---

تونسہ ہیڈ ورکس کی تہ سے ریت و مٹی وغیرہ نکالنا

۹۶۹ - سردار نصر اللہ خان دریشک - کیا وزیر آب پاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تونسہ ہیڈ ورکس تین سال سے مٹی اور ریت سے اٹا ہوا ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت مذکورہ ہیڈ ورکس کو ریت و مٹی سے صاف کرنے کے لئے ۳۰ لاکھ روپے صرف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت ان نا اہل انجنیروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - جن کی نا اہلیت کی وجہ سے حکومت اور عوام کے لئے لاتعداد مسائل پیدا ہو گئے ہیں -

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اندازاً کس تاریخ تک ریت و مٹی نکالنے کے کام کو شروع کرنے اور مستقل انسدادی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آب پاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ) -

(الف) جی نہیں - یہ صحیح نہیں ہے - بیراج کے کچھ حصہ میں اوپر کی جانب بھل کا جمع ہونا ایک قدرتی امر ہے - کیوں کہ دریا کا پانی روک کر نہروں میں دیا جاتا ہے - اور اس بھل کا کچھ حصہ سردیوں میں پانی کے ساتھ بہہ جاتا ہے -

(ب) جی نہیں - یہ صحیح نہیں ہے - کوئی رقم بیراج کی بھل کی صفائی کے لئے مختص نہیں کی گئی ہے -

(ج) بھل کا بیراج پر جمع ہو جانا ایک قدرتی امر ہے - اور یہ کسی انجنیئر کی کوتاہی یا بے احتیاطی کا نتیجہ نہیں ہے -

(د) بیراج کی بھل کی صفائی کے لئے کوئی تجویز نہیں ہے - دریا کے بہاؤ کو بہتر بنانے اور نہروں میں مناسبتاً بھل کے بغیر صاف پانی کی سپلائی کے لئے ضروری صحیح اقدام کئے گئے ہیں -

---

روہی نالے تعمیر کرنے کے لئے حاصل کردہ زمین

*۱۰۵۵ راؤ ذوالقدر علی خان - کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے آٹھ یا دس سال پیشتر محکمہ آبپاشی نے روہی نالے تعمیر کرنے کے لئے مالکان اراضی سے زمین حاصل کی اور متذکرہ عرصہ کے دوران اس طرح حاصل کردہ زمین پر کافی تعداد میں نالے تعمیر کئے ہیں - لیکن ابھی تک متذکرہ مالکان اراضی کو کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا گیا -

(ب) اگر جز (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ایسے تعمیر شدہ روہی نالوں راجباہوں اور انہار کی ضلع وار تعداد کیا ہے اور ان کے تحت کل کتنا رقبہ ہے - نیز ان مالکان اراضی کی تعداد کیا ہے جنکی زمین اس مقصد کے لئے حاصل کی گئی ؟

وزیر آبپاشی برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ)۔
(الف) ہاں جناب۔ یہ امر فی الحقیقت ہے یہ محکمہ آبپاشی نے مالکان اراضی سے روہی نالہ کا رخ موڑ کر فیروز اور ہیڈ ورکس کے قریب دریائے ستلج میں گرانے کے لئے ۱۲ سال قبل زمین حاصل کی اور ابھی تک معاوضہ مالکان کو ادا نہیں کیا گیا۔

(ب) روہی نالہ تحصیل قصور ضلع لاہور میں واقع ہے اور کوئی واجباہ یا روہی نالہ سے نہیں نکلتی۔ رقبہ تعدادی تقریباً ۱۲۰۶ ایکڑ اس مقصد کیلئے استعمال میں لایا گیا ہے جو مندرجہ ذیل دیہات سے متعلق ہے۔

۱۔ شیخ پور ناو	--	۱۶-۸۶ ایکڑ
۲۔ نتھو والہ	--	۴۲-۸۰ ایکڑ
۳۔ قیصر گڑھ	--	۱۶-۹۸ ایکڑ
۴۔ پتو کہنہ	--	۷۱-۸۷ ایکڑ
۵۔ روہی وال	--	۲۵-۸۰ ایکڑ
۶۔ ککھر	--	۱۷-۷۳ ایکڑ
۷۔ لدھے کی	--	۴-۹۰ ایکڑ

مالکان اراضی جنکی زمین اس مقصد کیلئے حاصل کی گئی کی تعداد ۲۴۶ ہے۔

روہی نالوں، راجباہوں اور انہار کی تعمیر کے لئے حاصل کردہ زمین کی زر خرید پر محکمہ آبپاشی کی جانب سے سود کی ادائیگی۔

***۱۰۵۶ راو مراتب علی خان** ۔کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے روہی نالوں، راجباہوں اور انہار کی تعمیر کے لئے حاصل کردہ زمین کی زر خرید پر محکمہ آبپاشی کی جانب سے ادا کیا گیا سود عموماً زر خرید سے متجاوز ہو جاتا ہے۔

(ب) اگر جز (الف) بالا کا جواب اثبات میں جو ہو تو ایسے روہی نالوں ، راجباہوں اور انہار کی ضلع وار تعداد کیا ہے - جن کے لئے حاصل کردہ زمین کے سلسلے میں ادا کیا گیا سود اس مقصد کے لئے حاصل کردہ اراضی کی زر خرید سے متجاوز ہے -

(ج) اتنی بڑی رقم بطور سود ادا کرنے کے لئے کون شخص یا اشخاص ذمہ دار ہیں اور حکومت نے ایسی بے قاعدگیوں کو روکنے لئے کیا اقدام کئے ہیں یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت (چودھری محمد انور سمہ)—

(الف) ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا -

(ب) ایسے معاملات کی فہرست لف ہے -

(ج) سود کی ادائیگی کی ذمہ داری کسی پر عائد نہیں کی جا سکتی - کیونکہ زمین حاصل کرنے کا موجودہ طریقہ کار بہت پیچیدہ ہے - اور کاغذات کی تکمیل میں بہت وقت صرف ہوتا ہے - علاوہ زیں زمین کی پوری قیمت ادا کرنے کیلیے کافی رقم بھی میسر نہیں ہوتی - جسکی وجہ سے سود جمع ہو جاتا ہے - حکومت اس پیچیدہ اور طول طریقہ کار کو آسان بنانے کے متعلق سنجیدگی سے غور کر رہی ہے تاکہ رقم کی ادائیگی میں کم سے کم وقت صرف ہو -

STATEMENT SHOWING THE ORIGINAL COST AND INTEREST CHARGES FOR THE LAND ACQUIRED IN KASUR DIVISION

Serial No.	Description of case	District	Original Cost	Interest Charges	Total Amount	REMARKS
			Rs.	Rs.	Rs.	
1	Land to be acquired of Bhularian Minor taking off R.D. 56000 Attari Disty :	Lahore	2,213	2,716	3,929	Not yet deposited with Collector concerned due to non-availability of funds.
2	Land to be acquired for diversion Channel for Kul Disty : R.D. 6880-7250.	Lahore	41	43	84	Ditto.
3	Acquisition of land for diversion of Lower Ganji Minor of Baker Ke Disty : R.D. 4000-12950.	Lahore	13,322	17,408	30,730	Deposited in full.
4	Acquisition of land for diversion of L. G. Disty: R. D. 41573 to 57700.	Sahiwal	35,852	36,409	72,261	Rs. 51,000 deposited.
5	Acquisition of land for diversion of DLP Canal RD 93280/135694.	Lahore	1,28,496	2,62,062	3,90,558	Rs. 2,50,000 paid.

آبیانے میں چھوٹ

*۱۰۷۲ - سید محمد راضی شاہ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا حویلی کینال سرکل کے اصلاح آراضی کے تحت آنے والے علاقوں میں فصل خریف ۱۹۷۱ء کے دوران ۱۰ ستمبر سے قبل پٹ سن کی جو فصل بطور سبز کھاد بوئی اور دبائی گئی تھی اس پر آبیانے میں کوئی چھوٹ نہیں دی گئی -

(ب) آیا کسانوں نے چھوٹ لینے کے لئے بروقت درخواستیں دی تھیں اور محکمہ اصلاح اراضی کے فیلڈ سٹاف نے بھی موقع ملاحظہ کرکے اس حقیقت کی تصدیق کر دی تھی -

(ج) آیا صوبے میں دوسرے تمام نہری سرکلوں میں اس نوعیت کی چھوٹ از روئے قواعد محکمہ آبپاشی کے مقامی حکام ہمیشہ دیتے رہے ہیں - اگر ایسا ہے تو حویلی سرکل ملتان ڈویژن کے کسانوں کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت - (چودھری محمد انور سمہ)

(الف) دوران خریف ۱۹۷۱ء ۸۸.۳۱ ایکڑ ایسے رقبہ زیر ریکلیمشن کو جس میں جنتر کاشت کیا گیا تھا اور ستمبر سے قبل بطور سبز کھاد دیا گیا تھا - اور دیگر شرائط ریکلیمشن مثلاً رٹ بندی - آبپاشی وغیرہ پر بوقت بطور پر عمل کیا گیا تھا - معافی آبپاشی و مالیہ دی گئی تھی -

(ب) بموجب فوائد مروجہ جنتر بطور سبز کھاد کی معافی آبیانہ و مالیہ کیلئے کاشتکاران کو درخواست دینے کی پابندی نہیں ہے - بلکہ یہ عملہ ریکلیمشن کے فرائض میں داخل ہے - کہ وہ ہر ایسے کھیت کا معائنہ کریں اور معافی آبیانہ و مالیہ کی سفارش کریں -

(ج) حویلی سرکل کے کاشتکاران کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا گیا -

حویلی کینال سرکل ملتان ڈویژن میں پٹ سن کی کاشت پر پابندی

*۱۰۷۳ - سید محمد راضی شاہ۔ کیا وزیر آبپاشی و قوت برقی از را کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا اصلاح اراضی کے ماہرین کی حالیہ تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پٹ سن اراضی کی اصلاح کرنے والی فصل نہیں رہی ہے - لہذا اراضی کی اصلاح کی غرض سے اس فصل کی کاشت پر خصوصاً صرف حویلی کینال سرکل ملتان ڈویژن میں پابندی عائد کر دی جانی چاہئیے -

(ب) آیا محکمہ آبپاشی کے مقامی حکام نے حال ہی میں اصلاح اراضی کے تحت آنے والے علاقوں میں پٹ سن کاشت نہ کرنے کے بارے میں ہدایات جاری کر دی ہیں اور اس علاقے کے کسانوں کو محکمہ اصلاح اراضی کے فیلڈ سٹاف نے تنبیہ کر دی ہے کہ وہ پٹ سن کاشت نہ کریں ورنہ ان پر تاوان لگا دیا جائیگا -

(ج) اگر جزوہائے (الف) اور (ب) بالا کے جوابات اثبات میں ہوں تو -

(i) تمام صوبے میں یکساں حکمت عملی پر عمل پیرا نہ ہونے کی وجوہ کیا ہیں -

(ii) صرف حویلی کینال سرکل کے علاقوں میں منظور شدہ طریقہ کار سے انحراف کرنے کی وجوہ کیا ہیں -

(د) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کا جواب نفی میں ہے تو جو کاشت کار قواعد کے مطابق پٹ سن کی فصل کو بطور مصلح آراضی کاشت کر چکے ہیں ان کو پریشان کرنے کی وجوہ کیا ہیں جب کہ ان کا اس میں کوئی قصور نہیں ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت - (چودھری محمد انور سمہ)

(الف) نہیں یہ درست نہیں ہے - جنتر ریکلیشن کی جنس ہے - اور کسی سرکل میں بھی اسکی کاشت منع نہیں ہے -

(ب) نہیں یہ درست نہیں ہے - ایسی کوئی ہدایات نہیں ہیں جنکی زد سے رقبہ زیر ریکلیشن میں جنتر کی کاشت منع کیگئی ہو - قائم مقامی افسران نے محسوس کیا کہ کاشتکاراں میں جنتر زیادہ کاشت کرنے کا خیال بڑھ رہا ہے - اسلئے تمام تر قومی مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے انہوں نے جنس چاول کی کاشت کو ترقی دینے اور جنتر کی کاشت کو کم کرنے کیلئے کاشتکاراں کو ہدایت کی کہ وہ لینڈ ریکلیمیشن آفیسر کی اجازت کے بغیر جنتر کاشت نہ کریں - جنتر کی کاشت پر تاوان لگانے کی ہدایات ہرگز جاری نہیں کی گئیں -

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

(د) کاشتکاراں کو ہراساں نہیں کیا گیا - کیونکہ جنتر کی جنس پر تاوان نہیں لگایا گیا - اور نہ ہی لگانے کا ارادہ ہے -

---

ملتان ڈویژن کو آبپاشی کرنے والی نہروں میں پانی کی ناکافی بہم رسانی

***۱۰۸۴ - سردار امجد حمید خان دستی** - آیا وزیر آبپاشی برقی قوت از راہ کرم بیان فرمائیں کہ کیا حکومت اس امر واقعہ سے آگاہ ہے کہ ملتان ڈویژن کو سیراب کرنے والی نہروں میں پانی کی انتہائی ناکافی بہم رسانی کی بنا پر صوبے میں کپاس کی پیداوار پچاس فیصد کم ہو گئی ہے - اور اس سے اس کی برآمد بھی اسی حد تک متاثر ہوئی ہے اگر اس عظیم نقصان سے ملک کو بچانے کے لئے کوئی مستقل انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی و برقی قوت - (چودری محمد انور سمہ)

جی نہیں یہ درست نہیں - ملتان ڈویژن میں دریائی آبی وسائل میں غیر معمولی کمی ہونے کی وجہ سے فراہمی آب میں مجموعی طور پر ۱۰ فی صد کمی ہوگئی ہے - اور یہ صورت حال جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے - محکمہ کے ورطہ اختیار سے باہر ہے - اس کے باوجود ۱۹۷۲ء کے بچائی کے دنوں

میں فراہمی آب معمول کے مطابق ہے اس لئے کپاس کی فصل میں اس بنا پر کسی کمی کا احتمال نہیں ہے -

---

اراکین اسمبلی کی رخصت

چودھری بشیر احمد

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست چودھری بشیر احمد صاحب - ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

بعارضہ بخار بیمار ہوں اس لئے آج کی رخصت منظور کی جائے -

مسٹر سپیکر — سوال یہ ہے !

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ سید حسین شاہ

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ سید ارشاد حسین شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

"Please grant leave to Makhdoomzada Syed Irshad Hussain Shah on 24,26,27,28 o 31st July due to bad health."

مسٹر سپیکر — سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

سید نوازش علی شاہ

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست سید نوازش علی شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

"I had to attend the Assembly Session but unfortunately on my way to Lahore I got fever and therefore, am unable to attend. My absence, may therefore, please be considered leave to attend on account of sickness."

مسٹر سپیکر — سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے ؛

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ سید حسن محمود

سیکرٹری اسمبلی — مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

I am not feeling well today. Therefore I am unable to attend the session today, the 26th of July, 1972, and request that I may please be allowed leave.

مسٹر سپیکر — سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے

(تحریک منظور کردی جائے)

مسٹر سپیکر — کل میں نے قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۷۸ کے متعلق ایک رولنگ دی تھی - کچھ آنریبل ممبران کی طرف سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا تھا کہ میں تحریری طور پر اپنی رولنگ دوں - اب میں اپنی رولنگ ایوان میں پڑھتا ہوں -

RULING IN REGARD TO A MOTION FOR REFERENCE OF A BILL TO A SELECT COMMITTIEE.

Yesterday an objection was taken by Mr. Tabish Alwari that the motion made by Mr. Shaukat Mahmood for reference of the Punjab Dowry and Marriage Gifts (Restrictions) Bill, 1972, to a Select Committee, was not in order. The objection was over-ruled by me and I had promised to give detailed reasons for my said decision.

Reference was made to clause (a) of sub-rule (2) of Rule 78 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1972 and it was argued that the words "by a date to be specified in the motion" apply to both the parts of said clause (a). Sub-rule (2) (a) runs as under :—

> "(a) if the member-in-charge moves that his Bill be taken into consideration, any member may move an amendment that the Bill be referred to a Select Committee or be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by a date to be specified in the motion ;"

As a matter of fact, a thorough reading of clause (a) of sub-rule (2) in itself makes it clear that the words "by a date to be specified in the motion" are not applicable to both the propositions mentioned in clause (a) of sub-rule (2). Clause (a) has got two parts one, relating to the reference of a Bill to a Select Committee

and the other relating to the circulation of a Bill for eliciting opinion thereon. The two parts are different in nature from each other and are separated by the word "or" occurring between the words "Select Committee" and "be circulated". When the word "or" occurs between two propositions, the one proposition mentioned before the word "or" excludes the proposition mentioned after the word "or" and vice versa. Anyhow, if the two parts of sub-rule (2) (a) are separated, the same will read as under ;

> "(1) if the member-in-charge moves that his Bill be taken into consideration, any member may move an amendment that the bill be referred to a Select Committee".
>
> "(2) if the member-in-charge moves that his Bill be taken into consideration, any member may move an amendment that the Bill be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by a date to be specified in the motion."

As such the words "by a date to be specified in the motion" can only be linked with the second part of sub-rule (2)(a) and not with the first part of sub-rule (2) (a). To make it more clear, if these words are added to the first part, it will read as under :—

> "If the member-in-charge move that his Bill be taken into consideration, any member may move an amendment that the Bill be referred to a Select Committee by a date to be specified in the motion."

Such linking of these words with the first part will make whole of part meaningless and absured in as much as it will then mean, if at all any meanings can be made out of it, that the Bill be referred to a Select Committee by such and such date i. e. that the Bill should remain pending till such and such date and then should go to a Select Committee. It will never mean that the Select Committee should report back by such and such date. Therefore, it is quite clear that the words "by a date to be specified in the mention" cannot be linked with the first part of sub-rule (2) (a).

The non-linking of the words "by a date to be specified in the motion" with the first part of sub-rule (2) (a) is purposeful. Under Rule 158 read with Rules 137 and 74 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1972, time for putting in a report by a Committee can be fixed by the Speaker and can be extended by the Assembly while there is no such provisions except in Rule 78 (2) (a), for fixing time for the submission of public opinion on a Bill referred for eliciting opinion thereon. As such fixation of time through a motion is

necessary for the Bill sought to be circulated for opinion thereon while there is no such necessity for fixing time for a report of the Select Committee.

Rule 158 clearly lays down that the rules pertaining to Standing Committees shall *mutatis mutandis* apply to all Committees. Rule 137 says that a report of a Committee shall be presented within the time fixed by the Speaker under Rule 74 or within thirty days from the date of making the reference. What it means is that the Speaker can fix time or presentation of the report of the Select Committee under rule 74 and the Assembly can extend the time under Rule 137. Therefore, under Rule 74 read with Rule 158, I direct that the Select Committee appointed in respect of the Punjab Dowry and Marriage Gifts (Restrictions) Bill, 1972 shall present its report by 31st October, 1972.

In view of the facts and law discussed in the foregoing paragraphs, I decide that it is not necessary to mention in a motion under Rule 78 (2) (a) that the Select Committee shall present its report by such and such date. The motion made by Mr. Shaukat Mahmood, was, therefore, in order.

سید قابش الوری - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - جناب وزیر قانون کی استدعا پر آپ نے ایک Ruling فرمائی ہے - میرا فرض ہے کہ میں اس کی وضاحت کر دوں - کیونکہ سوال میری طرف سے اٹھایا گیا تھا - میں سمجھتا ہوں کہ اس میں حوالہ آنا چاہئے - جناب والا - میں آپ کی توجہ قاعدہ نمبر ۱۳۶ کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اس میں کہا گیا ہے -

(1) After completing the consideration of a Bill, the Select Committee shall make a report on the Bill.

(2) Such report shall be made within the period specified by the Assembly.

جناب والا - میں آپ سے وضاحت چاہوں گا کہ اس کلاز کے تحت اسمبلی کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس بات کا تعین کرے اور منتخبہ کمیٹی کے لئے وقت مقرر کرے -

وزیر اعلیٰ - پوائنٹ آف آرڈر .....

سید قابش الوری - جناب والا - میں اس وقت پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں - آپ پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں اٹھا سکتے - میں قانونی نکتہ کی وضاحت چاہوں گا کیونکہ منتخبہ کمیٹی کے لئے یہ ضروری ہے کہ اسمبلی اس کے لئے وقت متعین کرے - یہ بتایا جائے کہ اس کلاز متعلقہ کلاز کا مقصد کیا ہو گا اور کیا اس کا تعلق قاعدہ ۱۰۸

سے نہیں ہے یا یہ کہ جو ۷۸ کی کلاز ہے وہ متعلقہ ہے اور اس سے متعلقہ ضابطہ کا تضاد تو نہیں ہو گا ؟

وزیر اعلیٰ - آپ کے رولنگ پر جناب والا کوئی بحث نہیں ہو سکتی -

Mr. Tabish Alwari : This is a separate point of order. A point of order cannot be raised on a point of order. Sir, I refer to Rule 146.

Mr Speaker : The Assembly did'nt, choose to exercise that authority, but it was not contained in that motion.

سید تابش الوری - جناب میں سمجھتا ہوں - کہ یہ ٹھیک ہے -

Mr. Speaker : It was not contained in the motion, that question is not before the House. If the House would so like it may fix the time.

مسئلہ استحقاق

نشان زدہ سوال نمبر ۱۳۶ کے جوابات میں تضاد

مسٹر سپیکر - اب ایک تحریک استحقاق ہے - مگر وزیر متعلقہ آج یہاں موجود نہیں ہیں - یہ چودھری امان اللہ لک صاحب کی طرف سے تحریک استحقاق ہے جس کے متعلق کل کہا گیا تھا کہ وزیر متعلقہ آج تشریف لائیں گے -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - میں اس کے متعلق یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ وزیر متعلق آج بھی اتفاق سے بیمار ہیں -

مسٹر سپیکر - چودھری صاحب آپ وہ تحریک استحقاق پڑھ دیں -

وزیر اعلیٰ - وہ انہوں نے پڑھ دی تھی -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - اگر مجھے اجازت ہو تو میں اس کی وضاحت کر دوں -

وزیر اعلیٰ - جیسے آپ مناسب خیال فرمائیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - اگر وزیر متعلقہ نہیں ہیں اور قائد ایوان اگر کسی دوسری تاریخ پر اس کو ملتوی کرانا چاہتے ہیں تو بیشک کرا لیں - لیکن چودھری امان اللہ صاحب

کو رولز کے اعتبار سے یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی پرولیج موشن پر کچھ فرما سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا تھا کہ میرا ایک سوال نمبر ۱۳۶ تھا وزیر موصوف کیطرف سے اس کے دو جوابات اس ایوان میں دئے گئے ہیں ۔ جو میرے پاس موجود ہیں ۔ جناب والا ۔ میں نے سوال کے ضمن (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ :۔

> ۱۹۷۲-۷۳ء میں صوبے میں گندم ، چاول ، کپاس ، گنے آلو ، مکئی ، جو اور توریا کی فی ایکڑ اوسط پیداوار کیا تھی ۔ نیز حکومت کے تخمینے کے مطابق کاشتکاروں نے فی ایکڑ کیا اخراجات برداشت کئے ۔

جناب والا ۔ وزیر موصوف نے فی ایکڑ اوسط پیداوار کے ساتھ فی ایکڑ پیداوار پر لاگت بھی بتائی تھی ۔

فصل	فی ایکڑ اوسط پیداوار	فی ایکڑ پیداوار پر لاگت	
		روپے	پیسے
گندم	- ۱۲۵۷۲	۳۷۹	۰۰
چاول	- ۱۰۵۰۶	۲۹۹	۱۰
کپاس	- ۱۰۵۰۰	۳۱۷	۹۹
گنا	- ۳۸۲۵۰۰	۷۰۶	۵۸

جناب والا ۔ جب یہ سوال ہاؤس میں پیش ہوا تو وزیر موصوف کو اس کے متعلق پریشانی لا حق ہوئی اور انہوں نے اس جواب سے انحراف فرماتے ہوئے اسی سوال کا جواب "فی ایکڑ پیداوار پر لاگت" میں دے دیا ۔

مسٹر سپیکر — سوال نمبر ۱۳۶ کا جواب جو چھپا ہوا ہے وہی پڑھا گیا تھا ۔

چودھری امان اللہ لک — جناب والا ۔ اس کا جواب ۷ جولائی کو دیا گیا تھا اور یہ جواب ایوان کی میز پر رکھا گیا تھا جس میں لکھا ہوا ہے ۔

> تمام اہم فصلوں کی فی ایکڑ پیداواری لاگت کا اندازہ لگانے کے لئے ڈائریکٹر زراعت پنجاب (لاہور) کے زیر نگرانی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے ۔

اس میں کہا گیا ہے کہ ۔

> ''اعداد و شمار جلد فراہم ہو جائیں گے'' ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اصل واقعات کو چھپانے کے لئے جو جواب دیا گیا ہے وہ غلط ہے اگر یہ غلط نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم جناب وزیر صاحب نے پہلا جواب غلط دیا ہے ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ پہلا جواب کن واقعات پر انحصار رکھتا تھا اور جو بعد میں دیا گیا ہے اس کے دینے کی کیا وجوہات ہیں ؟

مسٹر سپیکر — یہ بات تقریر سے پہلے ہو جانی چاہئے تھی ۔

چودھری امان اللہ لک — میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ جواب غلط دینے کے متعلق تحریک استحقاق تھی ایوان میں غلط جواب دیکر میرے ساتھ دھوکا اور غلط بیانی کی گئی ہے اور اس معزز ایوان کے ارکان کو مجروح کیا گیا ہے اور سیکرٹری صاحب نے جو اعداد و شمار وزیر صاحب کو دئے تھے تو ظاہر ہے کہ انہوں نے اس چیز کو بنظر غائر دیکھنے کی کوشش نہیں کی تھی ۔ اس طرح جناب والا ایوان کے وقار کو مجروح کیا گیا ہے اور جواب میں ابہام پیدا کر دیا گیا ہے جس سے یہ واضح ہے کہ وزیر صاحب اور ان کے محکمہ کی غیر ذمہ داری ۔ نا اہلی اور لا پرواہی اس میں شامل ہے ۔ اس کے بعد اس کی التوا ہوتی رہی تو میں جناب والا استدعا کرتا ہوں کہ باقاعدہ اس پر حسب ضابطہ تحقیقات فرمائیں ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا انہوں نے لفظ ''دھوکا'' استعمال کیا ہے ۔

Mr. Speaker : He is already speaking on the Privilege motion.

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ ان کو چاہئے کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔ انہوں نے ہماری پرولیج کو جھٹلایا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں آپ کے متعلق نہیں کہہ رہا ہوں ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ ''دھوکے'' کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے ۔ آپ نے ایک ممبر سے منسوب کرتے ہوئے لفظ ''دھوکہ'' استعمال کیا ہے ۔ غیر پارلیمانی زبان استعمال کی گئی ہے ۔ آپ اپنے الفاظ کو واپس لیں ۔

Mr. Speaker : Address the chair please.

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے ہی بات کر رہا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ فاضل ممبر نے یہ نہیں کہا کہ انہوں نے دھوکا کیا ہے بلکہ انہوں نے کہا ہے کہ میرے ساتھ دھوکا کیا گیا ہے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ تو دھوکا کس نے کیا ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ انہوں نے اپنے متعلق کہا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : It is not proper that three members stand at the same time.

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کو وساطت سے گذارش کروں گا چونکہ انہوں نے لفظ ''دھوکا'' استعمال کیا ہے ۔ خواہ ان کو دھوکا دیا گیا ۔ وہ یہ الفاظ واپس لیں کیونکہ یہ غیر پارلیمانی زبان ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ جناب والا ۔ اس پر میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں - یہ کوئی احسن طریقہ نہیں ہے - چوہدری امان اللہ لک صاحب - آپ نے اپنی تقریر میں کافی سخت قسم کے الفاظ استعمال کئے ہیں - چونکہ یہ ایک حوالہ کے طور پر کہا گیا ہے کہ ،،ان سے بھی دھوکا ہوا ہے،، تو وہ یہ الزام لگا رہے ہیں کہ اس ایوان کے ایک معزز ممبر جو کہ وزیر ہیں ان کی وجہ سے یہ ہوا ہے - میں چاہتا ہوں کہ اس قسم کے الفاظ یہاں استعمال کرنے میں احتیاط کی جائے - اس قسم کے الفاظ سے احتیاط . . . کرنا ہی مناسب ہے strict parliamentary sense میں بہت سے الفاظ استعمال کئے جا سکتے ہیں - لیکن اس سے تلخی بڑھنے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے - تو میں یہ چاہتا ہوں ،،دھوکا کیا گیا ہے،، یا ،،دھوکا دیا گیا ہے،، - ان الفاظ کو آپ واپس لیں -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں اس کا متبادل لفظ چاہتا ہوں - مجھے بتایا جائے کہ اس کا متبادل کونسا لفظ استعمال کروں -

مسٹر سپیکر - دھوکا دہی فراڈ کی sense میں ہے - ایک طرف illegal gain ہے اور دوسری طرف illegal deprivation ہوتی ہے - تو آپ بغیر یہ سمجھتے ہوئے کہ دھوکا دہی اور فراڈ کے معنی کیا ہیں - آپ ایسے الفاظ استعمال کر رہے ہیں -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں یہ عرض کرونگا کہ اگر میں نے کسی کو یہ کہا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے تو یہ شاید مناسب نہ ہو - لیکن یہ کہنا کہ انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے - یہ بالکل پارلیمانی آداب کے اندر ہے - میں یہ دھوکا کے الفاظ استعمال کرتا ہوں کہ غلط بیانی کرتے ہوئے وزیر متعلقہ نے یہ جواب مہیا کیا ہے -

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری - جناب والا - میرے خیال میں ان کا مطلب یہی ہے کہ وزراء صاحبان گول مول جواب دیتے ہیں - میں درخواست کرونگا کہ اس ایوان میں حقائق کو پوشیدہ نہ رکھا جائے - افسران متعلقہ کے ناجائز کاموں کو بے نقاب کیا جائے - حقائق کو چھپانے میں اس ایوان کی توہین ہے -

مسٹر سپیکر - میں نے کسی معزز ممبر کو اس بات سے منع نہیں کیا کہ وہ اپنی بات واضح طور پر بیان نہ کر سکے - آپ نے بہت سی عدالتوں میں دیکھا ہے -

Some body is deprived of something and then some body illegally gains out of it.

یہ ایک legal concept ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جس انداز جواب دیئے جا رہے ہیں اگر یہی انداز بیان رہا اور یہی انداز جواب دینے کے لئے اختیار کیا گیا جیسا کہ وزراء کی طرف سے کیا جا رہا ہے تو اگر اس کا نوٹس شدت سے نہ لیا گیا تو میں سمجھتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : Don't make general statement.

آپ اپنے آپ کو اسی سوال تک محدود رکھیں ۔ تمام وزراء کو اس میں شامل نہ کیا جائے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میرا عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اس کا شدت سے نوٹس لیا جائے اور یہ تحریک زیر بحث لائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ زیر بحث آ گئی ہے ۔ میں نے تو اس کی اجازت بھی دے دی ہے ۔ آپ پھر اسی چیز کو دھرا رہے ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اس کی اہمیت واضح کرنا چاہتا ہوں ۔ میرے سامنے ایک معمولی سا document ہے جس میں اعداد و شمار دیئے گئے ہیں ۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کی پردہ کشائی ضروری ہے ۔ اس حقیقت کو چھپانے کا ثبوت وزیر صاحب اور محکمہ کے اہلکاران کافی دے رہے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن ایک مختصر بیان جو کہ متعلقہ ہو دے سکتے ہیں ۔ یہ ہاؤس کا وقت ضائع کر رہے ہیں ۔ ان کا بیان ختم ہونا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے انہیں دو مرتبہ منع کیا ہے ۔ امان اللہ لک اگر آپ نے اس معاملے کے متعلق کچھ کہنا ہے تو کہیئے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب سپیکر ۔ انہوں نے جو امور پیش نظر رکھا وہ یہ ہے کہ تاریخ مذکورہ کو جو بھی جواب اس ممبر کے سامنے دیا گیا وہ اردو اور انگریزی دونوں کتابچوں میں درج ہے ۔

اگر چوہدری امان اللہ لک صاحب کے پاس اس کے علاوہ کوئی اور تحریر پہنچی ہو تو وہ دکھا دیں - اس کالم میں جہاں cost of production per acre لکھا گیا ہے یہ اردو اور انگریزی دونوں میں درج تھا - میں اس کے متعلق عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اس میں کئی اعداد و شمار دیئے گئے تھے - یہ ایسے ہوا کہ محکمہ نے اس کا جواب تیار کیا تھا اور انہیں اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق یہ اعداد و شمار درج کر دیئے - یہ چیز اس بات کے پیش نظر ہوئی کہ سابق حکومت نے ایک کمیٹی بٹھائی تھی - جس نے تفتیش و تحقیقات کے بعد اعداد و شمار اکٹھے کئے - لیکن جب ہم برسر اقتدار آئے تو ہم نے ان اعداد و شمار سے اتفاق نہ کیا اور ایک نئی کمیٹی بڑھا دی تاکہ سائنٹیفک انداز میں صحیح اعداد و شمار اکٹھے کئے جائیں - جو پہلے جواب تیار ہوا اور اس ایوان میں پیش نہیں کیا گیا - وہ جب منسٹر کے سامنے آیا اس نے کہا کہ یہ جواب غلط ہے ہم نے اپنی کمیٹی بٹھائی ہے - ہم صحیح اعداد و شمار ایوان کے سامنے پیش کرینگے - اس لئے انہوں نے یہ سٹیٹمنٹ دے دی کہ ایک کمیٹی بٹھا دی گئی ہے جو یہ سارے اعداد و شمار اکٹھے کر رہی ہے - تو اس طرح جناب چوہدری امان اللہ لک صاحب کے پاس وہ پنجاب پہنچا جو سابقہ حکومت کی بٹھائی ہوئی کمیٹی کی روشنی میں تیار شدہ تھا - میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ایوان کے سامنے صحیح اعداد و شمار مزید تفتیش و تحقیقات کے بعد پیش کر دیئے جائیں گے تاکہ ہم صحیح نتیجہ پر پہنچیں - اس میں غلط بیانی یا اعداد و شمار کو آپ سے چھپانے کا قطعی طور پر مقصد نہیں تھا -

چوہدری سید ظفر عباس بخاری - نکتہ اطلاع - جناب سپیکر - ایوان نمائندگان اور معزز ممبران سوالات کرتے ہیں - ان کے جوابات محکمہ کی طرف سے وزرا صاحبان کو پہنچتے ہیں - بعض دفعہ وہ جوابات دیکھ کر یا پڑھکر ہم حیران رہ جاتے ہیں کہ وہ جوابات بالکل واقعات کے خلاف ہوتے ہیں - ہم یہ نہیں کہتے کہ وزراء صاحبان جان بوجھ کر اس ایوان کے سامنے غلط بیانی کرتے ہیں یا ان کی نیت بد ہوتی ہے کہ ہمیں ٹال دیا جائے - تو اس لئے میں آپ کی وساطت سے قائد ایوان سے گزارش کرونگا کہ کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے کہ جب ایک ممبر وثوق سے کہے کہ وہ موقع پر دیکھکر آیا ہے اور اس کی روشنی میں یہ جواب بالکل غلط ہے - تو ممبر مذکور کو موقع

دیا جائے کہ وہ اس کی وضاحت کر سکے کہ یہ جواب بالکل غلط دیا گیا تھا ۔ اس امر کے خلاف ایکشن لیا جائے جس نے جان بوجھ کر غلط جواب دیا ۔ سوالات اور جوابات تو ہوتے رہتے ہیں ۔ اس لئے آئندہ کے لئے ایسا طریقہ کار ہونا چاہیے جس سے کہ ہم کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری محمد انور سمہ صاحب نے اس ایوان میں یقین دلایا تھا کہ اگر کوئی ایسی بات ہو تو میرے نوٹس میں لائیں ۔ میں ہر وقت اس کی انکوائری کرنے کے لئے تیار ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اس بیان کے بعد آپ کے اس ارشاد کی ضرورت نہیں تھی نہ ہی آپکا ارشاد پوائنٹ آف آرڈر سے تعلق رکھتا ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا اور مجھے امید ہے چوہدری امان اللہ لک صاحب اس امر سے اتفاق فرمائیں گے کہ وزیر زراعت نے بالکل صحیح قدم اٹھایا ہے ۔ پہلے جو اعداد و شمار تھے کس طرح سے ان کی تبدیلی نہیں کرتے تھے ۔ اس لئے انہوں نے کہا کہ نئی کمیٹی کے اعداد و شمار حاصل کرکے معزز ممبران اور معزز ایوان کو بتا دیں گے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ تحریک استحقاق کے متعلق یقین دہانی کرائی گئی ہے ۔ میں صرف یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ کب تک اس پر عملدرآمد ہو سکے گا تاکہ میں اس کا جواب دے سکوں ۔ کیونکہ وہ فرما رہے ہیں کہ اعداد و شمار اکٹھے ہونے کے بعد فیصلہ ہوگا کہ کون سے صحیح ہیں اور کون سے غلط ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے غالباً سنا نہیں یا شاید آپ نے اس طرف توجہ نہیں کی ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ جہاں تک ایوان میں جواب دینے کا تعلق ہے وہ جواب وہی ہے جو انگریزی اور اردو میں پیش کیا گیا ہے ۔ آپ کا کہنا یہ ہے کہ اس میں کچھ حصہ غلط تھا میں یہ بات واضح کر دوں کہ وزیر کے اختیار اور فرائض میں یہ چیز شامل ہے کہ ایوان میں جواب دینے تک وہ اس کی تصحیح کر سکتا ہے اس میں ترمیم کر سکتا ہے اور ترمیم شدہ جواب ایوان میں پیش کر سکتا ہے ۔ اس لئے یہ وہی جواب ہے جو انگریزی فہرست سوالات کے صفحہ نمبر ۱۵ پر چھپا ہوا ہے اور اردو فہرست سوالات میں اپنے صحیح مقام پر چھپا ہوا ہوگا

اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں کہ جواب غلط دیا گیا ہو۔

چودھری امان اللہ خان لک—جناب والا۔ وہ تو فرما رہے ہیں کہ کمیٹی کا جو فیصلہ ہوگا اس سے معزز ایوان کو آگاہ کریں گے۔

وزیر اعلیٰ—جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جو نہی کمیٹی اپنا کام ختم کرے گی ہم لازمی طور پر تمام معزز ممبران کی خدمت میں رپورٹ پیش کر دیں گے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب والا۔ جس طرح آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وزیر کو حق ہے اور یہ اس کے فرائض میں شامل ہے کہ جواب دینے سے پہلے وہ اعدادو شمار جمع کر سکے۔ اس کو ٹھیک کر سکے تا کہ ایوان میں صحیح جواب آئے۔ یہ بہتر ہوتا کہ وزیر زراعت یہ فرما دیتے کہ اصل حقائق اب ہمارے سامنے آئے ہیں اور اس پر تحریک استحقاق پیش کرنے کا موقع ہی پیدا نہ ہوتا۔ چونکہ وزیر اعلیٰ نے اس کا جواب دے دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ میرے فاضل دوست اپنی تحریک استحقاق واپس لینے کے متعلق غور کریں گے۔

چودھری امان اللہ لک—ٹھیک ہے جناب۔ میں اپنی تحریک استحقاق واپس لیتا ہوں۔

ملک محمد خالد۔ ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کے اغوا کے واقعہ سے متعلق

Mr. Speaker—Next Privilege motion is by Malik Muhammad Khalid, who may move it.

Malik Muhammad Khalid:—(Lyallpur XV) Sir, I would like to move my privilege motion. There was an attempt at my life and I was kidnapped. I am sure you must have also read everything in the papers but I would like to give a few details about what had happened and how it all happened.

ایک رکن—اردو میں تقریر کریں۔

Mr. Speaker :—He can speak in English if he so desires.

Malik Muhammad Khalid :—Mr. Speaker, Sir, on the night of 23rd I went to address two public meetings, one in Nawan Lahore.....(interruption)

رانا پھول محمد خان—جناب والا کی وساطت سے گذارش کروں گا کہ معزز رکن جو کچھ فرما رہے ہیں یہ سارے ہاؤس کا مشترک

مسئلہ ہے ہم ان کے ساتھ شریک ہیں اس لئے انہیں جو کچھ کہنا ہے ہے اردو میں کہیں تاکہ سب لوگ سمجھ سکیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں -

ملک محمد خالد—اگر میرے دوست اس خواہش کا اظہار کریں تو میں پنجابی میں بھی تقریر کر سکتا ہوں -

مسٹر سپیکر—آپ پھر اردو میں تقریر کیجئے -

ملک محمد خالد—جناب والا - بات یہ ہے کہ ۲۳ کی رات کو میرے دو جلسے تھے ایک تو نیا لاہور میں اور ایک گوجرہ - میں تقریباً ساڑھے چھ بجے شام کے قریب نیا لاہور میں جلسہ کر کے گوجرہ گیا - گوجرہ میں نماز عشا کے بعد میرا جلسہ تھا - اور وہ کافی بڑا جلسہ تھا - وہاں پر ہم دو مقرر تھے - ایک میں اور ایک غیاث الدین جانباز صاحب جو ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہماری پیپلز پارٹی کے عہدہ دار ہیں - میری ایک گھنٹہ کی تقریر کے بعد جب ان کی باری آئی اور انہوں نے تقریر کرنا شروع کی تو ہمارے جلسے میں کچھ تحزبی قسم کا عنصر تھا - جنہوں نے ہمارے جلسے پر حملہ کیا- اس کے بعد میں نے اٹھ کر دیکھا کہ وہ کون آدمی ہیں - تاکہ میں یہ عوام کو بتا سکوں کہ آجکل لوگ غلط حرکتیں اور غلط بیانیاں کرتے ہیں - ان کو میں نے جواب دینے کی کوشش کی اس پر خدا کے فضل و کرم سے جلسہ پھر جاری ہو گیا - جلسہ جب ختم ہوا تو میں واپس گھر جا رہا تھا - جب میں گھر کے نزدیک پہنچا اور میرا گھر وہاں سے تقریبا اڑھائی فرلانگ کے فاصلہ پر تھا اس وقت میرے ساتھ کوئی آدمی نہیں تھا - صرف میرا ڈرائیور تھا - اتنے میں تین ٹیوٹا گاڑیاں ایک طرف سے آ گئیں بد قسمتی سے میری جیپ بھی بہت خراب تھی اور وہ آہستہ آہستہ چل رہی تھی وہ ایک دم بند ہو گئی - اتنے میں میں نے دیکھا کہ سٹین گن - رائفل اور پستولوں سے مسلح تقریبا چھ آدمی گاڑیوں سے نکل کر میرے پاس آئے - اور انہوں نے مجھے زبردستی .... ایک گاڑی میں بٹھا لیا جس میں تقریباً تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے - ان میں سے دو نے مجھ پر پستول تانے رکھے اور ایک آدمی گاڑی چلا رہا تھا - انہوں نے تیزی سے گاڑی جھنگ کی طرف دوڑا لی- جنہوں نے مجھ پر پستول تان رکھا تھا ان میں سے ایک نے مجھے یہ کہا کہ ہم تمہیں گولی مار دیں گے تم بڑی تقریریں کرتے پھرتے ہو اب ہم دیکھیں گے کہ تم کیسے بچکر جاؤ گے - میں نے ان

کے پستولوں پر ہاتھ مارا ان میں سے ایک جو میرے ساتھ بیٹھا تھا اس کا پستول گر گیا اور دوسرے کے پستول کا منہ ٹیڑھا ہو گیا ۔ میرا گاؤں وہاں سے تقریباً اڑھائی فرلانگ پر تھا ۔ جب میں اپنے گاؤں کے نزدیک پہنچا میں کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا ۔ اس کے بعد انہوں نے میرے اوپر فائرنگ کی ۔ جب میں roll out ہوا تو میری پستول پیٹی میں سے نکل گئی ۔ چونکہ وہاں درخت تھے اور اندھیرا تھا اس لئے ان کی کوئی گولی مجھ پر نہ لگی ۔ وہاں کچھ اور آدمی سڑک پر بیٹھے ہوئے تھے وہاں ایک ڈسپنسری بھی ہے ۔ وہ تمام آدمی سامنے آ گئے اور انہوں نے پہلے تو گاڑی روکنے کی کوشش کی ۔ اور پھر انہوں نے تعاقب کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اس کا تعاقب نہ کر سکے ۔ اس کے بعد انہوں نے سیدھی جھنگ کی طرف گاڑیاں دوڑا لیں ۔ دریں اثنا کیا ہوا کہ میرا ڈرائیور پیچھے سے آنے والی بس میں بیٹھ گیا اور پولیس چوکی جو وہاں سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر تھی پہنچا وہاں ایک موبائیل پولیس کی جیپ کھڑی تھی جس میں کمالیہ کا پولیس انسپکٹر موجود تھا اور اس کے ساتھ پانچ چھ مسلح آدمی تھے میرے ڈرائیور نے جا کر بتایا کہ ہمارے ایم-پی-اے کو ابھی جو تین گاڑیاں گذری ہیں لے کر چلی گئی ہیں اور وہ جھنگ کی طرف روانہ ہوگئے ہیں ۔ ہماری مدد کرو ۔ چنانچہ انہوں نے اپنی گاڑی اس کے پیچھے ڈال دی اور انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ میں راستے سے باہر نکل آیا ہوں جب وہ جھنگ پہنچے تو انہوں نے ایس-پی صاحب کو بتایا میں ان کا بے حد مشکور ہوں کہ جب انہیں یہ معلوم ہوا تو انہوں نے اس وقت گاڑی نکالی اور ڈاکوؤں کا تعاقب کیا جو بھی وہ تھے میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا ۔ کیونکہ انکوائیری ہو رہی ہے اور اس کے بعد پتہ چل جائے گا کہ اصل واقعات کیا ہیں ۔ انہوں نے ۵۰ میل آگے جا کر سٹین گن سے فائیرنگ کی آخر کار چار آدمیوں کو پکڑ لیا گیا ۔ دونوں گاڑیاں بھی پکڑی گئیں ۔ دو آدمی بھاگ گئے اور بعد میں ان کے والد ان کو لے کر آ گئے ۔ تین آدمی میانوالی کے ہیں دو آدمی میرے خیال میں روکڑی کے ہیں ۔ ان حالات کا مجھے اس لئے سامنا کرنا پڑا ۔ کیونکہ میں نے عوام کو بتایا تھا کہ لائل پور میں زبان کے مسئلے پر جو کچھ ہوا ہے اور جن لوگوں نے جھنڈے جلا دئیے تھے ۔ وہ اسی قسم کے عناصر تھے ۔

آپ کی وساطت سے میری حکومت اور ایوان سے پرزور اپیل ہے

اور میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ہماری جان محفوظ نہیں ہے تو پھر کسی کی جان محفوظ نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ میں ساتھ ہی کمالیہ کے انسپکٹر اور ایس پی صاحب کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انہوں نے بڑی دلیری سے کام لیا۔ مگر مجبور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میری والدہ نے تین بجے کے قریب جب جھنگ کے ڈی سی صاحب کو ٹیلیفون کیا تو انہوں نے کہا کہ ''مجھے نہیں پتا ۔ ہو سکتا ہے کسی نے کرا دیا ہو ۔ ہو سکتا ہے حکومت نے کرا دیا ہو ۔ ہو سکتا ہے کسی اور نے کرا دیا ہو'' ۔ میں اس کی مذمت کرتا ہوں کیونکہ یہ بات قطعاً غلط ہے ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اب تک ان کا رویہ تبدیل نہیں ہوا ۔ اگر اس قسم کے حالات میں بھی ایسے افسر مدد نہ کریں تو اس کی میں سخت مذمت کرتا ہوں ۔ میں آپ کی وساطت سے معزز ممبران سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ دوبتو اگر میرے ساتھ زیادتی ہو سکتی ہے تو تمام کے ساتھ زیادتی ہو سکتی ہے ۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ان قسم کے حالات پیدا کرنے کی کوشش وہ لوگ کر رہے ہیں جو rejected ہیں یہ frustrated ہیں جو شکست خوردہ ہیں ۔ وہ ہر ایک کے لئے مصیبت پیدا کر رہے ہیں ۔ میں حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کی حالت کو بہتر بنایا جائے ۔ اس کے علاوہ میری یہ اپیل ہے کہ اس پر مضبوطی اور سختی سے کارروائی کی جائے ۔ شکست خوردہ غلط تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ شکریہ ۔

رانا پھول محمد خان—جناب والا ۔ ایک معزز رکن کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آنے پر ہمارے سر شرم سے جھک گئے ہیں کہ ایک جمہوری ملک میں اس قسم کی باتیں ہو رہی ہیں اور حکومت خاموشی سے دیکھ رہی ہے ۔ جناب والا جب اس معزز ایوان کے ایک معزز رکن کی جان کی حفاظت کرنے میں حکومت ناکام ہو جائے تو پھر عام غریب مظلوم لوگوں کی حفاظت میں حکومت کیا کرے گی ؟

مسٹر رؤف طاہر — ڈاکوؤں کو کس نے پکڑا ؟ کیا آپ لوگوں نے پکڑا ڈاکوؤں کو ؟ حکومت کے نمائندوں نے ان کو پکڑا ہے ۔ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ حکومت ناکام ہو گئی ہے ۔ آپ پبلک میلنگ کرنے کی کوشش نہ کریں ۔ (قطع کلامیاں)

ملک محمد خالد — اس وقت تمام کے تمام ڈاکو پکڑے گئے ہیں اور میں اس بات پر بہت خوش ہوں کہ حکومت نے میری بڑی مدد کی ہے - اس کے علاوہ ایس پی صاحب نے بھی مدد کی تھی -

راجا پھول محمد خاں — جناب والا - معزز رکن یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنی زبان نہ کھولیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر جھنگ کے خلاف بھی تحقیقات کی جائے جس نے معززرکن کے ساتھ ایسا سلوک ہونے پر بھی کچھ نہ کیا . . . . . (قطع کلامیاں)

وزیر اعلیٰ — جناب والا - میں سمجھتا ہوں کہ اس تحریک استحقاق پر بحث اسی وقت ہو سکتی ہے جب آپ اس کی اجازت دیں گے - اس سلسلے میں میری گذارش یہ ہے کہ انہوں نے اپنی پرولیج موشن زبانی پیش کر دی ہے کیا آپ نے اجازت دی ہے کہ نہیں ؟ اگر انہیں تقریر کرنے کا بڑا شوق ہے تو اس کے بعد کر لیں - میں پھر دوبارہ عرض کروں گا کہ کیا آپ نے اس کی اجازت دے دی ہے اور موشن adn.it ہو گئی ہے ؟ کیا وہ ضابطہ ہے ؟ اس کے متعلق کیا کرنا ہے - آپ کی ابھی اس پر رولنگ آنی ہے - اس کے بعد آپ کسی کو تقریر کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں -

مسٹر سپیکر — میں نے پہلے اس تحریک استحقاق کی نوعیت کے متعلق پوچھا تھا کہ اس کی نوعیت کیا ہے - انہوں نے اس کی نوعیت کے بارے میں بتا دیا ہے - در اصل میں نے اسے admit کر لیا ہے -

Mirza Tahir Beg :—Under the circumstances explained by Mr. Khalid, I request the House that immediate orders for the suspension of the D. C. of the area should be issued.

Mr. Speaker :—This is no point of order.

وزیر قانون — میں تحریک کرتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق پرولیج کمیٹی کو refer کر دی جائے -

Mr. Speaker :—Let us see what are the rules on this subject. Rule 55 of the Rule, of Procedure says :—

> "If the Speaker holds the motion to be in order, the Assembly may consider and decide a question of privilege or may, on a motion either by the member who raised the question or by any other member, refer it to the Committee on Rules of Procedure and Privileges for report".

Nawabzada Sardar Atta Muhammad Khan Leghari :— Before a decision is taken, may I be allowed tosay something.

Mr. Speaker :—There is already a formal move. Let it be decided first, whether the Honse agrees to discus it in the House or it will go to the Committee.

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ—جناب والا - یہ بڑی اہمیت کا مسئلہ ہے اس کی رپورٹ تین دن کے اندر آنی چاہئے -

Mr. Speaker :—A further amendment has been made that the report by the Privileges Committee be submitted within 3 days.

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری—پوائنٹ آف آرڈر اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہوا تھا - ڈاکٹر نذیر بیچارہ مارا گیا ہے میں نے چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ اگر گورنمنٹ اور کچھ نہیں کر سکتی تو کم سے کم .....

Mr. Speaker :—This is not the Privilege of an honourable member of this House ; Dr. Nazir Ahmad was a member of the National Assembly.

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری—میرے ایک ساتھی کے واقعہ ہوا تھا جس کی میں نے رپورٹ دی تھی -

مسٹر سپیکر—وہ فرمائیے جو آپ کے ساتھ ہوا ہے -

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری—میں قائد ایوان کے نوٹس میں وہ مسئلہ تحریری طور پر لا چکا ہوں اور تجویز پیش کی تھی جس کا پتہ نہیں چلا کہ اس پر کیا کارروائی ہوئی ہے -

مرزا طاہر بیگ—جناب والا - میں نے جو عرض پیش کی تھی کہ ڈی سی صاحب کے الفاظ ہیں کہ "حکومت نے کرایا ہے" ....

مسٹر سپیکر—یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

مرزا طاہر بیگ—یہ پوائنٹ آف انفارمیشن ہے -

مسٹر سپیکر—یہ پوائنٹ آف انفارمیشن بھی نہیں ہے -

مرزا طاہر بیگ—میں نے آپ سے عرض کی ہے کہ میں اس کا جواب چاہتا ہوں کہ آپ نے اس پر فیصلہ کر دیا ہے یا نہیں کہ ڈپٹی کمشنر کو فوری طور پر معطل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں

مسٹر سپیکر—میرے پاس ابھی اتنے اختیارات نہیں ہیں آپ تشریف رکھیں -

Mirza Tahir Beg :—The opinion of the House should be taken in this regard.

مسٹر سپیکر—اس معاملہ میں ایوان کی رائے نہیں لی جاتی - اسمبلی کے قواعد انضباط کار ہمارے پاس موجود ہیں - اس کے بعد آئین ہمارے سامنے ہے اور اس کے بعد Precedents بھی ہمارے پاس موجود ہیں ان کے مطابق ہم کام کر سکتے ہیں -

There is now a regular motion that this question be rferred to the Committee on Rules of Procedure to submit its report within three days.

Now I put it to the House

Mr. Taj Muhammad Khanzada Sir, there certainly should be the opinion expressed by the House with regard to this regretable incident which has taken place and which affects everybody not only in this House but also every citizen of Pakistan. Therefore, Sir before referring anything to either a Committee or for Judicial Enquiry or if it is already subjudice, because I presuma if must be already under enquiry by the relevant department of the Government, this House should express its displeasure at this incident and request the Government to take all measures that are possible to safeguard the life of all citizens including the Honble Members of this House and if it is found out that it is due to some political intrigue than this House should recommend strictiest measures by the Government.

مسٹر سپیکر - خانزادہ صاحب آپ تشریف رکھیں - جو آپ نے تجاویز دی ہیں ممکن ہے - کہ ان تجاویز سے بہتر یا اس سے کم تر وہ کمیٹی پیش کرے - جو کمیٹی بنائی جاتی ہے اس کا function اسی قسم کا ہوتا ہے -

وزیر اعلیٰ - نکتہ وضاحت - جناب والا - پرولیج کمیٹی اسی مقصد کے لئے بنائی جاتی ہے - کہ جب کوئی ایسا معاملہ سامنے آ جائے تو وہ ایک ٹریبونل کی حیثیت سے کام کرتی ہے - وہ اپنی رپورٹ دیتی ہے - ایکشن لیتی ہے - اس میں تمام حقائق کی چھان کی جاتی ہے تا کہ رپورٹ مرتب کی جا سکے - اور ایوان میں پیش کی جا سکے -

ایک معزز رکن - میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون کی خدمت میں گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ اگر وہ مناسب سمجھیں تو اس کو پرولیج کمیٹی کے سپرد کرنے کی بجائے کسی منتخبہ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے -

مسٹر سپیکر - یہ مسئلہ استحقاق سے متعلق ہے - اس کو کسی منتخبہ کمیٹی کے سپرد نہیں کیا جا سکتا - اب سوال یہ ہے -

کہ ملک محمد خالد کی پیش کردہ تحریک استحقاق مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کے سپرد کیا جائے اور مجلس تین روز کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے -

وزیر قانون - جناب والا - ابھی اس کمیٹی کے چیئرمین کا چناؤ نہیں ہوا ہے - چیئر مین کے چناؤ کے بعد ایک ہفتہ کے اندر رپورٹ آنی چاہئے -

مسٹر سپیکر - اس میں تاریخ کا تعین کر دیا جائے -

وزیر قانون - جناب والا - وقت کا تعین کیا جائے جب چیئرمین کا چناو ہو جائے - چیئرمین کے چناو کے بعد بھی ایک ہفتہ کا وقت ملنا چاہئے تاکہ بعد میں دشواری نہ ہو -

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ - جناب والا - اجلاس تو ۳۱ تاریخ تک ہے - ,,عیدوں بعد تمبا پھونکنا اے،، جب اجلاس ہی نہ ہوگا تو رپورٹ کیا کریں گے اجلاس ختم ہونے سے پہلے اس کی رپورٹ آنی چاہئے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے معزز قائد ایوان سے درخواست کروں گا کہ یہ اتنا سنگین معاملہ ہے - کہ اسے کسی چور دروازے سے ختم نہیں کرنا چاہئے - اگر اسمبلی ۲۸ تاریخ تک جاری ہے تو ۲۸ تاریخ تک رپورٹ آنی چاہئے اور اگر ۳۱ تاریخ تک ہے تو ۳۱ تاریخ تک رپورٹ آنی چاہئے اور یہ معاملہ ہاؤس کے سامنے زیر بحث آنا چاہئے کیونکہ ایسے معاملے رو بروز پیش آ رہے ہیں اگر رپورٹ پیش کرنے کی سات دن کی مہلت دے دی گئی تو اس تحریک کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا -

چودھری غلام قادر—جناب سپیکر—میں درخواست کرونگا کہ اس کمیٹی نے تحقیقات کرلی ہیں اور ملزمان گرفتار بھی ہو چکے ہیں اب اسکی سنگینی میں فرق پڑ گیا ہے -

آوازیں: شیم-شیم

وزیر اعلیٰ—ایک معزز ممبر کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ ۳۱ مارچ سے پہلے بروج کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کرے -

علامہ رحمت اللہ ارشد—اسکا فیصلہ جناب نے کرنا ہے کہ آیا یہ اجلاس ۲۸ تاریخ تک ہے یا ۳۱ تاریخ تک ہے۔ کیونکہ سوالات کا ایجنڈا ہمارے پاس ۲۸ تاریخ تک پہنچ گیا ہے اگر۔ یہ اجلاس ۲۸ تاریخ تک ہے تو اسکی رپوٹ ۲۸ تک آنی چاہئے اگر ۳۱ تک ہے تو ۳۱ کے اندر اندر رپوٹ آنی چاہئے۔ مطلب یہ ہے کہ اس ہاؤس کے سامنے اسی سیشن میں رپورٹ پیش ہو جائے۔

وزیر اعلیٰ—جناب والا۔ میں یہ گذارش کرونگا آج ہی قواعد انضباط کار و استحقاقات کمیٹی کے چیئرمین کا انتخاب ہو جائے اور وہ کمیٹی آج ہی اپنا کام شروع کر دے۔

مسٹر سپیکر— original motion تو تین روز کے اندر رپورٹ پیش کرنے سے متعلق ہے۔

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ—جناب والا۔ ۳۱ جولائی سے پہلے اسکی رپورٹ پیش ہو جانی چاہئے۔

مسٹر سپیکر—اب ایوان کے سامنے یہ formal تجویز ہے کہ —
کہ ملک محمد خالد کی پیش کردہ تحریک استحقاق مجلس برائے قواعد انضباط کار واستحقاقات کے سپرد کیا جائے اور مجلس تین روز کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mian Manzoor Ahmad Mohal—Point of information, Sir, I refer to rule 58 (4) of the Rules of Procedure while says :

"The report of the Committee shall be presented by the Chairman.....,

مسٹر سپیکر—یہ حوالہ آپ نے بہت دیر سے دیا ہے۔

شیخ محمد اقبال۔ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کو دھمکی آمیز خط

شیخ محمد اقبال—(جھنگ ۱) جناب سپیکر۔ میں بھی اس معزز ایوان میں ایک تحریک استحقاق پیش کرنی چاہتا ہوں۔ ایسا ہی واقعہ میرے ساتھ بھی پیش آیا ہے۔ مجھے بھی ایک خط ۱۱ جولائی کو موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہوا ہے کہ آپ ۱۶ جولائی تک ۳۰ ہزار روپیہ ہمارے حوالے کر دیں ورنہ آپ کو گولی مار دی جائے گی۔ آپ کے باپ کو گولی مار دی جائے گی یا آپ کے بھائی کو گولی مار دی جائے گی۔

جناب سپیکر - یہ خط میرے پاس موجود ہے - میں یہ خط لے کر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کے پاس گیا تھا اور ان کو سارا واقعہ بتا دیا - انہوں نے کہا یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے - میں چاہتا ہوں کہ میرا کیس بھی اسی پرولیج کمیٹی کے سپرد کیا جائے کہ وہ اسکے متعلق بھی کاروائی کرے - ملزم ابھی تک نہیں پکڑا گیا ہے -

مسٹر عبدالقیوم بٹ—جناب والا - کیا وہ خط گمنام ہے ؟ اگر وہ خط گمنام ہے تو پھر آپ اس ملزم کو کیسے پکڑ سکتے ہیں ؟

مسٹر سپیکر—میں حاجی شیخ محمد اقبال سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ خالد ملک کا انتظار کر رہے تھے کہ وہ اپنی تحریک استحقاق پیش کریں پھر وہ بھی اپنی تحریک استحقاق پیش کروں -

شیخ محمد اقبال—جناب والا - سی-آئی-ڈی ان ملزمان کو ڈھونڈ سکتی ہے - جناب سپیکر - میرا ایمان ہے کہ جو رات قبر میں آنی ہے اس سے کوئی نہیں بچ سکتا -

میاں منظور احمد ماہل—جناب والا - قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۵۲ (ii) میں صاف طور پر لکھا ہوا ہے کہ

The question shall relate to a specific matter of recent-occurrence

یہ معاملہ recent-occurence میں نہیں آتا ہے - یہ واقعہ ۱۱ جولائی کا ہے اور اجلاس ۲۴ جولائی کو منعقد ہوا ہے - انہیں اسی روز یہ تحریک پیش کرنی چاہئے تھی -

حاجی محمد سیف اللہ خان—پوائنٹ آف آرڈر—جناب والا - یہ بات درست ہے کہ تحریک استحقاق فوری طور پر ایوان کے سامنے پیش کی جانی چاہئے تھی - اگر اسکو اس نقطہ نظر سے دیکھیں تو اس لحاظ سے جو پرولیج موشن ابھی قبول ہوئی ہے وہ بھی پرسوں یا کل پیش ہو سکتی تھی - آپ اس ہاؤس کے وقار کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو قبول فرمائیں - حزب اختلاف کے ایک فاضل رکن کی بے عزتی جو ہوئی ہے اسکو آپ فراخ دلی سے قبول کریں جس طرح ہم ابھی کیا ہے -

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ—جناب والا—خطوط دو قسم کے ہوتے ہیں ایک anonymous قسم کا اور دوسرا Pseadonymous ہوتا ہے -

مسٹر سپیکر—کیا ملزم کوئی نام لکھتا ہے ؟

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ—اگر ملزم کا نام نہیں ہے تو وہ کیسے پکڑا جا سکتا ہے -

مسٹر سپیکر—اگر اسکو بھی اس کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو سبھی رپورٹیں تین روز میں نہیں آ سکیں گی -

شیخ محمد اقبال—جناب والا - سات روز کے اندر رپورٹ آجانی چاہئے -

مسٹر سپیکر—ملزم ایک تو نہیں ہے -

اب سوال یہ ہے .

کہ شیخ محمد اقبال کی پیش کردہ تحریک استحقاق کو مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کے سپرد کیا جائے اور اسکی بھی اس روز رپورٹ آجائے جس روز پہلی تحریک استحقاق کی رپورٹ آنی ہے -

(تحریک منظور کی گئی)

سید ذاہش الوری—جناب والا میں عرض کرؤں گا کہ جس چور کا پتہ نہ ہو سکا پتہ کیسے چلایا جائیگا ؟

مسٹر سپیکر—آپ کسی شاعر سے پوچھیں - (قہقہہ)

ذوہزادہ سردار عطا محمد خان لغاری— جناب سپیکر - میں بھی ایک تحریک استحقاق پیش کرنی چاہتا ہوں - میں نے اس کے متعلق پہلے ہی قائد ایوان کی خدمت میں عرض کر دیا ہے - تین چار آدمی میری کوٹھی کے احاطے میں دیکھے گئے ہیں - میرے ساتھ ایک چیف انجینئر بھی رہتا ہے - یہ تمام ممبران کی سیکورٹی کا مسئلہ ہے - اس مسئلہ کو بھی اس کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تاکہ وہ اس کے متعلق بھی تفتیش کر کے پتہ چلائے . . . .

مسٹر سپیکر — کیا یہ ایوان اس سے اتفاق کرتا ہے کہ اسے بھی اس کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے - (قطع کلامیاں) -

مسٹر عبدالقیوم بٹ — پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ہم سب ان غنڈوں کی مذمت کرتے ہیں جنہوں نے اس قسم کے گمنام خطوط لکھے ہیں اور ہماری جانیں خطرات میں پڑ گئی ہیں - گورنر صاحب نے حال ہی میں اعلان کیا ہے کہ ہم غنڈوں کی سرکوبی سختی سے کریں گے -

مسٹر سپیکر — یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

شیخ محمد اقبال — جناب والا ۔ میں یہ عرض کرونگا کہ عبدالقیوم بٹ صاحب کو پارلیمنٹری سیکرٹری ضرور بنایا جائے ۔

مسٹر سپیکر — کچھ ممبر صاحبان نے اعتراض کیا ہے کہ جب حزب اختلاف کے لیڈر صاحبان کھڑے ہوتے ہیں تو سرکاری بنچوں کی طرف سے کچھ ممبر صاحبان کھڑے ہو جاتے ہیں اور جو ان کی عزت ہونی چاہئے وہ نہیں کی جاتی ۔ آج لیڈر آف دی ہاؤس اور سرکاری بینچز پر اٹھ کر فقرہ کس دیا گیا ہے اور جنہوں نے فقرہ کسا ہے وہ خود ایک پارٹی کے لیڈر ہیں ۔

وزیر اعلیٰ — جناب والا ۔ جس طرح کا آج ماحول ہے کہ ممبر صاحبان بلا اجازت تقریر فرمانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ میں یہ گزارش کرونگا کہ ایسی صورت حال پیدا نہیں ہونے دینی چاہئے ۔ ہر معزز ممبر کو بولنے کا حق ہے لیکن آپ کی اجازت کے بغیر کھڑے نہیں ہونا چاہئیے ۔

تحاریک التوائے کار

صوبے میں سرکاری اراضی کو سالانہ پٹے پر نیلام کرنے کا منصوبہ

مسٹر سپیکر — اب ہم تحریک التوا کو لیتے ہیں ۔ چوہدری امان اللہ لک صاحب ۔

چودھری امان اللہ لک — جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ زرعی پالیسی کا اعلان کرتے وقت یہ یقین دلایا گیا تھا کہ سرکاری زمین نیلام نہیں کی جائے گی اور نہ ہی سالانہ پٹے پر دی جائے گی ۔ چنانچہ جو لوگ پہلے ہی ایسی اراضی پر کاشت کرتے تھے انہوں نے اس اراضی پر فصل خریف کاشت کر دی ۔ لیکن اب محکمہ آبادکاری نے صوبہ بھر میں سرکاری اراضی کو سالانہ پٹے پر نیلام کرنے کا منصوبہ بنایا ہے ۔ اور ضلع ساہیوال اور عارف والا میں اس فیصلہ پر عمل درآمد ہو رہا ہے ۔ اور دوسرے علاقوں میں بھی تاریخوں کا تعین ہو چکا

ہے - حکومت کے اس فعل سے مزارعین سرکاری اراضی میں شدید اضطراب اور بے چینی پیدا ہو چکی ہے - اور ان میں دہشت اور سراسیمگی پھیل چکی ہے - اور بہت بڑا عوامی اور انتظامی مسئلہ پیدا ہو چکا ہے - اس کو زیر بحث لاکر اس کا سدباب کرنا فوری طور پر ضروری ہے -

وہاڑی اور صوبہ کے مختلف مقامات پر سرکاری زمین کا ڈیپلاء

مسٹر سپیکر - اب ایک تحریک التوا نمبر ۱۱ مورخہ ۶ جولائی ۱۹۷۲ کی میاں خورشید انور کی ہے - اس پر تو عملدر آمد بھی ہو چکا ہے - مسئلہ یہ ہے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کردی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے وہاڑی اور صوبے کے مختلف مقامات پر سرکاری زمین (بقایاجات) ٹھیکہ (ٹینڈر) پر دی ہوئی تھیں - حکومت نے بار ہا یقین دلایا کہ کسی کاشتکار کو بیدخل نہیں کیا جائیگا مگر اب جولائی ۷۲ کے اوائل میں ان زمینوں کو نیلام کرنیکا فیصلہ کیا گیا ہے - اس سے صوبے کے کاشتکاروں میں بے چینی اور اضطرب پیدا ہوگیا ہے - نیلامی کا فیصلہ حکومت کے سابقہ فیصلہ اور پالیسی سے متضاد ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - اب چونکہ حکومت نے اپنا فیصلہ واپس لے لیا ہے اور زمین لوگوں کے پاس رہ گئی ہے اس لئے میں یہ تحریک التوا واپس لیتا ہوں -

وزیر اوقاف و کالونیز - اسی مضمون کی ایک صاحب کیطرف سے تحریک التوا ہے لیکن میں حکومت کی طرف سے اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے یہ فیصلہ کردیا ہے اور احکام جاری دئے ہیں کہ جو مزارعین فصل کاشت کرچکے ہیں ان کو بیدخل نہ کیا جائے -

چودھری احسان اللہ ایک - جو بیدخل کئے جا چکے ہیں ان کو قبضہ دلایا جائے -

وزیر اوقاف و کالونیز - وہ حکم سٹیٹ لینڈ سے متعلق ہے جو ہم ہر سال ٹھیکے پر دیتے ہیں - اس سال اس پر فیصلہ کرنے میں دیر ہوئی - جو لوگ موقعہ پر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فصلیں کاشت کر لیں - میں بتانا چاہتا ہوں کہ آج تک میرے پاس سرکاری زمین کے کسی مزارع کی بیدخلی کا کیس نہیں آیا - میں نے ہدایات جاری کردی ہیں کہ پرانے کاشتکاروں کو سال رواں کے لئے قبضہ سے محروم نہ کیا

جائے پھر بھی اگر کوئی شکایت ہو تو آپ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں - میں ان کے تحفظ کے لئے پوری کوشش کروں گا اور اس چیز کا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔

چودھری امان اللہ لک - میں اس یقین دہانی کے بعد اپنی تحریک التوا واپس لیتا ہوں -

مسٹر ناصر علی خان بلوچ - وہ ٹینڈر مزارعین کے علاوہ اور لوگوں نے بھی لئے ہوئے ہیں -

مسٹر سپیکر - اب یہ اجلاس ملتوی ہو کر گیارہ بجے پھر شروع ہوگا -

(اس مرحلہ پر وقفہ چائے کیلئے ۱۰ بجکر ۳۵ منٹ پر اجلاس کی کارروائی ۱۱ بجے تک کیلئے ملتوی کر دی گئی) -

اخبارات سے ضمانت طلبی سے متعلق پیش کردہ تحریک التوائے کار پر بحث

(اس مرحلے پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)-

مسٹر سپیکر - اب ایجنڈے کا اگلا آئیٹم لیا جاتا ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے - آج نظم و نسق عامہ پر بحث نہیں ہوگی کیونکہ اخبارات سے متعلق تحریک التوا پر بحث ہونی ہے - اس لئے میں گذارش کرونگا کہ نظم و نسق عامہ کے لئے علیحدہ وقت مقرر کیا جائے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب سپیکر - آپ کی اجازت سے گذارش کرونگا کہ میں نے ابھی ابھی محترم قائد ایوان کو تجویز پیش کی تھی کہ اس ہاوس کو ۳۱ جولائی تک چلانا چاہیے کیونکہ ایک تو تحریک التوائے کار پر آج بحث ہونی ہے دوسرے آج پروسیجر کمیٹی کے چیئرمین کا الیکشن بھی ہونا ہے اور پھر اس کے بعد تین دن دیئے گئے ہیں کہ اس ہاوس میں وہ رپورٹ پیش کرے تو اس کے متعلق یہ ہوا کہ ۲۹ تک تو اجلاس یقینا ہوگا - اس لئے میں گذارش کرونگا کہ ۳۱ جولائی تک اس کو بڑھا دیا جائے تاکہ نظم‌ونسق عامہ جیسا اہم موضوع بھی زیر بحث آنا تھا لیکن تحریک التوا اور دوسرے مسئلوں کی وجہ سے وہ زیر بحث نہیں آیا - لہذا میں دوبارہ آپ کے توسط سے قائد ایوان سے گذارش کرونگا کہ اجلاس کو ۳۱ جولائی تک بڑھا دیا جائے -

وزیر اعلیٰ — آپ یہ تحریک ایوان کے سامنے رکھیں - ۲۸ جولائی تک تو پہلے فیصلہ ہو چکا ہے کہ یہ اجلاس جاری رہے گا - اگر معزز دوست نظم و نسق عامہ پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو ۲۹ جولائی کا دن مقرر کر لیا جائے جو ہفتے کا دن ہے - میں اس لئے گذارش کر رہا ہوں کہ نظم و نسق عامہ کا مسئلہ ایسا ہے کہ اس پر ہم خود بھی بات چیت کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہمارے عوام ان حقائق - ان اسباب اور ان وجوہات سے واقف ہوں جن کی وجہ سے موجودہ حالات درپیش ہیں اور جو کچھ حکومت اس سلسلے میں کرنا چاہتی ہے یا کر رہی ہے یا کر چکی ہے - ان سے بھی اس معزز ایوان کو آگاہ کر دیا جائے —

خان امیر عبداللہ خان روکڑی — جناب والا - میں ایک ذاتی وضاحت پیش کرنا چاہتا ہوں - آپ کے نوٹس میں میرے بارے میں کچھ معزز دوست یہ چیز لائے ہیں کہ روکڑی کے آدمیوں نے ان کو اغوا کیا اور لے گئے کیونکہ لفظ روکڑی سے میری ذات مراد لی جا رہی ہے . .

مسٹر سپیکر — نہیں نہیں - وہ لفظ نہیں ہے -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی — لیکن یہ پریس میں آ گیا ہے - اصل واقعہ یہ ہے کہ روکڑی میرے گاؤں کا نام ہے - میرے ذات روکڑی نہیں ہے ممبر جو اغوا کنندہ ہے وہ پیپلز پارٹی کا نائب صدر ہے - میں جناب عرض کرونگا کہ یہ میرے ذمہ نہ لگا جائے - میں غریب آدمی ہوں - میرا اس پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے - میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میرے کنبے کے کسی آدمی کا بھی اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے - کرنل محمد اسلم خان نیازی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ان سے بھی آپ پوچھ سکتے ہیں کیونکہ وہ سچے آدمی ہیں اور وہ غلط بات بھی نہیں کہیں گے -

وزیر اوقاف - نوآبادیات اور اشتعال — (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) جناب سپیکر - جیسا کہ آنریبل ممبر صاحب نے ابھی کہا ہے وہ درست نہیں ہے - حالانکہ وہ واقعہ پرولیج کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے خواہ مخواہ ہماری پارٹی کو بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے - یہ چیز اس طرح نہیں ہونی چاہئے - وہ معاملہ تو پہلے ہی subjudice ہے - یہ کہنا کہ وہ پیپلز پارٹی کا نائب صدر ہے - وہ کس برانچ سے تعلق رکھتا ہے - وہ کہاں کا رہنے والا ہے خواہ مخواہ

ہماری پارٹی کو مطعون کرنے کی کوشش کی گئی ہے - میں اسکے متعلق احتجاج کرتا ہوں اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ انہیں یہ کہیں کہ اپنے الفاظ واپس لیں -

مسٹر سپیکر — یہ بات ان کی ذاتی وضاحت کا حصہ نہیں ہے- ذاتی وضاحت ان کی یہ سمجھ میں آسکتی ہے کہ اس میں غلط فہمی ہونے کی گنجائش ہے ,, روکڑی,, کا لفظ اکثر ان کی ذات کے ساتھ آتا ہے اور اس ایوان میں ہمیں مجبوری بھی ہے کہ دو آنریبل ممبران ہمنام ہیں اس لئے ذرا ان میں امتیاز کرنے کیلئے ان کے نام کے ساتھ ,,روکڑی,, کا لفظ استعمال کرنا پڑتا ہے -

لیکن جہاں تک یہ بات ہے کہ وہ کون ہے میں سمجھتا ہوں یہ پرولیج کمیٹی کے پاس معاملہ بھیجا جا چکا ہے اور یہ چیز متعلقہ نہیں ہے پھر اس حصہ کو حذف کیا جا چکا ہے -

مسٹر تاج محمد خانزادہ — جناب والا- وہ پکڑے گئے ہیں -

مسٹر سپیکر — ٹھیک ہے وہ پکڑے گئے ہیں - یہ اس سے آگے کی پوزیشن ہے- جس پر پرولیج کمیٹی اپنا کام کرے گی - اب یہ فیصلہ کرنا نہ آپ کا کام ہے نہ امیر عبداللہ خان روکڑی کا کام ہے اور نہ میرا کام ہے کہ وہ کس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں یا کس پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے ہیں -

مسٹر تاج محمد خانزادہ - جناب والا - انہوں نے کہا ہے کہ وہ شکست خوردہ ہیں -

مسٹر سپیکر — شکست خوردہ تو ہر ضلع میں ہوتے ہیں -

مسٹر تاج محمد خانزادہ - اگر ایک کسان پکڑا گیا ہے خواہ وہ مسلم لیگ میں ہے - خواہ پیپلز پارٹی یا کسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے - - - - - -

مسٹر سپیکر -یہ بات کہ وہ ہے یا نہیں ہے یہ فیصلہ کرنا اگر کسی فرد کا کام ہے تو پھر یہ بھی ٹھیک ہے -

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, he may give such a statement before the Privilges Committee but not in this House.

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی - جناب والا - میں یہ عرض کروں گا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے اگر اس سے میرے ایک

بھائی کو جو تکلیف ہوئی ہے میں چاہتا ہوں کہ اسکے ذہن میں بالکل یہ غلط فہمی نہ رہے کہ امیر عبداللہ خان روکڑی کا یہ پیشہ بھی ہے - باقی میرے جو دوسرے معزز دوست اور بھائی ہیں ان کی بھی غلط فہمی دور ہو جانی چاہئے میں نے پیپلز پارٹی کا نام نہیں لیا ہے - اگر میں یہ کہوں کہ پیپلز پارٹی والے ایسا کرتے ہیں تو یہ سب دنیا جانتی ہے جو وہ کرتے ہیں - میرا اس سے کیا تعلق ہے کہ پیپلز پارٹی والے کریں یا نہ کریں - میرا اس چیز میں کوئی دخل نہیں ہے - یہ الزام غلط میرے ذمے لگایا گیا ہے -

(اس مرحلے پر علامہ رحمت اللہ ارشد تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے)

مسٹر سپیکر - علامہ صاحب پیشتر اس کے کہ آپ تقریر شروع کریں میں اس کے متعلق تھوڑی سی وضاحت کردینا چاہتا ہوں - اگر ایک تحریک التوا admit ہو جائے تو اس روز باقی تحاریک التوا کوئی نہیں ہوتی - میں نے اس روز بھی اس کے متعلق کہا تھا یہ تحاریک التوا ساری اکھٹی لی گئی ہیں اس لئے جو بھی تحریک التوا پر پہلے تقریر شروع کریں گے ان کو وہی وقت ملے گا جو قوائد مطابق تحریک التوا کے محرک کو ملتا ہے - باقی جتنے بھی تحریک التوا میں نام دیئے گئے ہیں وہ تقریر ضرور کریں گے - لیکن ان کو اتنا وقت نہیں دیا جائیگا جتنا کسی تحریک التوا کے محرک دیا جاتا ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - گذارش یہ کہ وہ بھی تحریک کے متعلق ہی کہنا چاہیں گے - - - - - - - -

مسٹر سپیکر - آپ ذرا اطمینان سے سنیں - قواعد کے مطابق پہلی جو بھی تحریک التوا admit ہو جاتی ہے باقی تحاریک التوا اس روز زیر غور نہیں آتیں - اس لئے یہ جو حق یا entitlement ہے یہ نمبر ایک پر جو تحریک التوا ہے اسکے محرک کو ہے باقی محرکین کو نہیں ہے -

Allama Rahmatullah Arshed : Under what rule Sir ?

مسٹر سپیکر - آپ نے پہلا حصہ نہیں سنا ہے - ضابطہ یہ ہے کہ اگر ایک تحریک التوا admit ہو جائے تو باقی تحاریک التوا اگلے روز کے لئے ملتوی ہو جاتی ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا ان تحاریک التوا کے متعلق بھی ہے جن کو یکجا کر لیا ہے -

مسٹر سپیکر ۔ وہ یکجا ہو کر ایک تحریک التوا بن گئی ہے ۔ جو بھی اس پر بحث کا آغاز کرنا چاہے اس کو وقت ملے گا جو کسی تحریک کے محرک کو ملتا ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔جناب والا ۔ ٹھیک ہے فیصلہ ہو گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ تحریک التوا کے محرکین کے بعد اگر دوسرے ممبر صاحبان بولنا چاہیں تو کیا ان کو وقت ملے گا ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں کوشش کروں گا کہ جو بھی بولنا چاہیں ان کو موقع ملے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ میرا نمبر آخیر میں آتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ جب میری باری آئے تو آپ تقریروں کا وقت ختم کر دیں ۔

ملک غلام دینی ۔پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ ان سات تحاریک التوا میں سے جس ایک کو چننا چاہتے ہیں اس کے متعلق آپ اس معزز ایوان میں اعلان فرما دیں کہ وہ خاص تحریک التوا جو ہے اس پر گفتگو ہوگی ۔ اس سلسلہ میں قواعد انضباط کار کا قاعدہ ۶۰ (الف) بالکل واضح ہے جس میں تحریر ہے ۔

> "Not more than one such motion shall be made on any day but motions, if any, remaining un-considered as regarded their admissibility shall be held over for the next day and shall be taken up in the same order in which they were received, but before the motions of which notices are received subsequently".

مسٹر سپیکر ۔ ابھی ایک گھنٹہ ۳۳ منٹ کے قریب وقت ہے اس وقت کی تقسیم سے متعلق اس طرح چاہتا ہوں کہ نصف وقت حزب اختلاف کے معزز اراکین کو ملے اور نصف وقت حزب اقتدار کے ممبر صاحبان کو ملے ۔ میں کچھ اس قسم کی وقت کی تقسیم کروں گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب سپیکر - یہ تحاریک التوا ہماری طرف سے پیش ہوئی ہیں اس لئے ہم نے ان پر زیادہ بحث کرنی ہے اور ہمیشہ تحریک التوا کا جواب آنریبل منسٹر انچارج یا قائد ایوان دیا کرتے ہیں - اس کے متعلق یہ نہیں ہوتا ہے کہ حزب اقتدار کے باقی تمام ممبران کو بحث کیلئے وقت دیا جائے یہ ضروری نہیں ہوتا ہے —

میاں خان محمد — پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں اس سلسلہ میں معزز رکن سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا وہ کسی ضابطہ کا حوالہ دے سکتے ہیں -

وزیر خزانہ — جناب والا - مجھے بھی اس سلسلہ میں ایک گزارش کرنی ہے - جناب والا - یہ بات عین قاعدے کے مطابق ہے کہ حزب اقتدار کی طرف سے بحث میں حصہ لیا جائے - اس سلسلے میں اس ایوان میں ایک روایت بھی قائم ہو چکی ہے کہ جب اسی طرح کے ایک مسئلے پر ملک غلام نبی صاحب نے تقریر کی تھی آپ نے فرمایا تھا کہ میں سمجھتا ہوں کہ حزب اقتدار کے اراکین تحریک التوا کی بحث میں حصہ لے سکتے ہیں اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ایک قربانی کر رہے ہیں کہ اس ہاؤس میں دو تہائی اکثریت رکھتے ہوئے بھی ہم صرف ۵۰ فیصد وقت لے رہے ہیں

حاجی محمد سیف اللہ خان—پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - قواعد انضباط کار کا قاعدہ ۶۹ بالکل واضح ہے جس کے تحت ۳۰ منٹ تحریک التوا کے محرک نے لینے ہیں اور ۳۰ منٹ منسٹر انچارج نے وقت لینا ہے اس طرح ایک گھنٹہ یہ ہو گیا - پھر جس شخص نے تقریر کرنی ہے ۱۵ منٹ اسکے لئے رکھے ہیں اس لحاظ سے تحریک التوا کے محرک اور منسٹر انچارج کی تقریر کے بعد کوئی وقت باقی نہیں بچتا ہے - میں گزارش کروں گا آج اس مسئلہ کی اہمیت کے تحت ہاؤس کا وقت دو بجے تک کر دیا جائے تاکہ سب ممبران کو تقریر کرنے کا موقع مل سکے نیز اس مسئلہ کی اہمیت کے مطابق وقت دیا جائے -

مسٹر سپیکر —کیا رولز میں وقت کا تعین ہے کہ تحریک التوا کیلئے کتنا وقت دیا جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان—جناب والا - دو گھنٹے کا وقت مقرر ہے -

مسٹر سپیکر — ۱۱ بجے سے وہ دو گھنٹے کا وقت شروع ہو گیا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان — جناب والا - یہ وقت ۱۱-۲۵ سے شروع ہوگا -

مسٹر سپیکر — میں ممبران کو مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ وقت پر تشریف لائیں —

حاجی محمد سیف اللہ خان — جناب والا - کیا وہ پریس کیلئے اتنی قربانی نہیں دے سکتے - دو بجے تک وقت بڑھانے کی روایات موجود ہیں ہم روزانہ دو بجے تک وقت بڑھاتے رہے ہیں - اگر پریس کا سوال پیدا ہو گیا ہے تو ہم کیوں اتنے بخل سے کام لے رہے -

وزیر خزانہ — جناب والا میں آپ کی وساطت سے جزب اختلاف کے معزز اراکین کی خدمت میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کا ایک ایک منٹ اس صوبہ کے عوام کی ملکیت ہے - ہم یہاں مکمل طور پر محض پریس کیلئے کام نہیں کرتے بلکہ ہم جو بھی کام کرتے ہیں وہ صوبہ کے عوام کے لئے کرتے ہیں - اس میں سے ہم مقررہ وقت دینے کیلئے تیار تو ہیں ہم سے زیادہ پریس سے اور کوئی ہمدردی نہیں رکھ سکتا -

(نعرہ ہائے تحسین)

میاں خورشید انور - یہ کام بھی عوام کے لئے کیا جا رہا ہے -

Mr. Speaker : This is not open to discussian. Rules are very clear. "Not more than two hours" is the Phrase that has been used.

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور - جناب والا - رائے عامہ کا ہر صورت میں خیال رکھا جانا ضروری ہے -

مسٹر سپیکر - میاں صاحب آپ تشریف رکھیں - یہ تقریر کرنیکا وقت نہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - ہم حکومت کے لئے یہ کہہ رہے ہیں - کیونکہ عام تاثر یہ پیدا ہو گیا ہے کہ

حکومت پریس کی آزادی کو سلب کر رہی ہے - ہم چاہتے ہیں کہ ان کو وقت زیادہ ملے تا کہ وہ اپنی صفائی پیش کر سکیں -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

ایک رکن - قطعاً یہ تاثر پیدا نہیں ہوا -

میاں محمد شبیر انور - جناب والا - فیصلہ کیا ہوا ؟

مسٹر سپیکر - فیصلہ ضابطہ میں یہ ہے کہ ''دو گھنٹے سے زائد نہ ہو'' ۱۱ بجے سے ۱ بجے تک بحث ہوگی -

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر - ہاؤس میں حاضری دیر سے ہوئی ہے - اس لئے ٹائم ۱۱-۳۰ سے تصور فرمایا جائے - یہ زیادہ بہتر ہو گا -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب سپیکر - پیشتر اس کے کہ میں اپنی گذارشات پیش کروں میں آپ کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہیا ہوں کہ جب بھی حکومتی پارٹی نے وقت کی توسیع کیلئے ضرورت محسوس کی تو حزب اختلاف نے نہایت فراخدلی کے ساتھ ان سے تعاون کیا - اصل میں دو گھنٹے کا وقت عام معنوں کے مطابق ہی سمجھا جانا چاہئیے - اس لئے جس وقت سے ہم اس پر بحث شروع کر رہے ہیں اس وقت سے میں سمجھتا ہوں ۲ گھنٹے ہونے چاہئیں - لیکن جناب نے فرما دیا ہے کہ دو گھنٹے ۱۱ بجے سے شمار ہوں گے - اب اگر اسطرح ہے تو میں آپکے توسط سے ایک گذارش کرتا ہوں کہ اگر ایک گھنٹہ وقت بڑھا دیا جائے کیونکہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے تو اس پر بحث کیجا سکے گی اور اس میں حرج کی کوئی بات بھی نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - آپ قائد ایوان کو منا لیجئے -

سردار صغیر احمد - اگر معزز ممبران ۱۱ بجے تشریف لے آتے تو کارروائی شروع ہو چکی ہوتی - انہوں نے خود اپنے حقوق کا تحفظ نہیں کیا -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - اگر ایک فاضل رکن ایک وقت پر کھڑے ہوں تو زیادہ بہتر ہوگا -

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں جناب کی توجہ پھر وزیر خزانہ کے ان الفاظ کیطرف مبذول کراتا ہوں کہ پریس کی آزادی کا داعی و نقیب ان سے زیادہ اور کوئی اس ملک میں نہیں ہے ۔ میں ان سے اپیل کرتا ہوں کہ اس دعوے کی عزت اور لاج رکھنے کے لئے وقت میں توسیع کر دی جائے ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر اعلیٰ ۔ میں جناب وزیر خزانہ کی حرف بحرف تائید کرتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ لیکن کیا وقت بڑھانے کے حق میں آپ نہیں ہیں ؟

ملک غلام ذہبی ۔ جناب سپیکر ۔ علامہ صاحب جیسے فاضل مقرر کو وقت لینے کی کیا ضرورت ہے ۔ وہ جن دعوں کی نمائش کرنا چاہتے ہیں اور بتانا چاہتے ہیں وہ اپنے الفاظ میں بیان کر دیں گے اور اس کا ہم سے جواب لے لیں گے ۔ وہ کونسی بڑی داستان ہے جس کے لئے وہ وقت مانگ رہے ہیں ۔ وہ اپنے الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں ۔ (قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ کی سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ آپ حکومتی بینچوں پر جا بیٹھے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایک فاضل رکن ایک وقت پر بولیں تو زیادہ مناسب ہوگا ۔ آپ تینوں اصحاب میں سے کون بول رہا ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اگر گستاخی نہ ہو تو میں کچھ عرض کروں ۔ جب آپ خود استفسار فرماتے ہیں کہ آپ میں سے کون بولے گا تو پھر ہر ایک بولے گا ۔ آپ خود فرما دیا کریں کہ فلاں بولے تاکہ وقت بچے ۔ (قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ میں نے تو کہا تھا کہ جنہوں نے بولنا ہے وہ بولتے نہیں ۔ (قہقہہ) خان امیر اللہ خان روکڑی صاحب کچھ فرمانا چاہتے ہیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکھڑی - جناب والا - میں لیڈر آف دی ہاؤس کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ میری طرف توجہ دیں تو میں ان کا نہایت مشکور ہونگا - جناب والا - اگر ہم آج تقاریر نہیں کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ پھر اخبارات کے وہ کالم جن کے اندر ایک قینچی کا نشان ہوتا ہے لوگوں کے ذہن کو زیادہ زہر آلود کر سکتی ہے .....

مسٹر سپیکر - آپ نے تقریر شروع کر دی - آپ نے اپنے وقت پر تقریر کریں - علامہ رحمت اللہ ارشد آپ اپنی تقریر جاری رکھیں -

کرنل محمد اسلم خان نیازی - پوائنٹ آف آرڈر - اپوزیشن نے بہت اچھا ڈرامہ کھیلا ہے -

مسٹر سپیکر - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے - کرنل صاحب ''ڈرامے'' کا لفظ موزوں نہیں ہے - آپ تشریف رکھیں -

(قطع کلامیاں)

کرنل محمد اسلم خان نیازی - جناب سپیکر - ہم پریس کے بالکل خیر خواہ ہیں -

مسٹر سپیکر - کرنل صاحب - آپ اپنی تقریر کے موقع پر تقریر کریں -

(قطع کلامیاں)

اگر آپ اپنی اپنی نشستوں پر نہیں بیٹھیں گے تو میں ہاؤس کو adjourn کر دوں گا - کرنل صاحب جب سپیکر بول رہا ہو تو اس وقت کوئی ممبر نہیں بولتا - علامہ رحمت اللہ ارشد -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب صدر - میں آج ایک نہایت ہی اہم موضوع پر اپنی گذارشات پیش کر رہا ہوں - پہلی بات جو میں گوش گزار کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کسی ملک یا قوم کی تہذیب اس کی ثقافت اور اس کے تمدن کے عروج و زوال کے لئے اس ملک کی صحافت ایک ایسا آئینہ ہوتی ہے جس سے بین الاقوام میں اس ملک کی جمہوریت اور اس ملک کے اندر قانون کی بالا دستی کو پرکھا جاتا ہے اور اس پر دو آرا نہیں ہو سکتیں کہ کسی جمہوریت کا تصور صحافت کی آزادی کے بغیر مکمل نہیں ہے - صحافت کی آزادی ہی ایک ایسا تصور ہے جو ملک کے اندر جمہوری اداروں کے فروغ اور

جمہوریت کی ترویج اور جمہوری زندگی کے استحکام اور بقا کیلئے بھی ضروری ہے -

مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ حکمران جماعت پر کبھی کوئی تنقید ہوئی تو نوے فیصدی اسکا جواب یہ دیا گیا کہ یہ تمام چیزیں ہمیں ورثے میں ملی ہیں - لیکن آج میں ان کی خدمت میں نہایت ادب و احترام سے گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ جو سلوک انہوں نے گزشتہ چھ مہینے کے اندر آزادی صحافت کے ساتھ کیا ہے - یہ کم از کم ان کو ورثے میں نہیں ملا - پہلا پہلا کارنامہ اس حکمران جماعت کا یہ تھا -

مسٹر رؤف طاہر—پوائنٹ آف آرڈر - . . .

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب والا- ان کے پوائنٹ آف آرڈر سے پہلے میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرونگا کہ یہ چیز طے ہو گئی ہے اور اس قسم کی باتیں ہوئی ہیں کہ یہ مسئلہ پوری طرح زیربحث نہ آئے - اس لئے - یہ لازمی اٹھیں گے - اس چیز کو آپ ملحوظ خاطر رکھیں -

مسٹر رؤف طاہر—جناب سپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ فاضل قائد حزب اختلاف کہہ رہے ہیں یہ واقعاتی طور پر غلط ہے - یہاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے اقتدار میں آنے کے ۲۷ گھنٹے بعد سب سے پہلے ''توائے وقت،، بند کیا تھا اسکے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب سپیکر-یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ میرے فاضل دوست نے میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کے متعلق یہ سوال اس وقت پوچھا ہے جب وہ آپ کی گورنمنٹ کے سفیر ہیں - جناب کو معلوم ہے کہ ان چھ مہینے کے اندر سب سے پہلے ''اردو ڈائجیسٹ،، ''پنجاب پنچ،، اور ''زندگی،، کے صحیفہ نگاروں کے ساتھ کیا ہوا اور یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ ان کا جو ردعمل تھا - جو اقدام تھا - اس کو عدالت عالیہ نے کیا قرار دیا - اب اس وقت عدالت عالیہ کے فیصلے کے بعد ان کو اپنی روش میں اپنے رویے میں یا کسی اور معاملے میں اقدام کرنے سے پہلے خاص طور پر صحافت کے متعلق کوئی اقدام اٹھانے سے پہلے احتیاط برتنی چاہیے تھی -

وزیر خزانہ—جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے حزب مخالف کے قائد سے یہ درخواست کرونگا کہ وہ اپنی تقریر میں اپنے اعتراضات کو صرف اسی حد تک محدود رکھیں جو پنجاب حکومت سے تعلق رکھتے ہیں ۔ جو معاملات مرکزی حکومت سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اگر ان پر بحث کی جائے گی اور الزام صوبائی حکومت پر لگایا جائے گا تو یہ ہرگز مناسب نہیں ہوگا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب والا ۔ میں نے صوبائی حکومت کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا ہے ۔ حضور والا ۔ میں نے تو حکمران جماعت کے متعلق کہا تھا ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر—I uphold the objection of the Finance Minister ۔ اس ایوان میں ایک خاص موضوع پر ساری بحث ہو رہی ہے ۔ یہ جنرل ڈیکشن نہیں ہے ۔ موضوع بحث یا تو پنجاب گورنمنٹ کے وہ احکامات ہیں جو اخباروں سے متعلق ہیں یا پھر گورنمنٹ کی پالیسی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب والا ۔ میں صرف یہ پس منظر عرض کر رہا تھا کہ اب تازہ کارنامہ ان کا یا اس حکومت کا یہ ہے اور میری رائے میں صحافت کی آزادی کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ''نوائے وقت،، جیسے عظیم اور قابل قدر اخبار سے ساٹھ ہزار روپے کی ضمانت طلب کر لی گئی ہے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ نوائے وقت نے صحافت کو کاروبار بنایا ہوا ہے ۔ میاں مشتاق احمد گورمانی کے زمانے میں لاکھوں روپے کی زمین کوڑیوں کے مول لے لی ۔ کیا یہ صحافت ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں جناب کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ نوائے وقت کے خلاف یہ جو اقدام کیا گیا ہے یہ میاں مشتاق احمد گورمانی کے وقت کا اب کیا گیا ہے ؟

مسٹر رؤف طاہر ۔ بات یہ ہو رہی ہے کہ صحافت کو کاروبار نہیں بنانا چاہئے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں آپ کی خدمت میں یہی عرض کر رہا ہوں ۔ کہ آپ کو تقریر کا موقع ملے گا ۔ آپ بڑے آرام اور سکون سے میرے خیالات کا جواب دے سکتے ہیں ۔

میاں خان محمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے معزز ممبر سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس ایوان کو غلط اطلاع نہ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب آپ کو وقت ملے گا تو آپ اس کی تردید کر دیں ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ساٹھ ہزار روپے کی ضمانت طلب کر لی ہے یہ چیز ہر گز نہیں ہے ۔ ایسے احکامات قطعاً جاری نہیں ہوئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ ابھی تو قائد ایوان بھی تقریر کریں گے ۔ آپ قائد حزب اختلاف کی تقریر میں بار بار پوائنٹ آف آرڈر کر رہے ہیں تو قائد ایوان کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ دھمکی نہ دیں ۔

Mirza Tahir Beg :—I would request the honouurable Member, through you, to withdraw the threat given to the Chief Minister and the Speakar. This cannot be tolerated at any expense The ratio is one to four and the consequences are well-known to the Member.

سید قابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ دیدہ دانستہ طور پر تقریر میں رکاوٹ ڈالی جا رہی ہے تاکہ آزادی ضمانت کے خلاف اقدامات کو زیر بحث نہ لایا جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپکی وساطت سے اپنے ساتھیوں سے گذارش کروں گا کہ وہ صرف اس وقت حزب مخالف کی تقریر پر اعتراض کریں جب وہ غلط بیانی کریں اس کے علاوہ کوئی اعتراض نہ کریں ۔ لیکن اگر یہ بار بار غلط بیانی سے کام لیں گے تو پھر ہم مجبور ہونگے ۔

جناب والا - ہمیں یہ دھمکی دی گئی ہے جب ہمارے قائد کی تقریر ہوگی تو ان کو بھی اس طرح سے ٹوکیں گے - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ نہ غلط بیانی سے کام لیں گے اور نہ ہمارے دوستوں کو مداخلت کرنے کوئی جواز ہوگا -

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا ! میں فاضل وزیر خزانہ سے کہنا چاہتا ہوں کہ جب آپ نے اپنا حق سپیکر صاحب سے تسلیم کرا لیا ہے کہ آپ کی طرف سے بھی تقاریر ہونگی تو اگر میں کسی غلط بیانی سے کام لونگا کوئی غلط بات کہوں یا کوئی ایسی بات کہوں جس سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہو تو آپ کو حق ہے کہ آپ اپنی تقریر میں اسکی وضاحت فرمادیں اور وہ بھی ریکارڈ پر آجائیگا -

جناب والا - اس ملک کا کون دانشور ، اس ملک کا کون صحافی، اس ملک کا کون ذی علم آدمی - اور کونسا اخباربین ہے جو نہیں جانتا کہ نوائے وقت کی خدمات پاکستان کی تخلیق اور پاکستان کی تخلیق کے بعد جمہوری روایات کی ترویج کے لیئے کتنی زیادہ اہم ہیں -

مسٹر رؤف طاہر — پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر ! تو نوائے وقت کے بارے میں بار بار غلط بیانی کی جاتی ہے - علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب بخوبی جانتے ہیں کہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ کے بعد نوائے وقت نے ایسے مضامین اور اداریے لکھے! جن سے یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ اسلام میں اپوزیشن کا کوئی مقصد اور وجود نہیں ہے -یہ ہے نوائے وقت کا کردار جو جمہوریت کے بارے میں رہا ہے -

مسٹر سپیکر — آپ یہ ساری باتیں اپنی تقریر میں کہہ سکتے ہیں -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Please maintain the decorum of the House.

خان امیر عبداللہ خان روکڑی — جناب والا - نکتہ اطلاع جناب والا - یہ اطلاع لینا چاہتا ہوں کہ ابھی بہت سے مقررین نے بولنا ہے - میرے بھائی صرف لفظ نوائے وقت، سے ہی الر جک ہوگئے ہیں تو ہمیں بتا دیا جائے تاکہ ہم کسی اور دوسری چیز کا نام لیں -

مسٹر جاوید حکیم قریشی — جناب والا - میں آپ کی وساطت سے اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام معزز اراکین سے درخواست کرونگا کہ وہ اس ایوان کے تقدس اور وقار کا خیال رکھیں - لیکن ساتھ ہی ساتھ حزب اختلاف کے معزز رکن جناب خان امیر عبداللہ خان روکڑی صاحب جو نوائے وقت کی طرف سے سینہ تان کر آگے آئے ہوئے ہیں - ان کی خدمت میں گذارش کرونگا کہ کنونشن لیگ کے زمانے میں یعنی ان لوگوں کے زمانے میں نوائے وقت اور اردو اخبارات کے ساتھ کیا سلوک ہوتا رہا ہے آج جو آپ اسکی حمایت کر رہے ہیں اپنا زمانہ یاد کیجیئے -

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا - میں گذارش کر رہا تھا کہ یہ میری اپنی رائے ہے - ہو سکتا ہے کہ وہ اس رائے سے اختلاف رکھتے ہوں - انہیں بھی وقت ملے گا وہ اسکی تردید کر سکتے ہیں - یہ تو میری رائے ہے -

مسٹر رؤف طاہر - میں آپکی قدر کرتا ہوں کیونکہ آپ ۱۹۵۸ سے پہلے ہی اپوزیشن میں رہے ہیں آپ یہ بتائیں کہ پاکستان بننے کے بعد کیا نوائے وقت یہ ثابت نہیں کر تا رہا کہ آپوزیشن اسلام کے اصولوں کے منافی ہے - اس بات کا آپ جواب دیں -

وزیر مالیات — جناب والا - چونکہ جناب روف طاہر کے سوال پر آپ اعتراض نہیں کیا اسلئے میں آپکی اجازت سے اس میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں ,,نوائے وقت،، نے یہ کہا تھا کہ اپوزیشن کا اسلام میں کوئی جواز نہیں کیا یہ نوائے وقت نہیں تھا جس نے —

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر — مجھے بات سننے دیں -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order please. Do not try to substitute for him. He is the senior most Member of the cabinet present here today. He is in possession of the House. They should realise that he is now acting as the Leader of the House. They should respect him. (nois) Please take your seats.

Mirza Tahir Beg: This is not the decorum of the House. I would request that the decorum of the House should be maintained.

وزیر خزانہ - جناب والا - میں مسٹر روف طاہر کے سوال میں ایک اضافہ کرنا چاہتا ہوں - کہ جہاں نوائے وقت کے اس کردار کا جواب دیا جائے اس میں ہمیشہ اس موقف کو اچھالا گیا کہ سلام میں آپوزیشن کو اجازت نہیں دیتا - وہاں میں ان جمہوریت کے نقیب اور ترجمان جو یہاں بیٹھے ہیں ان سے سوال پوچھتا ہوں - کہ کیا یحیی خان کے دور میں نوائے وقت نے یہ اداریہ نہیں لکھا تھا -

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں فاضل وزیر خزانہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا ان کے صدر محترم نے یہ نہیں کہا تھا کہ ملک کے اندر One Party rule ہونا چاہیے میں نوائے وقت کا ہمیشہ سے پڑھنے والا ہوں - میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اس نے یہ لکھا ہو کہ آپوزیشن کا وجود اسلام میں غیر ضروری ہے - میں یہ جانتا ہوں کہ جب میرے بھائی قید ہوئے تھے - تو ان کی خبر ما سوائے نوائے وقت کے اور کسی اخبار نے نہیں دی تھی -

(قطع کلامیاں)

جناب والا - میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہی صورت حال رہی تو ہمیں کوئی دوسرا اقدام کرنا پڑے گا -

(قطع کلامیاں)

جناب والا - آپ نے تمام تحاریک التوا مجتمع کر دی تھیں اس پر بھی آ رہا ہوں ,,ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں،، - ہمیں یہ گلہ نہیں کہ نوائے وقت کو بند کر دیا گیا ہے جو قائد اعظم کے نظریات کا امین ہے - لیکن انہوں نے تو اپنے ٹرسٹ کے اخبارات پر بھی ٹرسٹ نہیں کیا - امروز پر بھی قدغن لگا دی ہے - ان کے متعلق کیا فرمائیں گے -

وزیر اعلیٰ - پوائنٹ آف آرڈر - میں محترم قائد حزب اختلاف کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو اظہار وجوہ کے نوٹس دیے گئے ہیں - بند نہیں کئے گئے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - میں یہی عرض کر رہا تھا کہ ان اخبارات کو جن کی حب الوطنی - جن کی وفاداری - جن کی تاریخ - جن کا ماضی بے داغ ہو ان سے ساٹھ ہزار روپے طلب کرنے کے لئے

اظہار وجوہ کا نوٹس دینا ہی تحریک التوا کا باعث بنا ہے - میں اس سلسلے میں عرض کر رہا تھا - کہ صرف نوائے وقت کے ساتھ ہی یہ معاملہ نہیں نہیں ہوا یہ بڑی عجیب بات ہے کہ یہ پرچہ میرے سامنے ہے - جس کو اظہار وجوہ کا نوٹس دیا گیا اسی پرچے کے اندر جناب وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خان کا بیان بھی درج ہے - کہ حکومت کراچی میں خون خرابہ روکنے میں ناکام ہو گئی ہے -

وزیر قانون - جناب والا - قائد حزب اختلاف وقت ضائع کر رہے ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں ان سب وزراء کا احترام کرتا ہوں، لیکن جب وزیر داخلہ یہ کہتے ہیں تو میں پوچھتا ہوں کہ اگر ملک کے اندر سکون و عافیت ہے اور کوئی معاملہ پیش نہیں آیا تو پھر یہ خون خرابہ کیسا - پھر خون کس کا سڑکوں پر بہہ رہا ہے - کیا ملک معراج خالد صاحب میرے فاضل قائد ایوان جن کا کم از کم زبان اور دل میں فاصلہ نہیں ہے - اور میں ان کی بڑی عزت کرتا ہوں کیا وہ کراچی سے واپسی کے بعد اس بات سے انکار کر سکتے ہیں - کہ قتل و غارت گری واقعی کراچی اور سندھ میں نہیں ہوئی - پھر صرف ,,امروز،، ملتان کو نوٹس ملا ہے اور ,,امروز،، لاہور کو نوٹس نہیں ملا - میں جناب سپیکر آپ کی توسط سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب مہاجروں اور پنجابیوں کے لٹے پٹے قافلے بہاول پور اور ملتان پہنچے - اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ان کا حال زار کیا ہے - ٹرسٹ کے اخبار ہوتے ہوئے بھی کیا کریں کیا ان حقائق سے اعماض برتا جا سکتا ہے - اور راہ فرار اختیار کی جا سکتی ہے - پھر میرے دوست مسٹر روف طاہر کو اعتراض کی گنجائش نہیں ہو گی - کہ متحدہ ہندوستان کے اندر لاہور کے بعد سب سے بڑا اخبار ,,جنگ،، تھا جس نے پاکستان کی حمایت کی تھی - جس کا دفتر دہلی میں جل کر راکھ ہو گیا تھا - وہ بمشکل جان بچا کر پاکستان پہنچا - اس نے اس ملک کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں دیں - اس ,,جنگ راولپنڈی،، کو بھی آپ نے نوٹس دے دیا ہے - کیا یہ آزادی صحافت پر وار نہیں ہے - پھر میں اس کے ماضی کی طرف واپس آتا ہوں - جناب سپیکر - آمریت کے اس دور میں جس کا بار بار حکمران جماعت حوالہ دیتی ہے - اس دور میں اور ملت کے الیکشن میں حمایت کرنے والے کون لوگ تھے - کون کون سے اخبار تھے جنہوں نے حمایت کی تھی - اور کون کون تھے جنہوں نے

مخالفت کی تھی - وہ اخبار صرف ,,نوائے وقت،، تھا جس نے حمایت کی تھی -

مسٹر رؤف طاہر - پوائنٹ آف آرڈر - میں علامہ صاحب کی اطلاع کے لئے پورے وثوق اور ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ مادر ملت کے الیکشن کے سلسلے میں جو مواد ,,نوائے وقت،، میں چھپتا تھا اس کے پیسے لئے جاتے رہے ہیں اور بغیر پیسوں کے وہ نہیں چھاپا گیا تھا -

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا - میرے دوست ایسی بات کرتے ہیں جو صریحا غلط ہوتی ہے - کیا مادر ملت کے پاس روپے زیادہ تھے کہ ,, نوئے وقت،، خریدا جا سکتا تھا اگر خرید و فروخت کا معاملہ ہوتا تو ,, نوائے وقت ،، کو صدر ایوب خرید لیتے -

مسٹر رؤف طاہر — جناب سپیکر - غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے - میں اس زمانے میں متحدہ حزب اختلاف مغربی پاکستان کا چیئرمین تھا - مجھے یہ پتہ ہے کہ نوائے وقت نے پیسے لینے کے لئے مجبور کیا - لیکن متحدہ حزب اختلاف کے پاس پیسے نہیں تھے - کہیں نہ کہیں سے انتظام کرنا پڑتا تھا - لیکن یہ بھی ریکارڈ کی بات ہے کہ ,, کوہستان ،، جو کنونشن لیگ کا پرچہ تھا اس نے پیسے نہیں لئے تھے -

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید — حزب اختلاف میں میں بھی تھا - ہم نے کوئی پیسہ نہیں دیا تھا - رؤف طاہر صاحب نے اپنی جیب سے پیسے دیئے ہونگے - میں یہ قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں - ,, نوائے وقت،، نے قوم اور ملک کی بے لوث خدمت کی ہے -

مسٹر رؤف طاہر — یہ متحدہ حزب اختلاف مغربی پاکستان کے بالکل رکن نہیں تھے - وہاں پر چوہدری محمد حسین چٹھہ تھے - یہ غلط بیانی کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر — میں آنریبل ممبران کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس کو مناظرے میں تبدیل نہ کیا جائے - جن کو

قائد حزب اختلاف کی تقریر پر یا جن ممبران کو کسی بات سے اختلاف ہو تو وہ نوٹ لکھ لیں ۔ اگر انہیں تقریر کا موقع ملے تو وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں ۔

مسٹر رؤف طاہر — جناب والا میں سمجھتا ہوں کہ وقت ختم ہونے والا ہے ۔ لہذا جو سوالات ان کی تقریر سے پیدا ہوتے ہیں ۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر — یہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ پورے بہاول پور ڈویژن کے اندر میں مادر ملت کا پولنگ ایجنٹ تھا ۔ میں حالات کو بہتر سمجھتا ہوں کہ ہم نے غریب کارکنوں نے کس طرح روپیہ اکٹھا کیا اور کس طرح سے الیکشن لڑا ۔

مسٹر رؤف طاہر — مجھے اس سے اتفاق ہے ۔ بات "نوائے وقت" کی ہو رہی ہے ۔ متحدہ حزب اختلاف کے پاس روپیہ نہیں تھا مجھے نوائے وقت کے جو ورکنگ جرنلسٹ ہیں ان سے کوئی عناد نہیں ہے ۔ بلکہ ان کے مالکان نے مجبور کیا کہ روپیہ اکٹھا کرکے لائیں ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر اعلیٰ — جناب والا ۔ میں ایک گزارش سارے دوستوں کی خدمت کرنی چاہتا ہوں ۔ جناب والا ۔ آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ یہاں مناظرہ نہیں ہونا چاہئے ۔ در اصل یہاں مناظرہ ہی ہوتا ہے لیکن اس کے کچھ آداب ہیں ۔ مجھے یہ نہایت ہی ناخوشگوار فرض ادا کرنا پڑتا ہے کہ جیسا کہ آپ نے اس کا اظہار فرمایا ہے اگر ہم نے کسی نتیجے پر پہنچنا ہے تو حکومت اس امر کی ضرورت محسوس کرتی ہے کہ حزب اختلاف کے دوستوں کی طرف سے ان کا موقف پیش کیا جائے تاکہ ہم اس کے جواب میں کچھ عرض کر سکیں ۔ تو یہ ہماری ضرورت ہے ۔ یہ ہم چاہتے ہیں ۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ قائد حزب اختلاف یا دوسرے ممبران اس محدود وقت میں جو کچھ بھی فرمانا چاہیں ان کو سن لیا جائے اور ہمیں یقین ہے کہ ہم ان کو شافی جواب دیں گے ۔ ہمارے پاس جواب موجود ہے ۔ اس لئے

میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس وقت سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور جو کچھ وہ فرماتے ہیں سن لینا چاہیئے -

حاجی محمد سیف اللہ خان — پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا - قانون اور قواعد بالکل واضح ہیں - اس میں طریق کار مندرج ہیں - مگر ہمیشہ یہ ہوتا رہا ہے کہ سب ہونے کے بعد جب ہماری باری آتی ہے تو قائد ایوان اپنی پارٹی کو کھلی چھٹی دے دیتے ہیں اور جب ان کی باری آنے لگتی ہے تو پھر تقریر کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں - یہ طریق کار بالکل غلط ہے اور یہ پہلی دفعہ نہیں ہو رہا بلکہ ہمارے حقوق پر اس سے پہلے کئی دفعہ ڈاکہ پڑتا رہا ہے - ہمارے وقت میں پورا ہنگامہ کرایا جاتا ہے - جب ان کی باری آنے لگتی ہے تو پھر وہ تبلیغ کرتے ہیں کہ یوں نہیں ہونا چاہیئے اور یوں نہیں ہونا چاہیئے - آپ قانون اور قواعد کی پابندی کرائیں اور یہ ہر ایک کے لئے ہونا چاہیئے -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر — میں یہ امر واضح کر دوں کہ کافی پوائنٹ آف آرڈر اٹھائے گئے ہیں جن میں کچھ متعلقہ تھے اور کچھ غیر متعلقہ تھے - پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے اور مقرر کی تقریر کے دوران مداخلت کرنے میں کوئی ۲۲ منٹ لگے ہیں - میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آج ایوان کی کارروائی میں ۲۲ منٹ کی ایزادی کر دوں گا -

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا - وہ حکمران جماعت جو دوسری حکومتوں کے استحصال کے خلاف نعرے لگا کر اس ایوان میں اقتدار پر پہنچی ہے - اس کی طرف سے یہ اقدامات کہ وہ اخباروں کا استحصال شروع کر دیں - نہایت ہی افسوسناک ہے - جناب والا - واقعات کی ترتیب سے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ طے کرلیا گیا ہے کہ پنجاب کے اندر پنجاب کا نام اس لئے لے رہا ہوں کہ پنجاب ہی کا نام لے سکتا ہوں - ورنہ واقعہ یہ ہے کہ پورے ملک کے اندر وہ صحافت جو آزاد صحافت کہلاتی ہے ان کے کہنے میں نہیں ہے - جو یہ حکومت ان کو خبریں دیتی ہے جو ان کے حق میں بات ہوتی ہے وہ یہی اخبار نویس لکھتے ہیں - لیکن ان کے احکام تعمیل نہیں کرتے اور ان پر تنقید کرتے ہیں - اگر ان تمام کو بند کر دیا جائے تو یہ کتنا بڑا المیہ ہے - کتنی بڑی شرم ناک بات ہے کہ

وہ آزادی جو انگریز نے ہمارے اپنے غلامی کے دور میں صحافت کو دی تھی آج وہ آزادی کالے قوانین کے تحت سلب کی جا رہی ہے - آج میں پھر اس بات کو دہراتا ہوں کہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے بعد اس جماعت کو محتاط ہو جانا چاہیئے تھا - لیکن آج آپ نے اخبار میں بھی پڑھا ہوگا کہ پھر تین پرچوں کے ڈیکلریشن منسوخ کر دیئے گئے ہیں - آخر یہ کیا چاہتے ہیں ؟ ان کی طلب کیا ہے ؟ یہ کیوں اتنے حساس ہو گئے ہیں کہ ان پر تنقید نہ کی جائے ؟ میں گزشتہ سولہ اٹھارہ سال سے اس طرف بیٹھا رہا ہوں اور اس طرف حکومتیں بیٹھی رہی ہیں - ہم تنقید کرتے رہے ہیں اور سنتے رہے ہیں - آج میں یہ بات وثوق سے کہنے کے قابل ہوں کہ میں صدر ایوب کی آمریت کے ساتھ شدید ترین نفرت کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صحافت کے متعلق انہوں نے جو کارنامے سرانجام دیے ہیں وہ بے حد سیاہ کارنامے ہیں - کیا حکومت یہ سمجھتی ہے کہ ان اخباروں کی بندش کے بعد ملک اور صوبوں میں درجہ بدرجہ عافیت ہو جائے گی ؟ اصل اصول یہ ہے کہ صحافت اگر آزاد ہو ، اس پر کوئی قدغن نہ ہو ، وہ آزادی کے ساتھ اظہار رائے کر سکے اور خبریں دے سکے تو ملک کے اندر امن بھی قائم رہتا ہے اور خفیہ باتوں اور ریشہ دوانیوں سے بھی ملک محفوظ رہتا ہے - اگر صحافت کی آزادی کو ختم کر دیا جائے تو پھر خفیہ ریشہ دوانیاں خفیہ گفتگوئیں اور خفیہ معاملات زیر زمین شروع ہو جاتے ہیں اور ان کا انجام نہایت افسوسناک ہوتا ہے -

جناب والا - آزادی صحافت کے بغیر جمہوری زندگی کا کوئی تصور پایہ تکمیل کو نہیں پہنچا - اگر جنگ - نوائے وقت اور امروز کی بندش سے حکومت کے مسائل حل ہو سکتے ہیں تو یہ حل کر لیں - لیکن میں اپنی پارٹی کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ ان اخبارات کی آزادی کے لئے اگر ہمیں قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلنا پڑیں تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں - ہم آزادی صحافت کے لیے ہر قربانی دیں گے اور آئندہ آنے والی حکومتوں کے لیے بھی یہ مثال چھوڑ جائیں گے کہ حزب اختلاف کا ہمیشہ یہ کردار رہا ہے کہ وہ آزادی صحافت کی چوکیداری کرے -

چونکہ وقت ہے اور بھی اصحاب نے بولنا ہے اس لیے میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں - شکریہ !

مسٹر رؤف طاہر — (لاہور ۱۰)—جناب سپیکر - آزادی صحافت کے بارے میں جناب علامہ رحمت‌اللہ ارشد صاحب نے کافی روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے - لیکن میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جن اخبارات کا بار بار نام لے رہے ہیں ان میں سے نوائے وقت کے مالکوں نے ۱۹۴۷ء کے بعد ایسی پالیسی وضع کی تھی اور مسلسل ایسا پراپیگنڈہ کیا تھا کہ میاں افتخارالدین کے اخبار ''پاکستان ٹائمز'' اور ''امروز'' کو بند کیا جائے ان کے اشتہارات کو بند کیا جائے - اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آزادی صحافت کے سلسلے میں نوائے وقت کا ۱۹۵۸ء سے پہلے جو رول رہا ہے ، اس کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے - اس ضمن میں ان کو یاد بھی ہو گا ''پاکستان ٹائمز'' اور 'امروز' کس کے پراپیگنڈے کے ذریعے سے ایوب خان نے بند کیے تھے ؟ وہ ہے نوائے وقت اخبار—

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب والا - انہوں نے آپ کی وساطت سے مجھ سے سوال پوچھا ہے کہ نوائے وقت کے متعلق جو تاثر دیا گیا تھا وہ میں نے آج دے دیا ہے - مجھے یہ پتا نہیں کہ ۱۹۵۸ سے پہلے ان کا رویہ کیا رہا ہے - البتہ مجھے یہ پتا ہے کہ معزز ممبر آزاد پاکستان پارٹی میں تھے اور ان کی سیاست کی تعریف یہ ہے کہ جب تک ممبر نہ تھے تو اپوزیشن میں رہے اور جب ممبر ہو گئے تو حزب اقتدار کے ساتھ بیٹھے ہیں -

مسٹر رؤف طاہر —جناب سپیکر - آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آزادی صحافت ، sovereignty اور جمہوریت ان تینوں کا آپس کا چولی دامن کا ساتھ ہے - اور امریکہ آپ کے عظیم رہنمائے سیاست کی طرف نظر دوڑائیے جس کا نام ابراہام لنکن تھا ، جسے Father of Democracy and Liberty کہتے ہیں ، انہوں نے اپنے زمانے میں Northern اور Southern States کے جھگڑے کے سلسلے میں تین اخبارات کو بند کر دیا تھا -

(قطع کلامیاں)

جناب والا- میں اس مغربی جمہوریت کا ذکر کر رہا ہوں جس کا آپ یہاں پر شور مچا رہے ہیں میں اس شخصیت کا ذکر کر رہا ہوں جسے Father of liberty and Father of Democracy کہتے ہیں جو یہ کہتا تھا Government of the people, bythe people and for the people.

مسٹر خورشید انور—گذارش یہ ہے کہ رؤف طاہر صاحب کو جھوٹ بولنے سے روکا جائے - ان کو کیا ہو گیا ہے - ہر غلط کام ان کے ذمے لگا دیا جاتا ہے - ان کو کیا ملے گا ؟

مسٹر سپیکر—میاں صاحب آپ تشریف رکھیں -

میاں خورشید انور—ہم آپ کا حکم مان لیتے ہیں - مگر رؤف طاہر صاحب بڑی غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں - وہ ہمیشہ ترقی پسند رہتے ہیں اور آج یہاں بیٹھے امریکہ کی مثالیں دے رہے ہیں - میں تو یہ کہوں گا کہ—تیری ہر متیا بدنامی موتیاں دے لونگ والیے -

مسٹر رؤف طاہر—جناب سپیکر- کیا میں اس بات پر جو کہ فاضل رکن نے کی ہے ، ان کی عقل اور ان کے علم کا ماتم کروں ؟ ابراہام لنکن وہ شخصیت ہے جس کے نام کو صرف مغربی دنیا کے مفکروں نے ہی نہیں ، بلکہ اشتراکی ملکوں کے مفکروں اور دوسرے لوگوں نے بھی اس کو خراج عقیدت پیش کیا - ابراہام لنکن جس نے امریکہ میں آزادی کی شمع روشن کی ، جس نے مغربی دنیا کو جمہوریت کا طرز زندگی سکھایا ، میں اس کی بات کر رہا ہوں جس کے بارے میں اشتراکی رہنما بھی چپ نہ ہوئے بلکہ اس کی جدو جہد آزادی اور اس کی جمہوریت کے علم بردار رہے -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی—پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں اردو دان نہیں ہوں اگر مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے تو مجھے معاف کر دیں -

جناب والا میں اپنے فاضل دوست رؤف طاہر صاحب کی خدمت میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ وہ متعلقہ بحث کی طرف توجہ رکھیں وہ امریکہ میں نہ چلے جائیں -

مسٹر سپیکر—آپ side remarks کی طرف توجہ نہ دیں اور اپنی تقریر جاری رکھیں -

مسٹر رؤف طاہر—جناب سپیکر - میری مراد یہ ہے کہ جو آزادی صحافت اور جس قسم کی جمہوریت اس ملک میں قائم ہے یا یہ جمہوریت اور آزادی صحافت کا تصور جو اس ملک میں پیش کیا جا رہا ہے وہ مغربی طرز کا ہے - وہ امریکہ سے لیا ہوا ہے - وہ یورپ سے لیا ہوا ہے لہذا ان لوگوں کو جن لوگوں کی جمہوریت کی یہ بات کرتے ہیں ان کا حوالہ دینا ایک ضروری امر ہے -

جناب سپیکر - شکاگو ٹائمز نے جب امریکہ کی شمالی اور جنوبی ریاستوں کی یونین کے خلاف کچھ لکھا .....

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ہمیں اٹک کے پار اور ادھر صادق آباد سے آگے نہیں جانے دیا جاتا لیکن وہ شکاگو اور امریکہ پہنچے ہوئے ہیں اور آپ اعتراض نہیں کر رہے ہیں - اگر ہم اپنے ملک کی بات کرتے ہیں تو ہمیں ٹوک دیا جاتا ہے لیکن یہ امریکہ اور شکاگو پہنچ جاتے ہیں - یہ سامراجیت تک پہنچ جاتے ہیں اور انہیں کوئی ٹوکتا تک نہیں - یہ اپنے ملک کی بات کریں یہ پنجاب کی حد تک رہیں -

مسٹر سپیکر - یہ اعتراضات کا وقت بھی ان کی تقریر میں شامل ہوتا چلا جائے گا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - اگر انہیں اجازت دیتے ہیں تو ہمیں بھی آپ اجازت دیں ہمیں تو اٹک کے پار نہیں جانے دیتے -

سید ذاکر الحسن - ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

مسٹر سپیکر - صبح سے یہ ایوان شعر کا منتظر تھا -

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میرے دوست کو غلط فہمی ہوئی ہے - وہ آزادی صحافت کو مغربی طرز کی آزادی صحافت لے رہے ہیں لیکن میں آزادی صحافت کا وہ مفہوم لے رہا ہوں جو میرے مرشد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا -

"بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے"

میں اس آزادی صحافت کی بات کرتا ہوں -

وزیر خزانہ - پوائنٹ آف انفرمیشن - جناب والا - جب ذکر نبی پاک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آ گیا ہے تو میں جناب علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب سے آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط افواہیں پھیلانے کے بارے میں بھی کچھ فرمایا ہے یا اس سے انہیں کھلی چھٹی دی ہے -

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ انہوں نے چونکہ اس کے متعلق پوچھا ہے اس لئے میں عرض کرتا ہوں - - - - - - - -

مسٹر سپیکر ۔ میں نے ان سے پوچھنا کاٹ دیا ہے ۔

(قہقہہ)

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا اخبار خبر کی جمع ہے - الخبر ما یحتمل الصدق والکذب ،،خبر وہ ہے جس کا احتمال سچائی کا بھی ہے اور غلطی کا بھی - اس کو خبر کہتے ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا کس جرم کے سلسلہ میں نوٹس دیئے گئے ہیں - وہ نوٹس غلط خبر کے سلسلہ میں نہیں ہیں بلکہ صحیح خبروں کے چھاپنے کے سلسلہ میں نوٹس دیئے گئے ہیں - کیا حقیقت کو چھاپنے والوں کے خلاف بھی کوئی قدم اٹھایا گیا ہے اور کیا اسلام اسکی اجازت دیتا ہے - کیا اس چیز کی پابندی ہے کہ وہ سچ کیوں بولتے ہیں اور وہ حقیقت کو آشکار کیوں کرتے ہیں -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: The House is called to order.

آرڈر—آرڈر

مسٹر سپیکر ۔

خان محمد ارشد خان — جناب سپیکر — میں آپ کی وساطت سے وہ پرچہ دکھانا چاہتا ہوں جس میں یہ خبر چھپی ہے جس کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یہ سچی ہے - میں اس کو ثابت کرکے دکھاؤں گا کہ خبر جھوٹی ہے - میرے پاس ۱۳ جولائی کا اخبار ہے - - - - - - - - - -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر رؤف طاہر آپ اپنی تقریر جاری رکھیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس ایوان کے اندر وہ ممبر صاحبان موجود نہیں تھے - جو سندھ کے دورہ کے بعد تشریف لائے تھے اور جنہوں نے کہا تھا کہ وہاں سب کچھ ٹھیک ہے -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Mr. Rauf Tahir may please continue.

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر میں یہ کہہ رہا تھا کہ امریکہ میں جب شمالی جنوبی ریاستوں کے درمیان اتحاد کے خلاف اور

فیڈرل گورنمنٹ کے خلاف یعنی امریکن ریاستوں کے اتحاد کے خلاف وہاں کے پرچوں نے مضامین لکھے تو وہاں ابراہم لنکن جیسے جمہوریت کے علمبردار اور آزادی کے پرستار نے بھی یہ ضروری سمجھا اور قومی آزادی کے تحفظ کے لئے اور اپنے ملک کی بقا کو قائم رکھنے کے لئے ایسے اقدامات اٹھائے - اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آج ہم جن حالات سے گذر رہے ہیں حزب اختلاف کے دوست بھی ان کو اچھی طرح سے جانتے ہیں -

جناب سپیکر - میں اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے آخر میں یہ کہوں گا کہ sovereignty اور آزادی صحافت ان دنوں میں توازن رہنا چاہئے - آزادی صحافت کا مفہوم ہوتا ہے کہ اس ملک کی integrity برقرار رہے کیونکہ نہ تو اس کو ختم کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے اور نہ ہی ابراہم لنکن جیسے مشہور جمہوریت پسند نے اس کی اجازت دی ہے - - - - - -

مسٹر محمد افضل حیات خان - جناب والا ,,ابراہم،، لنکن کس صدی میں ہوئے ہیں ؟

Mr. Speaker: Don't express your ignorance in this House and don't play with Islam. Take your seat when I am speaking.

میں آپ کو اس امر کی اجازت نہیں دے سکتا آپ نے ابراہم لنکن کے نام کو ایک پیغمبر کے نام کے ساتھ ملا دیا ہے -

Please withdraw what you have said. I can't permit that in this House. There is limit and I will have to name you if you will behave in this manner.

Mr. Mohammad Afzal Hayat: I withdraw Sir.

مسٹر سپیکر - راجہ جمیل اللہ خان -

راجہ کرنل جمیل اللہ خان - (گوجرانوالہ ۸) جناب سپیکر میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ابراہم لنکن نے یہ کہا ہے

"government of the people, for the people and by the Peoples Party."

لیکن آجکل اس کا مفہوم یہ لیا جا رہا ہے -

"government of the Peoples Party, for the Peoples Party and by the Peoples Party."

جناب والا - میں صحافت کے متعلق یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ آج کل ان دنوں ملک میں انتشار ہے بدنظمی ظلم تشدد کا دور دورہ ہے

ہے اور اسکی نشان دہی کرنا ہر حق گو اور بے باک آدمی کا فرض ہے - جب وہ اپنی حق گوئی کا مظاہرہ کرتا ہے تو اسکو دشمن گردانا جاتا ہے - آج اس طرف بیٹھے ہوئے وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ ہمارے میہمان کو دشمن e:plo.t کرنا چاہتے ہیں - یہاں دشمن کوئی نہیں ہے صرف حق گوئی کی سزا دی جا رہی ہے - حالانکہ وزیر خزانہ صاحب نے فرمایا تھا کہ ہم پنجاب میں وہ نوجوان پیدا کرنا چاہتے ہیں جو کہ حق گوئی اور بے باکی کے لئے زندہ رہیں اور اسکے لئے جینا اور مرنا سیکھیں - جناب والا - اسکا صلہ یہ مل رہا ہے کہ تین اخبارات جنہوں نے حقیقت سے پردہ اٹھایا ہے ان سے ضمانتیں طلب کرلی گئی ہیں - جو ممبر صاحبان یہاں سے گئے تھے ان کے بیانات پڑھنے کے بعد میں نے تاثر لیا ہے یہ کہ جیسے سندھ میں کچھ ہوا ہی نہیں ہے لیکن محترم وزیر اعلی صاحب نے فرمایا ہے کہ وہاں سے جو مہاجر آئیں گے پنجاب میں ان کی آبادکاری کا انتظام کیا جائیگا - یا ان کا بیان سچا ہے یا یہ حقیقت ہے کہ وہاں سے جو مہاجر آ رہے ہیں وہ تباہ ہو رہے ہیں - ان اخبارات کو سزا کیوں دی جا رہی ہے - ان اخبارات کو کیوں کیا جا رہا ہے کہ جھوٹ بول رہے ہیں - حضور والا میں اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انتشار کیوں ہے اس کی وجوہات دو ہیں - ایک یہ کہ -

وزیر اعلی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - یہاں تو اخبارات سے متعلق بات ہو رہی ہے - انتشار کیوں ہے ؟ اسکی وجوہ کیا ہیں ؟ انتشار کی صورت کیا ہے ؟ ظاہر ہے یہ سب چیزیں زیربحث نہیں لائی جا سکتی ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - کرنل صاحب واقعات کی ترتیب کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں - انتشار اور فسادات وہاں ہوئے ہیں اور خبریں یہاں چھپی ہیں - ایکشن آپ نے ان اخبارات کے خلاف لیا ہے - جو خبریں یہاں چھپ رہی ہیں اس سے مزید انتشار وغیرہ پھیلے گا اس لئے انہوں نے انتشار اور اضطراب کے الفاظ استعمال کئے ہیں -

راجہ جمیل اللہ خان - جناب والا - پہلے بھی ہم قائداعظم کے زریں اصولوں اتحاد اور ایمان سے ہاتھ دھو چکے ہیں اور آج کل ڈسپلن کا جنازہ اٹھ رہا ہے جو سب کے سامنے ہے - جب تک لوگوں کو صحافت کی آزادی نہیں ملے گی جب تک لوگوں کو

حقائق معلوم نہیں ہونگے تمہد تک یہ افواہیں پھیلی گی اور افواہوں کا تاثر لوگ غلط لیں گے - میں وزیر اعلیٰ کی خدمت میں یہ بھی برملا کہتا ہوں اور دکھ سے کہتا ہوں کہ آپ کی پارٹی میں بھی انتشار ہے - جس کا میں چھوٹا سا ثبوت پیش کرنا چاہتا ہوں -

Mr. Speaker : Please be relevant to the motion.

وزیر مال - جناب والا - وہ منتیں کرتے ہیں کہ ہمیں اپنی پارٹی میں شامل لیں -

Mr. Speaker ; This is no occasion for this statement.

راجہ جمیل اللہ خان اگر آپ چاہتے ہیں تو میں یہ کہوں گا کہ آپ کے ایک ممبر نے اس قائد کے متعلق جس کی قیادت امامت اور ذہانت پر میں گورنمنٹ ہاؤس میں ایمان لایا تھا - اس ممبر کے سامنے جنکی بڑی بڑی مونچھیں تھیں کہا تھا کہ تیرا زوال قریب ہے - وقت کا انتظار کر - میرا دل اس وقت دکھ رہا تھا - آپ کے تمام ممبران مسکرا رہے تھے لیکن میرا دل رو رہا تھا -

وزیر مال - جناب والا - یہ ہماری پارٹی پر نکتہ چینی نہیں کر سکتے - ورنہ مجھے بھی ان کے ممبروں کے نام بتانا پڑیں گے جو کہتے ہیں کہ تھوڑا سا دباؤ ڈالو ہم آپ کی پارٹی میں شامل ہو جاتے ہیں -

Mr. Speaker ; Please withdraw this. I do not permit that.

Minister for Revenue ; I withdraw, Sir.

راجہ جمیل اللہ خان - جناب والا - برسراقتدار پارٹی کے غلط اقدامات اور غلط پالیسیوں پر نکتہ چینی کرنا ہر محب وطن - ہر صحافی اور ہر اخبار کا فرض ہے - رنج کی بات یہ ہے کہ آج بڑے بڑے زعما اور قائدین پر جب نکتہ چینی کی جاتی ہے تو وہ ان کو دشمن کے نام سے پکارتے ہیں - اس پاکستان میں دشمن کوئی بھی نہیں ہے - ہم کافی سزا بھگت چکے ہیں جس سے پردہ پوشی کرکے اپنے نصف ملک مشرقی پاکستان جو پاکستان کا ایک حصہ تھا اسکو کھو دیا اور آپ کے ریڈیو نے وہ پارٹ ادا کیا . . .

Mr. Muhammad Hanif Naru : Sir, he should be relevant.

Mr Speaker; Please restrict yourself to the subject.

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں آپ کے توسل سے کچھ عرض کرنی چاہتا ہوں - بعض اوقات مقرر لوگ بطور تمہید کے

کچھ کہنا پڑتا ہے۔ یہی بدگمانیاں ہماری بدنصیبی اور بد بختی تھیں۔ یہی پریس پر قدغنیں اور پابندیاں تھیں جنکا نتیجہ یہ ہوا کہ آج ۵۶ فیصدی کی آبادی سے ہم فارغ ہو چکے ہیں۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر یہی سلسلہ رہا تو میرے لئے کام کرنا مشکل ہو جائیگا ۔ راجہ صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

راجہ جمیل اللہ خان ۔ حضور والا ۔ وقت کی لوا ہے کہ جب ظلم اور تشدد ہو تو اس کی باز پرس کیجائے تاکہ جمہوریت پنپ سکے ۔ یہ امروز کا تقاضا ہے کہ جو پاکستان کا فردا ہے وہ روشن اور چمکدار ہو جو جنگ آپ کے ظلم اور تشدد کے خلاف لڑی جا رہی ہے ۔ لوگوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے اور جن کے آپ دعوے دار ہیں کہ یہ پارٹی ان کے بل بوتے پر کامیاب ہوئی ہے ۔ .

Mr. Speaker: People's Party is not under discussion. Connect your case with the motion.

راجہ جمیل اللہ خان ۔ اسی ڈسکشن کے اوپر تو آج قدغنیں لگائی گئی ہیں ۔ یہ قدغنیں میں نے اور یہاں کے بیٹھنے والوں نے نہیں لگائیں ۔

آخر میں جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ آج اگر صحافت کا خون کیا گیا تو جمہوریت کا خون ہوگا ۔ خدانخواستہ یہ جمہوریت جو ہمیں اتنے سالوں کے بعد نصیب ہوئی ہے ۔ اگر ایک پارٹی rule بنا کر آپ اس کو آمریت میں بدلنا چاہتے ہیں تو پھر کل کو یہ ملک انتشار اور تباہی کا شکار ہو جائیگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں یہ چیز واضح کر دوں کہ پہلے جو قطع کلامیاں ہوئی تھیں ان کیوجہ سے میں نے وقت میں ۳۲ منٹ کی ایزادی کی تھی اور اب تقاریر میں مزید مداخلت ہوئی ہے آج کی نشست میں اسطرح ۳۰ منٹ کی اب تک ایزادی ہوگی اگر یہ مداخلت اسی طرح ہوتی رہی تو یہ وقت بڑھتا ہی جائیگا ۔

رانا گے-اے محمود خان (شیخوپورہ ۲) ۔ جناب والا ۔ جہاں تک پریس کی آزادی کا سوال ہے ہم اس کے پوری طرح سے طرفدار ہیں ۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ ہمارا پریس آزاد ہو اور ہر جمہوری ملک میں ہمیشہ پریس آزاد ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی پریس کی آزادی کی اپنی کچھ حدود متعین ہیں جیسے آدمی کی حرکات و سکنات

کی کچھ حدود ہوتی ہیں مثلاً ہر آدمی public places استعمال کر سکتا ہے - گلی کوچوں میں گھوم پھر سکتا ہے لیکن وہ کسی کے گھر بلا اجازت داخل نہیں ہو سکتا - اسی طرح سے جو expression اور صحافت کا معاملہ ہے اس پر بھی کچھ قدغنیں ہیں کچھ اس کی حدود بھی متعین کی ہوئی ہیں -

جناب والا- میں اس سلسلے میں گزارش کرونگا کہ اگر کوئی صحافی یا اخبار بے بنیاد خبر یا کوئی ایسی چیز دیتا ہے جس سے لا اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہوتی یا جس سے ہماری آزادی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہو یا جس سے ملک میں انتشار پیدا ہونیکا اندیشہ ہوتا یا جس سے ملک میں انتشار اور منافرت کی داغ بیل رکھی جا رہی ہو یا کوئی ایسی بات جو جلتی پر تیل کے مترادف ہو تو اس صورت میں حکومت کے پاس اس کا جواز ہوتا ہے کہ وہ ملک کی حفاظت اور بقا کی خاطر قدغن لگائے - تو میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک حکومت کے اقدام کا تعلق ہے تو ابھی صرف اظہار وجوہ کے نوٹس دیئے گئے ہیں اور اخبارات بدستور جاری ہیں - نوٹس کا جواب آنے پر یہ طے ہوتا ہے کہ آیا زر ضمانت ان اخبارات سے جمع کروائی جائے یا نا معلوم اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوتا ہے ابھی کوئی ایکشن نہیں ہوا ہے - میرے فاضل دوست جو حزب اختلاف میں بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے جناب پانی آنے سے پہلے ہی موزے کھول رکھے ہیں حالانکہ ہم نے کوئی ایکشن ابھی تک نہیں لیا - صرف اظہار وجوہ کا نوٹس دیا ہے - جناب والا - میں اس سلسلے میں آپکی توجہ اسطرف دلاؤں گا کہ روزنامہ ''ڈان'' نے بھی اپنی حالیہ اشاعت میں لکھا ہے کہ پنجاب کی حکومت نے بہت مہذب ایکشن لیا ہے - اس نے کوئی سخت ایکشن نہیں لیا - میں کہتا ہوں کہ صرف وجہ بتانے کا نوٹس ہی دیا ہے اگر وجہ معقول نکلی تو نوٹس ڈسچارج ہو سکتا ہے - حزب اختلاف کا اقدام پانی سے پہلے موزے کھولنے والی بات ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - یہ تحریک التوا اظہار وجوہ کے نوٹس پر پیش کی گئی ہے یہ نہیں کہا گیا کہ انہوں نے ۶۰ ہزار روپے جمع بھی کرا دئیے ہیں یا ان سے لے لئے گئے ہیں - اگر قائد ایوان اس بات کی وضاحت کر دیں کہ ان کے جوابات کو قبول کر لیا جائیگا تو ہم تحریک التواء واپس لے لیتے ہیں -

رانا کے۔اے محمود خان ۔ جناب والا ۔ ہم اپنے پریس کو آزاد رکھنا چاہتے ہیں ۔

وزیر اطلاعات ۔ جناب والا ۔ ۹ تحاریک التواء پیش کی گئی ہیں ۔ جن میں سے ۶ کے الفاظ یہ ہیں کہ ضمانتیں طلب کر لی گئی ہیں اس لئے میں قائد حزب اختلاف کو ان کی اطلاع کیلئے یہ بات وضاحت سے بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے الفاظ ذرا آپ دیکھ لیں ان کو دوبارہ پڑھ لیں سوائے تابش الوری صاحب کے باقی سب کے الفاظ یہی ہیں کہ ضمانتیں طلب کر لی گئی ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ نکتہ اطلاع ۔ جناب والا ۔ اظہار وجوہ کا نوٹس دینے کے ساتھ ساتھ ضمانت کی رقم متعین کر دینا یا ضمانت طلب کرنے کے مترادف ہے ۔

رانا کے۔اے محمود خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ صحافیوں کی اپنی قدیم اور قابل فخر روایات ہیں ان کو قائم رکھنا چاہئیے اور انہیں اپنی ذمہ داری کو محسوس کرنا چاہئیے ۔ کیونکہ اگر کوئی غیر ذمہ دارانہ بات اخبار میں شائع ہوگی تو اس سے ملک کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوگا اور اس صورت میں ملکی مفادات کے پیش نظر یہ ایکشن لیا جانا بامر مجبوری بالکل Justified قرار پاتا ہے ۔

جناب والا ۔ ہم اپنے پریس کو مادر پدر آزاد نہیں بنا سکتے ۔ صحافت کی آزادی ملکی آزادی سے افضل نہیں ہو سکتی ۔ آزادی صحافت کی جتنی قدریں جمہوری ملکوں میں رائج ہیں اس حد تک ہمارے ملک میں بھی آزادی صحافت موجود ہے ۔ صحافی دوستوں کو خبریں اور رپورٹیں لکھتے وقت حقیقت پسندی کے ساتھ ساتھ وسیع تر ملکی مفاد کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئیے کیونکہ اگر ملک آزاد ہے تو آزادی صحافت برقرار ہے ۔

چودھری امان اللہ لک (گجرات ۸) — جناب والا ۔ میں جناب کی وساطت سے چند گزارشات اسی موضوع پر عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ میں اتفاق کرتا ہوں کہ شخصی آزادی ۔ تقریر کی آزادی ۔ صحافت کی آزادی ملکی سالمیت کی قیمت پر کبھی برقرار و بحال نہیں ہونی چاہئیے ۔ لیکن جو کوائف اس تحریک التوا میں دیئے گئے ہیں جو اسوقت ہمارے سامنے ہے جنکی بناء پر وہ تمام اخبارات جسمیں مختلف نظریات کے

اخبارات موجود ہیں - مختلف پارٹیوں سے اپنی ہمدردی رکھنے والے اخبارات موجود ہیں - آج جس انداز سے انہوں نے اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کیا ہے اور اپنے خیالات سامنے رکھے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ یہ چند حکمران جماعت کے لیے کافی ہے کہ وہ سمجھے کہ وہ غلطی پر ہیں - اس سے زیادہ اور کچھ نہیں - زیادہ سے زیادہ وہ یہ کرسکتی ہے کہ ان کی ضمانتیں طلب کر لے - ان کو سزائیں دے - لیکن آج ہر نکتہ خیال کے صحافی اتحاد پر اتر آئے ہیں -

جناب والا - مجھے وہ وقت یاد آ رہا ہے جب مسٹر محمد حنیف رامے صاحب کا ایک رسالہ جسکا نام شاید ''نصرت'' تھا وہ ہمارے ہاتھ میں ہوا کرتا تھا اور محمد حنیف رامے صاحب کا قلم ہوا کرتا تھا اور ان کے سر پر دور ایوبی کی تلوار لٹک رہی ہوتی تھی - اس وقت ہم پاکستان کے چوک میں کھڑے ہوکر اپنے خیالات کی تشہیر کے لئے رسالے پیش کرتے تھے - اور ہم عہد کرتے تھے کہ اگر ہم اقتدار میں آئے تو ہم یہ ظلم نہیں ہونے دیں گے -

Mr. Speaker: Please be relevant,

چودھری امان اللہ لک — یہی وجہ ہے کہ پیپلز پارٹی سے میرا تعلق ختم ہوچکا ہے - آج میرا سر شرم سے جھک جاتا ہے جب میں اپنے ہی دوستوں کے سامنے اپیل کرتا ہوں -

رانا کے - اے محمود خان — کیا چوہدری امان اللہ لک صاحب یہ فرما سکتے ہیں کہ انہوں نے پیپلز پارٹی کی basic memberships سے استعفے دے دیا ہے ؟

چودھری امان اللہ لک — میں نے استعفیٰ نہیں دیا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - کیا رانا کے اے محمود صاحب وہی ہیں جو ریزولوشن دے کر ہاؤس سے رار ہو گئے تھے ؟

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ صحافت کی آزادی کا ہم نے عہد کیا تھا کہ ہم ہر وقت ہر لحاظ سے صحافت کی آزادی کو برقرار رکھیں گے - لیکن آج جو قدغنیں حکومت لگا رہی ہے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نشانی ہے - اور یہ ایک ایسا دور ہے - جس میں کسی حکومت کے زوال کی ابتدا ہوتی ہے - سابقہ

حکومتوں کے دور میں آج سے زیادہ پریس کو آزادی تھی ۔ لیکن تجربہ سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ جب وہ آزادی مفقود ہوئی اور اس پر قدغنیں لگائی گئیں ۔ تو وہ حکومتیں روبہ زوال ہوئیں ۔ چونکہ میرا سابقہ تعلق پیپلز پارٹی سے رہا ہے ۔ اس لئے میں ان دوستوں سے یہ عرض کروں گا کہ میں پہلے ہی محسوس کر رہا تھا ۔ کہ وہ اس تحریک التوا پر کیا کہہ سکیں گے ۔ ان دوستوں نے جو فیصلہ کیا وہ میرے ذہن میں پہلے ہی تھا ۔ کہ شاید ہاؤس کے اندر وہ ایسا طریقہ اختیار کریں گے ۔ جس سے آواز نہ اٹھائی جا سکے ۔ میں ان دوستوں سے التجا کرتا ہوں کہ یہ طریقے آزمائے جا چکے ہیں اور دور ایوبی میں میرے ساتھ بھی لوگوں نے ایسے ہی طریقے استعمال کیے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگ ان دوستوں کو ہیرو بنا دیتے ہیں جن کو آپ نے گرفتار کیا ہے ۔ (قطع کلامیاں) جنگ اخبار میں جو خبر شائع ہوئی تھی ۔ میرا یہ فرض ہے کہ میں آپ کو بتا سکوں ۔ یہ خبر شاید راولپنڈی میں ۱۶ تاریخ کو شائع ہوئی تھی کہ گجرات کے وکلاء نے چودھری محمد سرور جوڑا کی زیر قیادت ایک جلوس نکالا ۔ جس میں نعرے لگائے گئے ۔ اور اسی بنا پر روزنامہ جنگ کو یہ نوٹس جاری ہوا ہے ۔ جو نعرے شرکاء جلوس نے لگائے ۔ اس کے الفاظ یہ تھے ۔ کہ موجودہ حکومت یعنی مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت کے ایماء پر یہ فسادات ہو رہے ہیں ۔ ہم یہ دعوی سے کہتے ہیں ۔ کہ وہاں یہ نعرے لگائے گئے ۔ اور میں اس جلوس میں موجود تھا ۔ اس میں جنگ کے نامہ نگار یا صحافی نے کوئی زیادتی نہیں کی ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ قانون کی نگاہ میں یہ جرم نہیں ہے ایسے ہی وہ واقعات تھے جو ۱۳-۱۵-۱۶ اور ۱۷ تاریخ کو چھوٹے تھے کہ سکھر سے جانے والی ٹرین پر حملہ ہوا ۔ وہاں لوگوں کو لوٹا گیا ۔ سندھ میں لسانی فسادات میں پنجابیوں کو بے دخل کیا گیا اور قتل و غارت کیا گیا ۔ تو میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ آپ کی حکومت نے جو طریقہ کار اختیار کیا ہے ۔ وہ صحیح نہیں ہے ۔ جن واقعات کا اخبارات نے ذکر کیا ہے ۔ ان میں سے کوئی بھی واقع غلط نہیں ہے ۔

وزیر اوقاف و اطلاعات ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ۔ یہ جس گاڑی کا ذکر فرما رہے ہیں اور جس کی خبر اخبارات میں

شائع ہوئی تھی - حکومت کی طرف سے اس کی باقاعدہ تردید ہوئی تھی -

چودھری ایمان اللہ لک - جناب والا - میں عرض کرتا ہوں کہ اگر اس کی تردید ہو چکی ہے - تو یہ کونسا طریقہ ہے - اگر غلط خبر چھپی ہے - تو صحافت کو دبا دیا جائے - اور یہ بھی طریقہ کار نہیں ہے کہ اگر صحیح تحاریک التوا بھی پیش ہوئی تو ایوان میں ہماری ایسی حالت کر دی جائے جیسے کہ کی جا رہی ہے - میں صرف ان دوستوں کو صرف اپنا ایک سابقہ تعلق رکھنے کی بنا پر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اب وہ یہ تدغن لگا کر اپنے زوال کو سستے داموں خرید رہے ہیں- لہذا میں ان سے اپیل کروں گا - کہ یہ ہمارا بنیادی فرض ہے - کہ ہم صحافت کی آزادی اپنے لئے اور اپنی آئندہ نسلوں کے لئے برقرار رکھیں - ہم سب نے مل کر اس فرض کو ادا کرنا ہے -

بیگم ریحانہ سرور شہید - جناب سپیکر - آج ایوان کی اس جانب سے یہ فرمایا جا رہا ہے کہ پنجاب کے اندر رہ کر بات کریں - لہذا اس ضمن میں میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ پنجاب کی حکومت نے کسی اخبار پر کوئی سنسر بورڈ نہیں بٹھایا - حکومت پنجاب نے کسی اخبار پر کوئی جرمانہ عائد نہیں کیا - پنجاب کی حکومت نے کسی اخبار کے ساتھ - کسی اخباری نمائندے کے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے - ہم نے تو صرف اظہار وجوہ کا نوٹس دیا ہے - اس میں صرف یہی ہے کہ وہ وجہ بیان کہ کیوں غلط خبر شائع ہوئی ہے -

جناب والا - میں بذات خود اخباری نمائندوں کا بے حد احترام کرتی ہو - میرے دل میں ان کا بے حد احترام اور قدر و قیمت ہے - چونکہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں انہوں نے شہدا کی بیوگان کی جو عزت افزائی کی و میرے سامنے ہے - انہوں نے یہاں تک کہا کہ یہ شہدان وطن کی بیوگان جو قوم اور ملک کی مائیں ہیں - لہذا مجھے یقین - کہ آج اگر یہ ماں کچھ کہنا چاہے گی تو وہ اس کو اسی جذبہ سے قبول کریں گے جس جذبے کے ساتھ میں نے قربانی دی ہے - (نعرہ ہائے تحسین) قرآن پاک میں یہ آیا ہے - کہ افواہیں پھیلانا دشمن کا کام ہے -

خانجی محمد سبحت اللہ خان جناب والا۔ ایک تو فاضل رکن کی آواز مسلسل کم ہے اور ساتھ طبلے بھی بجائے جا رہے ہیں۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر جاوید حکیم قریشی۔ جناب والا۔ فاضل رکن اپنے یہ الفاظ واپس لیں۔ (آوازیں شیم شیم) جناب والا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیا حزب اختلاف کے ممبران کا یہ اخلاق ہے۔ بد اخلاقی کی انتہا ہے۔ جناب والا۔ انہوں نے قوم کی ماں کے متعلق کہا ہے۔ کیا ان کی اپنی ماؤں کے متعلق بھی یہی رویہ ہوتا ہے۔ انہیں شرم آنی چاہیے انہیں ایوان سے معافی مانگنی چاہیے۔

(قطع کلامیاں)

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ میں اپنی بہن کی بے عزتی ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔

(قطع کلامیاں)

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ کیا وہ اپنی ماں کی عزت اس طرح سے کرتے ہیں۔ انہیں اپنے الفاظ واپس لینے چاہیں۔

Mr Speaker : The House is Called to order.

مسٹر جاوید حکیم قریشی۔ جناب والا۔ معزز رکن خواتین ارکان کے بارے میں اس قسم کے نازیبا الفاظ استعمال کر چکے ہیں۔ حزب اختلاف کے فاضل ارکان جو آج یہاں پر صحافت کی آزادی کے جھنڈے گاڑ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی ماں کے متعلق اس قسم کے نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں۔ انہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ آج آزادی صحافت پر ماتم کرنے والے دراصل بہروپیے ہیں اور غلط روپ بدل کر یہاں ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

Mr Speaker : Please resume your seat.

خلیفہ رحمت اللہ ارشد اگر اس طرف کے بیٹھنے والے ارکان کی دل شکنی ہوئی ہے تو . . . . .

(قطع کلامیاں)

بیگم بلقیس سبحت اللہ۔ اگر وگر کا کوئی مطلب نہیں ہے آپ نے سالہا سال سے لیڈری کی ہے۔ آپ حزب اختلاف کے قائد بھی ہیں آپ کو علم ہونا چاہئے کہ عورت کی عظمت کیا ہے۔ آپ انہیں سبق دیجئے کہ عورت کے ساتھ کیسے ہم کلام ہونا چاہیے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا ۔ میں غیر مشروط طور پر ارکان کی دل شکنی کی معذرت چاہتا ہوں اور آئندہ کیلئے یقین دلاتا ہوں کہ اس قسم کے الفاظ استعمال نہیں ہوں گے ۔ (قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ فاضل ممبر حاجی سیف اللہ صاحب نے اپنے الفاظ واپس لے لئے ہیں ۔ میں اپنی محترم بہن کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم عورت کی عزت کرتے ہیں اور اسطرح کی باتیں منہ سے نکل جاتی ہیں مہربانی کرکے انہیں محسوس نہ کیا کریں ۔

وزیر اعلیٰ — جناب والا ۔ جیسا کہ اس معزز ایوان میں پہلے سے روایت موجود ہے چونکہ قائد حزب اختلاف نے تمام دوستوں کے طرف سے اور حاجی سیف اللہ خاں کی طرف سے غیر مشروط معافی مانگ لی ہے تو ہم قبول کرتے ہیں ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید — جناب سپیکر ۔ میں یہ کہہ رہی تھی کہ میں بذات خود اخباری نمائندوں کا بے حد احترام کرتی ہوں ۔ میرے دل میں انکی بڑی قدر و منزلت ہے ۔ چونکہ انہوں نے ۱۹۶۵ کی جنگ کے بعد شہیدوں کی بیوگان کی بے حد عزت افزائی کی ہے اور بعض اخبارات نے تو یہ درجہ بھی عنایت کیا تھا کہ یہ شہداء کی بیوگان ملک اور قوم کی مائیں ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ جب آج یہی وہ ماں اسی جذبہ کے ساتھ کچھ بیان کرنا چاہتی ہے ۔ وہ اسی جذبے کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ جس جذبے کے ساتھ میں نے قربانی دی ہے میری باتیں سن سکے ۔ جناب والا ۔ قرآن پاک میں آیا ہے کہ افواہیں پھیلانا دشمن کا کام ہے ۔ افواہ کے متعلق تصدیق کرلیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ خود کو اس سے نقصان اٹھانا پڑے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ قتل کرکے sorry کہہ دینا ذہن اسکو قبول نہیں کرتا ۔ میں پیر نہیں ہوں ۔ ولی نہیں ہوں ۔ پیغمبر نہیں ہوں ۔ اگر ایسی ہوتی تو آج سے کئی سو برس پہلے اس دنیا میں نمودار ہوتی اور انا للہ و الالیہ راجعون ۔

جناب والا ۔ میں معزز ایوان کو بتا دینا چاہتی ہوں کہ پہلے بات کو تولو پھر منہ سے بولو ۔ چنانچہ یہی بزرگان کا قبول ہے ۔ تلوار نیام میں چلی جاتی ہے مگر وہ الفاظ جو ایک مرتبہ منہ سے نکل جائیں کبھی منہ میں واپس نہیں جا سکتے ۔ عوام ہمارے لئے سہریم ہیں اور انکے مسائل ہم

حل کرنا چاہتے ہیں - میں امید کرتی ہوں کہ ہمارے اخباری نمائندے بھائی ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے جسطرح کہ پہلے بھی انہوں نے کیا ہے - میں سمجھتی ہوں کہ امن کو بر قرار رکھنا بھی جہاد میں شامل ہے لہذا میں امید کرتی ہوں کہ ملک میں امن و امان قائم کرنے کی جدوجہد میں ہمارے اخباری نمائندے ہمارے ساتھ برابر شریک ہونگے -

مسٹر سپیکر — میں اس موقع پر اعلان کرنا چاہتا ہوں پہلے یہ اجلاس ایک بجکر بتیس منٹ پر ختم ہونا تھا لیکن مزید مداخلت کی وجہ سے اب ایک بجکر چالیس منٹ پر ملتوی ہوگا -

سردار امجد حمید خاں دستی (مظفر گڑھ -) — جناب والا - آج سے ۲۰ سال پہلے لاکھوں آدمیوں کے لئے پٹے قافلے اس ملک میں داخل ہوئے اور اس امید کے ساتھ اس سر زمین میں آئے کہ ہمارے ساتھ انصاف ہوگا - ہم عقائد اور ارادوں کے مطابق کام کریں گے - ہمیں اپنے عقائد کے مطابق اپنے اظہار خیالات کی پوری پوری آزادی ملے گی - مجھے یاد ہے کہ جب وہ لٹے پٹے قافلے پاکستان میں داخل ہوئے تو انہوں نے اس سر زمین کو چوما اور ماتھے سے لگایا - انہوں نے ماتھے سے کیوں لگایا ؟ اسلئے لگایا کہ انہیں پتا تھا کہ اس ملک میں آزادی مذہب اور آزادی تحریر و تقریر ہوگی - لیکن آج کیا ہو رہا ہے اس ملک میں تحریروتقریر کی آزادی کی بجائے ملک کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جہاں ظلم و تشدد نہیں ہو رہا - ملک کے کسی حصہ کو لے لیں کہ جہاں لوگ زبان کھولنا چاہتے ہیں لیکن انکے خلاف مقدمات درج کردیئے جاتے ہیں - مثلاً لائل پور میں حمزہ صاحب اور زاہد سرفراز کے واقعہ کو لے لیں - جہاں تک اس ہاؤس میں آزادی تقریر کا تعلق ہے اس میں میں آپکو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جب کبھی بھی بہاولپور پنجاب کے پانی کا مسئلہ زیر بحث آیا تو جو آدمی اس ہاؤس میں اس کے متعلق اس صوبے کے سب سے بڑے مسئلے پر زبان کھولنے کی اجازت چاہتا ہے تو اسکی موشن کو kill کردیا جاتا ہے - سوالات کو kill کردیا جاتا ہے - میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جب یہاں آزادی تقریر نہیں تو اسکے بعد آزادی تحریر بھی جنم نہیں لے گی کیونکہ ریڈیو پر آپکا قبضہ ہے - ٹیلیویژن پر آپکا قبضہ ہے بیشتر اخبارات آپکی پارٹی کا پروپیگنڈا کرتے ہیں - انہیں حق کی بات لکھنے کی کوئی آزادی نہیں -

اگر ایک دو اخبارات نے اگر کوئی غلطی سے حق کی آواز سنائی ہے اور آپ کے کہنے کے مطابق اس کو لوگوں تک پہنچایا ہے تو وہ خوشی سے آپ کو سننی چاہیے - مجھے ایک اور بات بھی یاد آئی ہے - آج سے ۲۶ سال پہلے تحریک آزادی کے سلسلے میں مجھے جیل میں جانا پڑا - رات کو وہاں یہ آواز سنائی دیتی تھی ''سب اچھا ہے - سب اچھا ہے'' - صبح کو جب اٹھتے تھے تو پتہ چلتا تھا کہ کسی کو روٹی نہیں ملی اور اگر ملی ہے تو ساگ میں کوڑا کرکٹ ہے - مٹی ڈالی ہوئی ہے - دال ملتی ہے تو وہ خراب ہے - قیدیوں اور حوالاتیوں کی حالت بے حد خراب ہے اور ''سب اچھا ہے'' کا مطلب یہ تھا کہ تمام بھیڑیں موجود ہیں چاہے ان کے ساتھ جو کچھ بھی سلوک ہو رہا ہو - معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی حکومت نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ اس ملک میں تمام لوگ بھیڑیوں کی طرح اپنی زندگی بسر کریں - کسی کو بولنے کی کوئی اجازت نہ ہو - آپ کی طرف سے یہ آواز کہ ''سب اچھا ہے'' آتی رہے گی - کسی اخبار کے ذریعے - کسی کی تحریر و تقریر کے ذریعے یہ سننے کے لئے آپ تیار نہیں ہیں کہ کس کو کیا دکھ ہے کس کو کیا تکلیف ہے اور کیا مظالم ہو رہے ہیں -

مسٹر روٹ ڈاہر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - میں آپ کی وساطت سے فاضل رکن کی خدمت میں سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جب تک ان کے والد محترم جو میرے بھی عزیز تھے وزیر رہے یا وزیر اعلیٰ رہے تو اس وقت جیلوں کی کیا حالت تھی -

Mr. Speaker : No interference please.

سردار امجد محمود خان دستی - میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ ''نوائے وقت'' کے خلاف اگر مجھے کوئی چیز ہو سکتی ہے - تو شکایت ہی ہو سکتی ہے لیکن میں ایک اصول کی خاطر آج بولنے کے لئے کھڑا ہوں - اس اخبار ''نوائے وقت'' کو اتنی آزادی تھی کہ اس میں ایک موجودہ وزیر کے خلاف کچھ الزام لگائے گئے تھے - ان الزامات پر بڑے طمطراق سے ایڈیٹوریل بھی لکھا گیا - اس کی اخباروں میں بڑی سرخیاں دی گئی تھیں - اس وقت کسی نے قدغن نہیں لگائی تھی - کسی نے نوٹس نہیں لیا تھا - یہ اس وقت کی بات ہے - ایوب خان کے وقت میں بھی جتنا آپ نے تحریر و تقریر کو دبایا اور جتنا آپ کے پریس ٹرسٹ کے اخبارات کہتے رہے کہ ''سب اچھا ہے'' اس ''سب اچھا ہے'' نے ایوب خان کی حکومت کو نہیں بچایا -

میں آپ کو یاد دلاتا ہوں اور میں آپ کو وارننگ دیتا ہوں کہ یہ بے ہودہ اچھلنے کی عادت ترک کر دیں اور ہر طرح کی باتیں سنیے -

رانا - کے - اے - محمود خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب میرے فاضل دوست جو وارننگ ہمیں دے رہے ہیں یہ لفظ بڑا سخت ہے اور غیر پارلیمانی ہے - ہمیں وارننگ نہیں دینی چاہیے - (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - وارننگ وہ اس مفہوم میں نہیں دے رہے - وہ پیار سے دے رہے ہیں -

Rana K. A. Mahmood Khan : Only the devil knows the intention of man.

سردار امجد محمود خان دستی - میں نے جو وارننگ دی ہے وہ اس لئے دی ہے کہ خدانخواستہ آپ کو کوئی دھوپ نہ لگ جائے - آپ کو کہیں تکلیف نہ آ جائے - آپ کوئی آنچ نہ آئے اس لئے آپ کو وارننگ دی ہے - آپ کی بہبود کے لئے وارننگ دی ہے کہ آپ ان حرکتوں سے باز آ جائیں جو ایوب خاں نے کی تھیں ان کا خمیازہ اس نے اٹھا لیا تھا -

مسٹر رؤف طاہر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - آپ کی وساطت سے معزز ممبر کی خدمت میں میری یہ گذارش ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ان حرکتوں سے باز آ جائیں - کیا میں ممبر صاحب کو یاد دلا سکتا ہوں کہ وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر بات کریں - یہ عوامی حکومت ہے - اس میں حرکتیں وہی ہوں گی جو عوام چاہیں گے - یہاں کسی ایک آدمی کی اجارہ داری نہیں ہے -

سردار امجد محمود خان دستی - میں اپنے گریبان میں ہر وقت دیکھتا ہوں - میرا دامن پاک و صاف ہے - میں چودہ سال سے اپوزیشن کے ساتھ چلا آ رہا ہوں اور آپ میں سے بیشتر ارکان اس حکومت میں اس وقت بھی تھے جب تحریر و تقریر کی آزادی نہیں تھی - اس وقت بھی اس حکومت سے چمٹے ہوئے تھے - میں چودہ سال سے اس آمرانہ حکومت کی مخالفت کر رہا ہوں - مجھے آپ بتاتے ہیں کہ میں اپنے گریبان میں جھانکوں آپ اپنے گریبان میں ذرا جھانکیں -

مسٹر منظور حسین جنجوعہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے معزز رکن پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ

جو تقریر انہوں نے اخبارات کی آزادی اور صحافت کی آزادی کے متعلق کی ہے اس سے یہی تاثر پیدا ہوتا ہے کہ اس معزز ایوان میں عوام کی نمائندگی صرف وہی کر رہے ہیں -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ مجھے اپنے گریبان میں جھانکنے کے لئے کہا گیا ہے - میں نے جھانک کے دیکھا ہے - میرا دامن پاک ہے - میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ ممبروں کو بتاؤں کہ آپ کے دامن کتنے آلودہ ہیں - جس حکومت کے متعلق آپ گلہ و شکوہ کرتے رہتے ہیں اس حکومت کے ساتھ آپ میں سے کتنے لوگ ہیں جو چمٹے رہے - اس حکومت کو ختم کرنے کے لئے ہمارا کیا رول تھا اور اس کو اب ابھارنے کے لئے آپ کا کیا رول تھا -

Mr. Abdul Qayyum Butt : Point of order. This is irrelevant Sir.

سردار امجد حمید خان دستی - میرے ایک فاضل دوست رؤف طاہر صاحب نے ابھی ابھی ذکر کیا تھا -

مسٹر سپیکر - مسٹر رؤف بھی ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں -

سردار امجد حمید خان دستی - تقریر کے ضمن میں انہوں نے ابراہام لنکن کے حوالے دیئے ہیں - اس پہ کچھ ذکر ہماری طرف سے آیا - حضرت ابراہیم علیہ السلام تو ایک ہی تھے - ابراہیم اور کوئی نہیں تھے - یہ در اصل ایک طرف سے ایک غلطی ہوئی تھی - ''ابراہیم'' کا لفظ انہوں نے استعمال کیا تھا - جناب سپیکر - اس کی تصحیح کے لیے ہمارے دوست اٹھے تھے جن کو آپ نے جھاڑ ڈالی تھی - در اصل یہ ایک غیر متعلقہ بات تھی میں اس سے گریز کرتا ہوں اصل بات جنوبی اور شمالی ریاستوں کے متعلق تھی - پریس پر ابراہام لنکن کی طرف سے جو بھی کیسی قسم کی پابندی یا قدغن لگائی گئی تھی اس کا مطلب تو یہ تھا کہ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کو یکجا رکھا جائے - ایک ملک رکھا جائے اس کو ٹکڑے ٹکڑے نہ ہونے دیا جائے - جہاں تک ملک کی سالمیت کا تعلق ہے اس کے لیے فوجیں قربان کر دی جاتی ہیں - لاکھوں آدمیوں کو قربانی کی بھینٹ چڑھایا جاتا ہے - اخبارات تو معمولی چیز ہیں - لیکن

یہاں کیا ہوا ہے - اس کے متعلق میں عرض کر رہا ہوں اگر ہم غلط باتیں کہتے ہیں تو ان کو قطعی طور پر گھر جاتے ہوئے راستے میں بھول جائیے اور اگر کوئی بات آپ کے دل کو لگے تو ان غلطیوں کو دور کرنے کی کوشش کی جائے - برا نہ منائیے چاہے میرے منہ سے یہ بات نکل جائے - کہ اگر اس وقت آزادی صحافت پر پابندیاں لگائی گئی تھیں تو اس لیے ملک کی یکجہتی برقرار رہے - ملک کو اکٹھا رکھا جائے - یہاں اس قسم کی باتیں ہوتی رہیں کہ اگر کوئی ملک کے ایک ٹکڑے سے دوسرے ٹکڑے میں گیا تو اس کی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی اور اگر کوئی جاتا ہے تو اس طرف کا ٹکٹ لے کر جائے پھر واپسی اس کی نہیں ہوگی -

مسٹر رؤف طاہر - جناب سپیکر - میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ ان حکومتوں نے اخبارات پر اس لئے پابندیاں لگائی تھیں تا کہ ریاستہائے متحدہ کے اتحاد کے بارے میں وہ مبالغہ آمیز خبریں چھاپتے تھے -

سردار امجد حمید خان دستی - اگر خبروں پر اس وقت پابندی لگائی جاتی تو میرا خیال تھا کہ وہ سب سے بہتر موقع تھا لیکن آج اس کی کوئی Justification ہے - جو حقائق پر مبنی خبریں ہوتی ہیں ان کا چھپنا - ان کا لوگوں کو بتانا اور ظلم و تعدی کو ختم کرنا نہ صرف اخبارات کا کام ہے بلکہ ہمارا کام ہے اور ہماری حکومت کا کام ہے- آپ ہمارے نمائندے ہیں اور آپ کے پاس اقتدار اور اختیار ہے - ہم آپ سے توقع کرتے ہیں کہ آپ اپنی بہترین مساعی - آپ اپنی بہترین کوششیں اس صوبے کے حقوق کو محفوظ کرنے کے لئے - اس صوبے کے حقوق کی حفاظت کے لئے صرف کریں گے نہ کہ اس صوبے کے حقوق کو دبانے کے لئے -

ملک غلا[illegible] (لاہور ۳) - جناب والا - میں بڑے دکھ کے ساتھ عرض کرنی چاہتا ہوں - ہمارے ملک میں کئی بار پارلیمانی نظام کو اپنایا گیا اور ہر بار اس نے شکست کھائی اور یہ اسی شکست کا نتیجہ تھا کہ ایک آمر نے اس ملک پر قبضہ کر لیا - مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ پارلیمانی نظام کا یہ آخری موقع ہے اگر ہم نے اسے بھی کھو دیا تو مجھے اپنے ملک میں پارلیمانی نظام کے متعلق تاریکی نظر آ رہی ہے - اس لئے ہم سب کو جو اس ایوان میں

بیٹھے ہیں ان پارلیمانی نظریات اور نظام کو زندہ رکھنے کے لئے پارلیمانی روایات کو زندہ رکھنا ہوگا اور ایسے ہنگاموں اور شور و غوغا سے احتراز کرنا ہوگا جو اس ایوان کا مشغلہ بن چکا ہے ۔ حزب اختلاف کے معزز اراکین کے خیالات سننے کے بعد جو انہوں نے 'نوائے وقت' کے متعلق کہے ہیں کیونکہ ان کا ماضی میں 'نوائے وقت' سے وہی تعلق رہا ہے جو بیشتر محب وطن پاکستانیوں کا تھا جن میں خاکسار بھی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ایک وقت اس ملک پر ایسا بھی آیا تھا کہ سارا پریس خاموش کر دیا گیا تھا صرف ایک 'نوائے وقت' ہی تھا جو اس وقت صحیفہ آسمانی بن کر جلوہ گر ہوا تھا اور 'نوائے وقت' نے وہ خدمات سر انجام دی تھیں کہ پاکستان ان پر ہمیشہ ناز کرتا رہے گا ۔

جناب والا ۔ کچھ آوازیں سننے میں آئی ہیں کہ 'نوائے وقت' سرکاری اخبار تھا اور اسے حزب اختلاف سے کوئی سروکار نہیں تھا ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں حزب اختلاف کے وجود کا قیام 'نوائے وقت' اور اس کے مالک حمید نظامی مرحوم کی کوششوں کا نتیجہ تھا ۔ 'نوائے وقت' ہی ایک ایسا اخبار تھا جس نے جناح عوامی مسلم لیگ کی پر زور حمایت کی اور اس کے پرچم کو بلند رکھا کیونکہ یہی وہ جماعت تھی جس نے اس وقت کے وزیر اعظم کی من مانی کارروائیوں کو منظر عام پر لانے کی پوری کوشش کی اور 'نوائے وقت' نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ۔ پھر ایک ایسا وقت بھی آیا کہ پنجاب کے گورنر خواجہ شہاب الدین کو ان کی غلط پالیسیوں پر ایسا لتاڑا اور ان کی وہ خبر لی کہ سارا ملک 'نوائے وقت' کا پرستار تھا ۔ کون ہے جو 'نوائے وقت' کی عظمت کردار کا معترف نہیں تھا ۔ افسوس تو یہ ہے کہ آج وہی 'نوائے وقت' اپنی ان بلندیوں سے گر کر ان پستیوں میں آ گرا ہے جہاں غلط صحافت [illegible] جمائے ہوئے ہے ۔ کیا قائدین کو غلیظ گالیاں دینا صحافت ہے ؟ [illegible]یاست میں بھٹیارنوں کی زبان استعمال کرنا صحافت ہے ؟ کیا اخبار میں اپنے مخالفین کو ماں بہن کی ننگی گالیاں دینا صحافت ہے ؟ کیا ملک کی سلامتی اور وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی سکیمیں ایجاد کرنا صحافت ہے ؟ کیا بھائی کو بھائی کا گلا کاٹنے کی ترغیب دینا صحافت ہے ؟ کیا غلط اطلاعات ۔ بیہودہ اور بے بنیاد خبریں چھاپنا صحافت ہے ؟ کیا من گھڑت خونی افسانوں کا جلی سرخیوں سے چھاپنا صحافت ہے ؟

جناب والا - میں پوچھتا ہوں کہ اگر ان کی ایسی حرکتوں سے ملک کو نقصان پہنچ جائے تو پھر آپ ہی بتائیے کہ جب ملک ہی نہیں رہے گا تو پھر صحافت کس دربار کی لونڈی بنے گی - یہ اخبارات کہاں چلیں گے - کون ان کی کہی ہوئی اور لکھی ہوئی بات پر کان دھرے گا - قائد حزب اختلاف سے مجھے اتفاق ہے کہ ان اخبارات نے بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں - 'امروز' جسے مرحوم میاں افتخارالدین کی سر پرستی کا شرف حاصل رہا ہے جو اس ملک میں جس سوشلزم کا نعرہ لے کر اٹھا تھا آج ساری قوم اسکی طرف رواں دواں ہے - اس 'امروز' سے میں پوچھتا ہوں کہ اگر اسکے صفحات پر ایسی خبریں چھپ جائیں جس سے ملک کا امن درہم برہم ہو جائے تو پھر وہ کونسی حکومت ہوگی جو اسے برداشت کر لے گی - یقین مانئے حکومت کوئی انتقامی جذبہ نہیں رکھتی اور نہ ہی وہ اخبارات کی آزادی کو سلب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - وہ تو اخبارات کو آزادی دلانے کی مدعی ہے - آپ کو یاد ہوگا کہ ابھی پچھلے دنوں جب 'پاکستان ٹائمز' اور 'امروز' کے ساتھ پچھلی حکومت نے جو ناروا سلوک کیا تھا تو یہ ہماری ہی جماعت کے ساتھیوں نے بھوک ہڑتال کی تھی اور اپنی نفرت کا اظہار کیا تھا اور ان ساتھیوں سے ہمدردی کے جذبہ سے سرشار ہو کر بڑی سے بڑی قربانی کیلئے تیار تھے - حزب اختلاف تو صرف زبانی ہمدردی سے کام لینا جانتی ہے اور یہ بھی عرض کر دوں کہ وہ تمام عناصر جن کو پچھلے جنرل الیکشن میں شکست مل چکی ہے ان میں اکثر وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ۱۹۴۷ء میں بھی پاکستان کی تخلیق کے مخالف تھے آج وہ بڑھ چڑھ کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ جو موقف انہوں نے اس وقت اختیار کیا تھا وہ درست تھا اور جو قائداعظم اور ان کے ساتھیوں نے کیا تھا وہ غلط تھا - ۲۵ برس کے بعد انہیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ان کے یہ ارادے کبھی کامیاب نہیں ہونگے اور جب تک ذوالفقار علی بھٹو زندہ ہیں اور قوم ان کے ساتھ ہے تو وہ کبھی آپ کو من‌مانی کارروائیاں نہیں کرنے دینگے وہ اس ادھورے کام کو جو قائداعظم کی بے وقت موت سے پیدا ہوا انشاءاللہ پورا کر کے دکھائینگے اور اس اسلامی

مساوات کو جس کا انہوں نے نافذ کرنے کا عزم کر رکھا ہے پورا کر کے دم لینگے -

جناب والا - اخبارات جب صبح قوم کے سامنے جاتے ہیں تو تمام زبانیں چلنے لگتی ہیں اور دماغ سوچنے لگتے ہیں اگر اخبارات غلط خبریں - جھوٹ اور افترا کے پلندے قوم کے سامنے پیش کرینگے تو بتائیے کہ یہ ملک اور عوام کیلئے بہتر ہوگا یا مہلک - اس سے ملک اور قوم کو نقصان پہنچے گا یا کوئی فائدہ - آپ نے تو ہمیشہ یہ کہا ہے کہ قلم کی عزت ماں اور بہن کی عزت سے زیادہ عزیز ہے اور جابر حاکم کے سامنے کلمۂ حق کہنا جہاد ہے - کیا ذوالفقار علی بھٹو جابر ہے ؟ کیا وہ عوام کا ہمدرد نہیں ہے ؟ کیا وہ گھر میں بیٹھا ہوا رنگ رلیاں منا رہا ہے یا وہ اپنے عوام کے مسائل کو حل کرنے کیلئے گاؤں گاؤں - قریہ قریہ - شہر شہر کے چکر لگا رہا ہے ؟ وہ تو غیر ممالک کے دورے لگا رہا ہے کیونکہ ہندوستان ہماری آزادی چھیننے کے درپے ہے یہ تو ذوالفقار علی بھٹو ہی ہے جو یہ کہتا ہے کہ اگر مجھے حکومت سے باہر جانا پڑا تو میں اپنے گھر میں عزت سے باقی ماندہ زندگی گذارنا چاہتا ہوں نہ کہ میرے عوام مجھ سے نفرت کریں اور مجھے برے لفظوں سے یاد کریں - اسی لئے وہ بے خوف و خطرہ ہر تنقید کرنے والے کو یہ کہتا ہے کہ اگر میں برا ہوں تو مجھے برا کہو - اگر ہم باطل ہیں تو آپ کہیں کہ ہم باطل پر ہیں - اگر ہم جھوٹے ہیں تو آپ کہیں کہ ہم جھوٹے ہیں - اگر ہم بددیانت ہیں تو آپ کہیں کہ ہم بددیانت ہیں - لیکن یہ گوارا نہیں کیا جا سکتا کہ آپ ہماری مخالف برائے مخالف کے اصول پر جو چاہیں کریں حتیٰ کہ ملک کو نقصان پہنچ جائے اور اسکی سالمیت اور وحدت پارہ پارہ ہو جائے تو سن لو اسکی اجازت کبھی نہیں دی جائے گی - ساری قوم ذوالفقار علی بھٹو کے ایک ہی اشارے پر اٹھ کھڑی ہوگی اور ایسے تمام عناصر کا خاتمہ کر کے رکھ دے گی جو ملک کی آزادی سے کھیلنا چاہتے ہیں اور اپنی لیڈریاں چمکانا چاہتے ہیں - آج ملک سخت مصیبت

میں گرفتار ہے ہمیں سب کو مل کر یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ اگر کوئی بددیانت ہمارے راستے میں آتا ہے تو اسکی نشاندھی کرنا ہمارا سب کا فرض ہے اسلئے میں ایک بار پھر خلوص دل سے ان دوستوں کی خدمت میں گزارش کروں گا اور جناب علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب سے میرا مشورہ ہے کہ ہم سب مل کر اس دلجمعی کے ساتھ کام کریں کہ ہم اس مصیبت سے نکل سکیں جس میں آج ہم پھنسے ہوئے ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا - ملک غلام نبی صاحب میرے دیرینہ رفیق کار ہیں - جناب حسین شہید سہروردی کی قیادت میں ہم نے اکھٹے کام کیا ہے - انہوں نے مجھے مخاطب کرکے ایک فقرہ فرمایا ہے کہ جو مطالبے ہم نے کئے ہیں وہ ہم پورے کریں گے - آپ کا یہ بھی مطالبہ تھا کہ ہم پریس ٹرسٹ کو توڑیں گے - کیا آپ اس پریس ٹرسٹ کو توڑیں گے -

ملک غلام نبی — ہماری حکومت اپنی پہلی فرصت میں اسے توڑے گی -

مسٹر سپیکر — ایوان کا وقت ایک بجکر پچاس منٹ تک بڑھا دیا گیا ہے -

سید تابش الوری — جناب والا - ابھی ابھی میرے فاضل دوست ملک غلام نبی صاحب نے اخبارات کی داستان کا بڑے ہی طنزیہ انداز میں ذکر کیا ہے - میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا -

داستان حسن جب پھیلی تو لا محدود تھی
اور جب سمٹی تو تیرا نام ہو کر رہ گئی

جناب سپیکر — آزادی صحافت ہر متمدن اور جمہوری معاشرہ کا جزو لاینفک ہوتی ہے جسکے بغیر جمہوریت کا آبرانہ تصور بھی مکمل نہیں ہو سکتا - میرے ایک معزز دوست نے ابراہام لنکن کا ذکر کیا ہے - میں بھی ان کی خدمت میں ایک امریکی مفکر کا قول پیش کرتا ہوں - اس نے کہا ہے کہ "اگر مجھے کہا

جائے کہ جمہوریت بغیر اخبارات کے یا اخبارات بغیر جمہوریت کے تو میں اخبارات کو ترجیح دوں گا ،، - آج سے سات ماہ پہلے جس عوامی جماعت نے سات مہینے کے بعد . .

مسٹر جاوید حکیم قریشی — پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میرے فاضل دوست سید تابش الوری صاحب غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں -

سید تابش الوری — جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وہ جماعت جو آزادی صحافت اور آزادی رائے کا پرچم بلند کئے ہوئے تھی - آج وہی جماعت خود اسی پرچم کو پورے ملک میں اور اس صوبہ میں سرنگوں کرنے پر تلی ہوئی ہے - ہمارے حکمران ان مواعید کو پس پشت ڈال کر جو انہوں نے اس ملک کے صحافیوں اس ملک کے دانشوروں اور اس ملک کے صاحب قلم لوگوں سے کئے تھے ان آمرانہ ہتھکنڈوں کو استعمال کر رہے ہیں جن کا سہارا لینے کی پاداش میں ماضی کے مطلق العنان حکومتیں رسوائی اور بدعنوانیوں کی ہولناک وادیوں میں گم ہو گئی ہیں -

جناب والا - میں آپکی خدمت میں صرف یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ لاہور میں صحافیوں کی گرفتاری اور جرائد پر پابندی کے بعد اور اب روزنامہ 'امروز' - 'نوائے وقت' اور 'جنگ' پر بھی وار کر دیا گیا ہے اور ان سے ضمانتیں طلب کرکے ایک ایسی مثال قائم کی گئی ہے جسکی نظیر اس ملک میں اس سے پہلے نہیں ملتی - یہ ضمانت طلبی پوری صحافت پر ایک حملے کے مترادف ہے یہی وجہ ہے کہ آج پورا ملک فریاد و فغان اور اضطراب و احتجاج کی ایک موثر تصویر بن گیا ہے -

جناب والا - ان اخبارات کا جرم صرف یہ تھا کہ انہوں نے ان حقائق کو عوام کے سامنے لانے کی کوشش کی جن کو حکمران طبقہ کے کچھ عناصر اپنے جرائم کی پردہ پوشی کے لئے چھپانا چاہتے تھے - اگر یہ جرم ہے کہ حقائق کو لوگوں کے سامنے لایا جائے تو اس جرم کا اعادہ اخبارات کا جزو ایمان ہے اور وہ اس فریضے کو ادا کرتے رہیں گے چاہے ان کی ضمانتیں طلب کی جائیں اور چاہے پوری صحافت کو پابہ زنجیر کر دیا جائے -

جناب سپیکر - میں آج حیرت زدہ ہوں کہ پنجاب جو آزادی صحافت اور آزادی رائے کا چمپین رہا ہے آج اس کو اس بات کا سزا وار ٹھہرایا گیا ہے کہ پورے ملک میں صرف پنجاب کے اخبارات کے خلاف اس قسم کے اقدامات کئے جا رہے ہیں -

مسٹر رؤف طاہر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - پنجاب بیشک آزادی صحافت کا علمبردار رہا ہے لیکن پنجاب کبھی آزادی جہالت کا علمبردار نہیں رہا ہے -

(قطع کلامیاں)

سید قابش الوری — جناب والا - میں یہ گذارش کر رہا تھا کہ اس کام کے لئے پنجاب کو منتخب کیا گیا ہے جبکہ پورے ملک کے کسی صوبہ میں کسی اخبار کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی - یہاں تک کہ جس صوبہ میں لسانی فسادات اور ہنگامے ہوئے ہیں وہاں کے اخبارات نے اس سے زیادہ شدید نوعیت کی خبریں چھاپیں اور اس سے زیادہ سنگین حقائق لوگوں کے سامنے رکھے - لیکن اس صوبہ کی حکومت نے کسی اخبار کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی - یہ شرف صرف پنجاب کو بخشا جا رہا ہے - میں یہ کہوں گا کہ کہیں یہ گہری سازش تو نہیں ہے کہ پنجاب کے خلاف رائے عامہ کو مشتعل کرکے اسکو بدنام اور رسوا کر دیا جائے -

جناب والا - خبریں گشت کر رہی ہیں - صحافتی حلقے اضطراب میں مبتلا ہیں کہ قومی اخبارات کو پریس ٹرسٹ کے تحت سرکاری تحویل میں لینے کے بعد اب دوسرے قومی اخبارات کو بھی سرکاری تحویل میں لینے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے اور اشتعال اور تصادم کی ایسی فضا قائم کی جا رہی ہے جو اس قسم کے منصوبے کی تکمیل کی راہ ہموار کر سکے -

وزیر قانون - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - فاضل رکن نے بہت سی باتیں مفروضے پر قائم کر رکھی ہیں - رولز کے تحت hypothetical بات یہاں نہیں کی جا سکتی -

سید قابش الوری - جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ وقت تیز رفتاری کے ساتھ گزر رہا ہے - میں ان کو انتباہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر حکومتی پارٹی نے اپنی یہ روش نہ بدلی اور یہاں قسطائیت

جاری رہی تو انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ وقت کا بہتا ہوا دھارا اور عوامی احتجاج کا بپھرا ہوا سمندر ان جابر و قاہر طاقتوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائیگا اور یہ اس طرح معدوم ہو جائیگی جس طرح ماضی میں اس قسم کی طاقتیں گمنامیوں کے اژدھے نما روپ میں گم ہو چکی ہیں -

جناب والا - اس وقت ہمارے ملک میں آہنی تلوار اور قلم کی تلوار کے درمیان جنگ جاری ہے اور یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ ہمیشہ آخری فتح قلم کی یا تلوار کی ہوا کرتی ہے -

جناب والا - میں ان الفاظ کے ساتھ حکمراں پارٹی اور معزز اراکین اسمبلی سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وقت کا بے رحم دھارا کسی کا انتظار نہیں کرتا وہ اپنے فیصلے صادر کرتا ہے اور آگے بڑھ جاتا ہے - اس سے پہلے کہ تاریخ آپکے خلاف فیصلہ دے دے - اس سے پہلے کہ وقت کی طوفانی لہریں آپکو ڈبو دیں آپ کا فرض ہے کہ آپ عوامی احساسات و جذبات کو پیش نظر رکھ کر اپنی روش تبدیل کریں اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جس سے پورے ملک میں کوئی نیا انتشار و اضطراب یا کوئی نیا احتجاجی بحران جنم لیکر اس ملک کی سالمیت کے لئے خطرہ بن سکے - اگر آپ نے غلط راہوں پر سفر جاری رکھا تو اس کی ذمہ داری براہ راست آپ پر ہوگی - میں اس ایوان کے معزز اراکین کو اور اس ایوان کے در و دیوار کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے ہر وقت اپنا فرض ادا کیا ہے -

مسٹر جاوید دلچسپ قریشی - (راولپنڈی-۱) جناب سپیکر - آزادی صحافت کے سلسلے میں قائد حزب اختلاف اور ان کے ساتھیوں نے بڑی دھواں دار تقاریر کیں - جہاں تک آزادی صحافت کا تعلق ہے اس صوبے کی اور اس ملک کی حکمران جماعت اور اس کا ماضی اس بات کا شاہد ہے کہ سب سے زیادہ اس ملک میں آزادی صحافت کے لئے جن لوگوں نے آواز بلند کی وہ پاکستان پیپلز پارٹی کے لوگ تھے اور ہیں لیکن جناب والا سرمایہ داری اور جاگیر داری نظام کے محافظ آزادی صحافت اور اخبارات کے مالکان کی آزادی کو آپس میں گڈ مڈ کر رہے تھے - در اصل حزب اختلاف اس بات کا مطالبہ کر رہی ہے کہ آج صحافت کی آزادی نہیں ہے - لیکن اس کے برعکس میں سمجھتا ہوں کہ اخباری وڈیروں کی آزادی ہے - جاگیرداروں کی آزادی ہے - ہم اس ایوان

میں علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک صحافیوں کی آزادی بڑی مقدس ہے - صحافیوں کی حرمت ہمارے نزدیک بہت مقدس ہے لیکن اخباری وڈیروں کو آزادی نہیں ملے گی جو ملک کے عوام کی قسمت سے کھیلیں ان اخباری وڈیروں کے ساتھ ہماری آج بھی جنگ جاری ہے - قائد ایوان نے اپنی جنگ کا اعلان آج سے تین برس قبل کیا تھا - اخباری وڈیرے پیپلز پارٹی کی حکومت بننے سے پہلے بھی اس پارٹی کے خلاف تھے اور آج بھی اس پارٹی کی حکومت کو ختم کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں - وہ سرمایہ داروں کے اشارے پر اس مہم میں مصروف ہیں کہ ملک رہے یا نہ رہے لیکن کسی طور پر ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت ختم ہو جائے - وہ ان کی دشمنی میں اس حد تک گئے ہیں بلکہ اس حد سے بھی آگے جا چکے ہیں کہ وہ اس ملک کو دشمنی کی بنا پر ہر داؤ پر لگانا چاہتے ہیں اور یہ چیز ان کو منظور ہے - ان کو یاد رکھنا چاہئے اور مجھے ان کو ماضی کی یاد دلانی پڑے گی کہ پیپلز پارٹی ایوب خان - یحییٰ خان کی طرح برسراقتدار نہیں آئی بلکہ وہ عوام کی حمایت سے آئی ہے - اس کی پشت پر عوام ہیں اور عوام اس قسم کی سازشوں کا مقابلہ کرنا بخوبی جانتے ہیں - جناب والا - جب قائد حزب اختلاف تقریر فرما رہے تھے تو مجھے ان پر ترس آ رہا تھا اس لئے کہ وہ جس قافلے کے سالار بنے بیٹھے ہیں وہ دراصل ایک بھان متی کا کنبہ ہے - جس میں کہیں کی اینٹ اور کہیں کا روڑا اکٹھا کر لیا گیا ہے - ان کے ساتھیوں میں وہ لوگ شامل ہیں جن کے دور میں ''کوہستان'' بند کیا گیا تھا اور ہم نے سینہ تان کر کہا کہ کیا یہی صحافت ہے - جناب والا - ان کے ساتھیوں میں وہ لوگ بھی شامل ہیں کہ جب اس ملک میں صحافیوں کے اخبار ''مساوات'' پر پابندی لگائی گئی تھی تو انہوں نے الحمد اللہ کہا تھا - اس وقت اخبارات کی آزادی کا نعرہ لگانے والے کہاں تھے - یحییٰ خان کے دور میں 'مساوات' پر پابندی لگائی گئی تھی اس وقت میدان میں کوئی نہیں نکلا تھا اس لئے کہ 'مساوات' اس ملک کے مزدوروں، کسانوں، صحافیوں اور دانشوروں کا ترجمان تھا - یہ کون سی آزادی صحافت ہے کہ آج دن تک اس ملک کے مزدوروں کے سب سے بڑے اخبار 'مساوات' کو اخباروں کے مالکان کی انجمن کا رکن نہیں بنایا گیا اس لئے کہ اخباری وڈیروں نے اس صنعت کو اپنے قبضے میں کیا ہوا ہے - جس طرح

کہ باقی صنعتیں سرمایہ‌داروں کے قبضہ میں ہیں اس طرح اخبار بھی ایک صنعت بن گیا ہے -

جناب والا - جہاں تک صحافیوں کے حقوق اور آزادی کا تعلق ہے پاکستان پیپلز پارٹی اپنے منشور اور وعدوں پر قائم ہے - ہم اس ملک کے صحافیوں کو باعزت مقام دلا کر رہیں گے ہم اس ملک کے صحافیوں کو نیرو اور ان لوگوں کے تسلط سے آزاد کرائیں گے - جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ نظریہ پاکستان کے بڑے محافظ تھے آج انکا نظریہ پاکستان پاکستان کی ہر صنعت میں حصہ‌داری کی شکل میں موجود ہے - وہ آج یورپ کی سیر کرتے ہیں اور ان کی باتوں میں تضاد ہے - ایک طرف وہ کہتے ہیں کہ پریس ٹرسٹ کے ذریعے حکومت نے اخباروں پر قبضہ کر رکھا ہے دوسری طرف وہ کہتے ہیں کہ پریس ٹرسٹ کے ایک اخبار 'امروز' سے ضمانت طلب کرلی گئی ہے - جناب والا - مجھے یہ گزارش کرنی ہے کہ اگر ٹرسٹ کے اخباروں پر حکومت نے اپنا تسلط قائم رکھا ہوتا تو پھر ٹرسٹ کے کسی اخبار کو نوٹس جاری کرنے کی ضرورت نہ تھی - اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری پارٹی کے دور حکومت میں اخباروں کے سلسلے میں کسی قسم کی مداخلت ہو رہی - اگر یہ پارٹی مداخلت کرتی تو ٹرسٹ میں بیٹھے ہوئے ان صحافیوں کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی جنہوں نے برملا پیپلز پارٹی کی مخالفت کی تھی - لیکن چونکہ ہم صحافت کی آزادی اور اس کے تقدس کے قائل ہیں - اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ اس پر کوئی نا روا قدغن نہ لگائی جائے - آج بھی پریس ٹرسٹ میں یہ لوگ اسی طرح ہیں - ساتھ ہی ساتھ حزب اختلاف کے مختلف ارکان نے ایوان کو غلط افواہیں بہم پہنچائی ہیں - میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب اس ملک میں صحافیوں کی ملک گیر ہڑتال ہوئی تھی - جب اس ملک میں جاگیرداروں اور وڈیروں نے صحافیوں کو چن چن کر اپنے اخباروں سے نکالا تھا اس وقت پاکستان پیپلز پارٹی ہی تھی جو میدان میں نکلی تھی -

جناب والا - آخر میں مجھے آپ کے توسل سے اپنی پارٹی کی خاطر سے پاکستان کے لوگوں کو یہ یقین دلانا مقصود ہے اور مجھے اپنے صحافی بھائیوں کو بھی کہنا ہے کہ تم اخباری وڈیروں کے خلاف جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ - ان کو خلاف جلد جہاد کے لئے نکلو -

ہم بھی جہاد کے لئے نکلیں گے - اخباری وڈیروں کا تسلط اس ملک میں ختم ہو کر رہے گا - ان کے خلاف اس جہاد میں ہمارے صحافی بھائی ہمیں اپنے ساتھ پائیں گے -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی—(میانوالی ۲) جناب سپیکر- میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے کچھ عرض کرنے کا موقعہ دیا - بہر صورت میرے فاضل دوست نے بار بار اخبارات کے مالکان کو اخباری لٹیروں کے نام سے یاد کیا ہے -

مسٹر سپیکر —انہوں نے ''لٹیروں،، نہیں ''وڈیروں،، کہا ہے-

خان امیر عبداللہ خان روکڑی—جناب سپیکر- بار بار انہوں ''وڈیروں،، کا لفظ استعمال کیا ہے اور آخر کار ان اخبارات پر لٹیروں نے ایسا ہاتھ ڈالا کہ اب نہ کوئی لٹیرا رہا نہ کوئی بٹیرہ اور نہ کوئی شکاری -

مسٹر جاوید ہاشمی قریشی— جناب والا - میرا خیال ہے کہ فاضل رکن بٹیروں کے بڑے شوقین ہیں لہذا وہ بٹیروں اور وڈیروں میں امتیاز نہیں فرما سکتے -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی—جناب والا - میں عرض کر رہا ہوں کہ ان اخبارات پر پابندیاں لگائی گئی ہیں اور ان سے ضمانتیں طلب کی گئی ہیں - میرے بہت سے فاضل دوستوں نے 'نوائے وقت، اور 'جنگ، کے متعلق کافی روشنی ڈالی میں ان کا مشکور ہوں خاص طور پر ملک غلام نبی صاحب کا کہ جنہوں نے 'نوائے وقت، کی تمام ہسٹری بتائی اور انہوں نے اس کی خدمت کا اعتراف کیا - لیکن سب سے بڑی دکھ کی باتیں ہیں کہ جب میں اپنے سامنے حنیف رامے صاحب کو دیکھتا ہوں تو مجھے افسوس ہوتا ہے کہ یہ بدنصیب کرسی کچھ ایسی چیز ہے کہ جو بھی وہاں بیٹھتا ہے تو اس کی حرکات وہی ہو جاتی ہیں جو ایک طالب علم کی ہوتی ہیں -

جناب والا - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس وقت ان اخبارات پر جو جو الزامات ہیں جن وجوہ کی بنا پر انہیں اظہار وجوہ کا نوٹس دیا گیا ہے وہ آپ کو بتائے دیتا ہوں اور پڑھ کر سنا بھی دیتا ہوں -

۱۰ جولائی کے 'نوائے وقت' میں جو اداریہ لکھا گیا ہے کہ

"ہم سمجھتے ہیں کہ سندھ میں جو لوگ آباد ہیں وہ پہلے مسلمان و پاکستانی اور بعد میں سندھی پنجابی-مہاجر-بلوچ-میمن-گجراتی-پٹھان یا کچھ اور ہیں - ہم وزیر اعلیٰ سندھ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر نسلی بنیاد پر کسی سندھی کے ہاتھوں کسی پنجابی یا غیر سندھی کو نقصان نہیں پہنچا تو پھر یہ سندھ کی زمین کس کے خون سے لہو رنگ ہے ؟ سڑکوں گلیوں اور بازاروں میں کس کا خون بہہ رہا ہے ؟ مرکزی وزیر داخلہ اور وزیر تعلیم اور متعدد ارکان اسمبلی کس جگہہ کے مخدوش حالات کا ذکر کر رہے ہیں -"

جناب والا- میں نے حوالہ اس لئے دیا ہے کہ یہ باتیں ایسی ہیں حکومت خود تسلیم کرتی ہے - آپ کی حکومت نے بھی مختلف جگہوں پر تسلیم کیا ہے - اگر 'نوائے وقت' نے وہی چیزیں دہرائی ہیں تو اس نے کون سا جرم کیا ہے -

اس کے علاوہ ان کی ایک رپورٹ ہے کہ رانی پور ریلوے سٹیشن پر مسافر کو لوٹنے کے بعد زدوکوب کیا گیا - گاڑی کے ڈرائیور کو برہنہ کرکے بھنگڑا ڈالنے پر مجبور کیا گیا - یہی واقعات 'مساوات' میں بھی آئے - جناب والا - میں اسے مختصر کرنے کی کوشش کر رہا ہوں تاکہ ایوان کا وقت زیادہ ضائع نہ کروں- میں وہ واقعات بتاؤنگا جو گورنمنٹ نے خود پیش کئے ہیں - کیونکہ میرے خیال میں ممکن ہے کہ گورنمنٹ پارٹی کے دوستوں کو بھی واقعہ کا پتا نہ ہو - اس لئے میں ان کو بھی بتادوں -

جناب والا - سرزمین سندھ پنجابیوں اور غیر سندھیوں کے خون سے سرخ ہے - میں ایوان کے سامنے نوائے وقت کا اداریہ پڑھ کر سناتا ہوں- اس پر ہر ذی شعور آدمی یہ رائے قائم کرے گا - کہ حکومت نے نہایت ہی غلط انداز میں اسکو سمجھا - نوابزادہ شیر علیخاں کا بیان سن کر انہوں نے یہ بیان دیا کہ نوابزادہ شیر علی خان نے کہا ہے کہ پنجابیوں کے قتل عام کا ہم سب کو دکھ ہے - لیکن اس میں بھی ایک امر یہ تھا کہ پاکستان تباہ ہو رہا ہے - انہوں نے وعدہ کیا کہ کسی ایسے ذہنیت

حکومت کرنے کا جواب پورا نہیں ہونے دیا جائے گا - انہوں نے کہا یہ سچائی کی آواز ہے اور اسے ظلم کے ذریعے نہیں دبایا جا سکتا -

جناب والا - اس سے کسی بھی طریقہ سے یہ تاثر نہیں لیا جا سکتا کہ پنجابی اور سندھی میں منافرت پھیلائی جا رہی ہے - جناب والا - میں آپ کو نکتہ بتانا چاہتا ہوں - جو آپ کی سرکاری رپورٹ نے اس میں بھی یہ الزام گاڑی کے لوٹنے کے متعلق ہے - اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ آمدورفت معطل کردی گئی اور پاکستان ویسٹرن ریلوے کو بامر مجبوری ۲۷-۷-۱۲ کو ایک حکم نامہ نمبر ۵۱۶ کے ذریعے یہ اعلان کرنا پڑا کہ دو دن کیلئے گاڑیوں کے آمدورفت معطل کردی گئی ہے اور بعد میں صرف سندھی بولنے والوں کو سفر کرنے کی اجازت دی گئی - یہ سرکاری سرکلر ہے - یہ میں نے غلط نہیں کہا - اگر غلط ہو تو میرے بخلاف ایکشن لیں -

جناب والا - اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں معزز دوست حاجی علی احمد صاحب کا اس ایوان کے سامنے بھی بیان سنا دیتا ہوں جو کہ اسی اخبار میں چھپ چکا ہے - جناب والا - حاجی صاحب نے فرمایا کہ فصلوں کو لوٹنے - پنجابی اور مہاجروں کی چوری کرنے کے بعض واقعات کی اطلاع ملی ہے اسی طرح غلط فہمی کی بنا پر سندھی پنجابیوں کو لوٹنے آ رہے ہیں - امروز کے مطابق حاجی صاحب نے فرمایا کہ خوف و ہراس سے بہت سے لوگ نواب شاہ سے پنجاب کی طرف چلے گئے تھے - ان کے اندازے کے مطابق ایسے افراد کی تعداد ۳۶ ہزار ہے - جناب والا - یہ حکومت کے اپنے کارکن کا بیان ہے -

جناب والا - میں عرض کرتا ہوں کہ اگر اخبارات نے یہ چیزیں لکھی ہیں - اگر اخبار والوں نے یہ بیان چھاپے ہیں تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ انہوں نے کیا گناہ کیا ہے - یہاں میرے دوست محمد حنیف رامے صاحب بیٹھے ہیں - یہاں میرے دوست جناب چیف منسٹر صاحب بیٹھے ہیں - یہ میرے ساتھی رہے ہیں - وہ بتائیں کہ کیا کسی گزشتہ گورنمنٹ نے بھی اس وقت کے حالات کے مطابق کسی مقامی اخبار کے ساتھ ایسا سلوک کیا تھا - کم از کم آپ پہلے دس سال تو نکال دیں - اس چھ مہینے کے اندر نہیں ہونا چاہیئے - ایسا تو کبھی کسی پارٹی یا جماعت کے ساتھ نہیں ہوا -

وزیر اطلاعات ۔(چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) —جناب سپیکر ۔ اس ہاؤس میں معزز ممبران نے جتنی تقاریر کی ہیں۔ میں نے ایک ایک لفظ بڑے غور سے سنا اور خاص طور پر اپنے خاص ممبران جو حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ان کے تمام اعتراضات اور خدشات کو بھی نوٹ کیا ۔

جناب سپیکر ۔ جہانتک آزادی صحافت کا تعلق ہے ۔ اس کے لئے جو کچھ انہوں نے کہا ہے ۔ اور جو جواب و یقین دہانیاں حزب اقتدار کے میرے فاضل ساتھیوں کیطرف سے ان کو دی گئی ہیں ۔ میں ان سب کی تائید کرتا ہوں ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ گزارش کرتا ہوں کہ آزادی صحافت یا آزادی تحریر و تقریر کا یہ مقصد نہیں ہے کہ کسی شخص کو یا کسی اہل قلم کو کھی چھٹی دے دی جائے کہ وہ یہ خیال نہ رکھے کہ وہ کیا لکھ رہا ہے۔ اسکے اثرات کیا ہونگے اور اس سے رائے عامہ پر کیا اثر پڑے گا —

جناب سپیکر ۔ یہ تو اجازت دی جا سکتی ہے کہ وہ تعمیری تنقید کرے اور اگر حکومت کی کسی پالیسی سے اختلاف ہے۔ تو اس پر بھرپور تنقید کرے ۔ ہماری راہبری کرے ۔ ہم کھلے دل سے اسے ہمیشہ قبول کرنے کے لئے تیار ہیں اور اسکو سننے کے لئے تیار ہیں —

جناب سپیکر ۔ آپ جانتے ہیں جب ملک کے ایک حصہ میں خون اور آگ کی ہولی کھیلی جا رہی تھی ۔ تو اس خطہ میں بھی ایک سازش کے ذریعے یہ کوشش کی گئی کہ وہی حالات پیدا کیئے جائیں ۔ یہ کوشش کی گئی کہ یہاں بھی ایک پاکستانی دوسرے پاکستانی کا گلا کاٹے ۔ ایک پاکستانی دوسرے پاکستانی بھائی کے سینے میں گولی مارے ۔ یہ اخبارات جن میں یہ خبریں شائع ہوئیں ان کا پورا پلندا میرے پاس موجود ہے ۔ میں وقت کی کمی کی وجہ سے یہی عرض کرنی چاہتا ہوں کہ انہوں نے ایسا تاثر دینے کی کوشش کی کہ جو حالات وہاں پیدا ہوئے ہیں وہی حالات ۔ لاہور ملتان ۔ اور ۔ لائیلپور ۔ میں بھی پیدا کیئے جائیں جناب سپیکر ۔ میں یہ وضاحت کردوں کہ کسطرح ہم نے آہستہ آہستہ قدم اٹھایا ۔ ۱۲ تاریخ کو ہم نے تمام ایڈیٹرز صاحبان کو گورنر ہاؤس میں بلایا ۔ وہاں گورنر صاحب اور میرے خاص دوست جناب محمد حنیف رامے صاحب بھی موجود تھے —

میاں خورشید انور ۔ — پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کیا ان کے بعد ہمیں بھی بولنے کا وقت ملے گا ؟

وزیر اطلاعات ۔ — جناب والا — میں یہ عرض کر رہا تھا ۔ کہ ۱۲ تاریخ کو تمام اخبارات کے ایڈیٹروں سے یہ اپیل کی گئی ۔ گورنر صاحب نے خود اپیل کی کہ ملک میں یہ حالات ہیں ۔ اسمیں آپ کو احتیاط سے کام لینا چاہیئے آپ سچی خبریں ضرور شائع کریں لیکن سنسنی خیز واقعات تشہیر نہ کریں ۔ اس طرح کی غلط سرخیاں نہ لگائیں کہ خواہ مخواہ لوگوں میں غلط تاثر پیدا ہو رہا ہے علاقائی تعصب پھیل رہا ہے ۔ یہ جو خوف و ہراس کی فضا پیدا ہو رہی ہے ۔ اس میں آپ جلتی پر تیل نہ ڈالیں ۔ جناب سپیکر ۔ ۱۳ تاریخ کو اس اپیل کا کوئی اثر نہ ہوا۔ ایڈیٹرز صاحبان ۱۳ تاریخ کو اس سے بھی بڑھ چڑھ کر خبریں شائع کیں ۔ میں اپنے دوستوں سے یہ کہوں گا کہ انہوں نے من گھڑت خبریں شائع کیں ۔

جناب سپیکر ۔ ہمارے ملک میں ایک معتبر نیوز ایجنسی موجود ہے اس پر کسی نے اکتفا نہیں کیا ۔ کسی ایجنسی نے ان خبروں کو شائع نہیں کیا۔ انہوں نے اپنے نامہ نگاروں کی طرف سے خبریں شائع کی ہیں ۔

رانا پھول محمد خان—پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں جناب کی وساطت سے جناب محترم وزیر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرواتا ہوں کہ کیا ان کو معلوم ہے کہ سندھ کے ''سوھنی'' رسالے پر بھی پابندی لگی ہے جس نے پنجاب کے خلاف آگ بھڑکائی ؟ ان کو پتہ ہونا چاہئے کہ سندھ کی حکومت نے اس رسالے پر پابندی نہیں لگائی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

وزیر اطلاعات— یہ باتیں اجلاس میں نہیں ہو سکتیں ۔ آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں وہاں باتیں ہو جائیں گی ۔ موچی دروازہ میں بھی تقریر کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جناب والا۔ حکومت نے جو قدم اٹھایا ہے وہ عوام کے مفاد میں اٹھایا ہے اور وہ باتیں وہاں بھی ہوں گی اور ان کا جواب ہم یہاں بھی دے رہے ہیں ۔ ۲۷ کو بھی دیں گے اور ۲۹ کو موچی دروازے میں بھی دیں گے ۔ جہاں تک اس ایوان کے آداب کا تعلق ہے ۔ جہاں تک قواعد و ضوابط کا تعلق ہے اس کے مطابق جو تحریک التوا پیش ہوئی ہے مجھے اس کی بڑی خوشی ہوئی ہے ۔ کیونکہ اگر کسی بات پر میرے چند دوستوں کو غلط فہمی ہو گئی ہے تو میں اس کو رفع کر دوں گا ۔

جناب والا - جیسا کہ میں نے پہلے بھی پوائنٹ آف انفارمیشن پیش کیا تھا - میں اپنے فاضل ممبران سے گذارش کروں گا کہ یہ تمام کاروائی درجہ بدرجہ شروع کی ہے - سب سے پہلے میں نے تمام ایڈیٹر صاحبان کو بلا کر اپیل کی تھی کہ اپنے ملک کے مفاد کے لئے - ملکی یکجہتی کے لئے - ملک کی سلامتی کے لئے اور ملک کو قتل و غارت سے بچانے کے لئے ہمارے ساتھ تعاون کریں جسے نظر انداز کیا گیا لیکن اب تنگ آ کر انہیں صرف اظہار وجوہ کا نوٹس دیا گیا ہے یہ سب سے تھوڑی کارروائی ہے - جن میرے فاضل دوستوں نے ''ڈان'' اخبار نہیں پڑھا ہے میں ان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے اداریہ میں لکھتا ہے کہ یہ پنجاب گورنمنٹ کا مہذب ترین طریقہ ہے جو اس نے استعمال کیا ہے - میں مزید ان سے گذارش کروں گا کہ صرف ان کو نوٹس دیا گیا ہے اور نوٹس بھی اس بات کا کہ کیوں نہ اتنے روپے جمع کرنے کا حکم جاری کیا جائے اس کا انہوں نے جواب دینا ہے - جواب آنے کے بعد اس کا وزن کیا جائے گا اور اگر ان کے جواب کے بعد تادیب دی جائے گی تو ان کو اپیل کا حق ہوگا - اور اس ٹریبونل میں ہائی کورٹ کا ایک جج ہوگا یا ہائی کورٹ کے جج کے مرتبے کا آدمی ہوگا - ایک ان کا نمائندہ ہو گا اور ایک گورنمنٹ کا نمائندہ ہوگا - پھر وہاں غور و غوض کریں گے کہ کیا یہ بات ٹھیک ہے یا غلط ہے - یہ ایسا طریقہ نہیں ہے کہ یکطرفہ ان کو حکم دے دیا گیا ہے کہ تیس ہزار روپے کی ضمانت جمع کر دیں - ضمانتیں جمع کروانے کا قطعاً کوئی شائبہ نہیں ہے - ایک فاضل رکن نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ آج تین اور declaration suspend کر دئیے گئے ہیں - جنکا انہوں نے اشارتاً ذکر کیا ہے -

میاں محمد شریف اشور—وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ ان سے ضمانتیں نہیں لی جائینگی اور اسکا کوئی شائبہ نہیں ہے - تو میرے خیال میں ان کو بحث ہی نہیں کرنی چاہیے -

وزیر اطلاعات—آپ سمجھے نہیں ہیں - یہ نہیں ہے کہ ہم نے حکم دے دیا کہ آپ ضمانتیں جمع کروائیں - انکو نوٹس دئیے ہیں کہ کیوں نہ آپ سے ضمانتیں لی جائیں - وہ اسکا جواب دینگے - اس جواب پر غور و خوض ہوگا - اس فیصلے کے خلاف ٹریبونل میں اپیل ہوگی - یکطرفہ حکم نہیں کہ اپیل نہیں ہو سکتی - یہ کم سے کم تر حکم ہے - پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس ۱۹۶۳ کے تحت انہیں یہ اظہار وجوہ کے نوٹس دئیے گئے ہیں حالانکہ ضمانتیں طلب کی جا سکتی تھیں - اور بھی قدم اٹھائے جا سکتے تھے - لیکن اس سے لوم دفعہ اور

کوئی نہیں تھی جسکے تحت ہم اور کوئی کارروائی کر سکتے ۔ میں اپنے فاضل ممبران اور صحافی کارکنوں کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ بھی ہم نے بادل نخواستہ کیا ہے اور انتہائی ضبط کے ساتھ ہمیں یہ کرنا پڑا اور ہمیں ایسا کرنے سے قطعاً خوشی نہیں ہوئی ہے۔ ہم نے ایسے تین اخبارات کو جو نوٹس دئے ہیں ہم نے بڑے سوچ بچار کے بعد کیا ہے اور مجبوراً ایسا کرنا پڑا ۔ عوام میں ایک لہر پیدا ہوگئی ہے کہ ایسے واقعات پیدا ہو رہے ہیں ۔ نام نہاد لیڈران جو لائل پور میں آگ لگانا چاہتے تھے وہاں سیاسی جماعتوں نے آگ لگانے کی کوشش کی اور گالیاں نکالیں اسطرح کے طریقے اختیار کئے گئے ۔ انکو روکنے کے لئے ایڈیٹر صاحبان سے اپیل کی گئی ۔ اسکے بعد بھی وہ باز نہ آئے انکو اظہار وجوہ کے نوٹس دئے گئے ۔ اس سے کم تر اور قدم نہیں اٹھایا جا سکتا کیونکہ ہم یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ پاکستان کے اس حصہ کو بھی کربلا کا میدان بنا دیا جائے ۔ جن خدشات کا اظہار کیا گیا ہے ۔ یہ بالکل غلط ہیں ہم آزادی صحافت اور آزادی تحریر و تقریر کے لئے انکو حکومت کی طرف سے یقین دلاتے ہیں اور ہم پوری ضمانت دیتے ہیں ۔ لیکن اسکے ساتھ قانون کی بالا دستی اور قانون کا احترام ہر صورت میں اپنانا چاہیے یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی فرد دائرہ قانون سے بالا تر ہو جائے ہر شخص کو قانون کا احترام کرنا چاہئے اور قانون کے اندر رہ کر کام کرنا چاہئے۔ اس سلسلے میں صدر مملکت سے لے کر چھوٹے سے چھوٹے کارکن تک اس کے سامنے جواب دہ ہیں ۔ اور اسطرح یہ ہمارے صحافی بھائی ۔ مالکان اور کارکنان کو بھی قانون کا احترام کرنا چاہئے ۔ کوئی بھی قانون کے ساتھ کھیل نہیں سکتا ۔ قانون کا مذاق نہیں اڑا سکتا ۔ ملک کی سلامتی کے لئے ملک کی یکجہتی کے لئے اور ملک کے بقا کے لئے اسکی اجازت ہرگز نہیں دی جا سکتی ۔ اس میں ملک کی بقا کا سوال پیدا ہوتا ہے جہاں تک تینوں اخبارات کے اشارتاً ڈیکلریشن کا ذکر کیا گیا ہے حکومت نے اخبارات کے ڈکلریشن منسوخ نہیں کئے ۔ اسکے لئے ایک قانون ہے جسے نظر انداز کیا گیا ہے جو ماہانہ ہو ہفتہ وار ہو یا روزنامہ ہو اس کیلئے ایک میعاد مقرر ہے ۔ اس میعاد کے اندر ایک یا دو Issues قواعد کے تحت نکالنے پڑیں گے ۔ اگر نہیں نکالے گا ۔ تو اسکی اطلاع پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس ۱۹۶۳ کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو دینی چاہیے ۔ چاہے وہ پرنٹر ہو ۔ پبلشر ہو یا ایڈیٹر ہو ۔ اسکا پرچہ چاہے ماہانہ ہو ہفتہ وار ہو یا روز نامہ ہو شائع نہ کرنے کو وجوہ دینی چاہئیں کہ

ان وجوہ کی بنا پر میں پرچہ شائع نہیں کر سکتا - اسکے بعد اس پرچے کو شائع کرنے کی اجازت کسٹرکٹ مجسٹریٹ سے لے لے - لیکن انہوں نے اسکو نظر انداز کیا - صرف انکی توجہ دلائی گئی ہے - کہ آپ نے فلاں ضابطے کے فلاں سیکشن کو نظر انداز کیا ہے - اس نظر اندازی کا اثر یہ ہے کہ آپ کے ڈیکلریشن منسوخ ہو چکے ہیں- آپ مہربانی کرکے انکو کرالیں - یہ انکا فرض ہے کہ وہ اس حکم کے خلاف اپنے ڈیکلریشن regularise کرا لیں-

میاں خورشید انور — گذارش ہے کہ کیا وزیر موصوف کو پتہ ہے کہ ان تینوں اخباروں کے ایڈیٹر صاحبان جیل میں بند تھے - اور وہ کیسے گورنمنٹ کو انکی اطلاع دیتے ؟ اگر یہ ٹیکنیکل غلطی ہوگئی ہے تو اسکی ذمہ داری حکومت پر ہے - کیونکہ حکومت نے انکو پکڑ رکھا تھا -

وزیر اطلاعات — اسکے لئے قانون موجود ہے - وہ اسکے لئے کسٹرکٹ مجسٹریٹ کو درخواست دیں کہ وہ انکے ڈیکلریشن کو regularise کرا دیں - ہم نے انکی منسوخی کا حکم جاری نہیں کیا - قانون سب کے لئے ہے - میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ چاہے کوئی بھی اخبار ہو اگر وہ پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس کی خلاف ورزی کرے گا یا اسکو نظر انداز کریگا تو اسکے خلاف کارروائی کی جائیگی - خواہ وہ مساوات ہو - خواہ وہ نوائے وقت ہو - امروز ہو - جنگ ہو - کسی کو بھی معاف نہیں کیا جائیگا -

علامہ رحمت اللہ اشک — پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس ۱۹۶۳ کا حوالہ وزیر موصوف بار بار دے رہے ہیں- اسکے متعلق پیپلز پارٹی اقتدار میں آنے سے پہلے بارہا کہہ چکی ہے کہ یہ black laws ہیں - کیا اب یہ white laws ہوگئے ہیں -

مسٹر سپیکر — یہ تشریح کسی کی اور وقت کر لیجئے گا -

وزیر اطلاعات — جناب علامہ صاحب خواہ مخواہ یہ فرما رہے ہیں - ہم یہاں ہاؤس میں موجود ہیں اگر اس سے بہتر قانون پیش کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے- لیکن جو قانون موجود ہے اسکو آپ یکسر تنسیخ نہیں کر سکتے - وہ عام قانون ہیں جو ہنگامی حالات میں لگائے گئے ہیں -

(قطع کلامیاں)

جناب والا - جسطرح کا مظاہرہ صبح سے ہو رہا ہے یہ قابل تحسین نہیں ہے - قائد حزب اختلاف نے بھی سب دوستوں کے سامنے یہ وضاحت کی ہے - جہاں تک انکے خدشات کا تعلق ہے اور جہاں تک ہمارے صحافی کارکنوں کے متعلق ہمدردیاں جتائی گئی ہیں صاحب سپیکر میں آپکی وساطت سے اس سارے ایوان کے ارکان کو بتانا چاہتا ہوں - کہ گورنمنٹ پنجاب نے خاص طور پر یہ حکم دے رکھا ہے کہ ہمارے صحافی کارکنوں کے وقار کو بڑھانے کے لیے اور ان کے حالات کو بہتر بنانے کے لیے انہیں زیادہ سے زیادہ سہولتیں دی جائیں - میرا خیال ہے کہ سب سے پہلے اس انقلابی حکومت نے یہ کام کیا ہے کہ مختلف اخبارات میں کام کرنے والے صحافیوں کارکنوں کو جن کے پاس رہنے کے لیے گھر نہیں ہیں- گورنر صاحب نے یہ حکم دے دیا ہے کہ ان سب صحافیوں کے لیے کالونیاں تعمیر کی جائیں انہیں رہائیش کے لئے فوری طور پر ایک ایک پلاٹ دیا جائے تاکہ ان کا وقار بڑھ سکے اور وہ آرام سے اور صحیح معنوں میں ملک کی خدمت کر سکیں - (نعرہ ہائے تحسین)

جہاں تک ان پرانے صحافیوں کا تعلق ہے جو نکال دے گئے تھے- کئی ایسے اخبارات بھی تھے جن کے مالکان نے صحافیوں کو نوکریوں سے نکال دیا تھا- جیسا کہ ہم نے مزدوروں کو ملوں میں بحال کرانے کی کوشش کی ہے اسی طرح جو صحافی نکل چکے تھے ان کو نوکریاں دلانے کے لیے کوشش کی گئی اور اس میں ہم نے اپنے صحافی کارکنوں کی خاصی خدمت کی ہے - جہاں تک اخبارات کے مالکان کا تعلق ہے میں اپنے حزب اختلاف کے فاضل ممبران سے نہایت افسوس سے عرض کرونگا کہ میں نے بہت کوشش کی ہے کہ مریں مالکان سے اپیل کروں کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں آپ پنجاب کو کیا بنانا چاہتے ہیں - لیکن مجھے بڑا افسوس ہوا جب مجھے یہ پتا چلا کہ ملک میں ایسے حالات ہیں اور ایک اخبار کا مالک سوات میں سیر کر رہا ہے اور ایک اخبار کا مالک لندن میں آرام کر رہا ہے میں اس طرح مالکان تک نہ پہنچ سکا یہ ہیں حالات اور ہیں ان کی ذمہ داریاں اس طرح ہمیں یہ قدم اٹھانا پڑا -

جناب والا - آخر میں اپنے تمام دوستوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر اخبارات ملک کی تعمیر کے لئے کام کریں اور میرے فاضل دوست جو حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہیں تعمیری تنقید کریں تو ہم اس کا ہمیشہ خیر مقدم کریں گے اور ان سے مل کر ان کے مشورے کے ساتھ جو بھی

قدم اٹھانا ہوگا اٹھایا جائے گا - قطعاً کسی قسم کی victimisation نہیں ہوگی - لیکن ملک میں قانون کی بالا دستی کو ہر صورت قائم رکھا جائے گا - سب مل کر اس ملک کی نئے سرے سے تعمیر کریں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس میں ضرور کامیاب ہونگے اگر کوئی یہ سمجھے کہ اس طرح کی سنسنی خیز خبریں اچھال کر یا کسی طرح کی کوئی خفیہ تحریک چلاکر یا سازشیں کر کے اس حکومت کے راستے میں رکاوٹیں ڈال سکیں گے یا سازشیں کرکے اس حکومت کی اصلاحات کو ناکام بنا سکیں گے تو وہ احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں - عوامی طاقت ہمارے ساتھ ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ سب خس وخاشاک کی طرح بہ جائیں گے -

مسٹر سپیکر - اب ایوان کی کارروائی ۲۷ جولائی ۱۹۷۲ء ۸ بجے صبح تک کیلئے ملتوی کی جاتی ہے -

(اسمبلی کا اجلاس (۲ بجے بعد دوپہر) ۲۷ جولائی ۱۹۷۲ء بروز جمعرات ۸ بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہو گیا) -

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس دوم

جمعرات ۲۷ جولائی ۱۹۷۲ء
(۱۵ جمادی الثانی ۱۳۹۲ء)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۸ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ وَیَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا وَبَیْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِیْدًا وَیُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

پ ۳۔ س ۳۔ ع ۱۱ و ۱۲۔ ایات ۲۹ تا ۳۱

"اے پیغمبر! لوگوں سے کہہ دو کہ کوئی بات تم اپنے دلوں میں مخفی رکھو یا اسے ظاہر کرو اللہ اس کو جانتا ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ سب سے باخبر ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جس دن ہر شخص اپنے اعمال کی نیکی کو موجود پائے گا اور اپنی برائی کو بھی دیکھ لیگا تو آرزو کرے گا کہ اے کاش اس میں اور برائی میں دور کی مسافت ہو جاتی۔ اور اللہ تم کو اپنے غصہ سے ڈراتا ہے اور اللہ تو اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ اے پیغمبر! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست بنانا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں دوست بنائے گا۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔"

صدق اللہ العظیم

مسئلہ استحقاق

ملک اللہ دتہ ممبر صوبائی اسمبلی سے بد سلوکی

ملک اللہ دتہ (لاہور-۱۶) پوائنٹ آف آرڈر — جناب والا - میں توھاڈی وساطت نال گزارش کرنی چاھنا واں - جیڑا جناب دا فیصلہ اے یا اساڈی پنچایت دا فیصلہ اے اوس دے مطابق اج تو پہلاں جیڑیاں ھدیتاں ساڈے تک پونچائیاں گئیاں نیں اوہ اے نیں کہ کوئی آدمی اجلاس دے دوران باھروں اسمبلی دی عمارت دے اندر نیں آ سکتا کیونکہ مداخلت ھندی اے - اوس دا نتیجہ اج اے ھویا اے کہ جس ویلے اسیں آ رھے ساں ایک آدمی نے میںوں روکیا تے کہیا کہ اک گل کرنی اے - میں اوس نوں کہیا کہ گھنٹی بج رھی اے - میں اجلاس وچ جانا اے - اوس نے میںوں کہیا " الو دا پٹھا " - ایہہ ساڈی حالت اے - جناب والا - ایہہ اوہ لوک نے جیڑے اپنے آپ نوں ورکر کہندے ہنے اور ممبران نوں وبچنا چاھندے نے - لوکاں کولوں پیسے لے کے کم کروائندے نے - لہذا اس دا سدباب ھونا چاھی دا اے اور اوھناں ھدایتاں تے سختی نال عمل ھونا چاھی دا اے - جناں چر اسمبلی دا اجلاس ھووے اوناں چر خواہ کسے وزیر دا کوئی آدمی ھووے - خواہ کسے ممبر دا ھوے سوائے گولری دتے کوئی اندر نیں آ سکتا - جو آدمی ایتھے یا ڈیوڑھی وچ پایا جاوے اوھدے برخلاف کارروائی کیتی جاوے -

میاں خورشید انور — جناب سپیکر - یہ مسئلہ بہت اہم ہے کہ ایک معزز رکن کی یہاں اسمبلی بلڈنگ کے اندر بے عزتی کی گئی ہے اگر پیپلز پارٹی کے ورکر یہاں ممبران کو ڈراتے دھمکاتے رہے تو ہم سب کیلئے کام کرنا مشکل ہو جائیگا -

(قطع کلامیاں)

ایک ممبر — پوائنٹ آرڈر - جناب والا - پیپلز پارٹی کے ہی نہیں یہاں تو سب کے ملنے والے آتے ہیں -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر — پوائنٹ آف آرڈر تو اجلاس کی کارروائی یا اسکے قانون کے متعلق ہوتا ہے -

آوازیں — یہ پوائنٹ آف پرولیج ہے -

مسٹر سپیکر — میں اسے پوری طرح سمجھ تو لوں کہ یہ واقعہ کہاں پیش آیا ہے - چودھری صاحب - کیا آپ اس شخص کو جانتے ہیں جس نے ایسی حرکت کی ہے - اگر آپ مجھے تحریری طور پر ابھی دے دیں تو میں وقفہ سوالات کے فوراً بعد اس معاملہ کو لے لوں گا -

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا - میں چاہتا ہوں کہ اس ایوان کی مشکلات کو بہر حال محسوس کیا جائے - جناب سپیکر آپکو یاد ہو گا کہ قائد ایوان اور اس خاکسار نے اپکے ساتھ ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا تھا کہ غیر متعلقہ آدمیوں کو یہاں اندر آنے سے روکا جائے - پھر قائد ایوان نے اخبارات کے ذریعے اپیل بھی کی تھی کہ ممبر صاحبان اپنے ساتھ کسی کو نہ لائیں اور اسمبلی کے قواعد انضباط کار کی پابندی ہونی چاہئیے کیونکہ اسکو اگر ہنگامے میں تبدیل کر دیا گیا تو یہ ایوان کی بہت بڑی توہین ہو گی -

مسٹر سپیکر — علامہ صاحب میں آپ سے متفق ہوں لیکن جب تک تمام معزز اراکین میرے ساتھ تعاون نہیں کرتے میں اکیلا کچھ نہیں کر سکتا - اگر کوئی معزز ممبر چٹ بھیجتا ہے کہ ایک شخص کو اندر آنے کی اجازت دی جائے تو سٹاف بھی مجبور ہوتا ہے اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ معزز رکن نے اس عمارت کے اندر کسی کو طلب کیا ہے بلایا ہے تو کوئی خاص بات ہی ہوگی - اگر تمام معزز اراکین اس بات پر میرے ساتھ اتفاق کرتے ہیں کہ سوائے سرکاری کام کے کوئی معزز رکن اس بات پر نہ سپیکر کو اور نہ ہی دفتر کے سٹاف کو مجبور کرے گا کہ اجلاس کے دوران کسی کو اندر آنے کی اجازت دی جائے - چاہے کسی کی بھی چٹ ہو یا خط ہو تو میں اسکے مطابق ہدایات جاری کر دیتا ہوں -

آوازیں - بالکل ٹھیک ہے -

راؤ محمد افضل خان - جناب والا - میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اگر کوئی ممبر اپنے بھائی یا دوست کو لانا چاہے تو آپکی اجازت سے لائے - اب تو طے ہو گیا ہے اور یہی مناسب ہوگا کہ وقفہ سوالات کے بعد آپ اس معاملہ پر غور فرمائیں -

مہر محمد ظفر اللہ خان - جناب والا - باہر بیٹھنے کا اگر کوئی انتظام ہو تبھی تو آپکی ہدایات پر عمل ہو سکتا ہے مہربانی فرما کر بیٹھنے کیلئے باہر کوئی بندوبست کیا جائے-

مسٹر سپیکر ۔ باہر بیٹھنے کیلئے انتظام تو کیا ہوا ہے ۔ لیکن اس انتظام سے کوئی استفادہ نہیں کیا جاتا ۔ جس روز سے اجلاس شروع ہوا ہے ہم نے باقاعدہ ایک شامیانہ اسمبلی عمارت کے پیچھے لگایا ہوا ہے ۔ ٹھنڈے پانی کا انتظام ہے اور بیٹھنے کیلئے کرسیاں بھی ہیں ۔

میر محمد ظفر اللہ خان ۔ وہاں پولیس والے بیٹھے رہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چونکہ وہاں کرسیاں خالی ہوتی ہیں اس لئے ان کا استعمال ہو جاتا ہے ۔ کوئی بھی آپ سے ملنے والا اسمبلی بلڈنگ کے پیچھے جانے کی خواہش نہیں رکھتا اور دروازے پر ہی آپکو ملنا چاہتے ہیں ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ لوگوں کی راہنمائی کا بھی کوئی بندوبست نہیں ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ دو ممبر صاحبان ایک حزب اقتدار کیطرف سے اور ایک حزب اختلاف کی طرف سے اپنے آپ کو پیش کریں جو باہر جا کر دیکھیں کہ اس شامیانے کی پوزیشن کیا ہے جو مہمانوں کیلئے لگایا گیا ہے اور اسکے متعلق مجھے آ کر بتائیں ۔ (اس مرحلے پر چوہدری جمیل حسن خان منج صاحب نے اپنے آپکو اس کام کیلئے پیش کیا)

Chaudhri Jamil Hassan Khan Manj : Two from Government Benches.

Mr. Speaker : I don't mind. Will Mr. Jamil Hassan Khan Manj please offer himself ?

Chandhri Jamil Hassan Khan Manj : Yes Sir. What about the other side ?

مسٹر سپیکر ۔ Mr. Ashq Ali will accompany you from that side.

ملک اللہ دتہ صاحب کی استحقاق کی تحریک ایوان کے سامنے ہے اس کے متعلق کچھ تجاویز آئی ہیں ان میں بنیادی طور پر یہ تجویز آئی ہے کہ سیشن کے دوران ماسوائے سٹاف کے یا جو سرکاری کام کیلئے یہاں آتے ہیں اور ممبران کے علاوہ کسی کو بھی اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ اپنی رولنگ یا اپنے حکم پر نظرثانی فرمائیں ۔ کوئی

آدمی بھی اگر کسی ممبر سے ملنے کے لئے آتا ہے تو باہر جو واچ اینڈ وارڈ کے آدمی کھڑے ہوتے ہیں وہ ان کو چٹ دے وہ ممبران کو آ کر اطلاع دیں اور ممبر خود باہر چلا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو اندر آنے کے متعلق بات ہے وہ تو واچ اینڈ وارڈ کے سٹاف کو ہدایات کر دیں گے کہ وہ ممبران کو آ کر اطلاع کر دیں ۔ یہ ایوان اصولی طور پر اتفاق کرتا ہے کہ ملنے والے اندر نہیں آئیں گے ۔ جو ہماری سروسز ہیں وہ زیادہ efficient ہو جائیں گی تاکہ باہر کی چٹیں معزز ممبران کو آسانی سے مل سکیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ میں بھی اس سلسلہ میں گزارش کروں گا کہ اگر کسی ممبر نے کوئی تحریک استحقاق پیش کرنی ہو تو وہ وقفہ سوالات کے بعد پیش ہو سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سپیکر کے بھی کچھ اختیارات ہوتے ہیں ۔ میری خواہش بھی یہی تھی کہ پرویلیج موشن بعد میں آتی لیکن ایوان نے اسکا اظہار کیا ۔

Should we in the meanwhile continue with the Question hour ? First question is by Sheikh Aziz Ahmad.

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جنرل بس اسٹینڈ بادامی باغ

*۱۵ ۔ **شیخ عزیز احمد** ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) جنرل بس اسٹینڈ بادامی باغ لاہور مارشل لاء آرڈر نمبر ۱۱۲ ۱۹۶۲ء کے تحت کون سی تاریخ کو قائم ہوا ۔

(ب) کمشنر لاہور ڈویژن نے مذکورہ بس اسٹینڈ کو استعمال کرنے کے لئے بس مالکان سے وصول کی جانے والی فیس کی ابتدا کی کیا شرح مقرر کی اور اس کے بعد ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے نظرثانی کرکے کیا شرح مقرر کی ۔

(ج) ۱۹۶۲ء تا ۱۹۷۱ء کے عرصے کے دوران ہر سال کل کتنی بسوں نے جنرل بس سٹینڈ کو استعمال کیا نیز ہر سال جنرل بس اسٹینڈ کی انتظامیہ نے مذکورہ فیس کے ذریعے کل کتنی رقم وصول کی ۔

(د) بس مالکان پر ابھی تک واجب الادا فیس کے بقایا جات کی رقم کیا ہے اور ان بس مالکان کے نام کیا ہیں نیز ہر مالک کے ذمہ کتنی رقم واجب الادا ہے اور ان سے بقایا جات نہ وصول کرنے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) —(الف) ۳ اپریل ۱۹۶۲ء -

(ب) ابتدائی فیس مبلغ پانچ روپے فی بس یومیہ مقرر ہوئی تھی - تاہم کمشنر لاہور نے یہ شرح گھٹا کر مبلغ تین روپے یومیہ اڈہ جاری ہونے کی تاریخ سے مقرر کر دی - یکم اکتوبر ۱۹۶۷ء سے فیس کی شرح مبلغ تین روپے سے مبلغ ۱/۵۰ روپیہ فی بس یومیہ مزید گھٹا دیگئی -

(ج) مطلوبہ معلومات حسب ذیل ہیں :—

سال	اڈہ استعمال کرنیوالی بسوں کی تعداد	جمع شدہ کل فیس
۱۹۶۱-۶۲ء	۵۰۲	۲,۵۸,۹۳۰ روپے
۱۹۶۲-۶۳ء	۵۰۲	۵,۳۹,۴۶۴ "
۱۹۶۳-۶۴ء	۵۰۲	۵,۵۰,۷۸۱ "
۱۹۶۴-۶۵ء	۶۰۳	۴,۳۳,۲۹۸ "
۱۹۶۵-۶۶ء	۶۰۵	۱,۹۹,۳۵۹ "
۱۹۶۶-۶۷ء	۶۱۸	۷۹,۰۴۸ "
۱۹۶۷-۶۸ء	۷۳۰	۲,۳۷,۹۵۶ "
۱۹۶۸-۶۹ء	۷۳۰	۴,۴۰,۴۹۲ "
۱۹۶۹-۷۰ء	متعلقہ ریکارڈ لاہور میونسپل کارپوریشن کے بعض اہلکاروں نے تلف کر دیا تھا جن	۳,۴۲,۸۱۲ "
۱۹۷۰-۷۱ء	کو معطل کر دیا گیا ہے - اور ان کے خلاف غبن کا مقدمہ درج ہو چکا ہے اس لئے بسوں کی تعداد برائے سال ۱۹۶۹-۷۰ء اور ۱۹۷۰-۷۱ء دستیاب نہیں ہے -	۳,۴۸,۴۹۵ "

(د) مبلغ ۱۷،۶۵،۳۸۴ روپے کی رقم فیس بقایا واجب الادا پائی گئی - لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں سے کتنی رقم کارپوریشن کے عملہ نے غبن کی ہے اور کتنی ابھی مختلف بس مالکان کے ذمہ ہے - نادہندگان کے نام ابھی دستیاب نہیں ہیں کیونکہ متعلقہ ریکارڈ لاہور میونسپل کارپوریشن کے بعض اہلکاروں نے تلف کر دیا ہے جو کہ معطل ہو چکے ہیں اور ان کے خلاف غبن کا مقدمہ درج ہو چکا ہے -

شیخ عزیز احمد - کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ میونسپل کارپوریشن کے کون کون سے عہدیداران کے خلاف مقدمہ درج ہوا ہے اور کن کن کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - محمد بشیر ، عبدالرشید اور محمد انیس کے خلاف ۲۶-۱-۷۱ کو ۴۰۹ اور ۳۸۰ پی پی سی کے تحت مقدمہ درج ہوا ہے اور انہوں نے ضمانتیں کرا لی ہیں - اس وقت مقدمہ زیر سماعت ہے -

میاں خان محمد - جناب والا - جواب کے حصہ ''الف'' میں ۳ اپریل ۱۹۷۲ء لکھا ہے - کیا یہ درست ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - ۱۹۷۲ء غلطی سے لکھا گیا ہے میں نے آپکو ۱۹۶۲ء بتایا ہے - آپ اس کی اصلاح کرلیں -

مسٹر احسان الحق پراچہ - کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جنرل بس اسٹینڈ پر مسافروں کی سہولت کے لئے کیا انتظام کیا گیا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - جناب والا - مسافروں کی سہولت کیلئے وہاں پر عموماً شیڈ ہونا چاہئیے Waiting Room ہونا چاہئے - یہ چیزیں ممکن حد تک مہیا کی ہیں لیکن ابھی یہ کام تسلی بخش نہیں ہے - اسکو مزید بہتر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے -

مسٹر احسان الحق پراچہ - جناب والا - مسافروں کو بارش اور دھوپ میں تکلیف ہوتی ہے - کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ انتظامات کب تک مکمل ہو جائیں گے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ یہ ذمہ‌داری کارپوریشن کی ہے اور لاہور میونسپل کارپوریشن یہ کام کر رہی ہے ۔ آپ لوکل باڈیز سے اس سلسلہ میں توجہ فرمائیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ اسٹینڈ منظور کرنے سے پیشتر تمام سہولتوں کو مہیا کرنا چاہئیے تھا ۔ یہ ذمہ‌داری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی ہے کہ وہ اسٹینڈ منظور کرنے سے پیشتر یہ دیکھے کہ تمام سہولتیں وہاں مہیا کی گئی ہیں یا نہیں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ میں اپنے فاضل دوست سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس وقت کی انتظامیہ ۔ اس وقت کی کارپوریشن ۔ اس وقت کی ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو ان چیزوں کو اچھی طرح سے سمجھنا چاہئیے تھا ۔ انہیں یہ کام چیکنگ کے بعد کرنا چاہئیے تھا لیکن ایسا نہیں کیا گیا ۔ اب ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اسکی اصلاح کریں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ ۱۹۶۲ء میں یہ اسٹینڈ مارشل لاء ریگولیشن کے تحت منظور ہوا تھا اور اسکے بعد آج تک لاکھوں روپیہ آمدن ہونے کے باوجود قواعد کے مطابق وہاں شیلٹر مہیا نہیں کیا گیا ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ اس کا جواب میں پہلے دے چکا ہوں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ کیا آنریبل وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ۱۹۶۹-۷۰ء میں آمدنی ۳،۴۲،۸۱۲ روپے بتائی گئی ہے جبکہ میرے نشان زدہ سوال نمبر ۱۵-الف کے جواب میں کہا گیا ہے کہ کہ بسوں کی تعداد ۷۳۰ سے بڑھ کر ۱۰۷۰ ہو گئی ہے لیکن آمدنی ۱۹۶۸-۶۹ء سے بھی کم ہو گئی ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ جہاں تک سوال ۱۵-الف کا تعلق ہے جب اسکی باری آئے گی جواب دوں گا ۔ تاہم میں اپنے فاضل ممبر کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ اسی سوال کے حصہ "ج" کے جواب میں ہم نے ایک گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھا ہے ۔ اس میں یہ واضح طور پر درج ہے کہ متعلقہ ریکارڈ لاہور میونسپل کارپوریشن کے بعض اہلکاروں نے تلف کر دیا تھا ۔ جن کو

معطل کر دیا گیا ہے اور ان کے خلاف غبن کا مقدمہ درج ہو چکا ہے -

جناب والا - مختصراً عرض یہ ہے کہ چونکہ ان لوگوں نے غبن کیا ہے - اس لئے آمدنی میں کمی ہوئی ہے - ان لوگوں کے خلاف مقدمہ درج ہے - اور کارروائی ہو رہی ہے -

راجہ محمد افضل خان: کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ زیادہ آمدنی کسی خاص افسر کی موجودگی کی وجہ سے ہے - جن سالوں میں زیادہ آمدنی ہوئی ہے کیا یہاں پر جو انچارج تھے - ان کی موجودگی کی وجہ سے ہے یا ریٹ کی وجہ سے زیادہ آمدنی ہوئی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - جناب والا - میں اپنے فاضل دوست کی خدمت میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ وہ گوشوارہ پڑھیں - اصل میں بات یہ ہے - کہ پہلے پانچ روپیہ ریٹ مقرر ہوا تھا - بعد میں ۱۹۶۳ء میں اس میں کمی کر دی گئی اور اس کا retrospective effect ہوا اور یہ کمی ۱۹۶۲ء سے تصور کی گئی - ریٹ کی وجہ سے fluctuation ہوتی رہی ہے - بقایا کبھی ادا ہوا کبھی ادا نہ ہوا — یہ کسی شخصیت کی وجہ سے کمی بیشی نہیں ہوئی ہے -

ملک محمد علی خان - کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ کن کن لوگوں کے خلاف یہ کیس رجسٹر ہوا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ جناب والا - میرے خیال میں جب میں جواب دے رہا تھا میرے فاضل دوست سو رہے تھے — (قہقہہ)

میاں خان محمد - کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ کب تک اڈے پر عوام کو سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے کوئی جلد بندوبست ہو سکے گا -

وزیر ٹرانسپورٹ - انشاءاللہ جلد بندوبست ہو جائے گا - لاہور میونسپل کارپوریشن اس سلسلہ میں کوشش کر رہی ہے —

چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ ریکارڈ کب تلف ہوا - کتنی دیر کے بعد پرچہ درج ہوا اور ان کو کتنی دیر کے بعد معطل کیا گیا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - ۶۹—۱۹۶۸ء کے بعد یعنی ۷۰—۱۹۶۹ء میں یہ چیز deteot ہوئی ہے — اس دوران یا اس سے تھوڑا سا قبل ریکارڈ تلف ہوا

ہے — اگر صحیح تاریخ کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں تو میرے فاضل دوست کو الگ سوال کرنا چاہیے اور میں اس کا جواب دے دوں گا —

شیخ عزیز احمد - کیا یہ درست ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے ابتدائی فیس مبلغ پانچ روپیہ فی بس یومیہ وصول کی گئی ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - جیسا کہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ تین اپریل ۱۹۶۲ء کو یہ اڈا قائم ہوا — کمشنر لاہور نے یہ شرح گھٹا کر مبلغ تین روپیہ یومیہ اڈا جاری ہونے کی تاریخ سے مقرر کر دی بعد ازاں یکم اکتوبر ۱۹۶۷ء سے فیس کی شرح مبلغ تین روپیہ سے مبلغ ڈیڑھ روپیہ فی بس یومیہ گھٹا دی گئی اب موجودہ حالات میں ۰ روپے وصول کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا —

چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ زیر تفتیش مقدمات کس کے پاس ہیں — کیا ان کے متعلق کوئی جوڈیشنل انکوائری ہو رہی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - اس کا تعلق ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہے — آپ ان سے سوال کریں —

راجہ محمد افضل خان - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ سالانہ تخمینہ کے مطابق ہر سال کیا کیا ریٹ مقرر کئے گئے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - فاضل ممبر نے میری بات کو نہیں سنا میں نے کہا ہے کہ ۱۹۶۲ء میں پانچ روپیہ یومیہ تھا ۱۹۶۳ء میں تین روپیہ یومیہ کر دیا گیا اور ۱۹۶۷ء میں مزید کمی کر کے اس کو ڈیڑھ روپیہ یومیہ کر دیا گیا —

سید کاظم علی شاہ گردیزی - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جن لوگوں کے متعلق انہوں نے بتایا ہے ان کے عہدے کیا ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - میں اپنے فاضل دوست کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ افسران اور کلریکل سٹاف کی لسٹ اور کوائف ابھی میرے پاس نہیں ہیں - میں پھر کسی وقت اس کا جواب دے دوں گا —

شیخ عزیز احمد - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جب سے یہ اڈا تعمیر ہوا ہے ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اس کی نگرانی بحیثیت ایڈمنسٹریٹر یا کمشنر کے کر رہی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - میرے علم میں یہ بات نہیں — میں فوری تفصیلات معلوم کر کے مناسب کارروائی کروں گا —

چودھری امان اللہ لک - کیا یہ درست ہے — کہ کسی محکمہ میں غبن کے بعد یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہوتی ہے یا کسی اور محکمہ کی کہ وہ اس کی تفشیش کے لئے کوئی لائحہ عمل اختیار کرے ؟

مسٹر سپیکر - آنریبل وزیر نے اپنے کسی پچھلے جواب میں اس کی وضاحت کر دی ہے۔

چودھری امان اللہ لک - وزیر موصوف نے میرے سوال کا جواب صحیح دینے سے گریز کیا ہے — میرے ضمنی سوال کا جواب انہوں نے عجیب انداز میں دیا ہے —

وزیر مال - جناب والا - میرے فاضل دوست رولنگ دئیے جانے کے بعد بھی اپنی تقریر مسلسل جاری رکھے ہوئے ہیں جو کہ مناسب نہیں - ان کا جواب relevant اور مناسب تھا — آپ اس کو کیا سمجھتے ہیں -

شیخ عزیز احمد - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کون سے سال کے A dit کے دوران معلوم ہوا کہ یہ رقم، غبن ہوئی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ۱۹۶۹ء کے بعد مجھے یہ معلوم ہوا —

شیخ عزیز احمد - کیا مقدمہ میں ملوث اشخاص کا چالان کیا گیا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - ۲۶-۱-۷۱ کو مقدمہ درج رجسٹر ہوا — ظاہر ہے کہ چالان کیا گیا ہو گا —

شیخ عزیز احمد - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کتنی رقم غبن ہوئی ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - ۱۷،۶۵،۳۸۳ روپے —

شیخ عزیز احمد - کیا وزیر موصوف اپنی توجہ جواب کے حصہ (د) کی طرف مبذول فرمائیں گے جس میں تحریر ہے کہ مبلغ ۱۷،۶۵،۳۸۳ روپے کی رقم فیس بقایا واجب الادا پائی گئی — لیکن میرا سوال تو یہ تھا کہ بس مالکان پر ابھی تک واجب الادا فیس کے بقایاجات کی رقم کیا ہے اور ان بس مالکان کے نام کیا ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - یہ سوال بڑا واضح ہے لیکن چونکہ متعلقہ ریکارڈ تلف ہو چکا ہے۔ اس لئے میں بس مالکان کے نام معلوم نہیں کر سکا ہوں —

شیخ عزیز احمد - جو رقم غبن ہوئی وہ تو بتا دی گئی لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی اور رقم بھی اس کے علاوہ ہے جو غبن ہوئی ہے — نیز جو روزانہ کا خرچ ہے وہ کتنا ہے ؟ .

وزیر ٹرانسپورٹ - جواب کا حصہ (د) آپ کے سامنے ہے اس میں تمام وضاحت کر دی گئی ہے —

دیوان سید غلام عباس بخاری جناب والا - میں سمجھتا ہوں کہ شیخ صاحب نے فاضل وزیر پر کافی ضمنی سوالات کئے ہیں - مزید ضمنی سوالات سے ان کو معاف فرمایا جائے آخر ضمنی سوالات کی بھی کوئی حد ہوتی ہے —

Mr. Speaker: I agree with the Hon'ble Member

سٹیج کیرج پرمٹوں کا اجراء

*۵۱-(الف) **شیخ عزیز احمد** - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سال ۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۱ء کے دوران ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور ، راولپنڈی ، ملتان اور سرگودھا نے نئی ٹرانسپورٹ پالیسی کے تحت ایسی سٹیج کیرج گاڑیوں کے کتنے اجازت نامے جاری کئے جو لاہور سے روانہ ہوتی ہیں یا لاہور پہنچتی ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - (میاں محمد افضل وٹو) مطلوبہ معلومات درج ذیل ہیں -

نمبر شمار	ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کا نام	سٹیج کیرج پرمٹ برائے سال ۷۱-۱۹۷۰ جو کہ نئی ٹرانسپورٹ پالیسی کے تحت جاری کئے گئے جن کی روانگی لاہور سے ہے یا جن کی منزل مقصود لاہور ہے -	
		۱۹۷۰ء	۱۹۷۱ء
۱	لاہور	۱۰۸۸	۱۲۶۰
۲	راولپنڈی	۱۶۲	۹۱
۳	ملتان	۱۳۲	۶۱
۴	سرگودھا	۱۸۳	۱۸۳
	میزان	۱۵۷۰	۱۶۰۰

شیخ عزیز احمد - جواب میں سٹیج کیرج پرمٹ کی میزان ۱۶۰۰ دی گئی ہے میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا یہ تمام کے تمام لاہور سے شروع ہوتے تھے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - یہ بات پوچھنے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ اس چیز کا جواب آپکے سوال میں بھی موجود ہے اور پھر جواب میں بھی اس کی وضاحت موجود ہے ۔

ملک محمد علی خان بس اسٹینڈ بنانے کے کون ذمہ دار ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ میونسپل کمیٹی ۔ اگر وہ نہ بنائیں تو ہم نے مسافروں کو ہوا میں تو نہیں لٹکانا جب تک کہ متبادل انتظام نہ ہو جائے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ میونسپل کمیٹی کی طرف سے اڈے بنائے جائیں ۔

میاں احسان الحق پراچہ کیا پرمٹ جاری کرنے کی revise پالیسی ہو رہی ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ - پچھلے سال ۱۹۷۱ء میں جو پالیسی بنی ہے لوگ اس سے متفق ہیں ۔ اگر عوام یہ چاہیں کہ یہ ٹھیک نہیں تو ہم اس کو بدل دیں گے ۔

شیخ عزیز احمد - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سیالکوٹ، پسرور، ڈسکہ اور نارووال کے شہری علاقوں میں کتنے (اول) غیر منظور شدہ اور (دوم) منظور شدہ بس اسٹینڈ ہیں ۔ نیز ان جگہوں پر منظور شدہ بس اسٹینڈ قائم نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ (میاں محمد افضل وٹو) ۔ مطلوبہ معلومات درج ذیل ہیں ۔

جگہ کا نام	منظور شدہ بس اڈوں کی تعداد	غیر منظور شدہ اڈوں کی تعداد
سیالکوٹ	—	۱۱
پسرور	—	۶
ڈسکہ	—	۵
نارووال	—	۲

غیر منظور شدہ اڈے پرائیویٹ سیکٹر کی ملکیت ہیں اور وہی انہیں چلاتے ہیں ۔ یہ ناموزوں ہیں اور اس لئے ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے انہیں استعمال کرنے کے لئے منظور نہیں کیا ہے ۔ میونسپل اور ٹاؤن کمیٹی

سیالکوٹ - پسرور - ڈسکہ اور نارووال نے جنرل بس اڈے بنانے کیلئے مناسب جگہیں چنی ہیں اور ان جگہوں پر ضروری سہولتیں مہیا کرنے کے اقدام کئے جا رہے ہیں - تا کہ ان جگہوں کو بطور بس اڈے استعمال کیا جا سکے -

شیخ عزیز احمد — کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ غیر منظور شدہ بس اسٹینڈ قانون کے خلاف نہیں چل رہے -؟

وزیر ٹرانسپورٹ — میں اپنے فاضل ممبر سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ قانون کے خلاف ہیں لیکن جیسے میں پہلے وضاحت کر چکا ہوں کہ ابھی میونسپل اور ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے کوئی متبادل اڈے سرکاری طور پر ایسے نہیں بنائے گئے - جس میں تمام بس اسٹینڈ جیسی سہولتیں میسر ہوں - اس لئے پرائیویٹ مالکان نے اسوقت تک متبادل انتظام کیا ہوا ہے جو فی الحال مجبوری کے پیش نظر جاری ہے -

میاں منظور احمد موہل — کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ منظور شدہ بس اڈے کب تک یہاں پر بنا دیئے جائیں گے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ — جناب والا - جواب بڑا واضح ہے کہ ان کے لئے جگہ لی جا چکی ہے اس پر عمل ہو رہا ہے تھوڑے ہی عرصے میں انشاءاللہ العزیز ان کی تکمیل ہوجائیگی - اور ان اڈوں کو تبدیل کردیا جائے گا -

شیخ عزیز احمد — کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ رولز میں provide نہیں کیا گیا کہ چار قسم کے بس اسٹینڈ ہونگے مثلاً A.B.C.&D اور ان میں کچھ میونسپل کمیٹی کے - کچھ گورنمنٹ کے اور کچھ پرائیویٹ مالکان کے ہونگے جو پرائیویٹ اسٹینڈ ہیں - ان میں سے کوئی منظور شدہ بھی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ — جناب والا - میں واضح کر چکا ہوں کہ ان میں سے کوئی بھی منظور شدہ نہیں ہے - کیونکہ وہ ابھی اس قابل ہی نہیں ہیں -

مسٹر سپیکر— شیخ صاحب انہوں نے اس کے متعلق فرما دیا ہے - اس کے باوجود آپ پوچھتے ہیں کہ ان میں کون منظور شدہ ہے اور کون منظور شدہ نہیں ہے -

شیخ عزیز احمد - کیا معزز وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ پسرور میں میونسپل کمیٹی نے ۷۰ ہزار روپے کی لاگت سے ایک بس اسٹینڈ تیار کیا ہے - لیکن یہ آج تک استعمال نہیں ہو سکا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ — فاضل ممبر نے میری معلومات میں اضافہ کیا ہے - میں ان کا مشکور ہوں - اگر کوئی ایسی بات ہے تو فورا انکوائری کرکے اسپر عمل درآمد کرنے کی کوشش کرونگا -

شیخ عزیز احمد — کیا وزیر موصوف کو معلوم ہے کہ مورخہ ۱۶ جولائی کو اس اسٹینڈ کا جسکا ذکر عدادوشمار میں نہیں دیا گیا - اور نہ ہی اس پر کوئی بس گئی ہے - افتتاح معزز مرکزی وزیر اطلاعات نے کیا تھا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ — جناب والا - میں نے گذارش کی ہے کہ میرے فاضل ممبر نے میری معلومات میں اضافہ کیا ہے - میں انکا مشکور ہوں اگر وہ مزید معلومات مجھے دے دیں تو میں اپنی پوری کوشش کرونگا کہ اس پر عمل درآمد کرایا جائے -

چوھدری علی بہادر خان — کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ موجودہ حکومت کی پالیسی کیا ہے کہ وہ کس قسم کے اڈے بنانے کی اجازت دے گی ؟

وزیر ٹرانسپورٹ — روڈ ٹرانسپورٹ اتھارٹی یا حکومت کی طرف سے کارپوریشن اور میونسپل کمیٹیوں کو ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ اپنے خرچ سے اپنی طرف سے ایسے اڈے بنائیں جنہیں ضروری سہولتیں میسر ہوں - اور وہ بنا رہی ہیں - اسی قسم کے اڈے ہم چاہتے ہیں - اور انشاء اللہ العزیز بہت جلدی تعمیر کئے جائیں گے -

شیخ عزیز احمد — جناب والا - میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کون کونسی جگہ سیالکوٹ کمیٹی یا ڈسکہ اور نارووال کمیٹی نے تجویز کی ہے کہ جہاں پر میونسپل بس اسٹینڈ بنائے جائیں گے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ — اس کے لئے علیحدہ سوال دیں -

میاں خان محمد — میں وزیر موصوف سے دریافت کرونگا کہ کیا یہ خیال رکھا گیا ہے کہ وہ اڈے شہر سے کافی دور ہونگے تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو ؟

وزیر ٹرانسپورٹ — یقیناً - اسی لئے تو ہم نے پرائیویٹ مالکان کے اڈوں کو ناموزوں سمجھا ہے اور اس کی اجازت نہیں دی کیونکہ یہ شہر کے اندر ہیں - آبادی کے اندر ہیں - اب جو کمیٹیوں کی طرف سے اڈے بنائے جا رہے ہیں وہ شہر اور گنجان آباد علاقے سے باہر ہیں -

سڑکوں پر حادثات

*۱۷ - **شیخ عزیز احمد** - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سال ۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۱ء کے دوران صوبہ میں سڑکوں پر کل کتنے حادثات ہوئے - اور

(اول) ان میں کتنے اشخاص ہلاک ہوئے (دوم) کتنے اشخاص زخمی ہوئے - نیز (سوم) ان حادثات میں کتنے اشخاص ملوث ہوئے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) —

سال	تعداد حادثات
۱۹۷۰ء	۲۵۳۰
۱۹۷۱ء	۲۶۹۲

(اول)

	تعداد اموات
۱۹۷۰ء	۱۱۲۰
۱۹۷۱ء	۱۱۵۹

(دوم)

	تعداد زخمی اشخاص
۱۹۷۰ء	۲۶۶۲
۱۹۷۱ء	۲۷۷۳

(سوم)

	تعداد ملوث پیدل مسافر
۱۹۷۰ء	۲۶۹۳
۱۹۷۱ء	۷۰۶۸

میاں منظور احمد موہل– کیا وزیر موصوف اس بات کی وضاحت فرمائیں گے کہ ۱۹۷۰-۷۱ء میں حادثات میں زخمی اشخاص کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ کیا موجودہ حکومت ان حادثات کو روکنے کے لئے کوئی مناسب تدابیر اختیار کر رہی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ–ہم مکمل طور پر روڈ ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو ٹریفک کے اصولوں کو - سڑکوں کی حالت اور بسوں کی حالت کو پورے طریقے سے دوبارہ re-organise کر رہے ہیں اور overhaul کر رہے ہیں - انشاءاللہ پوری کوشش کی جائے گی کہ اس کو ہر صورت میں کم کیا جائے -

کنور محمد یاسین خاں–کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ٹریفک رولز کی زیادہ تر خلاف ورزی اس لئے ہوتی ہے کہ عملہ متعلقہ بس مالکان سے ماہانہ رشوت لیتے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ–میرے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے - لیکن میں یہ بات تسلیم کرتا ہوں کہ ہمارے معاشرے میں رشوت لینے دینے والی مرض صرف بسوں ہی میں نہیں بلکہ ہر جگہ ہے تو ہم انشاءاللہ اسکو ختم کرنے کی کوشش کریں گے - اگر کنور یاسین صاحب یا کسی اور فاضل ممبر کے علم میں کسی جگہ کوئی واقعہ پیش آئے تو ہم انشاءاللہ پوری حد تک اسکو کم کرنے کی کوشش کریں گے -

راجہ محمد افضل خاں–کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ یہ جو حادثات کی بڑھتی ہوئی تعداد ہے یہ گاڑیوں کی تیز رفتاری کی وجہ سے ہے - کیا عوام کے لئے کوئی ایسا complaint cell بنایا گیا ہے جہاں پر ان بسوں کے ڈرائیوروں کے خلاف شکایات درج کرائی جا سکیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - میں نے ابھی ابھی عرض کیا ہے - کہ ہم نے ایک کمیٹی بنائی ہے - وہ اس سلسلے میں رپورٹ دے رہی ہے - اسکی رپورٹ ملنے کے بعد ہم اس طرح کا complaint cell بھی بنائیں گے اس سے رپورٹیں طلب کریں گے -

اگر کوئی اور تجویز ہو تو اس پر بھی انشاءاللہ عمل کیا جائے گا -

چودھری امان اللہ لک - میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ٹریفک موبائل سٹاف اس مہم کو کنٹرول کرنے میں اور حادثات کو کم کرنے میں کامیاب رہا ہے یا نہیں ؟ کیا حکومت اس سسٹم کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - میں اس بات کا ابھی ابھی جواب دے چکا ہوں -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - آپ میرا سوال نہیں سمجھ سکے - ٹریفک موبائل سٹاف جس کیلئے آپ کاروں اور جیپوں پر پٹرول خرچ کر رہے ہیں - وائرلیس سٹ ان کو دیئے تھے - مگر حادثات میں کمی واقع نہیں ہوئی - میں اس بات کے متعلق عرض کر رہا تھا -

وزیر ٹرانسپورٹ - جناب والا - میں نے عرض کی ہے کہ صرف موبائل سٹاف ہی سے ٹریفک کے حادثات کم نہیں ہوتے - اسمیں سڑکوں کی خرابی - اسمیں بسوں کی خرابی بھی ایک factor ہے - اس پر زیادہ خرچ نہیں ہوا اگلے سوال میں اسکے متعلق اعداد و شمار موجود ہیں جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں - اسکو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے -

راجہ محمد افضل خان - کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ جو اموات حادثات کی وجہ سے ہوتی ہیں - ان کو معاوضہ دینے کا کوئی بندوبست کیا گیا ہے - کیونکہ زیادہ تر غریب لوگ مر رہے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ - جناب والا - میں اپنے فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے گزارش کرونگا کہ ان کو معاوضہ دیا جاتا ہے -

چودھری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ حادثات کی وجہ خراب بسیں ہیں تو موٹر وہیکل ایگزامینر خراب بسوں کو کیوں پاس کرتا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ صرف بسوں کی خرابی کی وجہ سے حادثات ہوتے ہیں دوسری خرابیاں بھی ہوتی ہیں as a whole کئی عوامل مل کے ان حادثات کا سبب بنتے ہیں ۔

سید کاظم علی شاہ کرمانی ۔ وزیر موصوف نے سڑکوں پر حادثات کے متعلق تو فرما دیا ہے نیز کیا وہ بتائیں گے کہ اڈوں پر جو ہاکروں کی کھینچا تانی سے غریب لوگوں کے ساتھ حادثات پیش آتے ہیں ان کی تعداد کیا ہے اور ان کی روک تھام کے لئے کیا اقدام کئے گئے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیگے کہ حادثات کی ایک وجہ آپس میں گاڑیوں کا دوڑانا بھی ہے ؟ کیا آنریبل وزیر موصوف اس امر کو دور کرنے کے لئے ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور پروونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو ہدایات جاری فرمائیں گے کہ انکے لئے ٹائم ٹیبل مقرر کیا جائے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ میں اپنے فاضل ممبر سے پوری طرح اتفاق کرتا ہوں ۔

سردار صغیر احمد ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ عزرائیل کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے کون سی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ ہم پوری طرح کوشش کر رہے ہیں کہ عزرائیل کو بہت کم تکلیف دیں ۔

میر محمد ظفر اللہ خان ۔ کیا وزیر موصوف فرمائینگے کہ ان حادثات کی بڑھتی ہوئی تعداد زیادہ تر تیز رفتاری اور مقابلہ کی وجہ سے ہوتی ہے اور کیا انکے چالان کرنے کے لئے پولیس انسپکٹر کے علاوہ عوامی نمائندے یا ایم پی اے حضرات بھی چالان

کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں کر سکتے کیا کوئی ایسی تدبیر اختیار کی جا سکتی ہے کیونکہ عوامی نمائندوں میں رشوت لینے کا احتمال کم ہوتا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ یہ مسئلہ ۲۸ تاریخ کو ایوان میں پیش ہو رہا ہے اس پر اگر آپ متفق ہیں اور شوق رکھتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر موصوف میری تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے ہدایات جاری کر رہے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ شیخ صاحب کے حکم کے مطابق ہدایات بھی جاری کر دیں گے ۔

سردار صغیر احمد ۔ وزیر موصوف نے عزرائیل کے متعلق جو جواب دیا ہے کیا اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جائے کہ انہوں نے کچھ خدائی احکامات حاصل کر لئے ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ میں اپنے فاضل ممبر کی خدمت میں عرض کر دوں گا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ انتظامات بہتر بنا دیں تاکہ حضرت عزرائیل کو آنے کی تکلیف نہ کرنی پڑے ۔

(قطع کلامیاں)

کنور محمد یاسین خان ۔ جیسا کہ وزیر موصوف کو معلوم ہے تعزیرات پاکستان کا سیکشن ۳۰۴ ۔ الف قابل ضمانت ہے اسلئے حادثات زیادہ ہوتے ہیں کیا کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ اسے ناقابل ضمانت بنا دیا جائے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کروں گا کہ میں نے ان ساری باتوں کا جواب دے دیا ہے ۔ ہم آپکی ساری تجاویز پر غور کر رہے ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میرے فاضل دوست کنور محمد یاسین خان کے سوال کو جس انداز سے وزیر موصوف نے نظر انداز کیا ہے میں اسکے خلاف احتجاج کرتا ہوں ۔ اور التجا کرتا ہوں کہ وہ اسکا جواب دیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ میرے خیال میں جواب دیا جا چکا ہے ۔

سٹیج کیرج پرمٹ

*۱۸ - شیخ عزیز احمد۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) ۱۹۷۰ء ، ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء کے دوران ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور نے منزلی گاڑیوں کے طور پر چلانے کے لئے پرائیویٹ منی بسوں کو علیحدہ علیحدہ کتنے اجازت نامے جاری کئے -

(ب) سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور کی طرف سے درخواستیں طلب کرنے پر منزلہ گاڑیوں کو چلانے کے اجازت نامے حاصل کرنے کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور درخواست دہندگان کے نام کیا ہیں - نیز جن درخواست دہندگان کو لاہور کارپوریشن کے شہری علاقہ میں منی بسیں چلانے کے لئے اجازت نامے جاری کئے گئے ان کے نام کیا ہیں اور باقی مانده درخواست دہندگان کو اجازت نامے جاری نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ : (مسٹر محمد افضل وٹو) :

(الف) دوران سال ۱۹۷۰ء ، ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور نے نجی ملکیت کی منی بسوں کیلئے بطور سٹیج کیرج کوئی پرمٹ جاری نہیں کیا -

(ب) اس وقت کے گورنر پنجاب کی ہدایت پر ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لاہور نے ڈپٹی کمشنر لاہور کی وساطت پر مورخہ ۲-۳-۷۱ کو درخواستیں طلب کی تھیں تاکہ لاہور کے مخصوص روٹوں پر منی بسیں چلائی جائیں - منی بسوں کو بطور سٹیج کیرج چلانے کے لئے درخواستیں طلب نہیں کی گئی تھیں - گوشوارہ (الف) جو کہ درخواستیں دینے والوں کے نام معہ ان ناموں کے جن کو کنٹریکٹ کیرج پرمٹ مخصوص روٹوں پر منی بسیں چلانے کے لئے دئیے گئے تھے - ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے - درخواستیں برائے پرمٹ جو کہ مطلوبہ شرائط پوری نہیں اترتی تھیں رد کر دی گئی تھیں -

List showing the names of applicants alongwith those granted contract carriage permits for plying mini buses on specified routes in Lahore Urban area.

Serial No.	*Name of applicants*
1.	Muhammad Rashid Siddiqui, 3-A Cooper Road, Lahore.
2.	M/s. Mini Motor Automobile Engineering, 54-B Gulberg, Lahore.
3.	S. M. Farooq, 19-K Gulberg, Lahore.
4.	Sterling Trading Corporation, Circular Road, Lahore.
5.	Yellow Cabs Service, Ltd., Lahore.
6.	Ch. Muhammad Nawaz, 50-F Gulberg, Lahore.
7.	Ch. Muhammad Afzal Khan, 191-A 3, Gulberg, Lahore.
8.	Rtd. Major Muhammad Ramzan 178-C, Model Town Society, Lahore.
9.	The Co-op. Model Town Society, Lahore.
10.	Muhammad Hanif and Muhammad Latif, Yakki Gate, Lahore.
11.	Mst. Sajida Begum, 65-A. Ferozepur Road, Lahore.
12.	Irshad Ahmad Khan, 95-B New Muslim Town, Lahore.
13.	Mian Mir Bashir, owner Indus Highway Travel, Lahore.
14.	Rechna Travel Service, Lahore.
15.	Javed Chaudhry s/o Manzoor Gulberg, Lahore.
16.	J & N Transport Company, Lahore.
17.	Ch. Muhammad Afzal & Co, Mozang Adda, Lahore.
18.	Blue Cab Regd. 43-F Gulberg, Lahore.
19.	Arsalan Traders, 69-CI Gulberg, Lahore.
20.	Masood Pervez c/o Pb. Frontier Travel, Room No. 6, Yasin Building Lahore.
21.	Raja Khan s/o Fazal Dad c/o Pb. Frontier Travel, R. No. 6, Lahore.
22.	Oberoi Travel Service, Lahore
23.	Major Retd. Muhammad Ramzan, Gulberg-III, Lahore.
24.	Mian Fazal Ahmad, 13-R-II, Haq Nawaz Road, Lahore.
25.	Begum Brig. S. M. Saleem, Managing Partner, Saleem Trading Co. Regd., Lahore.

Serial No. *Name of applicants*

26. Lt. Co. Shamas-ul-Haq, Managing Partner, Blue Cab, 43-G, Gulberg, Lahore.
27. Shamshad Begum Faridi d/o Ch. Karam Elahi, St. 40, Krishan Nagar, Lahore.
28. Malik Mumtaz Hussain, 147 Multan Road, Lahore.
29. Syed Wazir Hussain, 28-Ergen St. Arya Nagar, Lahore.
30. Syed Muhammad Hussain, H. No. 2, St. No. 46, Mozang, Lahore.
31. Syed Nasim Akhtar, 92-C-II, Gulberg-III, Lahore.
32. Javed Travel, 104-Gulberg, Lahore.
33. Mr. Rashid Ahmad, 13-D, Nisbat Road, Lahore.
34. Mr. M. A. Majid, 34-Nigar Manzil, Sultan Pura, Lahore.
35. Ch. Afzal Khan, 191-A/3-Gulberg, III, Lahore.
36. M/s. Fazal Dad Khan, H. No. 6, Yasin Building, Badami Bagh Lahore.
37. Mr. Ali Haider, Islamia St. No. 147, Meoleod Road, Lahore.
38. Ahmed Mian, 28-Main Bazar, Krishan Nagar, Lahore.

Serial No. *Names of grantees of permits.*

1. Mian Mir Bashir Owner Indus Highway Travel Service, Lahore.
2. The Co-op. Model Town Society, Lahore.
3. Indus Highway Travel, Lahore.
4. Yellow Cab Service, Lahore.
5. Javed Chaudhry, s/o Manzoor Ilahi, 30-C Gulberg, Lahore.
6. Rehma Travel Service, Lahore.
7. Blue Cab, 43-F, Gulberg, Lahore.
8. Masood Pervez, Lahore.
9. Oberoi Travel c/o Shahalmi Gate, Lahore.
10. Fazal Ahmed, 13-R-II, Haqnawaz Road, Lahore.
11. Syed Muhammad Hussain, Lahore.
12. Farooq Ahmed, Lahore.
13. Muhammad Yousaf Sabir, President Mini Bus Service Union, Lahore.
14. Muhammad Afzal & Asif Khan, Lahore.
15. Lt. Col. Shamas-ul-Haq, Managing Partner, Blue Cab, Regd., Lahore.
16. Syed Nasim, 92-C-II- Gulberg-III, Lahore.

Serial No.	Names of grantees of permits.
17.	Rashid Anmed, 13-D, Nisbat Road, Lahore.
18.	Mr. M. A. Majid, 34-Nigar Manzil, Lahore.

شیخ عزیز احمد۔ کیا وزیر موصوف فرمائینگے کہ ۲ مارچ ۱۹۷۱ء کو جو اشتہار دیا گیا تھا اس کے جواب میں کتنی درخواستیں موصول ہوئی تھیں اور کتنے پرمٹ دئیے گئے تھے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ۔ اس کیلئے علیحدہ سوال کریں میں اپنے فاضل دوست کو ضرور جواب دونگا ۔ کیونکہ یہ اعداد و شمار سے متعلق ہے ۔

شیخ عزیز احمد۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائینگے کہ اس وقت شہر میں ایک سو منی بسیں بغیر روٹ پرمٹ کے چل رہی ہیں

وزیر ٹرانسپورٹ۔ میں فاضل ممبر سے پوری طرح اتفاق کرتا ہوں اور یہ درست ہے کہ اس وقت ۱۰۰ منی بسیں بغیر پرمٹ کے چل رہی ہیں لیکن ان کے پاس کنٹریکٹ کیرج پرمٹ ہیں وہ صرف لاہور کارپوریشن کی حدود میں چلتی ہیں ۔ ہم نے صرف ۲۴ بسوں کو اجازت دی ہے ۔ لیکن کنٹریکٹ کیرج پرمٹ شہر کے باہر اور اندر بھی استعمال کئے جا رہے ہیں ۔

شیخ عزیز احمد۔ کیا وزیر موصوف فرمائینگے کہ منی بسیں چلنے کی وجہ سے روٹ ٹرانسپورٹ کو خسارہ ہو رہا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ۔ یقیناً جب اور بسیں آ جائینگی تو اس وقت خسارہ ہوگا. لیکن ہم نے اس سلسلے میں اقدامات کئے ہیں ۔ بسوں کی کمی کی وجہ سے آمد و رفت میں تکلیف ہوتی ہے اسکے پیش نظر فی الحال اسکو نظر انداز کیا ہے اور پولیس کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ ان کے پرمٹوں کو regularise کر دیا جائے ۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ جلد کر دیا جائیگا ۔

شیخ عزیز احمد۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائینگے ۔ کہ انکو ایسے پرمٹ دے دئیے جائیں گے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ۔ ہم نے ان کو کہا ہے کہ وہ انکو regularise کرالیں ۔

قصبہ میانی کو ضلعی صدر مقام سے ملانے کے لئے پختہ سڑک کی تعمیر

*۱۹ - مسٹر احسان الحق پراچہ - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ میانی (ٹاؤن کمیٹی) تحصیل بھلوال ، ضلع سرگودھا کو ضلعی صدر مقام یا کسی دوسرے قصبہ کے ساتھ ملانے کے لئے کوئی پختہ سڑک موجود نہیں ہے - اگر ایسا ہے تو کیا حکومت میانی کو ضلع کے دوسرے قصبوں کے ساتھ ملانے کے لئے کوئی پختہ سڑک تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں محمد افتخار احمد تاری) : یہ درست ہے کہ قصبہ میانی اور سرگودھا کے درمیان کوئی پکی سڑک نہیں ہے - یہ بھی درست ہے کہ میانی کسی اور قصبے سے پکی سڑک کے ذریعے ملی ہوئی نہیں - فی الحال میانی کو ضلع کے دوسرے قصبوں سے ملانے کا حکومت کے زیر غور کوئی منصوبہ نہیں ہے -

مسٹر احسان الحق پراچہ - جناب والا - اس قصبے کو ضلع کے دوسرے قصبوں سے ملانے کی کوئی سکیم آئندہ پنج سالہ منصوبے میں ہے یا نہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - میں نے عرض کیا ہے کہ ابھی کوئی سکیم ایسی نہیں -

مسٹر احسان الحق پراچہ - کیا وزیر موصوف یہ یاد دہانی کرانے کو تیار ہیں کہ جب آئندہ پنج سالہ منصوبہ بنے گا تو اس سڑک کو اس میں شامل کیا جائے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - میں اس سڑک کی تعمیر کے لئے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ اسے آئندہ پنجسالہ منصوبہ میں ضرور لایا جائے گا -

میر محمد ظفر اللہ خان - کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ ایسی ضلع میں اور کتنے قصبات ہیں جو پکی سڑکوں کے ذریعے دوسرے شہروں سے ملحقہ نہیں ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - اس کے لئے ایک نیا سوال ہونا چاہئیے -

روڈ ٹرانسپورٹ کو قومی ملکیت میں لینا

*۳۴۔ مسٹر احسان الحق پراچہ۔ کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں روڈ ٹرانسپورٹ کو قومیانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے اگر ایسا ہے تو اس پر کب تک عملدرآمد ہو گا؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو)۔ فی الحال صوبہ میں روڈ ٹرانسپورٹ کو قومیانے کے لئے حکومت کے زیر غور کوئی تجویز نہیں ہے۔

سرگودھا میں ریلوے کراسنگ پر پلوں کی تعمیر

*۳۵۔ مسٹر احسان الحق پراچہ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا وہ اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ سرگودھا میں شہر کو سول لائن اور سیٹلائٹ ٹاؤن سے ملانے والے تین ریلوے کراسنگ پر کوئی پل موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے عوام کو بہت زیادہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو حکومت اس معاملہ میں کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)۔ یہ حقیقت ہے کہ سرگودھا میں شہر اور سیٹلائٹ ٹاؤن کو ملانے والی سڑکوں پر تینوں ریلوے کراسنگ پر کوئی پل نہیں ہے۔ ان کراسنگ پر حکومت کے پاس پل بنانے کی فی الحال کوئی تجویز نہیں ہے۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی۔ کیا وزیر موصوف اس پر غور فرمائیں گے کہ تین پلوں کی بجائے ایک پل کم از کم بنا دیا جائے۔ کیونکہ سرگودھا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں اس پل کی سخت ضرورت ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ بات اس طرح ہے وہاں تین پل ہیں۔ دو پل بنانے کی ذمہ داری کارپوریشن کی ہے۔ وہاں کا ایک اور پل جو ۱۰۶ میل پر واقع ہے۔ اس کو بنانے کی ذمہ داری ہائی وے کی ہے۔ آپ اس سلسلہ میں کارپوریشن سے رجوع کریں تو زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ ایک ریلوے کراسنگ سول لائنز میں سیٹلائٹ ٹاؤن کے پاس ہے۔

مسٹر احسان الحق پراچہ—کیا وزیر موصوف کے علم میں یہ بات ہے کہ سول لائن کے ریلوے کراسنگ پر پل بنانے کے لئے ایک تخمینہ بنا تھا جس میں ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا ، میونسپل کمیٹی سرگودھا اور ہائی وے نے وعدہ کیا تھا کہ وہ فنڈز مہیا کریں گے اس کے لئے تخمینہ بھی تیار ہوا لیکن نہ جانے کن وجوہ کی بنا پر عمل نہ ہو سکا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات—میں نے ابھی عرض کی ہے کہ وہ میونسپل کارپوریشن کی ذمہ داری ہے ۔ اگر میرے ڈیپارٹمنٹ نے ایسا کوئی وعدہ کیا ہے تو ٹھیک ہے وہ تو میرے ڈیپارٹمنٹ کی میونسپل کمیٹی پر مہربانی ہے کہ وہ اس میں شریک ہونے کو تیار ہے ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ—مہربانی کا تو بہت بہت شکریہ میں گذارش کر رہا تھا کہ کیا یہ آپ کے علم میں ہے کہ اس کے لئے باقاعدہ تخمینہ بنا plans منظور ہوئے پڑے ہیں لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے ؟

وزیر مواصلات وتعمیرات—اس کے لئے میونسپل کمیٹی سے رجوع کیجئے ۔ اگر وہ ہمیں دعوت دیں گے تو ہم اس کو پورا کرنے کے لئے ضرور contribution کریں گے ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ—میں وزیر موصوف کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ سڑک پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کی ہے ۔ اس میں میونسپل کمیٹی اور ڈسٹرکٹ کونسل نے اپنا حصہ دینے کے لئے کہا تھا تاکہ وہ منصوبہ مکمل ہو جائے ۔ وہاں یہ ذمہ داری P.W.D. کی ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات—میں نے آپ سے عرض کیا ہے کہ ۱۰۶ میل پر جو ریلوے کراسنگ ہیں وہ P.W.D. کی ذمہ داری ہے ۔ سیٹلائٹ ٹاؤن کے پاس سول لائنز میں جو ریلوے کراسنگ ہے وہ میونسپل کمیٹی کی ذمہ داری ہے ۔ اس لئے میں بار بار درخواست کر رہا ہوں کہ آپ میونسپل کمیٹی سے رجوع کریں ۔ اگر ہمارے ماہرین کی میونسپل کمیٹی کو ضرورت ہو گئی تو ہم اپنے ماہرین دینے کے لئے تیار ہونگے ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ—میں جناب سے بار بار پوچھ رہا ہوں کہ جو ذمہ داری P.W.D. کی ہے ۔ اس کے متعلق کیا خیال ہے ؟

مسٹر سپیکر—یہ سوال بار بار repeat ہو رہا ہے -

وزیر مواصلات و تعمیرات—میں نے بھی عرض کیا ہے کہ ہم contribute کرنے کے لئے تیار ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان—کیا کوئی ایسی سکیم وزیر موصوف کے نوٹس میں ہے کہ جو پل میونسپل کمیٹی کی حدود میں ہوں انکو P.W.D. نے اپنے خرچ سے مکمل کیا ہو ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات—میرے نوٹس میں کوئی ایسا پل نہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان—جناب والا - میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ راوی کا پل بھی میونسپل کارپوریشن میں ہے یا اس سے باہر ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات—یہ دریا کا پل ہے اور ہائی ویز میں آتا ہے اور ہائی ویز کی ذمہ داری یعنی میرے محکمہ کی ذمہ داری ہے - لہذا اس میں میونسپل کمیٹی کا کوئی واسطہ نہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان—میرے سوال کا جواب آنا چاہئیے کہ یہ پل میونسپل کارپوریشن کی حدود کے اندر ہے یا باہر ہے -

وزیر مواصلات و تعمیرات—لیکن طریق کار یہ ہے کہ چاہے وہ میونسپل کمیٹی کی حدود میں آئیں پلوں کی maintenance ہائی ویز کے محکمہ کی ذمہ داری ہے نہ کہ میونسپل کمیٹی کی -

---

چینی کے کارخانے

*۹۳۔ **مسٹر احسان الحق پراچہ**—کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) فی الوقت صوبہ میں کھانڈ کے کتنے کارخانے کام کر رہے ہیں -

(ب) آیا صوبہ میں کھانڈ کے مزید کارخانے لگانے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے -

(ج) صوبہ میں کھانڈ کی سالانہ کل (اول) ضروریات اور (دوم) پیداوار کیا ہے ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) ۔ (الف) صوبہ پنجاب میں چینی کی گیارہ ملیں ہیں ۔

(ب) جی ہاں ۔ صوبہ میں چینی کیلئے ملیں قائم کرنے کی بہت سی تجاویز پی ۔ آئی ۔ سی ۔ آئی ۔ سی کے زیر غور ہیں ۔ صوبائی حکومت کو ایسی تجاویز منظور کرنے سے کوئی تعلق نہیں ۔

(ج) (اول) محکمہ خوراک کے اندازے کے مطابق صوبہ کی سالانہ ضرورت ۲۶۸۸ لاکھ ٹن ہے ۔

(دوم) سال ۷۲-۱۹۷۱ء میں صوبہ میں چینی کی پیداوار ۱,۳۸,۳۸۲ ٹن تھی ۔

میاں منظور احمد موہل—کیا وزیر موصوف یہ وضاحت فرمائیں گے کہ چینی کے متعلق ہماری ضروریات میں جو کمی ہے اس کو کب تک پورا کر دیا جائے گا ؟

وزیر صنعت—یہ سنٹرل سبجکٹ ہے ۔

کنور محمد یاسین خان—کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ چینی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے پنجاب نے غیر ممالک سے کتنی چینی درآمد کی تھی ؟

وزیر صنعت—اس کا جواب وزیر خوراک دیں گے ۔

رانا پھول محمد خان—کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اگر میں ان کے نوٹس میں یہ بات لاؤں کہ چینی کے جو کارخانے قائم ہونے ہیں ۔ ان کے لئے ضلع لاہور میں پتوکی کا علاقہ گنے کی پیداوار میں خاص اہمیت رکھتا ہے تو کیا آپ مرکز کو یہ سفارش کریں گے کہ وہاں بھی ایک کارخانہ قائم کیا جائے ؟

وزیر صنعت—جناب سپیکر ۔ میں اپنے فاضل ممبر سے وعدہ کرتا ہوں کہ ہر صورت میں ان کی مدد کروں گا ۔ مرکزی وزیر صنعت کو بھی کہوں گا ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ شوگر ملوں کی جو درخواستیں زیر غور ہیں ان میں سے صوبائی حکومت نے کتنی درخواستوں کی سفارش کی ہے ؟

وزیر صنعت—اس کا جواب مرکزی وزیر صنعت دے سکیں گے۔

مسٹر احسان الحق پراچہ—کیا صوبے میں صنعتوں قائم کرنے کے لئے صوبائی حکومت کا کوئی دخل نہیں ہے ؟

مہر محمد ظفر اللہ خان—کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ جو گیارہ ملیں آپ نے بتائی ہیں ان میں جھنگ کی مل بھی شامل ہے ؟

وزیر صنعت—وہاں کی بھی ایک مل ہے۔

مہر محمد ظفر اللہ خان—کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ وہ مل کب تک کام شروع کر دے گی کیونکہ اس نے ابھی تک کام نہیں شروع کیا ؟

وزیر صنعت—آپ نیا سوال دیدیں میں اس کا جوبا دے دوں گا۔

راجہ محمد افضل خان—وزیر موصوف نے سوال کے جزو (ج) کے جواب میں بتایا ہے۔ کیا یہ کل capacity ہے کیا اس کی کل specified capacity کوئی اور ہے ؟

Mr. Speaker : This supplementary does not arise out of the main question. The capacity has been given, and then it has also been stated what was produced last year and what has been the production this year.

چودھری جمیل حسن خان منج—کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ چینی میں جس قدر کمی ہے اس کو پورا کرنے کے لئے گنے کی کاشت بڑھانے کے لئے کوئی زرعی سکیم یا ایسی کوئی تجاویز عمل میں لائی جائینگی ؟

وزیر صنعت—جی ہاں - پانی کی کمی کی وجہ سے چینی میں کمی واقع ہوئی ہے - وزیر آبپاشی سے میں نے درخواست کی ہے کہ پانی دیں تاکہ گنا زیادہ کاشت کرسکیں -

مسٹر تاج محمد خانزادہ — جناب والا - ان کے جوابات کے مطابق ہماری چینی کی ضرورت پنجاب میں پچھلے سال کی پیداوار سے صرف ۵۰ فیصد پوری ہوئی - کیا وزیر موصوف اس حقیقت کو تسلیم کریں گے کہ ان گیارہ ملوں کو جو اس کو پورا کرنے کے لئے لگائی گئی

ہیں - گنا نہ ملنے کی وجہ سے ہماری چینی کی ضرورت پوری نہیں ہو رہی ؟

وزیر صنعت — جناب والا - میں ان کا سوال نہیں سمجھ سکا - ان سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنے سوال کو دوبارہ دہرائیں -

مسٹر تاج محمد خانزادہ — جناب والا - آپ جواب کے جزو (ج) (ii) کو ملاحظہ فرمائیں انہوں نے لکھا ہوا ہے "صوبہ میں چینی کی پیداوار ۱۳,۷,۳۸۲ ٹن تھی" پنجاب میں ۱۱ ملیں ہیں - ان کی صرف پچاس فیصد پیداوار ہے - میں وزیر موصوف سے دریافت کروں گا کہ کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی سکیم ہے جس سے شوگر ملوں کو پیداواری لحاظ سے خود کفیل بنایا جاسکے - اگر نہیں تو اور کتنی شوگر ملیں لگانے کی تجویز ہے ؟

وزیر صنعت — اس کے لئے علیحدہ سوال درکار ہے -

رائے مہاں خان کھرل — کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ چینی کی کمی کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ زمینداروں کو گنے کی قیمت کم ملتی ہے ؟

وزیر صنعت — اس کا جواب وزیر خوراک دیں گے -

رائے مہاں خان کھرل — کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ ضلع ساہیوال جو کہ گنے کی پیداوار میں سارے پاکستان میں اول ہے وہاں ایک بھی شوگر مل نہیں ہے - کیا کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ وہاں شوگر مل قائم کی جائے ؟

وزیر صنعت — ساہیوال کپاس پیدا کرنے والا ضلع ہے - اس لئے وہاں شوگر مل نہیں لگائی جا سکتی -

خان محمد ارشد خان — پچھلے تین سال سے ہم نے درخواستیں ان کے محکمے کو دی ہوئی ہیں - کیا وزیر موصوف ان پر غور فرمائیں گے -

وزیر صنعت — میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ چھ درخواستیں آئی ہوئی ہیں - وہ ساہیوال، ملتان اور تمام ضلعوں کی ہیں - ساہیوال اور ملتان تو کپاس پیدا کرنے والے اضلاع ہیں - اس لئے وہاں شوگر مل نہیں لگائی جا سکتی -

خان محمد ارشد خان — کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ ضلع ساہیوال میں کتنی کپاس اور کتنا گنا پیدا ہوتا ہے ؟

وزیر صنعت — مجھے اس کے لئے نیا سوال درکار ہے -

دیوان سید غلام عباس بخاری — کیا جناب وزیر موصوف یہ وضاحت فرمائیں گے کہ ضلع ملتان میں گنا پیدا ہونے کی وجہ سے وہاں حکومت شوگر مل قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صنعت — جناب سپیکر - میں نے تو پہلے بھی عرض کی ہے کہ ملتان میں گنا پیدا ہوتا ہے - اور ساہیوال میں بھی ہوتا ہے - لیکن وہ کپاس پیدا کرنے والے علاقے ہیں - اس لئے وہاں شوگر مل نہیں لگائی جا سکتی -

سردار صغیر احمد — کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ضلع سرگودھا میں کوئی مزید کھانڈ کی مل لگانے کی تجویز زیر غور ہے ؟

وزیر صنعت — ضلع سرگودھا میں پہلے ہی دو کھانڈ کی ملیں ہیں - ابھی تک تو میرے پاس کوئی ایسی تجویز نہیں ہے -

خان محمد ارشد خان — جناب والا - ساہیوال اور ملتان میں گنا اور کپاس بکثرت پیدا ہوتے ہیں - یہاں شوگر مل لگانے میں کیا حرج ہے ؟

Mr. Speaker : He has already answered that question.

چودھری محمد حیات گوندل - کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ کھانڈ کی کمی کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ محکمہ زراعت ٹھیک کام نہیں کرتا جسکی وجہ سے گنے کی فصل کو کیڑا کھا جاتا ہے -

وزیر صنعت — یہ میں نہیں سمجھتا کہ کیڑے کی وجہ سے کمی پیدا ہوتی ہے -

ملک ثناءاللہ خان - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ۱۹۶۴ء میں سیالکوٹ کو ایک شوگر مل دی گئی تھی لیکن ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد یہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات میں منتقل ہو گئی تھی - کیا سیالکوٹ کو اس کی جگہ ایک نئی مل دی جارہی ہے ؟

وزیر صنعت - فی الحال کوئی تجویز نہیں ہے -

مسٹر احسان الحق پراچہ — وزیر موصوف نے ابھی فرمایا تھا کہ صوبوں میں صنعتوں کی منظوری مرکزی حکومت دیتی ہے - کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ صوبائی محکمہ صنعت کے کیا فرائض ہیں ؟ یہ محض پوسٹ آفس بنا ہوا ہے ؟

بیگم آباد احمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے کہنا یہ ہے کہ یہ نئی ملوں کے لئے بیقرار نہ ہوں ۔ آپ موجودہ ملوں کو ۲۴ گھنٹے چلانے کا انتظام کریں گنا پیدا کرنے کا بہتر انتظام کریں مزارع کو مناسب قیمت دیں تو یہی ملیں زیادہ کام کر سکتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر — بیگم صاحبہ اس وقت آپ صرف ضمنی سوال کر سکتی ہیں ۔ جواب دینا وزیر متعلقہ کا کام ہے ۔

رائے میاں خان کھرل — کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ضلع ساہیوال میں جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کپاس بہت زیادہ ہوتی ہے ۔ تو اسکے لئے ٹیکسٹائل ملز لگانے کی تجویز زیر غور ہے ؟

وزیر صنعت — فی الحال کوئی نہیں ۔

Rai Mian Khan Kharal : I am not satisfied with this answer.

Minister for Industries : I need a fresh question.

Mr. Speaker : You have answered that question, there is no need of fresh question. He should be satisfied with the answer.

ملک ثنا اللہ خان ۔ کیا ان کے ذہن میں ہے کہ گنے کی بیجائی اور گوڈی کرنے پر اخراجات تقریباً گنے سے زیادہ ہو گئے ہیں تو کیا گنے کی قیمتیں بڑھانے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صنعت ۔ باقی فصلوں کے بھی اخراجات بڑھ گئے ہیں ۔ میں نے وزیر خوراک سے درخواست کی ہے اور مجھے امید ہے کہ اس پر غور کیا جائیگا ۔

خان شفیق احمد خان ۔ جناب والا ۔ جب ڈیلر زمیندار سے گنے کی خرید کا کنٹریکٹ کرتا ہے تو زمیندار گنا زیادہ دینے کا پابند ہو جاتا ہے ۔ اگر ڈیلر ضرورت نہیں محسوس کرتا تو وہ کنٹریکٹ کو ختم کر دیتا ہے ۔ اس وجہ سے زمینداروں کو گنے میں نقصان پہنچتا ہے جسکی وجہ سے چینی میں کمی پیدا ہوئی ہے ۔ کیا اس کے متعلق وزیر موصوف کچھ فرمائیں گے ؟

وزیر صنعت ۔ جناب والا ۔ میں اپنے فاضل ممبر کو تسلی دیتا ہوں کہ ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ ایسے واقعات نہ ہوں ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ جناب والا ۔ میں ہاوس کی اطلاع کیلئے عرض کئے دیتا ہوں کہ پنجاب میں شوگر ملوں کی capacity کافی ہے جو پنجاب کی ضروریات کو پورا کر سکتی ہیں ۔

Mr. Speaker : Can't you put it in the form of a question ?

Mr. Taj Muhammad Khanzada: As the Honourable Minister is aware of the fact that the capacity for production of sugar in Punjab is sufficient to meet the requirements of all the towns, can he tell us the reason as to why this production was not achieved last year and it was 50 per cent of the requirement;. Was it due to natural calamities or was it due to the inefficiency of the sugar mills or labour trouble;. I would like to know in the House what the answer is. There is the impression that the Punjab has got sufficient capacity. In fact Punjab has got sufficient capacity to produce sugar. This year Rs. 92 lacs worth of foreign exchange was spent by Pakistan for the import of sugar while in the year before we exported 30,000 tons of sugar. Are we not losing Rs. 92 lacs worth of valuable foreign exchange in order to meet the sugar requirements predominently from the Punjab.

مسٹر سپیکر - خواہش یہ تھی کہ خوراک کے مسئلہ پر ایک دن بحث ہوتی مگر کسی وجہ سے نہیں ہو سکی۔

راجہ محمد افضل خان — کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کوئی جامع منصوبہ پروڈکشن کو بڑھانے کیلئے بنا ہے ؟ اگر بنا ہے تو کب تک شوگر produce کر سکتے ہیں ؟

وزیر صنعت — جناب والا - سب سے بڑی تکلیف پانی کی ہے - یہ تکلیف ٹیوب ویلوں کے بجلی کے کنکشن اور بارشوں کی کمی کی وجہ سے ہوئی ہے - ۱۹۶۹-۷۰ء میں ۳ لاکھ ۱۰ ہزار ٹن پنجاب میں پیداوار تھی - لیکن اسکے بعد واقعات ایسے رہے تھے کہ بارشیں کم ہوئیں - ٹیوب ویلوں کے کنکشنوں میں کمی رہی اور دوسرے مل مالکان کا رویہ بھی مزدوروں کے ساتھ اچھا نہیں رہا —

راجہ محمد افضل خان — جناب والا - میرے سوال کا جواب ٹھیک نہیں دیا گیا ہے —

مسٹر سپیکر — انہوں نے پوچھا ہے کہ کیا کوئی جامع منصوبہ ہے ؟

وزیر صنعت — منصوبہ بنا رہے ہیں وہ ابھی تک نہیں بنا ہے —

راجہ محمد افضل خان — کب تک آپ اسکے متعلق بتا سکتے ہیں ؟

وزیر صنعت — اسکا اگلے سیشن میں جواب دے دیا جائیگا —

چودھری جمیل حسن خان منج — کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ پانی میں کمی کی وجہ سے پنجاب میں ایسے علاقے ہیں

کہ جہاں کم پانی سے بھی گنا اگایا جا رہا ہے - کیا آپ نے ایسے علاقوں کو تلاش کیا ہے ؟ اگر کیا ہے تو کتنے علاقہ کو آپ نے تلاش کیا ہے ؟

وزیر صنعت — گنا پانی کے بغیر نہیں ہو سکتا ہے —

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا - بجٹ کی عام بحث میں جناب وزیر آبپاشی نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس سال پچھلے سالوں کی نسبت زیادہ پانی پنجاب کو ملا ہے - اب آپ فرما رہے ہیں کہ پانی میں کمی کی وجہ سے گنا کاشت نہیں ہو سکا - ان دونوں میں سے کونسی بات صحیح ہے -

وزیر مال آبپاشی و برقیات — جناب والا - جو پانی میں نے ان تین مہینوں میں دیا ہے اس گنے کی پیداوار ابھی ملوں میں نہیں پہنچی ہے - میں ان کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ان تین مہینوں میں جو پانی دیا ہے وہ گنا ابھی پرورش پا رہا ہے - اسلئے گنے کے پہنچنے پر آپ اندازہ لگائیں کہ پیداوار کتنی زیادہ ہو جاتی ہے —

وزیر مواصلات و تعمیرات — جناب والا - میں باقی ماندہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں —

وزیر صنعت — جناب والا - میں بھی باقی ماندہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں —

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

تحصیل بھلوال میں سڑکوں کی لمبائی

*۴۱ - **مسٹر احسان الحق پراچہ** — کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل بھلوال میں محکمہ تعمیرات عامہ کی کل کتنے میل لمبی سڑکیں ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بیان افتخار احمد تاری) — ۸۲۶۵۸ میل -

جلال پور پیر والا سے دریا ستلج تک پختہ سڑک کی تعمیر

*۷۵ - دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جلال پور پیر والہ (ملتان) سے احمد پور شرقیہ (بہاولپور) تک براہ راست فاصلہ ۲۰ میل ہے اور ان کے مابین واقع سڑک دریائے ستلج کے اوپر سے گزرتی ہے۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سڑک احمد پور شرقیہ سے دریا تک تقریباً ۲۰ میل کا حصہ پختہ ہے جبکہ جلالپور پیر والہ سے دریائے ستلج تک کا پانچ میل کا حصہ کچا ہے اور عوام دریائے ستلج پر سے کشتیوں کے پل کے ذریعے گزرتے ہیں -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ احمد پور شرقیہ بس سروس پچھلے سال کے دوران اس روٹ پر ایک بس چلایا کرتی تھی جو کہ بعد میں نامعلوم وجوہات کی بناء پر معطل کر دی گئی - جس کی وجہ سے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے -

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس علاقہ کے عوام کو سفر کی سہولتیں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات—میاں افتخار احمد تاری : (الف) جلال پور پیر والہ (ملتان) سے احمد پور شرقیہ (بہاولپور) کا فاصلہ ۲۸ میل ہے - یہ سڑک دریائے ستلج کو عبور کرتی ہے -

(ب) احمد پور شرقیہ سے دریائے ستلج تک ۱۷ میل سڑک پختہ ہے - اس کے بعد ۹ میل کی لمبائی دریائے ستلج کے اندر کشتی کے پل تک ہے اور یہ کچی ہے - جلالپور پیر والہ سے کشتیوں کے پل کا فاصلہ ۷ میل ہے اور یہ بھی کچی ہے - دریائے ستلج پر ایک کشتیوں کا پل ہے ، جو احمد پور شرقیہ کو جلالپور پیر والہ سے سردیوں میں ملاتا ہے - اور اسی راستے سے آمدورفت ہوتی ہے -

(ج) اس سڑک پر کچھ عرصہ پہلے ایک بس چلی تھی - لیکن آج کل یہ بند ہے -

(د) جب تک کہ پختہ پل اس جگہ تعمیر نہ ہو - موزوں قسم کی سفری سہولت مہیا نہیں ہو سکتی - اور فی الوقت اس قسم کا کوئی پروگرام نہیں ہے -

تحصیل خانپور اور لیاقت پور میں عباسیہ اور ون - ایل آب حیات کالونیوں میں سڑکوں کی تعمیر

*۸۴ - چوہدری کاہیر اللہ - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل لیاقت پور اور تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان کی نئی آبادیاں جو ''عباسیہ'' اور ''ون - ایل آب حیات'' کے نام سے موسوم ہیں ، قریباً ساٹھ میل لمبے اور دس میل چوڑے علاقے پر پھیلی ہوئی ہیں -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ علاقوں کی آبادکاری کا کام ۱۹۵۴ء میں شروع کیا گیا تھا -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے ان علاقوں میں کوئی پختہ یا کچی سڑک نہیں بنائی -

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صوبے کے مذکورہ علاقے میں آمدورفت کی سہولتیں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ، اگر رکھتی ہے - تو کب ، اگر کوئی سکیم حکومت کے زیر غور ہو تو اسکی تفصیلات کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) —

(الف) آب حیات کالونی تحصیل خانپور اور عباسیہ کالونی تحصیل لیاقت پور کی لمبائی ۲۲ اور ۲۰۲ میل اور چوڑائی ۶ اور ۸ میل بالترتیب ہے -

(ب) تعمیرات کا کام ۱۹۴۹ء میں شروع کیا گیا -

(ج) حکومت نے ان آبادیوں میں ۱۴ میل پختہ سڑک تعمیر کی ہے -

(د) اس وقت ۲۶ میل لمبی سڑک چنی گوتھ تا فیروزہ جو کہ ریلوے لائن اور ان آبادیوں کی بیرونی حدود کے متوازی ہے ، زیر تعمیر ہے -

---

صنعتوں کا دوبارہ اجرا

*۱۱۹ - **رانا پھول محمد خان** - کیا وزیر صنعت از راہ بیان کرم فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جن صنعتوں کو حکومت نے ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء کے بعد اپنے قبضہ میں لے لیا تھا ، ان میں سے بیشتر صنعتیں بند پڑی ہیں ، اگر ایسا ہی ہے تو حکومت نے بعض صنعتیں دوبارہ شروع کرنے اور ان کی مصنوعات بڑھانے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں -

(ب) اگر اس سلسلے میں کوئی اقدامات نہیں کئے گئے تو اس کی کیا وجوہ ہیں اور کیا حکومت کوئی اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ، اگر ایسا ہے تو کب تک یہ کام سرانجام دے دیا جائیگا ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - (الف) حکومت کے زیر انتظام لی گئیں صنعتوں میں سے کوئی بھی صنعت بند نہیں - سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

(ب) حکومت کے زیر انتظام لی گئی صنعتیں مرکزی حکومت کے اختیار میں ہیں - لہذا صوبائی حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں -

---

عزیز بھٹی ہسپتال گجرات کی تعمیر

*۱۲۰ - **مرزا افضل حق** — کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال گجرات جس کا موجودہ نام عزیز بھٹی ہسپتال ہے ۱۹۶۵ء میں تعمیر ہوا تھا -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ٹھیکیدار نے گھٹیا مال استعمال کیا اور عمارت کی ناقص تعمیر کی ۔

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ پانچ سال پیشتر اس معاملہ کے بارے میں تحقیقات کا حکم دیا گیا تھا اور ان تحقیقات سے چند بےقاعدگیوں کا پتہ چلا ۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو آیا ان بےقاعدگیوں کے ذمہ دار اشخاص کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) ۔

(الف) عزیز بھٹی ہسپتال واقع گجرات کا کام فروری ۱۹۶۴ء میں شروع ہوا اور اس کا کچھ حصہ سال ۱۹۶۵ء میں مکمل ہوا ۔

(ب) اس معاملے کی پڑتال کرنے کے لئے انکوائری کی جا رہی ہے۔

(ج) اس نئے تعمیر شدہ ہسپتال میں کئی ایک تعمیراتی نقائص گورنر صاحب کے نوٹس میں لائے گئے جنہوں نے کہ انکوائری کا حکم دیا ۔ مارشل لاء حکام نے انکوائری کی اور ستمبر ۱۹۶۹ء میں اپنی رپورٹ محکمے کو بھیجی اس کے بعد ایک چیف انجینئر نے بھی انکوائری کی ہے ۔

(د) محکمے نے ان افسران و ملازمین کے خلاف جو کہ اس کیس میں ملوث ہیں مغربی پاکستان کے سرکاری ملازمین کے کار و ضوابط کے قوانین ۱۹۶۰ء کی دفعہ ۸ کے تحت انکوائری کرنے کے بارے میں تجویز پیش کی ہے ۔

چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے باشندگان کو فلش سسٹم کی سہولتیں فراہم کرنا

*۱۷۷۔ ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے گورنمنٹ کوارٹر وحدت کالونی ، پونچھ ہاؤس کالونی اور سوڈیوال کالونی لاہور کے مکینوں کو فلش سسٹم کی سہولت میسر ہے ۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سہولت چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور میں رہنے والوں کو حاصل نہیں ہے ۔

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اہالیان چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کو فلش سسٹم کی سہولیت فراہم کرنے کی سکیم حکومت کے زیر غور تھی -

(د) اگر جزو (الف - ب اور ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ اسٹیٹ میں ابھی تک فلش سسٹم کی سہولت مہیا نہ کرنے کی وجوہ کیا ھیں - نیز اس کے لئے کتنا وقت اور سرمایہ درکار ہو گا اور کیا حکومت ۱۹۷۲-۷۳ء کے دوران مذکورہ کام کے لئے سرمایہ مختص کر کے اس کام کو شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) -

(الف) جی ھاں -

(ب) جی ھاں -

(ج) جی ھاں - لیکن سکیم ابھی منظور نہیں ہوئی -

(د)-(اول) سکیم کی منظوری اور فنڈ مہیا نہ ہونے کی وجہ سے فلش سسٹم نہیں مہیا کیا گیا - اس کام کے لئے آٹھ لاکھ روپے درکار ھیں - فنڈ کے مہیا ہونے پر ایک سال کے اندر کام ختم کیا جا سکتا ہے -

(دوم) ۱۹۷۲-۷۳ء میں فراھمی فنڈ کے لئے کوشش کی جائیگی -

چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے باشندگان کو پینے کا پانی سپلائی کرنے والی لائنوں کی تبدیلی

*۱۷۸ - **ملک محمد علی خاں** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقع ہے کہ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے باشندگان کے لئے پینے کا پانی مہیا کرنے کے لئے پائپ لائن جو ۳۰ سال قبل بچھائی گئی تھی اور اب یہ پرانی ہو چکی ھیں -

(ب) کیا یہ بھی امر واقع ہے کہ پینے کا پانی ان پرانی پائپ لائنوں سے ھی مذکورہ باشندوں کو مہیا کیا جاتا

ہے - جس میں ریت اور زنگ وغیرہ ملا ہوا ہوتا ہے - جو کہ صحت کے لئے انتہائی مضر ہے -

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ اسٹیٹ میں جب سے میڑ سسٹم ختم ہوا ہے یہاں کے باشندوں کو پانی کی بہم رسانی نہ صرف ناکافی بلکہ بے قاعدہ بھی ہے -

(د) اگر جزو (الف - ب اور ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پرانی پائپ لائنوں کی جگہ نئی پائپ لائنیں تبدیل نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں کیا حکومت انہیں اب تبدیل کرنے اور پینے کا پانی چوبیس گھنٹے اور کافی مقدار میں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)—(الف) جی ہاں لیکن سب کے سب پائپ بوسیدہ نہیں ہیں - ماضی میں جب کبھی رقم مہیا ہوتی رہی پائپ تبدیل کئے جاتے رہے ہیں -

(ب) پانی موجودہ پرانے اور نئے پائپ لائنوں سے مہیا کیا جا رہا ہے - پانی کا معائنہ کیا گیا ہے اور وہ انسانی استعمال کے لئے مناسب ہے -

(ج) پانی کی فراہمی تسلی بخش ہے -

(د) تمام ناقص پائپ لائنیں رقم مہیا نہ ہونے کی وجہ سے تبدیل نہیں کی جا سکیں - اب ان کو اگلے مالی سال میں تبدیل کرنے کی تجویز ہے بشرطیکہ رقم مہیا ہوئی -

---

مریدکے اور نارووال سڑک کی تعمیر

*۱۸۳ - راؤ مراتب علی خان - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا مریدکے - نارووال سڑک کی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے - اگر ایسا ہے تو -

(اول) کونسی تاریخ کو شروع ہوا نیز کونسی تاریخ تک اس کے مکمل ہونے کی توقع ہے -

(دوم) اس سڑک کی تعمیر کی تخمینہ شدہ لاگت کیا ہے نیز اب تک کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے - اور

(سوم) مذکورہ سڑک کی فی الواقع لمبائی اور چوڑائی کیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) — جی ہاں تعمیر شروع ہو گئی ہے -

(اول) کام یکم مارچ ۱۹۷۲ء سے شروع کیا گیا ہے - اور اندازاً ۳۱ اگست ۱۹۷۳ء تک مکمل ہو جائے گا -

(دوم) خرچہ کا تخمینہ تقریباً ۲ء۱۰ کروڑ روپے ہے - اور ابھی تک ۳.۴ء لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے -

(سوم) کل لمبائی ۴۷ میل ہے - اور پکے گولے کی چوڑائی ۱۲ فٹ ہو گی -

ضلع ڈیرہ غازی خاں میں صنعتی یونٹ کا قیام

*۲۰۱ — **سردار رب نواز خان کھتران** — کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈیرہ غازی خاں میں کوئی بھی بڑا صنعتی یونٹ نہیں ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت وہاں اس قسم کا یونٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) — (الف) جی ہاں - یہ ایک امر واقعہ ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خاں میں کوئی بہت بڑا صنعتی ادارہ نہیں ہے -

(ب) پبلک اور پرائیویٹ سیکٹروں دونوں میں صنعتیں قائم کی جا سکتی ہیں - مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن پبلک سیکٹروں میں صنعتوں کے قیام کے لئے ذمہ دار ہے اور مرکزی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے - جہاں تک نجی سیکٹر کا تعلق ہے - حکومت نے نجی سرمایہ داروں کو ترغیب دی ہے کہ وہ پس افتادہ علاقوں میں جیسے کہ ڈیرہ غازی خاں ہے - صنعتیں قائم کرے - ضلع ڈیرہ غازی خاں میں قائم ہونے والی صنعتوں میں استعمال ہونے والے بڑے

ساز و سامان پر درآمدی محصولات میں رعایت دی گئی ہے۔ اور مرکزی حکومت کے میزانئے برائے ۷۳-۱۹۷۲ء کے پیش ہونے تک یہ ضلع چھ برس تک محصولات کی ادائیگی سے مستثنیٰ تھا۔ اب مرکزی حکومت نے استثنیٰ کے نظام کو ختم کردیا ہے۔

ضلع ڈیرہ غازی خان میں پل کی تعمیر

*۲۰۳- **سردار رب نواز خان کھتران** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع ڈیرہ غازی خان پہاڑی نالہ سانگھڑ میں پل تعمیر کرنے کی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کتنے عرصہ تک مذکورہ منصوبہ پر کام شروع ہو جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) -

(الف) جی ہاں یہ اسکیم زیر غور ہے۔

(ب) وزارت مواصلات حکومت پاکستان نے یہ اسکیم طلب کی ہے۔ جونہی مطلوبہ رقم حکومت پاکستان نے مہیا کردی کام شروع کردیا جائیگا۔

چوبرجی گارڈن اسٹیٹ لاہور کے مکینوں کے پینے کے لئے کھاری اور گندے پانی کی فراہمی

*۲۰۴- **شیخ محمد اقبال** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس وقت چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور کو پانی فراہم کرنے کے لئے تین ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں - جن میں سے دو پرانے ہیں اور تیسرا سال ۷۲-۱۹۷۱ء میں نصب کیا گیا تھا۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ٹیوب ویل ۷۱-۱۹۷۰ء میں نصب کیا گیا تھا - اس سے فراہم ہونے والا پانی کھاری اور گدلا ہوتا ہے۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ کی ڈسپنسری کے میڈیکل آفیسر نے کچھ عرصہ پیشتر ایک مراسلہ کے

ذریعے محکمہ صحت عامہ کے چیف انجینئر کو مطلع کیا تھا کہ مذکورہ ٹیوب ویل کا پانی انسانی استعمال کے قابل نہیں -

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو محکمہ نے ان افسروں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے جنہوں نے مذکورہ ٹیوب ویل کو غیر مناسب جگہ پر نصب کیا اور اسے گھٹیا اور ناقص مشینری سے آراستہ کیا -

(ہ) ۷۱-۱۹۷۲ء میں اس ٹیوب ویل کی تنصیب پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی تھی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) - (الف) جی ہاں - تیسرا ٹیوب ویل ۷۲-۱۹۷۱ء میں نہیں بلکہ ۷۰-۱۹۶۹ء میں لگایا گیا تھا -

(ب) سال ۷۱-۱۹۷۰ء کے دوران کوئی ٹیوب ویل نہیں لگایا گیا تاہم جو ٹیوب ویل ۷۰-۱۹۶۹ء میں لگایا گیا تھا - مارچ ۱۹۷۲ء تک انسانی استعمال کے قابل پانی دیتا رہا بعد ازاں فلٹر کے ارد گرد نمکین ذرے پائے گئے - اور اس کے بعد ٹیوب ویل کا پانی صرف آبپاشی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے -

(ج) جی ہاں -

(د) ٹیوب ویل اور مشینری محکمانہ معیار کے مطابق لگائی گئی تھی - بعد ازاں نمکیات کا ظاہر ہونا قدرتی امر ہے - اور کوئی اس کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا -

(ہ) مبلغ ۲۹'۲۱۲ روپے ۷۰-۱۹۶۹ء میں نہ کہ ۷۱-۱۹۷۰ء میں ٹیوب ویل لگانے پر خرچ کئے گئے تھے -

---

سیالکوٹ تلواڑہ - دالو والی سڑک کی تعمیر

***۲۳۹- چودھری غلام قادر** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا ضلع سیالکوٹ میں سیالکوٹ تلواڑہ دلووالی کچی سڑک کو پختہ کرنے کی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) — مستقبل قریب میں اس سڑک کو پختہ کرنے کی تجویز محکمہ ہائی وے کے زیر غور نہیں ۔

وحدت مغربی پاکستان کے قیام کے وقت صوبہ میں پختہ سڑکوں کی لمبائی

*۲۶۴- میاں منظور احمد موہل - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) ون یونٹ کی تشکیل کے وقت صوبے میں کل کتنے میل لمبی پختہ سڑکیں تھیں -

(ب) ون یونٹ کی تشکیل کے وقت سابق ریاست بہاولپور میں کل کتنے میل لمبی پختہ سڑکیں تھیں -

(ج) سابقہ حکومت مغربی پاکستان نے سابق صوبہ پنجاب میں کل کتنے میل لمبی پختہ سڑکیں تعمیر کیں -

(د) سابقہ حکومت مغربی پاکستان نے سابق ریاست بہاولپور (بہاولپور ڈویژن) میں کل کتنے میل لمبی سڑکیں تعمیر کیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) —

(الف) ۴۲۴۳۶۸۸ میل

(ب) ۱۰۴۶۷۱ میل

(ج) ۱۰۰۸۶۹۲ میل

(د) ۶۴۷۶۹۰ میل

وحدت مغربی پاکستان کے ختم ہونے کے بعد صوبہ میں تعمیر کردہ یا زیر تعمیر سڑکوں کی لمبائی

*۲۶۴- (الف) - میاں منظور احمد موہل — کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ون یونٹ ختم ہونے کے بعد اب تک تمام صوبہ میں کل کتنے میل لمبی پختہ سڑکیں تعمیر کی گئیں یا زیر تعمیر ہیں نیز مذکورہ مدت کے دوران بہاولپور ڈویژن میں کل کتنے میل لمبی پختہ سڑکیں تعمیر کی گئیں یا زیر تعمیر ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) — ون یونٹ ٹوٹنے کے بعد صوبہ پنجاب میں تعمیر شدہ اور زیر تعمیر سڑکوں کی لمبائی ۱۰۹۶۲۷ میل ہے -

ون یونٹ ٹوٹنے کے بعد بہاولپور ڈویژن میں تعمیر شدہ اور زیر تعمیر سڑکوں کی لمبائی ۸۷ء۰۲ میل ہے -

---

سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا منصوبہ

*۲۹۴ (ب) - میاں منظور احمد موہل - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) سال ۷۱-۱۹۷۰ء اور ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران پنجاب کے پانچوں ڈویژنوں میں سے ہر ایک ڈویژن کی جانب سے سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کی کتنی اسکیمیں حکومت کی منظوری کے لئے پیش کی گئیں -

(ب) سال ۷۱-۱۹۷۰ء اور ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران حکومت نے بہاولپور ڈویژن میں سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کے لئے کتنی سکیمیں منظور کیں نیز حکومت نے دوسرے ڈویژنوں یعنی راولپنڈی لاہور سرگودھا اور ملتان میں سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کی کتنی اسکیمیں منظور کیں -

(ج) جزو (الف) بالا میں محولہ اسکیموں میں سے کتنی اسکیموں پر سال ۷۱-۱۹۷۰ء اور ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران فی الواقع عملدرآمد ہوا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) —

(الف) جو اسکیمیں سڑکوں کی تعمیر کے لئے اور مضبوط اور کشادہ کرنے کے لئے مالی سال ۷۱-۱۹۷۰ء اور ۷۲-۱۹۷۱ء میں منظور ہوئیں اور وہ اسکیمیں جو مالی سال ۷۰-۱۹۶۹ء سے شروع ہوئیں ان کی فہرست بلحاظ سول ڈویژن مندرجہ ذیل ہے -

نمبر شمار	نام سول ڈویژن	تعداد اسکیم ۷۱-۱۹۷۰ء	برائے مالی سال ۷۲-۱۹۷۱ء
۱	راولپنڈی	۲۳	۲۴
۲	لاہور	۲۵	۲۷
۳	سرگودھا	۲۱	۱۲
۴	ملتان	۱۵	۱۲
۵	بہاولپور	۲۳	۲۲

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۲۰۲

(ب) منظور شدہ اسکیمیں (نئی تعمیر ہونے والی) بلحاظ سول ڈویژن مندرجہ ذیل ہیں :-

نمبر شمار	نام سول ڈویژن	۱۹۷۰-۷۱ء	۱۹۷۱-۷۲ء
۱	بہاولپور	۷	۱۰
۲	راولپنڈی	۵	۳
۳	لاہور	۲	۱
۴	سرگودھا	—	—
۵	ملتان	۳	۳

(ج) تمام اسکیمیں -

چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ میں کوارٹروں کی مرمت کے لئے سرمایہ کی تخصیص

*۳۶۶- رانا پھول محمد خان - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ کے رہائشی کوارٹروں کی مرمت اور نگہداشت کے لئے مختص شدہ رقم دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ کے دوران روک لی گئی تھی -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ رقم ابھی تک دوبارہ مختص نہیں کی گئی جس کی وجہ سے وہاں پر کوئی مرمت وغیرہ نہیں ہو رہی -

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ پی-ڈبلیو-ڈی کا جو عملہ کوارٹروں کی مرمت کی دیکھ بھال کے لئے مامور کیا گیا ہے اس نے مذکورہ رقم کے روک لئے جانے کی تاریخ سے اب تک کیا فرائض سرانجام دیئے اور اگر اس عرصہ کے دوران انہوں نے کوئی کام نہیں کیا تو حکومت ان احکام کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جنہوں نے کوئی کام نہ ہونے کے باوجود

مذکورہ عملہ کو متذکرہ اسٹیٹ میں ڈیوٹی پر مامور رکھا
نیز مذکورہ مقصد کے لئے کب تک رقم فراہم کی جائیگی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) -
(الف) جی نہیں - صرف رقم کا کچھ حصہ کم کیا گیا تھا جو
کہ بعد میں مارچ ۱۹۷۲ء کے مہینے میں بحال کر دیا
گیا تھا -

(ب) یہ رقم مارچ ۱۹۷۲ء کے مہینے میں بحال کر دی گئی تھی
مرمتیں جاری ہیں -

(ج) (الف) اور (ب) کے جوابات کے مد نظر متعلقہ سٹاف کے بغیر
کام کے رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

چوبرجی میں سرکاری کوارٹروں میں رہائش پذیر سرکاری ملازمین کو کوارٹروں کی قسطوں پر فروخت

*۲۶۷- **رانا پھول محمد خان** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات
از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) چوبرجی گورنمنٹ کوارٹرز ملتان روڈ لاہور کس سال تعمیر
ہوئے تھے -

(ب) ۱۹۶۸-۶۹ء ۱۹۶۹-۷۰ء ۱۹۷۰-۷۱ء اور ۱۹۷۱-۷۲ء کے
دوران اب تک مذکورہ کوارٹروں کے قابضین سے ہر
سال کرایہ کے طور پر کتنی رقم موصول ہوئی اور ان کی
نگہداشت اور مرمت وغیرہ پر کتنی رقم خرچ کی گئی -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ پیشتر حکومت نے مذکورہ
کوارٹروں کو ان کے موجودہ قابضین کے ہاتھوں فروخت
کرنے اور ان کی قیمت قسطوں میں وصول کرنے کی اسکیم
بنائی تھی اگر ایسا ہے تو مذکورہ اسکیم کا کیا بنا اور
اگر مذکورہ اسکیم ترک کر دی گئی ہے تو اس کی کیا
وجوہ ہیں -

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ان کوارٹروں میں رہائش پذیر بہت
سے سرکاری ملازمین ریٹائر ہونے کے بعد بے گھر ہو
جاتے ہیں -

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۲۰۴۳

(ہ) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ موجودہ حکومت کی یہ عام پالیسی ہے کہ صوبہ میں تمام باشندوں کو رہائش مہیا کی جائیگی -

(و) اگر جزو (ج) تا (ہ) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو آیا حکومت مذکورہ کوارٹروں کو ان کے موجودہ قابضین کے ہاتھوں فروخت کرنے اور ان کی قیمت قسطوں میں وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) -

(الف) ۱۹۲۹-۳۱ء

(ب) ۱۹۶۸-۶۹ء سے ۱۹۷۱-۷۲ء کے دوران چوبرجی کوارٹروں کے رہائشی کنندگان سے کرایہ کی وصولی اور سالانہ مرمت پر خرچ کی تفصیل حسب ذیل ہے -

سال	وصولی کرایہ	کل اخراجات مرمتوں/خاص مرمتوں پر بمعہ سروسز وغیرہ وغیرہ
۱۹۶۸-۶۹ء	۱,۱۳,۱۷۶/-	۳,۲۵,۰۸۲/-
۱۹۶۹-۷۰ء	۱,۶۸,۰۷۰/-	۴,۷۰,۷۵۳/-
۱۹۷۰-۷۱ء	۲,۰۳,۹۳۶/-	۶,۳۵,۲۰۶/-
۱۹۷۱-۷۲ء	۱,۲۵,۹۳۲/-	۲,۶۶,۴۲۰/-

(ج) ایسی کوئی اسکیم حکومت نے نہیں بنائی چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ اور وحدت کالونی کے رہائشی کنندگان نے کوارٹروں کو قسطوں پر فروخت کرنے کے لئے گورنر صاحب کے درخواست گزاری تھی جو منظور نہیں ہوئی -

(د) معلوم نہیں -

(ہ) جی ہاں - حکومت ہر طبقہ کے آدمی کو رہائشی مکان مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے خاص طور پر کم تنخواہ پانے والے سرکاری ملازمین کو -

(و) یہ رہائشی قلت کی وجہ سے ممکن نہیں علاوہ ازیں حکومت کے پاس اتنے وسائل نہیں کہ وہ نئے کوارٹرز وسیع پیمانے پر تعمیر کر سکے -

چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ پونچھ ہاؤس کالونی ملتان روڈ میں نرسریاں

*۲۶۸- ملک محمد علی خان —کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ اور پونچھ ہاؤس کالونی ملتان روڈ لاہور میں ایک ایک نرسری (پود گھر) قائم کر رکھی ہے لیکن ان متذکرہ جگہوں میں واقع گراؤنڈوں میں کوئی پھول کے پودے نہیں لگائے گئے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو (اول) ان نرسریوں کی قائم کرنے کی کیا وجوہ ہیں (دوم) گزشتہ چار سال میں متذکرہ نرسریوں پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : (میاں افتخار احمد تاری) :

(الف) جی نہیں -

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

ضلع ساہیوال میں سڑکوں کی تعمیرات

*۲۹۶ - میاں خان محمد - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع ساہیوال میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی نئی سڑکیں تعمیر کی گئیں ان کی لمبائی کتنے میل ہے اور ہر ایک سڑک کی تعمیر پر کتنا خرچ ہوا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات : (میاں افتخار احمد تاری) — گذشتہ پانچ برس میں ضلع ساہیوال میں صرف ایک سڑک جسکی لمبائی ۵ میل ہے - تعمیر کی گئی تھی - یہ تعمیر شاہراہ اوکاڑہ لائل پور کے میل نمبر ۱۳/۲ اور ۱۸/۲ کے درمیان واقع ہے اس سڑک کی تعمیر پر ۱۷،۵۷،۹۸۰،۰۰ روپے خرچ کئے گئے -

قصبہ میانی سے رسول ہیڈ تک پختہ سڑک کی تعمیر

*۳۰۶ - چودھری منظور احمد - آیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع گجرات میں میانی تا ہیڈ رسول کچی سڑک ہے جس کی وجہ سے اس سڑک پر واقع دیہات کے باشندوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے -

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سڑک کب تک پختہ کر دی جائے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد قاری) —

(الف) ہاں یہ روڈ کچا ہے -

(ب) سڑک "میانی سے ہیڈ رسول ڈسٹرکٹ گجرات" ڈسٹرکٹ کونسل کے چارج میں ہے - صوبائی حکومت کا اس سڑک کو پختہ کرنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے -

---

چیلیاں والی سے پھالیہ تک پختہ سڑک کی تعمیر

*۳۱۲ - چودھری منظور احمد - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ چیلیاں والا تا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات سڑک کچی ہے اور جس علاقے سے سڑک گزرتی ہے اس کے اہالیان کو اس کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے -

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو آیا حکومت اس سڑک کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک اسے پختہ بنا دیا جائیگا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) -
(الف) ہاں یہ روڈ کچا ہے -
(ب) سڑک ''چیلیاں والا سے پھالیہ تحصیل گجرات،، ڈسٹرکٹ کونسل کے چارج میں ہے - صوبائی حکومت کا اس سڑک کو پختہ کرنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے -

---

سوہاوہ چک ریب روڈ تک راجباہ کے ساتھ ساتھ واقع سڑک کی پختہ تعمیر

*۳۱۲ (الف) **چودھری محمد حیات** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے کہ سوہاوہ چک ریب روڈ تک راجباہ کے ساتھ جانے والی سڑک کو پختہ کیا جائے - اگر نہیں تو کیا اس علاقہ کے لئے کوئی متبادل ذرائع مواصلات موجود ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - (میاں افتخار احمد تاری) -
(الف) جی نہیں -
(ب) جی ہاں -

کٹھالہ شیخان سے کٹھالہ خورد براستہ گوھار سڑک کی تعمیر

*۳۱۳ (الف) - **چودھری محمد حیات** -کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -
(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کٹھالہ شیخان سے کٹھالہ خورد براستہ گوھار جو سڑک جاتی ہے پختہ نہیں کرائی گئی ہے -
(ب) گوجرہ سے قادرآباد جانے والی سڑک پختہ نہ کرانے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) -
(الف) کٹھالہ شیخان سے کٹھالہ خورد براستہ گوھار جو سڑک موجود ہے وہ ضلعی بلدیہ کی تحویل میں ہے - اور اس کے متعلق محکمہ ہائی وے کے پاس کوئی تفصیلات موجود نہیں ہیں -

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۲۰۴۷

(ب) گوجرہ سے قادرآباد جانے والی سڑک ضلعی بلدیہ گجرات کی تحویل میں ہے - اور اس کو پختہ نہ کرنے کی وجوہات اس محکمے کو معلوم نہیں -

---

گوجرہ اور چک نظام کے درمیان دریائے جہلم پر ریلوے پل کی سڑک کی پختہ تعمیر

*۳۱۵ (الف) چوہدری محمد حیات گوندل - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ گوجرہ تا چک نظام اور روندہ چک نظام تا پنڈ دادن خان سڑک کے حصوں کو پختہ کر دیا گیا ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ دونوں سڑکوں کے درمیان دریائے جہلم پر ایک پل موجود ہے ، اگر ایسا ہے تو کیا اس پل کو پختہ کرکے آمدورفت کے قابل بنایا جا سکتا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)

(الف) جی ہاں -

(ب) ان سڑکوں کے درمیان دریائے جہلم پر ریل کا پل موجود ہے - لیکن اس پل کو سڑک کی ٹریفک کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا -

---

راولپنڈی لائلپور اور سرگودھا میں پلاٹوں کے الاٹیوں سے اراضی کی قیمت کی وصولی

*۳۲۲ - مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے اب فیصلہ کر لیا ہے کہ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی ، لائلپور اور سرگودھا میں سات مرلے قطعات اراضی کے الاٹیوں سے زمین کی قیمت وصول کی جائیگی - اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) - جی ہاں ماضی میں سات مرلہ کے قطعات مرکزی حکومت کی ہدایت کے مطابق مہاجرین کو مفت الاٹ کئے جاتے تھے - اور ان کی زمین

کی قیمت اور ترقیاتی کاموں کے اخراجات مرکزی حکومت مہاجر ٹیکس فنڈ سے ادا کرتی تھی جس کی وصولی سال ۶۳-۱۹۶۲ء سے بند ہو چکی ہے - اور اس کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے مستقبل میں ایسے قطعات کی قیمت وصول کرنے کا فیصلہ جون ۱۹۷۲ء سے کیا ہے -

ضلع رحیم یار خان میں سڑک کی تعمیر

*۳۵۲ - حاجی محمد سیف اللہ خان — کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ چند سال قبل ملکانی سے خان بیلہ ضلع رحیم یار خان تک جانے والی سات میل لمبی سڑک میں سے آدھ میل سڑک کا ٹکڑا پختہ کر دیا گیا تھا -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو باقی ماندہ حصہ کو ابھی تک پختہ نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں اور یہ سڑک کب تک پختہ کر دی جائے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)

(الف) جی ہاں -

(ب) اس سکیم کو کم ضروری ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ نے منظور نہیں کیا تھا - اس لئے کام بند کرنا پڑا - چونکہ یہ سکیم منظور شدہ نہیں ہے - اس لئے کام شروع نہیں کیا جا سکتا -

ضلع رحیم یار خان میں صنعتی اسٹیٹ کا قیام

*۳۵۵ - حاجی محمد سیف اللہ خان — کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ نیشنل اکنامک کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی نے ۶۳-۱۹۶۲ء کے دوران رحیم یار خان کے مقام پر ایک صنعتی اسٹیٹ قائم کرنے اور اس کو فروغ دینے کی سکیم منظور کر لی تھی - اور اس مقصد کے لئے

۹،۰۰،۰۰۰ روپے کی رقم بھی دے دی گئی تھی - جو کہ محکمہ صنعت نے ابھی تک صرف نہیں کی -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس اہم منصوبہ پر اب تک عملِ درآمد نہ کرنے کی وجوہ اور حالات کیا ہیں اور اغلباً کس تاریخ تک حکومت اس پر عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - (الف) جی ہاں ۶۱۴۲۳-۴۲ روپے صرف کئے گئے اور باقی روپیہ خرچے کے لئے پڑا ہوا ہے -

لیکن ۱۹۶۷ء میں سکیم کو ختم کر دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا -

(ب) آبادکاری کی سست رفتاری کو مندرجہ ذیل وجوہ سے منسوب کیا جا سکتا ہے -

(۱) ناکافی ٹیکس ہالیڈے جس کی وجہ سے رحیم یار خان کی انڈسٹریل اسٹیٹ کو کھٹائی میں ڈالنا پڑا -

(۲) ناکافی مقدار میں زر مبادلہ کی فراہمی -

(۳) مختلف مالیاتی اداروں کی طرف سے قرضوں کی ناکافی فراہمی -

چشتیاں میں صنعتوں کا قیام

*۳۷۶ - **حافظ علی اسد اللہ** - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا چشتیاں ضلع بہاولپور میں صنعتی ادارے مثلاً کپڑے کے کارخانے گنہ سازی کے کارخانے - بناسپتی گھی کے کارخانے وغیرہ قائم کرنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس مذکورہ سکیم پر تقریباً کب تک عمل ہو گا ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - (الف) نہیں - تاہم صنعتی ترقیاتی بنک آف پاکستان نے چشتیاں میں ایک سٹرا بورڈ فیکٹری (کالونی سٹرا بورڈ ملز) قائم کرنے کی

منظوری دی ہے - اور آٹھ لاکھ اڑتالیس ہزار روپے زر مبادلہ کی صورت میں قرضے کیلئے متعین کئے ہیں -

(ب) سٹرا بورڈ کی تکمیل کا دارومدار کئی عوامل مثلاً دستاویزات اور قانونی کارروائیوں کی تکمیل غیر ملکی قرضے کی فراہمی کا ایک سلسلہ اور مشین سہیاں کرنے والوں کا مشینری فراہم کرنے میں وقت لینا - پاکستانی روپے کی قیمت میں کمی کی وجہ سے منصوبے میں ردوبدل اور کفالت کرنے والوں کی طرف سے منصوبے میں دلچسپی پر ہے - عام حالات میں ایسے منصوبے کے شروع کرنے میں دو سال سے زیادہ کا عرصہ نہیں لگنا چاہیئے -

---

معمولی شرحات پر معدنیات کا ڈھیکہ

*۴۳۵ - **مسٹر عبدالقیوم بٹ** - کیا وزیر صنعت اور معدنی وسائل از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے ریت، کنکریٹ، پتھر کوئلہ کی معدنیات کو معمولی شرحات پر پٹے پر دیا -

(ب) کیا حکومت ایسی معدنیات کو پٹے پر دینے کے پہلے طریقہ کو ترک کرنے اور اس کی بجائے سالانہ نیلام کے ذریعے فروخت کرنے کے طریق کار کو اختیار کرنے پر غور کر رہی ہے تاکہ حکومت کو زیادہ سے زیادہ نفع ہو -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پٹے دار ریت کے ٹرک کی من مانی قیمت وصول کرنے پر بھی کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہوئے -

(د) کیا حکومت نیلام کے ذریعے فی ٹرک کی قیمت مقرر کرنے پر غور کر رہی ہے تاکہ عوام بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - (الف) حکومت نے پاکستان مائینگ کنسیشن رولز مجریہ ۱۹۶۰ء جو کہ حکومت پنجاب کے اختیار کردہ قوانین ہیں کے تحت

ریت پتھر اور کوئلہ کیلئے پٹے دے رکھے ہیں - جہاں تک کنکریٹ کا تعلق ہے یہ سیمنٹ ریت اور بجری کا آمیزہ ہے - اس لحاظ سے کنکریٹ کی کان کنی کیلئے کوئی ٹھیکہ نہیں دیا گیا ہے -

(ب) ہاں - حکومت ان معدنی اشیاء کو منڈی کے نرخ کے مطابق رائلٹی وصول کرنے کی خاطر ریت اور بجری قسم کی معدنیات کو مذکورہ بالا طریقہ سے ٹھیکہ پر دینے کی بجائے سالانہ نیلام کرانے پر غور کر رہی ہے - دیگر تمام معدنیات بشمول کوئلہ کے بارے میں پاکستان مائینگ کنسیشن رولز مجریہ ۱۹۶۰ء کے تحت پٹے اور رائلٹی کی شرح کا موجودہ سلسلہ جاری رہے گا - موجودہ وقت میں ان رولز پر اس امر کے پیش نظر کہ انہیں حال کے حقائق سے آہنگ کیا جائے نظرثانی کی جا رہی ہے -

(ج) چونکہ ریت کی قیمتوں پر کوئی کنٹرول نہیں ہے - ٹھیکیدار صارفین کو کسی بھی نرخ پر ریت فروخت کر سکتے ہیں - حقیقتاً کھلی مارکیٹ میں جس نرخ پر ریت فروخت کرتے ہیں وہ رسد اور طلب کے قانون کے مطابق ہوتا ہے -

(د) پنجاب مائینر منرلز کنسیشن رولز کا مسودہ جو کہ زیر غور ہے اس کے تحت ضلعی سطح پر روڑی اور ریت کے سالانہ نیلام کی ضمانت بھی ملتی ہے - نیلام میں بولی دینے والوں میں نامناسب مقابلے کو روکنے اور ریت اور بجری کی قیمت کو ضرورت سے زیادہ بڑھنے سے روکنے کیلئے حکومت کو اختیار ہو گا کہ وہ نیلام سے پہلے ریت اور بجری کی زیادہ سے زیادہ قیمت فروخت مقرر کر دے -

---

پسماندہ علاقوں میں مواصلات کا جال بچھانے کی تجویز

*۴۴۱ - محترمہ سیدہ عابدہ حسین - کیا وزیر مواصلات تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت پسماندہ علاقوں تک مواصلات کا جال بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ ان علاقوں میں

صنعتی اور زرعی ترقی ہوسکے۔ اگر ایسا ہے تو تقریباً کس تاریخ تک عمل درآمد ہو سکے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) - جی ہاں - اس کا انحصار فنڈز کی دستیابی اور ترجیحات پر ہے محکمہ ہائی ویز کو تمام صوبوں کی اور خصوصاً کم ترقی یافتہ علاقوں کی ضروریات کا پورا پورا احساس ہے - تمام ضلعوں کی سڑکوں کی تفصیل جن کی محکمہ ہائی ویز مرمت دیکھ بھال کرتا منسلک کی گئی لسٹ میں دی گئی ہے بہر صورت ورکس پروگرام کا انحصار رقم کے حصول پر ہے -

گوشوارہ جس میں صوبہ پنجاب میں ضلع وار سڑکوں کی لمبائی درج ہے

نمبر شمار	ضلع	لمبائی
	راولپنڈی ڈویژن	
۱	ضلع کیمبلپور	۳۵۷۴۴۷
۲	ضلع راولپنڈی	۴۲۱۴۰۱
۳	ضلع جہلم	۲۶۵۶۲۵
۴	ضلع گجرات	۲۳۹۶۵۵
	لاہور ڈویژن	
۵	ضلع سیالکوٹ	۲۴۹۴۴
۶	ضلع گوجرانوالہ	۲۱۳۴۲۳
۷	ضلع شیخوپورہ	۲۴۸۴۵۸
۸	ضلع لاہور	۳۴۵۴۴۹

سرگودھا ڈویژن

۹	ضلع میانوالی	۳۷۴۶۶۳
۱۰	ضلع سرگودھا	۵۴۳۵۰۱
۱۱	ضلع جھنگ	۳۷۴۳۳۶۶
۱۲	ضلع لائلپور	۲۶۷۵۹۲

ملتان ڈویژن

۱۳	ضلع ساہیوال	۴۰۳۷۷۰
۱۴	ضلع ملتان	۴۲۸۵۸۵
۱۵	ضلع مظفر گڑھ	۳۸۰۵۳۳
۱۶	ضلع ڈیرہ غازی خان	۲۸۱۵۳۲

بہاولپور ڈویژن

۱۷	ضلع بہاولنگر	۲۳۹۵۶۶
۱۸	ضلع بہاولپور	۴۸۳۵۰۰
۱۹	ضلع رحیم یار خان	۳۰۹۵۶۵

میزان ۶۲۰۱۷۳۵۱ میل

صنعتوں کے لئے قرضہ کی سہولتیں

*۴۴۵ - محترمہ سیدہ عابدہ حسین — کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پسماندہ علاقہ جات کے لئے منظور شدہ صنعتوں کے لئے جن کے سلسلے میں لیٹر آف کریڈٹ کھولے جا چکے ہیں مشینری پہنچ چکی ہے اور حکومت اور پرائیویٹ بنکوں کی طرف سے قرضہ کی سہولتیں بھی دی گئی ہیں تو پروگرام کے مطابق ان صنعتوں کے کام شروع نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) — پاکستان

انڈسٹریل کریڈٹ اینڈ انوسٹمنٹ کارپوریشن اور ڈیولپمنٹ بنک آف پاکستان کی اطلاع کے مطابق صوبہ پنجاب میں پسماندہ علاقوں کے لئے صرف دو کارخانے منظور ہوئے ہیں - جن کے لئے لیٹر آف کریڈٹ کھل چکے ہیں مشینری پہنچ گئی ہے - اور قرضے کی سہولتیں بہم پہنچائی ہیں - لیکن جنہوں نے پروگرام کے مطابق کام نہیں شروع کیا - وہ کارخانے یہ ہیں :-

۱- جبیر کی ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ شاہ جیونہ

اس منصوبے کی منظوری ۷ مارچ ۱۹۷۰ء کو ہوئی تھی - لیٹرز آف کریڈٹ ۲۶ اپریل ۱۹۷۱ء اور ۸ نومبر ۱۹۷۱ء کے درمیان کھولے گئے - کچھ مشینری متعلقہ جگہ پر اور کراچی میں پہنچ چکی ہے - عمل درآمد میں کچھ دیر اس لئے ہوئی کہ اس منصوبے کی کفالت کرنے والوں نے آخری لمحہ میں کارخانے لگانے کی جگہ شاہ جیونہ سے قصبہ آٹھارہ ہزاری تبدیل کرنے کا فیصلہ کر لیا - زمین کا نیا پلاٹ حاصل کرنے کے لئے کچھ وقت درکار تھا جگہ تبدیل نہ ہونے کی صورت میں تو فیکٹری اکتوبر ۱۹۷۱ء میں کام شروع کر دیتی - اب امید ہے یہ نومبر ۱۹۷۲ء تک کام شروع کر دے گی -

۲ - شکر گنج شوگر ملز لمیٹڈ مگھیانہ

اس منصوبے کی منظوری ۸ فروری ۱۹۶۸ء کو دی گئی - اور لیٹرز آف کریڈٹ دسمبر ۱۹۶۹ء اور جنوری ۱۹۷۰ء کے درمیان کھولے گئے- فیکٹری کے لئے عماوتیں بنانے کا کام مارچ ۱۹۷۱ء میں شروع ہوا - تمام مشینری ستمبر ۱۹۷۰ء میں کراچی پہنچی - جسکا صرف ۷ سے ۱۰ فیصد حصہ متعلقہ مقام پر پہنچایا گیا - اور باقی ۹۰ سے ۹۳ فیصد حصہ ابھی تک کراچی میں پڑا ہوا ہے - منصوبے کی کفالت کرنے والے شدید مالی بحران سے دوچار ہیں - اور وہ اب پبلک کے ذریعہ اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - اس کے بعد وہ کراچی میں پڑی ہوئی مشینری چھڑائیں گے -

---

سڑکوں کی تعمیر پر اخراجات

*۴۴۷ **محترمہ سیدہ عابدہ حسین** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آئندہ سال کے دوران مجوزہ اخراجات کے ساتھ صوبہ کی پانچ ڈویژنوں میں سے ہر ڈویژن کے کون سے علاقے کو سڑک کی تعمیر کے سلسلے میں کسی حد تک فوقیت دی جا رہی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال ۷۳-۱۹۷۲ء کی تیاری کی زیادہ اہمیت اس لئے تھی کہ زیر تعمیر سکیموں کو جلد از جلد اختتام پذیر کیا جا سکے تا کہ پروگرام پر ایک بڑا حصہ سال رواں میں ختم ہو سکے موجودہ شاہراہی نظام میں ٹریفک میں حیرت انگیز طور پر اضافہ ہوا ہے - جو کہ اندورنی بڑے نظام کی بحالی کے لئے فوری طور پر توجہ طلب ہے - اسی لئے مغربی پاکستان ہائی وے مظفر گڑھ سے پنجند - رحیم یار خاں ریتی - جی - ٹی روڈ پر لاہور سے راولپنڈی اٹک شیخوپورہ پنڈی بھٹیاں چنیوٹ روڈ ملتان وہاڑی بوریوالہ چیچاوطنی روڈ میانوالی مظفر گڑھ روڈ جھنگ کبیروالہ روڈ کرم داد قریشی ڈیرہ دین پناہ روڈ گجرات منڈی بہاؤالدین سرگودھا روڈ بہاولپور چنی گوتھ روڈ کو کشادہ اور مضبوط کرنے پر زیادہ زور دیا جاتا رہا ہے -

دریائے چناب پر دو بڑے پل زیر تعمیر ہیں مظفر گڑھ کے نزدیک شیر شاہ پل پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تعاون سے بنایا جا رہا ہے - اور دوسرے پل کی تعمیر جی ٹی روڈ پر وزیر آباد کے نزدیک شروع ہو چکی ہے -

انڈس ہائی وے ڈیرہ اسماعیل خان ڈیرہ غازی خان کشمور زیر تعمیر ہے - وزارت مواصلات پاکستان تعمیری خلا کو پر کرنے کے لئے ایک کروڑ پینتیس لاکھ روپے مختص کرنے کے لئے غورو خوض کر رہی ہے -

ٹرانسپورٹ اور کمیونی کیشن سیکٹر کے لئے نئے سالانہ ترقیاتی منصوبوں کی مجموعی رقم ۹۰۰ لاکھ ہے - مختلف سول ڈویژنوں میں بجٹ کی تقسیم مندرجہ ذیل ہے -

سول ڈویژنوں کے نام	بجٹ (لاکھوں میں)	فی صد
۱ - بہاول پور سول ڈویژن	۱۷۲٫۰۰	۱۸٫۱
۲ - ملتان سول ڈویژن	۱۸۸٫۰۰	۱۹٫۹
۳ - سرگودھا سول ڈویژن	۹۳٫۳۷	۹٫۹
۴ - لاہور سول ڈویژن	۲۲۵٫۷۰	۲۳٫۸
۵ - راولپنڈی سول ڈویژن	۲۲۹٫۰۰	۲۳٫۹
۶ - صوبہ پنجاب	۴۲٫۰۰	۴٫۴
میزان	۹۰۰٫۰۰	۱۰۰٫۰۰

دفتری اوقات کے دوران سواریوں کے اژدھام کے باعث خصوصی بسیں چلانے کے لئے انتظامات کرنا

*۴۵۲ - علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صبح ۶ اور ۷ بجے کے درمیان روٹ نمبر ۲۸ پر وحدت کالونی تا ریلوے سٹیشن براستہ چیرنگ کراس صرف ایک اسپیشل بس چلائی جاتی ہے -

(ب) آیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ ٹرانسپورٹ کی سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے وحدت کالونی اور ارد گرد کے علاقوں میں رہائش پذیر سرکاری ملازمین کو اپنے دفاتر میں وقت پر پہنچنے کے لئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے -

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صبح ۶ اور ۷ بجے کے درمیان مذکورہ روٹ پر مزید بسیں چلانے کی مصلحت پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - تا کہ مذکورہ ملازمین مقررہ وقت پر اپنے دفاتر میں پہنچ سکیں ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (مسٹر میاں محمد افضل وٹو) - (الف) جی ہاں - اس کے علاوہ ایک سنگل بس تمام دن وحدت کالونی سے ریلوے سٹیشن روٹ نمبر ۲۷ - اے ساڑھے پانچ بجے صبح سے رات دس بجے تک چل رہی ہے -

(ب) جی ہاں -

(ج) سنگل بس متذکرہ (الف) کی بجائے ڈبل ڈیکر بس چلائی جا رہی ہے - جو کہ دوگنے مسافروں کو لے جایا کرے گی -

---

ملتان میں بس اسٹینڈ

*۴۵۳ - چوہدری علی بہادر خان — کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ملتان کی تقریباً ایک درجن ٹرانسپورٹ کمپنیوں نے جی - ٹی - ایس کے اڈہ کے بالمقابل

اور اس سے ملحقہ چوک ڈیرہ اڈا پر اپنے بس سٹینڈ بنا لئے ہیں - اگر ایسا ہے تو کس ہیئت حاکمہ کی اجازت سے یہ اڈے بنائے گئے ہیں اور انہیں اجازت دینے کی وجوہ کیا ہیں حالانکہ یہ امر قواعد ٹریفک کے سراسر منافی ہے -

(ب) وہ ذمہ دار اتھارٹی کون ہے جس کی وجہ سے جی - ٹی - ایس ملتان کو پرائیویٹ اڈے بنائے جانے کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) — (الف) گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس ملتان اور اس کے ملحقہ علاقہ چوک ڈیرہ اڈا کے بالمقابل پرائیویٹ ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے چار غیر منظور شدہ بس سٹینڈ موجود ہیں کیونکہ ابھی تک جنرل بس سٹینڈ کا بندوبست نہیں ہو سکا ہے -

(ب) جیسا کہ اوپر (الف) میں وضاحت کی گئی ہے یہ تمام بس اسٹینڈ غیر قانونی اور غیر منظور شدہ ہیں - پولیس متعدد بار چالان کر چکی ہے - ابھی تک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کوئی ایسی جگہ تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں جہاں جنرل بس اسٹینڈ تعمیر کرایا جا سکے - دفعہ ۸۰ موٹر وھیکلز آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۵ء اور رول ۲۰۳ موٹر وھیکلز رولز کے تحت بس اسٹینڈ کی منظوری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی لوکل اتھارٹی کی رائے حاصل کرنے کے بعد دیتی ہے - لیکن کوشش کے باوجود ابھی جگہ کا تعین نہیں ہو سکا ہے -

ملتان میں سڑکوں کے کنارے موٹر گاڑی کھڑی کرنے کی ممانعت

*۴۵۴ - **چوہدری علی بہادر خان** — کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ملتان کے ٹرانسپورٹرز بس اسٹینڈ جسے چونگی نمبر ۱۴ کا بس اسٹینڈ کہا جاتا ہے کے باوجود سڑک کے ساتھ ساتھ گاڑیاں کھڑی کرتے ہیں - اگر ایسا ہے تو حکومت اس معاملہ میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) — یہ حقیقت ہے کہ پرائیویٹ ٹرانسپورٹ آپریٹرز اپنی بسیں مخصوص جگہ واقع چونگی نمبر ۱۴

بس اسٹینڈ کی بجائے لب سڑک کھڑی کرتے ھیں - اس طرح سے جو بھی ٹریفک قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ھوتے ھیں لوکل پولیس ملتان انکے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتی ہے -

---

ملتان میں بس کی سواریوں کیلئے انتظار گاھیں

*۴۵۵ - چوھدری علی بہادر خان — کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سوائے جی-ٹی-ایس کے ملتان میں کسی دوسرے بس اسٹینڈ پر مسافروں کیلئے انتظار گاھیں اور دوسری عام سہولتیں مثلاً شیڈز وغیرہ جن سے موسم گرما کی جھلسا دینے والی گرمی سے بچایا جا سکے - مہیا نہیں کی گئیں - اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ھیں - نیز حکومت اس معاملہ میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) — یہ حقیقت ہے کہ ماسوائے گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس ملتان میں کسی دیگر بس اسٹینڈ پر انتظار گاھیں برائے مسافران اور دیگر ضروری سہولتیں جو کہ ایک بس اسٹینڈ پر موجود ھونی چاھئیں دستیاب نہیں ھیں انکی وجہ یہ ہے کہ ملتان میں موجود بس سٹینڈ جو کہ پرائیویٹ ٹرانسپورٹرز چلا رہے ھیں تمام نامناسب اور گنجان آباد جگہوں پر واقع ھیں - اسی وجہ سے آر - ٹی - اے - ملتان نے موجود جگہوں کو بطور اسٹینڈ استعمال کرنے کی کوئی منظوری نہیں دی - میونسپل کمیٹی ملتان نے ایک جنرل بس سٹینڈ بنانے کی سکیم وضع کی ہے جونہی یہ اسٹینڈ پایہ تکمیل کو پہنچ جائیگا اور کام کرنا شروع کردے گا پرائیویٹ بسوں کے تمام اڈے جو کہ بغیر منظوری کے کام کر رہے ھیں میونسپل کمیٹی کے لئے تعمیر شدہ جنرل بس اسٹینڈ پر منتقل کر دیئے جائینگے - میونسپل بس اسٹینڈ پر تمام سہولتیں برائے مسافران و دیگر عملہ ملازمین ٹرانسپورٹ دستیاب ھونگی -

---

حافظ آباد کسوکے - اجنبیاں والا شیخوپورہ سڑک تعمیر کا منصوبہ

*۴۸۳ مسٹر فدا حسین — کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت کے زیر غور حافظ آباد - کسو کے - اجنبیاوالا - شیخوپورہ روڈ کو پختہ کرنے کی تجویز ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) — حافظ آباد اور شیخوپورہ براستہ کاسو کی ملانے والی سڑک ڈسٹرکٹ کونسل کی تحویل میں ہے - اس لئے فی الحال اس کو پکا کرنے کی کوئی سکیم ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے زیر غور نہیں ہے -

---

حافظ آباد کسوکے - اجنیاں والا - شیخوپورہ سڑک

*۴۸۴ - مسٹر فدا حسین - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل حافظ آباد کے باشندوں نے بار بار یہ مطالبہ کیا ہے کہ حافظ آباد کسوکے - اجنیاں والا - شیخوپورہ روڈ کو اب بھی پختہ کردیا جائے اگر ایسا ہی تو اب تک اس طرف توجہ مبذول نہ کرنے کی وجہ کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) — جی نہیں - یہ مطالبہ اسی دفعہ نوٹس میں آیا ہے -

---

تھانہ چونترہ روات اور راولپنڈی تا بسالی جابر مری سڑک کی تعمیر

*۵۰۴ - چوہدری محمد اسلم خان - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تھانہ چونترہ روات جسکی آبادی ۲ لاکھ ہے - پسماندہ علاقہ ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ علاقہ میں ذرائع مواصلات نہ ہونے کے برابر ہیں اور راولپنڈی سے جہاں چکری تک ۲۹ میل لمبی سڑک ہے جسکو پختہ کرنے کی منظوری ۱۹۵۲ء کے میزانیہ اجلاس میں دی گئی تھی میں سے ابھی تک صرف ۱۴ میل سڑک تعمیر کی گئی ہے - اگر ایسا ہو تو ساری سڑک کو پختہ نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ راولپنڈی سے ۱۴ میل کچی سڑک براستہ جوڑیاں تھانہ چونترہ ، گیلاں خان اور راولپنڈی سے بسالی جابر مری چھ میل کچی ہے - اگر ایسا ہو تو کیا حکومت اسے پکا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)۔(الف) جی ہاں۔
(ب) جی ہاں۔ راولپنڈی چکری روڈ کو پختہ کرنے کا جو منصوبہ حکومت نے منظور کیا تھا ۔ اس کے مطابق سڑک صرف چاہان تک تعمیر ہونا تھی ۔ اس لئے چاہان سے آگے پختہ سڑک تعمیر نہ ہو سکی ۔
(ج) جی ہاں ۔ ان سڑکوں کو پختہ کرنے کی فی الحال کوئی سکیم نہیں ہے ۔

ضلع راولپنڈی میں چھوٹی صنعتوں کا قیام

***۵۰۵ ۔ چوہدری محمد اسلم خان ۔** کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیا فرمائیں گے کہ آیا حکومت تحصیل گوجر خان میں تھانہ چونترہ اور اس سے ملحقہ علاقہ میں چھوٹی صنعتیں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاکہ یہاں سے پسماندگی کو ختم کیا جا سکے ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی)۔حکومت خود صوبے کے کسی علاقے میں صنعتیں قائم نہیں کرتی ۔ تاہم مجوزہ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نجی شعبے کو چھوٹی صنعتوں کے قیام کے لئے ان کے مناسب منصوبوں کی تیاری میں تعاون اور مدد دے گی ۔ پولیس اسٹیشن چونترہ اور تحصیل گوجر خاں میں ملحقہ علاقہ میں ضروری صنعتی بنیاد قائم کرنے کی غرض سے مقامی لوگ نئی صنعتیں لگانے میں بخوشی شامل ہوسکتے ہیں ۔

چوبرجی گارڈن اسٹیٹ میں ناقص ٹیوب ویل کی تنصیب

***۵۰۶ ۔ میاں خورشید انور** — کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —
(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ دو سال قبل چوبرجی گارڈن اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور میں رہنے والے لوگوں کو پانی کی فراہمی میں کمی کو دور کرنے کے لئے ایک مزید ٹیوب ویل نصب کیا گیا تھا ۔ جس میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے اور اس سے کالونی میں جو پانی فراہم کیا جا رہا ہے وہ سیاہی مائل اور بدبودار ہے اور اس میں مٹی اور ریت کی آمیزش ہوتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اس ٹیوب ویل کی تنصیب کا کام پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی پبلک ہیلتھ کے مقرر کردہ معیار کے مطابق نہیں ہوا تھا ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۲۰۶۱

(ب) آیا یہ واقعہ ہے کہ متذکرہ ٹیوب ویل کی تنصیب کے کام کے سلسلے میں اس کے بور ہول میں ایم - ایس بلائینڈ پائپوں کی شیٹ ویلڈڈ پائپ استعمال کئے گئے تھے جس کی وجہ سے وہ تہ سے پھٹ گیا ہے -

(ج) آیا یہ واقعہ ہے کہ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کی ڈسپنسری کے انچارج ڈاکٹر نے چیف انجینئر کو تحریری شکایت ارسال کی تھی کہ مذکورہ ٹیوب ویل سے جو پانی فراہم کیا جارہا ہے وہ کالونی کے باشندوں کی صحت کے لئے مضر ہے اور اگر اس کی فراہمی جاری رہی تو مذکورہ کالونی میں ہیضہ جیسی خطرناک وبا پھیل جائے گی -

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس ٹیوب ویل کی تنصیب میں اچھا میٹریل استعمال نہ کرنے کے ذمہ‌دار افسران کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز مذکورہ کالونی کے باشندوں کو پینے کے لئے اچھا پانی کب تک فراہم کیا جائے گا؟

وزیر مواصلات تعمیرات - (میاں افتخار احمد تاری) -

(الف) - جی ہاں ٹیوب ویل مارچ ۱۹۷۲ء تک ٹھیک کام کرتا رہا - لیکن بعد میں فلٹر کے ارد گرد نمکین ذرات نمودار ہونے سے پانی کھارا ہو گیا - جس کے بعد اس ٹیوب ویل کے پانی کو صرف آبپاشی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے - ٹیوب ویل کو محکمانہ معیار کے مطابق لگایا گیا تھا -

(ب) جی ہاں - لوہے کی چادر کا ویلڈنگ کیا ہوا پائپ استعمال کیا گیا تھا - تہہ میں بلائینڈ پائپ نہیں بلکہ فلٹر لگا ہوا ہے پانی کے کھارا ہونے کی وجوہات کی مزید تحقیق کی جا رہی ہے -

(ج) جی ہاں - لیکن جیسا کہ مندرجہ بالا (الف) میں بیان کیا گیا ہے - اس ٹیوب ویل کے پانی کو انسانی استعمال کے لئے نہیں بلکہ آبپاشی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے -

(د) ٹیوب ویل محکمانہ معیار کے مطابق لگایا گیا تھا تاہم پانی کے کھارا ہونے کی وجوہات کی مزید تحقیق کی جا رہی ہے - میکنوں کو پہلے ہی اچھا پانی مہیا کیا جا رہا ہے -

ضلع بہاولپور میں منڈی یزمان احمد پور سڑک کی تعمیر

*۵۱۲ - چوہدری شبیر حسین چیمہ - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا منڈی یزمان احمد پور سڑک کو پختہ کرنے کے متعلق کوئی سکیم حکومت کے زیر غور ہے - اگر ایسا ہے تو تقریباً کس تاریخ تک متذکرہ سڑک کو پختہ بنانے کا کام شروع کیا جائے گا اور اگر ایسا نہ ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) — سر دست ایسی کوئی سکیم زیر غور نہیں ، فورٹ عباس یزمان - بہاولپور روڈ جو زیر تعمیر ہے اس کی تکمیل کے بعد ہی یزمان سے احمد پور سڑک کی تعمیر کا کام ہاتھ میں لیا جائیگا -

---

ضلع بہاولپور میں منڈی یزمان میں شکر سازی کے کارخانے کا قیام

*۵۱۷ - چوہدری شبیر حسین چیمہ - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت منڈی یزمان میں شکر سازی کا کارخانہ قائم کرنے کی سکیم پر غور کر رہی ہے اگر ایسا ہے تو کتنے عرصہ تک اس منصوبہ پر عمل درآمد شروع ہو گا اور مکمل ہو گا ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) — ایسی کوئی سکیم صوبائی حکومت کے زیر غور نہیں -

---

گل محمد اسسٹنٹ ٹریفک مینجر کا ملازمت سے سبکدوش کیا جانا

*۵۲۳ - چوہدری محمد اکرم چیمہ — کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے چیئرمین آر-ٹی-سی نے جناب گل محمد اسسٹنٹ ٹریفک مینجر کو ملازمت سے سبکدوش کر دیا -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنجاب کی عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۷۲ء میں مذکورہ احکامات کو کالعدم قرار دیدیا ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) — (الف) جی ہاں ۔ چیئرمین ویسٹ پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن نے مورخہ ۱۷ جون ۱۹۶۶ء کو مسٹر گل محمد کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا تھا ۔

(ب) جی ہاں ۔ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن نے ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں سپیشل اپیل کی درخواست دائر کی تھی اور سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے حکم کی تعمیل مورخہ ۵ جولائی ۱۹۷۲ء کو تا فیصلہ درخواست روک دی ہے ۔

گجرات بھمبر سڑک پر بھمبڑ نالہ پر پل کی تعمیر

*۵۲۹ - **چوہدری امان اللہ لک** — کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ بھمبر گجرات سڑک پر واقع بھمبر نالہ کے اوپر ابھی تک پل تعمیر نہیں کیا گیا ۔ جس کی وجہ سے موسم برسات میں یہ سڑک ناقابل گزر ہو جاتی ہے اگر ایسا ہو تو کیا حکومت آئندہ مالی سال کے دوران یہ پل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) — فی الحال گجرات بھمبر روڈ پر کسی پل کا وجود نہیں ہے ۔ بھمبرنالہ کا پل بڑی سکیم کھاریاں جلال پور روڈ کی تعمیر میں شامل ہے ۔ جسکی تعمیر کا کام جاری ہے جو تقریباً ایک سال یا زائد عرصہ میں مکمل ہو جائے گی اور پھر گجرات بھمبر روڈ کی ٹریفک اس پل کی طرف موڑی جائے گی ۔ اس طرح ٹریفک کی رکاوٹ کا مسئلہ حل ہو جائے گا ۔

ضلع ملتان میں کبیر والا اور راشدہ کوٹ میلہ رام کو ملانے والی سڑک کی تعمیر

*۵۳۵ - **حافظ علی اسد اللہ** — کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا حکومت کے زیر غور ایسی کوئی سکیم ہے کہ ضلع ملتان میں کبیروالا اور راشدہ (کوٹ میلہ رام) کو ملانے کے لئے ایک پختہ سڑک تعمیر کی جائے ۔

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سکیم پر اندازاً کب تک عمل درآمد کر دیا جائے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) —
(الف) جی نہیں -
(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

صنعتی منصوبہ جات

*۵۳۵ (الف) **حافظ علی اسد اللہ** — کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) موضعات مولا پور ، تحصیل کبیروالا اور مخدوم والا تحصیل لودھراں ضلع ملتان کی یونین کونسلوں کے لئے جو مختلف صنعتی منصوبے منظور کئے گئے تھے ان پر اندازاً کب تک عمل درآمد کیا جائے گا -

(ب) اگر متذکرہ بالا منصوبوں پر عمل درآمد نہ کرنا مطلوب ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) — (الف) پراجیکٹ کی منظوری دینے والے با اختیار اداروں مثلاً پاکستان انڈسٹریل کریڈٹ اینڈ انویسٹمنٹ ، کارپوریشن - انڈسٹریل ڈیویلپمنٹ بنک آف پاکستان اور سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی اطلاع کے مطابق ایسا کوئی کیس نہیں ہے - جہاں ایک صنعتی پراجیکٹ ان یونین کونسلوں کے رقبوں میں قائم کرنے کے لئے منظور ہوا ہو اور اس کی تکمیل نہ کی گئی ہو -

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

پنجاب کے پانچ ڈویژنوں میں صنعتوں پر خرچ کئے جانے والی رقوم

*۵۳۷ - **میاں منظور احمد موہل** — کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) پنجاب کے پانچ ڈویژنوں میں ۱۹۶۱ء سے ۱۹۷۰ء کے درمیانی عرصہ میں صنعت پر ضلع وار کتنی رقم خرچ کی گئی نیز ہر ڈویژن میں خرچ کی جانے والی رقم کتنی ہے -

(ب) حکومت اس سال راولپنڈی، لاہور، سرگودھا، ملتان اور بہاول پور ڈویژنوں میں صنعت پر کتنی رقم خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ج) مذکورہ ہر ڈویژن میں صنعتوں کی تعداد کتنی ہے اور اس ضمن میں ان ڈویژنوں کا آپس میں فیصد تناسب کیا ہے -

(د) اگر بہاول پور ڈویژن کا ضمنی تناسب سب سے کم ہے تو کیا حکومت اس ڈویژن کو دوسرے ڈویژن کے برابر لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو مذکورہ مقصد کے لئے کتنا وقت لگے گا ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) — (الف) کل فنڈز کے اعداد و شمار (سرکاری اور نجی) جو کہ صوبہ کی پانچوں ڈویژنوں میں صنعت پر ۱۹۶۱ء سے ۱۹۷۰ء تک خرچ کئے گئے - سر دست دستیاب نہیں ہیں - تاہم پنجاب کی ہر ڈویژن میں سرمایہ کاری کے تیس جون ۱۹۷۰ء تک ان صنعتوں پر جن کا اثاثہ ساٹھ ہزار روپے سے زیادہ ہے کے اعداد و شمار دستیاب ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں —

نمبر شمار	نام ڈویژن	سرمایہ کاری (روپے ۰۰۰)	میزان کا فیصد
(۱)	سرگودھا	۹۱,۱۴,۹۹	۲۵٫۵
(۲)	راولپنڈی	۵۹,۱۲,۰۳	۱۶٫۵
(۳)	لاہور	۱,۲۴,۷۸,۸۲	۳۴٫۶
(۴)	ملتان	۶۹,۱۱,۶۴	۱۹٫۳
(۵)	بہاول پور	۱۵,۴۶,۹۶	۴٫۲
		۳,۵۹,۶۴,۴۴	۱۰۰٫۰۰

(ب) سرگودھا ڈویژن میں سات لاکھ اور راولپنڈی ڈویژن میں ۲۶۹۰ لاکھ روپے صوبائی حکومت کے خرچ کا باقی حصہ غیر متعینہ ہے - کیونکہ اس کا تعلق ان منصوبوں سے ہے جو کہ مجموعی طور پر صوبے کی سروس کے لئے ہیں - اور جن کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا اثر صرف اسی ڈویژن میں ہو جس میں وقوع پذیر ہوں - مذکورہ بالا کے علاوہ آٹھ سو ساٹھ لاکھ روپے ویسٹ پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے ذریعہ سے خرچ کئے جائیں گے جس میں سے سات سو سینتالیس لاکھ روپے اور اکیاسی لاکھ روپے بالترتیب راولپنڈی اور ملتان ڈویژنوں پر خرچ کئے جائیں گے - صوبے میں ۳۶ لاکھ روپے کی غیرمتعینہ رقم صنعتی اور معدنی ترقی پر خرچ کی جائیگی -

(ج)

ڈویژن کا نام	جون ۱۹۷۲ء تک قائم کی جانے والی (متعینہ اثاثہ کی ۶۰,۰۰۰ روپے سے زائد) یونٹوں کی تسلیم شدہ تعداد -	میزان کا فیصد
۱ - راولپنڈی	۲۹۵	۹۶۹
۲ - سرگودھا	۴۳۵	۱۴۶۶
۳ - لاہور	۱۷۵۷	۵۹۶۰
۴ - ملتان	۳۷۳	۱۲۶۵
۵ - بہاولپور	۱۲۱	۴۶۵
میزان	۲۹۸۱	۱۰۰

(د) حکومت صرف نجی شعبہ کی طرف سے کترانے کی صورت میں پبلک سیکٹر میں منصوبوں پر عمل درآمد کرتی ہے - ایسے منصوبے جو کہ زیادہ وقت طلب اور کم زود منافع والے اور اہم اور قومی اہمیت کے حامل ہوں - حکومت نے پرائیویٹ شعبہ کے لئے چوتھے پانچ سالہ منصوبے کے دوران نجی سرمایہ کاری کی راہنمائی کے لئے صنعتی سرمایہ کاری کا ایک شیڈول جاری کیا ہے - کسی بھی مخصوص علاقہ سے کوئی مخصوص منصوبے منسلک نہیں کئے گئے - تاہم

حکومت کی طرف سے بعض پسماندہ علاقوں کے لئے کچھ محرکات اور ترقیات مثلاً رعایتی درآمدی ڈیوٹی وغیرہ دی گئی ہیں - اگرچہ صنعتی یونٹ کے قیام کی منظوری صوبائی حکومت کی طرف سے دی جاتی ہے - بہر حال اس میں کسی حد تک حکومت کی عائد کردہ پابندیوں کے دائرہ میں رہ کر سرمایہ کار کا انتخاب بھی شامل ہوتا ہے -

---

پنجاب میں پختہ سڑکوں کی لمبائی

*۵۳۸- میاں منظور احمد موہل - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) پنجاب کے ہر ڈویژن میں پختہ سڑکوں کی لمبائی کل کتنے میل ہے -

(ب) اگر بہاول پور ڈویژن میں دیگر ڈویژنوں کی نسبت پختہ سڑکوں کی لمبائی کم ہے تو کیا حکومت بہاولپور ڈویژن میں پختہ سڑکوں کی لمبائی میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ج) اس سال کے دوران بہاول پور ڈویژن میں کتنے میل سڑکیں پختہ کی جائیں گی - اور ان علاقوں کے کیا نام ہیں - جہاں ان سڑکوں کی تعمیر کی منظوری دی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)-

(الف) (۱) راولپنڈی ڈویژن — ۱۲۷۳۰۸۵ میل

(۲) لاہور ڈویژن — ۱۰۵۶۰۷۳ میل

(۳) سرگودھا ڈویژن — ۱۵۶۰۰۰۲۶ میل

(۴) ملتان ڈویژن — ۱۳۹۳۰۳۲۵ میل

(۵) بہاولپور ڈویژن — ۸۳۲۰۳۱ میل

(ب) جی ہاں -

(ج) ۷۲-۱۹۷۱ء -

(۱) بہاولپور ڈسٹرکٹ — ۱۲۰۲۵ میل

(۲) بہاولنگر ڈسٹرکٹ — ۱۱۰۱۰ میل

(۳) رحیم یار خان ڈسٹرکٹ — ۱۰۰۳۰ میل

کل میزان — ۳۸۰۶۵ میل

بہاولپور میں ڈپٹی چیف انجینئر ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے دفتر کی منتقلی

*۵۵۳ - چودھری شہید حسین چیمہ - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بہاولپور میں ڈپٹی چیف انجینئر ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کا دفتر کسی دوسری جگہ تبدیل کیا جا رہا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس جگہ کا نام جہاں یہ منتقل کیا جا رہا ہے کیا ہے - نیز مجوزہ منتقلی کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) -

(الف) جی نہیں -

(ب) کہیں بھی نہیں -

ضلع ملتان میں سڑکوں کی پختہ تعمیر

*۵۶۴ - قاضی محمد اسماعیل جاوید کیا وزیر مواصلات اور تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا مندرجہ ذیل ہر سڑک کے بالمقابل جتنے میل لکھے گئے ہیں - اتنے میل ہر سڑک ابھی تک غیر پختہ ہے -

(اول) میلسی - ذوڈان براستہ کرم پور —— ۱۷ میل

(دوم) میلسی - وہاڑی براستہ کرم پور —— ۸ میل

(سوم) میلسی - کہروڑ پکہ —— ۱۵ میل

(چہارم) میلسی - جالا جیم براستہ آرائیں —— ۵ میل

(پنجم) میلسی - خانپور —— ۲ میل

(ششم) اشرت شاہ - فتح پور جالا جیم میں —— ۷ میل

اور آیا حکومت انہیں پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ، اگر ایسا ہے تو یہ کام ترقیاتی منصوبہ میں شامل ہے اور اندازاً کتنے وقت میں متذکرہ سڑکوں کی پختگی کا کام مکمل ہو جائے گا -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ میلسی تحصیل کا انحصار بنیادی طور پر زراعت پر ہے اور مہندی ، گندم ، جوار ، کھجور ، تمباکو

اور روئی کی فصلیں کثرت سے بوئی جاتی ہیں۔ اگر ایسا ہے تو اس تحصیل کو ماضی میں، زرائع مواصلات کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں مسلسل نظرانداز کئے رکھنے کی وجوہ کیا ہیں جہاں تک اس علاقہ میں سڑکوں کے ۴٫۵ اور ۳ میل لمبائی کے صرف تین ٹکڑے پختہ کئے گئے ہیں اگر ایسا ہے تو اندازاً کتنا وقت حکومت کو ان سڑکوں کو پختہ بنانے کے لئے درکار ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد قاری) -

(الف) یہ سڑکیں ڈسٹرکٹ کونسل کی زیر نگرانی ہیں - یہ چھوٹی سڑکیں ہیں - سردست کسی روڈ کو پختہ کرنے کی کوئی سکیم ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے زیر غور نہیں ہے -

(ب) اول - جی ہاں - لیکن نئی سڑکوں کی تعمیر کا انحصار اس کے اقتصادی جواز اور رقوم کی فراہمی پر ہے - اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ کونسل اپنی موجودہ کچی سڑکوں کو بھی پختہ کرنے کی ذمہ دار ہے -

(دوم) اس وقت میلسی براستہ ٹبہ سلطان ملتان سے ملحقہ ہے - جو ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کی زیر نگرانی ہے -

---

بہاولپور سیکرٹریٹ کے محکمہ تعمیرات عامہ کے ایک ملازم کی تنخواہ کا تعین

***۵۸۴ - سید تابش الوری**—کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بہاولپور سیکرٹریٹ کے محکمہ تعمیرات عامہ کے ایک ملازم جناب مرید حسین کی تنخواہ کے تعین کے بارے میں مذکورہ محکمے نے اے جی پنجاب کو ایک کیس بحوالہ اپنی چٹھی نمبری ۲ کیش ۱۹۷۰-۷۱ بھیجا تھا -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اے جی کے دفتر میں مذکورہ کیس گذشتہ سات سال سے غیر فیصل شدہ پڑا ہے جب کہ مذکورہ اہلکار کو ۲۰ ستمبر ۱۹۶۸ء سے ریٹائر کر دیا گیا ہے -

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ اہلکار کے کیس کے علاوہ بہاولپور سیکرٹریٹ کے محکمہ تعمیرات عامہ کے اسی نوعیت کے تمام کیسوں کا بہت عرصہ پہلے تصفیہ کیا جا چکا ہے -

(د) اگر محولہ بالا (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو اس ضمن میں جناب مرید حسین سے اغماض برتنے کی وجوہ کیا ہیں اور آیا حکومت اس سلسلے میں جلد فیصلہ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) — (الف) جی ہاں یہ درست ہے -

(ب) یہ درست نہیں کہ کیس اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر میں عرصہ سات سال سے التوا میں پڑا ہوا ہے - یہ کیس مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۷۱ء کو اکاؤنٹنٹ جنرل کو بھیجا گیا تھا - جو اس کے اعتراضات کے ساتھ واپس آ گیا تھا یہ کیس دوبارہ اعتراضات دور کرنے کے بعد واپس بھیجا جا چکا ہے - متعلقہ اہلکار مورخہ ۲۰-۹-۶۸ سے ریٹائر ہو چکا ہے اور نان سیکرٹریٹ اسکیل میں پنشن لے رہا ہے -

(ج) مسٹر مرید حسین کے علاوہ صرف ایک کیس مسٹر شوکت علی کا ہے - جسکی مناسب پیروی کی جا رہی ہے -

(د) اسکے لئے (ب) اور (ج) ملاحظہ ہو -

بہاولپور ڈویژن کے لئے صنعتی منصوبے

*۵۸۳- **سید ثابش الوری** — کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) ۱۹۵۵ء سے لیکر ۱۹۷۲ء تک بہاولپور ڈویژن کے لئے کتنے صنعتی منصوبے منظور کئے گئے نیز ان میں سے —

(اول) کتنوں پر فی الحقیقت عملدرآمد ہوا -

(دوم) جن پر عمل نہ کیا گیا ہو -

(سوم) جن کو صوبے کے دوسرے علاقوں میں منتقل کر دیا گیا -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صادق آباد ٹیکسٹائل مل کے بارے میں دراصل یہ منظور ہوا تھا کہ یہ صادق آباد میں قائم کی جائے گی لیکن اسی نام کے ساتھ یہ اب ملتان میں قائم ہے۔ اگر ایسا ہی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) — (الف) ۱۹۵۵ء تا ۱۹۷۲ء -

(۱) منظور شدہ سکیموں کی تعداد	۱۱۱
(۲) صحیح طور پر عملدرآمد ہونے والی سکیموں کی تعداد -	۴۸
(۳) عملدرآمد نہ ہونے والی سکیموں کی تعداد	۵۷
(۴) صوبہ میں دوسرے علاقوں کو منتقل کردہ سکیموں کی تعداد -	۶

(ب) ہاں -

صادق آباد میں مجوزہ کارخانے کیلئے زمین کا پلاٹ دستیاب نہ ہونے اور بجلی کی کمی کی بناء پر حکومت نے پارٹی کی درخواست کے تحت بہاولپور سے ملتان کارخانے کی منتقلی کی اجازت دی تھی -

---

اوورسیروں کی پی ایس ای دوم درجہ پر ترقی

*۵۹۳- ڈاکٹر محمد صادق ملہی- کیا وزیر مواصلات اور تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) ۱۳-۱۰-۵۵ء کے بعد کتنے اوورسیرز کو پی - ایس - ای - دوم اور ازاں بعد پی - ایس - سی درجہ اول پر ترقی دی گئی -

(ب) او - ای - ایس - سے پی - سی - ایس - دوم پر ترقی پانے والے ان افسروں کی تعداد کیا ہے جنکو بحیثیت ایگزیکٹو انجینئر پر کام کرنے کے لئے ترقی دی گئی - اگر ایسی کوئی ترقی نہیں دی گئی تو اس کی وجوہ کیا ہیں -

(ج) او - ای - ایس سے پی سی ایس دوم پر ترقی پانے والے ان افسروں کی تعداد کیا ہے جنکو قواعد پی - ایس - سی درجہ دوم بابت ۱۹۶۷ء کے نفاذ کے بعد درجہ اول آسامیوں پر یا بحیثیت ایگزیکٹو انجینئر پر ترقی دی گئی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)

(الف) نو (۹) -

(ب) پانچ (۵) -

(ج) جی نہیں -

تحصیل مری میں صنعتوں کا قیام

*۶۰۱ - **مسٹر محمد حنیف خان** - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل مری صنعتی ترقی کے لحاظ سے ضلع راولپنڈی کا ایک پسماندہ علاقہ ہے اور اس وقت اس علاقے میں کسی قسم کے چھوٹے یا بڑے پیمانے کے صنعتی یونٹ موجود نہیں ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اگر متذکرہ علاقے میں کوئی صنعت قائم کر دی جائے تو اس سے نہ صرف اس پسماندہ اور غیر ترقی یافتہ علاقے کے عوام کا معیار زندگی بلند ہو گا بلکہ اس علاقے کے بہت سے باشندوں کے لئے روزگار کے مواقع فراہم ہو جائیں گے -

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو آیا آئندہ مالی سال کے دوران متذکرہ تحصیل میں چھوٹے بڑے صنعتی یونٹ قائم کرنے کی کوئی اسکیم صوبائی حکومت کے زیر غور ہے - اگر ایسا ہے تو اس کی تفصیل کیا ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

(د) آیا حکومت آئندہ مالی سال کے صوبائی بجٹ میں مری کے علاقے میں ٹیکنیکل ٹریننگ کے ادارے قائم کرنے کی غرض سے مناسب رقم مخصوص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ لوگوں کو ٹیکنیکل تعلیم و ٹریننگ دی جا سکے جو بالاخر ان لوگوں کے لئے متذکرہ علاقے میں لگائی جانیوالی صنعتوں کو چلانے کے سلسلے میں مفید اور مددگار ثابت ہو سکتی ہے - اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - (الف) مری میں سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے زیر کنٹرول صرف ایک ترقیاتی مرکز برائے دستکاری کام کر رہا ہے -

(ب) علاقہ میں صنعتیں یونٹ کے قیام کی بدولت علاقہ کی مقامی آبادی کا معیار زندگی روزگار کے مواقع فراہم ہو جانے کی وجہ سے بلند ہو جاتا ہے - تاہم صنعتی ترقی کے اثر کی حد کا انحصار قائم کئے جانے والے صنعتی یونٹوں کی نوعیت پر ہوتا ہے -

(ج) فی الحال مری تحصیل میں صنعتی یونٹوں کے قیام کی کوئی سکیم صوبائی حکومت کے زیر غور نہیں ہے - لیکن نجی سرمایہ کار کو مکمل اختیار ہے کہ وہ علاقہ میں مناسب صنعتی پراجیکٹوں پر سرمایہ لگائے -

(د) اس وقت راولپنڈی میں محکمہ تعلیم کے بڑے پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹوں میں سے ایک انسٹی ٹیوٹ موجود ہے - اور اس میں علاقہ کے لوگوں کو فنی تربیت دینے کیلئے ہر قسم کے انتظامات موجود ہیں - اگر کسی ضرورت کی بناء پر زائد ٹریڈز میں مزید بھرتی کی ضرورت پڑے گی تو حکومت ان ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ہر وقت تیار ہو گی -

---

مری کے پہاڑی علاقہ میں ماچس اور چپ بورڈ فیکٹری کا قیام

*۶۰۵ - **مسٹر محمد حنیف خان** - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت مری کے پہاڑی علاقہ میں ماچس

و چپ بورڈ کا کارخانہ قائم کرنے کی مصلحت پر غور کر رہی ہے جہاں کارخانہ کیلئے خام مال بکثرت دستیاب ہے اگر حکومت ایسا نہیں کر رہی تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - جی نہیں فیکٹری لگانے کا فیصلہ صرف خام مال کی دستیابی پر نہیں بلکہ دوسرے عوامل مثلاً رقم کی فراہمی - مواصلاتی لوازمات - بجلی کی فراہمی - مزدور پیشہ لوگوں کی دستیابی - منڈی کی سہولتیں اور سازگار موسمی حالات پر کیا جاتا ہے -

ان عوامل کے پیش نظر مخصوص صنعتی شعبوں میں نجی سرمایہ لگانے کے سلسلہ میں راہنمائی کے لئے حکومت ایک سرمایہ کاری شیڈول تیار کرتی ہے - اس سرمایہ کاری شیڈول کے دائرے میں رہتے ہوئے نجی سرمایہ کار کو پورا اختیار ہے کہ وہ صوبے میں جہاں چاہے اپنا پروجیکٹ قائم کر سکتا ہے تاہم حکومت صنعتی طور پر پسماندہ علاقہ کا پورا خیال رکھتی ہے - مری میں نئے منصوبوں پر سرمایہ لگانے کی ترغیب دلانے کی خاطر چھ سال کیلئے ٹیکس میں چھوٹ کی رعایت دی گئی لیکن بہت کم کامیابی ہوئی تاہم اب یہ رعایت موجودہ مالی سال سے ختم کر دی گئی ہے -

---

مری میں پھلوں کو ڈبہ میں بند کرنے کے کارخانہ کا قیام

*۶۰۸ - **مسٹر محمد حنیف خان** -- کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت مری کی پہاڑیوں میں پھلوں کو ڈبوں میں بند کرنے کا کارخانہ قائم کرنے کی مصلحت پر غور کر رہی ہے جہاں کئی اقسام کے پھل بکثرت دستیاب ہیں - اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر صنعت -- (مسٹر صادق حسین قریشی) -- جی نہیں - محض پھلوں کی دستیابی (جنگلی یا کاشت کئے ہوئے) پر پھلوں کو ڈبوں میں بند کرنے کا بڑا کارخانہ لگانے کا امکان نہیں ہوتا - پھلوں کی بکثرت فراہمی کے علاوہ ایسے کارخانے قائم کرنے کے اقتصادی امکان کا دارو مدار دوسرے عناصر مثلاً مالی وسائل - بجلی کی فراہمی - آمدورفت اور مال

کی نقل و حمل کا انتظام - ہنر مند اور غیر ہنر مند مزدوروں کا ملنا - منڈی کی سہولتیں اور ساز گار موسمی حالات پر منحصر ہے - علاوہ ازیں یہ صنعت نجی شعبہ کی ہے اور اس بناء پر حکومت کا اس سے کوئی سروکار نہیں -

---

راجن پور - روجھان سڑک

*۷۸۳ - نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سال ۶۸-۱۹۶۷ء میں پہاڑی نالوں میں سیلاب آنے کے باعث راجن پور سے روجھان جالموالی سڑک میں شگاف پیدا ہو گئے تھے اور جب انکی دوبارہ تعمیر کی گئی تو روڑی کی چھ انچ موٹی تہ کی بجائے دو انچ موٹی تہ بچھائی گئی -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس ناقص تعمیر کے بارے میں حکومت کے پاس اور چیف انجینئر محکمہ ہائی ویز کے پاس شکایت دائر کرائی گئی تھی -

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو تحقیقات سے کیا نتائج برآمد ہوئے اور ان مجرموں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) -
(الف) جی ہاں - بھرائی موقعہ کی ضرورت کے مطابق کی گئی تھی - تا کہ اس سطح کو موجودہ سطح کے برابر کیا جاوے -

(ب) جی ہاں - سڑک کی تعمیر کے بارے میں ایک شکایت وصول ہوئی تھی -

(ج) شکایت کے بارے میں تحقیقات کرنے کے بعد پتہ چلا کہ سڑک کی تعمیر کا کام اصل specification کے مطابق کیا گیا - جو منظور شدہ تخمینہ میں درج تھیں - اس کی وجہ سے انکوائری کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

تعمیرات عامہ کیلئے فراہم کردہ سیمنٹ کی کھلے بازار میں فروخت

*۷۸۴ - **دوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری** — کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت بدعنوانیوں بشمول تعمیرات عامہ کیلئے مہیا کردہ سیمنٹ کی کھلے بازار میں فروخت کے بارے میں تحقیقات کرانے کیلئے ایک کمیشن مقرر کرنے پر غور کر رہی ہے۔ نیز آیا حکومت ایسی تحقیقات کے دوران مقامی منتخب نمائندوں کو اپنے اعتماد میں لے گی تاکہ جن ٹھیکیداروں اور افسروں نے حکومت سے فریب دہی کی ہے ان کو مثالی سزائیں دی جا سکیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)— حکومت اپنے سٹاک میں سیمنٹ نہیں رکھتی اسلئے سیمنٹ بیچنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ۔

جلال پور پیر والا سڑک پر بسیں چلانے کے لئے روٹ پرمٹوں کا اجراء

*۸۴۴ - **دیوان سید غلام عباس بخاری** — کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ملتان میں قصبہ جلال پور پیر والہ اور گیلے والا ریلوے سٹیشن کے درمیان واقع علاقے کے باشندے ان دو جگہوں کو ملانے والی سڑک پر بس سروس شروع کرنے کا مطالبہ کرتے رہے ہیں لیکن ان کا مطالبہ ابھی تک پورا نہیں کیا گیا ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو آیا حکومت روڈ ٹرانسپورٹ اتھارٹی ملتان کو اس امر کی ہدایت جاری کرنے کی مصلحت پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ ٹرانسپورٹرز کو مذکورہ سڑک پر جلال پور پیر والا سے گیلے والا تک بس چلانے کے لئے روٹ پرمٹ جاری کئے جائیں تاکہ مذکورہ سڑک کو استعمال کرنے والے عوام کو سہولت ہو ؟

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو)۔
(الف) جی نہیں ۔

(ب) جی ہاں ۔ اگر اہالیان علاقے نے خواہش ظاہر کی اور کسی ٹرانسپورٹر نے اس روٹ کے لئے درخواست دی تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اس کو منظور نہ کرے

تحصیل پھالیہ میں تھانہ قادر آباد کے علاقے کچائے سڑکیں

*۸۵۰ - **چوہدری امان اللہ لک** — کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے تھانہ قادر آباد کی عملداری میں آنے والا علاقہ پس ماندہ ہے اور یہاں ایک بھی پختہ سڑک نہیں ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ (اول) سیدا ۔ بھیرووال روندہ ۔ ہزارہ سڑک (دوم) گوجرہ ہیڈ قادر آباد سڑک اور (سوم) گوجرہ ہیڈ قادر آباد ۔ روندہ ضلع سرگودھا کی اہم سڑکیں ہیں ۔ لیکن ابھی تک پختہ نہیں کیا گیا ۔ اگر ایسا ہی ہو تو آیا حکومت ان سڑکوں کو پختہ کر دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہی ہو تو کب اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)۔
(الف) جی ہاں ۔

(ب) یہ ڈسٹرکٹ کونسل کی سڑکیں ہیں اور محکمہ ہائی وے کے پاس ان کو پختہ کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے ۔ کیونکہ یہ مقامی نوعیت کی سڑکیں ہیں ۔

ضلع راولپنڈی میں سڑکیں

*۸۶۲ - **مسٹر عبدالقیوم بٹ** — کیا وزیر مواصلات

و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

کیا یہ امر واقعہ ہے کچھ عرصہ قبل کار سیداں سے چوھا خالصہ اور کار سیداں سے دوہیراں کلاں تک سڑکوں کو ابھی تک تعمیر نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)— کار سیداں سے دوہیراں کلاں سڑک بنانے کی سکیم گورنمنٹ نے ۲۴،۷۸ لاکھ روپے تخمینہ کی رقم منظور کی ہے اور سال رواں میں کام شروع کرنے کے لئے ۱۰،۰۰،۰۰۰ دس لاکھ روپے دیئے ہیں کام عنقریب شروع ہو رہا ہے -

فی الحال کار سیداں سے چوھا خالصہ تک سڑک بنانے کی تجویز زیر غور نہیں ہے -

---

ڈیرہ غازی خان میں کوئلے کی کھدائی کا کام

*۸۸۱ - **مسٹر رب نواز خان کھتران** — کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں کوئلے کی کھدائی کے لئے اجازت نامے عطا کئے جانے کے بارے میں اب تک کل کتنی درخواستیں غیر فیصل شدہ پڑی ہیں نیز ان میں سے (اول) کتنی درخواستیں ڈیرہ غازیخان کے مقامی باشندوں نے پیش کیں (دوم) علی الترتیب صوبہ پنجاب - سندھ - بلوچستان کے باشندوں نے کتنی درخواستیں پیش کیں -

(ب) ان درخواستوں پر ابتک کارروائی نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں اور اس غفلت کے ذمہ دار اشخاص کون کون ہیں -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پی - آئی - ڈی سی کے ذریعے اس ضلع کے کچھ علاقے میں کوئلے کی کھدائی کا کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہی ہو تو یہ کام کس وقت شروع کردیا جائیگا اور اس سلسلے میں تاخیر کی وجوہ کیا ہیں -

(د) بقایا علاقے کو درخواست دہندگان کے درمیان تقسیم نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) — (الف) ابتک کارروائی طلب درخواستوں کی کل تعداد ۲۰۹ ہے - ان میں سے ڈیرہ غازی خان کے مقامی اھالیان کی ۲۷ اور پنجاب کے اھالیان کی ۱۳۵ (ماسوائے ڈیرہ غازی خان) سندھ کی ۱۵ اور بلوچستان کی ۲۹ درخواستیں ھیں -

(ب) درخواستوں کی وصولی کے بعد تحقیق و تلاش کا خاصا کام مکمل کیا جا چکا ہے - مثال کے طور پر ارضیاتی معائنہ علاقہ کی فیلڈ سٹری کوئلے والے علاقہ کا صحیح رقبہ اور کوئلے والے علاقہ کو تکنیکی اور اقتصادی طور پر پہنچنے والے بلاکوں میں تقسیم کرنا وغیرہ - ڈیرہ غازی خان میں کوئلے کے حصول اور تحقیق و تدقیق کیلئے صنعتی ترقیاتی ادارہ کو بھی کہا گیا لیکن اس نے اس سلسلہ میں عدم دلچسپی کا اظہار کیا - اب اس علاقہ کو پرائیویٹ سرمایہ کاروں کیلئے کھلا چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا گیا ھے - نجی اداروں کی طرف سے موصول ہونے والی درخواستیں زیر کارروائی ھیں اور ایک ورکنگ پیپر تیار کیا جا رہا ھے - یہ درخواستیں مائینز کمیٹی کے اگلے اجلاس میں پیش کی جائیں گی یہ بات عیاں ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں کوئلہ کی مراعات کیلئے درخواستوں پر کارروائی کرنے میں کسی قسم کی کوتاھی سرزد نہیں ہوئی - بعض فنی ما قبل ناگزیر ضروریات کو پورا کرنا تھا -

(ج) نہیں -

(د) ڈیرہ غازی خان میں کوئلہ کیلئے کان کنی کی مراعات کی منظوری کیلئے پرائیویٹ پارٹیوں کی طرف سے موصول ہونے والی درخواستیں زیر کارروائی ھیں جو کہ فیصلہ کیلئے مائینز کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں پیش کی جائیں گی -

لیہ کا چینی کا کارخانہ

*۸۸۲ - مسٹر رب نواز خان کھتران — کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ لیہ کا چینی کا کارخانہ فروخت کیا جا رہا ہے -

(ب) آیا یہ واقعہ ہے کہ مقامی زمیندار اور کاشتکار متذکرہ کارخانہ خریدنے کو تیار ہیں -

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ کارخانے کو کچھ بیرونی لوگوں کے ہاتھ فروخت کیا جارہا ہے -

(د) اگر محولہ بالا (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کارخانہ کے مقامی حصہ داروں کے حقوق پر دست اندازی کو روکنے کے لئے حکومت کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - جو تقریباً پچاس فی صد حصص کے مالک ہیں ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) — (الف) جی نہیں -

(ب) ایسی کوئی تجویز حکومت کے علم میں نہیں ہے -

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

(د) اوپر (ب) جزو کا جواب نفی میں ہے -

نئی پختہ سڑکوں کی تعمیر

*۸۸۳ - مسٹر رب نواز خان کھتران — کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے میزانیہ میں کل کتنے میل لمبی سڑکوں کی تعمیر کے لئے سرمایہ فراہم کیا گیا - نیز علی الترتیب سالہائے ۶۷-۱۹۶۶ء ، ۶۸-۱۹۶۷ء ۶۹-۱۹۶۸ء ۷۰-۱۹۶۹ء ، ۷۱-۱۹۷۰ء اور ۷۲-۱۹۷۱ء میں کل کتنے میل لمبی سڑکیں بنائی گئیں -

(ب) نئی سڑکیں بنانے کی طرف کم توجہ دینے کی وجوہ کیا ہیں ؟

(ج) آیا حکومت سب سے پہلے صوبہ کے دور دراز علاقوں کو نئی سڑکوں سے ملا دینے کا اور بعد ازاں انہیں چوڑا کر کے اور زیادہ پائیدار بنا دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)—

(الف) نئی سڑکوں کی لمبائی جن کی تعمیر کے لئے بجٹ میں گنجائش رکھی ہے - - ۸۰ میل

سڑکوں کی لمبائی جو ۷۲-۱۹۷۱ء میں تعمیر کی گئیں - - ۵۳ میل

سڑکوں کی لمبائی جو ۷۱-۱۹۷۰ء میں تعمیر کی گئیں - - ۱۶۲ میل

سڑکوں کی لمبائی جو ۷۰-۱۹۶۹ء میں تعمیر کی گئیں - - ۱۳۸ میل

سڑکوں کی لمبائی جو ۶۹-۱۹۶۸ء میں تعمیر کی گئیں - - ۱۰۳ میل

سڑکوں کی لمبائی جو ۶۸-۱۹۶۷ء میں تعمیر کی گئیں - - ۷۲ میل

سڑکوں کی لمبائی جو ۶۷-۱۹۶۶ء میں تعمیر کی گئیں - - ۲۴۰ میل

(ب) منظور شدہ رقم کے مطابق نئی سڑکوں کی تعمیر پر پوری توجہ دی جاتی رہی ہے -

(ج) جی ہاں - بشرطیکہ اس کام کے لئے رقم مہیا ہو سکے -

تحصیل بھکر میں ذرائع آمد و رفت

***۸۹۴ - کیپٹن احمد نواز خان**— کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل بھکر تھل اور نشیب کے علاقوں پر مشتمل ہے اور دریائے سندھ سے نکلنے والا نالہ "شیخ راؤ" سارا سال بہتا رہتا ہے اور اس

علاقے کے لوگوں کو ذرائع مواصلات نہ ہونے کے باعث سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ امر بھی واقعہ ہے کہ لوگوں نے مذکورہ نالہ پر پل تعمیر کرنے کا مطالبہ کیا تھا اور مذکورہ پل کی تعمیر کے لئے ضروری تخمینہ بھی تیار کر لیا گیا تھا اگر ایسا ہے تو مذکورہ سکیم کو عملی جامہ پہنانے کا کام اب کن مراحل میں ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات :-- (میاں افتخار احمد تاری) --
(الف) جی ہاں -

(ب) شیخ راؤ نالہ پر پل تعمیر کرنے کی اسکیم ڈسٹرکٹ کونسل میانوالی کی ہوگی - یہ اسکیم محکمہ شاہرات کی نہیں ہے -

---

شجاع آباد میں سرکاری دفاتر اور عدالتوں کی عمارتوں کی تعمیر

*۹۰۱ - **چوہدری علی بہادر خان** -- کیا وزیر مواصلات اور تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تقریباً ۹ سال قبل شجاع آباد کو سب ڈویژن کا درجہ دے دیا گیا تھا لیکن عدالتوں اور دیگر سرکاری دفاتر کے لئے وہاں کوئی عمارت تعمیر نہیں کی گئی - اگر ایسا ہے تو آیا مستقبل قریب میں متذکرہ عمارات کی تعمیر سے متعلق کوئی اسکیم حکومت کے زیر غور ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) --
جی ہاں - سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے لئے مکانات اور تحصیل دفاتر کی تعمیر کے لئے منصوبے اس محکمہ میں بنائے جا رہے ہیں -

---

تحصیل شجاع آباد میں سڑکیں

*۹۰۲--**چوہدری علی بہادر خان**--کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ --

(الف) حکومت نے قیام پاکستان سے لیکر اب تک تحصیل شجاع باد ضلع ملتان میں جن سڑکوں کو پختہ کیا ان کی کل کتنی لمبائی ہے -

(ب) آیا حکومت وہاں مزید سڑکوں کی تعمیر کا کام دوبارہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے تقریباً کتنا وقت درکار ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل نے ملتان سے شجاع آباد تک کچی سڑک کی مزید تعمیر سرمایہ کی قلت کی وجہ سے ترک کر دی ہے - اگر ایسا ہے تو آیا حکومت اس کچی سڑک کے باقی ماندہ پانچ میل لمبے ٹکڑے کو پختہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) —

(الف) ۸ میل -

(ب) جی نہیں -

(ج) سوال کا پہلا حصہ ڈسٹرکٹ کونسل ملتان سے متعلقہ ہے جہاں تک دوسرے حصے کا تعلق ہے - حکومت اس سڑک کو پختہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی -

---

سنگیت سینما لائل پور

۹۲۶ - رانا پھول محمد خان—کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) سنگیت سینما لائل پور کے مالکان نے محکمہ شاہرات کی کتنی اراضی پر ناجائز قبضہ کیا ہے -

(ب) آیا مذکورہ سینما کے مالک نے ان تجاوزات کے لئے حکومت سے منظوری لی تھی - اگر ایسا ہی ہو تو کس تاریخ کو اور کس طریق پر یہ اجازت دی گئی تھی اور مالک نے اس اراضی کی کتنی قیمت ادا کی جس پر کہ تجاوزات قائم کئے گئے -

(ج) قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شاہراہ سے ۲۲۰ فٹ کے اندر اندر سینما تعمیر کرنے پر مذکورہ مالک کے خلاف

کیا کارروائی کی گئی - اگر کوئی کارروائی نہ کی گئی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)-

(الف) ۱۸۰۹ مربع فٹ -

(ب) جی ہاں - میں نے مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۷۲ء کو مبلغ ۲۰۰ روپے سالانہ پٹہ پر اس زمین کی منظوری دے دی ہے -

(ج) اس کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

پونچھ ہاؤس کالونی لاہور کی دوسری منزل میں پینے کے پانی کا اہتمام

*۹۴۰ - **میاں محمد افضل حیات**۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پانی کا دباؤ کم ہونے کی وجہ سے خاص طور پر موسم گرما میں پینے کا پانی پونچھ ہاؤس کالونی ، ملتان روڈ، لاہور کے کوارٹروں کی دوسری منزل میں نہیں پہنچتا -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس سے متعلق کچھ شکایات متعلقہ حکام کو پیش کی گئیں - لیکن اب تک اس بارے میں کچھ بھی نہیں کیا گیا -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ کالونی میں ٹیوب ویل کام کر رہے ہیں پھر بھی پانی کا دباؤ بہت کم ہے -

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان کوارٹروں میں رہائش پذیر لوگوں کی اس تکلیف کا ازالہ کب تک کر دیا جائے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) —

(الف) جی نہیں - ماسوائے مون سون سے پہلے تھوڑی سی مدت کے لئے -

(ب) جی ہاں۔ بہرحال اسی وقت فوری کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) جی نہیں۔

(د) پانی کی فراہمی تسلی بخش ہے۔

چنیوٹ ۔ سرگودھا سڑک پر پل کی تعمیر کے اخراجات

*۹۴۴ ۔ **سردار صغیر احمد** — کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سابقہ حکومت نے سرگودھا سے ربوہ کی جانب دو فرلانگ کے فاصلے پر چنیوٹ سرگودھا سڑک پر ایک بہت بڑا پل تعمیر کیا تھا۔

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ پل کی تعمیر پر کل کتنے اخراجات آئے۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ پل کی تقدیم فایق سطح پر تعمیر کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور وہاں صرف کیا گیا سرمایہ کسی دیگر زیادہ اہمیت کے منصوبے پر زیادہ مفید طور پر صرف کیا جا سکتا تھا۔

(د) اگر محولہ بالا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس پل کی تعمیر کے ذمہ دار اشخاص کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)—(الف) جی ہاں۔

(ب) ۸،۴۱،۱۴۶ روپے۔

(ج) جی نہیں۔ فلڈ کمیشن کی سفارش پر اس پل کی تعمیر کی اشد ضرورت تھی۔

(د) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

سرگودھا پنڈی بھیٹاں روڈ

*۹۴۵ - **سردار صغیر احمد** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ماسوائے تین میل کے ٹکڑے کے پوری سرگودھا پنڈی بھٹیاں سڑک پختہ ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ چالیس میل لمبی سڑک ٹریفک کے لئے محض اس وجہ سے استعمال نہیں کی جا سکتی کہ مذکورہ سڑک کا ایک بہت چھوٹا سا حصہ ابھی تک پختہ نہیں کیا گیا -

(ج) اگر محولہ بالا (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس چھوٹے سے کچے ٹکڑے کو پختہ بنا دینے کے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اندازاً اسے کب تک پختہ کر دیا جائے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)—(الف) جی ہاں -

(ب) موسم سرما میں کشتیوں کے پل کے ذریعے سڑک استعمال کی جا سکتی ہے -

(ج) ایک پل پختہ (جسکی لاگت مبلغ تین کروڑ روپے سے زائد ہوگی) کی تعمیر کے بغیر اس کا کوئی حل ممکن نہیں -

---

طالب والا گھاٹ پر بیلی پانٹوں پل کی تعمیر

*۹۴۵ (الف) - **سردار صغیر احمد** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت طالب والا گھاٹ پر بیلی پانٹوں پل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - جس سے لاہور اور سرگودھا کے درمیان ۲۰ میل فاصلہ کم ہو جائے گا - نیز اس علاقہ کے لوگوں کی مشکلات بھی اس سے کم ہو جائیں گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) - طالب والا پر بیلی پل بنانے کے لئے فالتو پانٹوں محکمہ کے پاس موجود نہیں ہیں - البتہ سردیوں میں وہاں پر کشتیوں کا پل بنا دیا جاتا ہے -

صوبے میں کپڑے کے کارخانوں کا قیام

*۹۵۲ - میاں اسماعیل ضیاء - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یکم اکتوبر ۱۹۵۸ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۷۰ء تک صوبے میں کپڑے کے کارخانے قائم کرنے کے لئے کتنے اجازت نامے جاری کئے گئے - نیز ان اشخاص کے نام کیا ہیں - جن کو یہ اجازت نامے جاری کئے گئے - اور ان اشخاص کے نام کیا ہیں - جنہوں نے فی الواقع کپڑے کے کارخانے نصب کرائے ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) — دونوں مالیاتی ادارے پاکستان انڈسٹریل کریڈٹ اینڈ انویسٹمنٹ کارپوریشن اور صنعتی ترقیاتی بنک کی طرف سے درج ذیل معلومات فراہم کی گئی ہیں -

منظوریوں کی تعداد - ۲۳

یکم اکتوبر ۵۸ تا ۳۱-۱۲-۷۰ کے دوران منظور کردہ کارخانوں کے کوائف بشمول ان افراد کے نام جنہیں منظوری دی گئی اور ان افراد کے نام جنہوں نے اصل میں کارخانے قائم کئے کے بارے میں گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے -

DETAILS OF TIXTILE MILLS SANCTIONED FROM 1st OCTOBER 1958 TO 31st DECEMBER. 1970

Serial No.	Name and location of the Mills	Name of persons to whom sanctioned	Name of persons who actually installed the Mills	REMARKS
1	2	3	4	5
1	Service Industries (Textiles) Ltd., Gujrat.	M/s. Service (Pakistan) Ltd. Lahore.	1. Ch. Nazar Muhammad 2. Ch. Muhammad Hussain.. 3. Ch. Muhammad Saeed.	The project has been executed by promotors themselves.
2	Allawasaya Textile and Finishing Mills Ltd., Multan.	M/s. Allawasaya Textile and Finishing Mills, Multan.	1. Haji Ahmad Hussain. 2. Mr. Imdad Ahmad. 3. Mr. Maqbool Ahmad. 4. Mr. Sarfraz Ahmad. 5. Mr. Ali Muhammad Umar. 6. Haji Qasim.	Ditto.
3	Mannoo Textile Mills Ltd., Muridke.	M/s. Mannoo Industries Ltd. Lahore.	1. Mian Kaiser A. Mannoo. 2. Mian Shahzada A. Mannoo. 3. Mian Jahangir A. Mannoo. 4. Mrs. Khurshid Begum.	Ditto.
4	Afsar Textile Mills Ltd., Muridke.	Nawab Muzaffar Ali Qizilbash	1. Seth Ahmad Haji Habib. 2. Mian Muhammad Sarwar Badla. 3. Haji Malik Muhammad Inyat Khan. 4. Malik Muhammad Aslam. 5. Mr. Riaz Ali Khan Qizilbash. 6. Major Zulfiqar Ali Qizalbash. 7. Mr. M. Anwar Qadir. 8. Mian M. Rafique Saigol. 9. Begum D. M. Qizilbash.	

5	Gulistan Textile Mills Ltd., Samasatta.	Mr. Abdul. Waheed Khan ..	1. Mr. Abdul Shakoor. 2. of Abdul Shakoor and Brothers Karachi.	
6	Sadiqabad Textile Mills Ltd., Multan.	Sardar Iftikhar Ahmad Khan Balooch Industries Ltd., Multan.	1. Mian Iftikhar Ahmad. 2. Mian Rafiq Ahmad. 3. Mr. Shaukat Hussain Mizari. 4. Mian Piran Ditta. 5. Sardar Farhan Aziz Mizari. 6. Mr. Muhammad Safdar.	
7	Ayesha Textile Mills Ltd., District Sheikhupura.	Mr. Muhammad Rafi ..	1. Mr. Muhammad Rafi. 2. Mr. Muhammad Usman. 3. Mr. Tariq Rafi. 4. Mr. Bux Ilahi. 5. Mr. Muhammad Nasir. 6. Mr. Muhammad Shafi.	
8	Sunshine Cotton Mills Ltd., District Sheikhupura.	Mr. Aftab A. Sheikh ..	1. Mian Aftab A. Sheikh. 2. Mrs. Nasreen Aftab. 3. Mirza Sher Dil. 4. Malik Muhammad Aslam Khan. 5. Mian Muhammad Faiyab. 6. Mr. G. M. Malik. 7. Mr. Asdullaha Mirza.	
9	Ittefaq Textile Mills Ltd., Sheikhupura.	M/s. Ittefaq Foundry and Workshop Ltd., Lahore.	1. Mian Mohammad Sharif. 2. Mian Abdul Aziz. 3. Mian Mohammad Bashir. 4. Mian Mehraj-ud-Din. 5. Mian Barkat Ali.	The project has been executed by the promotors themselves.
10	Shish Mahal Textile and General Mills Ltd., District Sheikhupura.	M/s. Shish Mahal Hosiery Ltd., Lahore.	1. Mian Ghulam Sarwar. 2. Mr. Naveed Sarwar. 3. Mrs. Salma Sarwar.	Ditto.

Serial No.	Name and location of the Mills.	Name of persons to whom santioned	Name of persons who actually installed the Mills	REMARKS.
1	2	3	4	5
11	Chaudhury Textile Mills Ltd., District Sheikhupura.	1. Ch. Mohammad Hussain. 2. Ch. Mohammad Ilyas. 3. Sh. Mohammad Hussain. 4. Ch. Mohammad Hussain. 5. Haji Hussain Bukhsh.	1. Ch. Mohammad Hussain 2. Ch. Mohammad Ashiq. 3. Ch. Mohammad Ilyas. 4. Mian Amjad Hassan. 5. Ch. Mohammad Mushtaq. 6. Amir Abdullah Khan Rokri. 7. Zubadia Khatoon. 8. Mst. Naseem Amjad. 9. Ch.Sharaf Din.	
12	Punjab Cotton Mills Ltd., District Sheikhupura.	M/s. Punjab Textile Mills Ltd. 17-G/I, Gulberg-III, Lahore.	1. Mr. A. Hakim. 2. Mr. S.A. Rahim. 3. Mr. Yousaf Ibrahim Gardee. 4. Sh. Mohammad Jan. 5. Mr. S.A. Majid. 6. Mr. S.A. Aziz. 7. Mr. S.M. Nazir. 8. Mrs. Sayadia Hakim. 9. Mr. Mohammad Ali Hakim. 10. Mr. Khalid Hakim.	
13	Fazal Cloth Mills Ltd., Muzaffargarh.	Sh. Fazal Rehman and Sons Ltd., Multan.	1. Sh. Fazal Rehman. 2. Sh. Rashid Ahmad. 3. Sh. Mukhtar Ahmad. 4. Sh. Nazir Ahmad. 5. Sh. Masud Ahmad. 6. Sh. Nishat Ahmad. 7. Sh. Naseem Ahmad. 8. Sh. Mubarak Ahmad. 9. Sh. Umar Farooq. 10. Sh. Zafar Iqbal.	

14	Mohib Textile Mills Ltd. Muzaffargarh.	1. Mr. S. Hussain Mehdi. 2. Mr. I. Habib Ullah. 3. Mr. S. Mohammad Ali Matcheswala.	1. Mr. S. Hussain Mehdi. 2. I. Habibullah. 3. Mr. S. Mohammad Ali Matcheswala.	Under installation. It is being installed by the promotorss themselves.
15	Nafeer Textile Mills Ltd., Muzaffargarh.	Mian Anwar Ali	1. Mian Anwar Ali. 2. Mr. Nasir A. Sheikh. 3. Mr. Moghees A. Sheikh. 4. Mr. Humayun Nasir Sheikh.	Under installation.
16	Mahmood Textile Mills Ltd., Muzaffargarh.	M[s.Mahmood Cotton Ginning Pressing and Oil Mills, Multan.	1. Kh. Muzaffar Ahmad. 2. Kh. Mohammad Abdul Wadood. 3. Kh. Mohammad Bashir. 4. Kh. Mohammad Masood.	Under installation Being set up by promotors themselves.
17	Shams Textile Mills Ltd., Chiniot.	Begum Dolly Azad ..	1. Haji Mohammad Shafi. 2. Begum Dolly Azad. 3. Mr. Mazhar Karim. 4. Mr. Mohammad Bashir. 5. Mr. Khalid Bashir. 6. Mr. Maqbool Ahmad.	
18	Rachna Textile Mills Ltd., Gujar Khan.	Mr. A. R. Sardar Hussain ..	1. Mr. A. R. Sardar Hussain. 2. Mr. Pervaiz Hussain. 3. Mian M. Rafiq Saigol. 4. Mian M. Farooq Saigol. 5. Mian Javaid Saigol.	
19	Sally Textile Mills Ltd., Jauharabad.	Mian Salah-ud-Din ..	1. Mian Salah-ud-Din. 2. Mian Farooq Saigol. 3. Mian M. Iqbal Saigol. 4. Mian M. Naseem Saigol. 5. Mian Zia-ud-Din.	
20	United Cotton Mills Ltd., Jauharabad.	1. Pir Nadir Ali Shah. 2. Mian M. Haneef Muggo. 3. Begum Safia Haneed Muggo. 4. Mian A. Hamid Puri.	1. Pir Nadir Ali Shah. 2. Mian M. Haneef Muggo. 3. Begum Safia Haneef Muggo. 4. Mian A. Hamid Puri.	

Serial No.	Name and location of the Mills	Name of persons to whom sanctioned	Name of persons who actually installed the Mills	Remarks
1	2	3	4	5
21	Shahpur Textile Mills Ltd., Jauharabad.	1. Malik Khiza. Hayat Khan Tiwana. 2. Mr. Fateh Hayat Tiwana. 3. Mst. Mumtaz Begum.	1. Malik Khizar Hayat Khan Tiwana. 2. Mr. Fateh Hayat Tiwana. 3. Mst. Mumtaz Begum.	Under installation.
22	Noon Textile Mills Ltd., Bhalwal, District Sargodha.	M/s. Fateh Sons, 24-Income Tax Road, Sargodha.	1. Malik Liqa Mohammad Noon. 2. Mr. Khalid Dad Noon.	Under installation. Being set up by promotors themselves.
23	Ali Textile Mills Ltd., Jhang	1. Major Mubarak Ali Shah. 2. Begum Tehmina Zulfiqar. 3. Begum Sajida Sultana.	1. Major Mubarak Ali Shah. 2. Begum Tehmina Zulfiqar. 3. Begum Sajida Sultana.	
24	Oriental Volvet Mills Ltd., Ferozepur Road, Lahore.	M/s. Oriental Volvet Mills Ltd. Ferozepur Road, Lahore.	1. Mian Zia-Ullah. 2. Mr. Aftab Ahmad. 3. Mr. Javed Ahmad.	P.I.C.I.C. has sanctioned foreign currency loan for 6,216 spindles for installation in that existing mills at Lahore. Project yet to be implemented.

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۲۰۹۲

DETAILS OF TEXTILE MILLS SANCTIONED FROM 1st OCTOBER, 1958 TO 31st DECEMBER, 1970. PERMISSION OF WHICH WERE WITHDRAWN LATER ON.

Serial No.	Name of the Textile Mills	Name of the person to whom sanctioned	REMARKS
1	K. D. Rana and Co., Sahiwal.	Rana Khudadad	It was sanctioned against non-repatriable foreign investment. As the party failed to produce the certificate from the State Bank of Pakistan in respect of non-repatriable foreign investment the permission was withdrawn by the Central Government.
2	Najum Textile Mills Ltd., Sahiwal.	Mr. Najum Latif. Mr. S. A. Ansari.	Permission was granted against non-repatriable foreign investment. As the party failed to implement the sanction within stipulated period, the permission was withdrawn by the Central Government.
3	Kohi-i-Suleman Textile Mills D. G. Khan.,	Mr. Sardar Mohammad Khan and Associates.	Sanction of loan withdrawn by I.D.B.P. on 20th July 1969.
4	N.T.C. Textile Mills Bahawalpur.	1. Mr. Nasir Haider. 2. Mr. Aslam Khan Mamdot.	As the party did not show significant progress towards the implementation of the project, P.I.C.I.C. withdrew the sanction.

ضلع ڈیرہ غازی خان میں دوریتھیم لوہے اور کوئلے کے ذخائر سے استفادہ

*۹۸۵- سردار نصر اللہ خان دریشک—کیا وزیر صنعت و معدنی وسائل از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں لوہے اور کوئلے کے وسیع ذخائر کی موجودگی کے آثار پائے جاتے ہیں -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ضلع میں بعض جگہوں پر کوئلہ اور لوہا دریافت کر لیا گیا ہے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ قیمتی معدنیات سے استفادہ کرنے کے بارے میں تجاویز پیش کرنے کے لئے ایک کمیشن قائم کرنے کی مصلحت پر غور کرے گی جس کا ہیڈ کوارٹر مذکورہ ضلع میں ہو ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی)—(الف) فولاد اور کوک قدرتی حالت میں بطور معدنیات نہیں ملتے وہ بالترتیب خام لوہے اور کوئلے سے بنائے جاتے ہیں - ضلع ڈیرہ غازی خان میں خام لوہے اور پتھر کے کوئلے کے ذخیرے موجود ہیں -

(ب) جی ہاں - یہ درست ہے کہ پتھر کا کوئلہ اور خام لوہا (نہ کہ کوک اور فولاد) ڈیرہ غازی خان میں راکھی منہہ کے قریب ڈیرہ غازی خان فورٹ منرو پختہ سڑک پر پہلے ہی دریافت ہو چکے ہیں -

(ج) اگر پتھر کے کوئلے میں نجی شعبہ اور خام لوہے میں سرکاری شعبہ کی تحقیقات کے نتائج حوصلہ افزا برآمد ہوئے تو حکومت ان معدنی وسائل کو جلد از جلد ترقی دینے اور حاصل کرنے کے لئے مناسب اقدامات کرے گی -

ضلع ڈیرہ غازی خان میں چھوٹی صنعت کا قیام

*۹۸۸- سردار نصراللہ خان دریشک - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں کپاس، گنا اون اور کھالیں بکثرت دستیاب ہیں -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ خام اشیاء سے استفادہ کرنے کے لئے وہاں کوئی چھوٹی صنعت بھی قائم نہیں کی گئی ہے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا انتہائی پسماندہ علاقہ میں کوئی صنعت قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو وہ کس قسم کی ہوگی اور اندازاً کس تاریخ سے کام کرنا شروع کر دے گی ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی)-(الف) جی ہاں ڈیرہ غازی خان میں یہ اجناس دستیاب ہوتی ہیں -

(ب) ڈیرہ غازی خان میں سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے قالین بافی کی صنعت کے لئے ایک ترقیاتی اور تربیتی مرکز اور ایک کاٹن جننگ اور پریسنگ فیکٹری قائم کی ہے - کارپوریشن نے کاٹن جننگ کے ایک اور پراجیکٹ کی منظوری دی ہے اور اس کے لئے قرضہ حاصل کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے -

(ج) حکومت خود صنعتی یونٹ قائم نہیں کرتی بلکہ سمال انڈسٹریز کارپوریشن نجی شعبہ کو صنعتی یونٹ قائم کرنے اور منصوبوں کی تیاری کے سلسلہ میں مشورہ اور امداد فراہم کرتی ہے اور صنعتی ترقیاتی بنک اور دیگر تجارتی بنکوں کی وساطت سے قرضے کی سہولتیں عمارتی منصوبوں کی تیاری - مشینری کا انتخاب اور پیداواری طریق کار جیسی سہولتیں فراہم کرنے کی صورت میں مدد کرتی ہے -

کمالیہ میں کاٹن جننگ فیکٹریاں

*۹۹۶ سردار غلام عباس خان—کیا وزیر صنعت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کمالیہ ضلع لائلپور میں کتنی کاٹن جننگ فیکٹریاں ۱۹۴۷ء کے بعد بھی کام کرتی رہیں -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اب وہاں کافی عرصہ سے کوئی بھی کاٹن جننگ فیکٹری کام نہیں کر رہی -

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ قصبہ میں کاٹن جننگ فیکٹری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی)—(الف) - ایک اطلاع کے مطابق ملک میں تقسیم ہند و پاک کے وقت کپاس کی دو جننگ فیکٹریاں کام کر رہی تھیں -

(ب) ہاں -

(ج) حکومت کی موجودہ پالیسیوں کے تحت جننگ فیکٹریاں قائم کرنے کا کام پرائیویٹ شعبہ کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے - جو سرمایہ کار فیکٹری لگانے کا خواہشمند ہو اسے اپنے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کا مکمل اختیار ہوتا ہے - صوبائی حکومت ضروری امداد اور راہنمائی فراہم کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوتی ہے -

چھوٹی صنعتوں کی اسٹیٹ

*۱۰۱۴ - مسٹر محمد اکبر منہاس—کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے - کہ ۱۹۶۲ء میں چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن نے ضلع سیالکوٹ میں چھوٹی صنعتوں کی اسٹیٹ کے لئے کچھ زمین حاصل کی تھی اور اس کا فیصلہ ۱۹۶۳ء میں ہوا اور جولائی ۱۹۶۳ء میں ۵۰ فیصد معاوضہ بھی ادا کر دیا گیا تھا اور فیصلہ میں شرح سود ۴ فیصد سالانہ مقرر کر دی گئی تھی -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ محکمہ نے سول جج، سیالکوٹ کو ایک درخواست پیش کی جو ۱۹۶۹ء میں خارج کر دی گئی اور محکمہ نے اب لاہور ہائی کورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی)-(الف) جی ہاں- یہ درست ہے کہ ۱۹۶۲ء میں سابق حکومت مغربی پاکستان نے مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن (سمال انڈسٹریز ڈویژن) کی درخواست پر زمین کا ایک قطعہ حاصل کیا تھا اور کارپوریشن نے کلکٹر کے حکم پر سرکاری خزانہ میں ۲۰۸ ، ۲۰ ، ۱۵ روپے جمع کرا دیئے -

اس کے بعد بعض مالکان اراضی کی طرف سے دائر کردہ عرض داشتوں کی بناء پر ۱۹۶۳ء میں لینڈ اکیوزیشن کلکٹر کے ایوارڈ کے مطابق اس کی قیمت ۲۸۱ ، ۲۰ ، ۲۷ روپے مقرر کردی گئی - بہر حال کارپوریشن نے پہلے تخمینے کے مطابق معاوضہ کی ساری رقم یعنی ۲۰۸ ، ۲۰ ، ۱۵ روپے کلکٹر سیالکوٹ کے پاس جمع کرا دی تھی - جس میں سے کلکٹر نے مالکان اراضی کو تیرہ لاکھ انتالیس ہزار نو سوتراسی روپے اکاسی پیسے ادا کر دیئے ہیں اور بقیہ رقم سرکاری خزانے میں پڑی ہے-

یہ درست ہے کہ ایوارڈ میں شرح سود چھ فیصد سالانہ مقرر کر گئی تھی -

(ب) سابق حکومت مغربی پاکستان نے اس ایوارڈ کے خلاف ایک درخواست زیر دفعہ ۱۸ لینڈ ایکیوزیشن ایکٹ سینئر سول جج سیالکوٹ کی عدالت میں دائر کی جو کہ ۹ فروری ۱۹۷۱ء کو لینڈ ایکیوزیشن کلکٹر کے فیصلہ کو برقرار رکھتے ہوئے خارج کر دی گئی - حکومت پنجاب کی طرف سے ایڈووکیٹ جنرل نے ایک اپیل سینئر سول جج سیالکوٹ کے فیصلے کے خلاف ہائی کورٹ میں دائر کر دی جو کہ لاہور ہائی کورٹ میں برائے فیصلہ پڑی ہے -

کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کے ہوسٹل کی تعمیر کا ٹھیکہ

*۱۰۸۸ - میاں خورشید انور - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے ہوسٹل کی تعمیر کے لئے ایک فرم کو ۱۰ لاکھ روپے کا ٹھیکہ دیا گیا اور اس فرم نے اس پر تعمیر کا کام بھی شروع کر دیا -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ چند دن بعد متذکرہ کام کسی دوسری فرم کو ۲۱ لاکھ روپے کے ٹھیکہ پر سونپ دیا گیا -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پہلے معاہدے کی منسوخی کی وجوہ کیا ہیں اور پہلے معاہدہ کی نسبت ۶ لاکھ روپے کی زائد لاگت پر مبنی ٹھیکہ کی منظوری دینے اور اس طرح اس حد تک رقم ضائع کرنے کے ذمہ دار اشخاص کے نام کیا ہیں

(د) آیا حکومت معاملہ کی مکمل چھان بین کرانے اور اس معاملہ کے ذمہ دار افسروں کے خلاف کارروائی کرانے کے احکام صادر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد قاری) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی نہیں - بلڈنگ کی تعمیر کیلئے وہ لاگت جس پر دوبارہ کام دیا گیا ہے - مبلغ ۱۷۰۳۲ لاکھ روپے ہے -

(ج) ٹھیکیدار جس کو شروع میں کام دیا گیا تھا - وہ اپنے معاہدہ کی شرائط کے مطابق کام نہ کر سکا - اس لئے اس کا معاہدہ محکمہ نے منسوخ کر دیا - موجودہ ٹھیکیدار کے

حق میں ٹنڈر مسٹر سخی عبداللہ سپرنٹنڈنگ انجینئر (جو کہ مارشل لاء ریگولیشنز نمبر ۱۱۴ کی رو سے ریٹائر کر دیئے گئے ہیں) نے منظور کیا تھا ۔ تاہم ٹنڈرز باقاعدہ مشتہر کر کے طلب کئے گئے اور کام سب سے کم لاگت پر کرنے والے ٹھیکیدار کو دیا گیا ۔

(د) گورنر انسپکشن ٹیم نے اس کی انکوائری کی تھی اور اس کی رپورٹ محکمہ میں ان افسران کے خلاف جو کہ اس کے ذمہ دار ہیں کارروائی کیلئے زیر غور ہے ۔

غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

مختلف اضلاع میں درمیانے اور بڑے پیمانے کی صنعتیں

۹ - ملک سرفراز احمد - کیا وزیر صنعت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) مندرجہ ذیل اضلاع میں موجود درمیانے اور بڑے پیمانے کی تمام اقسام کی صنعتوں کی تفصیلات کیا ہیں ۔

(i) بہاولپور ۔ (ii) بہاول نگر ۔

(iii) رحیم یار خان ۔ (iv) ڈیرہ غازی خان ۔

(v) میانوالی (vi) مظفر گڑھ اور (vii) کیمبل پور ۔

(ب) جزو (الف) بالا میں مذکورہ درمیانے سائز کے یونٹوں (درمیانہ یونٹ سے ۴ لاکھ روپے کی قیمت کا یونٹ مراد ہے) کی لاگت کل کتنی ہے ؟

وزیر صنعت (مسٹر صادق حسین قریشی) - (الف) معلومات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) درمیانے سائز کی یونٹوں کی کل قیمت ۳ کروڑ ۱۰ لاکھ اور ۲ ہزار روپے ہے ۔

BAHAWALPUR DISTRICT

	Name of the Unit	Original Investment on 30th June 1970 Value (Lac Rs.)
1.	Aziz Flour Mills Ltd., Small Indl. Estate Bahawalpur	17·87
2.	Bahawalpur Flour and General Mills Factory Area, Bahawalpur.	10·48
3.	Cooperative Cotton Ginning and Pressing Factory Hasilpur.	6·49
4.	Cooperative Karkhana Alat-i-Zari, Factory Area, Bahawalpur.	9·12
5.	Gulistan Textile Mills Ltd., Samasatta ..	78·96
6.	Irshad Model Factory Ltd., Chinigoth Road, Ahmadpur East. ..	10·92
7.	Punjab Government Press, Bahawalpur ..	14·91
8.	Saeed Ice and Cold Storage Factory, Model Town, Bahawalpur.	5·64
	Total ..	1,54·39

BAHAWALNAGAR DISTRICT

	Name of the Unit	Original Investment on 30th June 1970 Value (Lac Rs.)
1.	Bahawalnagar Sugar Mills, Ltd., Chishtian, Bahawalnagar.	398·63
2.	Chohan Cotton Ginning and Pressing Factory, Chishtian	7·60
3.	Haji Sher Mohd. Nizamuddin Oil Mills, Hasilpur Road, Chishtian ..	5·00
4.	H. Khadum Hussain and Sons, Cotton Ginning and Pressing Factory, Bahawalnagar. ..	4·38
5.	Haq Cotton and Allied Industries Haroonabad ..	4·66
	Total	420·27

RAHIMYAR KHAN DISTRICT

	Name of the Unit	*Original Investment 30th June 1970 Valu (Lac. Rs.)*
1.	United Cotton Ginning and Pressing and Oil Mills Sadiqabad ..	13·38
2.	Aslam Cotton Ginning and Oil Mills Khanpur ..	9·10
3.	Azam Industries, Rahimyar Khan ..	8·10
4.	Abbasi Textile Mills, Ltd., Rahimyar Khan ..	215·01
5.	S. M. Saddiq & Co., Ltd., Boghobhar Road, Khanpur	4·88
6.	Rehmani Factory, Liaqatpur ..	7·19
7.	Sh. Fazal Rehman & Sons., Factory Area, Rahimyar Khan ..	10·16
8.	Danish Model Factory, Industrial Area, Rahimyar Khan	7·38
9.	Danish Model Industries, Ltd., Indl. Area, Rahimyar Khan. ..	9·35
10.	National Cotton Factory, Khanpur ..	8·05
11.	Niazi Cotton Ginning Pressing Ice and Oil Mills Mohajir Colony, Rahimyar Khan ..	4·70
12.	R.C.A. Ginning & Pressing Factory, Rahimyar Khan	9·59
13.	R.C.A. Factory and Oil Mills Sadiqabad ..	12·06
14.	Rahim Cotton & Oil Industries, Shahi Road, Rahimyar Khan ..	17·23
15.	Lever Brothers Pakistan Ltd., Rahimyar Khan ..	215·68
16.	Shahbbir Cotton Ginning and Pressing Fectory Walhar	4·44
17.	Bahawalpur Textile Mills Ltd., Khanpur ..	162·68
18.	Zahirpur Ginning Ltd., Zahirpur ..	13·03
19.	United Sugar Mills ..	320·00
20	Hayesons Sugar Mills Bahawalnagar ..	434·43
21.	G.T.M.C., Irakhel ..	29·15
	Total ..	1515·59

DERA GHAZI KHAN DISTRICT

Name of the Unit	*Original Investment on 30th June 1970 Valu (Lac. Rs.)*
1. Agricultural Engg. Workshop D. G. Khan ..	4·35
2. Leghari Bros., Cotton Ginning & Oil Mills Dera Ghazi Khan ..	7·50
3. Madina Cotton Factory & Oil Mills, Dera Ghazi Khan	7·69
4. Sadaat Cotton Factory, and Oil Mills Jampur Road, D. G, Khan ..	7·17
5. Yousaf Industries Jampur Road, D. G. Khan ..	5·24
Total ..	31·95

MIANWALI DISTRICT

1. M/s. Adamjee Sugar Mills Ltd., Drya Khan, Mianwali	4,15·76
2. M/s. Kohinoor Textile Mills, Liaqatabad, Mianwali	2,11·97
3. M/s. Colony Thal Texile Mills, Bhakkar, Mianwali ..	2,82·19
4. M/s. Antibiotics (Private) Ltd., Iskandarabad ..	1,07·96
5. M/s. Pak Dyes & Chemicals Ltd., Iskandarabad ..	74·03
6. M/s. Pak American Fertilizers Ltd., Iskandarabad ..	13,77·00
7. M/s. Maple Leaf Cement Factory Ltd., Iskandarabad	421·53
8. M/s. Quaid-Abad Woollen Mills, Quaidabad ..	25·96
Total ..	29,15·44

1. A.M.O. Base Workshop, Leiagh ..	17·39
2. Leiagh Sugar Mills, Leiah ..	1,58·39
3. Fazal Cloth Mills Muzaffargarh ..	2,33·00
4. Nasir Textile Mills, Muzaffargarh ..	1,20·00
5. Mahmood Textile Mills, Muzaffargarh ..	1,20·00
6. Thal Jute Mills Muzaffargarh ..	5,41·16
Total ..	11,89·94

CAMPBELLPUR DISTRICT

Name of the Unit	Original Investment on 30th June 1970 Value (Lac. Rs.)
1. M/s. Associated Cement (Wah Cement Works Ltd.) Wah Cantt.	150·07
2. Lawrencepur Woolen and Textile Mills, Ltd., Dadupur	351·98
3. Pak Bofors Chemical Ltd., Wah Cantt. ..	53·33
4. Wah Bofors Ltd., Wah Cantt : ..	81·13
5. Khawaja Glass Industries Ltd., Hassanabdal ..	46·58
6. Mustafa R.C. Pipe Works Ltd., Hassanabdal ..	8·22
7. Wah Stone Industries, Ltd., Hassanabdal ..	11·03
8. K. S. B. Pumps Ltd., Hassanabdal	77.62
9 A. O. C. Workshop, P. O. Khour, District Campbellpur	7·03
10. Congoplene Chemical Industry Ltd., Wah ..	46·09
11. Hassaini Engineering Co., Ltd., Hassanabdal ..	25·00
12. A. C. Power House, Khour ..	7·65
13. Attock Electric Supply Co., Ltd., Campbellpur ..	6·02
14. Pakistan Tobacco Co., Burhan ..	10·16
15. Pakistan Oxygen Wah ..	4·84
16. Chemicals Ltd., Wah ..	53·33
17. Wah Cement Works Wah ..	150·06
Total ...	1090·14

مسئلہ استحقاق

پیشہ وارانہ ڈپکس

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص مطلبہ سے متعلق مسئلہ استحقاق پیش کرتا ہوں کہ اس ایوان نے مورخہ ۷-۷-۷۲ کو ایک قرارداد متفقہ طور

پر منظور کی تھی کہ پنجاب کے دیہی علاقہ میں پیشہ وارانہ ٹیکس عائد نہ کیا جائے اور پنجاب کی عدالتوں میں ان کے خلاف پیشہ وارانہ ٹیکس ادا نہ کرنے کی وجہ سے جو مقدمات زیر سماعت ہیں ان کو واپس لیا جائے مگر حکومت پنجاب نے اس وقت تک اس قرارداد پر عمل درآمد نہیں کیا جس سے اس ایوان کی توہین اور حقوق کی پامالی ہوئی ہے -

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ـ جناب والا - مجھے اس سلسلہ میں کچھ عرض کرنی ہے - اول یہ کہ اس معزز ایوان کی ہر قرارداد حکومت کے لئے یا عوام کیلئے بطور ایک سفارش ہوتی ہے اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ ایک مسئلہ کے بارے میں رائے عامہ کو ہموار کیا جائے اور بتایا جا سکے کہ اس سلسلہ میں یہ ایوان کیا رائے رکھتا ہے -

جناب والا - جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے اس میں یہی کہا گیا ہے کہ پیشہ وارانہ ٹیکس نہیں لگانا چاہئے اور جو مقدمات چل رہے ہیں وہ واپس لینے چاہئیں - یہ امر پیش نظر رکھنے کے قابل ہے کہ ۷ جولائی کو جو قرارداد منظور کی گئی تھی اس پر ہر ڈسٹرکٹ کونسل - ہر میونسپل کمیٹی نے کسی قسم کا عمل کرنے سے پیشتر اپنے bye-laws میں تبدیلی کرنی ہے کیونکہ وہ اس سے متاثر ہوتی ہیں - انہوں نے اپنے بجٹ میں تبدیلی کرنی ہے - اپنے سارے حالات کو پیش نظر رکھ کر اپنے معاملات طے کرنے ہیں - حکومت پنجاب اس قرارداد کے پیش نظر میونسپل کمیٹیوں - ٹاؤن کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ کونسلوں کو یہ حکم نہیں دے سکتی کہ وہ تمام پیشہ وارانہ ٹیکس ختم کر دیں کیونکہ یہ قرارداد قانون کی حیثیت نہیں رکھتی ہے - اور نہ یہ کہہ سکتی ہے کہ جتنے تنازعات عدالتوں میں یا دوسرے محکموں کے سامنے تصفیہ طلب ہیں ان کو اس وقت ختم کر دیا جائے - اس لئے اس قرارداد کی حیثیت محض سفارش کی ہے - اس لحاظ سے اس ایوان کا قطعی طور پر توہین کا پہلو نہیں نکلتا -

جناب والا - میں یہ بھی عرض کروں گا کہ آپ جو بھی سفارش چاہے مرکزی حکومت کو کریں یا حکومت پنجاب کو

کریں وہ صرف ایک سفارش ہوتی ہے قانون نہیں ہوتا ۔ وہ پابندی نہیں ہے ۔ اس سفارش کے پیش نظر کوئی حکومت یا ادارہ اس پر غور کر سکتا ہے ۔ اس سفارش کو پیش نظر رکھ سکتا ہے اور اس کا اثر ضرور ہوتا ہے ۔ لیکن اس مسئلہ کے متعلق ہر ڈسٹرکٹ کونسل نے اپنے حالات کے مطابق bye-laws بنائے ہیں ۔ کچھ اقدامات کرنے ہیں ۔ تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کے بعد کوئی قدم اٹھانا ہے لیکن اس قرارداد پر عمل نہ کرنے سے کوئی توہین کا پہلو نہیں نکلتا ۔ اگر بالفرض یہ پابندی کی صورت بھی ہوتی تو اتنے تھوڑے عرصہ میں کسی ڈسٹرکٹ کونسل کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ اس پر عمل کر سکے ۔ اس لحاظ سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک استحقاق نامنظور کی جائے ۔

Mr. Speaker : I uphold the objection and the motion is ruled out of order.

اب ایک اور تحریک استحقاق ملک محمد علی خان صاحب کی طرف سے ابھی موصول ہوئی ہے ۔ وہ اسے پیش کریں ۔

نشان زدہ سوال نمبر ۲۶۸ کے غلط جواب کی فراہمی

ملک محمد علی خان (لاہور - ۱۳) ۔ جناب والا ۔ میں اس معزز ایوان میں یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ میرے نشان زدہ سوال نمبر ۲۶۸ جو ۲۷ جولائی ۱۹۷۲ء کی فہرست سوالات میں چھپا ہے کے جواب میں وزیر مواصلات و تعمیرات نے بیان کیا ہے کہ حکومت چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ یا پونچھ ہاؤس کالونی ملتان روڈ لاہور میں کوئی نرسریاں قائم نہیں کئے ہوئے تھی ۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا دونوں مقامات پر نرسریاں قائم ہیں جو اگر وزیر صاحب پسند فرمائیں تو انہیں دکھائی جا سکتی ہیں ۔

محولہ بالا امر واقعہ کے پیش نظر وزیر متعلقہ کی جانب سے بہم پہنچایا جانے والا جواب صحیح نہیں ہے اور اس سے معزز ۔ عظیم اور باوقار ایوان کے استحقاق کی خلاف ورزی ہوئی ہے

کیونکہ سوالات پوچھنا اور ان کے درست جوابات پانا ارکان اسمبلی کا استحقاق ہے -

مسٹر سپیکر - یہ تحریک استحقاق کل زیر بحث آئے گی اور اس پر غور کیا جائیگا کیونکہ مجھے دریافت کرنا ہے کہ اسکی قانونی پوزیشن کیا ہے -

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر — اب ہم تحاریک التوائے کار نمبر ۳۵ اور ۴۰ مورخہ ۲۴ جولائی جو حاجی محمد سیف اللہ خان اور چوہدری امان اللہ لک کی طرف سے پیش ہوئی ہیں کو لیتے ہیں - یہ تحاریک گوالمنڈی کے واقعہ سے متعلق ہیں - وزیر اعلیٰ نے فرمایا تھا کہ وہ ہاؤس کو اس واقعہ کے متعلق مطلع کریں گے -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ جوڈیشیل انکوائری کا آرڈر دیا گیا تھا - اور یہ انکوائری شروع ہے - پھر بھی میں نے یہ گزارش کی تھی کہ میں اپنی مفصل اور حتمی رپورٹ ایوان میں پیش کروں گا - یہ بالکل درست ہے کہ ابھی انکوائری جاری ہے -

مسٹر سپیکر - دوسری تحریک بھی اسی کے متعلق ہے -

وزیر اعلیٰ - کیا وہ بس والے معاملہ کے متعلق ہے ؟

مسٹر سپیکر - بس والا معاملہ علیحدہ ہے وہ پولیس کے ہاتھوں غلام مصطفیٰ نامی ایک شخص سکنہ لاہور کی ہلاکت سے متعلق ہے -

وزیر اعلیٰ - نہیں جناب والا ایک مسافر بس گوجرانوالہ میں لوٹی گئی تھی -

مسٹر سپیکر - وہ تحریک التوا کار اس کے بعد آتی ہے - وہ دونوں تقریباً ایک ہی موضوع سے متعلق ہیں -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - میں عرض کروں گا کہ دو تحاریک التوائے کار ہیں ان میں سے ایک بس کے لوٹنے سے متعلق ہے اس کے متعلق میں وضاحت چاہوں گا ایک میری تحریک التوائے کار دکانوں لوٹے جانے کے متعلق بھی تھی اس کی انکوائری نہیں ہوئی - میں ان سے صرف یہ وضاحت طلب کروں گا کہ جہاں تک وہ قتل کا تعلق ہے یا مارے جانے کا تعلق ہے - - - -

وزیر اعلیٰ - سارے مسئلے کے متعلق ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک - ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر - اس کے متعلق تحریک نمبر ۳۶ ہے ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ آپ تفصیل سے آگاہ فرمائیں گے ۔

وزیر اعلیٰ - جی ہاں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا ۔ آپ کو رولنگ دینی چاہئیے کہ یہ معاملہ ختم ہو گیا ہے یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر - وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا ہے کہ اس میں جوڈیشنل انکوائری ہو رہی ہے تو اس بات کے پیش نظر اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے کیونکہ معاملہ زیر غور عدالت ہے ۔

وزیر اعلیٰ - جناب والا ۔ جہاں تک بس کے لوٹے جانے کا تعلق ہے (اس ضمن میں امان اللہ لک صاحب کی تحریک التواء تھی) ۔ اس کے متعلق میں نے دریافت کیا ہے کہ واقعہ بالکل درست ہے اس رات کو چند قبائلیوں نے بس کو روکا اور لوٹا لیکن ایک شخص کی نشاندھی کر لی گئی ہے اس کا نام گل زمان ہے ۔

مسٹر سپیکر - تحریک التوا نمبر ۵۱ سید تابش الوریٰ پیش کریں ۔

اردو ڈائجسٹ زندگی اور پنجاب پریس کے ڈیکلریشن کی منسوخی

سید تابش الوریٰ - جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ روزنامہ ''پاکستان ٹائمز'' مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۷۲ء کے مطابق اردو ڈائجسٹ زندگی اور پنجاب پریس کے ڈیکلریشن کی منسوخی سے متعلق ہے ۔ حکومت کا یہ اقدام انتقامی ہے اور آزادی صحافت پر قدغن کے مترادف ہے جس سے صحافیوں اور عوام میں ہیجان و اضطراب پیدا ہو گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر - اسی مضمون کی تحریک التواء نمبر ۵۳ حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی ہے ۔

اردو ڈائجسٹ - زندگی اور پنجاب پنچ کے ڈیکلریشن کی منسوخی

حاجی محمد سیف اللہ خان — جناب والا — میں یہ تحریک پیش کرنیکی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کیجائے - مسلہ روزنامہ ''پاکستان ٹائمز'' مورخہ ۲۶-۷-۷۲ کے مطابق اردو ڈائجسٹ - زندگی اور پنجاب پنچ کے ڈیکلریشن کی منسوخی کے متعلق ہے - حکومت کا یہ انتقامی فعل آزادی صحافت کے عین منافی ہے جس سے عوام میں اضطراب پیدا ہوگیا ہے -

مسٹر سپیکر — چوہدری امان اللہ لک کی تحریک التوا نمبر ۵۹ کی پوزیشن ذرا مختلف ہے - پہلی دو تحاریک ایک ہی تاریخ کو وصول ہوئی تھیں اور تیسری اس سے اگلے روز موصول ہوئی ہے - تو اس لئے اس میں جو ٹائم فیکٹر ہے اس کا تھوڑا سا قانون سے تعلق ہوتا ہے -

وزیر اطلاعات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) — جناب سپیکر — یہ تحاریک التوائے کار جو اس معزز ایوان کے سامنے پیش کی گئی ہیں دراصل غلط بیانی پر مبنی ہیں پنجاب کی حکومت نے کسی اخبار کے ڈیکلریشن کی منسوخی کے احکام نہیں دئے - یہ تین جرائد جنکا ذکر ہوا ہے پریس اینڈ پبلیکیشن آرڈیننس کے تحت شائع ہوتے ہیں اور اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی میگزین یا اخبار ان ضابطہ سے پہلو تہی کرتا ہے یا ان کی پابندی نہیں کرتا تو ان کے ڈیکلریشن از خود ساکت ہو جاتے ہیں -حکومت پنجاب نے ان ڈیکلریشنوں کو منسوخ نہیں کیا - بلکہ سیکشن ۹ کے سب سیکشن (۳) کے تحت انہوں نے کوتاہی کی تھی اور ان کے ڈیکلریشن ساکت ہوگئے تھے تو ان کے پرنٹرز اور پبلشرز کی توجہ اس طرف دلائی گئی تھی کہ چونکہ انہوں نے کوتاہی کی ہے اور قانون کی پابندی نہیں کی اس لئے ان کے ڈیکلریشن ساکت ہوگئے ہیں - ان کو جو نوٹس بھیجا گیا تھا اسکے اخری دو جملے میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں -

> "This position has been explained for your convenience and to meet the ends of law, which no doubt, you would like to respect."

اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی فوری اہمیت کی چیز نہیں ہے کہ ان پر بحث کرنیکی ضرورت محسوس ہو۔ صرف ان کی راہنمائی کرنے کے لئے ان کی توجہ دلائی ہے کہ اس قانون کے تحت اپ کے جرائد کی اشاعت ہو رہی ہے اور آپ اس کی پابندی کریں۔

Mr. Speaker : Do you make a positive statement that the Punjab Government has not cancelled their declaration ?

وزیر اطلاعات — جی ہاں۔ جناب والا۔

سید تابش لوری — جناب والا۔ میں اس سٹیٹمنٹ کو اس ہاؤس میں چیلنج کرتا ہوں۔ اج کے اخبارات میں بڑی تفصیل کے ساتھ یہ خبریں چھپی ہیں کہ اس سلسلے میں حکومت نے باقاعدہ توثیق کردی ہے کہ ان کے ڈیکلریشن منسوخ ہوگئے ہیں اور void ہوگئے ہیں۔

مسٹر سپیکر ۔ void اور منسوخی میں بڑا فرق ہے۔ آپ انگریزی اور اردو دونوں جانتے ہیں۔

سید تابش لوری — کالعدم ہوگئے ہیں۔

وزیر اطلاعات — annal ہوئے ہیں۔

سید تابش انوری — جناب والا۔ اس سلسلے میں مجھے اجازت دیجائے کہ میں صرف اتنی گزارش کر سکوں کہ گورنمنٹ نے مارشل لاء ضابطہ نمبر ۲۰۹ کے تحت ان اخبارات کو بند کیا تھا۔

مسٹر سپیکر—سید صاحب آپ تشریف رکھیں۔ میں نے وہ ریزولیوشن بھی دیکھا ہے جو آپ کی طرف سے پیش ہوا۔ اور جو آپ نے اس کے ساتھ اخبار کا تراشا دیا ہے وہ بھی دیکھا ہے۔ دونوں میں بڑا فرق ہے اس میں جو الفاظ لکھے ہیں وہ Null and Void ہیں۔ آپ نے لکھا ہے ''منسوخی''—تو اس لئے بھی جس پر آپ نے rely کیا ہے یہ اس کے مطابق نہیں ہے۔ حاجی صاحب کی تحریک کی بھی یہی پوزیشن ہے۔ آپ دونوں اصحاب نے فرمایا ہے کہ ڈیکلریشن کی منسوخی ہو گئی ہے اور جس خبر کی بناء پر دونوں نے اپنی اپنی یہ تحاریک دی ہیں اس میں کہیں بھی منسوخی کا لفظ استعمال نہیں ہوا اور اس کے اندر یہ سپرٹ بھی نہیں ہے کہ حکومت نے ان کے ڈیکلریشن کو منسوخ کر دیا ہے۔

سید ثابش الوری —جناب وزیر صاحب نے یہ وضاحت کر دی ہے کہ مارشل لاء ضابطہ نمبر ۲۰۹ کے تحت یہ اخبارات بند کئے گئے تھے اور ان کے ایڈیٹروں کو گرفتار کیا گیا تھا - ظاہر ہے ایسی صورت میں ان کی اشاعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - آج حکومت نے ایک ضابطے کے تحت ان تینوں جریدوں کو خود بند کر دیا ہے - یہ کس طرح پابندی عائد کر دی گئی ہے -

Mr. Speaker. The Law has its own course.

سید ثابش الوری—جناب والا — صورت حال یہ ہے کہ حکومت نے پابندی عائد کی تھی اور حکومت کی پابندی کے نتیجے میں وہ اخبارات نہیں نکل سکے - ایک تو مارشل لاء ضابطے کے تحت وہ اخبارات نہیں نکل سکے اور اب ان سے پوچھا جا رہا ہے کہ تم وہ اخبار کیوں نہیں نکال سکے -

وزیر اعلیٰ—پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا — تحریک پیش کر دی گئی ہے اور آپ نے رولنگ دے دی ہے - اس کے بعد بحث یا تقریر کرنا یا اس کی تشریح کرنا میرے خیال میں ضابطے کے خلاف ہے - آپ اس کے متعلق فیصلہ کر لیں - بارہا اس کے متعلق عرض کی جا چکی ہے میں گذارش کروں گا کہ میری دانست میں جب رولنگ دے دی گئی ہو یا کم از کم آپ رولنگ دے رہے ہوں تو سپیکر کے ساتھ اس وقت تک debate نہ ہو - جب تک کہ آپ اس کی اجازت نہ دیں-

مسٹر سپیکر—دونوں تحاریک میں کہا گیا ہے کہ ہم نے ''پاکستان ٹائمز'' میں یہ خبر پڑھی ہے کہ حکومت نے ان تینوں جرائد کے ڈیکلریشن منسوخ کر دیئے ہیں - وزیر متعلقہ نے اس کی تردید کی ہے اور خود جس اخبار پر انحصار کیا گیا ہے - اس میں کوئی ایسا مواد موجود نہیں - جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ ڈیکلریشن منسوخ کر دیئے گئے ہیں - اس لئے یہ تحاریک التواء خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہیں-

حاجی محمد سیف اللہ صاحب تحریک نمبر ۵۰ پیش کریں -

حاجی محمد سیف اللہ خان—جناب والا — یہ ہدایت فرما دی جائے کہ تحریک التوا یا جو تحریکیں بھی اسمبلی کے دفتر میں دی جائیں - ان کو لفظ بلفظ رکھا کریں اور ان کی summary نہ کیا کریں -

ٹاؤن شپ سکیم کوٹ لکھپت میں دوکانوں کو مسمار کرنا

حاجی محمد سیف اللہ خان— جناب والا —میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ بحالیات ہاوسنگ اینڈ سٹلیمنٹ پنجاب نے ٹاؤن شپ سکیم کوٹ لکھپت کی پیشگی اطلاع کے بغیر ۳۰ دکانیں مسمار کردی ہیں جس سے غریب دکاندار بے روزگار ہوگئے ہیں اور حکومت کے اس اقدام سے عوام میں بے حد شدید غم وغصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے جسے فوری طور پر زیر بحث لانا ضروری ہے—

وزیر مواصلات وتعمیرات—جناب والا — اس کا جواب میں کل تفصیل سے دونگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان — جناب والا — میں گزارش کرونگا کہ کیا فاضل وزراء صاحبان کو اس کی بروقت کاپی نہیں پہنچائی جاتی ہم سے تین کاپیاں اس لئے لی جاتی ہیں کہ ایک کاپی متعلقہ وزیر کو دی جائے ۔ یہ تحریک التوا کل کی آئی ہوئی ہے ۔ آج کی نہیں آئی ۔ اس کی تاخیر کی وجہ کیا ہے ؟ کیا آپ نے انہیں کاپی نہیں پہنچائی یا انہوں نے زحمت گوارا نہیں کی کہ تحریک التوا جو نہایت اہمیت کی حامل ہوتی ہے کا مطالعہ کرتے اور بر وقت جواب دیتے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا—میں اس کا جواب تفصیل سے دینا چاہتا تھا ۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ رہائشی پلاٹ نہیں جہاں پر لوگوں نے زبردستی قبضہ کیا ہوا ہے ۔

وزیر قانون — جناب والا ۔ اس تحریک التواء پر کوئی تاریخ نہیں دی گئی ۔

Mr. Speaker: I have noted that the Minister concerned has agreed that he will make a statement.

Minister for Law—Sir, my objection should be placed on record.

Mr. Speaker: He has agreed that he will make a statement. Despite the objection, he is willing to take the House into confidence.

ضلع کچہری لاہور سے ملزمان کا فرار ہونا

حاجی محمد سیف اللہ خان — جناب والا — میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۷۲ء کے اخبار امروز کی خبر کے مطابق ضلع کچہری لاہور میں پولیس گارڈ کی نگرانی سے سات ملزم فرار ہو گئے ہیں - جن میں قتل کے الزام میں ملوث ملزم بھی شامل ہیں - اس واقعہ سے لاہور کے عوام میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے - اور پولیس اپنے فرائض کی بجا آوری میں ناکام ہو گئی ہے - جس کا فوری طور پر زیر بحث لایا جانا اشد ضروری ہے -

وزیر اعلیٰ — جناب والا — اسے پرسوں تک کے لئے رکھ لیں -

مسٹر سپیکر — ٹھیک ہے -

صوبہ سندھ سے غیر سندھیوں کا انخلاء

مسٹر سپیکر — راجہ محمد افضل خان -

راجہ محمد افضل خان — جناب والا — میں تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے - کہ روزنامہ مشرق ۲۶ جولائی ۱۹۷۲ء میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے اس بیان سے جس میں انہوں نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ " فسادات کی وجہ سے جو بھی متاثر ہوگا اور پنجاب کی سرحد پر قدم رکھے گا اس کی ہر ممکن مدد کی جائے گی - " اس امر کی تصدیق ہوگئی ہے کہ صوبائی تعصب کی بناء پر سندھ میں مہم شروع ہو چکی ہے اور پاکستانیوں کا پنجاب کی طرف انخلاء ہمارے لئے قابل قبول ہوگیا ہے - اور یہ امر خود غرض سیاستدانوں کو غیر سندھیوں کو نکالنے کی دعوت کے مترادف ہے - کیونکہ سندھ میں پاکستانی آبادکاروں کو تحفظ دینے یا معاوضہ دلانے یا مجرمان کو سزا دلانے کی کوئی تحریک زیر بحث نہیں آئی - اس لئے سنگین واقعات کے پیش نظر اسمبلی کا التوا فرما کر اس تحریک پر بحث کی جائے

اور حکومت پنجاب اپنی اکثریت کی اہمیت کے تحت وہ تجاویز پیش کرے - جن سے حکومت پاکستان غیر سندھی پاکستانیوں کا سندھ میں تحفظ کر سکے -

مسٹر سپیکر - یہ سندھ ہی کا مسئلہ ہے جو سیشن میں پہلے بھی زیر غور آ چکا ہے - اسلئے قاعدہ ۶۵ (سی) کے تحت اس پر بحث نہیں ہو سکتی - علاوہ ازیں اس تحریک التواء میں کوئی فوری اہمیت رکھنے والے مسئلہ کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی مسئلہ کو صحیح بیان کیا گیا ہے - اسلئے اسکو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوائنٹ آف ارڈر - جناب والا سے گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ ایوان کی روایات یہی رہی ہیں کہ فاضل ممبر تحریک التواء پیش کرے پیشتر اسکے کہ آپ اپنا رولنگ دیں آپ ان سے سوال کیا کریں کہ آپ اس ضابطے کی پابندی نہیں کر رہے ہیں یا آپ نے اس کی پابندی نہیں کی انکو سمجھا دیا کریں اسکے بعد اسکو خلاف ضابطہ قرار دیا کریں - اسکو بات کرنے کا موقع فراہم کریں اور اگر وہ اس کو صحیح ثابت کر دے کہ میری تحریک التوء ضابطے کے مطابق ہے تو آپ کو رولنگ دینے میں بہت آسانی ہوگی -

مسٹر سپیکر - علامہ صاحب میں اس سلسلے میں کافی نرمی اختیار کرتا ہوں کہ میں اسکو ایوان میں پڑھنے کی اجازت دیتا ہوں ورنہ ان میں سے کچھ تحاریک التوائے کار ایسی ہوتی ہیں جن کو میرے چیمبر سے آگے نہ جانا چاہئیے - اگر اخبار کی خبر کا متن ایک ہو اور جو تحریک ہے اس کا متن اس سے مختلف ہو تو مجھے حق حاصل ہے کہ میں اس کو چیمبر میں ہی ختم کردوں - اس طرح اگر ساری خبر یا تحریک کو پڑھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچوں کہ مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ اسے زیر سماعت لایا جائے یا اس میں کسی فوری اہمیت کے واقعہ کا ذکر نہیں ہے جو نیا واقعہ ہوا ہو تو اسے ایوان میں آنے کی ضرورت نہیں - لیکن اگر فاضل ممبران یہ چاہیں گے کہ میں ان کو پوری طرح بحث کی اجازت دوں تو دفتر میں بیٹھ کر مجھے زیادہ کام کرنا پڑیگا میں اس کے لئے بھی تیار ہوں -

مولانا منظور احمد چنیوٹی کی زبان بندی

میاں خورشید انور — جناب والا — میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر جھنگ نے مولانا منظور احمد چنیوٹی کی زبان بندی کے احکام صادر کردئیے ہیں جس سے وہاں کے عوام میں شدید اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے - مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر اسکا فوری زیر بحث لانا ضروری ہے - اصل تار منسلک ہے -

وزیر قانون — جناب والا - بحث شروع کرنے سے پہلے میں ٹیکنیکل اعتراض پیش کرنا چاہتا ہوں - فاضل ممبر نے کوئی تاریخ نہیں بتائی ہے کہ کب زبان بندی ہوئی ہے - یہ فوری مسئلہ نہیں ہو سکتا اس پر جناب والا قلیل‌المہلت سوال بھی نہیں آ سکتا - تحریک التواء میں تاریخ بتانا چاہئیے تھی کہ یہ کب زبان بندی کی گئی ہے - انہوں نے کوئی تاریخ درج نہیں کی یہ فوری اہمیت کا حامل نہیں ہے -

میاں خورشید انور — جناب والا — ٹیلیگرام کل شام آئی ہے - ان کی تعمیل کل ہی کرائی گئی ہے -

وزیر قانون — جناب والا — آپ رول ۶۳ ملاحظہ فرمائیں - اس میں کہا گیا ہے —

> "A motion for an adjournment of the business of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent and urgent public importance may be made with the consent of the Speaker."

جناب والا - میں ٹیکنیکل اعتراض پیش کر رہا ہوں - اس میں کوئی تاریخ کا ذکر نہیں ہے کہ زبان بندی کب کی گئی اور یہ واقعہ کب ہوا - اس لئے یہ فوری اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے - فوری توجہ کا مسئلہ نہیں ہے -

میاں خورشید انور — جناب والا — وزیر قانون کا یہ اعتراض بالکل غلط ہے میں نے یہ ٹیلیگرام اپنے نوٹس کے ساتھ منسلک کی ہے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان پر کل ہی پابندی لگائی گئی ہے اور کل ہی اس کی تعمیل ہوئی ہے - انہوں نے فوری طور پر اسکی اطلاع مجھے دی اور دیگر ممبران صاحبان کو بھی اسی قسم کی اطلاع آئی ہے - جناب سپیکر - حکم کی نقل ٹیلیگرام کے ساتھ نہیں آسکتی تھی - بہر صورت اس سے زیادہ اہمیت کا مسئلہ اور

کوئی نہیں ہو سکتا ۔ حکومت اگر اسطرح سے علمائے کرام کی زبان بندی کر کے انکو ڈرائیگی تو دین کی خدمت کیا وزیر صاحب کرینگے ۔

وزیر قانون — جناب والا ۔ مختصر بیان کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

مسٹر سپیکر — میں صرف ان کی بات کو سن رہا ہوں ۔ مجھے سننے دیجئے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان — جناب والا ۔ میری تحریک التواء جناب چیف منسٹر صاحب سے متعلق ہے اور جب وہ تشریف رکھتے تھے اس وقت یہ پیش ہوئی تھی ازراہ کرم انہیں بلوائیں تاکہ انکی موجودگی میں یہ زیر بحث آئے ۔

وزیر قانون — میں فاضل رکن کی اطلاع کیلئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں ٹیکنیکل اعتراض کر سکتا ہوں ۔

میاں خورشید انور — اسکے متعلق کل یہ ٹیلیگرام آئی ہے جسکی کاپی آپکو بھی دی گئی ہے ۔ یہ کل کا اجلاس ختم ہونے کے بعد ہمیں موصول ہوئی تھی اور اسی وقت ہم نے تحریک التواء لکھ کردے دی تھی لہذا آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ مسئلہ فوری اہمیت کا نہیں ہے ۔

وزیر مال — پوائنٹ آف آرڈر ۔ کیا ٹیلیگراف ایکٹ میں کوئی ایسی پروویژن موجود ہے ۔ جس سے یہ پتہ چلے کہ جس دن ٹیلیگرام آئی ہے اسی دن وقوعہ کی اطلاع دی جاتی ہے (قطع کلامیاں) تار سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ حالیہ واقعہ ہے ۔

Mr. Speaker : Let me hear please.

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی — جناب والا—ٹیلیگرام کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے اور ٹیلیگرام ہمیں جب ملتی ہے تو اس وقت ہمیں اطلاع ملتی ہے ۔ کیونکہ گورنمنٹ کے جب آرڈر آتے ہیں اسکی کاپی تو ہمیں نہیں ملتی ۔ ہم نے تو عوام کو دیکھنا ہے کہ عوام نے ہمیں کس وقت تار دی ہے ۔ ٹیلیگرام کی اہمیت آپکے سامنے ہے ۔ ہم تو وہ تاریخ دیں گے جب ہمیں تار ملی ہے جب تار کی نقل آپکے پاس موجود ہے تو پھر اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ یہ صحیح ہے یا نہیں ہے ۔

سردار صغیر احمد - جناب سپیکر - میں آپکی وساطت سے فاضل رکن حزب اختلاف کو یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ اس واقعہ میں کوئی public importance نہیں ہے - اگر زبان بندی کا کوئی حکم دیا گیا ہے تو چنیوٹ کے لوگوں میں یقیناً سکون کی لہر دوڑی

* * * * * * * * * * * * *

ہوگی * * * *

Mr. Speaker : Please, no merits.

سردار صغیر احمد - جناب والا - میں وہاں کا رہنے والا ہوں اور حالات سے باخبر ہوں -

مسٹر سپیکر - انکی تقریر کا یہ حصہ حذف کیا جائے جو merits پر ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - جیسا کہ تحریک میں لکھا ہوا ہے کہ معاملہ فوری اہمیت کا ہے تو گورنمنٹ یہ کہہ سکتی ہے کہ چونکہ انکے پاس پورے حقائق نہیں ہیں اسلئے یہ فوری اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے - یا یہ حکم فلاں تاریخ کو جاری ہوا تھا - یا جاری ہی نہیں ہوا - اسطرح وہ یہ چیلنج نہیں کر سکتے کہ انہیں تاریخ دینی چاہئے تھی - فوری کے لکھ دینے سے یہ تصور کیا جاتا ہے کہ جو تحریک التواء ہے وہ صحیح ہے بروقت ہے تاوقتیکہ وہاں حقائق سامنے نہ آئیں کہ یہ فلاں تاریخ کا واقعہ نہیں ہے -

Navab zada Muhammad khan khakwani - Sir, they have to prove a definite matter of recent and urgent public importance. یہ نہیں کہ تار recently آئی ہو - ان کو یہ بھی پتہ نہیں کہ زبان بندی کب ہوئی - یہ چیز انہیں ثابت کرنی ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - پہلی بات جو میں اپنے محترم وزیر قانون کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ

---

*بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا -

میں اپنے علم و خبر اور یقین کی بناء پر کہتا ہوں کہ کل ان کی تعمیل ہوئی ہے - دوسری بات جس پر ان کو ٹیکنیکل اعتراض ہے یہ ہے کہ یہ recent occurrence کا معاملہ نہیں ہے - ہمارے ہاں اس قسم کی کئی رولنگز موجود ہیں - اگر آپ چاہیں تو اس کو کل پر defer کر دیں وہ رولنگ میں آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا - ہمارے ہاں recent occurrence اس وقت بنتی ہے جس وقت یہ معاملہ ہمارے علم میں آئے - اگر کوئی ایسی بات ہے کہ جس پر کوئی چھ مہینے گزر گئے ہیں - سال گزر گیا ہے یا کوئی لمبا وقت گزر گیا ہے تو اس کو زیر غور نہیں لایا جا سکتا - لیکن اگر کوئی ایسی بات ہو جس پر کوئی ہفتہ دس دن لگے ہوں لیکن وہ معاملہ ہمارے علم میں آج آیا ہو تو ہم اس کو recent occurrence کہیں گے اور recent occurrence کے حساب سے اس پر اس ہاؤس کے اندر بحث ہوگی -

نوابزادہ محمد خان خاکوانی - کوئی public importance کا معاملہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ دس دن کے بعد ہمیں اس کا پتہ لگے - اگر کوئی public importance کا معاملہ اخباروں میں چھپتا ہے لیکن ہمیں دس دن کے بعد اسکا پتہ چلتا ہے تو وہ recent occurrence "A definite matter of recent and urgent public importance." نہیں ہے - رولز میں بالکل واضح ہے

علامہ رحمت اللہ ارشد - ممتاز کانلوں صاحب نے فرمایا تھا کہ ملک کے ایک حصے میں آگ اور خون کی ہولی کھیلی گئی - آپ کو معلوم ہے کہ یہاں اس کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں دس دن لگے کہ وہاں حالات کیا ہیں - کسی معاملے پر اضطراب کا پھیلنا ضروری نہیں ہے کہ خان صاحب کے علم میں بھی آئے - جو علاقائی اضطراب ہوتا ہے وہ وہیں تک محدود رہتا ہے - اس کو بھی اہمیت عامہ کا مسئلہ سمجھا جاتا ہے اور اس پر بھی بحث کی جا سکتی ہے -

ملک غلام نبی - مسٹر سپیکر - قاعدہ ۹۰ (ز) میں لکھا ہے -

"The motion must not deal with a hypothetical case."

اس وقت یہاں کہا جا سکتا ہے کہ جو تار آئی ہے وہ کیسے آئی - کس کے ذریعے دی گئی - فاضل ممبر کو تو یہ پتہ نہیں کہ وہ کیا محرکات تھے جن کی وجہ سے ان کی زبان بندی ہوئی ہے - ان کا اس میں کوئی ذکر نہیں ہے لیکن تار آ گئی ہے اور انہوں نے کہہ دیا ہے کہ جناب ہاؤس کی کارروائی ملتوی کر دی جائے - یہ ایک im ginary case ہو سکتا ہے - اگر آپ چاہیں تو سینکڑوں تاریں ابھی ایک گھنٹے کے بعد اس ایوان میں آ سکتی ہیں (قطع کلامیاں) -

میاں خورشید انور - جناب سپیکر - اگر یہ تار غلط ہو اور کوئی واقعہ نہ ہو تو وزیر اعلیٰ از راہ کرم اعلان فرمائیں کہ انہوں نے کسی پر کوئی پابندی نہیں لگائی - اس کے لئے اگر نوٹس چاہئیے تو تحریک التواء خود نوٹس ہے - یہ ٹیلیگرام جو کل دی گئی ہے کل ہی شام کو مل گئی ہے - علامہ صاحب نے تصدیق بھی فرما دی ہے کہ ان کی تعمیل کل ہوئی ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں ذمہ داری کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تار کل اسمبلی کے اجلاس کے بعد موصول ہوئی تھی اور جس پر پابندی لگائی گئی ہے وہ آدمی خود مجھے ملا ہے - اور اس نے خود مجھے بتایا ہے -

Mrs. Syeda Abida Hussain : Mr. Speaker Sir, living as we are in the present times of unrest, we are faced constantly and disturbed with various kinds of problems and do not need to add sectarian issues to this already long list. District Jhang has been torn as under by sectarian issues for nearly three years. It is a district where all kinds of 'maulanas', with due respect, of all sects, professing variety of Islamic beliefs, have been flooding the area with their views, and very often these have been dangerous views. I, therefore, request that, if necessary, the matter be looked into, but on the floor of this House it should be made clear that a particular 'maulana' in the district of Jhang being told to keep quiet for a while is not at all a matter of national consequence.

میاں خورشید انور - جمعیت علمائے اسلام چنیوٹ نے ایک تار دی ہے کہ وہاں عوام میں اضطراب پایا جاتا ہے - یہ محترمہ کس طرح فرما سکتی ہیں کہ وہاں کے لوگوں کو احساس تک نہیں -

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہ جملہ استعمال نہ کریں کہ ''یہ مجرمہ کس طرح فرما سکتی ہیں،، آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں ان کی رائے سے متفق نہیں ہوں ۔

شیخ محمد اقبال ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ مولانا منظور احمد نے صوبائی الیکشن چنیوٹ سے لڑا تھا .... (قطع کلامیاں) ۔

وزیر اعلیٰ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس پر اس وقت تک کوئی بحث نہیں ہو سکتی جب تک اس کا فیصلہ نہ ہو جائے کہ یہ in order ہے یا نہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میرا ٹیکنیکل اعتراض تھا کہ کل اور آج تک recent میں آتے ہیں ۔ فاضل لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا ہے کہ دس دن اور ہفتہ بھی recent occurrence میں آتے ہیں ۔ یہ درست نہیں ہے ۔ recent میں تو ایک دن کی بات ہوتی ہے اور اس میں جو واقعات آتے ہیں ان کو incidents of public importance کہا جا سکتا ہے ۔ ہفتے اور دس دن کی بات صحیح نہیں ہے ۔ مجھے کوئی رول دکھا دیں یا کوئی ruling of the chair بتا دیں جو انہیں معلوم ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے کہ کل تعمیل ہوئی ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ انہیں خود پتہ نہیں ہے کہ یہ زبان بندی کب ہوئی ہے ۔ اگر دس دن پہلے ہوئی ہے اور ان کے علم میں کل آئی ہے تو آج لاء اینڈ آرڈر کی حالت پیدا نہیں ہوتی ۔ اگر عوام کے وقار میں کوئی incident نہیں ہوا تو پھر اس میں کونسی public importance involved ہے جسکی وجہ سے اسکو recent occurrence میں آنا چاہیئے ۔

شیخ محمد اقبال ۔ مولانا منظور احمد لاہور میں تھے اور رپورٹ attest کرائی ہے ۔ کل وہ گئے ہیں اور جاتے ہی انہوں نے تعمیل کرائی کہ آپکی زبان بندی ہے اس لئے انہوں نے ٹیلیگرام میں بھیجی ہے ۔

وزیر قانون ۔ جو ٹیلیگرام انہوں نے بھیجی ہے کیا اس میں تاریخ بتلائی ہے کہ فلاں تاریخ کو زبان بندی ہوئی ہے ؟ جناب والا ۔

آپ اس پر رولنگ دیں ۔ ہاؤس کا کافی وقت ضائع ہوا ہے ۔ رولز بڑے واضح ہیں ۔ اور یہ تحریک التواء public importance اور recent میں fall نہیں کرتی ۔

واجد منور احمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں اس سلسلے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو تار معزز ممبر نے وصول کی ہے اس کا مضمون کیا ہے ۔ وہ ذرا پڑھ کر سنا دیں ۔

مسٹر محمد حنیف فاروقی ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ قاعدہ ۶۵ (ز) کی طرف دلانا چاہتا ہوں اس میں لکھا ہے ۔

"The motion must not deal with a hypothetical case."

میں عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے تار وصول کی ہے معلوم نہیں کہ وہ صحیح ہے یا غلط ہے ۔ نہ تو جناب انہوں نے ایسا کوئی آرڈر پیش کیا ہے جس میں اس کی کوئی وضاحت کی گئی ہو اور نہ ہی کسی تعمیل کی بات کی ہے ۔ یہ ایک hypothetical case ہے ۔ اس لئے اس کو in order قرار نہ دیا جائے ۔

شیخ محمد اقبال ۔ میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ ان کی زبان بندی ہوئی ہے اور کل نوٹس کی تعمیل کرائی گئی ہے ۔ یہ ٹیلیگرام بالکل صحیح ہے ۔ اگر ٹیلیگرام غلط ہو تو مجھے سزا دیجئے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ قانون کا مسلمہ اصول ہے کہ جب تک کسی شخص کے خلاف کارروائی کی تعمیل نہ کرائی جائے اس وقت تک یہ متصور نہیں کیا جاتا کہ اس پر عمل درآمد ہو چکا ہے بلکہ جب اس شخص تک سمن پہنچے اور اسکی تعمیل ہو اس وقت یہ متصور ہوگا کہ اس پر عمل درآمد ہوا ہے چونکہ تعمیل کل ہوئی ہے اور ٹیلیگرام اسی وقت کل ہی بھیجی گئی ہے جو رات کو پہنچی ہے ۔ اس لئے یہ بر وقت ہے اور ہر لحاظ سے یہ تحریک ضابطے کے تحت آتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس پر کل فیصلہ دوں گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میری بھی اسی مضمون کی ایک تحریک التواء ہے ۔ کل آپ رولنگ دینے سے پہلے میری گذارش بھی سن لیں ۔

مسٹر سپیکر - چوہدری امان اللہ لک اپنی تحریک التوا نمبر ۵۹ پیش کریں -

پنجاب پنج - زندگی اور اردو ڈائجسٹ کے ڈیکلیریشن کی منسوخی

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ حال ہی میں حکومت نے پنجاب پنج - زندگی اور اردو ڈائجسٹ کے ڈیکلیریشن منسوخ کر دیئے ہیں جس سے پنجاب کے جمہوری عوام کے ذہن میں خوف وہراس اور سراسیمگی پھیل گئی ہے اور صوبہ بھر کے عوام میں بے چینی پیدا ہو چکی ہے جس پر بحث کرنی ضروری ہے اور اس کا سدباب کرنا ضروری ہے -

مسٹر سپیکر - اس پر میں نے پہلے رولنگ دے دی ہے - وزیر متعلقہ کے اس بیان کے بعد کہ پنجاب گورنمنٹ نے ڈیکلیریشن منسوخ نہیں کئے یہ بھی خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہے -

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں آپ کی خدمت میں ایک گذارش کرنی چاہتا ہوں جناب نے اس روز ہماری طرف اشارہ کر کے یہ ریمارکس دیئے تھے کہ ایک دو دن سوچنے کا کا موقع دیا جائے - شاید آپ نے از راہ مذاق کہا تھا - اگر آپ فرمائیں تو ریکارڈ بھی آپ کے سامنے پیش کر سکتا ہوں - میری درخواست ہے کہ آپ ان الفاظ کو حذف کروائیں کیونکہ آپ کا روئے سخن حزب اختلاف کی طرف تھا - اگر جناب والا وہ از راہ مذاق نہیں تھا تو آپ ان واقعات سے آگاہ فرمائیں تاکہ ہماری تسلی ہو جائے اور یہ ہمارے لئے خوشی کی بات ہوگی -

مسٹر سپیکر - انہوں نے مجھ سے ایک بات پوچھی تھی جس کا میں نے جواب دیا تھا - میں نے فیصلہ نہیں دیا تھا -

یہ بل چونکہ money سے متعلق ہے اور حکومت اس پر ٹیکس عائد کرتی ہے اس لئے اس کو پیش نہیں کیا جا سکتا ۔

شیخ محمد اقبال — جناب والا ۔ میں نے یہ بل دیا تھا تو سیکرٹری صاحب نے کہا تھا کہ اسکی گورنر صاحب سے پیشگی منظوری ضروری ہے میں نے کہا تھا کہ گورنر صاحب سے اس کی پیشگی منظوری حاصل کرلی جائے ۔ اس کا جواب سیکرٹری صاحب دیں گے کہ آیا گورنر صاحب کی منظوری حاصل کرلی گئی ہے یا نہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا — میں تجویز کرتا ہوں کہ اس بل کو مجلس قائمہ کے سپرد کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر — یہ مسئلہ ہمیں پہلے بھی پیش آیا تھا ۔ میں ایوان کی اس پر رائے لینا چاہتا تھا ۔ اب میں اس تحریک کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر — تحریک پیش کی گئی ہے —

کہ مسودہ قانون امتناع قمار بازی وگھڑ دوڑ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

شیخ محمد اقبال — جناب والا ۔ میں مسودہ قانون امتناع قمار بازی وگھر دوڑ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر — مسودہ قانون امتناع قمار بازی و گھڑ دوڑ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کیا گیا ۔ اس کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے جو ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء تک اپنی رپورٹ پیش کرے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی — جناب سپیکر ۔ اس بل کی کسی نے مخالفت نہیں کی اس لئے یہ بل پاس ہو گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر — وہ تجویز آ گئی ہے کہ اسے مجلس قائمہ کے سپرد کیا جائے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی — جناب والا ۔ یہ بل پاس ہو گیا ہے کیونکہ کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی ۔ آپ اس پر اپنا فیصلہ صادر فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر۔ ابھی تو یہ بل ایوان میں پیش ہوا ہے۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی۔ آپ نے اس کے پیش کرنے کی اجازت دی اور کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی۔ اس لئے یہ بل پاس ہو گیا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ پیش کرنے سے کوئی بل پاس نہیں ہو جاتا۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء

ملک خالق داد خان بندیال۔ جناب والا۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر۔ تحریک پیش کی گئی ہے۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک خالق داد خان بندیال۔ جناب والا۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کیا گیا۔ اس کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے جو ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء تک اپنی رپورٹ پیش کرے۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء

شیخ عزیز احمد۔ جناب والا۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

مسٹر سپیکر—تحریک پیش کی گئی ہے—

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

شیخ عزیز احمد— جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر — مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ہنگامی قانون موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کیا گیا ۔ اسکو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے جو ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء تک اپنی رپورٹ پیش کرے ۔

مسٹر محمد حنیف ڈارو —پوائنٹ آف آرڈر—جناب والا۔ یہ بل پہلے بھی پیش ہو چکا ہے اس لئے دوبارہ پیش نہیں ہو سکتا ۔ قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۱۶۵ کو اس سلسلے میں پیش کرتا ہوں ۔

Rule 165 (1) of the Rules of Procedure—
Except as otherwise provided by these rules, a motion shall not raise a question substantially indentical with one on which the Assembly has given a decision in the same session.

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء

ملک خالق داد خان بندیال — جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر — تحریک پیش کی گئی ہے

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ملک خالق داد خان بندیال — جناب والا۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کیا گیا ۔ اسکو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے جو ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء تک اپنی رپورٹ پیش کرے ۔

مسودہ قانون (تنسیخ پنجاب) ہنگامی قانون انضباط ٹریفک و بس اسٹینڈ (گوجرانوالہ) مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء

شیخ عزیز احمد — جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون (تنسیخ پنجاب) ہنگامی قانون انضباط ٹریفک و بس اسٹینڈ (گوجرانوالہ) مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر — تحریک پیش کی گئی ہے ۔

کہ مسودہ قانون (تنسیخ پنجاب) ہنگامی قانون انضباط ٹریفک و بس اسٹینڈ (گوجرانوالہ) مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

شیخ عزیز احمد—جناب والا ۔ میں مسودہ قانون (تنسیخ پنجاب) ہنگامی قانون انضباط ٹریفک و بس اسٹینڈ (گوجرانوالہ) مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر_مسودہ قانون (تنسیخ پنجاب) ہنگامی قانون انضباط ٹریفک و بس اسٹینڈ (گوجرانوالہ) مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کیا گیا ۔ اسکو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے جو ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء تک اپنی رپورٹ پیش کرے ۔

مسٹر سپیکر_اگلا بل مرزا طاہر بیگ کی طرف سے ہے وہ اپنی نشست پر موجود نہیں ہیں اس لئے یہ بل ایوان میں پیش نہیں ہو سکا ۔ اگلا بل رانا پھول محمد صاحب کا ہے ۔

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء

رانا پھول محمد خان—جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری

۱۹۷۲ء مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

مسٹر سپیکر—تحریک پیش کی گئی ہے -

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

رانا پھول محمد خان—جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر—مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کیا گیا - اسکو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے جو ۱۵ نومبر ۱۹۷۲ء تک اپنی رپورٹ پیش کرے -

---

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا- میں تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات بمصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

مسٹر سپیکر- تحریک پیش کی گئی ہے -

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی محمد سیف اللہ خان- جناب والا- میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی یہ یہ تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ ۷۴ کی مقتضیات کو جہاں تک ان کا اطلاق مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء پر ہوتا ہے معطل کر دیا جائے اور اس مسودہ قانون کو فی الفور زیر غور لایا جائے -

شیخ عزیز احمد - جناب - تپیکر دو تحریکیں ایک وقت میں پیش نہیں سکتیں -

وزیر قانون - جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - یہ مسودہ قانون بھی مجلس قائمہ کے پاس جانا چاہیئے -

وزیر قانون - جناب والا میں نے اس تحریک کی مخالفت کی ہے آپ ایوان کی اس پر رائے معلوم کریں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں فی الفور زیر غور لانے والی تحریک واپس لیتا ہوں -

مسٹر سپیکر - مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کیا گیا - اسکو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے جو ۱۵ دسمبر ۱۹۷۲ء تک اپنی رپورٹ پیش کرے -

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء

رانا پھول محمد خان — جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں -

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے —

مسٹر سپیکر — تحریک پیش کی گئی ہے -

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

رانا پھول محمد خان — جناب والا - میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں —

مسٹر سپیکر — مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کیا گیا - اس کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے جو ۱۵ دسمبر ۱۹۷۲ء تک اپنی رپورٹ پیش کرے —

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲

حاجی محمد سیف اللہ خان — جناب والا۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے —

مسٹر سپیکر — تحریک پیش کی گئی ہے۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے —

(تحریک منظور کی گئی)

حاجی محمد سیف اللہ خان — جناب والا — میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ ۷۴ کی مقتضیات کو جہاں تک ان کا اطلاق مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء پر ہوتا ہے معطل کر دیا جائے اور اس مسودہ قانون کو فی‌الفور زیر غور لایا جائے —

وزیر قانون — جناب والا۔ میں اس تحریک کی مخالفت کرتا ہوں —

حاجی محمد سیف اللہ خان — جناب والا میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں —

مسٹر سپیکر — مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کیا گیا۔ اسکو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے جو ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء تک اپنی رپورٹ پیش کرے —

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء

علامہ رحمت اللہ ارشد— جناب والا۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں —

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے —

مسٹر سپیکر — تحریک پیش کی گئی ہے —

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرنے کی اجازت دی جائے —

(تحریک منظور کی گئی)

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا۔ میں مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کرتا ہوں —

مسٹر سپیکر— مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) جیل خانہ جات مصدرہ ۱۹۷۲ء پیش کیا گیا — اسکو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے جو ۱۵ دسمبر ۱۹۷۲ء تک اپنی رپورٹ پیش کرے —

مسٹر محمد حنیف ڈاہو—جناب والا۔ پچھلے سیشن میں جو بل پیش ہوئے کیا وہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کئے جائیں گے۔

مسٹر سپیکر— پچھلی بار کے جتنے بل ہیں ان کی ۳۱ اکتوبر کو رپورٹیں پیش ہوں گی —

اب ۱۷ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے گیارہ بجے پھر اجلاس دوبارہ شروع ہو گا۔

(اس مرحلہ پر وقفہ جانے کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

قراردادیں

مسٹر سپیکر—اب قراردادیں ایوان میں زیر بحث ہیں۔

چوہدری جمیل حسن خان منیجر—جناب سپیکر۔ میں آپکی اجازت سے اس معزز ایوان میں اپنی قرارداد پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔آپ کی یہ قرار داد پہلے بھی ایوان میں پیش ہو چکی ہے - آپ اسے دوبارہ پڑھ دیں -

معاشرے کی تعمیر نو

(بحث جاری ہے)

چوہدری جمیل حسن خان منج۔جناب والا - میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ۔

"اس ایوان کی رائے یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے ایسے ضروری اقدامات کئے جائیں کہ ہر فرد کی صلاحیت کو ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے بروئے کار لایا جا سکے - اور یہ کہ طالب علموں، کسانوں مزدوروں اور شہری و دیہاتی نوجوانوں کو منظم کرکے زرعی ترقی اور معاشرتی بہبود کے لئے سر گرم عمل کیا جائے اور ان کی ذہنی و جسمانی قوتوں کو تعمیر معاشرہ کے لئے موثر طور پر وقف کیا جا سکے" -

مسٹر سپیکر۔چوہدری صاحب آپ تشریف رکھیں - اس قرار داد پر پچھلی مرتبہ اعتراض ہوا تھا کہ یہ قرار داد مبہم ہے اس میں کوئی چیز متعین نہیں کی گئی - اس میں بہت سے مقررین نے حصہ لیا تھا - فیصلہ یہ ہوا تھا کہ چونکہ تراسیم پیش کرنے کے لئے پورا وقت نہیں ملا اس لئے آئندہ غیر سرکاری کارروائی کے روز مزید تقریریں ہونگی -

میاں منظور احمد موہل۔جناب سپیکر - چوہدری جمیل حسن خان منج صاحب نے اسمبلی میں یہ قرار داد پیش کر کے واقعی اس ملک کی دکھتی ہوئی رگ کو چھیڑا ہے - اس ملک میں نوجوان طبقہ ہاتھوں میں ڈگریاں لئے ہوئے مارا مارا پھر رہا ہے لیکن ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے - یہ تمام باتیں سابقہ حکومتوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے معرض وجود میں آئی ہیں جو اس ملک میں غیر عوامی حکومتیں تھیں - جن کا عوام سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں تھا - وہ عوام دشمن عناصر سے تعلق رکھتی تھیں اس لئے انہوں نے عوام کی ضروریات کو ملحوظ نظر نہیں رکھا تھا - اس سے

قبل جتنی بھی منصوبہ بندی ہوتی رہی ہے اس میں عوام کو کم دخل تھا.....

میاں خورشید انور—جناب والا۔ یہ کوئی بیان پڑھ رہے ہیں۔

میاں منظور احمد وہل—آپ دیکھ سکتے ہیں یہ میں کوئی لکھی ہوئی تقریر نہیں پڑھ رہا ہوں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب والا۔ اس قرار داد کی کوئی مخالفت نہیں ہوئی ہے اس کو متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا ہے اس پر تقریر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

میاں منظور احمد وہل—جناب والا۔ اس وقت یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اس قرار داد پر ترامیم دینے کے لئے وقت درکار ہے تاکہ اس پر غور کیا جا سکے۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر—ترمیم تو اب بھی کوئی نہیں آئی ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد—جناب والا۔ اس پر ترمیم آئی ہے نہ کوئی تجویز پیش ہوئی ہے بلکہ یہ قرار داد اپنی اصلی شکل میں ہمارے سامنے پیش ہے۔ ہم نے اسکو منظور کر لیا ہے۔ کسی نے اس کی مخالفت بھی نہیں کی ہے۔

مسٹر سپیکر—اب میں یہ قرار داد ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ سوال یہ ہے—

> کہ اس ایوان کی رائے یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے ایسے ضروری اقدامات کئے جائیں کہ ہر فرد کی صلاحیت کو ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے بروئے کار لایا جا سکے۔ اور یہ کہ طالب علموں، کسانوں، مزدوروں اور شہری و دیہاتی نوجوانوں کو منظم کر کے زرعی ترقی اور معاشرتی بہبود کے لئے سرگرم عمل کیا جائے اور ان کی ذہنی و جسمانی قوتوں کو تعمیر معاشرہ کے لئے موثر طور پر وقف کیا جا سکے۔

(قرار داد متفقہ طور پر منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر — اب میاں خورشید انور اپنا ریزولیوشن پیش کریں ۔

فری میسن کلب پر پابندی

میاں خورشید انور۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کیونکہ فری میسن کلب کے متعلق عوام میں تاثر موجود ہے کہ یہ ادارہ عالمی یہودی تنظیم جس کی پاکستان دشمنی اظہر من الشمس ہے کی ایک شاخ ہے اس لئے ——

''صوبائی اسمبلی کا یہ اجلاس مرکزی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ فری میسن کلب پر پابندی لگا کر اس کی تمام جائداد ضبط کر لی جائے تاکہ ہمارا ملک اس تنظیم سے محفوظ رہ سکے اور اس کلب کی عمارتوں کو تعلیم گاہوں میں تبدیل کیا جا سکے —''

مسٹر سپیکر— تحریک پیش کی گئی ہے—

کیونکہ فری میس کلب کے متعلق عوام میں تاثر موجود ہے کہ یہ ادارہ عالمی یہودی تنظیم جس کی پاکستان دشمنی اظہر من الشمس ہے کی ایک شاخ ہے اس لئے—

''صوبائی اسمبلی کا یہ اجلاس مرکزی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ فری میسن کلب پر پابندی لگا کر اس کی تمام جائداد ضبط کر لی جائے تاکہ ہمارا ملک اس تنظیم سے محفوظ رہ سکے اور اس کلب کی عمارتوں کو تعلیم گاہوں میں تبدیل کیا جا سکے۔''

میاں منظور احمد وٹو ۔ پوائنٹ آف آرڈر— جناب والا ۔ قرارداد نمبر ۲ راؤ مراتب علی خان صاحب کی ہے —

مسٹر سپیکر ۔ نمبر ۱— الف پر میاں خورشید انور صاحب کا ریزولیوشن ہے —

شیخ عزیز احمد — جناب والا ۔ فہرست کارروائی میں نمبر ۱۔ الف کہیں درج نہیں ہے —

علامہ رحمت اللہ ارشد — شیخ صاحب آپ ترمیم شدہ ایجنڈا دیکھیں —

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر — اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے —

میاں خورشید انور — جناب والا ۔ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف دونوں نے اس کو منظور کیا تھا اس لئے میرا خیال ہے کہ اسکو متفقہ طور پر منظور کر لیا جائے ۔

شیخ عزیز احمد — پوائنٹ آف آرڈر ۔ مسٹر سپیکر ۔ گزارش یہ ہے کہ ترمیم شدہ ایجنڈا ۲۶ جولائی کا ہے ۔ اس سے پہلے جو قرعہ اندازی ہوئی ہے کیا اس میں میاں خورشید انور صاحب کا ریزولیوشن پہلے نمبر پر نکلا ہے ؟

مسٹر سپیکر — اس سلسلے میں آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں ۔ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ اور سپیکر کی کارروائی ہے اس پر ایوان میں بحث نہیں ہو سکتی ۔ چونکہ اس قرارداد کی کسی نے مخالفت نہیں کی میں اس کو ایوان کے سامنے برائے منظوری پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر — اب سوال یہ ہے —

کیونکہ فری میسن کلب کے متعلق عوام میں تاثر موجود ہے کہ یہ ادارہ عالمی یہودی تنظیم جس کی پاکستان دشمنی اظہر من الشمس ہے کی ایک شاخ ہے اس لئے —

''صوبائی اسمبلی کا یہ اجلاس مرکزی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ فری میسن کلب پر پابندی لگا کر اس کی تمام جائداد ضبط کر لی جائے تاکہ ہمارا ملک اس تنظیم سے محفوظ رہ سکے اور اس کلب کی عمارتوں کو تعلیم گاہوں میں تبدیل کیا جائے''

(قرار داد متفقہ طور پر منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر — رانا پھول محمد خان —

سرکاری کالجوں اور یونیورسٹیوں میں دیہی طلباء کیلئے مخصوص کوٹا

رانا پھول محمد خان — جناب والا - میں یہ قرار داد پیش کرتا ہوں کہ —

"اس ایوان کی یہ رائے ہے کہ جب تک دیہی علاقوں کا تعلیمی معیار شہری علاقوں کے معیار کے برابر نہ ہو جائے اس وقت تک ہر کالج میں خصوصاً سرکاری کالجوں ، میڈیکل کالجوں ، پیشہ وارانہ اداروں اور یونیورسٹیوں میں ۸۵ فیصد نشستیں دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے طلباء کے لئے مخصوص کی جائیں - اور اس مقصد کے لئے صرف وہی طلباء دیہی علاقوں کے طلباء متصور ہونگے جنہوں نے دیہی علاقہ یا ٹاؤن کمیٹی کی حدود میں واقع کسی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا ہو"

وزیر تعلیم - جناب والا - میں آپکے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ میں نے قائد ایوان سے اس مسئلہ سے متعلق مشورہ کیا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ وہ اس قرارداد پر بولنا چاہتے ہیں اگر آپ مناسب سمجھیں تو اسکو تھوڑی دیر کے لئے ملتوی کر دیں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - اس قرارداد پر بحث ملتوی نہیں ہو سکتی حکومت کے وزیر موجود ہیں -

وزیر تعلیم - جناب والا - انہوں نے فرمایا تھا کہ وہ اس مسئلہ پر بولنا چاہتے ہیں - میں اس مسئلہ کو سپیکر صاحب کی صواب دید پر چھوڑ دیتا ہوں -

بیگم ریحانہ سرور شہید - جناب والا - میں اس کی مخالفت کرتی ہوں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں گزارش کروں گا کہ اگر فاضل وزیر تعلیم ضروری سمجھتے ہیں کہ محترم قائد ایوان نے اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے تو وہ جس وقت تشریف لائیں گے اس وقت اپنے خیالات کا اظہار فرما لیں گے - اصل مسئلہ وزارت تعلیم سے ہے -

پہلے آپ محرک کو اپنی معروضات ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دیں - اس کے بعد جو ممبران وضاحت فرمانا چاہتے ہیں ان تمام کو بولنے کا حق ہے وہ اپنا اپنا حق استعمال کریں -

رانا پھول محمد خان - (لاہور-۱۵)- پنجاب سپیکر - میری اس قرارداد کا تعلق اس صوبہ کی دیہی آبادی سے ہے جس کو پنجاب یا پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی کے نام سے پکارا جاتا ہے - جناب والا - میری یہ قرارداد ہی نہیں - میری یہ ایک درخواست ہی نہیں بلکہ یہ وقت کی ایک پکار ہے اور اس ۸۵ فیصد دیہی آبادی کا یہ پرزور مطالبہ ہے کہ ان کے ساتھ جو ناانصافی ہو رہی ہے جو ان کا استحصال ہو رہا ہے اس سے انہیں نجات دلائی جائے -

جناب والا - میری اس قرارداد کا تعلق شہری اور دیہاتی میں تفریق پیدا کرنا نہیں ہے - شہروں میں بسنے والے بھی ہمارے بھائی ہیں - وہ بھی اپنے حقوق لیں ہم بھی اپنے حقوق لیں -

جناب والا - اس کا اثر ہم پر کیا پڑتا ہے ؟ اس قرارداد کو پیش کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی ؟ اس سے پہلے بھی ۱۹۶۸ء میں میں نے ایک قرارداد اسی ایوان میں پیش کی تھی جس پر حکومتی پارٹی نے جس میں میں بھی شامل تھا یہ فیصلہ کیا تھا کہ انجینئرنگ کالج-میڈیکل کالجوں - گورنمنٹ کالجوں اور دوسرے پیشہ وارانہ اداروں میں کچھ سیٹیں مخصوص کی جائیں جن کو اب ختم کرا دیا گیا ہے - ان سکولوں کے پڑھے ہوئے بچے ایک ہی کلاس کے طلباء ہیں لیکن دیہاتیوں کیلئے یکنڈ ڈویژن اور تھرڈ ڈویژن ہوتی ہے - وہ کہتے ہیں نمبر کم ہیں اسلئے پ مقابلہ کی ملازمتوں میں نہیں آ سکتے - کارکوں میں ان کو نہیں رکھا جا سکتا - شہروں کے بسنے والے لوگوں کے بچے اپنے گھر سے اٹھ کر کالج میں تعلیم حاصل کرتے ہیں - روٹی گھر کی کھاتے ہیں لیکن دیہات غریب طلباء کو جن کی مائیں بہنیں 'مونجی' لگا لگا کر جبکہ اوپر دھوپ اور نیچے پانی تپ رہا ہوتا ہے ایک روپیہ مزدوری کر کے ڈیڑھ دوسو روپیہ ماہوار دے کر شہر کے کالجوں میں تعلیم دلاتے ہیں - لیکن وہ تعلیم بیکار ہو جاتی ہے - بی - اے - کرنے کے بعد جبکہ پانچ سال تک ان کے ماں باپ مزدوری کر کے اپنے چھوٹے بچوں کو کسی کے پاس ملازم رکھا کر فیس کیلئے روپیہ اکٹھا کرتے ہیں -

مسٹر رؤف طاہر۔ جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے فاضل ممبر سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ وہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ اگر وہ میٹرک یا ایفدائے کے نتائج دیکھیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ دیہاتی لڑکے ہی first stand کرتے ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ آپ اپنی تقریر میں یہ بات فرمائیں۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ ہمارے دیہاتی بچے مقابلہ کی وجہ سے اچھی ملازمتیں حاصل نہیں کر سکتے ان دیہات میں پیدا ہونے والے ۸۰ فیصد نمائندے اس ملک کا آئین بنا سکتے ہیں۔ ان دیہات میں پیدا ہونے والے بچے آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس صوبہ کے لئے قانون تو بنا سکتے ہیں جس پر تمام سی۔ ایس۔ پی۔ تمام ہائی کورٹ کے جج عمل کرتے ہیں۔ ان میں یہ اہلیت موجود ہے۔ لیکن افسوس کہ ان میں یہ اہلیت موجود نہیں ہے کہ وہ بچے درجہ اول۔ درجہ دوم کی ملازمتیں بھی حاصل کر سکیں۔ جناب والا۔ اسی وجہ سے دیہات کے طلباء میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ بے روزگاری پائی جاتی ہے۔ جناب والا۔ ان دیہات میں پیدا ہونے والے اس صوبہ پنجاب کے گورنر بن سکتے ہیں۔ اس ملک کے صدر بن سکتے ہیں۔ سامنے بیٹھنے والے وزیر بن سکتے ہیں لیکن افسوس وہ اچھے افسر نہیں بن سکتے۔ وہ گورنر تو بن سکتے ہیں لیکن سول سروس میں افسر نہیں بن سکتے۔

جناب والا۔ اسکے علاوہ میں یہ گزارش کرونگا کہ فوج میں سپاہی دیہاتی۔ پولیس میں سپاہی دیہاتی۔ دفتروں میں چپڑاسی دیہاتی۔ آپ کے باغوں کے مالی دیہاتی۔ آپ کے گھروں میں کام کرنے والے دیہاتی۔ ہمیں تو صرف درجہ چہارم کی ملازمتیں ملتی ہیں۔ یہ ہمارے ساتھ سخت ناانصافی ہے۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ جب تک آپ شہری تعلیمی معیار کے مطابق دیہاتی تعلیمی معیار نہیں بنا دیتے اس وقت تک پسماندگی دور کرنے کے لئے دیہات کے لوگوں کے لئے کالجوں میں کوٹہ مقرر کریں۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ پسماندگی کو دور کرے اور پسماندگی دور اس وقت ہو سکتی ہے جب دیہاتی تعلیم کا نظام شہری تعلیم کے برابر لایا جائے۔

جناب والا - میں یہ عرض کرونگا کہ ہمارے دیہاتوں کے لوگ مر رہے ہیں - اگر کہیں کوئی ڈسپنسری ہے تو شہروں کے رہنے والے ڈاکٹر وہاں جانا پسند نہیں کرتے اس لئے کہ دیہات میں نہ ایرکنڈلشیننگ ہے - نہ آئس کریم ہے نہ وہاں اس قسم کی کوئی اچھی چیزیں میسر ہیں - ہمارے طالب علم مرچوں اور اچار سے روٹی کھا کر پڑھتے ہیں لیکن مکھن اور ٹوسٹ کھانے والوں کو پتہ ہونا چاہئے کہ مکھن ٹوسٹ اور دودھ وغیرہ جو آسائش زندگی کی چیزیں ہیں وہ سب دیہاتی پیدا کرتے ہیں - لکڑی ہم بھیجیں - گندم ہم بھیجیں - گھی ہم بھیجیں - دودھ ہم بھیجیں - پھر دودھ ''رڑکنے'' والے ملازم بھی ہم ہیں - جب ہم آپ کے لئے دودھ مہیا کرتے ہیں تو ہمیں بھی دودھ پینے والا بنایا جائے - تو میری گزارش یہ ہے کہ آپ بھی دیکھیں کہ ایک بچہ ایسے سکول میں تعلیم پاتا ہے جہاں تعلیم کا معیار پست ہے تو اسکو ۵۰۰ یا ۴۵۰ نمبر ملتے ہیں اور ایک سنٹرل ماڈل سکول یا کسی اچھے سکول میں پڑھنے والا بچہ ۷۰۰ یا ۸۰۰ نمبر لیتا ہے - میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ایک ناقص معیاری تعلیم کے سکول کا بچہ اس سے اگر نصف نمبر لیتا ہے تو وہ اس سے زیادہ قابلیت رکھتا ہے کیونکہ اسکو جس سکول میں تعلیم دی گئی ہے اس کا تعلیمی معیار نہایت پست ہے -

جناب والا - آپ دیکھ لیجئے کہ اگر مقابلہ میں ان کو بٹھا دیا جائے تو ایسے ہی ہوگا جیسے مکا بازی کے ایک اچھے پہلوان کا تابش الوری صاحب سے مقابلہ ہوسکتا ہے - دیہاتی سکولوں میں پڑھے ہوئے بچوں کا شہری سکولوں کے بچوں کے ساتھ مقابلہ نہیں ہوسکتا ہے -

جناب والا - میری گذارش یہ ہے کہ ابھی آپکے سامنے صوبہ سندھ کی اسمبلی نے پاس کیا ہے کہ وہاں کی ملازمتوں میں ۶۰ فیصدی حقوق دیہاتی آبادی کے لوگوں کو دئیے جائیں گے - ہمارے لئے مصیبت تو یہ ہے کہ کسی دفتر میں کلرک بھی ہمارا بچہ نہیں لگ سکتا - شہروں میں رہنے والے بچے دفتروں میں کلرک ہوتے ہیں بلکہ جب کوئی آسامی نکلتی ہے تو وہ اپنے عزیزوں کو اس میں داخل کرلیتے ہیں اور اسی چکر میں ہمارے بچے کی عمر زائد ہوجاتی ہے اور بے دے کے ان کے پاس یہی رہ جاتا ہے کہ وہ بی - اے کرنے کے بعد فوج میں سپاہی بھرتی ہوجائیں یا پولیس میں سپاہی بھرتی ہوجائیں یا کسی دفتر میں چپڑاسی

ہوجائیں ۔ تاکہ ان کی عمر کسی وجہ سے کنٹرول ہوجائے ۔ میں کسی جماعت کے لئے نہیں کہہ رہا ہوں ۔ میں کسی پارٹی کے لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ یہ ایم پی اے ۔ وزیر ۔ گورنر یا صدر بن جائیں لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ کوئی دیہاتی سی ایس بن ۔ پی ایس پی یا پی سی ایس نہیں بن سکا ۔ اس لئے میری گذارش یہ ہے اور میں اس معزز ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ اس چیز کو پارٹی بازی کے نظریہ سے نہ دیکھیں ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ جب ہم دیہات میں جاتے ہیں تو ہمارے وہ طالب علم جنہوں نے بڑی محنتوں اور مصیبتوں سے ایف اے ۔ بی اے کیا ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ملازمت دلواؤ ۔ لیکن انہیں کہا جاتا ہے کہ تمہاری سیکنڈ یا تھرڈ ڈویژن ہے اس لئے تمہارا حق نہیں بنتا ۔ تو میں گزارش کروں گا کہ اس وقت تک ہمیں یہ حق دیا جائے کہ جس وقت تک فرسٹ ڈویژن پاس کرنے والے سکولوں کے برابر ہمارے تھرڈ ڈویژن پاس کرنے والے سکولوں کا تعلیمی معیار نہ کر دیا جائے ۔ ہم ان کی بھی حق تلفی نہیں کرنا چاہتے ۔ ان کو تب تک نظر انداز نہ کریں ۔ میرا خیال ہے کہ یہ معزز ایوان بغیر کسی اختلاف کے ان بے کس اور بے زبان دیہاتیوں کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے اس کو منظور کرے گا کیونکہ یہ بیچارے نہ تو جلوس نکال سکتے ہیں نہ گالیاں نکال سکتے ہیں نہ بھنگڑا ڈال سکتے ہیں ۔ جناب والا اس معزز ایوان میں دیہاتیوں کی ۸۰ فیصدی آبادی کے نمائندے تشریف فرما ہیں ان کو چاہئیے کہ وہ ان کی تکالیف پر غور فرمائیں ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

وزیر قانون—جناب والا ۔ معزز رکن نے اس قرار داد کے حق میں جو دلائل پیش کئے ہیں جو بھی دشواریاں انہوں نے گنوائی ہیں اور جو بھی تکالیف بیان کی ہیں وہ اس وقت نظام تعلیم میں محسوس کی جاتی رہی ہیں اس کی تمام تر ذمہ داری ان ماضی کی حکومتوں پر عائد ہوتی ہے جن کا مقصد یہ تھا کہ ایک خاص طبقے سے تعلق رکھنے والے بچے ایچیسن کالج میں تعلیم حاصل کریں تا کہ وہ کسی فیکٹری یا مل کے ڈائریکٹر بن سکیں یا وہ سی ایس پی اور پی سی ایس افسر بن سکیں اور اگر کچھ بھی نہ بنیں تو وہ ایسے ایوان میں آکر بیٹھ سکیں جیسا کہ گزشتہ ۲۳ سالوں میں ہوتا رہا ہے ۔ یہ ایک طبقے کی بات ہے ۔ ایک وہ

طبقہ جو دیہاتوں اور شہروں کے عوام پر مشتمل تھا اس کا خیال نہ کیا جاتا تھا اس کی کوئی تمیز نہ تھی اس خاص طبقہ کا مدعا محض استحصال کرنا تھا تو انہوں نے لوٹ کھسوٹ جاری رکھی اور ایک سرمایہ دارانہ نظام کو سہارا دیا ۔ لہذا جو دشواری فاضل رکن کے ذہن میں ہے میں اس کو محسوس کر رہا ہوں ۔ لیکن میں یہ عرض کردوں کہ موجودہ حالات میں اگر آپ شہروں کی طرف توجہ دیں ۔ یا دیہاتوں کی طرف توجہ دیں آج بھی یہاں اگر کسی سطح پر ظلم اور استحصال ہے یا جبر ہے تو وہ شہروں اور دیہاتوں میں مساوی انداز میں ہے یہ ہرگز نہیں کہ دیہاتوں میں استحصال زیادہ ہے اور شہروں میں کم ۔ شہروں میں بھی میں آج دیکھتا ہوں کہ ہمارے ۹۰ فیصدی چھوٹے چھوٹے طبقے کے بچے فٹ پاتھ کی دکانوں پر ایسے پمپ سے سائیکلوں میں ہوا بھرتے ہیں جو ان کے قد سے بڑا ہوتا ہے میں نے شہروں میں خود بچوں کو دیکھا ہے جو تعلیم سے محروم ہیں اگر موجودہ حالات میں یہ کوشش کی جائے کہ طبقاتی منافرت کو ہوا دی جائے اور اس کو بڑھایا جائے تو میں سمجھوں گا کہ یہ بات کسی صورت میں بھی ملک کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتی کیونکہ اس وقت ملک کو اتحاد اور یکجہتی کی ضرورت ہے اگر کہیں زبان کے مسئلے کو سامنے لا کر یا علاقائی مسئلے کو سامنے لا کر منافرت پھیلائی جاتی ہے تو میں سمجھوں گا کہ اس قرارداد میں بھی شہری اور دیہاتی کے درمیان ایک خلیج پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔

جناب والا ۔ اگر آج دور دراز کے دیہاتی علاقوں میں کہیں یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ وہاں تعلیم کا بندوبست ٹھیک نہیں ہے ۔ سڑکوں کا بندوبست تک نہیں وہاں حالات ایسے نہیں جیسے کہ ہونے چاہئیں تھے تو پھر اس کی تمامتر ذمہ داری میں سمجھتا ہوں ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے جو پہلے بھی ایسے ایوانوں میں آکر بیٹھتے رہے ہیں ۔ لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت جو کہ خالصاً عوام کا mandate لیکر آئی ہے . . . .

رانا پھول محمد خان— جناب سپیکر - میں اپنی تقریر میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور ملک معراج خالد صاحب گواہ ہیں - کہ جب میں اور قائدایوان اس ایوان میں گورنمنٹ پارٹی میں تھے میں یہ قرارداد یہاں لایا تھا - اور اس پر فیصلہ کے نتیجہ میں دیہاتیوں کے لئے کوٹا مقرر ہوا تھا - جو اب ختم کر دیا گیا ہے -

مسٹر سپیکر—آپ تشریف رکھیں - ملک صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں -

وزیر قانون — جناب والا - یہ کہا گیا ہے - کہ دیہاتوں میں بسنے والے لوگوں میں سے کوئی CSP نہیں بن سکے PCS نہیں بن سکے لیکن ممبران اسمبلی بنتے رہے - میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کے سامنے سوال کرتا ہوں کہ ایسی کوئی مثال پیپلز پارٹی کے اس انقلابی دور اور اس انقلابی جدوجہد سے پہلے کی دی جا سکتی ہے کہ ہمارے ملک میں اللہدتہ جیسے کسان رہنما اسمبلی میں آئے - میں کہتا ہوں تو یہ ایک انقلابی تبدیلی تھی -

میاں خورشید انور—جناب والا - منسٹر صاحب پھر غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں - اس قسم کے عوامی نمائندے پہلے بھی آتے رہے ہیں -

مسٹر سپیکر—میاں صاحب آپ تشریف رکھیں -

میاں خورشید انور—مولوی اسلام الدین اس سے بھی زیادہ غریب تھے -

وزیر قانون—جناب والا - میں عوامی شعور کی بات کر رہا ہوں - ایسے لوگ جنہوں نے کسانوں کی جدوجہد کے لئے - دیہاتوں میں بسنے والے غریب عوام مفلوک الحال انسانیت کے حقوق کے تحفظ کے لئے جب بھی آواز بلند کی - ماضی میں انہیں جیل کی کال کوٹھڑی میں ڈالا جا رہا ہے - ماضی میں مجھے حسن ناصر کا نام یاد ہے - ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے عوام کی بات کی - جنہوں نے عوام کے حقوق کی بات کی لاہور کے قلعہ کے دروازے کھلے رہا کرتے تھے - لیکن یہ پاکستان پیپلز پارٹی کی انقلابی جدوجہد کا نتیجہ تھا - اور میں اس ایوان میں بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ان بنچوں پر ان حکومتی بنچوں پر بیٹھنے والے تمام

ممبران چھوٹے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں - تمام ممبران جمہوری طریقوں سے آئے ہیں - تمام ممبران ایک جدوجہد سے آئے ہیں - اور ان کا شعور آج بہت بلند ہے - یہ تمام دور دراز دیہات کے علاقوں سے آئے ہیں - اور یہ سمجھ سکتے ہیں - کہ وہاں کے مسائل کیا ہیں- جناب والا- یہ تمام دوست ایک عہد کرکے آئے ہیں جو عوام سے انہوں نے کیا تھا - یہ ایک منشور کے تحت آئے ہیں - انہوں نے ایک قائد کی قیادت میں ایک منشور کے تابع رہ کر جدوجہد کی تھی اور اس منشور کو implement کرانے کے لئے اس ایوان میں آئے ہیں - پاکستان پیپلز پارٹی کے صدر اور قائد عوام صدر مملکت ذوالفقار علی بھٹو کی commitment ہے کہ دیہات کے پچاسی فیصد عوام کے ساتھ کئے گئے وعدے پورے کئے جائیں گے جہاں بھی استحصال ہوگا جس سطح پر بھی ہوگا اس کا خاتمہ کیا جائے گا -

جناب والا - اگر موجودہ حالات میں ایسی قرار داد کو پاس کروانا مقصود ہو اور جہاں ہمارے ملک میں دوسرے تعصبات ہوں - جہاں لسانی تعصب ہو - جہاں کوئی علاقے کا تعصب ہو وہاں دیہات اور شہر کی آبادیوں میں ایسے تعصبات کو ہوا دی جائے تو میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی ایسے تمام تعصبات کو ختم کرنا چاہتی ہے کیونکہ نظریہ پاکستان میں کوئی ایسا تعصب ملتا ہی نہیں ہے - نظریہ پاکستان میں یہ واضح طور پر ہے کہ پاکستان ہم اسلام کی بالا دستی کے لئے حاصل کر رہے ہیں - اس کے ساتھ ساتھ ایک معاشی نظام کو نافذ کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں - نظریہ پاکستان میں کہیں بھی لسانی تعصب کی بات نہیں ہے - کہیں بھی علاقائی تعصب کی بات نہیں ہے - کہیں بھی دیہات اور شہر کے تعصب کی بات نہیں ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - فاضل وزیر بالکل غیر متعلقہ بول رہے ہیں اور آپ خاموشی سے سن رہے ہیں - مثلاً ماضی میں استحصال - معاشی نظام وغیرہ وغیرہ -

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: The Honourable Minister is very much relevant.

رانا گے - اے - محمود خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - آپوزیشن کی جانب سے کچھ ممبران نے موچی دروازے کا نام کچھ سے کچھ رکھ دیا ہے اس سے موچی دروازہ کی تضحیک ہوئی ہے۔

مسٹر سپیکر - کوئی بات نہیں ہے - آپ تشریف رکھیں - موچی دروازہ ایک عظیم جگہ ہے -

رانا گے - اے محمود خان - جناب والا - میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ موچی دروازہ سے ملک کی تاریخ وابستہ ہے - انہوں نے جس طریق سے لفظ استعمال کیا ہے وہ ایسے ہے جیسے گھاس منڈی یا مچھلی مارکیٹ کے بارے میں بات کی جا رہی ہو میری گذارش یہ ہے کہ وہ ایسی عظیم جگہ کے متعلق آئندہ اپنے الفاظ احتیاط سے استعمال کریں - موچی دروازہ ایک قابل قدر تاریخی جگہ ہے اور پاکستان کا وجود ایسی ہی جگہوں سے آشکار ہے - تحاریک آزادی کے سوتے پہلے پہل یہیں سے پھوٹے تھے جو بعد ازاں ملک گیر ہو گئے آج بھی باغ بیرون موچی دروازہ ایک عوامی مرکز ہے جسے قدر و منزلت سے دیکھا جاتا ہے اسکی تحقیر ناپسندیدہ بات ہے -

میاں خورشید انور—جناب والا - فاضل دوست نے خواہ مخواہ موچی دروازے پر لمبی چوڑی تقریر کر دی ہے کسی نے موچی دروازے کی تضحیک نہیں کی ہمیں موچی دروازے کا بڑا احترام ہے جناب کو پتہ ہونا چاہئے کہ ہمارے سپیکر صاحب بھی موچی دروازے کے ہیں اس سے بڑا اعزاز اور کیا ہو سکتا ہے کہ موچی دروازے کے ایک معزز رکن صدارت کر رہے ہیں اور یہ خواہ مخواہ موچی دروازے کی توہین فرما رہے ہیں -

ڈوان سید غلام عباس بخاری—پوائنٹ آف آرڈر—جناب والا اس طرف سے یہ چیز بیان کی گئی ہے کہ جب تک دیہات میں تعلیمی معیار بلند نہیں کیا جاتا جب تک یہ مراعات نہیں دی جاتیں.....

مسٹر سپیکر—یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

وزیر قانون—جناب والا میں نے چند حقائق سے پردہ اٹھانے کی کوشش کی ہے ظاہر ہے کہ اس قرارداد کے محرک اور اس معزز ایوان کے رکن کے ذہن میں جو بات ہے میں اس سے پردہ اٹھانا چاہتا ہوں اسوقت واضح طور پر کوشش کی گئی ہے کہ حزب اختلاف کی طرف سے یہاں پر منافرت پھیلائی جائے (قطع کلامیاں)

خان امیر عبداللہ خان روکڑی۔ جناب والا۔ لفظ منافقت واپس لیں۔

مسٹر سپیکر۔ آپ یہ الفاظ واپس لیں آپ نے منافقت کہا ہے۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ میں نے منافرت کہا ہے۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ۔ نکتہ اطلاع جناب والا۔ انہوں نے لفظ ''منافرت'' کہا ہے * * * * * * * * * * انہوں نے ''منافقت'' نہیں کہا ہے۔

Mr. Speaker: Please don't use hose words.* * * * * *

یہ الفاظ ایوان کی کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ ملک میں حالات ٹھیک نہ ہوں۔ اگر دیہاتی آبادی کی بات کی گئی ہے۔ تو ہم پاکستان پیپلز پارٹی کی commitment دہرانا چاہتے ہیں۔ کہ ہم ہر سطح پر استحصال کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ اگر کسی جگہ پر ایسی بات ہو کہ ترقی کے مساوی مواقع نہ دیئے جائیں تو ہم دیہاتی عوام کو بھی ترقی کے مساوی مواقع دینا چاہتے ہیں۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ اس بات کی اجازت کسی فرد کو کسی جماعت کو اور کسی طبقے کو ہرگز نہیں دی جائے گی کہ وہ اپنے مخصوص عزائم کو پورا کرنے کے لئے دیہات کے بے فیصد کچلے ہوئے عوام کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ یہ وقت کا تقاضا ہے۔ ہم دیہاتی عوام کے لئے سب کچھ کرنا چاہتے ہیں ہم نے ہر اس طالبعلم کیلئے ایچیسن کالج کے دروازے کھول دیئے ہیں جو اپنی قابلیت اور اہلیت کے بل بوتے پر وہاں داخلہ لے کر پڑھ سکے۔ کوئی کسی طبقے کی بنیاد پر داخلہ نہیں لے سکے گا۔ ملک تک تعلیم مفت کر دی گئی ہے۔ نجی تعلیمی اداروں کو قومی ملکیت میں لینے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ یہ تمام باتیں ملکی مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اگر ہم مخلص ہیں تو سب سے پہلے ہمیں اس ملک کی سالمیت کے لئے کچھ کرنا چاہئے ہم مملکت پاکستان کو قائم و دائم رکھنا چاہتے ہیں۔

رانا پھول محمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر۔ ابھی ابھی حال ہی میں سندھ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ

---

*بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا۔

ساٹھ فیصد دیہاتوں میں سے لوگ ملازمت میں لئے جائیں گے - اور پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ نے یہ صرف سندھی بولنے والوں کے لئے کیا ہے - (نعرہ ہائے تحسین)

سید ناظر حسین شاہ - نکتہ اطلاع - جناب والا - ساٹھ فیصد سندھی آبادی کے لئے کیا ہے نہ کہ دیہاتی آبادی کے لئے -

وزیر اعلیٰ - نکتہ اطلاع - جناب والا - یہ تالیاں اس لئے پیٹ رہے ہیں کہ اس سے شاید رانا پھول محمد خان کی بات کی تائید ہوتی ہے - ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں کہ وہاں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ساٹھ فیصد سندھی بولنے والے ملازمتوں میں لئے جائیں گے - اس میں شہری اور دیہاتی دونوں آتے ہیں -

وزیر قانون - جناب میں اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں - اور آخر میں صرف چند جملے کہنا چاہتا ہوں - کہ ہم دیہاتی عوام کے حقوق کے تحفظ کے ضامن ہیں - پاکستان پیپلز پارٹی نے ضمانت دی ہے کہ دیہات اور شہروں کے کچلے ہوئے عوام کے جائز حقوق کا یہ جماعت تحفظ کرے گی - اور میں یہ ضرور دینا چاہتا ہوں کہ یہ قراردادوں سے نہیں - کسی کو خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ یہ ہمارا ایمان ہے - یہ ہمارا جذبہ ہے - یہ ہمارا خلوص ہے - اور پھر اس کے ساتھ جناب یہ بھی کہ ہم دیہات کے عوام کی خدمت ایک اور طریقے سے کرنا چاہتے ہیں - وہ ہے سیاسی عمل - ہم دیہات کے عوام کے ساتھ ایسا رابطہ قائم کرکے جیسا کہ کل جناب ذوالفقار علی بھٹو کے ساتھ تھا اور جیسا کہ آج بھی ہے ان کے سیاسی شعور کو کہیں زیادہ بلند کریں گے میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ چند لوگ محض باتوں سے کچھ مکتش پیدا کرنے کے عادی ہیں - لیکن پیپلز پارٹی عوام کی قوت پر بھروسہ رکھتی ہے - ہم اپنی قوت کو بروئے کار لاتے ہوئے ملک میں سیاسی مظاہرہ کرکے ہر ایسے انتشار پسند کو ختم کریں گے - جو ملکی سالمیت سے کھیلنا چاہتا ہے - یہ بھی ہم دیہات کے عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں -

جناب والا — آخر میں میں صرف اتنی عرض کرونگا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کا یہ منشاء ہے - یہ مدعا ہے اور قائد عوام جناب

ذوالفقار علی بھٹو کی بھی عوام کے ساتھ یہ موجودہ commitment ہے —

رکھی ہے ہم نے وہ تجدید راہ و رسم کی شرط
کہ دوستی نہ بڑھے صرف دشمنی کم ہو

سید تابش الوری — جناب والا - قائد ایوان کی خدمت میں اکبر الہ آبادی کا شعر جواباً عرض ہے —

ریزولیوشنوں کی بورش ہے مگر اسکا اثر غائب
پلیٹوں کی صدا سنتا ہوں کھانا نہیں آتا

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) — جناب والا - راؤ مراتب علی خان کی طرف سے پیش کردہ یہ قرارداد مختلف پہلوؤں سے قابل اعتراض ہے - اس قرارداد میں کہا گیا ہے کہ دیہاتی طلباء کے لئے کالجوں میں ۸۰ فیصد نشستیں مخصوص کی جائیں - اول تو یہ عملی طور پر ناقابل عمل ہے دوسرے یہ کہ موجودہ حکومت جسکو سفارش کی جا رہی ہے اس نے پہلے ہی ایک بہت بڑا انقلابی قدم اٹھایا ہے اور یکم ستمبر سے پرائیویٹ کالج سرکاری تحویل میں لئے جا رہے ہیں جس پر کروڑوں روپے خرچ ہونگے - ہم اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہیں کہ یہ کروڑوں روپے پرائیویٹ سیکٹر سے حاصل ہو رہے تھے اور جنکے متبادل رقوم حاصل کرنے کے لئے ہم نے کوئی ٹیکس نہیں لگایا ہے - لیکن اس ضرورت کے پیش نظر کہ ہم اساتذہ اور طلباء کو تمام وہ آسانیاں بہم پہنچا سکیں جو گورنمنٹ اداروں میں اساتذہ اور طلباء کو میسر ہوتی ہیں،، ہم نے کروڑوں روپے کے اس مصرف کو برداشت کرنا قبول کر لیا ہے - اس سے ہمارے لئے بے شمار مالی مشکلات پیدا ہوں گی لیکن اس خاص مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم نے یہ قدم اٹھایا ہے تا کہ ہم ان پرائیویٹ کالج کے طلباء کو تعلیمی سہولتیں بہم پہنچا سکیں جو دوسرے طلباء کو میسر آ رہی ہیں -

جناب والا - کل ہی وزیر تعلیم نے اپنی پارٹی کے فیصلے کا اس ایوان میں اعلان کیا تھا کہ یکم اکتوبر سے آٹھویں جماعت تک کے تمام طلباء کو تعلیم مفت دی جائے گی - اگر آپ اس چیز کو ملاحظہ فرمائینگے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ سینکڑوں ایسے پرائیویٹ سکول ہیں جن میں آٹھویں جماعت تک اگر تعلیم مفت کر دی جائے تو ان

سکولوں کو چلانا بڑا مشکل ہے اور حکومت کے سامنے یہ مشکل موجود ہے لیکن جب ہم نے فیصلہ کیا تو ہمیں پورا احساس تھا کہ ہم نے غریب طلباء کو خواہ وہ دیہات میں رہتے ہوں یا شہروں میں ان کو آٹھویں جماعت تک مفت تعلیم دینی ہے - اس لئے ہم نے یہ بارگراں برداشت کرنا قبول کیا - یہ بات بھی مشکل ہے کہ ہم نے ان پرائیویٹ سکولوں کو امداد دینی ہے - ہم نے ان تمام وسائل کو بروئے کار لانا ہے جو اس کے لئے ضروری ہیں - لیکن حکومت نے جو بھی قدم اٹھایا ہے سوچ سمجھ کر اٹھایا ہے - ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ایسا کیا جا سکتا ہے لیکن ہم یہ کریں گے اور قطعی طور پر کریں گے - یہ بہت بڑا قدم ہے - یہ ہمارا پہلا مرحلہ ہے - اس کے بعد دسویں جماعت تک مفت تعلیم دینی ہے - اس کے بعد ٹیکنیکل ایجوکیشن کا انتظام کریں گے - تمام شہری اور دیہاتی بچوں کے لئے ہم یہ اقدامات کر رہے ہیں - لیکن موجودہ مالی حالات میں مالی مشکلات کے باوجود ہم یہ قدم اٹھا رہے ہیں ، اس لئے جناب والا تمام وہ تکالیف اور مسائل جو سابقہ معاشی نظام کی وجہ سے پیدا ہو چکے تھے اور جن کی زد براہ راست غریب طبقے پر خواہ وہ دیہات میں بستے ہیں یا شہر میں پڑتی تھی - ان کی تکلیفوں اور پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے ہم یہ اقدامات کر رہے ہیں -

جناب والا - میں یہاں اپنے ان دوستوں کی اطلاع کے لئے جن کو یہ درد ہو رہا ہے کہ ۸۰ فیصد دیہی آبادی کی تعلیمی مشکلات کو حل کیا جائے یہ عرض کر دوں کہ دیہات میں کونسا طبقہ ہے جن کے بچے کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں - کیا غریب کسانوں کے بچے ہیں ؟ کیا مزدوروں کے بچے ہیں ؟ کیا کھیت میں کام کرنے والے مزدوروں کے بچے ہیں ؟ کیا مزارعوں کے بچے ہیں ؟ آخر یہ کون ہیں جو سکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں ؟ یہ کون ہیں جنکے لئے ۸۰ فیصد نشستیں مخصوص کرائی جا رہی ہیں اور یہ کن کے بچے ہیں ؟ کیا وہ اسکے لئے تیار ہیں کہ وہ آسانیاں - یکسانیت اور مساوات دیہاتی آبادی کے معاشرے میں ہونی چاہئے جو صرف اسلئے پیدا نہیں ہو سکتی کہ چند لوگ معیشت پر قابض ہیں - کیا یہ بڑے بڑے جاگیردار - یہ بڑے بڑے زمیندار اور دوسرے وسائل سے رزق حاصل

کرنے والے تیار ہیں کہ انکو بھی اسی سطح پر لایا جائے تاکہ ان کے بچے بھی ان غریب بچوں کے ساتھ بیٹھیں جن ۸۰ فیصد بچوں کے لئے یہ تعلیمی مراعات لی جا رہی ہیں ؟ وہ دیہات میں بڑوں بڑوں کے بچوں کے لئے لی جا رہی ہیں ۔ جناب والا ۔ یہ بالکل اسیطرح ہے جسطرح فاضل وزیر قانون نے کہا ہے کہ شہر کی کیا حالت ہے ۔ یہاں محنت کش ہیں ۔ یہاں مزدور ہیں ۔ یہاں چھوٹے طبقے کے ملازمین ہیں ۔ کیا ان کے بچے تعلیمی سہولتوں سے اعض یاب نہ ہوں جسطرح امیر کے بچوں کو مہیا کی جاتی ہیں جو سینٹ انتھنی یا ایچیسن کالج میں تعلیم حاصل کرتے ہیں ۔ جہاں ایک بچے پر ماہانہ تین چار سو روپے خرچ ہو جاتے ہیں ۔ اسی شہر لاہور میں یا دوسرے شہروں میں ایسے بچے ہیں جنہیں فیس کے لئے پانچ روپے بھی میسر نہیں ہوتے ۔ جنکے پاس کاپیوں اور کتابوں کے لئے چار روپے تک نہیں ہوتے جن سکولوں میں چھتیں میسر نہیں ہوتیں وہ درختوں کے سائے کے نیچے بیٹھتے ہیں ۔ کیا یہ تفاوت نہیں ہے ؟ کیا یہ دوریاں نہیں ہیں ؟ کیا یہ فاصلے نہیں ہیں ؟

جناب والا ۔ اب اسکے بعد دیہات کو لے لیجئے ۔ لائل پور ، ساہیوال اور ملتان کے اضلاع ہیں جن کو دوسرے اضلاع کی نسبت ترقی یافتہ قرار دیا جاتا ہے ۔ جناب والا ۔ کیا یہاں ایسی معاشی ہمواریاں نہیں ہیں ؟ کیا غریب لوگوں کیلئے تکالیف موجود نہیں ہیں ؟ لیکن اسکے باوجود آپ ان اضلاع کو ملاحظہ فرمائیں مثلاً میانوالی ، ڈیرہ غازی خان ، مظفرگڑھ اور دور افتادہ پسماندہ علاقے جہاں کے بچوں کی حالت ظاہر ہے ان سے بہت کمتر ہے ۔ آج یہاں بجا طور پر انکے نمائندے مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہاں بھی ترقی کے مواقع فراہم کئے جائیں ۔ بلکہ بجا طور پر کہا جا رہا ہے کہ شہروں شہروں کے درمیان فرق ہے جسطرح لاہور شہر میں تعلیمی آسانیاں دوسرے شہروں کی نسبت زیادہ ہیں ۔ کیا بڑے بڑے قصبوں میں یہ تعلیمی آسانیاں میسر ہیں؟ کیا وہ ان نعمتوں سے فیضیاب ہوتے ہیں جو یہاں کے رہنے والوں کو میسر ہیں ؟ شہروں شہروں کے درمیان ، دیہات دیہات اور علاقوں علاقوں کے درمیان یہ تفاوت موجود ہے ۔ اب ہمیں ان تعلیم دوریوں کو ختم کرنا ہے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ جو ریزولیوشن لایا جا رہا ہے

یہ کن کی طرف سے لایا جا رہا ہے ۔ یہ کس مکتبہ خیال اور کس مکتبہ فکر کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ محض یہ کہہ دینا کہ دیہاتی طلباء کے لئے کالجوں میں ۸۰ فیصد نشستیں مخصوص کی جائیں یہ تو فہم و فراست میں شک پیدا کرتی ہے ۔ کیا یہ حقیقت پسندانہ نظر رکھتے ہیں؟ یقیناً نہیں رکھتے ۔ جہاں تک اس حکومت کا تعلق ہے اس کے متعلق میں عرض کر دوں کہ ہم نے عوام سے وعدے کئے ہوئے ہیں کہ ہر قسم کا تفاوت اور تفریق کو ختم کرنا ہے اور صحیح اسلامی عدل و مساوات کے تقاضوں کے مطابق عام زندگی کو استوار کرنا ہے ۔ تمام وہ دوریاں ۔ تمام وہ بے انصافیاں ختم کرنی ہیں جن کی وجہ سے معاشرے میں انتشار پیدا ہوتا ہے ۔ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ کل یہ بھی مطالبہ آ سکتا ہے اگر اس کو اصول کے طور پر تسلیم کیا جائے جو کہ اس قرار داد کے ذریعے پیش کیا گیا ہے کہ فلاں برادری کے نمائندے کم تعلیم یافتہ ہیں اس لئے ان کے لئے سیٹیں مخصوص کی جائیں ۔ دیہات کے لئے تو ۸۰ فی صد مقرر ہوں گی لیکن دیہات کے اندر پھر کچھ برادریاں ہیں ۔ کچھ زیادہ تعلیم یافتہ ہیں کچھ کم تعلیم یافتہ ۔ کوئی زیادہ ملازمتیں رکھتے ہیں ۔ زیادہ ذریعہ معاش پر قابض ہیں تو یہ بھی مطالبہ کیا جا سکتا ہے کہ جو پسماندہ برادریاں ہیں ان کے لئے نوکریوں میں ، کالجوں میں اور سکولوں میں زیادہ نشستیں مخصوص کی جائیں ۔ یہ کہا جا سکتا ہے ۔ اگر اس کو اخلاقی اصول کے طور پر منظور کر لیا جائے تو پھر یہ مطالبہ کیا جا سکتا ہے اور یہ برا بھی نہیں ہوگا ۔

جناب والا ۔ یہ کیوں ہوا؟ قیام پاکستان کے بعد ہم نے اسلامی عدل و مساوات کے عین مطابق جس طرح ان دوریوں کو دور کرنا تھا اس طرح نہیں کیا ۔ یہ چیزیں اس وقت بھی ہمارے معاشرے کے اندر تھیں اور اس لئے موجود نہیں کہ مسلمان معاشرے میں بڑے بڑے جاگیردار ، بڑے بڑے سرمایہ دار اور بڑی بڑی برادریوں سے تعلق رکھنے والے تھے اور اس بنا پر دوسروں سے زیادہ حقوق چاہنے والے تھے ۔ قیام پاکستان کے بعد تمام لوگوں کا یہ تاثر تھا کہ اونچ نیچ کو ختم کیا جائے گا اور ان امتیازات کو مٹا دیا جائے گا ۔ یہاں صحیح معنوں میں ایک اسلامی معاشرہ قائم کیا جائے گا لیکن ایسا نہ کیا گیا ۔ جو پہلے سے وسائل اور ذرائع پر قابض تھے انہوں نے اپنی پوزیشن کو سیاسی لحاظ سے ، معاشی

لحاظ سے ، معاشرتی لحاظ سے اور مستحکم کر لیا ۔ بالآخر نتیجے کے طور پر ایک استحصالی نظام نے ایک غیر اسلامی اور غیر انسانی نظام نے نہ صرف جنم لیا بلکہ وہ پروان چڑھتا گیا ۔ تفاوت ، تفریق اور امتیازات بڑھتے گئے ۔ اس کے نتیجے کے طور پر ہم یہ کہتے ہیں اور ہمارا وہ نعرہ تھا جس کا ہم نے عوام کو شعور دیا کہ جب تک انسان کے ہاتھوں انسان کا استحصال ختم نہیں ہوتا ۔ جب تک غیر اسلامی اور غیر انسانی نظام ختم نہیں ہوتا تب تک پاکستان کے مسائل حل نہیں ہو سکتے ۔ یہ ہمارا نعرہ تھا ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ دوسرا اصول جو ہم نے پیش کیا وہ یہ تھا کہ ۲۵ سال کے اندر جو بھی نظام معیشت رائج رہا اس نے ان تمام برائیوں کو جنم دیا ہے ۔ ان تمام بے انصافیوں کو جنم دیا ہے ۔ اس نے ان تمام بےاعتدالیوں اور ناہمواریوں کو جنم دیا ہے اس لئے تاریخی طور اور منطقی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اسے اسلام اور انسانیت سے کوئی تعلق نہیں تھا ۔ اگر اسے اسلام سے ذرہ بھر بھی تعلق ہوتا تو جن ذلتوں اور رسوائیوں سے ہم آج دوچار ہیں ان سے دوچار نہ ہوتے ۔ ہمارے سامنے جو اس وقت پریشانیاں ہیں وہ پریشانیاں ہمیں لاحق نہ ہوتیں ۔ لہذا وہ نظام غلط تھا ۔ استحصالی تھا اس لئے ہم نے عوام سے یہ کہا کہ اس استحصالی نظام کو ہمیں یکسر ختم کرنا ہے ۔ دوسری بات جناب والا یہ ہے کہ اس استحصالی نظام کے تحت جن لوگوں نے تمام وسائل رزق اپنے قبضہ و تصرف میں کر رکھے ہیں جب تک ان تمام وسائل رزق اور تمام مال و دولت کو واپس عوام تک پہنچا نہ دیا جائے تب تک ان کی بنیادی ضروریات پوری نہیں ہو سکتیں (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا — یہ تفاوت یہ تعلیمی آسانیاں جن کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ دیہاتی بچوں کو دی جائیں ان سے شہری بچوں کو کیوں آپ محروم کرتے ہیں ۔ شہری غریب ناداروں کو کیوں محروم کرتے ہیں ۔ ہم ان کو یہ تعلیمی آسانیاں نہیں پہنچا سکتے جب تک اس استحصالی نظام کے تحت حاصل کئے ہوئے تمام وسائل رزق کو چھین کر واپس عوام کو نہ دے دیئے جائیں (نعرہ ہائے تحسین) ہم کروڑوں روپیہ کہاں سے لائیں گے ۔ ہم ٹیکنیکل تعلیم کا کس طرح

انتظام کریں گے - ہم تعلیمی آسانیوں کو کس طرح عام کریں گے - جب تک وسائل رزق ان ہاتھوں میں مرتکز رہیں گے وہ ان ذرائع رزق اور ذرائع دولت کی بدولت ہماری راہ میں کانٹے بچھاتے چلے جائیں گے - جب تک ہم ان کو ختم نہیں کریں گے ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے - کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہم نے جو کچھ بھی اصلاحات کی ہیں ان کے متعلق ہم کہتے ہیں کہ ہمیں ان پر کوئی خاص فخر نہیں ہے - ہم کہتے ہیں کہ ہم نے ابھی کچھ نہیں کیا یہ محض سطحی اصلاحات ہیں لیکن وہ اصلاحات بھی انہیں قبول نہیں ہیں - ان کو بھی ناکام کرنے کے لئے یہ اپنے تمام وسائل وقف کئے ہوئے ہیں - پنجابی میں کہا جاتا ہے -

''دشمن دی کندھ ڈگ پئے بھانویں ساڈے ایانے ہیٹھ آ کے مر جان،،

وہ یہاں تک بھی پہنچے ہیں کہ پاکستان کو چاہے نقصان پہنچے لیکن اصلاحات ناکام ہوں - اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ اصلاحات ایک بنیاد ہیں اور اس بنیاد پر ایک عمارت اٹھائی جانے والی ہے - اس عمارت کی تعمیر میں انہیں اپنی موت نظر آتی ہے انہیں اپنی قبریں نظر آتی ہیں - (نعرہ ہائے تحسین) اپنے سیاسی اقتدار کی قبریں اپنے معاشی تسلط کی قبریں اور اپنے معاشرتی اقتدار کی قبریں نظر آتی ہیں -

جناب والا — یہ اصول جو ہم نے عوام کے سامنے پیش کیا ہے اور جس کو عوام نے قبول کیا ہے اس کی بناء پر متوسط لوگ اور نچلے متوسط طبقے کے لوگ آج اس ایوان میں بیٹھے ہیں اور یہ تمام ناداروں محتاجوں اور محروموں کے حقوق کے علمبردار ہیں یہ لوگ دیہاتی ناداروں اور شہری ناداروں میں تفاوت نہیں کرتے - یہ تمام کے حقوق کے علمبردار ہیں - (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ! ایک اور اصول جس کو عوام نے سمجھا اور جس کو ہم نے عوام کے سامنے پیش کیا وہ یہ تھا - کہ ہم نے ایسے انتظامات کرنے ہیں کہ یہاں کوئی غیر اسلامی غیر انسانی نظام رائج نہ رہ سکے - لیکن ہمارے اس نعرے میں ہمارے اس پروگرام میں انہیں کفر نظر آیا کیونکہ ان کا اسلام وہ ہے جس کے ذریعے یہ اپنے تسلط - اپنے سیاسی اقتدار اور اپنے ان ذرائع کو جو غیر اسلامی نظام استحصالی نظام کے ذریعے قبضے میں رکھے ہوئے ہیں - برقرار رکھنا چاہتے ہیں -

رانا پھول محمد خان—پوائنٹ آف آرڈر - قائد ایوان کا "ان کے اسلام" سے کیا مقصد ہے ؟

وزیر اعلیٰ — میں عرض کر دیتا ہوں - ان کا اسلام یہ ہے کہ وہ نہیں چاہتے کہ قوم اور ملک کی دولت تمام سرمایہ داروں کے ہاتھوں سے چھین لی جائے اسکو واپس لے لیا جائے جس کو انہوں نے استحصالی نظام کے تحت اپنے گھروں میں ڈال رکھا ہے - اگر یہ بات آپ کو کھٹکتی ہے تو آپ اپنے متعلق صفائی پیش کریں -

رانا پھول محمد خان —جناب والا - میں قائد ایوان کی تقریر میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا تھا - لیکن ان کے اشارے اس قسم کے تھے - جن کی وجہ سے میرے جذبات نے مجھے مجبور کیا - (قطع کلامیاں)

وزیر اعلیٰ —آپ کے جذبات مجروح نہ ہوں میں اس پر آ رہا ہوں -

رانا پھول محمد خان — میرے پاس ایسے ذرائع نہیں ہیں - جو آپ مناسب سمجھیں کریں آپ میرے خلاف بہت کچھ کر بھی رہے ہیں - میں آپ کا چیلنج قبول کرتا ہوں - میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میں نے کوئی ناجائز چیز کی ہوگی تو میں آپ سے ناراض نہیں ہونگا کبھی اس پر گلہ نہیں کروں گا بلکہ خوش ہونگا -

وزیر اعلیٰ —آپ کو میری بات کیوں کھٹکتی ہے - میں نے رانا پھول محمد کا نام نہیں لیا ہے میں نے فاضل ممبران میں سے کسی کا بھی نام نہیں لیا ہے اور نہ میں ان سے مخاطب ہوں - (قطع کلامیاں)

جناب والا - میں اپوزیشن کے معزز ارکان کی طرف فرداً یا اجتماعاً قطعی طور پر مخاطب نہیں ہوں - میں تو اس اصول کی بات کر رہا ہوں جس کو قبول کرتے ہوئے عوام نے ہمیں منتخب کر کے اس ایوان میں بھیجا ہے -

جناب والا - اس استحصالی نظام کے تحت جو لوگ منتخب ہو کر اس معزز ایوان میں آتے رہے اور اسے جمہوریت کا نام دیتے رہے ہم نے اسے سرمایہ دارانہ جمہوریت کا نام دیا ہے - سرمایہ دارانہ جمہوریت سے مراد یہ ہے - کہ لوگ اپنے سرمائے کی بدولت اپنے خاندانی وقار اور خاندانی وجاہت کی بدولت - ذات پات - رنگ و نسل - قبیلہ اور برادری کے نعروں کے تحت اور دوسرے اس قسم کے معاشرتی سہاروں اور حیلوں

کے تحت جن کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے وہ یہاں آتے رہے ہیں ۔ اور جو کچھ بھی بیان ہوتا رہا، وہ جمہوریت کی بناء اور اس کو استحکام دینے کے لئے ہوتا رہا۔ اس کا مقدر یہی تھا کہ وہ ناکام ہو گئی وہ چل ہی نہ سکتی تھی اس لئے کہ اس میں تو بہت بڑا تضاد تھا لیکن آپ اسے جمہوریت کہتے ہیں ہم اسے جمہوریت نہیں کہتے وہ سرمایہ دارانہ جمہوریت ہے ہم عوامی جمہوریت چاہتے ہیں ۔ عوام نے ہمیں اس جمہوریت کی بقاء اور استحکام کے لئے اس ایوان میں بھیجا ہے ۔ تیسرا اصول یہ تھا کہ ہمیں عوامی جمہوریت میں اقتصادی جمہوریت کے تحت اسلامی عدل و مساوات کے مطابق اپنے معاشرے کو تعمیر کرنا ہے۔ جناب والا۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم نے غیرطبقاتی معاشرہ پیدا کرنا ہے تو اس سے ہرگز یہ مراد نہیں ہے کہ ہم نے طبقاتی منافرت پیدا کرنی ہے ۔ یہ کس نے پیدا کی ۔ کیا یہ کسانوں نے کہا تھا کہ تمام دولت ہم کمائیں اور تم اسے گھروں میں سمیٹ کر رکھ لو کیا مزدوروں نے کہا تھا صنعت کاروں کو کہ کمائیں گے ہم اور کروڑوں روپیہ تم اپنے خزانوں میں جمع کر لو کیا یہ ناداروں اور محنت کشوں نے کہا تھا کہ اربوں کروڑوں روپیہ جو پاکستان کے نام پر قرضہ کی صورت میں آ رہا ہے اور اس پر کروڑوں روپیہ سود ادا کرنا پڑے گا اس کو اپنے گھروں میں ڈال لو ۔ انہوں نے ایسا نہیں کیا ؟ اور پھر اس پیسے کے بل بوتے پر اس دولت کے بل بوتے پر انہوں نے ہمارا سیاسی استحصال کیا ۔ جبر و تشدد کیا ۔ عوام کو بنیادی حقوق سے محروم رکھا اس کے بعد یہ تصور کریں کہ اگر ایک ڈاکو ڈاکہ ڈالتا ہے ایک چور چوری کرتا ہے ایک راہزن راہزنی کرتا ہے تو یہ کہیں کہ نہیں ہم نے اپنے اس تمام عمل کو تحفظ دیا ہے اس قانون کی رو سے جو ہم خود بناتے رہے ہیں کیا وہ ڈاکہ چوری نہیں تھا ؟ کیا وہ خیانت نہیں تھی بد دیانتی نہیں تھی راہزنی نہیں تھی ؟ اور اگر وہ بد دیانتی ۔ ڈاکہ اور چوری تھی تو کیا اس کے خلاف عوام کے دل میں نفرت کا پیدا ہونا ضروری نہیں تھا ؟

اور اگر آج پہلی دفعہ پاکستان پیپلز پارٹی کی وجہ سے عوام کو ایک حق ملا ہے اور آج وہ کھل کر کہہ رہے ہیں کہ چوری یا ڈاکہ

ہوتا رہا ہے تو کہتے ہیں طبقاتی منافرت پیدا کرنے کی بات کرتے ہیں - طبقاتی منافرت پیدا کرنے کی ابتدا آپنے رکھی تھی اور ابھی تک تمام وہ اثرات موجود ہیں تمام وہ نشانیاں موجود ہیں - جناب والا - میں عرض کروں گا کہ جب تک اس معاشرے میں ایک سمگلر سمگلنگ کے ذریعے ایک راشی رشوت کے ذریعے ایک ذخیرہ اندوز پبلک مارکیٹنگ کے ذریعے اور ایک سیاسی لیڈر روٹ پرمٹوں اور لائسنسوں کے ذریعے روپیہ حاصل کرتا ہے اور اس روپیہ کے بل بوتے پر سیاسی اقتدار پر فائز ہے تو عوام اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے - یہ کہتے ہیں کہ طبقاتی منافرت ہم نے پیدا کی - کیا یہ طبقاتی منافرت ہم نے پیدا کی ہے ؟ جناب والا - جب تک یہ نشانیاں موجود ہیں تب تک ہم اخلاقی قدروں کو واپس نہیں لے سکتے جب تک ہم ان انسانوں کی خدمت نہیں کرتے تب تک معاشرہ صحیح طور پر سیاسی - اسلامی اور اخلاقی بنیاد پر استوار نہیں کیا جا سکتا چونکہ ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم نے ایسا کرنا ہے اس لئے ان نشانیوں کو مٹانا نہایت ضروری ہے کیونکہ جب تک نہ لہ کیا جائے پاکستان پاکستان نہیں کہلا سکتا . . . . . .

چودھری امان اللہ لک : Point of explanation Sir.

جناب والا - میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنی تقریر میں بار بار استحصالی ڈاکوؤں کے متعلق فرمایا ہے - کیا وہ پیپلز پارٹی میں پناہ لے چکے ہیں ؟ اگر لے چکے ہیں تو کیا ان کے متعلق بھی کوئی لائحہ عمل تیار کیا جائے گا ؟

وزیر اعلیٰ — ویسے تو یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم نے یہ عہد کر رکھا ہے - اور ہم اس کے پابند ہیں - چند طبقوں کے خیال کے مطابق ہم بچاروں کو - ناداروں کو - کم ذاتوں کو عوام نے اپنا سردار منتخب کیا ہے - اور ہمارا یہ عہد ہے کہ ان کی زبان اور قول کے مطابق اس

ملک کے کم ذاتوں کی عظیم اکثریت نے راج کرنا ہے - میں عرض کرتا ہوں کہ یہ کمیونسٹ نظریہ نہیں ہے - بلکہ یہ ایک انسانی - آفاقی اور ابدی حقیقت ہے کہ عوام جب بھی اکٹھے ہوئے ہیں وہ حق و انصاف پر اکٹھے ہوئے ہیں - کبھی بدی پر اکٹھے نہیں ہوئے - لیکن خدا نخواستہ اگر ہم اس حق سے پھر جائیں - تو جناب والا یہ ایک قانون قدرت کا اصول ہے کہ ہمیں سزا ملے گی - ہم سزا سے نہیں بچ سکتے کیونکہ جو پھرے - جنہوں نے انحراف کیا - جنہوں نے روگردانی کی - انہیں کچھ سزا ملی ہے - عوام کی مدد سے ہم ان کو گدیوں سے اتارنے کے قابل ہوئے ہیں لیکن اتنا کافی نہیں ہے - اس قرارداد کے ذریعہ آپ جن مسائل کا ذکر کر رہے ہیں وہ حل ہو ہی نہیں سکتے - وہ قطعی طور پر حل نہیں ہو سکتے - ہمیں اس کے لئے کروڑوں روپیہ چاہئیے - آپ نے یہ نہ سوچا - کہ ہم نے دیہات میں نظام تعلیم کو یہ شکل دینی ہے کہ جو سہولتیں شہری بچوں کو حاصل ہیں وہ دیہاتی بچوں کو بھی حاصل ہوں - ہم نے ایسے انتظامات کرنے ہیں کہ جو سہولتیں قدرے ترقی یافتہ اضلاع میں بچوں کو حاصل ہیں - وہ ان پسماندہ اور غیر ترقی یافتہ علاقوں میں بھی دی جائیں جن کو آج تک اس استحصالی نظام کی وجہ سے محروم رکھا گیا - ہم نے یہ سب کچھ کرنا ہے - اس لئے اتنا ہی کافی نہیں ہے - دوستو! فیصلہ کرو - کہ اگر کروڑوں روپیہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے چاہئے تو ملک کے اندر تمام وہ وسائل رزق تمام ذرائع پیداوار کو ان ہاتھوں سے واپس لے لیا جائے - جنہوں نے انہیں اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے - اپنے تصرف میں رکھا ہوا ہے - جب میں نے ڈاکے اور چوری کی بات کی تھی - تو کون شخص ہے جو نہیں جانتا کہ ایک کارخانہ دار - ایک صنعت کار - روزانہ اپنی تجوری میں دس دس ہزار روپیہ بطور منافع داخل کرتا ہے - اور مزدور کو صرف تین چار یا پانچ روپے ملتے ہیں - کون کہتا ہے - کہ یہ ڈاکہ نہیں - وہ پیسہ صنعت کار اور

کارخانہ دار نے ملک کے نام پر غیر ملکوں سے قرضے کی شکل میں لیا ہے - اور اس کا سود بھی قوم نے ادا کرنا ہے - وہ ڈاکہ نہیں - چوری نہیں - راہزنی نہیں - تو اور کیا ہے ؟ اگر اس اصول کو مان لیا جائے تو جو کچھ انہوں نے اکٹھا کر رکھا ہے اسے واپس لینا ضروری ہے - یہ اخلاقی تقاضا ہے پھر یہ ہے - کہ آپ اگر چاہتے ہیں - دل سے چاہتے ہیں - تو ان تمام لوگوں سے جنہوں نے مختلف طریقوں سے دولت حاصل کی - دولت کے ذریعے اپنے بچوں کو پڑھایا - اور دوسروں کو محروم رکھا - یہ ضروری ہے کہ تمام وسائل دولت لے کر ان تک نہ پہنچائے جائیں - جن کا حق تھا - جن کے لئے آپ آواز بلند کر رہے ہیں - تبھی یہ مقصد حاصل ہوسکتا ہے - اس لئے اس قرارداد کو اتنا سادہ اور آسان نہ سمجھیں - پارٹی کے نقطہ نگاہ سے اور حکومت کے نقطہ نگاہ سے ہم نے نہ صرف دیہاتی بچوں کو تعلیمی سہولتیں بہم پہنچائی ہیں بلکہ اس سلسلہ میں ہم انقلابی اقدامات کرچکے ہیں - بلکہ ہم نے شہر کے ناداروں ، محتاجوں اور محنت کشوں کے بچوں کو بھی وہی سہولتیں بہم پہنچائی ہیں اور ان کو پہنچانے کے لئے ہم نے وعدہ کر رکھا ہے - جس کی میں نے مختصر تصریح کی ہے - اس کو پورا کرنا نہایت ضروری ہے - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اسے پورا کریں گے - اگر آپ واقعی چاہتے ہیں کہ دیہاتی بچوں کو تمام سہولتیں بہم پہنچائی جائیں تو اس فلسفہ پر - اس عمل پر یقین رکھیں اور ہمارا ساتھ دیں - اگر جرات ہے - ہمت ہے اور آپ ان وسائل سے خود محروم ہونا چاہتے ہیں تو اس سطح پر آئیں - جس سطح پر ہم لے جانا چاہتے ہیں - اور اگر نہ آنا چاہیں - تو انشاءاللہ تعالیٰ تمام وہ غیر معمولی وسائل ان سے لے لئے جائیں گے - رانا پھول محمد خاں میرے معزز دوست پریشان مت ہوں - جب میں کہتا ہوں آپ - تو آپ سے مراد تمام وہ طبقے ہیں - جنہوں نے رزق کو چند سالوں میں اپنے قبضے میں کیا - اگر ان کے پاس نہیں ہے تو انہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے - ہم انہیں پریشان کرنا نہیں چاہتے - میں ان کو پریشان دیکھ کر پریشان ہوتا ہوں - وہ میرے بھائی ہیں - اس ایوان کے معزز ممبر ہیں - مجھے پریشان ہونا لازمی ہے - وہ دیہاتی ہیں - دیہاتی یہ بھی ہیں - جن کے ذرائع آمدنی تین چار سو روپے سے زیادہ

نہیں ہیں - یہ ہیں دیہاتی - یہ ہیں اس طبقہ کے صحیح نمائندے جن کے پاس وسائل معاش نہیں ہیں - کیسے ہیں وہ دیہات کے نمائندے جن کے پاس ان دیہاتیوں سے سو سو ہزار گنا وسائل رزق زیادہ ہیں - وہ کیسے بھی ہیں - وہ دیکھا جائے گا - یہ پیش کش کرنے کی ضرورت نہیں ہے - وہ ہم دیکھیں گے - ہم جب کہتے ہیں کہ ہم عہد کے پابند ہیں تو وہ عہد ہم پورا کریں گے - اس طرح کریں گے کہ جن کے پاس غیر معمولی طور پر وسائل موجود ہیں - ان سے وہ لے لئے جائیں گے - کیونکہ قومی مفاد کا تقاضا یہی ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد-(بہاولپور ۴) - جناب صدر - محترم قائد ایوان کے ارشادات اس حد تک بالکل صحیح ہیں کہ ہمارے اس غلط معاشی نظام نے ایک ایسا معاشرہ پیدا کیا جس سے چند مخصوص لوگ اور چند مخصوص گروہ رزق اور آمدنی کے وسائل پر قابض ہوگئے ہیں - لیکن مجھے بے حد افسوس ہوتا ہے کہ جب وہ ۲۵ سال کا ذکر فرماتے ہیں - اس ۲۵ سال کے عرصہ میں سے نہ تو قائد اعظم رحمت اللہ علیہ کا وقت وہ منفی کرتے ہیں نہ شہید ملت خان لیاقت علی خان کی حکومت کو منفی فرماتے ہیں - نہ ہی وہ دور ایوبی کے ۸ برس منفی فرماتے ہیں اور نہ ہی ۱۹۶۵ کے انتخابات سے لیکر ۱۹۶۹ء تک اپنے وقت کو منفی کرتے ہیں - (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا - دوسری بات جو انہوں نے فرمائی ہے اسکے متعلق عرض یہ ہے کہ ہمیں یہ نہیں دیکھنا کہ یہ ریزولیوشن کس مکتبہ فکر کی طرف سے آیا ہے ہمارے سامنے ایک اصول ہے کہ انظروا الی ما قال ولا تنظروا الی من قال (اسکومت دیکھو کہ کہنے والا کون ہے - اسکو دیکھو کہ کہا کیا گیا ہے)

جناب والا - اس وقت مسئلہ یہ نہیں ہے کہ ستمبر کی پالیسی کے بعد کیا ہوگا - رانا پھول خان صاحب نے نہایت ہی وضاحت کے ساتھ کہہ دیا ہے کہ جب تک آپکی نئی پالیسی یا جو نئی سکیم تعلیم گاہوں کے لئے - دانش گاہوں کے لئے - سکولوں کے لئے - مدرسوں کے لئے اور دیگر مکاتب کے لئے نہیں آتی اس وقت تک آپ یہ انتظام کریں کہ دیہاتی بچوں کے داخلے کے لئے چند سیٹیں مخصوص کر دی جائیں - بنیادی بات کہنے والی یہ ہے جیسا کہ قائد ایوان نے بالکل

صحیح فرمایا ہے کہ مزدوروں اور غریبوں کے بچے شہر میں بھی رہتے ہیں اور دیہات میں بھی رہتے ہیں لیکن اصل بنیادی بات یہ ہے کہ تمام کالجوں میں تمام سکولوں میں - تمام تعلیمی اداروں میں - تمام تعلیم کے فنی اداروں میں ایک ہی قسم کی یکساں تعلیمی سہولتیں میسر ہوں -

جناب والا - میں اپنے اس علاقہ کی بات کرتا ہوں جو کبھی دارالحکومت بھی تھا ہمارے ایف ایس سی کالج کے اندر جب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب دورے پر آئے تھے تو میں نے ان سے یہ گذارش کی تھی کہ ڈیڑھ سال سے یہاں سائنس کا کوئی پروفیسر یا لیکچرار نہیں لگا ہے جو یہاں سے تبدیل ہو کر جاتے ہیں ان کو نہ تو وہاں مال روڈ ملتی ہے - نہ انکو وہاں جمخانہ کلب ملی ہے اور نہ ان کے لئے وہاں شبزان ریسٹوران ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم کس شہر میں آ گئے ہیں - جب وہاں کوئی تعینات کیا جاتا ہے تو وہ ڈیڑھ مہینے کے بعد اپنا تبادلہ کروا لیتا ہے یہاں سال سال کیلئے پروفیسر موجود نہیں ہوتا - اب آپ ہی مجھے بتائیں اور اس معزز ایوان کے اس طرف بیٹھنے والے معزز اراکین بتائیں کہ وہ بچہ جس کو میٹرک کے بعد دو سال کے اندر سائنس کا کوئی پروفیسر - کوئی استاد یا کوئی لیکچرار میسر نہ ہو وہ کس طرح مقابلہ میں آئے گا - وہ کس طرح میڈیکل کالج میں داخل ہو گا -

جناب والا - باقی رہی یہ بات جو ہمارے محترم وزیر قانون فرما رہے تھے کہ یہاں طبقاتی منافرت ہے - میں انہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ملتان کے دو جلوسوں میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہم طبقاتی جنگ پر یقین رکھتے ہیں - اگر اس ملک میں طبقاتی جنگ نہ ہوئی تو انقلاب نہیں آ سکتا ہے -

وزیر قانون—پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - قائد حزب اختلاف نے میرا حوالہ دے کر ایک بات کہی ہے - میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ''مختار اعوان،، طبقاتی جنگ سے نہیں ڈرتا ہے - طبقاتی جنگ سے اگر ڈرتے ہیں تو وہ ان بینچز پر آج موجود ہیں - جو طبقاتی جدو جہد کے نام سے لرزتے ہیں وہ میرے سامنے آج موجود ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد ـ جناب والا ـ جو بات میں کہہ رہا تھا کہ ـ

"اے ہم نشین نزاکت احوال دیکھنا،،
اس کا انہوں نے اعتراف فرمالیا ہے ـ

نوابزادہ محمد خان جاکوانی ـ پوائنٹ آف آرڈر ـ جناب والا ـ میں وہاں موجود تھا ـ انہوں نے کہا تھا کہ اس ملک میں دو طبقے ہیں ـ ایک امیر اور ایک غریب ـ

مسٹر سپیکر ـ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ـ

علامہ رحمت اللہ ارشد ـ جناب والا ـ ایک بات جو میں کرنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب کوئی مسئلہ اس ایوان کے اندر یا کوئی نکتہ اس ایوان کے اندر اٹھایا جاتا ہے تو اسکو یہ کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے کہ ماضی کی حکومتوں کی غلطی ہے یا یہ برائی ہمیں ورثے میں ملی ہے میں پورے خلوص دل اور پوری دلسوزی سے عرض کرتا ہوں کہ اگر ان حکومتوں نے غلطی کی ہے تو وہ آج صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو چکی ہیں ان کا وجود تک کوئی نہیں رہا ـ ان کا نام لیوا کوئی نہیں رہا ـ آپ اکثریت سے اس ایوان میں آگئے ہیں ـ آپ ان غلطیوں کا اعادہ نہ کریں ورنہ قدرت کا قانون ان کے لئے اور آپ کے لئے بالکل برابر ہے جو فطرت کا قانون ہے وہ کبھی بدل نہیں سکتا ـ جو سلوک ان کے ساتھ زمانہ نے کیا یا جو زمانے نے ان کے ساتھ سلوک کیا وہی سلوک آپکے ساتھ کیا جائیگا ـ آپ ۱۹۷۰ء میں نہ جائیں ـ ۱۹۷۰ میں آپ نے انتخابات جیت لئے تھے تو اب ۱۹۷۰ء کی آخری ششماہی جا رہی ہے ـ ۱۹۷۳ کے آخر میں آپ بھی باہر نکل کر دیکھیں کہ آپ کہاں کھڑے ہیں ـ آپ وہاں نہیں ہوں گے جہاں آپ ۱۹۷۰ء میں تھے ـ

شیخ عزیز احمد ـ جناب والا ـ قائد حزب اختلاف یہ فرما رہے ہیں کہ ماضی کے لوگ سب چلے گئے لیکن ان کی نشانیاں تو ابھی تک یہاں بیٹھی ہوئی ہیں ـ (قطع کلامیاں) ـ

علامہ رحمت اللہ ارشد ـ جناب والا ـ میں آپکی وساطت سے اس معزز ایوان کے معزز اور معمر رکن اور نئے آنے والے رکن سے کہہ دیتا ہوں کہ

ملک غلام نبی صاحب اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ درویش جہاں اس وقت بیٹھا ہوا ہے اسی جگہ پر بیٹھا رہا ہے —

مسٹر عبدالقیوم بٹ—خدا کرے آپ یہیں بیٹھے رہیں — (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : No remarks please.

علامہ رحمت اللہ ارشد - انہوں نے صحیح طور پر تجزیہ نہیں کیا — انہوں نے فرمایا ہے کہ ماضی کی حکومتوں نے ہمیں سب کچھ دیا ہے - میں اسکے متعلق ایک تھوڑی مثال آپکو دیتا ہوں — بہاول پور کے لئے تمام تعلیمی اور فنی اداروں کے اندر طلباء کیلئے نشستیں مخصوص تھیں لیکن ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو جو نشستیں مخصوص تھیں وہ ختم کر دی گئی ہیں — میری یہ گزارش کرنے کا ہرگز مقصد یہ نہیں ہے کہ شہری آبادی کو تعلیم سے محروم کر دیا جائے یا شہری اور دیہاتی آبادی میں کوئی فرق محسوس کیا جائے - میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جہاں تعلیمی سہولتیں کم ہوں - جہاں تعلیمی سہولتیں نہ ہونے کے برابر ہوں — جہاں ماں باپ اپنے بچے کو پڑھانا چاہتے ہوں اور پڑھا نہ سکتے ہوں کیونکہ وہاں اس قسم کے ادارے موجود نہیں ہیں—ان کے لئے ضرور حکومت غور کرے اور ان کے لئے چند نشستیں مخصوص کرے — جب تک تعلیم کا معیار وہاں وہی نہ ہو جائے جو شہروں میں تعلیم کا معیار ہے اس وقت تک وہ مقابلے کے امتحانات میں نہیں آسکتے اور وہ تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں —

بیگم ریحانہ سرور شہید (پی پی ۱۸۴ حلقہ خواتین ii
جناب سپیکر - یہ ریزولیوشن شہری اور دیہی علاقوں کے عوام میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے - ان میں تفرقہ ڈالنے کے لئے پیش کیا گیا ہے -

Mr. Speaker - Please don't impute motives. Tell us that this is the consequence or this may be the consequence.

بیگم ریحانہ سرور شہید - جناب والا - ہم تعلیم کے معیار کو گرانا نہیں چاہتے - اس ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ ۸۰ فیصد عوام دیہی علاقوں سے لئے جائیں - یہ بات عام لوگ جانتے ہیں کہ دیہی علاقوں میں پچھلے چوبیس پچیس برسوں میں تعلیم کا وہ معیار نہیں تھا - وہاں باقاعدہ سکول

اور کالجز وغیرہ نہیں تھے - ان کے method of teaching اور نصاب ٹھیک نہیں تھا اس وجہ سے ان کا تعلیمی معیار اتنا بلند نہیں تھا جتنا کہ ہونا چاہئے - اگر ۸۰ فیصد سیٹیں دیہی عوام کو دے دی جائیں تو جنرل معیار تعلیم کم ہو سکتا ہے . . . . .

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوائنٹ آف انفرمیشن - جناب والا - انہوں نے نصاب تعلیم کا ذکر فرمایا ہے - میں ان سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا پنجاب میں جو اس قسم کے ملحقہ کالج ہیں ان کا نصاب تعلیم ایک دوسرے سے مخالف ہے ؟

بیگم ریحانہ سرور شہید - مخالف تو نہیں ہے لیکن کتابیں یا method of teaching جو ہے وہ ان کو پچھلے چوبیس پچیس برسوں میں مہیا نہیں کیا جاسکا -

جناب والا - میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو یہ بتا دینا چاہتی ہوں کہ ۱۰ فیصد سیٹیں جو دیہات کے لئے کالجوں میں رکھی گئی ہیں - اس کے علاوہ اگر اور بڑھانا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ۱۰ کی بجائے ۲۰ کر سکتے ہیں - لیکن جنرل سیٹیں جو ہمیشہ merit کے اوپر اتی ہیں ان کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنے طلبا کو کالجوں میں داخلہ دیں جن میں ability ہو - جن میں cabality ہو وہ talented student ہوں اور merit basis پر داخلہ دیا جائے -

جناب والا - ہمارے میڈیکل کالجوں انجینئرنگ یونیورسٹی اور ٹیکنیکل کالجوں میں جو سیٹیں رکھی گئی ہیں ان میں خاص طور پر دیہی علاقوں کے لئے بھی سیٹیں رکھی گئی ہیں چند سیٹیں ایسی بھی ہیں جو فوجی افسران کے بیٹوں کے لئے رکھی گئی ہیں - ہم نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ دیہات کے لوگ ہمارے بھائی نہیں ہیں—ہم ان کے ساتھ ہیں ہم نے کبھی ایسا تاثر نہیں دیا—لیکن جو تاثر اس ایوان میں اس جانب سے دیا جارہا ہے اس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہم دیہاتی عوام کے مخالف ہیں میں کہتی ہوں کہ انہیں شہری اشیاء کے استعمال کرنے کا پورا پورا حق ہے اگر ہمارے دیہاتی بھائی چاہیں تو وہ ہماری سڑکیں

استعمال کرسکتے ہیں ہمارے سینما گھر استعمال کر سکتے ہیں ہمارے ہسپتال استعمال کر سکتے ہیں—ہماری سیرگاہیں استعمال کر سکتے ہیں—

مسٹر سپیکر—ہمارے سے مراد شہروں والوں سے ہے یا آپ نے کوئی ایسی چیزیں بنائی ہوئی ہیں—

بیگم ریحانہ سرور شہید—جناب والا — ہمارے سے مراد شہر میں رہنے والے عوام ہے—وہ انارکلی بھی استعمال کر سکتے ہیں

جناب سپیکر - ایک نکتہ جو رانا پھول محمد خاں صاحب نے اٹھایا کہ انہیں دیہات میں آئس کریم نہیں ملتی تو میں کہونگی کہ وہ بڑے شوق سے یہاں آکر آئس کریم کھائیں وہ cone کھائیں ان کو آئس کریم کھانے سے کس نے منع کیا ہے — میں سمجھتی ہوں کہ اس قسم کے خواہ مخواہ کے تاثرات پیدا کئے گئے ہیں جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دیہات کے عوام کو شہر کے عوام سے لڑانے کی کوشش کی گئی ہے — جناب والا - حکومت کی نئی پالیسی کے تحت ان کا پورا پورا خیال رکھا جائے گا— دیہاتی طلباء کی پوری پوری مدد کی جائے گی اور ہم ان کی پسماندگی کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرینگے— ہمیں دیہاتی بچوں کو وہی تعلیم دینی چاہیئے جو ہمارے شہروں میں دی جاتی ہے— ہم نے اپنے منصوبہ پیلز ورکس پروگرام اور Integrated Works Programme میں ۶ کروڑ کی رقم اس کے لئے مخصوص کی ہے تاکہ دیہی عوام کے بچوں کو تعلیم دی جا سکے- ان کی ذہنی صلاحیتیں اجاگر کی جا سکیں جن کی پہلے ۲۴ سالوں میں کسی نے مدد نہ کی- جناب والا — ہم چاہتے ہیں کہ اہلیت کی بناء پر ہمارے بچوں کو اچھے سکولوں میں داخلہ ملے-چاہے امیر کا بچہ ہو یا غریب کا ہو اس کو ایچسن کالج میں پڑھنے کا موقع ملے لیکن صرف اسی بچے کو لیا جائیگا جو قابل ہوگا جو اہل ہوگا اور ان کا با قاعدہ ٹیسٹ لیا جائیگا ایسے بچوں کو نہیں لیا جائیگا جن میں اہلیت نہ ہو- ان اونچی درسگاہوں میں صرف سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے بچے ہی نہیں ہونگے- امیروں اور غریبوں کے بچے دونوں برابر ہیں - اور دونوں برابر کے حقدار لہذاہونگے - merit basis پر داخلہ دیا جائے گا -

سردار صغیر احمد —جناب والا — ہم ۱۴۰ ممبران ہیں- ہمیں بھی وقت دیا جائے -

مسٹر سپیکر - وقت ضرور ملے گا -

حاجی محمد سیف اللہ خان- جناب والا - میں ایک شعر عرض کروں گا -

تو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندہ مزدور کے اوقات

یہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے - حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ان بینچوں سے آنی چاہیئے تھی جنہوں نے انتخابات سے پہلے غریب آدمیوں سے وعدہ کیا تھا - کہ ان کو زیادہ سے زیادہ حق دلایا جائے گا ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا - زیادہ سے زیادہ ان کی پامالیوں کا ازالہ کیا جائے گا -

رانا کے اے محمود خان- پوائنٹ آف آرڈر- میں فاضل رکن کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ . . . . . .

مسٹر سپیکر-یاد دلانا کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا - ان کو ایک خط لکھ دیں وہ یاد کر لیں گے -

رانا کے اے محمود خان- جناب والا - میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ فاضل رکن بالکل غیر متعلقہ بات کر رہے ہیں - ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو ریزولیوشن تک محدود رکھیں-

مسٹر سپیکر-آپ تشریف رکھیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان- میرے فاضل دوست شاید یہ بھول گئے کہ آج قراردادوں کا دن ہے * * * * * * * * * * * *

رانا کے اے محمود خان- جناب والا - میں ان کی بہتری کی بات کرنا ہوں * * * * * *

مسٹر سپیکر- یہ جو حصہ ہے جس میں * * * * * * کا ذکر ہے اسے حذف کر دیا جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان-تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ فرض جو حزب اقتدار کو ادا کرنا چاہیئے تھا - جو باتیں انہوں نے کی ہیں ان

---

*بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا -

کو نبھانے کے لئے وہ تیار نہیں ہیں - وہ فرض اپوزیشن نے آج ادا کیا ہے ، انہوں نے دیہاتی عوام کے لئے حقوق مانگے ہیں - جنہوں نے آپ کو ان کرسیوں پر بٹھایا ہے - دیہاتوں میں ۸۵ فیصد نہیں بلکہ ۸۹ فیصد آبادی ہے ، جو تعلیم اور صحت سے محروم ہے - ان کے پاس روزگار کے وسائل موجود نہیں ہیں - ان کی کسی قسم کی بہبود کی طرف توجہ نہیں دی جاتی - آج ہم نے صرف یہ مطالبہ کیا ہے کہ اس آبادی کے لئے جن کے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ انہیں ہر حال میں فوقیت دی جائے گی وہ وعدہ پورا ہو - ہم ان کے لئے آج ریزولیوشن لائے ہیں خدارا اس آبادی کو استحصال سے بچائیے اور جب تک آپ ان کو تعلیم کے زیور سے آراستہ نہ کریں گے - جب تک ان میں اس چیز کو سمجھنے کی صلاحیت اور شعور پیدا نہ ہوگا کہ استحصال کیا ہوتا ہے - یہ کس چیز کا نام ہے اور اس کا سدباب کس طرح کیا جاتا ہے ، تب تک صورت حال روبہ اصلاح نہ ہوگی - صرف یہی نعرہ لگا دینا کہ ہم استحصال کا سد باب کریں گے اور اس کو روکیں گے کافی نہیں ہے - جب ان کو اس چیز کا پتہ ہی نہیں ہے ان کو آج تک سمجھایا ہی نہیں گیا کہ استحصال کیا ہے ، کون کرتا ہے اور کس لئے ہوتا ہے تو وہ استحصال صرف تعلیم ہی کے ذریعہ سے روکا جا سکتا ہے - آج کیفیت یہ ہے کہ غریب عوام اپنے بچوں کو صرف پرائمری تک تعلیم دلوا سکتے ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے -

وزیر قانون—جناب والا - ایک طرف سے تو یہ بڑے فخر سے کہا گیا -

مسٹر سپیکر— پوائنٹ آپ کا کیا ہے - کیا یہ ایک بیان کی صورت میں ہے جو آپ فرمانا چاہتے ہیں -

وزیر قانون—پوائنٹ آف ایکسپلینیشن - اس طرف بیٹھے ہوئے معزز ممبران نے کہا کہ استحصال سمجھایا جائے تو میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرف بیٹھے ہوئے ارکان نے دیہات کے عوام شعور کو بلند کیا - ہم ان کے شعور کو بلند کرنا چاہتے ہیں اس کی مثال چند دنوں کے بعد آپکے سامنے آ جائے گی پھر آپ کو یہ کہنے کی جرأت نہ ہو شعور نہیں ہیں

خان امیر عبداللہ خان روکڑی—پوائنٹ آف آڈر میں جناب کے نوٹس میں یہ بات لانی چاہتا ہوں کہ ایکسپلینیشن یا کوئی اور مسئلہ ہو تو وہ

speech بند نہیں کی جاتی، سوائے پوائنٹ آف آرڈر کے پوائنٹ آف آڈر میں یہ ہو سکتا ہے کہ اگر ایک مقرر بول رہا ہو تو اس کو آپ بند کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی بات explain کرنی ہے تو مقرر جب بیٹھ جائے تب کی جا سکتی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ مجھے آپ سے اس امر پر اتفاق ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جب بھی ہم عوام کے حقوق کا مسئلہ پیش کرتے ہیں، جب بھی ہم ان کے لئے کچھ مانگتے ہیں تو موجودہ حکومت ہمیں ہنری ہشتم کا دور یاد دلایا کرتی ہے۔ جس کا ایک وزیر ولٹن اپنی حکومت کے لئے دو رول اختیار کیا کرتا تھا۔ جب وہ امیروں کے پاس جایا کرتا تھا تو وہ ان کا بن جایا کرتا تھا جب غریبوں کے پاس جایا کرتا تھا تو ان کا بن جایا کرتا تھا، خدا کے لئے آپ یہ بہروپیاپن چھوڑ دیں اب بھی آپ اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہیں (قطع کلامیاں)

وزیر اعلیٰ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ یا تو یہ لفظ ''بہروپیہ'' واپس لیں ورنہ بہروپیہ پن کی تعریف مجھے کرنے کی اجازت دیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ اگر آپ یقین دلا دیں کہ یہ حکومت بہروپیہ پن چھوڑ دے گی تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا۔ مجھے بہروپیا پن کی تعریف کرنے کی اجازت دیں یا یہ اسے واپس لیں کیوں کہ جب بہروپیہ پن کی تعریف کی جائیگی تو .....

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ میں اس لفظ کو واپس لیتا ہوں اور اس کی جگہ لفظ ''رنگا راکی'' استعمال کرتا ہوں۔ دورنگی چھوڑ دے۔ چلو یہ کہہ دیتا ہوں اگر آپ کو پسند ہے تو۔

جناب والا۔ قائد ایوان بار بار اس طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس وقت آپ کی پارٹی نے الیکشن لڑے تھے تو اس وقت کیا یہ وعدہ نہیں کیا گیا تھا کہ جس وقت ہم اقتدار میں آئیں گے ہم فوراً اپنے منشور کو عملی جامہ پہنائیں گے ہم فوراً عوام کو ان حقوق دیں گے اور آج تک یہی کہا جاتا ہے۔

وزیر قانون۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ ہم تو سب کچھ فوراً کرنا چاہتے ہیں۔

مسٹر سپیکر - یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

حاجی محمد سیٹھ اللہ خان - آج ہم کہتے ہیں کہ ازراہ خدا دیہاتی آبادی کو جس کی ۸۰ فیصد آبادی کی نمائندگی آپ کرتے ہیں- ان کو اپنے وعدے کے مطابق حقوق مہیا کریں - آج آپ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس سرمایہ کہاں سے آئے ہم - اگر کرنے پر آئے تو ہمیں جائیدادیں ضبط کرنا پڑیں گی -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر -بیگم صاحبہ آپ تشریف رکھیں - قائد ایوان کچھ فرمانے لگے ہیں -

مسٹر سپیکر - نکتہ اطلاع - جناب والا - میں جناب حاجی صاحب کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ جن وسائل کی ہم تلاش میں ہیں - جن وسائل کے بغیر ہم اپنے پروگرام کو مکمل طور پر فوری عملی جامہ نہیں پہنا سکتے - اگر اس وقت ہم وہ قابو میں نہیں لا سکے تو آپ یا ان خیالات کے حامل علمبردار دوسرے لوگ ہمارے لئے وجہ جواز پیدا کر رہے ہیں - کہ ہم فوری طور پر جو ہمیں کرنا چاہئے تھا وہ وہ ہم کریں - - - - (قطع کلامیاں)-

حاجی محمد سیٹھ اللہ خان جناب والا - جناب قائد ایوان کی اس وضاحت سے یہ چیز ثابت ہو گئی ہے - کہ کوئی طاقت ان کے آڑے ہے - کوئی مجبوری ان کے آڑے ہے - جس کی وجہ سے جو یہ کرنا چاہتے ہیں کوئی کر نہیں سکتے -

وزیر اعلیٰ - نکتہ وضاحت جناب والا - انہوں نے بجا فرمایا ہے کہ تمام زرق جو ہم نے قابو کرنا تھا یا کرنا چاہیے تھا وہ ہم چند وجوہ کی بنا پر نہیں کر سکے - اور آپ ہمارے لئے وجہ جواز پیدا کر رہے ہیں - اب ایک ایک پائی واپس لی جائے گی (نعرہ ہائے تحسین) -

حاجی محمد سیٹھ اللہ خان - جناب والا -یہ چیز اظہر من الشمس ہوتی جا رہی ہے - کہ جن لوگوں کے اوپر آپ یہ الزام لگایا کرتے تھے - وہی آپ کے راستے میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد- ہم آپ کے لئے وجہ جواز نہیں پیدا کر رہے ہیں بلکہ ہم آپ کی تائید کر رہے ہیں - آپ کی حمایت کر رہے

ہیں - آپ پنجاب سے بھی یہ چیزیں ختم کریں اور لاڑکانہ سے بھی یہ چیزیں ختم کریں -

حاجی محمد سیف اللہ خان — جناب والا - میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر وہ کیا رکاوٹیں ہیں جو ابھی تک آپ کو بے بس بنائے ہوئے ہیں - بیس دسمبر کے بعد جبکہ عوامی حکومت آ گئی تھی آپ نے مارشل لاء صرف اس لئے چار ماہ مزید مسلط رکھا کہ ہم عوام کو ان کے حقوق دلائیں گے -

مسٹر سپیکر — آپ قرارداد سے متعلق بحث کریں -

حاجی محمد سیف اللہ خان — جناب والا - میں دیہاتی عوام کے متعلق کہہ رہا ہوں - میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ چار ماہ کے اس لعنتی مارشل لاء کے دور میں آپ نے عوام کو کون سے حقوق دلائے ہیں - آپ نے عوام کی کون سی بہتری کی ہے - (قطع کلامیاں)

مسٹر جاوید حکیم قریشی — پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - اسی چار ماہ کے مارشل لاء کو جو شخص لعنتی مارشل لاء کہے گا - ہم اسے لعنتی کہیں گے - کیونکہ یہ عوامی مارشل لاء تھا - اور عوام کی مرضی سے لگایا گیا تھا - یہ کنوینشن لیگ کا مارشل لاء نہیں تھا - (قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان — میں آپ سے یہ کہوں گا کہ ہم آپ کے خیر خواہ ہیں - ہم سمجھتے ہیں کہ اگر آپ بھی اسی طرح ناکام رہے جس طرح پچھلی حکومتیں ناکام رہی ہیں تو یقین جانئیے اب آپ آخری امید ہیں - پھر یہ ملک باقی نہیں رہے گا - خدارا اپنی اصلاح کریں - آپ اپنے وہ وعدے پورے کریں - جو آپ نے عوام سے کئے تھے - اس چیز کو آپ عملی جامہ پہنائیں تاکہ عوام کی امیدیں آپ سے وابستہ رہیں - آج آپ سڑکوں پر نکلیں - آپ دیہاتوں میں جائیں - گلیوں میں جائیں اور جا کر دیکھیں کہ عوام میں کتنی بے اعتمادی پیدا ہو گئی ہے - آپ خدارا اس قرارداد کی مخالفت نہ کریں - یہ دیہاتی عوام سے متعلق ہے - ان عوام کے حقوق کا سوال ہے - جن کی امیدیں اور نگاہیں آپ پر لگی ہوئی ہیں -

میاں اسماعیل ضیاء — جناب والا ۔ اس وقت ایوان کے سامنے جو قرارداد زیر بحث ہے ۔ اس میں نہایت ہی معصومانہ انداز میں کوشش کی گئی ہے کہ شہری اور دیہاتی میں تفریق پیدا کرکے ۔ شہروں اور دیہاتوں میں بسنے والے ناداروں کو ایک بار پھر تقسیم کر دیا جائے ۔

رانا پھول محمد خان — جناب والا ۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ چونکہ اس قرارداد پر کافی سے زیادہ تقاریر ہوچکی ہیں اور قائد ایوان کی تقریر کے بعد اس چیز کا کوئی جواز نہیں کہ اس پر مزید بحث کی جائے ۔

مسٹر سپیکر — آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

میاں اسماعیل ضیاء — جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس قرارداد کے ذریعے (قطع کلامی) رانا پھول محمد خاں پھر یہ کہیں گے کہ انہیں ''عادی'' کہا جاتا ہے ۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ وہ پھر سپیکر صاحب کے حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ مجھے اجازت دے چکے ہیں تو کسی رکن کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مجھے تقریر کرنے سے روکے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد — جناب والا ۔ قائد ایوان کی تقریر کے بعد کسی کو تقریر کی اجازت نہیں دینی چاہئیے ۔

Mr. Speaker : Please continue with your speech.

میاں اسماعیل ضیاء — جناب والا ۔ قائد ایوان کی تقریر کے بعد حزب مخالف کے بعض اراکین نے بھی تقریریں کی ہیں ۔ لیکن اس وقت یہ نکتہ نہ تو علامہ رحمت اللہ ارشد محترم قائد حزب اختلاف کے ذہن میں آیا اور نہ ان کے کارواں کے کسی اور ساتھی کے ذہن میں ہی آیا ۔ جناب والا ۔ اس لئے مجھے پورا پورا حق ہے کہ میں اس قرارداد زیر بحث پر اپنے خیالات کا اظہار کروں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان — جناب والا ۔ آج کی نشست کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔ وقت کو بڑھایا جائے ۔

مسٹر سپیکر — اب ایک بج چکا ہے ۔ ہاؤس کی کارروائی ۲۸ جولائی ۱۹۷۲ء ۸ بجے صبح تک ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس ۲۸ جولائی ۱۹۷۲ء بروز جمعہ ۸ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا) ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس دوئم

جمعہ ۲۸ جولائی ۱۹۷۲ء
(جمعتہ المبارک ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ)

۱

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۸ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ط كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ م بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ط اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○

پ ۱۲ - س ۱۱ - ع ۱ - ایات ۶ تا ۸

اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر یہ کہ اُس کا رزق اللہ کے ذمے ہے۔ وہ جہاں رہتا ہے اُسے بھی وہ جانتا ہے اور جہاں سونپا جاتا ہے اُسے بھی یہ سب کچھ واضح کتاب میں درج ہے۔ اور وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں بنایا اور (اسوقت) اس کا عرش پانی پر تھا۔ (تمہاری تخلیق کا مقصد یہ ہے) کہ وہ تم کو آزمائے کہ تم میں عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے اور اگر تم کہو کہ مرنے کے بعد تم زندہ کر اٹھائے جاؤ گے تو کافر کہیں گے کہ یہ تو صاف جادو ہے اور اگر ایک مدت معینہ تک ہم اُن سے عذاب کو روک رکھیں تو کہیں گے کہ کون سی چیز عذاب کو روکے ہوئے ہے، دیکھو جس روز وہ اُن پر واقع ہوگا پھر ٹل نہیں سکتا۔ اور جس چیز کے ساتھ یہ مذاق اڑاتے ہیں وہ اُن کو گھیر لے گی۔

وما علینا الا البلاغ

○

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر : وقفہ سوالات ۔

کیپٹن احمد نواز خان ۔ جناب والا ۔ میرا ایک سوال بالکل غلط پیش کیا گیا ہے اور مجھے پتا چلا ہے کہ محکمہ متعلقہ اس سوال کے جواب میں عمداً گریز کر رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ختم ہو جائے تو اس کے بعد Privilege کے تحت raige کیجئے ۔ ابھی question hour میں یہ سٹیج نہیں آئی ۔ یہ سٹیج ذرا ٹھہر کے آئے گی ۔

کیپٹن احمد نواز خان ۔ میری درخواست ہے کہ چونکہ سوالات زیر بحث لانے ضروری ہوتے ہیں اور وقت کم ہے اس لیے وقت بڑھا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن میں نے عرض کیا ہے کہ دفعہ ۴۶ کی طرف توجہ کیجیے ۔ اسے ذرا پڑھیے ۔ رانا پھول خان ۔

حکومت کے زیر انتظام صنعتوں میں گھیراؤ اور جلاؤ

*۱۲۰ ۔ رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبے میں جن صنعتوں کو حکومت نے ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء سے لے کر اب تک اپنے قبضہ میں لے لیا ہے ، ان میں سے کتنی صنعتوں میں گھیراؤ اور جلاؤ کے واقعات رونما ہوئے ۔ نیز کن حالات کی بنا پر یہ واقعات رونما ہوئے اور ان مزدوروں اور صنعت کاروں کی تعداد کیا ہے ۔ جو اس گھیراؤ جلاؤ کے نتیجے میں گرفتار کئے گئے ؟

وزیر محنت ۔ (مسٹر محمد افضل وٹو) : حکومت نے جتنے صنعتی کارخانوں کا انتظام سنبھالا تھا ان میں سے میسرز کوہ نور ریان لمٹیڈ مریدکے اور رانا ٹریکٹرز لمٹیڈ شیخوپورہ میں کارکنوں نے گھیراؤ کا مظاہرہ کیا تھا ۔ لیکن کسی جلاؤ کا مظاہرہ نہیں ہوا ۔

وہ حالات جن میں یہ گھیراؤ کیا گیا حسب ذیل ہیں :—

(۱) کوہ نور ریان لمٹیڈ میں کارکنوں نے کارخانے کے انتیس ۲۹ افسروں کی کارکردگی پر عدم اطمینان کا اظہار کیا تھا اور ان کو زبردستی کارخانے سے باہر نکال دیا تھا ۔

(۲) میسرز رانا ٹریکٹرز لمٹیڈ میں کارکنوں نے انتظامیہ کے سات اعلیٰ افسروں کے خلاف ناپسندیدگی ظاہر کی تھی اور ان کو زبردستی کارخانے سے باہر نکال دیا تھا ۔

کوئی کارکن یا صنعت کار گرفتار نہیں کیا گیا تھا ۔

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ جن ملازموں نے گھیراؤ جلاؤ کرکے انتظامیہ کو باہر نکال دیا تھا کیا ان کے خلاف حکومت نے کوئی ایکشن لیا ہے یا نہیں ؟

وزیر محنت ۔ ملازموں کے خلاف ایکشن لینے کا سوال نہیں ہے ۔ انہوں نے کوئی criminal offence نہیں کیا تھا ۔ مزدور یہ کہتے تھے اور ان کا یہ خیال تھا کہ یہ پرانی انتظامیہ کے آدمی ہیں ۔ مزدور ان سے مشتعل ہوئے کیونکہ پرانی انتظامیہ کے لوگ حکومت کی اس پالیسی کو ناکام بنانا چاہتے تھے جس کے تحت حکومت نے یہ کارخانے سرکاری تحویل میں لیے تھے ۔ مزدوروں کا خیال تھا کہ وہ اس مقصد کو فوت کرنا چاہتے ہیں ۔ لہذا انہوں نے ملکی پالیسی اور ان کے خیال میں اپنے مفاد کے پیش نظر یہ کارروائی کی ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا نئی انتظامیہ کے آنے سے پیداوار میں اضافہ ہوا ہے ؟

وزیر محنت ۔ یقیناً ۔ کوہ نور ریان لمٹیڈ میں پہلے سات ٹن پیداوار ہوتی تھی اور اب ۹ ٹن پیداوار ہوتی ہے ۔

ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر موصوف فرما سکیں گے کہ نجی کارخانہ داروں اور حکومت کے انتظامات میں آخر کیا فرق ہے جب کہ سرکاری تحویل میں لیے گئے کارخانوں میں بھی گھیراؤ ہوتا ہے ؟

وزیر محنت - گھیراؤ ابتدائی سٹیج میں ہوئے جب انتظامی معاملات نئے نئے حکومت کے قبضے میں آئے تھے - اس کی وجہ یہ تھی کہ ابھی پرانے مالکان کے آدمی بھی موجود تھے اور ان کے اثرات بھی موجود تھے - ان کو زائل کرنے کے لیے یہ گھیراؤ ہوئے لیکن اب کسی ایسی بڑی فیکٹری میں جو حکومت نے تحویل میں لی ہو کوئی گڑ بڑ نہیں - کسی قسم کی کوئی خرابی نہیں -

سردار محمد عاشق - کیا جناب یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اب کسی مزدور کی طرف سے کسی فیکٹری کا گھیراؤ یا جلاؤ نہیں کیا جائے گا -

وزیر محنت - سوائے قبروں کے دنیا میں خاموشی کہیں نہیں ہوتی - جہاں انسان بستے ہوں - خاص طور پر جہاں مزدور رہتے ہوں وہاں گارنٹی نہیں دی جا سکتی - جہاں انسان کا آپس میں لین دین کا مسئلہ ہو وہاں اس طرح کی بات ہو سکتی ہے - انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو - جیسے آپ نے دیکھا بھی ہوگا کہ پنجاب میں بڑے بڑے کارخانے جہاں بھی ہیں ان میں پورے طور سے صنعتی امن قائم ہے -

(اس مرحلہ پر شیخ محمد انور کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا - جناب وزیر موصوف کا کیا یہ خیال ہے کہ وہ اس گھیراؤ میں کسی فریق کا قصور تھا ؟

وزیر محنت - میں ابھی ابھی واضح کر چکا ہوں کہ اس میں قصور کی بات نہیں تھی بلکہ اس میں نظریے اور سوچ کی بات تھی - مزدوروں کا خیال یہ تھا کہ چونکہ یہ افسران پرانے مالکان کے رکھے ہوئے ہیں لہذا وہ حکومت کی پالیسی اور مزدوروں کے مفاد کے خلاف کام کرتے ہیں - اس لیے انہوں نے اپنے نقطہ نظر سے اپنی بہتری کے لیے یہ قدم اٹھایا تھا - حکومت نے اس کی اچھی طرح تحقیقات کی اور کوہ نور ریان میں ۲۳ افسروں کو رخصت دینے کے قابل سمجھا ان کے dues ادا کر دیے گئے اور باقی افراد کا مسئلہ زیر غور ہے -

سردار محمد عاشق ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ قبروں میں خاموشی ہوتی ہے ۔ کیا وہ اس بات سے واقف ہیں کہ قبروں میں گناہ گاروں کو سخت ترین عذاب دیا جاتا ہے ؟

صنعتوں میں غیر قانونی ہڑتالوں اور جبری تالہ بندیوں کی روک تھام

*۱۲۶ رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبوں میں ایسی صنعتوں کے نام کیا ہیں جو حکومت کے زیر انتظام نہیں ہیں اور جن کا مزدوروں نے دسمبر ۱۹۷۱ء سے لے کر اب تک گھیراؤ اور جلاؤ کیا ۔ اور ایسی صورت حال کن حالات کے باعث رونما ہوئی ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ غیر قانونی ہڑتالوں اور جبری تالا بندیوں کی وجہ سے صنعتی پیداوار بری طرح متاثر ہوئی ہے جس کی وجہ سے صوبوں کو نقصان پہنچا ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت نے غیر قانونی ہڑتالوں اور جبری تالا بندیوں کو روکنے کے لیے کوئی اقدامات کئے ہیں ۔ اگر کئے ہیں تو ان کی تفصیلات کیا ہیں ۔ اگر نہیں کئے گئے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر محنت (مسٹر محمد افضل وٹو) : (الف) مطلوبہ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔

(ب) ہڑتالوں اور تالا بندیوں سمیت ہر قسم کی صنعتی بے چینی لازماً پیداوار پر اثر انداز ہوتی ہے ۔

(ج) محنت کی نئی حکمت عملی میں صنعتی تنازعات کے تصفیہ کے لئے اب ایسا طریق کار وضع کیا گیا ہے کہ صنعتی پیداوار پر کوئی

اثر نہ پڑے - نئے قوانین محنت کی نمایاں خصوصیات کو جن میں مالکوں اور کارکنوں کے باہمی حقوق و فرائض بیان کئے گئے ہیں ، اردو زبان میں ترجمہ کرکے افادہ عام کے لیے وسیع پیمانہ پر شائع کیا گیا ہے - حکومت کے کار پردازوں کو بھی چوکس اور خبردار کر دیا ہے کہ وہ صنعتی تعلقات کی فضا میں تیزی سے بدلے ہوئے رجحانات کے پیش نظر اپنے فرائض زیادہ مؤثر اور عمدہ طریقے سے ادا کریں - اس بات کا بھی اہتمام کیا گیا ہے کہ مالکوں اور کارکنوں کے باہمی جھگڑے قانون کے تحت خوش اسلوبی سے نمٹائے جائیں - اور ہڑتالیں اور تالا بندیاں حتی الوسیع کم سے کم رونما ہوں -

یہ جو تدابیر ہم نے اختیار کیں اس کے نتائج اچھے برآمد ہوئے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کرم سے پنجاب میں ممکن حد تک اور جائز حد تک صنعتی امن قائم کیا گیا - ہمارے صنعتی مزدور ایک طریقہ کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں -

STATEMENT SHOWING THE NO OF LOCK-OUTS IN PUNJAB FROM DECEMBER, 1971 TO MAY, 1972

December, 1971.	Nil
January, 1972.	"
February, 1972.	"
March, 1972.	1. Gogotheno Chemical Industries Wah Cantt.
	2. Shaheen Silk Factory Lyallpur.
April, 1972.	1. Izhar Ltd , Jauharabad.
May, 1972.	1. Heavy Mechanical Complex Texila Rawalpindi.
	2. Chenab Woollen & Textile Mills, Lyallpur.

INDUSTRIAL STRIKES IN PUNJAB FROM 20TH DECEMBER 71 TO MAY, 1972

December, 1971.

Lyallpur Cotton Mills

January, 1972.

No. of strikes = 7

1. Basco Industries Ltd ; Gujrat.
2. S.S. Silk Mills, Sheikhupura Road, Lyallpur.
3. Saleem Silk Factory, Shikhupura Road, Lyallpur.
4. National Hosiery, Shaikhupura Road, Lyallpur.
5. —do—
6. —do—
7. Almas Industries, Sargodha Road, Lyallpur.

Febuary, 1972.

No. of strikes = 9

1. Sh. Fazal Ur Rehman & Sons, Vahari Road, Multan.
2. Longman Mills, Gulberg, Lahore.
3. Senior Engineering Co., Lahore.
4. Basco Industries Ltd., Gujrat.
5. Crescent Jute Products Ltd., Jaranwala.
6. Mumtaz Foundry, Sheikhupura Road, Lyallpur.
7. S.S. Silk Mills, Sheikhupura Road, Lyallpur.
8. Saleem Silk Factory, Sheikhupura Road, Lyallpur.
9. Rehman Lace Works, Sheikhupura Road, Lyallpur.

March, 1972.

No. of strikes = 15

1. Gogothena Chemical Industries, Wah Cantt.

2. Municipal Committee, Lalamusa.
3. Cantt. Board, Rawalpindi.
4. Senior Engineering Co., Lahore.
5. Kausar Engineering Works, Lahore.
6. Associted Scientific Industries, Lahore.
7. Lyallpur Cotton Mills, Lyallpur.
8. Popular Silk Industry, Lyallpur.
9. New Itehad Silk Mills, Lyallpur.
10. Sharif Din Silk Factory, Lyallpur.
11. Saheen Silk Factory, Lyallpur.
12. Al-Hilal Ghee Mills, Mumtazabad, Multan.
13. Punjab Textile Mills Ltd., Multan.
14. United Textile Mills, Fazalabad, Multan.
15. Allahwasaya Textile Mills Ltd., Vehari Road, Multan.

April, 1972.

No. of strikes = 14

1. Kausar Engineering Works, Lahore.
2. C.C. Factory, Sialkot.
3. Climax Engineering Co., Gujranwala.
4. Ali Industries, Gujranwala.
5. Shareef Engineering Works, Lahore.
6. Faizi Industries Ltd., Gujranwala.
7. Ayub & Co., Sheikhupura.
8. Ayesha Textile Mills Ltd., Sheikaupura.
9. B.R. Industries, Lahore.
10. Service Industries (Tex), Gujrat.
11. Heavy Machanical Complex, Taxila.
12. International Bevelage (7-Up), Islamabad.
13. AEG-Telfunken (Pak), Wah,
14. Izhar Ltd., Jaunarabad.

May, 1972.

No. of strikes = 18

1. Heavy Mechanical Complex, Texila, Rawalpindi.

2. Ferozesons Limited, Rawalpindi.
3. Sarwar Textile Mills, Gujrat.
4. Inter-home Limited, Rawalpindi. (Presidential Estate).
5. M.L.C. Wah.
6. Wattan Woollen Mills, Rawalpindi.
7. Steel Casting Limited, Gujranwala.
8. Pakistan Cycle Industrial Co-operative Society, Lahore.
9. Sheikh Chirag Din Gulzar Mohd Iron & Steel Rolling Mills, Badamibagh, Lahore.
10. Fazal Mohammad Faiz Mohd Steel-rolling Mills, Badamibagh, Lahore.
11. Punjab Steel Re-rolling Mills, Badamibagh, Lahore.
12. Pakistan Steel Re-rolling Mills, Badamibagh, Lahore.
13. Lahore Chemicals, Pharmaceutical Works Ltd., Lahore.
14. Pakistan Industrial Gasses Ltd., Lahore.
15. Kausar Tubewell Engineers, Brandreth Road, Lahore.
16. Sheikh Abdul Kalim, Allah Ditta Re-rolling Mills Badamibagh, Lahore.
17. Habib Bank Ltd., Gujranwala, Sialkot and Lahore.
18. Hussain Sugar Mills, Jaranwala, District Lyallpur.

All the strikes were illegal.

ملک محمد علی خان - کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ یہ محنت کش طبقہ لیبر پالیسی سے مطمئن ہے ؟

وزیر محنت - محنت کش طبقہ لیبر پالیسی سے مطمئن ہے - لیکن اس کے مفاد کے راستہ میں کچھ عملی دشواریاں حائل ہیں - صنعت کاروں کی طرف سے ملازمین کو کچھ تکلیفیں ہیں اور اس سلسلہ میں لیبر کانفرنس بلائی ہے - انشاء اللہ تعالیٰ انہیں بھی رفع کرنے کی کوشش کی جائے گی -

ایک رکن - وزیر موصوف نے سوال کے جواب میں کہا ہے کہ مطلوبہ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے - ہمارے پاس تو کوئی فہرست نہیں ہے -

وزیر محنت - میں نے ایوان کی میز پر مطلوبہ فہرست رکھ دی ہے - اس کا ذمہ دار محکمہ محنت نہیں ہو سکتا -

---

کارکن ملازموں کو روزگار مہیا کرنا

*۱۳۲ - چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جب سے موجودہ حکومت نے صوبہ میں مختلف کارخانوں کو اپنی تحویل میں لیا ہے ، ان میں کتنے نئے کارکن ملازم رکھے گئے ہیں -

(ب) کارکنوں کو روزگار کی سہولتیں مہیا کرکے بیروزگاری کو ختم کرنے کی کتنی سکیمیں حکومت کے زیر غور ہیں ، ان پر کب عملدارآمد شروع ہوگا اور کس طریق پر عملدرآمد ہوگا ؟

وزیر محنت - (مسٹر محمد افضل وٹو) - (الف) انتظامیہ اس بات کی پابند نہیں کہ وہ نئے ملازمین کی فہرستیں مہیا کرے لہذا مطلوبہ معلومات دستیاب نہیں -

(ب) نئے لیبر قوانین کی بدولت مالکوں اور ملازموں کے تعلقات برابر کی سطح پر آ جائیں گے۔ توقع ہے کہ اس سے مزید سرمایہ کاری ہوگی۔ اور بالآخر ملازمتوں کے مزید مواقع پیدا ہوں گے۔ تخفیف زر کی وجہ سے بھی امید کی جاتی ہے کہ برآمد میں تیزی پیدا ہو جائے گی جس کا مطلب مزید صنعتی پیداوار ہوگا اور جس سے مزدوروں کی جمعیت میں اضافہ ہوگا۔

حکومت نے اعلان کر دیا ہے کہ دیہی تعمیرات اور عوامی تعمیرات کے پروگرام اور انضمام شدہ دیہی ترقی کے پروگراموں کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ ان تمام پروگراموں کی منصوبہ بندی اور تکمیل لوکل گورنمنٹ اور معاشرتی بہبود کے محکمہ کے ذمہ ہوگی۔ امید کی جاتی ہے کہ ان پروگراموں کے ذریعے روزگار کے بہت سے مواقع حاصل ہو جائیں گے۔

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ جب سے حکومت نے کارخانوں کا انتظام سنبھالا ہے۔ تب سے فہرستیں مہیا نہیں کی جا رہی ہیں ؟

وزیر محنت ۔ میں اپنے فاضل ممبر کی خدمت میں عرض کروں گا۔ کہ اجارہ دار مالک مزدوروں کو رکھنے یا نکالنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ مالکان جب مزدوروں کو نکالیں یا رکھیں۔ تو محکمہ لیبر کو اطلاع دیں۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا۔ میرے فاضل دوست میرا سوال نہیں سمجھ سکے۔ میں جناب کی وساطت سے وضاحت کر دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا ہے کہ وہ کارخانے جن کا انتظام گورنمنٹ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ ان کے ملازمین کی فہرستیں افسران مجاز رکھنے کے پابند ہیں ؟ اگر وہ پابند ہیں تو وہ محکمہ محنت کو بھی بھیجنے کے پابند ہیں۔

وزیر محنت ۔ اس میں یہ نہیں ہے ۔ کہ جو فیکٹریاں حکومت نے اپنے قبضہ میں لی ہیں ۔ ان کے متعلق فہرست محکمہ محنت کو بھیجی جائے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ وزیر موصوف نے غلط بیان دیا ہے ۔ میرا سوال یہ ہے ۔ کہ جب سے حکومت نے صوبے میں فیکٹریوں کو اپنی تحویل میں لیا ہے ۔ کیا ملازمین کی فہرستیں محکمہ محنت کو بھیجی جاتی ہیں یا نہیں ؟

وزیر محنت ۔ میں نے عرض کیا ہے ۔ کہ جو کارخانے گورنمنٹ کی تحویل میں ہیں ۔ ان کی فہرستیں لازمی نہیں ہے کہ لیبر ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی جائیں ۔ لیکن اگر آپ چاہتے ہیں ۔ تو انشاء اللہ اس کی طرف پوری توجہ دی جائے گی ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ جو کارخانے گورنمنٹ کی تحویل میں لئے گئے ہیں کیا ان کا خرچ اور آمدنی اور لیبر کا حساب حکومت کے پاس موجود ہے ؟

وزیر محنت ۔ اس کے لئے سنٹرل گورنمنٹ نے ایک بورڈ بنایا ہے جس کے ہیڈ منسٹر جے ۔ اے رحیم ہیں ۔ وہ صرف مزدوروں کے مسائل ۔ ان کے جھگڑوں اور ان کے مفاد کے تحفظ کے ذمہ دار ہیں ۔ hire, fire اور ان کی employment اور services matter بورڈ میں ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا اس سے یہ مطلب لیا جائے کہ جو کارخانے قومی ملکیت میں لئے گئے ہیں ۔ صوبائی حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور سنٹرل گورنمنٹ اس کام کو چلا رہی ہے ؟

وزیر محنت ۔ یقیناً اس کا سنٹرل گورنمنٹ سے تعلق ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ دیہی ترقی پروگرام اور منصوبہ بندی کے سلسلہ میں کتنے آدمیوں کو روزگار دیا گیا ہے ۔

وزیر محنت ۔ یہ محکمہ لیبر سے متعلق سوال نہیں ہے اس کا تعلق لوکل گورنمنٹ سے ہے ۔ اس کی مزید معلومات آپ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے معلوم کر سکتے ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف سنٹرل گورنمنٹ سے سفارش کر سکیں گے کہ وہ daily progress report لیبر ڈیپارٹمنٹ کو مہیا کریں ؟

وزیر محنت ۔ میں معزز ممبر کے احساسات سنٹرل گورنمنٹ کو پیش کر دوں گا ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ حکومت نے کارخانوں کو سرکاری تحویل میں لینے کے بعد کوئی نئے مزدور بھرتی نہیں کئے ۔ کیا وزیر موصوف اس کے متعلق وضاحت فرمائیں گے ؟

وزیر محنت ۔ جن فیکٹریوں کو حکومت نے اپنے قبضے میں لیا تھا ان کا قبضہ لینے سے پہلے پچھلے دو سالوں میں مالکان نے سینکڑوں کی تعداد میں مزدوروں کو نکال دیا تھا ۔ مثلاً بیکو میں چھ ہزار مزدور کام کرتے تھے لیکن جب ہم اس کو اپنی تحویل میں لیا اس وقت ایک ہزار مزدور کام کرتے تھے ۔ اسی طرح کوہ نور وہاں لمیٹڈ اور اتفاق فونڈری میں سینکڑوں کی تعداد میں مزدور نکال دیئے گئے تھے ۔ ہم پہلے ان مزدوروں کو بحال کروا رہے ہیں ۔ جب پہلے مزدور اپنی جگہوں پر بحال ہو گئے تو نئے مزدوروں کو انشا اللہ لگایا جائے گا ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ نئی صنعتی پالیسی کے نفاذ کے بعد مزدوروں اور صنعت کاروں کے تعلقات برابر کی سطح پر آ جائیں گے ۔ کیا وہ دلچسپی چھوڑ چکے ہیں کہ برابر ہو جائیں ؟

وزیر محنت ۔ میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ

دلچسپی لینے یا نہ لینے کا سوال نہیں ہے۔ ایسے معاملات میں مالکان اپنے نقطہ نگاہ سے اور مزدور اپنے خاص نقطہ نگاہ سے سوچ رہے ہیں اس کے متعلق میں نے عرض کر دیا ہے۔ کہ جب دونوں کے باھمی تعلقات بہتر ہو جائیں گے تو ہمارے ملک کی صنعتوں میں امن سے کام ہوگا۔

چودھری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ میں نے "برابر" کا پوچھا ہے کہ کیا مالک اور مزدور کے تعلقات برابر کے ہو جائیں گے؟ کیا اس سے ان کی مراد کارخانے میں حصہ دار برابر ہونے سے ہے؟

Minister for Revenue : Point of order, Sir

Rule 44 of the Rules of Procedure lays down—

> "When a starred question has been answered any member may ask such supplementary questions as may be necessary for the elucidation of the answer but the Speaker shall disallow a supplementary question....."

اس میں ان کی discrection نہیں ہے۔ اس میں یہ نہیں کہا گیا

"As he may deem necessary"

بلکہ اس میں یہ لکھا ہوا ہے۔

> "...as may be necessary for the elucidation of the answer ....."

Comman Man کے لئے ہے جس کے پاس Ordinary Prudence ہو۔ اگر میرے دوست سوال کا جواب سمجھنے سے قاصر ہیں تو پھر ان کو ایوان کا وقت ضائع کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔

Mr. Chairman - Are you not satisfied, Mr. Lak ?

چودھری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ میں لفظ "برابر" کی وضاحت پوچھنا چاہتا ہوں۔ کیا "برابر" سے حقوق کے تعین کا مطلب ہے۔

Mr. Chairman : I think, this is a fresh issue and need a separate question. I will proceed with the next question.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ تعلقات "برابر" ہونے کی وضاحت طلب کر رہا تھا ۔

Mr. Chairman : Please resume your seat. Next question please.

نائٹ کلب

*۱۳۷ ۔ چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبے میں کتنے نائٹ کلب ہیں اور ان کے ارکان کی تعداد کیا ہے ؟

(ب) جز (الف) میں مذکور ارکان میں سے کتنے ارکان سرکاری ملازم ہیں ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ لغوی معنی کے اعتبار سے نائٹ کلب ایسا کلب مراد ہے جو رات کو دیر تک کھلا رہے اور جہاں پر کلب کے ارکان کے لیے ناچ اور کھانے وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہو ۔ لیکن اس کا عام مفہوم ایک ایسی جگہ ہے جہاں رات کو دیر تک شراب نوشی ہو اور عورتوں کی صحبت میسر ہو ۔ اس اعتبار سے پنجاب میں کوئی ایسی کلب موجود نہیں ۔ اس سے ایسی رقص و سرور کی تقریب بھی مراد ہو سکتی ہے جو رات بھر جاری رہے ۔ چند ایک اونچے درجے کے ہوٹل مثلاً انٹر کانٹی نینٹل ، فلیٹیز اور فلیش میں رقص و سرور کی ایسی تقریبات منعقد کراتے ہیں جو بنیادی طور پر غیر ملکیوں اور سیاح کی تفریح کے لیے ہوتی ہیں اور ان کی کوئی باقاعدہ رکنیت نہیں ہوتی ۔ لہذا جہاں تک رکنیت کا تعلق ہے وہ بالکل مفقود ہے ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ انٹر کانٹی نینٹل اور دوسرے ہوٹلوں میں جو کچھ ہو رہا ہے یہ ٹھیک ہے ؟ کیا ہمارے ملک میں ایسا ہونا چاہئے ؟

وزیر آبکاری و محصولات ۔ جناب والا ۔ جو کچھ ہو رہا ہے وہ میں نے بتا دیا ہے ۔ اس ملک میں بہت کچھ ہو رہا ہے جو نہیں ہونا چاہئے ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جو جو چیزیں ہو رہی ہیں وہ دور ہو سکیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ انہوں نے نائٹ کلب کی جو تعریف کی ہے اس کے پیش نظر کیا میں ان سے استدعا کر سکتا ہوں کہ جہاں ایسی سرگرمیاں جاری ہوں ان کو نائٹ کلب کا درجہ دینے کے لئے کوئی ایسا ہنگامی قانون یا کوئی ایسا مسودہ قانون پیش کر دیا ہے جس سے ان پر ٹیکس لگایا جائے ؟

وزیر آبکاری و محصولات ۔ جناب والا ۔ یہ ایوان اس بات کا مجاز ہے اور بڑی خوشی سے یہاں ایسی لیجسلیشن آ سکتی ہے ۔ اگر ایسا قانون بن جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ یہاں بڑے بڑے ہوٹل جو سرمایہ داری نظام اور دلچسپی کے مرکز ہیں ۔ جہاں سرمایہ بکھیر کر غریبوں کے حقوق کو پائمال کرتے ہیں ان کو بند کرنے کی اور عوام کو صحیح راستہ پر لانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات ۔ جناب والا ۔ یہ بڑے بڑے ہوٹل حکومت نے اس غرض سے بنائے تھے کہ یہاں سیاحت کو فروغ ہو ۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ یہاں ایسی تقریبات زیادہ تر غیر ملکی باشندوں اور سیاحوں کی خاطر ہوتی ہیں ۔ اگر سیاحت کی ضرورت نہیں ہے تو یقیناً اس کو بند کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن سیاحت ایک ایسی صنعت ہے جو غریب ملکوں کے لئے سب سے زیادہ زرمبادلہ نہایت آسانی سے پیدا کرتی ہے اور اس لئے فی الحال ایسی کوئی سکیم نہیں ہے کہ ہم ان بڑے بڑے ہوٹلوں کو بند کر دیں ۔ پاکستانیوں پر اگر پابندی ہے تو ہم ہرگز کسی کو مجبور نہیں کرتے کہ وہ وہاں جائے اور وہاں ناچ اور گانا دیکھے ۔

ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ جم خانہ نائٹ کلب ان کی بیان کردہ تعریف میں نہیں آتی ؟

مسٹر چیئر مین ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔

مسٹر نوازش علی خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ چودھری امان اللہ لک صاحب نائٹ کلبوں کا کھوج لگانے میں زیادہ دلچسپی کیوں رکھتے ہیں ؟

(قہقہہ)

مسٹر چیئر مین ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔

وزیر آبکاری و محصولات ۔ جناب نے اجازت نہیں دی ورنہ میں جواب دیتا ۔

(قہقہہ)

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ حکومت ایسی تقریبات پر پابندی لگانے یا ایسی کلبوں کو بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے ہی عرض کر دیا ہے کہ ایسی نائٹ کلبیں مفقود ہیں ۔ ان کا وجود نہیں ہے پھر پابندی کس پر لگائی جائے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ وزیر موصوف نے پہلے ہی واضح کر دیا ہے کہ کلبیں بنیادی طور پر سیاحوں کے لئے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ بنیادی طور پر جو سہولتیں غیر ملکی سیاحوں کے لئے ہیں کیا گورنمنٹ کوئی ایسا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ پاکستانیوں کے لئے ان سہولتوں کی ممانعت کر دی جائے ؟

مسٹر چیئر مین ۔ انھوں نے پہلے ہی فرما دیا ہے کہ ایسی قانون سازی یہاں پر ہو سکتی ہے ۔

ضلع سرگودھا میں فوجیوں کو الاٹ شدہ سرکاری اراضی

*۱۵۱ ۔ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم ان فوجیوں کے نام بتائیں گے جن کو پچھلے پانچ سالوں میں ضلع سرگودھا میں سرکاری اراضیات الاٹ کی گئی نیز ایسی اراضیات کا رقبہ کتنا ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں ؟

وزیر نوآبادیات (چودھری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ پچھلے پانچ سالوں میں ضلع سوگودھا میں فوج کے عملے کو بہادری کے صلے میں الاٹ شدہ سرکاری اراضی معہ رقبہ اور مقام جہاں الاٹ کی گئی ، حسب ذیل ہے ۔

نمبر شمار	نام تحصیل	چک نمبر	نام عطہ دار	رقبہ الاٹ شدہ
۱	سرگودھا	۵۷ شمالی	کمانڈر ایم شعیب ستارہ بسالت	۱۲½ ایکڑ
۲	"	۸۴ شمالی	سکواڈرن لیڈر - جی اے خان	۱۲½ ایکڑ
۳	"	۹۲ شمالی	لیفٹیننٹ کرنل نذر حسین ستارہ جرات	۲۸ ایکڑ
۴	"	۹۵ شمالی	میجر محمد شفیق احمد - ستارہ جرات	۲۵ ایکڑ
۵	"	۹۵ شمالی	میجر محمد حسین ملک - ستارہ جرات	۲۵ ایکڑ
۶	"	۹۵ شمالی	کرنل محمد شیر - ستارہ جرات	۲۵ ایکڑ
۷	"	۹۵ شمالی	ائر کریو - محمد اشفاق تغمہ جرات	۱۲½ ایکڑ
۸	"	۹۵ شمالی	کیپٹن مسرت نواز	۲۵ ایکڑ
۹	"	۹۵ شمالی	ائر کریو - محمد حفیظ - ستارہ جرات	۱۲½ ایکڑ
۱۰	"	۹۵ شمالی	مسمات گلاب خاتون بیوہ سپاہی میاں محمد	۱۲½ ایکڑ
۱۱	"	۱۰۳ شمالی	سپاہی شیر علی - تغمہ جرات	۱۲½ ایکڑ
۱۲	"	۱۲۲ شمالی	سکواڈرن لیڈر - علاؤالدین احمد شہید - ستارہ جرات	۲۵ ایکڑ
۱۳	"	۱۹۰ شمالی	کرنل ٹیکنیشن غلام عباس	۱۲½ ایکڑ
۱۴	"	۱۷ جنوبی	لفٹیننٹ کرنل راجہ اصغر علی - ستار جرات	۲۷ ایکڑ
۱۵	"	۴۲ جنوبی	سکینہ بی بی بیوہ حوالدار محمد شریف تغمہ جرات	۱۲ ایکڑ
۱۶	"	۸۷ جنوبی	فلائٹ لفٹیننٹ ارشد سمیع - ستارہ جرات	۲۵ ایکڑ
۱۷	"	۱۱۱ جنوبی ۱۰۰ جنوبی	نائب صوبیدار محمد افضل - تغمہ جرات	۱۳½ ایکڑ

نمبر شمار	نام تحصیل	چک نمبر	نام عطیہ دار	رقبہ الاٹ شدہ
۱۸	سرگودھا	۱۰۱ جنوبی	لفٹیننٹ کرنل محمد نذیر	۲۵ ایکڑ
۱۹	"	۱۱۱ جنوبی	والدہ راجہ مہدی حسن تغمہ بسالت	۱۲½ ایکڑ
۲۰	"	۱۱۱ جنوبی	لفٹیننٹ کرنل محمد رفیق ۔ ستارہ جرات	۲۵ ایکڑ
۲۱	"	۱۱۱ جنوبی	حوالدار اللہ دتہ ۔ تغمہ جرات	۱۳ ایکڑ
۲۲	"	۱۱۳ جنوبی	گروپ کیپٹن سجاد حیدر ستارہ جرات	۲۵ ایکڑ
۲۳	"	۱۱۴ جنوبی	میجر راؤ تجمل حسین خان ۔ ستارہ جرات	۲۵ ایکڑ
۲۴	"	۱۱۸ جنوبی	صوبیدار میجر عالم خان ۔ ایم ۔ سی	۲۷½ ایکڑ
۲۵	"	۱۱۸ جنوبی	کیپٹن محمد ایاز تغمہ بسالت	۱۲½ ایکڑ
۲۶	"	۱۳۳ جنوبی	بریگیڈیر جہاں زیب ارباب ستارہ جرات	۲۵ ایکڑ
۲۷	"	۱۳۳ جنوبی	بریگیڈیر میر اعجاز ۔ ستارہ جرات	۲۵ ایکڑ
۲۸	"	۱۳۳ جنوبی	بریگیڈیر محمد حیات ۔ ستارہ جرات	۲۵ ایکڑ
۲۹	"	۱۳۳ جنوبی	بریگیڈیر محمد ممتاز ۔ ستارہ جرات	۲۵ ایکڑ
۳۰	"	۱۳۳ جنوبی	میجر جنرل ابرار حسین ۔ ہلال جرات	۵۰ ایکڑ
۳۱	"	۱۳۳ جنوبی	ونگ کمانڈر ارشد ۔ ستارہ بسالت	۱۲½ ایکڑ
۳۲	"	۱۳۶ جنوبی	لفٹیننٹ کرنل شفقت حسین بلوچ ۔ستارہ جرات	۲۶ ایکڑ
۳۳	بھلوال	گلا پور	گروپ کیپٹن رحمت خان	۸۶ کنال
	سرگودھا	بھلوال چک نمبر ۷ مین لائن	گروپ کیپٹن رحمت خان	۱۶ کنال
۳۴	بھلوال	۱۳ جنوبی	کرنل محمد نواز	۱۰۵½ کنال

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب والا ۔ میرے سوال کا جواب مکمل نہیں آیا ہے ۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ ان فوجیوں کے نام بتائے جائیں جنہیں پچھلے پانچ سالوں میں ضلع سرگودھا میں سرکاری اراضیات الاٹ کی گئیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ فہرست کے کالم نمبر ۴ میں ان کے نام لکھے ہوئے ہیں ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب والا ۔ میری گذارش یہ ہے کہ انہوں نے ان فوجیوں کے نام بتائے ہیں جن کو بہادری کے صلے میں یہ زمینیں الاٹ کی گئی ہیں لیکن ان فوجیوں کے نام نہیں بتائے گئے جن کو بہادری کے صلہ میں زمینیں الاٹ نہیں کی گئیں بلکہ سابقہ فوجی ہونے کی حیثیت سے زمین الاٹ کی گئی ہے اس لئے یہ فہرست نامکمل ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ اگر سابقہ فوجی بھی ہیں تو میرے خیال میں انہوں نے بہادری کا مظاہرہ کیا ہوگا ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب والا ۔ میں اسی لئے گذارش کر رہا ہوں کہ میرے سوال کا جواب نامکمل ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ سوال میں سابقہ فوجیوں کا ذکر نہیں ہے صرف ان فوجیوں کے متعلق پوچھا گیا ہے جنہیں پچھلے پانچ سالوں میں ضلع سرگودھا میں سرکاری اراضیات الاٹ ہوئی ہیں ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب والا ۔ سابقہ نہ سہی مجھے ان فوجیوں کے نام بتائے جائیں جنہیں وہاں زمینیں الاٹ ہوئی ہیں ۔ میں وزیر موصوف سے گذارش کروں گا کہ میرے سوال کا جواب نامکمل ہے ۔ اس لئے بیشک آئندہ اجلاس میں اس کا جواب دے دیں ۔

وزیر نو آبادیات ۔ کیا آپ سابقہ فوجیوں کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں ؟

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب والا ۔ آپ نے جو فہرست مہیا کی ہے یہ ان فوجیوں کی ہے جن کو بہادری کے صلے میں زمین الاٹ ہوئی ہے ۔ ان

کے علاوہ اور بہت سے فوجی ایسے ہیں جنہیں اپنی سروس کی بنا پر اور بغیر کسی بہادری کے صلے کے زمین الاٹ ہوئی ہے۔ پچھلے مارشل لاء اور یحیٰی خان کے زمانے میں زمینیں الاٹ ہوئی ہیں۔ یہ فہرست جو مہیا کی گئی ہے یہ نا مکمل ہے۔

وزیر نو آبادیات۔ جناب والا۔ میں یہ معلومات حاصل کروں گا کہ بہادری کے علاوہ بھی کسی کو زمین الاٹ ہوئی ہے۔

مسٹر احسان الحق پراچہ۔ جناب والا۔ یہ سوال آئندہ سیشن میں آ جائے۔

Mr. Chairman - Next question, Please.

ضلعی عدالتوں کے علاقہ سے نزول اراضی کی واپسی

*۲۲۹۔ چودھری غلام قادر۔ کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سیالکوٹ کے ضلع کچہری کے علاقہ میں واقعہ قیمتی نزول اراضی کیسے اور کن خدمات کے عوض میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے ایک سابق وائس پریذیڈنٹ اور ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر کے ایک سابق سٹرنٹنڈنٹ سید نثار حسین کو بالکل معمولی قیمت پر دی گئی تھی۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا میں مذکورہ اراضی متذکرہ اشخاص کو خلاف ضابطہ دی گئی تھی تو کیا حکومت ان سے مذکورہ اراضی واپس لینے کی مصلحت پر غور کرے گی؟

وزیر نو آبادیات (چوہدری ممتاز احمد کاہلوں) : (الف) سید نثار حسین۔ سابق سپرانٹنڈنٹ دفتر ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کو کوئی نزول زمین نہیں دی گی۔ ڈاکٹر بشیر احمد۔ سابق نائب

صدر میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کو نزول زمین تعدادی ۴ کنال اور ۳ مرلے جو کہ محالی حلقہ میانہ پورہ نزد ضلع کچہری سیالکوٹ میں واقع ہے بشرح دو صد روپیہ فی مرلہ ۔ جو کہ اس وقت کی قیمت سے زیادہ تصور کی گئی ۔ بمعہ اضافی قیمت بشرح دس فیصد بوجہ نجی معاہدہ فروخت جنوری ۱۹۵۹ میں برائے تعمیر کلینک فروخت کی گئی تھی ۔

(ب) ڈاکٹر بشیر احمد کو نزول زمین کی فروخت بروئے قانون درست ہے ۔ مگر چونکہ اس نے بمطابق شرائط فروخت کلینک تعمیر نہیں کیا ۔ جو کہ شرائط کی خلاف ورزی ہے ۔ بدیں وجہ زمین ھذا کو واپس لینے کے لئے مناسب کارروائی کی جا رہی ہے ۔

وزیر نو آبادیات ۔ جناب والا ۔ جواب کے جزو ''ب'' کی میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔ محکمہ کی طرف سے پہلے جواب یہ دیا گیا تھا کہ :

> ''چونکہ یہ فروخت حسب ضابطہ ہوئی تھی ۔ اس لئے مذکورہ اراضی کو واپس لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا''

میں نے انہیں حکم دیا ہے کہ آپ lease deed دیکھیں جس کے تحت اسے فروخت کیا گیا تھا ۔ اگر اس نے کسی condition کو violate کیا ہے تو پھر اس کو نوٹس دے کر resume کریں ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس ڈاکٹر نے ابھی تک کلینک تعمیر نہیں کی ۔ اس لئے میں نے اپنے محکمہ کو کہا ہے کہ اسے نوٹس دیں کہ کیوں نہ وہ اراضی ہم resume کر لیں ۔ انشا اللہ اس کو واپس لینے کی کارروائی کی جائے گی ۔

چودھری غلام قادر : جناب والا ۔ میں نے ضلع کچہری کے پاس جو نزول اراضی ہے اس کے متعلق پوچھا تھا اور آپ نے میانہ پورہ والی نزول اراضی کا جواب دے دیا ہے ۔ وہاں پر جو نزول اراضی ہے وہ ڈی سی کے بنگلے کے بالکل سامنے ہے اور میانہ پورہ والی اراضی دوسری طرف ہے ۔

وزیر نو آبادیات ۔ جناب والا میں سوال کا جزو (الف) پڑھتا ہوں :

سیالکوٹ کے ضلع کچہری کے علاقہ میں واقعہ قیمتی نزول اراضی کیسے اور کن خدمات کے عوض میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے ایک سابق وائس پریزیڈنٹ اور ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے ایک سابق سپرنٹنڈنٹ سید نثار حسین کو بالکل معمولی قیمت پر دی گئی تھی ؟

اس کا جواب یہی ہے جو میں نے دیا ہے ۔

چودھری غلام قادر ۔ یہ اراضی ضلع کچہری کے پاس ہے لیکن آپ نے میانہ پورہ کی اراضی کا جواب دیا ہے ۔ پوچھا میں نے کچھ ہے اور جواب آپ نے کچھ دیا ہے ۔

وزیر نو آبادیات ۔ آپ نے سید نثار حسین کے متعلق پوچھا ہے ۔

چودھری غلام قادر ۔ وہ بعد کی بات ہے اس کا بعد میں بھی پتہ چل سکتا ہے وہ بات بعد میں آئے گی ۔

Mr. Chairman - Please don't be personal.

چودھری غلام قادر ۔ جناب والا ! میں پرسنل نہیں ہوں ۔ وہ اراضی جو ضلع کچہری کے اندر ہے ۔ میں اس کے متعلق پوچھتا ہوں ۔

وزیر نو آبادیات ۔ اصل میں چودھری غلام قادر کے علم میں یہ بات نہیں ہے ۔ کہ جو اراضی ڈی سی کی کوٹھی کے سامنے ہے وہ میانہ پورہ کی ریونیو اسٹیٹ میں ہے ۔ اس لئے ان کو مغالطہ لگا ہے ۔ وہ میانہ پورہ کی اسٹیٹ کی اراضی ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ فاضل ممبر نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ مجھے پتہ نہیں ۔ میں نے تحقیقات کے بعد جواب دیا ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ یہ آپس میں فیصلہ کر لیں ۔

وزیر نو آبادیات ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ

مجھے جو جواب مہیا کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ سید نثار حسین کو کسی قسم کی کوئی اراضی منتقل نہیں کی گئی ۔ اگر فاضل ممبر یہ ثابت کر دیں کہ سید نثار حسین کو اراضی منتقل کی گئی ہے یا اس کے ساتھ کوئی خرید و فروخت کا معاملہ ہوا ہے تو میں ہاؤس کے سامنے ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جن افسران نے مجھے یہ جواب مہیا کیا ہے ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی ۔

چودھری غلام قادر ۔ میونسپل کمیٹی کے جو سابق چیرمین ہیں ان کی نسبت کوئی جواب نہیں دیا گیا ۔

وزیر نو آبادیات ۔ جناب والا ۔ میں نے اس کا جواب دے دیا ہے ۔ شاید انہوں نے اس کو غور سے نہیں سنا ۔ میں اس کو دوبارہ عرض کئے دیتا ہوں :

> سابق وائس پریذیڈنٹ ڈاکٹر بشیر احمد نے کلینک کی تعمیر کے لئے ۴ کنال ۳ مرلے نزول اراضی جنوری ۱۹۵۹ میں ۲۰۰ روپیہ فی مرلہ کے حساب سے خریدی تھی ۔

جناب والا ۔ انہوں نے سوال کے جزو ''ب'' میں یہ پوچھا تھا کہ ۔

> ''کیا حکومت ان سے مذکورہ اراضی واپس لینے کی مصلحت پر غور کرے گی''

اس کا محکمہ نے جواب دیا وہ یہ ہے کہ ۔

> ''چونکہ یہ فروخت حسب ضابطہ ہوئی تھی ۔ اس لئے مذکورہ اراضی کو واپس لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا''

میں نے دوبارہ محکمہ کو لکھا جس نے ابھی تصدیق کرائی ہے .....

چودھری غلام قادر ۔ یہ اراضی ۱۹۵۹ میں ایک ہزار فی مرلہ سے کم نہیں تھی تو انہوں نے کیسے لکھ دیا ۲۰۰ روپیہ فی مرلہ ؟

وزیر نو آبادیات - جناب سپیکر- فاضل ممبر کو ہدایت کی جائے کہ میرا جواب پورا ہونے کے بعد اٹھیں تاکہ ان کو صحیح سمجھ آ سکے - جب میں نے lease deed کا مطالعہ کیا - اس میں ایک شق یہ تھی کہ یہاں کلینک کی تعمیر شروع ہو جائیگی اور اتنے عرصہ میں مکمل ہو جائیگی - لیکن ابھی تک اس ڈاکٹر صاحب نے اس کلینک کی تعمیر شروع نہیں کی - اس لئے میں نے حکم دیا کہ اس اراضی کو resume کر لیا جائے - دوسرے فاضل ممبر نے جو ابھی ضمنی سوال اٹھایا ہے کہ یہ ۲۰۰ روپیہ فی مرلہ میں فروخت کی گئی اور یہ قیمت ۱۹۵۹ کی قیمت سے کم ہے - میں نے محکمہ سے پوچھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ قیمت اس وقت کی مارکیٹ پرائس سے بھی زیادہ تھی - اگر فاضل ممبر یہ ثابت کر دیں اور میرے دفتر میں یہ اطلاع دے دیں کہ اس علاقہ یا شہر میں اس قیمت سے زیادہ اراضی اس وقت فروخت کی گئی ہے تو اس وقت کے جو افسر ہیں - جنہوں نے یہ sale deed کیا تھا اور موجودہ افسر جنہوں نے یہ جواب مہیا کیا ہے دونوں کے خلاف کارروائی کی جائیگی -

میاں خان محمد - جناب والا - میں چاہتا ہوں کہ الفاظ نزول اراضی کی ذرا تشریح کر دیجائے -

مسٹر چیئرمین - اس کیلئے کوئی ترجمان منگوانا پڑے گا -

صنعت کاروں کی طرف سے مزدوروں کے خلاف انتقامی کاروائی

*۳۱۸ - راؤ مراتب علی خان - آیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صنعتکاروں نے کاریگروں کو انتقامی کارروائی کا نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے اور انہیں کثیر تعداد میں صنعتی اداروں سے بر طرف کیا جا رہا ہے -

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو -

(اول) لیبر پالسی کے نفاذ کے بعد صنعتی اداروں سے کتنے مزدوروں کو نکالا گیا ۔ نیز ان میں سے ایسے مزدوروں کی تعداد کیا ہے جنہیں حکومت کی مداخلت پر بحال کر دیا گیا ہو ۔

(دوم) بقیہ برطرف شدہ مزدوروں کو اب تک بحال نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں اور انہیں اندازاً کب تک بحال کر دیا جائے گا ۔

(سوم) صنعتکاروں کی جانب سے مزید بے قاعدگیوں کو روکنے اور صنعتی اداروں سے اور زیادہ مزدوروں کے بر طرف کئے جانے کے خلاف حکومت کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور کی انتظامیہ نے پریس ورکرز یونین کے عہدیداروں کی ملازمت ختم کر دی تھی اور ان کے خلاف مقدمات درج کئے جا رہے ہیں ۔ نیز علمی پریس اور دوسرے پریسوں کے کارکنوں کی ایک کثیر تعداد کو ملازمت سے ہٹایا جا رہا ہے ۔

(د) اگر محولہ بالا (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو ــ

(اول) فیروز سنز ، علمی پریس اور صوبے کے دیگر طباعت کرنے والے اداروں کی جانب سے کتنے پریس ورکروں کو برطرف کیا جا چکا ہے ۔

(دوم) اس طور پر طرف کئے جانے والے پریس ورکروں کے حقوق کے تحفظ کے لئے حکومت نے کیا اقدام کئے ہیں ۔ نیز کتنے کارکنوں کو اب تک ان کے عہدوں پر بحال کیا جا چکا ہے ؟

وزیر محنت (مسٹر محمد افضل وٹو) : (الف) جی نہیں - کچھ عرصہ سے مزدوروں کی کوئی غیر معمولی علیحدگی نہیں ہوئی -

(ب) جواب (الف) بالا کے پیش نظر اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

(ج) و (د) میسرز فیروز سنز نے شروع میں دس ملازمین کو برطرف کیا تھا - اتفاق سے ان میں سے پانچ یونین کے عہدہ دار تھے - ان سب پر قانون کے مطابق فرد جرم عائد کی گئی اور تحقیقات کرنے کے بعد انہیں بر طرف کر دیا گیا - عہدہداروں کی ملازمت ختم نہیں کی گئی تھی - پندرہ کارکنوں نے استعفیٰ دے دیا اور سات کارکن ملازمت سے سبکدوش کر دئے گئے ، چار کارکنوں کو فارغ کر دیا گیا ، تیس کارکنوں کو کاروبار اور کاغذ کی کمی اور فرمائشوں کی منسوخی کی وجہ سے ۱۴ جون ۱۹۷۲ء سے پس انداخت LAID OFF کر دیا گیا -

میسرز علمی پرنٹنگ پریس نے سرمایہ اور کام کی کمی کی وجہ سے اپنا کاروبار ختم کرنے کا فیصلہ کیا - پریس کے عملہ میں ۶۴ افراد تھے - یونین اور انتظامیہ کے مابین ایک مفاہمت کے مطابق کارکنوں نے واجب الادا اجرت ، گریجویٹی - مدت نوٹس کی تنخواہ ، اور ایک ماہ کے بونس کی ادائیگی پر ملازمت سے استعفیٰ دیدیا - چنانچہ ۶ کارکنوں نے اپریل ۱۹۷۲ء میں استعفیٰ دیا - اور ۵۷ کارکنوں نے مئی ۱۹۷۲ء میں استعفیٰ دیا تاہم گودام کیپر بدستور اپنی ملازمت پر قائم ہے - انتظامیہ نے کارکنوں سے پیشگیوں اور ادھار کی رقوم بھی وصول نہیں کیں - رجسٹرڈ یونین نے پریس کی بندش کے خلاف کبھی کوئی شکایت نہیں کی -

دوسرے طباعتی اداروں میں بر طرف شدہ کارکنوں کے متعلق معلومات حاصل نہیں ہیں -

مسٹر ناصر علی خان بلوچ - جیسا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ غیر معمولی علیحدگی نہیں ہوئی - کیا وہ بتا سکیں گے کہ معمولی علیحدگی ہوئی ہے ؟

وزیر محنت - جیسا کہ میں نے پہلے قبرستان کا حوالہ دیا تھا - یہ تو قدرتی بات ہے جو چھوٹی موٹی علیحدگیاں - ہر طرفیاں - مزدوروں کی بحالی یا نئے مزدوروں کا رکھا جانا قدرتی بات ہے - ایسا ہوتا رہے گا -

---

مزدوروں کے لئے رہائشی سہولتیں

*۳۲۳ - جناب عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر محنت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب میں ایسے صنعتی یونٹوں کی تعداد کتنی ہے - جنہوں نے اپنے مزدوروں کو بیس فی صد رہائشی سہولتیں میسر نہیں کی ہیں - اگر جواب اثبات میں ہو تو ایسے متذکرہ صنعتی یونٹوں کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی گئی ہے ؟

وزیر محنت (مسٹر محمد افضل خان وٹو) - اب تک ۱۵۸ صنعتی اداروں نے اپنے ۲۰ سے ۲۵ فیصد مستقل کارکنوں کو مکانات مہیا کئے ہیں - قانون کے مطابق مالکان اس بات کے پابند نہیں ہیں کہ وہ اپنے کارکنوں کو مکان مہیا کریں - اس لئے ایسے مالکان کے خلاف جنہوں نے اپنے کارکنوں کو رہائشی سہولت مہیا نہیں کی نہ تو کوئی قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے اور نہ ہی حکومت کوئی ایسی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

اس کے علاوہ میں بتا دوں کہ ایک سنٹرل پول فنڈ قائم کیا جائیگا۔ جس کے لئے یہ رقم رکھی جائیگی اور اس کے ساتھ مزدوروں کے لئے یہ کوارٹر بھی تعمیر کئے جائیں گے علاوہ ازیں اس سال مرکزی حکومت نے پنجاب حکومت کو ایک کروڑ روپیہ کی کثیر رقم صنعتی مزدوروں کی رہائیشی تکالیف کو دور کرنے کے لئے دی ہے - اس کے لئے باقاعدہ طور پر ایک اسکیم وضع ہو چکی ہے جس کو نیشنل ایکونامک کونسل کی تنظیمی کمیٹی نے پاس بھی کر دیا ہے انشاءاللہ

۱۹۷۲-۷۳ء میں ایک ہزار مزدوروں کو بمعہ ان کے بچوں اور کنبہ کو رہائشی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔

رائے میاں خان کھرل۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ دیہاتی مزدوروں کیلئے بھی کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے ؟

وزیر محنت۔ میری مراد صنعتی مزدوروں سے ہے۔ صنعت خواہ دیہات میں ہو یا شہر میں ہو وہ صنعتی مزدور کے زمرہ میں آئیں گے اور ان کی ضروریات پوری کی جائیں گی۔

چودھری امان اللہ لک۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے جو بیس سے پچیس فیصد مختلف صنعتی اداروں کے کارکنوں کو مکانات مہیا کرنے کا بیان دیا ہے۔ یہ کارخانہ دار اور مالکان کی رپورٹ پر مبنی ہے یا محکمہ لیبر نے اپنے سروے سے یہ اعداد و شمار مہیا کئے ہیں ؟

وزیر محنت۔ ہمارے پاس فیکٹریز کی فہرست ہوتی ہے۔ اور ان فیکٹریز کے مالکان اپنے مزدوروں کو رہائشی سہولتیں دیتے ہیں۔ ان کی معلومات ہمارے پاس موجود ہوتی ہیں۔ محکمہ لیبر کے سرکاری ریکارڈ سے میں نے آپ کو بتایا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کو علم ہوگا کہ ۱۹۵۹ء میں گورنمنٹ نے مالکان کو ایک اپیل کی تھی جس کو بعد میں حکومت نے pursue کیا اور اس persuasion کے نتیجہ میں انہوں نے یہ سہولتیں مہیا کی تھیں اور اسی ریکارڈ کے پیش نظر میں نے آپ کو یہ معلومات بہم پہنچائی ہیں۔

خان محمد ارشد خان۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ جو رقم مرکز سے ہمیں ملی ہے یہ مختلف اضلاع میں کیسے تقسیم کی جائیگی ؟

وزیر محنت۔ اس کے لئے میرے فاضل دوست علیحدہ سوال کریں۔ تحصیل اور ڈسٹرکٹ کے لحاظ سے اعداد و شمار اور ان کی تفصیل میں ان کی خدمت میں علیحدہ سوال کی صورت میں پیش کر سکونگا۔

سردار امجد حمید خان دستی - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ۲۵ فیصد مکانات جو بعض اداروں میں بنائے گئے ہیں - ان کی تقسیم مزدوروں میں پیپلز ہاؤس کی طرح قرعہ اندازی سے ہوتی ہے یا کوئی اور طریقہ وضع کیا گیا ہے؟

وزیر محنت - یہ چونکہ مالکان اور مزدوروں کا آپس کا باہمی معاملہ ہے - اس سلسلہ میں میرے فاضل دوست علیحدہ سوال کریں - میں انشاءاللہ تفصیل پیش کر سکونگا -

دیوان سید غلام عباس بخاری - وزیر موصوف کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مالکان کی مرضی پر ہے کہ وہ جسقدر چاہیں رہائشی مکانات مزدوروں کے لئے تعمیر کریں - کیا گورنمنٹ اس کے لئے تیار ہے کہ وہ اس قسم کا قانون لائے کہ ہر ادارہ اپنے بجٹ کے مطابق ایک خاص رقم رہائشی مکانات کی تعمیر کے لئے مختص کرے؟

وزیر محنت - جناب والا- جو بڑی فیکٹریز ہیں جن میں دو سو یا تین سو سے زیادہ مزدور کام کرتے ہیں- وہاں کی یونین کو یہ اختیار ہے کہ نوٹیفیکیشن کے ذریعہ اپنی ڈیمانڈ پیش کرکے کوارٹر الاؤنس وصول کر سکتی ہے - اور کئی فیکٹریوں میں اسی طریقہ کار کے تحت ان کو کوارٹر الاؤنس مل رہا ہے - اس کے علاوہ کئی مالکان نے مکانات یونین کو مہیا کئے ہیں - تاہم حکومت لیبر کانفرنس میں اس تجویز پر بھی غور کر رہی ہے - اور خاطر خواہ طریقے سے اس پر کوئی مناسب فیصلہ کیا جائیگا -

---

دیہات کے قدیم باشندوں کو دیہہ شاملات کے حقوق

*۳۳۸ - مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے آیا حکومت اس امر پر غور کر رہی ہے کہ دیہہ شاملات پر ذاتی ملکیت ختم کرکے اس کے حقوق مالکانہ متعلقہ دیہاتوں کے قدیمی باشندوں کو دئے جائیں تاکہ تمام اشخاص چراگاہوں ، پانی ، راستوں ، قبرستانوں ، نالوں ،

درختوں ، ریت ، پتھر اور بجری کی مشترکہ سہولتوں سے مساوی طور پر استفادہ حاصل کر سکیں ۔

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) :- جناب والا ۔ یہ سوال میرے محکمہ سے متعلق ہے ۔ اس لئے میں ہی اس کا جواب دیتا ہوں ۔ اس کا جواب ہے ''جی نہیں'' ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا یہ درست نہیں کہ دیہاتوں میں غریب لوگوں کا دیہہ شاملات میں کوئی حصہ نہیں ہوتا ۔ یہاں تک ان کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ ان کی لاش کو سرمایہ دار لوگ اپنے قبرستان میں بھی دفن کرنے نہیں دیتے ۔ اس کیلئے حکومت کی کیا تجویز ہے ؟

وزیر مال ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ میں بھی ایک دیہات کا رہنے والا ہوں ۔ البتہ جہاں کے متعلق بٹ صاحب فرماتے ہیں وہاں شاید کوئی ایسا آدمی ہو جس نے ایسا کیا ہو ۔ میرے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف یہ وضاحت کریں گے کہ انہوں نے جواب میں کہا ہے ''جی نہیں'' ۔ کیونکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر حکومت کو غور کرنا چاہئے ۔ کیا حکومت غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ شاملات دیہہ میں آئندہ غریبوں کو بھی حصہ دار بنایا جائے گا ۔

وزیر مال ۔ ابھی تو کچھ بھی زیر غور نہیں ۔ آئندہ کے متعلق آپ کو پتہ ہوگا ۔ میں آئندہ کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ جو کچھ ہمیں بتایا گیا ہے ۔ یہ چیز فائدہ مند نہیں ہے ؟

وزیر مال ۔ میں نے فائدے یا نقصان کا تو نہیں کہا ۔ صرف یہ پوچھا گیا تھا کہ ''حکومت غور کر رہی ہے یا نہیں'' میں نے جواب دیا ہے کہ غور نہیں کر رہی ہے ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ - میں جناب "جی نہیں" پر عرض کر رہا ہوں -

وزیر مال - "جی نہیں" کس چیز پر ہے - پوچھا یہ گیا تھا کہ "کیا وزیر نو آبادیات از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت اس امر پر غور کر رہی ہے" تو میں نے کہا "جی نہیں" -

میاں خورشید انور - وزیر موصوف سوال کا جواب دینے کیلئے تو بڑی عجلت سے آگے آگے اور تیاری کرکے آئے ہیں اور بڑا لمبا چوڑا جواب دیا "جی نہیں" -

کنور محمد یاسین خان - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ دیہہ شاملات پر بڑے بڑے با اثر لوگوں کا قبضہ ہے اور چھوٹے حصے داران کو کوئی کسی قسم کا حصہ نہیں ملتا - ان کے تحفظ کے لئے حکومت کوئی غور کر رہی ہے ؟

وزیر مال - ایسی کوئی بات میرے علم میں نہیں ہے - اگر ہوئی تو ضرور غور کروں گا - اور ہر ایک کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا -

مسٹر عبدالقیوم بٹ - جناب والا - میں آپ سے گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ دیہاتوں میں تو یہاں تک ہے کہ وہاں بیل چرانے کی اجازت نہیں دی جاتی اور ان کا پانی بند کر دیا جاتا ہے - اس کیلئے حکومت کیا کر رہی ہے ؟ ان لوگوں کے متعلق جن کی اپنی اراضی وہاں موجود نہیں ہے - جن کو آپ دوسرے لفظوں میں محنت کش کہہ سکتے ہیں - اور سوال کی بنیاد بھی یہی ہے آپکا کیا جواب ہے ؟

وزیر مال - میرے خیال میں شاید عبدالقیوم بٹ صاحب کو معلوم ہوگا لیکن مجھے آج تک کوئی ایسا غریب معلوم نہیں ہوا - جس کی زمین نہ ہو اور وہ چرانے کیلئے بیل رکھے - اگر ہو تو وہ مجھے بتائیں میں سوچوں گا کہ اسکا کیا کرنا ہے -

مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا دودھ کے لئے بھینس نہیں رکھی جا سکتی - بکری نہیں رکھی جا سکتی - آپ ذرا ہوش سے بات کریں -

مسٹر منظور حسین جنجوعہ - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ نہ تو ان دیہات میں سکولوں کے لئے کوئی جگہ ملتی ہے اور نہ ڈسپنسریوں کے لئے جگہ ملتی ہے - حالانکہ وہاں دیہہ شاملات بڑی تعداد میں موجود ہیں اور وہاں چند بااثر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے ؟ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ وہ دیہہ شاملات نکال کر دیہی رفاہ عامہ کے لئے استعمال کی جائیں اور وہ اس مقصد کیلئے رکھی جائیں مختص کی جائیں کہ اس میں سکول اور ڈسپنسریاں بنائی جائیں ؟

وزیر مال - کسی کو اس کے حق سے محروم کرنے کا ابھی تک قانون موجود نہیں ہے - اور آئندہ بھی حکومت کوئی ایسا قانون نہیں بنائے گی کہ کسی کی حق تلفی کی جائے - اگر عوام کے فائدہ کے لئے کوئی جگہ دینی ہوتی ہے تو اس کے لئے لینڈ ایکویزیشن ایکٹ موجود ہے - اس کے تحت گورنمنٹ land acquire کرتی ہے - اور مالکان کو معاوضہ بھی دیتی ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خاں - جناب والا - وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ کوئی غریب ایسا نہیں ہے جس کی زمین نہ ہو اور وہ بیل رکھے - کیا اس صوبہ میں کوئی بغیر زمین کے مزارع نہیں ہے - اور کیا زمین بغیر بیلوں کے کاشت ہوتی ہے ؟

وزیر مال - کیا جو کوئی مزارع ہوتا ہے وہ کسی مالک کا مزارع نہیں ہو گا جس کا دیہہ شاملات میں حصہ ہوگا ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میرے سوال کا جواب صحیح نہیں دیا گیا -

وزیر مال - آپ پھر سوال کریں - میں پھر جواب دے دیتا ہوں -

حاجی محمد سیف اللہ خاں - جناب والا ! انہوں نے فرمایا ہے کہ کوئی غریب آدمی جس کی زمین نہ ہو - وہ بیل نہیں رکھ سکتا - میں پوچھتا

ہوں کہ کیا اس صوبہ میں ایسے غریب ہیں جن کی زمین نہ ہو اور ان کے پاس بیل ہوں ؟

وزیر مال - جناب والا - جسکی زمین نہ ہو تو اس سے میری مراد یہ ہے کہ زمین کا قبضہ نہ ہو - مزارع بیل زمین کے لئے رکھتے ہیں - اگر کسی اور چیز کے لئے رکھتے ہوں تو میرے فاضل دوست مجھے بتا دیں - کیونکہ میرے خیال میں بیل زمین کاشت کرنے کے لئے رکھے جاتے ہیں اس کے علاوہ نہیں رکھے جاتے۔

رائے مہاں خان کھرل - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جو مزدور ہوتے ہیں جو صرف بیل گڑی کا کام کرکے اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتے ہیں وہ زمین کے بغیر بیل رکھتے ہیں ؟

وزیر مال - اگر ایسے بیل رکھتے ہیں تو وہاں پر village prørietary body ہوتی ہے جو ان کے متعلق سوچتی ہے - جیسے کہ non-agriculturist بھی رہ رہے ہیں ان کو بھی جگہ دی جاتی ہے -

سردار امجد حمید خان، دستی - کیا وزیر موصوف از راہ کرم فرمائینگے کہ انہوں نے بڑے انبساط اور افتخار سے "جی نہیں" کہا ہے یہ انبساط اور افتخار کب ختم ہوگا - کب غور فرمائینگے کہ ان لوگوں کو مستقل مالکانہ حقوق دئے جائیں ؟

مسٹر سپیکر - یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ وزیر موصوف نے بڑی غلط بیانی سے کام لیا ہے اور سوال کو سمجھے بغیر "جی نہیں" کہہ دیا ہے - سوال یہ تھا کہ دیہہ شاملات پر ذاتی ملکیت ختم کرکے ان کو حقوق مالکانہ دئے جائیں - ان کو ذاتی ملکیت کا ترجمہ سمجھ میں نہیں آیا ہے - ان کا جواب بالکل غلط ہے - راستے اور قبرستان کاغذات مال میں ذاتی ملکیت نہیں ہے - جناب والا - میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ قبرستان

کسی کی ذاتی ملکیت نہیں اس لئے ان کا جواب بالکل غلط ہے ۔ ''جی نہیں'' بالکل بے بنیاد ہے ۔ اسکا جواب دیں ۔

وزیر مال ۔ میں جواب میں اتنی گذارش اپنے فاضل دوست کی خدمت میں کرنی چاہتا ہوں کہ آپ کی تحریک استحقاق ایک اور آ رہی ہے ۔ اسکو بھی اس میں رکھ لیا گیا ہے ۔ سچ جھوٹ کا فیصلہ آج ہو جائے گا کہ سچ کون بولتا ہے اور جھوٹ کون بولتا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا سے میں گذارش کروں گا کہ اس پر رولنگ دی جائے ۔ کیونکہ سوال کا جواب بالکل غلط ہے دیہہ شاملات ذاتی ملکیت نہیں ہوتی ۔ قبرستان اور راستوں کے متعلق ''جی نہیں'' جواب دیا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر موصوف کو اس کے متعلق پتا نہیں ہے ''جی نہیں'' تمام کے لئے نہیں آ سکتا ہے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ دیہہ شاملات کے بارے میں مختلف چیزوں کا اندراج ہے ۔ راستوں اور قبرستان وغیرہ کے لئے زمین مختص کی جائے ۔ انہوں نے ''جی نہیں'' جواب دیا ہے ۔ اگر ان کاموں کے لئے زمین مختص نہیں کی گئی ۔ تو وزیر موصوف زمین سے کیا کرنا چاہتے ہیں ۔ کیا کوئی ذاتی مفاد ہے ؟

وزیر مال ۔ ذاتی مفاد میرا یہی ہے کہ قاعدہ نمبر ۴۴ کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ چونکہ سوال نہیں سمجھے اس لئے ایسے ضمنی سوال کی آپ کو اجازت نہیں دینی چاہئے ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ ۔ کیا یہ شاملات دیہہ پورے گاؤں کی ملکیت نہیں ہوتی ؟ اگر ہوتی ہے تو اس پر چند ایک آدمیوں کا قبضہ کیسے ہو سکتا ہے ؟

وزیر مال ۔ جہاں تک شاملات دیہہ کا تعلق ہے ۔ اس کے کیا معنی ہیں یہ تو قیوم بٹ صاحب کو بتانا چاہئے تھا جنہوں نے سوال کیا ہے ۔ شاملات

دیہہ village proprietary body کی ملکیت ہوتی ہے - یعنی ان آدمیوں کی جو اس گاؤں میں زمین کے مالک ہوتے ہیں - دوسروں کی ملکیت نہیں ہوتی -

مسٹر منظور حسین جنجوعہ - اس طرح چند آدمی اس پر قابض ہو جاتے ہیں اور باقیوں میں طاقت نہیں ہوتی کیونکہ وہ گاؤں میں بااثر نہیں ہوتے ہیں - انہیں پیچھے دھکیل دیا جاتا ہے حالانکہ ان کا بھی برابر کا حصہ ہوتا ہے -

وزیر مال - ایوان کا وقت ضائع کیا جا رہا ہے - اس کا جواب میں دے چکا ہوں -

چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر موصوف قدیم باشندوں کی تشریح فرما سکیں گے - قدیم باشندوں سے ان کا مطلب کیا تھا ؟

Mr Speaker : This is separate issue.

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - اس کا جواب دیا جائے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سوال نہیں سمجھ سکے -

مسٹر عبدالقیوم بٹ - میں نے جو اصل سوال دیا تھا - اس میں میں نے "قدیم" کا لفظ لکھا ہی نہیں تھا - میرا مقصد ان لوگوں سے ہے جن کو آپ محنت کش کہہ سکتے ہیں - جو چھوٹی قوموں کے لوگ ہیں اور جن کے پاس زمین نہیں ہے -

چودھری امان اللہ لک - میں نے وزیر موصوف سے تشریح چاہی تھی کہ ان کا قدیم باشندوں سے کیا مطلب ہے ؟ بے زمین آدمیوں سے مطلب ہے - پرانے لوگوں سے مطلب ہے یا چھوٹے مزارعین سے ہے ؟

وقف املاک

*۳۵۳ - حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) ضلع رحیم یار خان میں واقع وقف املاک کو جس سال انہیں تحویل میں لیا گیا اس سال سے لے کر اب تک کل کتنی آمدنی ہوئی -

(ب) ضلع رحیم یار خان میں اوقاف کی آمدنی میں سے اب تک کیا اخراجات کیے گئے اور ان منصوبوں کی تفصیلات کیا ہیں جن پر اخراجات کیے گئے -

(ج) صوبہ میں جب سے وقف املاک کو تحویل میں لیا گیا ہے - اس وقت سے اب تک ان کی حکومت کو کل کتنی آمدن ہوئی -

(د) صوبہ میں آج تک وقف املاک کی آمدنی سے کل کتنے اخراجات کیے گئے ؟

وزیر اوقاف (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) :- (الف) ضلع رحیم یار خان میں جملہ وقف جائیداد زیر تحویل محکمہ اوقاف کی کل آمدنی از مالی سال ۶۱-۱۹۶۰ء تا ۷۲-۱۹۷۱ء مبلغ ۱۶ء۴۵۵،۳۱،۴۳ روپیے (ترتالیس لاکھ اکتیس ہزار پانچ سو چون روپیے سولہ پیسے) ہوئی -

(ب) مذکورہ بالا جائیداد پر دوران سال ۶۱-۱۹۶۰ء تا ۷۲-۱۹۷۱ء مبلغ ۷ء۱۲۱۲۹۰۴ روپیے (بارہ لاکھ بارہ ہزار نو سو چار روپیے سترہ پیسے) بابت تنخواہ عملہ انتظامیہ ، مرمت جائیداد، سالانہ عرس اور وظائف وغیرہ پر خرچ ہوئے - علاوہ ازیں مسجد نظامت رحیم یار خان کی توسیع اور اس کے ساتھ ملحقہ دکانات فلیٹ کی تعمیر کے لئے ایک منصوبہ مالیتی مبلغ ساڑھے گیارہ لاکھ روپے منظور کیا گیا اور اس کا کام شروع ہو چکا ہے -

(ج) صوبہ پنجاب میں جملہ وقف جائیداد زیر تحویل محکمہ اوقاف کی کل آمدنی از مالی سال ۶۱-۱۹۶۰ء تا ۷۱-۱۹۷۰ء مبلغ -/۸۰۹،۸۶،۱۵،۰ روپے ہوئی -

(د) جائیداد مذکورہ شق (ج) پر کل خرچ برائے سال ۶۱-۱۹۶۰ء تا ۷۱-۱۹۷۰ء مبلغ -/۲۹۹۱۴،۵۱،۳ روپے ہوا -

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا جواب کے جزو (ب) میں جو خرچ رکھا گیا ہے وہ ۱۷ / ۱۲،۱۲،۹۰۴ روپے ہے ۔ کیا اس ساری رقم میں کوئی منصوبہ شامل نہیں ہے اور صرف تنخواہوں پر خرچ کی گئی ہے؟ جو جواب مہیا کیا گیا ہے اس میں اس چیز کی وضاحت نہیں ہے ۔

وزیر اوقاف ۔ آئندہ سال کے لئے ساڑھے گیارہ لاکھ روپے کا اس کی مرمت کا منصوبہ بنایا گیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میرا سوال بالکل واضح ہے کہ ''ضلع رحیم یار خان میں اوقاف کی آمدنی میں سے اب تک کیا اخراجات کئے گئے ہیں اور ان منصوبوں کی تفصیلات کیا ہیں جن پر اخراجات کئے گئے ہیں'' اس کی تفصیل جناب والا نہیں آئی ۔

وزیر اوقاف ۔ تفصیلات کے متعلق میں بعد میں عرض کر دونگا ۔ کیونکہ جو کچھ مجھے مواد مہیا کیا گیا ہے اس میں منصوبوں کا ذکر نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ معلومات کیوں مہیا نہیں کی گئیں جب کہ میرے سوال کو آئے ہوئے ڈیڑھ ماہ سے زائد عرصہ ہو چکا ہے ۔ یا تو سوال پڑھا نہیں گیا ۔ یا اس پر غور نہیں کیا گیا ۔

وزیر اوقاف ۔ میں اس کے متعلق وضاحت بعد میں پیش کرونگا اور اسکا جواب بھی دونگا کہ کیوں نہیں مہیا کی گئیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا chair اس کو assurance میں شامل فرمائے گی ۔

وزیر اوقاف ۔ ملتوی کر لیں ۔ کل مجھ سے جواب لے لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کل اگر آپ جواب دے سکیں تو ٹھیک ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ بہت اچھا ۔ مگر میں اس کے دیکھنے کے بعد ضمنی سوالات سے تو محروم ہی ہو جاؤنگا ۔ خیر ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ آمدنی اور اخراجات کی جو figures دی گئی ہیں اس میں

آمدنی ۵۳ لاکھ ہے اور خرچ صرف ۱۲ لاکھ ۔ کیا محکمہ اوقاف نے یہ جائیدادیں صرف آمدنی کے لئے حاصل کی تھیں یا ان علاقوں کی درگاہوں یا خانقاہوں کی اصلاح اور بہبود کے لئے لی تھیں ؟ آمدنی اور خرچ برابر ہونا چاہئے تھا ۔

وزیر اوقاف ۔ یہ ضروری نہیں ہے ۔ ویسے ہم ہر جائیداد جو ہماری تحویل میں ہے اس کی بہتری کے لئے منصوبے بناتے ہیں ۔ جو اخراجات آپ کو بتائے گئے ہیں اسی قسم کا ساڑھے گیارہ لاکھ کا ایک اور منصوبہ شروع ہو چکا ہے ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ جتنی آمدنی ہو اتنا ہی اس دربار پر خرچ کر دیا جائے ۔ جتنی ضرورت ہوتی ہے اس کے مطابق ہم خرچ کرتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اوقاف آرڈیننس کے اغراض و مقاصد کیا ہیں ؟

وزیر اوقاف ۔ یہ ایک علیحدہ سوال آپ کریں اس کا جواب خاصا لمبا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ اوقاف بہرحال ایک اسلامی قانون ہے ۔ کیا آپ کے علم میں ہے کہ اوقاف پراپرٹی کی آمدن جن اغراض کے لئے ہے اس کو ان اغراض پر صرف کیا جا سکتا ہے اور اس کے علاوہ کسی دوسری غرض پر صرف نہیں کیا جا سکتا ۔ حتیٰ کہ اگر شاہی مسجد کے لئے کوئی شامیانہ خریدا گیا ہو تو وہ مسجد وزیر خان کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا ۔ کیا آپ اس سے واقف ہیں ؟

وزیر اوقاف ۔ یہ تو بالکل واضح ہے ۔ اوقاف بھی یہی کہتا ہے ۔ اگر فاضل قائد حزب اختلاف کے نوٹس میں کوئی بات آئی ہو تو مجھے بتائیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ مثلاً اس وقت جو سوال آپ کے زیر بحث ہے ریونیو ریکارڈ میں لکھا ہوا ہے کہ یہ زمین وقف کی جاتی ہے مدارس عربیہ کے اجراء کے لئے یا لنگر جاری کرنے کے لیے ۔ کیا آپ نے ان درگاہوں میں لنگر جاری کیے ہیں اور مدارس عربیہ جاری کئے ہیں ؟

وزیر اوقاف ۔ آپ ایک علیحدہ سوال کریں تاکہ وہاں سے جواب طلب کیے جا سکیں کہ کتنے لنگر جاری ہوئے ہیں اور کتنے مدرسے جاری ہوئے ہیں ۔ ویسے یہ میرے نوٹس میں ہے کہ اکثر جگہ ہم نے لنگر اور مدرسے جاری کئے ہیں ۔ لیکن خاص طور پر کون کون سے مقامات پر یہ کام ہو رہا ہے ۔ اس کے متعلق اس وقت میرے پاس ریکارڈ نہیں ہے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ جس طرح لنگر جاری ہونے چاہییں پچھلے ۲۴ سال میں اس طرح عمل نہیں ہوا ۔ نئی حکومت انہیں اسی طرح چالو کرے گی جیسے ان کا حق ہے یعنی ضرورت مندوں ، تعلیم کیلیے اور غریبوں پر خرچ کرے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ کوئی سوال پوچھنا چاہیں تو پوچھئے ۔

بیگم آباد احمد خاں ۔ میں بھی اس کمیٹی میں ہوں ۔ اس لئے امید رکھتی ہوں کہ مزید خدمت کرنے کا اگر موقع ملا تو میں کروں گی ۔ اور آئندہ خرچ صحیح استعمال ہوگا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف کو یہ معلوم ہے کہ اکثر خانقاہیں ایسی ہیں جہاں ڈیڑھ ڈیڑھ سو سال سے مدارس عربیہ جاری تھے لنگر جاری تھے، مگر جب سے ان کو محکمہ اوقاف نے اپنے قبضے میں لیا ہے ، وہ مدارس عربیہ بھی ختم ہو گئے ہیں ۔ تعلیم القرآن کے مدرسے بھی ختم ہو گئے ۔ اور لنگر بھی ختم ہو گئے ۔ کیا آپ کو علم ہے ؟

وزیر اوقاف ۔ ویسے تو یہ اس سوال کا ضمنی سوال ہو سکتا ہے ۔ مگر جیسے پہلے میں نے عرض کیا ہے ایک علیحدہ سوال کیا جائے ۔ لیکن میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ جب سے موجودہ حکومت نے اوقاف کو take over کیا ہے تو ان کی برائیوں ۔ خامیوں ۔ خرابیوں اور کوتاہیوں کو دور کرنے کے لئے انقلابی اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔ اور بہت جلد ایسی باتیں ختم ہو جائیں گی کہ جتنی آمدنی ہوتی ہے اس میں سے حرمت اور دیکھ بھال پر خرچ تھوڑا کیا جاتا ہے ۔ یا یہ کہ جس مصرف کے لیے اور جس نظریے کے تحت وہ

پراپرٹی وہ جائداد وقف کی گئی ہے اس کی آمدن کو ان مقاصد کے لیے خرچ نہیں کیا جاتا ۔ یا یہ کہ اگر کسی جگہ دینی مدرسہ ہے جس سے عوام کو فائدہ پہنچ سکتا ہے یا ایسے مدرسے جاری تھے اور انہیں بند کر دیا ہے ۔ تو میں سارے ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان باتوں کی اصلاح کے لئے ان تمام چیزوں کی بہتری کے لئے جلد از جلد فوری اقدام کئے جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقفۂ سوالات ختم ہوا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

وزیر اوقاف و نوآبادیات ۔ جناب والا ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں اور اس کے ساتھ ایک گزارش پیش کروں گا کہ اتنے سوالات نہ رکھے جائیں جن کے جوابات یہاں نہ پڑھے جائیں ۔ کیونکہ مفاد عامہ کے لئے بڑا ضروری ہے کہ ہم ہر سوال کا جواب ہاؤس میں دیں ۔

(نعرۂ ہائے تحسین)

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں عرض کروں گا کہ ان کے محکمے کے متعلق کم سوالات کئے جائیں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

پٹہ داروں کو حقوق ملکیت دینا

*۳۶۹ ۔ حافظ علی اسد اللہ ۔ آیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مئی ۱۹۶۸ء میں ۵ اور ۱۰ سالہ پٹے پر پنجاب میں سرکاری اراضی نیلام کی گئی ۔

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت کے زیر غور ایسی کوئی تجویز ہے کہ پٹے داروں کو متذکرہ اراضی کے مالکانہ حقوق دے دیے جائیں ؟

وزیر نوآبادیات (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) ۔ (الف) محکمہ نوآبادیات کے نوٹیفیکیشن مورخہ ۷ فروری ۱۹۶۸ء کی سکیم کے مطابق سرکاری اراضی ۱۵/۵/۳ سال کی مدت تک عام نیلامی پر پٹہ پر دی گئی تھی۔

(ب) جی نہیں ۔ اس نوٹیفیکیشن کی شرط نمبر ۲۴ کے مطابق پٹہ داران کو مالکانہ حقوق نہیں دیے جا سکتے ۔

محکمہ اوقاف کے زیر انتظام بوگس اداروں کو امدادی رقوم کی ادائیگی

*۴۲۱ ۔ مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا وزیر اوقاف ازراہ کرم بیان فرمائیں گے آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام چند ادارے ایسے ہیں جو صرف کاغذات میں موجود ہیں اور وہ حکومت سے امدادی عطیات حاصل کر رہے ہیں لیکن اب تک اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اوقاف (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) ۔ جی نہیں محکمہ اوقاف کی تحویل میں ایسے کوئی ادارے نہیں جنہیں حکومت کی طرف سے مالی امداد ملتی رہی ہو مگر ان کا وجود کہیں نہ ہو ۔ محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی جامعہ اسلامیہ سیکنڈری ہائی سکول بہاول پور ہی ایک ایسا ادارہ ہے جسے حکومت بتوسط محکمہ تعلیم مالی امداد دیتی ہے ۔ یہ سکول باقاعدگی سے چل رہا ہے اور جامعہ اسلامیہ سے ملحق ہے ۔

سرکاری زمین پر مکانات کی تعمیر کے لئے حقوق ملکیت دینا

*۴۸۶ (الف) ۔ مسٹر فدا حسین ۔ آیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل حافظ آباد کی آبادی کا اسی فی صد حصہ غریب اور مفلس خاندانوں پر مشتمل ہے ۔ اگر ایسا ہی ہو تو آیا حکومت انہیں ان مکانوں کے حقوق ملکیت ادا کر دینے پر غور و خوض کر رہی ہے جو انہوں نے سرکاری اراضی پر تعمیر کئے ہیں اور جن میں وہ فی الوقت رہائش پزیر ہیں ۔

(ب) متذکرہ حقوق ملکیت کس تاریخ تک انہیں عطا کر دیے جائیں گے ؟

وزیر نوآبادیات (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) ۔ (الف) کچھ الاٹیوں کو ان کے مکانات کے تحت اراضی کے حقوق ملکیت دے دیے گئے ہیں ۔ دیگر ان کے کیس ان کی درخواستیں آنے پر زیر غور لائے جاویں گے ۔

(ب) ایسے الاٹیوں کے کیس ہائے کی چھان بین ہو رہی ہے اور ان کا فیصلہ مقامی آفسران مستقبل قریب میں کر دیں گے ۔

یزمان کے علاقہ میں سرکاری زمین کی تقسیم

***۵۱۹ ۔ چودھری شبیر حسین چیمہ** ۔ کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یزمان کے علاقہ کی سرکاری زمین کو مزارعین میں تقسیم کرنے کی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کتنی مدت تک اس سکیم پر عملدرآمد ہوگا ۔ نیز اس کے لئے کون سا طریقہ اختیار کیا جائے گا ؟

وزیر نوآبادیات (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) ۔ سب تحصیل یزمان ضلع بہاولپور کے مزارعین میں سرکاری اراضی تقسیم کرنے کے لئے کوئی خاص سکیم نہیں ہے ۔ اس لئے اس کے عمل درآمد کو حتمی تاریخ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

مسجد الصادق کی تعمیر کے لئے فنڈ

*۵۲۲ – بیگم بلقیس حبیب اللہ – آیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ بہاول پور ڈویژن میں مالیہ اراضی کے ساتھ زمینداروں سے مسجد الصادق کی تعمیر کے لئے مسجد فنڈ وصول کیا جا رہا ہے ۔ اگر ایسا ہی ہو تو اس مد کے تحت اب تک کتنی رقم جمع کی گئی ہے ۔ نیز اس کے خرچ کی تفاصیل کیا ہیں ؟

وزیر اوقاف (چودھری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ مسجد الصادق کی تعمیر کے لئے بہاول پور ڈویژن کے زمینداروں سے مالیہ کے ساتھ کوئی مسجد فنڈ وصول نہیں کیا جاتا ۔ اندریں حالات اس فنڈ کی وصول شدہ رقم اور خرچ کی تفصیلات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

بہاولپور ڈویژن کو جائز حق دینا

*۵۳۶ (الف) میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) بہاول پور ڈویژن میں ۱۹۶۱ء سے لے کر ۱۹۷۰ء تک سال وار کل کتنی سالانہ آمدنی ہوئی اور کل کتنا سالانہ خرچ ہوا اور ایسی صورت میں کہ آمدنی خرچ سے زیادہ ہو تو متذکرہ ڈویژن کو اس کا جائز حصہ نہ دیئے جانے کی وجوہ کیا ہیں ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سابق حکومت نے بہاول پور ڈویژن میں ترقیاتی امور پر وہاں سے حاصل شدہ آمدنی کی نسبت کم خرچ کیا ہے ۔ اگر ایسا ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔

(ج) آیا موجودہ حکومت بھی ایسی ہی حکمت عملی کی تقلید کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو پالیسی سابقہ حکومت نے اپنا رکھی تھی ۔ اگر ایسا نہیں ہے تو ان تبدیلیوں کی جو کی جانے والی ہیں ، تفاصیل کیا ہیں ۔

(د) آیاحکومت بہاول پور ڈویژن کو ایک پسماندہ علاقہ خیال کرتی ہے - اگر ایسا ہو تو ایسی رقم کی مقدار کیا ہے جو اس پر خرچ کی گئی ہے اور بہاول پور ڈویژن میں اس کی آمدنی سے بڑھ کر خرچ کی جانے والی رقم کی مقدار کیا ہے ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) - (الف) حسب ذیل وجوہات کے باعث ہر ایک ضلع/ڈویژن کی مجموعی وصولیوں اور اخراجات کی صحیح اور تفصیلی کیفیت پیش کرنا ممکن نہیں ہے :-

(۱) محض انتظامی محکموں کے دائرہ کار ، کی حد بندیوں ضلعی حد بندیوں کے مطابق نہیں ہیں -

(۲) سرکاری حسابات مرتب کرنے کے موجودہ نظام کے تحت نہ انتظامی محکمہ اور نہ ہی اکاؤنٹنٹ جنرل ضلع وار حسابات مرتب کرتا ہے -

پورے صوبے کی وصولیوں اور اخراجات کے حسابات اکاؤنٹنٹ جنرل مدوار مرتب کرتا ہے صرف وصولیوں اور اخراجات کی بعض مدات سے متعلق اعداد ضلعی خزانوں سے موصول ہوتے ہیں - جب کہ دوسری صورتوں میں انہیں محکمہ وار اساس پر مرتب کیا جاتا ہے یا مرکزی طور پر درج کیا جاتا ہے کوشش کی جا رہی ہے کہ خزانوں سے جس قدر اعداد دستیاب ہوں انہیں یکجا کیا جائے - دستیاب ہونے پر پیش کر دیئے جائیں گے -

(ب) بہاول پور ڈویژن میں برداشت کردہ ترقیاتی خرچ سے متعلق متذکرہ بالا تفصیلی مواد کی عدم موجودگی میں کوئی قطعی بیان نہیں دیا جا سکتا -

(ج) جی نہیں - موجودہ حکومت نے صوبے کے پس ماندہ اضلاع کے

مفادات کا تحفظ [illegible] طرح کیا ہے کہ ان کے لئے ترقیاتی رقوم کے قابل تعین حصہ میں سے ان رقوم سے زائد رقوم مختص کی ہیں جن کے وہ بلحاظ آبادی مستحق ہیں ۔

(د) جی ہاں ۔ بہاولپور ڈویژن کو قابل تعین ترقیاتی رقوم کا اس نسبت سے بڑا حصہ ملا ہے جس کا وہ اپنی آبادی کے تناسب سے حقدار ہے ۔ سوال کے جز (الف) کے جواب کے پیش نظر یہ معلوم کرنا ممکن نہیں ہے کہ اس ڈویژن میں ہونے والے اخراجات وہاں سے حاصل ہونے والی آمدنی سے کس قدر متجاوز ہیں ۔

نمبرداروں کو سرکاری اراضی کی فروخت

*۵۴۲ ۔ حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ میں ہر گاؤں کے نمبردار کو نصف مربعہ زمین دی گئی ہے ۔

(ب) کیا حکومت کے زیر غور ایسی کوئی تجویز ہے کہ اس زمین کو نمبرداروں کے ہاتھ اقساط پر فروخت کر دیا جائے ۔ اگر ایسا ہے تو کتنے عرصہ تک اس تجویز پر عمل درآمد ہو گا ؟

وزیر نو آبادیات (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) :- (الف) اعلان No. 1033-71/1721-CV مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۷۱ء کے تحت یہ فیصلہ ہوا تھا کہ نمبرداروں کو ۱۲ ایکڑ اراضی بطور رقبہ نمبرداری الاٹ کی جائے بشرطیکہ عطیہ دار کی کار کردگی اچھی ہو ۔ مزارعت کی تجدید ہر سال خود بخود ہو گی جب تک کہ وہ مر نہ جائے ۔ استعفیٰ نہ دے دے یا سبکدوش نہ کر دیا جائے ۔ اور ان حالات میں زمین کا اور کوئی مصرف نہ ہو سکے گا ۔ ماسوائے اس کے کہ اس جانشین کو الاٹ کرنے کے لئے مخصوص رہے ۔

(ب) جی نہیں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

سائیگون انڈسٹریز سے ایکسائز ڈیوٹی وصول کرنا

*۵۴۳ ۔ حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبائی حکومت نے سال ۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۱ء تک سائیگون انڈسٹریز واقع صفدر سٹریٹ نمبر ۳ دھرمپورہ لاہور سے ہر سال کتنا محصول آبکاری وصول کیا ۔ اور اگر مذکورہ فرم نے حکومت کو محصول آبکاری ادا نہیں کیا یا حکومت نے وصول نہیں کیا تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور مذکورہ فرم سے محصول کی وصولی نہ کرنے کے ذمہ دار افسروں کے خلاف حکومت نے کیا کارروائی کی ہے یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) :۔ سائیگون صنعت کسی صوبائی ایکسائز ڈیوٹی ادا کرنے کی پابند نہیں ہے ۔ یہ فرم کسی نوع کی مشینیں بناتی ہے یا انہیں جوڑنے کا کام کرتی ہے ۔ جس پر صوبائی ایکسائز ڈیوٹی لاگو نہیں ہے ۔ چونکہ نہ ہی کوئی صوبائی ایکسائز ڈیوٹی ایسی صنعت پر لگائی گئی ہے نہ ہی یہ صنعت پابند ہے کہ ایسی ڈیوٹی ادا کرے ۔ اس لئے معذرتاً عرض ہے کہ صوبائی حکومت اس سوال کا جواب دینے سے قاصر ہے قیاس ہے کہ مرکزی ایکسائز ڈیوٹی کو مغالطہ سے صوبائی ایکسائز ڈیوٹی تصور کیا گیا ہے ۔

جامعہ اسلامیہ بہاولپور کو یونیورسٹی کا درجہ عطا کرنا

*۵۵۲ ۔ چودھری شبیر حسین چیمہ ۔ کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا جامعہ اسلامیہ بہاولپور کو یونیورسٹی کا درجہ دینے کے لئے کوئی فیصلہ کیا گیا تھا ۔ اگر ایسا فیصلہ ہوا تھا تو اس وقت تک متذکرہ فیصلہ پر عمل درآمد نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اوقاف :۔ (چودھری ممتاز احمد کاہلوں) ۔ جی ہاں ۔ اس سکیم کے اخراجات کے لئے رقم کی فراہمی محکمہ تعلیم کے توسط سے ہوئی ہے ۔ رقم ملتے ہی انشا اللہ اس فیصلہ پر عمل درآمد ہوگا ۔

تحصیل میلسی میں وقف زمین کو پٹہ پر دینا

*۵٦۸ ۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل میلسی میں آسان قسطوں پر وقف زمینیں جاگیرداروں کو آسان قسطوں پر پٹے پر دی جاتی ہیں اور جاگیردار ناجائز طور پر ان پر متصرف ہوتے تھے ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت اس طریقہ کار ختم کرنے اور متذکرہ وقف اراضیات کاشتکاروں کو پٹہ پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اوقاف (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) : ۔ تحصیل میلسی ضلع ملتان میں درسگاہ سروریہ اسلامیہ چک محمد شاہ سے ملحق وقف شدہ زرعی اراضی محکمہ اوقاف نے ۳۰ جون ۱۹٦۵ء کو اپنی تحویل میں لی ۔ محکمہ نے یہ رقبہ نہ ھی کسی جاگیردار کو کسی خاص رعائت سے پٹہ پر دیا اور نہ ھی اس پر کسی کا کوئی ناجائز قبضہ ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ محکمہ اسے ہمیشہ بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دیتا رہا ۔ موجودہ ٹھیکہ کی میعاد خریف ۷۱ تا ربیع ۷۳ ہے ۔

اندریں حالات اس وقف اراضی کو کسی اور طریقہ سے پٹہ پر دئیے جانے کا سوال ھی پیدا نہیں ہوتا ۔

بہاولپور ڈویژن سے حاصل ہونے والی آمدن

*۵۸۲ ۔ سید تابش الوری ۔ آیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ : ۔

(الف) ۱۹۵۵ء تا ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران بہاولپور ڈویژن سے ہر سال تمام مدوں سے مجموعی طور پر کتنی آمدن ہوئی نیز متذکرہ عرصے کے دوران ضلع وار کل کتنا خرچہ ہوا ۔

(ب) اس عرصے کے دوران مذکورہ ڈویژن میں مختلف ترقیاتی سکیموں کے لئے کل کتنی رقم مختص کی گئی ۔ نیز اس میں سے کتنی

رقم فی‌الحقیقت خرچ کی گئی اور کتنی رقم خرچ ہونے سے رہ گئی ۔

(ج) صوبے کے دوسرے ڈویژنوں کے مقابلے میں بہاولپور ڈویژن کی ترقیاتی اسکیموں کے لئے کتنے فنڈ مختص کئے گئے ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) حسب ذیل وجوہات کے باعث ہر ایک ضلع کی مجموعی وصولیوں اور اخرجات کی صحیح اور تفصیلی کیفیت پیش کرنا ممکن نہیں ہے : ۔

(۱) بعض انتظامی محکموں کے دائرہ کار کی حد بندیاں ضلعی حد بندیوں کے مطابق نہیں ہیں ۔

(۲) سرکاری حسابات مرتب کرنے کے موجودہ نظام کے تحت نہ انتظامی محکمہ اور نہ ہی اکاؤنٹنٹ جنرل ضلع وار حسابات مرتب کرتا ہے ۔

پورے صوبے کی وصولیوں اور اخرجات کے حسابات اکاؤنٹنٹ جنرل مد وار مرتب کرتا ہے صرف وصولیوں اور اخرجات کی بعض مدات سے متعلق اعداد ضلعی خزانوں سے موصول ہوتے ہیں ۔ جب کہ دوسری صورتوں میں انہیں محکمہ وار اساس پر مرتب کیا جاتا ہے یا مرکزی طور پر درج کیا جاتا ہے ۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ خزانوں سے جس قدر اعداد دستیاب ہوں انہیں یکجا کیا جائے ۔ دستیاب ہونے پر پیش کر دئیے جائیں گے ۔

(ب) صوبائی حکومت کے مجموعی ترقیاتی اخرجات کا ایک بڑا حصہ مختلف ڈویژنوں ، ضلعوں کے درمیان مختص نہیں کیا جا سکتا ۔ ترقیاتی اخرجات میں سے ان اخراجات کے متعلق جنہیں ضلع وار مختص کیا جا سکتا ہے ۔ اعداد و شمار انتظامی محکموں سے اکٹھے کئے جا رہے ہیں ۔ دستیاب ہونے پر انہیں پیش کر دیا جائیگا ۔

(ج) اس امر واقعہ کے پیش نظر کہ ترقیاتی اخرجات کا بڑا حصہ مختلف ڈویژنوں کے درمیان قابل تخصیص نہیں ۔ لہذا سوال کے مطابق با معنی موازنہ پیش نہیں کیا جا سکتا ۔

مری کے پہاڑی علاقہ میں سرکاری ملازمین کو پہاڑی الاؤنس دینا

*۶۰۳ ۔ مسٹر محمد حنف خان ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مری کے پہاڑی علاقہ میں تعینات سرکاری ملازمین کو تنخواہ کے ساتھ ماہانہ پہاڑی الاؤنس بھی دیاجاتا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا مری میں قیام پذیر تمام سرکاری ملازمین کو پہاڑی الاؤنس دیا جا رہا ہے اگر نہیں تو اس تفاوت کی وجوہ کیا ہیں اور آیا حکومت مذکورہ تفاوت کو دور کر کے مری کے پہاڑی علاقہ میں تعینات تمام سرکاری ملازمین کو مذکورہ پہاڑی الاؤنس دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خزانہ :۔ (مسٹر محمد حنیف رامے) :۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔ مذکورہ الاؤنس تمام ملازمین کو مل رہا ہے ۔

سینما گھروں پر تفریحی ٹیکس

*۶۱۳ ۔ راؤ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ میں سینما گھروں پر تفریحی ٹیکس ۔

(i) ۷۰-۱۹۶۹ء میں ٹیکسوں کی اصل فروخت پر اور
(ii) ۷۱-۱۹۷۰ء میں سینما گھر میں موجود نشستوں کی بنیاد پر عائد کیا گیا تھا اگر ایسا ہے تو حکومت نے مذکورہ سال کے دوران علیحدہ علیحدہ تفریحی ٹیکس کی کتنی رقم وصول کی -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے گنجائش کے مطابق ٹیکس عائد کرنے کے نظام کو ختم کر دیا اور ۷۱-۷-۱ء سے دوبارہ پرانا نظام نافذ کر دیا اگر ایسا ہے تو حکومت کو ۷۱-۷-۱ سے ۷۲-۱۲-۳۱ کے عرصہ میں کتنی تفریحی ٹیکس کی رقم حاصل ہوئی ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) : -(الف) جی ہاں- سال ۱۹۶۹ء - ۱۹۶۸ء (سال ۱۹۶۹ء - ۱۹۷۰ء نہیں) تفریحی ٹیکس داخلہ یا ٹکٹوں کی فروخت کی بنیاد پر اکٹھا کیا گیا -گنجائش ٹیکس کی سکیم ۱۹۶۹ء میں جاری ہوئی اس ٹیکس کی آمدنی کی بتدریج تفصیل یوں ہے -

سال	آمدنی لاکھوں میں
۶۸-۱۹۶۹ء	۲۳۰ لاکھ (ٹکھوں کی فروخت)
۶۹-۱۹۷۰ء	۲۳۱ لاکھ (گنجائش ٹیکس)
۷۰-۱۹۷۱ء	۲۵۰ لاکھ (گنجائش ٹیکس)
۷۱-۱۹۷۲ء	۳۳۰ لاکھ (ٹکٹوں کی فروخت)

(ب) جی ہاں - متعلقہ رقم ۱۶۹ لاکھ ہے -

شراب کے استعمال پر پابندی عائد کرنا

*۶۱۴ - راؤ محمد افضل خان - کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ : -

(الف) حکومت نے ۷۱-۱۹۷۰ء کے دوران صوبہ میں شراب کی فروخت سے کتنی آمدنی حاصل کی -

(ب) کیا صوبہ میں شراب پر مکمل پابندی عائد کرنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے اگر ایسا ہے تو کتنی مدت تک اس پر عمل در آمد کی توقع ہے ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) :- (الف) قابل نوش اور ناقابل نوش اقسام کی شراب سے مجموعی آمدنی مبلغ یکصد اڑتالیس لاکھ (۱۴۸ لاکھ) روپے ہے - جب کہ صرف قابل نوش شراب کی آمدنی یکصد چوبیس لاکھ (۱۲۴ لاکھ) روپیہ ہے -

(ب) ماسوائے مصدقہ ڈاکٹری وجوہ کے مسلمانوں کے لئے قابل نوش شراب کا رکھنا اور پینا پہلے ہی سے ممنوع ہے - حکومت امتناع شراب کی پالیسی کو مزید سخت کرنے اور سختی سے عملدرآمد کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے -

---

شراب نوشی کے لئے اجازت نامے

*۶۱۶ - راؤ محمد افضل خان - کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ میں کتنے اشخاص کو شراب کے استعمال کے اجازت نامے دیئے گئے ہیں -

(ب) جزو (الف) بالا میں مذکورہ اشخاص میں سے حکومت کے افسروں کے کیا نام ہیں ؟

وزیر آبکاری و محصولات: - (مسٹر محمد حنیف رامے): - (الف) سال ۷۱-۱۹۷۰ء کے اختتام پر صوبہ بھر میں شراب کا پرمٹ رکھنے والوں کی مجموعی تعداد ۶۱۴۶ رہی ہے -

(ب) سرکاری ملازمین کو ان کی سرکاری حیثیت کے تحت شراب کے پرمٹ جاری نہیں کئے جاتے - پرمٹ کے لئے مجوزہ درخواست میں درخواست دہندہ کو اپنا پیشہ کچھ ایسے عام طریقہ سے بیان کرنا ہوتا ہے جیسے کہ ملازمت ، تجارت ، زراعت وغیرہ -

---

تفریحی ٹیکس سینما گھروں سے وصول کرنا

*۶۱۷ - راؤ محمد افضل خان - کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ لاہور ، راولپنڈی ، لائلپور اور ملتان شہروں میں ہر ایک سینما سے ۷۱-۷۰ ، ۷۰-۶۹ ، ۶۹-۶۸ ، ۶۸-۱۹۶۷ء اور ۱-۷-۱۹۷۱ء سے ۳۱-۱۲-۱۹۷۱ء تک بالترتیب کتنا تفریحی ٹیکس وصول ہوا ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) :۔ تفریحی محصول جو مندرجہ ذیل شہروں سے مندرجہ ذیل سالوں میں وصول کیا گیا :۔

نام شہر	۱۹۶۷-۶۸ء	۱۹۶۸-۶۹ء	۱۹۶۹-۷۰ء	۱۹۷۰-۷۱ء	۱-۷-۷۱ تا ۳۱-۱۲-۷۱
لاہور	۷۴،۵۹،۲۸۵ء۰۰	۸۸،۵۹،۱۳۰ء۰۰	۱،۰۰،۲۴،۳۰۰ء۰۰	۱،۰۱،۹۳،۵۲۷ء۰۰	۶۹،۴۸،۳۱۸ء۰۰
راولپنڈی	۲۶،۱۰،۳۹۱ء۰۰	۲۶،۹۱،۳۵۳ء۰۰	۲۸،۶۶،۱۴۰ء۰۰	۲۸،۲۱،۴۷۳ء۰۰	۱۳،۳۱،۳۸۱ء۰۰
لائلپور	۱۸،۱۷،۹۹۵ء۰۰	۲۰،۸۰،۴۵۱ء۰۰	۱۷،۵۴،۱۸۶ء۰۰	۱۸،۴۰،۵۶۹ء۰۰	۱۵،۹۳،۵۰۰ء۰۰
ملتان	۲۰،۰۴،۵۹۰ء۰۰	۲۲،۳۰،۴۸۱ء۰۰	۲۳،۷۵،۰۳۳ء۰۰	۶۳،۰۹،۶۲۹ء۰۰	۱۶،۰۱،۵۳۰ء۰۰

محاصل

*۶۱۸ ۔ راؤ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے :-

(الف) صوبائی حکومت کو سال رواں میں حاصل ہونے والی آمدنی کتنی ہے جو سال رواں کے بجٹ میں دکھائی گئی ہے ۔

(ب) صوبائی حکومت کو ۳۱ - ۱۲ - ۱۹۷۲ء تک فی الحقیقت کتنی رقم حاصل ہوئی ۔

(ج) سال رواں کے بجٹ میں دکھائے گئے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کتنے ہیں

(د) ۱-۷-۷۱ سے ۳۱-۱۲-۱۹۷۱ء تک ترقیاتی اور غیر ترقیاتی علیحدہ علیحدہ اخراجات کتنے ہیں ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) ترمیم شدہ تخمینے کے مطابق صوبائی حکومت کی ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران مجموعی ریونیو آمدنی ۱۱۶۶۹۷ کروڑ روپے تھی ۔

(ب) ۳۰۶۱۱ کروڑ روپے

(ج) سال ۷۲-۱۹۷۱ کے دوران مجموعی ترقیاتی و غیر ترقیاتی اخراجات حسب ذیل تھے :-

ترقیاتی . . . . . ۳۳۶۷۷ کروڑ روپے (ترمیم شدہ تخمینہ)

غیر ترقیاتی . . . . . ۹۷۶۷۷ کروڑ روپے (ترمیم شدہ تخمینہ)

(د) ترقیاتی اخراجات . . . . . ۱۲۶۶۳ کروڑ روپے

غیر ترقیاتی اخراجات . . . ۳۷۶۷۷ کروڑ روپے

لاہور میں گھوڑ دوڑ پر شرطیں لگانے کے ٹیکس کی شرح

*۷۱۱ ۔ نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) مالی سال ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران گھڑ دوڑ کی شرط بازی پر ٹیکس کی شرح میں ۱۰ تا ۲۰ فیصد اضافہ کرنے کی وجوہ کیا تھیں۔

(ب) آیا حکومت اس امر سے آگاہ ہے کہ جب سے شرط بازی پر ٹیکس میں اضافہ کیا گیا ہے۔ لاہور ریس کلب مالی خسارہ سے دوچار ہے اگر ایسا ہے تو آیا حکومت شرط بازی پر ٹیکس میں ۱۰ فیصد تخفیف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) آیا حکومت پیشہ ور شرط بازوں کے توسط سے شرط لگانے کے نظام کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ گھوڑوں کی جیت کے سلسلے میں بدعنوانیوں کا سدباب کیا جا سکے اور بہترین گھوڑے زخمی نہ ہوں ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) مالی سال ۷۲-۱۹۷۱ء کے بجٹ کی ضرورت کے پیش نظر ٹیکس کی شرح زائد مالیہ وصول کرنے کی غرض سے بڑھائی گئی تھی۔

(ب) لاہور ریس کلب اس رائے کا بار بار اظہار کر چکا ہے کہ وہ (کلب) شرط بدنے کے ٹیکس کی شرح بڑھنے سے نقصان میں جا رہا ہے۔ یہ معاملہ بسرعت حکومت کے زیر غور ہے۔

(ج) حکومت نے کوئی ایسا فیصلہ نہیں کیا ہے۔ لیکن یہ بک میکرز کی بٹنگ کالعدم قرار دینے اور ٹوٹل لائیزیڈ کو تفویض کرنے کی تجویز پر غور کرنے کو تیار ہے۔ اس امر کے لئے ریس کلب کی انتظامیہ سے صلاح مشورہ اور حقائق دریافت کرنے ضروری ہیں۔

بلا ادائیگی محصول افیون اور منشیات کی فروخت

*۷۷۴۔ نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت اس امر سے آگاہ ہے کہ

افیون اور منشیات سمگلنگ کے ذریعے بلا محصول صوبہ میں آ رہی ہیں ۔اور لائسنس یافتہ جگہوں پر فروخت کے لیے دستیاب ہیں ۔

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ جی ہاں ۔ مغربی پاکستان کے قبائلی علاقہ میں افیون اور چرس کی غیر قانونی پیداوار کی بدولت ان ادویات کی بھاری مقدار صوبہ پنجاب میں سمگل کی جاتی ہے ۔ آبکاری و محصولات کا عملہ ایسی سمگلنگ کا کھوج لگانے میں پوری پوری کوشش کرتا ہے اور ہر سال کافی مجرم گرفتار کئے جاتے ہیں ۔ ایسی سمگل شدہ منشیات لائسنس شدہ دکانوں پر کھلے بندوں دستیاب نہیں ہوتیں اگرچہ یہ ممکن ہے کہ بعض لائسنسدار ان اشیاء کو پوشیدہ طور پر فروخت کرنے کا اہتمام کر لیتے ہیں ۔

دیسی اور درآمد شدہ شراب

*۷۸۶ ۔ خان محمد یار خان لاشاری ۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ میں کتنی شراب کشید کرنے کی بھٹیاں ہیں اور سالانہ کتنی مقدار میں شراب کشید کی جاتی ہے ۔

(ب) پرمٹ ہولڈر سالانہ کتنی شراب حاصل کر سکتا ہے ۔

(ج) صوبہ میں دکانوں اور ہوٹلوں کو شراب کا کتنا کوٹہ فراہم کیا جاتا ہے ۔

(د) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صرف پرمٹ ہولڈر کو ہی دکانوں اور ہوٹلوں سے شراب حاصل کرنے کی اجازت ہے جب کہ ہوٹلوں اور دکانوں کے مالکان پرمٹ نہ رکھنے والے افراد کے ہاتھ بھی شراب فروخت کرتے ہیں ۔ اگر ایسا ہو تو اس کی کیا وجوہ ہیں اور کیا ایسے خطا کار مالکان کے خلاف کوئی قانونی

کارروائی کی گئی ہے ، اگر ایسا ہو تو پچھلے سال کے دوران کتنے لوگوں کو سزائیں دی گئیں -

صوبہ میں دیسی اور درآمد شدہ شراب کی علیحدہ علیحدہ کھپت کتنی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) - (الف) صوبہ میں شراب کشید کرنے کے تین کارخانے ہیں - سال ۷۲-۱۹۷۱ کے دوران ہر ایک کارخانے میں کشید کی جانے والی شراب کی مقدار حسب ذیل ہے :-

نمبر شمار	شراب کشید کرنے والے کارخانے کا نام	ہر سال کشید کی جانے والی شراب کی مقدار		
		ریکٹیفائیڈ سپرٹ	پاکستان میں تیار کردہ غیر ملکی شراب	بیئر
(۱)	راولپنڈی ڈسٹلری اینڈ بریوری راولپنڈی	۱۶۱۷۴ گیلن	۱،۱۱،۲۶۱ گیلن	۳۵۷۲۶۴ گیلن
(۲)	کریسنٹ شوگر ملز اینڈ ڈسٹلری لمیٹڈ لائل پور	۳۵۲۹۳ گیلن	—	—
(۳)	کوہ نور رے آن ملز اینڈ ڈسٹلری لمیٹڈ کالا شاہ کاکو	۱۷۹۲۶۳۲ گیلن	—	—

(نوٹ) بیئر جو کہ بریو کی جاتی ہے نہ کہ کشید کی جاتی ہے کو بھی اس فہرست میں شامل کیا گیا ہے -

(ب) غیر مسلم کے لئے شراب کا اجازت نامہ رکھنے والے کو ایک ماہ میں ۶ یونٹ سے زائد شراب حاصل کرنے کی اجازت نہیں دیتا -

طبی وجوہ پر اجازت نامہ رکھنے والے مسلمانوں کے لئے شراب کی مقدار طبی مشورہ کے مطابق مقرر کی جاتی ہے بشرطیکہ ۶ یونٹ ماہوار سے تجاوز نہ کرے ۔ ایک یونٹ سے مراد سپرٹ (شراب)کی ایک بوتل ۔ وائن (شراب) کی تین بوتلیں اور بیئر کی ۱۶ بوتلیں ہے۔

(ج) ہوٹلوں یا دکانوں کے لئے (شراب کا) کوئی کوٹہ مقرر نہیں ہے ۔ وہ اپنی خریدات اپنی ضروریات کے مطابق شراب تیار کرنے والوں یا تھوک فروشوں سے پوری کرتے ہیں ۔

(د) جی ہاں ۔ ماسوائے غیر ملکیوں کے صرف اجازت نامہ رکھنے والے ہی/ ہوٹلوں یا دکانوں سے شراب حاصل کر سکتے ہیں ۔ لہذا ماسوائے قانون کی کسی پوشیدہ خلاف ورزی کے وہ اصحاب جو شراب کے اجازت نامے نہیں رکھتے نہ تو کسی لائسنس یافتہ ہوٹل سے اور نہ ہی کسی لائسنس یافتہ دکان سے شراب حاصل کر سکتے ہیں ۔ شراب کے اجازت نامے نہ رکھنے والوں کو شراب مہیا کرنا قابل دست اندازی جرم ہے ۔ ایسی شکایات کی بنا پر پولیس نے مئی ۱۹۷۱ء میں لاہور کے چند ہوٹلوں پر چھاپہ مارا لیکن ہوٹلوں کے خلاف کارروائی عمل میں لانے کے لئے کوئی جرم ثابت نہ ہو سکا ۔ پولیس نے صرف ان لوگوں کے چالان کئے جو ہوٹلوں میں اجازت ناموں کے بغیر شراب نوشی کرتے ہوئے پائے گئے ، گذشتہ سال کسی ہوٹل یا کسی دکان کے مالک کے خلاف نہ تو کوئی مقدمہ درج ہوا اور نہ ہی کوئی کارروائی عمل میں آئی ۔

(ر) ملکی اور درآمد شدہ شراب کی سالانہ کھپت حسب ذیل ہے :-

ملکی شراب . . . . . ۲۴۳۱۷۳ گیلن
درآمد شدہ شراب . . . . . ۱۴۲۳۷ ''
کمرشل سپرٹ جو کہ مصنوعات
بنانے کے کام میں استعمال — ۱۹۶۳۳۴۳ ''
کی گئی ۔

بے گھر افراد کی دیہات میں آبادکاری

*۷۹۴ ـ خان محمد یار خان لاشاری ـ کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا حکومت کے زیر غور ایسی کوئی تجویز ہے کہ دیہاتوں میں رہائشی مسئلہ کے حل کی خاطر صوبہ کے مختلف قصبوں میں چراگاہوں،دوسری فاضل اراضی پر بے خانماں افراد کو بسایا جائے ـ

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کتنی مدت میں اس منصوبہ پر عمل درآمد ہونے کی توقع ہے ؟

وزیر نوآبادیات : (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) ـ (الف) دیہات میں آبادیوں کی جگہ ان لوگوں کے استعمال کے لئے مخصوص کی جاتی ہے ـ جن کی اپنی ملکیتی زمین اس گاؤں میں ہو ـ یا وہ لوگ جو گاؤں میں بطور مزارع کام کرتے ہیں ـ یا جو معین ہیں ـ مثلاً چوکیدار ـ بیگاری ـ ترکھان ـ اسی طرح امام مسجد کو بھی احاطہ الاٹ کیا جاتا ہے ـ نیز خاکروب ـ سیہی ـ کھیت مزدور ـ ماشکی ـ دھوبی ـ حجام ـ تیلی ـ کمہار ـ موچی ـ یا وہ لوگ جن کے پاس پٹہ پر زمین ہے ـ جو لوگ دیہہ چک کے باشندگان نہیں ہیں ، وہ دیہات میں ایسی مخصوص شدہ آبادی کی زمین پر بسائے نہیں جا سکتے ـ تاہم جیسا کہ معلوم ہوا ہے مرکزی حکومت بے گھر لوگوں کیلئے وسیع پیمانے پر رہائشی مکانات تعمیر کرنے کی سکیم بنا رہی ہے ـ

(ب) سوال ہی پیدا ہی نہیں ہوتا ـ

پنجاب سکریٹریٹ پر آنے والا خرچہ

*۸۰۳ ـ خان امیر عبداللہ خان ـ آیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت مغربی پاکستان کے سیکریٹریٹ پر سالہائے ۶۹-۱۹۶۸ء

اور ۷۰-۱۹۶۹ء میں سے ہر سال کل کتنا خرچہ آیا - اور پنجاب سیکریٹریٹ پر سال ۷۱-۱۹۷۰ء کے دوران کل کتنا خرچہ آیا - اور ۷۲-۱۹۷۱ء کے سال میں کل کتنا خرچہ آنے کی توقع ہے ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) - (۱) مغربی پاکستان کی سکرٹریٹ پر سالہائے ۶۹-۱۹۶۸ اور ۷۰-۱۹۶۹ میں مندرجہ ذیل خرچ عائد ہوا تھا :-

(الف) ۶۹-۱۹۶۸ — ۲،۰۳،۰۰،۵۷۴ روپے (حسابات)

(ب) ۷۰-۱۹۶۹ — ۳،۰۳،۱۲،۳۵۰ روپے

(نظر ثانی شدہ تخمینہ جات)

(۲) پنجاب سکرٹریٹ پر سالہائے ۷۱-۱۹۷۰ اور ۶۲-۱۹۷۱ کے دوران برداشت کردہ خرچ کی رقوم درج ذیل ہیں :-

(الف) ۷۱-۱۹۷۰ — ۱،۳۷،۵۹،۱۸۰ روپے

(نظر ثانی شدہ تخمینہ جات)

(ب) ۷۲-۱۹۷۱ — ۱،۵۳،۰۰،۹۸۰ روپے

(نظر ثانی شدہ تخمینہ جات)

صوبے میں بے روز گار اشخاص

*۸۲۱- خان امیر عبداللہ خان - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) مندرجہ درجوں کے بے روز گار اشخاص کی صوبے میں ۷۰-۷-۱ء ۲۵-۱۲-۱۹۷۱ اور ۷۱-۳-۲۱ء کو تعداد کتنی کتنی تھی -

(۱) گریجویٹ انجینیرز

(۲) ڈپلومہ ہولڈر انجینیرز

(۳) ایگریکلچر گریجویٹ

(۴) لائسنس یافتہ ڈاکٹرز

(۵) بی وی ایس سی ایس ایم بی بی ایس
(۶) ایگریکلچرل انجینیرز
(۷) ایم ایڈ
(۸) بی ایڈ
(۹) سی ٹی
(۱۰) جے وی
(۱۱) ایم اے
(۱۲) بی اے ایل ایل بی
(۱۳) بی اے
(۱۴) ایف اے
(۱۵) میٹرک پاس

(ب) مندرجہ بالا بیان کردہ کوالیفائیڈ بے روزگار اشخاص کے ہر زمرہ کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کرنے کی غرض سے اس وقت تک کیا کیا اقدامات کئے گئے ہیں ؟

وزیر محنت (مسٹر محمد افضل وٹو) - ستمبر ۱۹۷۱ء تک زمرہ وار اعداد و شمار نہیں رکھے جاتے تھے - تاہم یکم جولائی ۱۹۷۱ء کو دفاتر روزگار میں بے روزگار آدمیوں کی درج شدہ تعداد ۷۹۹۸۸ تھی -

جہاں تک ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء کا تعلق ہے دفاتر روزگار میں (۲۰-۱۲-۷۱ کی بجائے) ۳۱-۱۲-۷۱ اور (۳۱-۴-۷۲ کی بجائے) ۳۱-۳-۷۲ کو زمرہ وار درج شدہ افراد کی تعداد دستیاب ہے - اور ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے -

تاہم ان اعداد سے بے روزگار افراد کی بالکل صحیح تعداد نہیں مل سکتی - کیونکہ دفاتر روزگار میں نام درج کرانا رضاکارانہ ہے ، جبری نہیں - اکثر لوگ حکومت کے مہیا کردہ وسائل سے فائدہ نہیں اٹھاتے -

(ب) موجودہ حکومت نے پہلے دن ھی سے اپنی پوری توجہ معاشی تعمیر کی طرف مبذول کر رکھی ہے - اور اس کے ابتدائی ۶ ماہ کے مختصر دور میں معیشت و محنت کی حکمت عملی میں انقلابی تبدیلیاں آ چکی ہیں -

اُمید ہے کہ تخفیف زر سے برآمدات کو تقویت ملے گی - جس کا مطلب یہ ہے کہ صنعتی پیداوار زیادہ ہوگی اور بالآخر روزگار کے وسیع مواقع پیدا ہوں گے -

اس کے ساتھ ھی حکومت نے دیہی تعمیرات کے پروگرام ، عوامی تعمیرات کے پروگرام اور دیہی ترقیاتی پروگرام کے آغاز کا اعلان کر دیا ہے - ان پروگراموں کی منصوبہ بندی محکمہ لوکل گورنمنٹ و معاشرتی بہبود کرے گا - اُمید ہے کہ ان پروگراموں کے ذریعے روزگار کے بہت سے مواقع حاصل ہوں گے -

مزید برآں صوبے میں وسیع پیمانے پر مکانات کی تعمیر کے منصوبوں کے لئے ایک خصوصی وزارت قائم کی جا رہی ہے - اور توقع ہے کہ ان منصوبوں میں بے روزگار افراد کی خاصی بڑی تعداد کھپ سکے گی -

Starred A.Q. No. 821

Information to be placed on the table of the house.

The house.

The figures of unemployed persons on the live register of employment exchanges in punjab as on : —

		31-12-1971	31-3-1972
1.	Illiterate.	20125	27878
2.	Below Matric.	23062	31048
3.	Matric & below Degree.	34230	45032
4.	Matric, Post Matric Certificate Holders.	7370	9079
5.	Matric & Post Matric Diploma Holders.	1982	2350

6. Polytechnic Graduates.		
(i) Elect. Engg.	212	270
(ii) Mech.	240	296
(iii) Civil Engg.	220	300
(iv) Other Engg.	29	60
7. Graduates.		
(i) Arts.	2965	4665
(ii) Commerce.	39	141
(iii) Science.	488	802
(iv) Medical.	1	2
(v) Agroonmy.	8	8
(vi) Agriculture.	55	77
(vii) Education.	390	461
(viii) L.L.B. Others.	65	78
(ix) B. Ed.	45	53
8. Engineering Post Graduates.		
(a) Electrical.	30	59
(b) Mechanical.	17	38
(c) Civil.	37	59
(d) Agrichlture.	5	8
(e) Metallurgical	—	1
(f) Chemical.	1	2
(g) Mining.	—	1
(h) Spinning Master.	1	1
(i) Dying Master.	1	1
(j) Town Planners.	—	2
(k) Others	20	363
Graduate Engineers		
(i) Electrical	27	37
(ii) Mechanical	7	13
(iii) Civil.	56	71
(iv) Mining.	—	1
Post Graduates, in Arts, Science, Commerce and Education.	766	1003
	92494	124260

جلال پور پیر والا میں قبرستان اویس سوھانرا

*۸۳۰۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جلال پور پیر والا ضلع ملتان میں ایک بہت قدیم اور کشادہ قبرستان موجود ہے ۔ جس کا نام پیر اویس سوھانرا ہے ۔ جو کافی عرصہ سے اس مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے ۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ گذشتہ برس عوامی مطالبے پر محکمہ مال کے عملے نے مال افسر جلال پور پیروالہ کے احکامات کے تابع اس قبرستان کی حدود اربعہ کی نشاندھی کی تھی ۔ اور ٹاؤن کمیٹی نے ان حدود پر پختہ برجیاں تعمیر کی تھیں ۔

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ کچھ اشخاص نے شجاع آباد سڑک پر قبرستان کی اراضی پر تجاوزات کھڑی کر دی ہیں ۔ اور غیر قانونی انتقالات اراضی کے ذریعے تعمیر کردہ ان مکانات میں تجارتی ادارے کھل گئے ہیں ۔

(د) اگر اجزاء (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت غیر مجاز اشخاص سے مذکورہ غصب شدہ اراضی خالی کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر نوآبادیات (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) ۔ (الف) جی ھاں ۔

(ب) درست ہے ۔

(ج) قبرستان کھاتہ نمبر ۱۱۳ کا حصہ ہے ۔ اس کھاتہ میں سے تھوڑا سا حصہ جس کے نمبرات مخصوص نہیں کئے گئے تھے ۔ تین آدمیوں نے خرپدا ۔ یہ لوگ قبرستان کے کچھ حصہ پر قابض ہیں ۔

(د) ریونیو افسران متعلقہ تجاوز ھٹانے میں کوشاں ہیں ۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہ کام جلد ھی پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا ۔

جلالپور پیر واله میں حضرت پیر سلطان احمد قتال کا مزار

*۸۳۳ - دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جلال پور پیر والہ ضلع ملتان میں حضرت پیر سلطان احمد قتال کا مزار محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ مزار سے حاصل ہونے والی آمدن کے علاوہ اس مزار سے ملحقہ بیس مربع زرعی اراضی کی پیداوار بھی محکمہ اوقاف کو حاصل ہوتی ہے -

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ جائیداد کی مالیت لاکھوں روپے بنتی ہے -

(د) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ جب سے مذکورہ مزار کو محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے - اس وقت سے اس کی کوئی مرمت نہیں کی گئی - حالانکہ کافی عرصہ گذر چکا ہے - جس کی وجہ سے نہ صرف پچی کاری کا کام جگہ جگہ سے اکھڑ گیا ہے - بلکہ اس کی چاردیواری اور مسجد کا فرش بھی ٹوٹ چکا ہے - لیکن فرش کی از سر نو تعمیر نہیں کی گئی - اور چاردیواری کی حالت بھی نہایت ناگفتہ بہ ہے - مزید برآں زائرین کے لئے پینے کا پانی بہم پہنچانے کے لئے بھی کوئی انتظامات نہیں ہیں -

(ہ) اگر اجزاء (الف) تا (د) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس معاملہ میں کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اور کب تک ؟

وزیر اوقاف (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) ۔ (الف) جی ھاں ۔

(ب) جی ھاں ۔ درگاہ حضرت پیر سلطان احمد قتال واقع جلال پور پیر والا سے ملحقہ ۲۰ مربع زرعی زمین محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے ۔

(ج) اراضی مذکور اعلیٰ حیثیت کی نہیں ، یہ نہری پانی سے سیراب نہیں ہو سکتی ، بیس مربعوں میں سے تیرہ مربعے بنجر قدیم ہیں ، باقی سات مربعے بذریعہ ٹیوب ویل زیر کاشت لائے گئے ہیں ، یہ ساری زمین قلیل رقم کے عوض ٹھیکے پر دی جا سکتی ہے ۔

(د) جی نہیں ۔ محکمہ اوقاف نے اب تک اس درگاہ کی مرمت پر مبلغ اکیس ہزار روپے خرچ کئے ہیں ۔

اس خرچے کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔

۱ ۔ دربار کی عمارت کی مرمت	۳۳۹۹-۵۱
۲ ۔ دربار کی چھتوں کا بدلنا	۹۰۰۰-۰۰
۳ ۔ دربار کے کمروں کی خاص مرمت	۸۶۰۰-۰۰
کل خرچہ	۲۰۹۹۹-۵۱

دربار پر پینے کے پانی کی کمی کی کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی ، اور محکمہ اوقاف اس بارے میں ضروری سہولتیں بہم پہنچا رہا ہے ۔

(ھ) دربار و ملحقہ اراضی سے سال ۱۹۶۲ء تک ۱۹۷۲ء کل آمدنی مبلغ ۴۲،۴۴۸ روپے ہوئی جب کہ کل خرچہ مبلغ ۴۲،۸۸۶ روپے ہوا ۔ مگر اس خسارہ کے باوجود محکمہ اوقاف موجودہ مالی سال میں مسجد اور درگاہ کی مرمت کی اہم ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرے گا ۔

جلالپور پیر والا میں حضرت پیر سلطان احمد قتال کے روضہ مبارک سے ملحقہ مسجد کے خادم کو بحال کرنا

*۸۳۷ - دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جلال پور پیر والا ضلع ملتان میں حضرت پیر سلطان احمد قتال کے مزار سے منسلکہ مسجد محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ پیشتر ازیں جب کہ ماہانہ تنخواہ بے حد قلیل تھی تو اس مسجد کا خادم طالب حسین اپنے فرائض ادا کرتا رہا لیکن جب خادم کی تنخواہ بڑھا دی گئی تو مقامی انتظامیہ نے پہلے خادم طالب حسین کو کوئی وجہ بتائے بغیر برخاست کرکے ایک دیگر شخص کو ملازم رکھ لیا -

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اپنی حق تلفی کے بعد مذکورہ خادم طالب حسین نے اپنی بحالی کے لئے محکمہ اوقاف ملتان اور چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کی خدمت میں ایک اپیل پیش کی - لیکن ابھی تک اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا -

(د) اگر محولہ بالا (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ طالب حسین کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اوقاف (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) - (الف) جی ھاں -

(ب) یہ درست نہیں ہے -

(ج) اتنا درست ہے کہ مسمی طالب حسین سابق خادم مسجد محلقہ دربار حضرت سلطان احمد قتال صاحب نے ناظم اوقاف ملتان زون ملتان اور ناظم اعلیٰ اوقاف ، پنجاب ، لاھور کے دفتر میں بحالی کے لئے

اپیل دائر کی ، مگر یہ صحیح نہیں کہ اس اپیل کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا ۔

اپیل پر ایک ذمہ دار افسر کو تحقیقات کے لئے مامور کیا گیا ، اور تحقیقاتی رپورٹ کی روشنی میں خادم مذکور کی اپیل مسترد کر دی گئی ، جس کی اطلاع ناظم اعلیٰ اوقاف کی طرف سے بحوالہ چٹھی نمبر ایس ۔ او ۔ ایم ۔ ایکس ایکس (۵) اوقاف ۔ ۷۱ مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء خادم مذکور کو براہ راست ارسال کر دی گئی تھی ۔

(د) نہیں کیونکہ خادم حسین مذکورہ کی اپیل پہلے ہی پوری چھان بین کے بعد مسترد کی جا چکی ہے ۔

پنشن کی شرحات پر نظر ثانی

*۸۳۹۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے اپنے ملازمین کی تنخواہیں بڑھا کر تنخواہوں کے نئے سکیل مقرر کئے ہیں لیکن ریٹائرڈ شدہ سرکاری ملازمین کی پنشن کی شرحات پر نظر ثانی نہیں کی گئی اگرچہ صوبے میں موجودہ گرانی کے پیش نظر اس کی اشد ضرورت ہے ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ جی ہاں ۔ یہ درست ہے کہ حکومت نے نان گزیٹڈ ملازمین کے پے سکیلوں میں اضافہ کر دیا ہے ۔ پینشنوں کی شرح میں ابھی تک کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ۔

جلال پور پیر والا میں لیبر قوانین کا نفاذ

*۸۴۲ ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ملتان میں قصبہ جلالپور پیر والا کی آبادی چودہ ہزار افراد پر مشتمل ہے اور اس قصبہ میں صنعتی

ادارے ایک کپاس کا کارخانہ ، سب تحصیل کا دفتر ، گورنمنٹ ہائی سکول ، تھانہ ، ہسپتال ، ٹاؤن کمیٹی ، مارکیٹ کمیٹی اور نیشنل بنک کام کر رہے ہیں ۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ قصبہ میں صنعتی اداروں میں لیبر قوانین ابھی تک نافذ نہیں کئے گئے حالانکہ ملتان کے لیبر انسپکٹر نے ایک ماہ پیشتر کارخانوں کا سروے کرنے کے بعد حکومت پنجاب کو مراسلہ بھیجا تھا ۔

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس ضلع کے بہت سے دوسرے شہروں میں بھی لیبر قوانین نافذ نہیں کئے گئے ۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت جلالپور پیر والا میں لیبر قوانین نافذ کرنے کے لئے کوئی اقدام کریگی تاکہ مزدوروں کے حقوق کا تحفظ ہو سکے ؟

وزیر محنت (مسٹر محمد افضل وٹو) :- (الف) جلالپور پیر والا ایک اہم قصبہ ہے ۔

(ب) قوانین محنت کا اطلاق ان تمام کارخانوں پر ہوتا ہے جو قانون کارخانہ جات ۱۹۳۴ء میں درج شدہ تعریف پر پورا اترتے ہیں ۔

(ج) قوانین محنت ان تمام شہروں پر نافذ ہیں جہاں کارخانے واقع ہیں ۔ تاہم ہنگامی قانون دوکانات و ادارات ۱۹۶۹ء کو وسعت دے کر مختلف علاقوں کی دوکانوں پر بھی بتدریج نافذ کیا جا رہا ہے ۔

(د) کارخانوں کے ملازمین کے حقوق کو پہلے ہی تحفظ حاصل ہے ۔ جلالپور پیر والا کی دوکانوں کے ملازموں پر بھی ہنگامی قانون دوکانات و ادارات کا نفاذ کیا جا رہا ہے ۔

غیر جریدی ملازمین کے لئے کرایہ مکان

*۸۴۹ ۔ چودھری عبدالغنی ۔ آیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا صوبائی حکومت کے ان غیر جریدی ملازمین کو کرایہ مکان مل

سکتا ہے - جنہوں نے اپنے اپنے محکموں سے تعمیر مکان کے لئے ایڈوانس لے رکھا ہو - جبکہ

(اول) انہوں نے اپنے مکانات بنا لئے ہوں -

(دوم) ان کے مکانات زیر تعمیر ہوں اور ابھی مکمل نہ ہوئے ہوں - یا

(سوم) ماہانہ اقساط کے ذریعے وہ ابھی تک ایڈوانس کی باز ادائیگی کر رہے ہوں -

(ب) آیا ایسے ملازمین کو پیشتر اس سے کہ انہوں نے ایڈوانس کی ساری اقساط ادا کر دی ہوں اپنے بنائے ہوئے مکانوں کا مالک تصور کیا جا سکتا ہے -

(ج) اگر محولہ بالا (ب) کا جواب نفی میں ہو تو آیا ایسے ملازمین کرایہ مکان کے مستحق ہیں جب تک کہ وہ اپنے تعمیر کردہ مکانوں کے مالک نہیں بن جاتے ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) :- (الف) نمبر (i) اور (iii) کا جواب نفی میں ہے -

نمبر (ii) کا جواب اثبات میں ہے - لیکن اگر ملازم متعلقہ مکان میں منتقل ہو چکا ہے تو ظاہر ہے کہ ایسے مکان کا کرایہ ادا کرنا نہیں پڑتا - اس صورت میں وہ کرایہ مکان الاؤنس کا مستحق نہ ہوگا - اگرچہ مکان نامکمل یا زیر تعمیر ہی ہو -

(ب) جی ہاں - مکان مرہونہ شمار ہوگا - سرکاری ملازم کی حیثیت راہن کی ہو گی اور حکومت مرتہن شمار ہوگی -

(ج) جی نہیں - ایسے ملازمین کرایہ مکان الاؤنس کے مستحق نہیں ہوں گے -

---

احاطوں کی الاٹمنٹ

*۸۵۱ - چودھری امان اللہ لک - آیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبے کے دیہات میں نمبرداروں کی سفارش پر کاشتکاروں اور معینوں کے لئے احاطہ جات الاٹ کئے جاتے ہیں - اور انہیں نمبرداروں کے کہنے پر یہ الاٹمنٹیں منسوخ بھی کر دی جاتی ہیں -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ دیہات کی مساجد کے اماموں کو ابھی تک معینوں کی فہرست میں شامل رکھا گیا ہے اور انہیں بھی اسی طریق پر پلاٹ الاٹ کئے جاتے ہیں جیسا کہ دیگر معینوں کی الاٹمنٹ کا طریق کار ہے ؟

وزیر نوآبادیات (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) : (الف) نہیں - نمبرداروں کا اس میں کوئی ھاتھ نہیں ہے -

(ب) نہیں - لیکن ان کو احاطہ جات الاٹ ہو سکتے ہیں -

تھل کے ترقیاتی ادارے کی جائیداد

*۸۵۳ - چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تھل ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کس تاریخ کو ختم کی گئی - نیز اس کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کی تفصیلات کیا ہیں -

(ب) ان اشخاص کے نام کیا ہیں - اور وہ شرائط کیا ہیں جن کے تحت ان کو متذکرہ جائیداد دی گئی ؟

وزیر نو آبادیات (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) : (الف) ترقیاتی ادارہ برائے تھل یکم جون ۱۹۶۹ء کو توڑا گیا تھا - اس کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادوں کی تفاصیل گوشوارہ "الف" میں مندرج ہے -

(ب) اس کی جائیداد کسی فرد کو نہیں بلکہ متعلقہ سرکاری محکموں کو منتقل کی گئی تھی - لہذا ان کو اس جائیداد کے انتقال پر شرائط عائد کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

گوشوارہ الف

DETAIL OF MOVEABLE AND IMMOVEABLE PROPERTY OF T.D.A.

S. No.	Name of Formation	Moveable Rupees	Immoveable Rupees	Total
1.	Medical	2,52,279	17,26,575	1[illegible],78,854
2.	Education	68,245	12,70,823	13,39,068
3.	Agri ; Machinery Organization.	56,17,016	19,[illegible]3,852	75,20,868
4.	Construction Division.	16,73,052	—	16,73,052
5.	Mandi Town Plots and Buildings.	40,75,835	2,77,15,935	3,17,91,770
6.	Livestock Farm Rakh Ghulaman.	13,25,576	—	13,25 576
7.	Juice Factory, Kallurkot.	6,83,693	5,70,589	12,54,282
8.	Agri : Farms & Gardens.	—	24,08,346	24.08,346
9.	Investment in T.I.C.	84,88,600	—	84,88,600
10.	Forest.	—	3,18,29,700	3,18,29,700
11.	Unsold land and recoveries of sold land to be credited to Board of Revenue.	13,98,28,164	1,47,47,265	15,45,75,429
	Total :	16,20,12,460	8,21,73,085	24,41,85,545

محکمہ اوقاف میں ملازمین کی پیرانہ سالی کی وجہ سے برطرفی کی عمر

*۸۵۸ - چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سرکاری ملازمین کے ریٹائرمنٹ کی مقرر کردہ عمر کی حد ۵۸ سال ہے -

(ب) محکمہ اوقاف میں ۵۸ سال سے زائد عمر کے ملازمین کی تعداد جو اس وقت بھی محکمہ اوقاف میں کام کر رہے ہیں کتنی ہے - اور متذکرہ محکمہ میں ۵۸ سال سے زائد عمر ہو جانے کے بعد بھی

ایسے اشخاص کو اپنی ملازمتیں جاری رکھنے کی اجازت دینے کی کونسی ہیئت حاکمہ ذمہ دار ہے ؟

وزیر اوقاف (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) : (الف) جی ہاں -

(ب) چند ایک ایسے افسران جو محکمہ اوقاف میں کام کر رہے تھے ، انہیں سبکدوش کر دیا گیا ہے اور معاہدہ کے مطابق رخصت دے دی گئی ہے ، البتہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں اٹھاون سال سے زائد عمر کے ایک جید عالم ایک سال کے لئے معاہدہ ملازمت پر لگائے گئے ہیں کیونکہ ان کے پایہ کا اور کوئی عالم پاکستان بھر میں نہیں - ان کے معاہدۂ ملازمت کی منظوری بورڈ آف گورنرز جامعہ اسلامیہ نے دی ہے - انکے علاوہ ایک اور ماہر تعلیم جس کی خدمات محکمہ تعلیم سے پنشن کے بعد جامعہ اسلامیہ بہاولپور اور محکمہ اوقاف کے مکاتب وغیرہ کے کام کے لئے سہ سالا معاہدہ پر حاصل کی گئی تھیں کام کر رہا ہے - اسے حال ہی میں دیگر فرائض بھی سپرد کئے گئے ہیں - کام کی نوعیت کے پیش نظر اسے مزید کچھ عرصہ کے لئے رکھنا ضروری ہے - اور اس بارہ میں گورنر صاحب کی منظوری کے لئے تحریک ہو چکی ہے -

داتا دربار ہسپتال میں ایک ڈاکٹر عملہ کی شدید قلت کے باعث اعزازی طور پر رکھا ہوا ہے - جسے مبلغ تین صد روپیہ ماہوار اکرامیہ دیا جاتا ہے -

---

حضرت سلطان باھو کا مزار

*۸۵۹ - چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت کے زیر غور ایسی کوئی تجویز ہے کہ حضرت سلطان باہو کا دربار بطور وقف جائیداد اپنی تحویل میں لے - اگر ایسا ہے تو یہ دربار کب تک تحویل میں لے لیا جائیگا - اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اوقاف (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) : دربار حضرت سلطان باہو برائے نوٹیفیکیشن نمبر ۳(۱۳۶)—اوقاف-۶۰ مجریہ یکم اگست ۱۹۶۰ء مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۰ء بمعہ وقف املاک ذیل محکمہ اوقاف تحویل میں لی گئی تھی-

(الف) درگاہ - مسجد - جائے سفید و قبرستان برقبہ ۵۳ کنال ۱۵ مرلہ واقع موضع سلطان باہو - تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ -

(ب) زرعی اراضی ۱۴۵ کنال ۱۱ مرلہ ریڑکا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات -

بعد میں عدالت ڈسٹرکٹ جج صاحب ، لائیلپور نے جائیداد ضمن الف کو متولی کی جدی جائیداد قرار دے دیا ۔ جس کے خلاف محکمہ اوقاف نے عدالت عالیہ ہائی کورٹ لاہور میں اپیل دائر کرکے حکم امتناعی حاصل کر لیا تھا ۔ اور ایک درخواست ڈسٹرکٹ جج صاحب ، لائیلپور کو برائے رفع ابہام فیصلہ مذکورہ بھی دی تھی ۔ مگر جناب ملک امیر محمد خان مرحوم سابقہ گورنر مغربی پاکستان کے حکم پر یہ ہر دو مقدمات محکمہ کو واپس لینے پڑے اور درگاہ و مساجد و جائیداد مندرجہ (الف) واگذار کر دی گئیں ۔ اب صرف جائیداد (ب) محکمہ ھذا کی تحویل میں ہے ۔

موجودہ متولی کے خلاف پھر سے شکایت موصول ہونے پر اس جائیداد مندرجہ (الف) کا مکرر سروے کرایا گیا ہے ۔ مگر عدالت ڈسٹرکٹ جج کا حکم جو اب مؤثر صورت اختیار کر چکا ہے جائیداد (الف) کو تحویل میں لینے میں زبردست رکاوٹ ہے ۔

فوجی فاؤنڈیشن

*۸۷۰ ۔ مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ خیراتی ادارے کلیتاً صوبائی امور ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو فوجی فاؤنڈیشن جو کہ خیراتی ادارہ ہے ، صوبائی حکومت کے زیر انتظام کیوں نہیں ؟

وزیر اوقاف (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) : فوجی فاؤنڈیشن کا ادارہ سابق فوجیوں اور ان کے خاندانوں کی بہبود کے لئے پاکستان بھر میں کام کرتا ہے ۔ چونکہ اس کا دائرۂ کار صرف ایک صوبہ تک محدود نہیں ہے ۔ اسلئے غالباً اسے صوبائی حکومت کے کنٹرول میں نہیں دیا گیا ۔ اور ایسی گنجائش (Charitable Endowments Act) ۱۸۹۰ء میں موجود ہے ۔ مزید وضاحت کیلئے سیکریٹری بورڈ آف کنٹرول فوجی فاؤنڈیشن راولپنڈی کو ایک مراسلہ بھیجا گیا تھا مگر تا حال اس کا جواب موصول نہیں ہوا ۔

یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ کے سابقہ خزانچی کا استعفیٰ

*۸۹۷ ۔ شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر محنت نشان زدہ سوال نمبر ۸۰ منجانب دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ ایم ۔ پی ۔ اے جو انہوں نے ۱۹ جون ۱۹۷۲ء کو ایوان میں پیش کیا تھا کے حوالہ سے از راہ کرم شکایت کنندہ کے استعفیٰ کی ایک کاپی بشمول انکوائری رپورٹ ایوان کی میز پر پیش کریں گے ۔

وزیر محنت (مسٹر محمد افضل وٹو) : مسٹر ظہور مقبول نے یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ میں اپنے خزانچی کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا تھا ۔ اس کا استعفیٰ ایک نجی دستاویز ہے جو بنک کے قبضہ میں ہے ۔ یہ کوئی سرکاری دستاویز نہیں ۔ چنانچہ قانونی طور پر محکمہ محنت کو اس بات کا کوئی اختیار نہیں کہ اس کی نقل بنک سے حاصل کر سکے تاہم اس سلسلہ میں لیبر افسر کی رپورٹ کی ایک نقل ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے ۔

From

The Lahore Officer (Divisional)-IV, Lahore.

To

The Zonal Director Labour Welfare, Lahore Region, Lahore.

Memorandum No. LOD/IV 7 3 Dated Lahore, the 29th October, 1971.

Subject : **Complaint of Mr. Zaheer Maqbool Regarding Re-Instatement in Service.**

Reference your Memo. No. F/4012 dated 9-1019-71 on the above subject.

The undersigned having heard both the parties-complainant and the respondent and scrutinized previous record, it has come to the light that initialy he was issued an appointment letter (copy enclosed) for the post of a cashier for which the deposite of such security is essential. He performed the duties of a cashier during his stay in the Bank.

What I gather from the discussion held, is that the complainant being a fresh band could not cope with the cashier's work. He might have approached the authorities requesting verbally to transfer him to the post of a clerk, but his request might have not been acceded to. He being afraid of the cash work, tendered resignation which was accepted.

Under the conditions enumerated above the complainant's plea cannot be accepted, and as such this office is unable to help him. He may, if approved, be informed accordingly. The complaint in original is returned herewith.

Sd/-
(GHULAM MUSTAFA BUTT)
Labour Officer (Divisional) IV,
LAHORE.

محکمہ محنت و سماجی بہبود کے سیکرٹری کا تبادلہ

*۸۹۸ ملک سردار محمد اقبال خان - کیا وزیر محنت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ قواعد کے تحت کوئی سرکاری ملازم ایک جگہ پر تین سال سے زائد عرصہ تک متعین نہیں رہ سکتا -

(ب) موجودہ سیکرٹری و ڈائریکٹر لیبر ویلفئر کس تاریخ سے لاہور میں متعین ہیں اگر ان کا لاہور میں قیام تین سال سے زائد ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور تقریباً کتنے عرصہ میں انہیں صوبہ میں کسی اور جگہ تبدیل کر دیا جائے گا - اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ افسروں کے پاس صرف تقرری کے اختیارات ہی نہیں بلکہ اپیل سننے کے اختیارات بھی ہیں - جس کا مطلب یہ ہوا کہ محکمہ محنت کے ماتحت عملہ کے کیسوں میں انصاف نہیں برت سکتے -

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت سیکرٹری اور ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر کے عہدوں کو علیحدہ علیحدہ کر دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں -

(ہ) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ایسی ہدایات موجود ہیں کہ عوام سے رابطہ رکھنے والے افسروں کے دفتروں کو شہر کے وسط سے دور قائم نہ کیا جائے تاکہ عوام کو اپنی شکایات دور کرانے کے سلسلے میں مذکورہ افسروں کے پاس جانے میں غیر ضروری تکالیف کا سامنا نہ کرنا پڑے -

(و) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر کا دفتر لاہور شہر کے وسط سے کافی دور واقع ہے اگر ایسا ہے تو حکومت اس دفتر کو شہر میں کسی نزدیک تر مقام پر تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ز) حکومت مذکورہ دفتر کے لئے حاصل کردہ عمارت کا کتنا کرایہ ماہانہ دیتی ہے اگر کرایہ بہت زیادہ ہے تو لاہور میں ارزاں عمارت کرایہ پر نہ لینے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر محنت (مسٹر محمد افضل وٹو) :- ایسا کوئی قانون تو نہیں لیکن حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ کسی افسر کو لاہور میں چار سال سے زیادہ عرصہ تک نہ رکھا جائے یہ ہدایات ۱۹۶۶ء میں جاری کی گئی تھیں -

(ب) موجودہ سیکرٹری و ڈائریکٹر محکمہ محنت ۱۹۵۸ء سے لاہور میں مختلف محکموں میں متعین رہے ہیں - لاہور میں ان کے تمام سابقہ تقرر مفاد عامہ میں کئے گئے تھے - موجودہ منصب پر ان کا تقرر محنت کے مسائل کے بارے میں وسیع تجربہ کی بناء پر کیا گیا تھا - مزید برآں لاہور کے باہر ایسی آسامیاں بہت کم ہیں جو ان کے تقرر اور درجے کے مطابق ہوں تاہم جب بھی مفاد عامہ کا تقاضا ہوا انہیں لاہور سے باہر تبدیل کر دیا جائے گا -

(ج) بطور قاعدہ جب کسی ملحقہ محکمہ کا سربراہ حاکم تقرر ہو تو حاکم اپیل حکومت کا انتظامی سیکرٹری ہوتا ہے محکمہ محنت میں یہ کیفیت ۱۹۶۱ء سے چلی آ رہی ہے - جب سے ڈائریکٹر اور محکمہ محنت کے سکریٹری کی آسامیاں مجتمع تھیں - اس طرح جب حکومت خود حاکم تقرر ہو تو حکومت ہی حاکم اپیل رہتی ہے - لہذا اس طریقہ کار میں کوئی اچنبھے کی بات نہیں -

(د) اس منصب پر فائز موجودہ افسر نے چند ماہ پہلے از خود حکومت کو یہ تجویز پیش کی تھی کہ ان تادیبی مقدمات میں جہاں انہوں نے حاکم سزا کی حیثیت سے حکم دیا ہو ایک جداگانہ حاکم اپیل کا تقرر کیا جائے - چنانچہ یہ معاملہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے محکمہ کے زیر غور ہے - صرف اس بنا پر آسامیوں کو الگ الگ کر دینا مسئلہ کا کوئی حل نہیں -

(ہ) محکمہ محنت کا ڈائریکٹوریٹ صوبائی دفتر کا صدر مقام ہے اور مقامی مسائل کو حل کرنے کے لئے لاہور کا علیحدہ زونل دفتر موجود ہے - بہر حال لاہور میں بھی شہر اور اس کے مضافات میں صنعتی ادارے اور کارخانے پھیلے ہوئے ہیں - اس لحاظ سے دفتر کی موجودہ جگہ مرکزی حیثیت رکھتی ہے - لاہور کی صنعتیں صرف چاردیواری میں محصور شہر نہیں ہیں - بہر حال کوشش کی گئی تھی کہ ڈائریکٹوریٹ کو سکریٹریٹ کے قریب

منتقل کر دیا جائے لیکن کوئی موزوں عمارت دستیاب نہیں ہو سکی -

(ز) عمارت کا ماہانہ کرایہ ۸۹۲ روپے ہے جو تقریباً ۳۰ پیسہ فی مربعہ فٹ پڑتا ہے - اس اعتبار سے عمارت خاصی سستی ہے -

---

سندھلیانوالہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ

*۹۰۹ - چودھری شوکت علی :- کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ اوقاف نے جب سندھلیانوالہ دربار واقع تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور کو اپنی تحویل میں لیا ہے حکومت کو سالانہ کتنی آمدنی وصول ہوئی نیز اس سے ملحقہ زرعی زمین دکانوں اور عطیات وغیرہ سے حاصل ہونے والی آمدنی کی علیحدہ علیحدہ تفصیل نیز متذکرہ دربار ملحقہ اس کی ملکیتی زمین کا کل کتنا رقبہ ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ دربار کی ملکیتی زمین بہت زیادہ ہے مگر بہت تھوڑا رقبہ حکومت نے اپنی تحویل میں لیا ہے - اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اوقاف (چودھری ممتاز احمد کاہلوں) - (الف) دربار سندھلیاں والے واقع تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کی آمدنی کا سالانہ گوشوارہ ذیل ہے -

سال	کرایہ دوکان	ٹھیکہ زمین	آمدنی دربار بکس کی آمدنی	متفرق	کل آمدنی
۱۹۶۰-۶۱ء	"	"	"	"	"
۱۹۶۱-۶۲ء	"	"	"	"	۵۰۷۲-۵۰
۱۹۶۲-۶۳ء	"	"	"	"	۹۶۶-۱۳
۲۹۶۳-۶۴ء	"	"	"	"	۲۳-۰۲
۱۹۶۴-۶۵ء	"	"	"	"	۲۴۲۶۹-۱۲
۱۹۶۵-۶۶ء	"	"	"	"	۱۳۲-۸۱

۱۹۶۶-۶۷ء	۱۰۵-۶۰	۸۶۳۳۰۹۵	۸۲۰۲۲	۵۲	۸۸۸۲-۶۷
۱۹۶۷-۶۸ء	"	۱۱۷۰۶-۰۰	۲۵۱-۲۰	"	۱۱۹۵۷-۲۰
۱۹۶۸-۶۹ء	۱۱۰۰-۰۰	۴۰۰۰-۰۰	۷۷-۷۲	"	۷۱۷۷-۶۲
۱۹۶۹-۷۰ء	۵۳۱۲-۰۰	"	۲۱۰-۶۶	"	۵۶۲۲-۶۶
۱۹۷۰-۷۱ء	۴۵۱-۰۰	۸۰۰۰-۰۰	۱۵۷-۹۶	"	۷۶۰۸-۹۴
۱۹۷۱-۷۲ء	"	۳۵۷۵-۰۰	۳۴۱-۰۹	"	۳۹۱۴-۰۹
					۷۵۷۵۲۸-۸۷

دربار کے ساتھ دیگر ملحقہ املاک جو اوقاف کی تحویل میں ہیں ان کی تفصیل یہ ہے :-

(۱) مسجد ۔ گودام ۔ لنگر خانہ ۔ بلڈنگ واقعہ بس سٹینڈ زرعی اراضی ۔ ۲۷۱ کنال ۱۲ ۔ مرلہ واقع چک نمبر ۷۶۲ ۔ گ۔ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔

(۲) زرعی اراضی ۲۰۰ کنال واقع چک نمبر ۹۳ ترینڈا تحصیل و ضلع رحیم یارخان ۔

(ب) محکمہ نے زرعی اراضی جو کہ دربار سے محلقہ ہے اپنی تحویل میں لے لی ہے ۔ محکمہ کے ریکارڈ یا علم میں کوئی ایسی ملحقہ املاک نہیں جو وقف ہو اور محکمے نے اپنی تحویل میں نہ لی ہو ۔ البتہ محکمہ اوقاف کو مندرجہ ذیل املاک جو ۱۹۶۱ء میں قبضہ میں لی گئی تھیں ۔ بہ تعمیل حکم عدالت عالیہ ہائی کورٹ پنجاب واگزار کرنی پڑیں ۔ کیونکہ عدالت عالیہ نے انہیں غیر وقف قرار دیا تھا ۔

کمرہ	۲	
مکانات	۱۳	
دوکانات	۱۰۴	
کوٹھی	۱	واقعہ چک نمبر ۷۴۲ گ ۔ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ
فیکٹری	۱	
کھوکھا	۱	
مہمان خانہ	۱	
احاطہ	۷	

کوٹھی ۱
دوکانات ۲ پیر محل ٹوبہ ٹیک سنگھ
پلاٹ ۱

زرعی اراضی ۲۶½ کنال واقعہ ۵۱ گ ۔ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔

زرعی اراضی ۵½ کنال واقعہ چک نمبر ۵۷ گ ۔ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔

زرعی اراضی ۱۱۲ کنال واقعہ چک نمبر ۹۳ ترینڈا تحصیل و ضلع رحیم یار خان ۔

محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد

*۹۱۱ ۔ مسٹر محمد عاشق ۔ کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع لائل پور میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد کی تعداد کتنی ہے ۔

(ب) مذکورہ ہر مسجد میں ۷۱-۱۹۷۰ء کے دوران مقرر کردہ خطیبوں کے نام کیا ہیں ۔ ان میں سے موجودہ کام کرنے والے خطیبوں کے نام کیا ہیں اور ان کی ۷۱-۱۹۷۰ء اور ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران ماہانہ تنخواہ کیا تھی اور ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران ماہانہ تنخواہ کیا ہے ۔

(ج) اگر ان کی تنخواہوں کے سکیلوں میں اضافہ ہوا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اوقاف (چودھری ستاز احمد کاھلوں) : ۔ (الف) کل مساجد بیس عدد ہیں ۔ ان میں چار مساجد ایسی ہیں جو مزارات سے ملحقہ ہیں ۔

(ج) خطبا کے مطلوبہ کوائف فہرست منسلکہ میں دے دیئے گئے ہیں ۔

گوشوارہ کوائف مساجد اوقاف ضلع لائل پور

تفصیل ۷۱-۱۹۷۰ء

نمبر شمار	نام مسجد و پتہ	نام خطیب	تنخواہ ماہوار
۱ -	جامع مسجد کلاں کچہری بازار لائل پور	مولانا مجاہدالحسینی	۴۴۰-۰۰ روپے ماہوار
۲ -	جامع مسجد نیو طارق آباد ، لائل پور	مولانا محمد یوسف سہروردی	۳۷۰-۰۰ روپے
۳ -	جامع مسجد گول کریانہ ، لائل پور	مولانا فقیر محمد	۳۵۲-۰۰ روپے تا اگست ۷۱ ۳۸۵-۰۰ روپے ستمبر تا جون ۷۱
۴ -	جامع مسجد تحصیل والی کچہری بازار ، لائل پور	مولانا قاری محمد عابد نعیم	۱۲۰-۰۰ روپے تا مئی ۷۱ ۱۸۰-۰۰ روپے تا جون ۷۱
۵ -	جامع مسجد نور پارک عبداللہ پور ، لائل پور	مولانا محمد رمضان شوق	۱۱۳-۰۰ روپے تا مئی ۷۱ ۲۶۴-۰۰ روپے تا جون ۷۱
۶ -	جامع مسجد جمال خانوآدہ ، لائل پور	مولانا محمد سلیم نقشبندی	۲۲۶-۰۰ روپے تا مئی ۷۱ ۲۶۶-۰۰ روپے تا جون ۷۱
۷ -	جامع مسجد پرانی غلہ منڈی ، لائل پور	مولانا مفتی نواب دین	۱۳۳-۰۰ روپے مئی ۷۱ ۲۶۴-۰۰ روپے جون ۷۱
۸ -	جامع مسجد غلہ منڈی ، گوجرہ	مولانا محمد رمضان	۱۲۰-۰۰ روپے مئی ۷۱ ۲۶۶-۰۰ روپے جون ۷۱

۹ -	جامع مسجد مرکزیہ تعلیم‌القرآن ، گوجرہ	مولانا محمد اسلم	۱۷۴-۰۰ روپے مئی ۷۱ ۲۸۰-۰۰ روپے جون ۷۱
۱۰ -	جامع مسجد عید گاہ ، ٹوبہ ٹیک سنگھ	مولانا سید سلیمان احمد عباسی	۱۲۰-۰۰ روپے مئی ۷۱ ۲۸۰-۰۰ روپے جون ۷۱
۱۱ -	جامع مسجد ملحقہ دربار حضرت لسوڑی شاہ ، لائیلپور	مولانا غلام عباس	۱۲۰-۰۰ روپے
۱۲ -	جامع مسجد اسلام پورہ دھوبی گھاٹ ، لائل پور	مولانا قمرالدین	۲۲۹-۰۰ روپے
۱۳ -	جامع مسجد ملحقہ دربار حضرت نتھو شاہ شیرازی	—	—
۱۴ -	جامع مسجد نئی غلہ منڈی ، لائل پور	سید محمد منیر شاہ	۱۲۰-۰۰ روپے
۱۵ -	جامع مسجد غوثیہ ہرچن پورہ ، لائل پور	مولانا محکم دین	۱۲۰-۰۰ روپے
۱۶ -	جامع مسجد حنفیہ غازی آباد ، لائل پور	مولانا محمد یونس	۱۲۰-۰۰ روپے
۱۷ -	جامع مسجد دربار حضرت قطب علی شاہ سندھیلیانوالی	مولانا سیف‌الرحمان	۱۲۰-۰۰ روپے
۱۸ -	جامع مسجد وقف حاجی محمد دین چک نمبر ۱۲۵	مولانا محمد اشرف	۱۲۰-۰۰ روپے
۱۹ -	جامع مسجد چک نمبر ۴۵۲ رتوانا تحصیل سمندری	مولانا منورالدین	۱۲۰-۰۰ روپے فروری ۷۱
۲۰ -	مسجد ملحقہ دربار حضرت نور شاہ ولی ، لائل پور	—	—

تفصیل ۷۲-۱۹۷۱ء

نام خطیب	تنخواہ ماہوار	تبدیلی سکیل کی وجہ	کیفیت
۱ - مولانا مجاہدالحسینی	۳۴۰-۰۰ روپے	۳۰۰-۱۵-۲۵۰	
۲ - مولانا محمد یوسف سہروردی، ڈسٹرکٹ خطیب	۳۸۵-۰۰ روپے	۳۰۰-۱۵-۲۵۰ مولانا محمد یوسف صاحب کوسکیل یکم ستمبر ۶۲ء کو ملا تھا۔	
۳ - مولانا فقیر محمد	۳۸۵-۰۰ روپے	۳۰۰-۱۵-۲۵۰ مولانا فقیر محمد صاحب کو سکیل یکم ستمبر ۶۲ء کو ملا تھا۔	
۴ - مولانا قاری محمد عابد نعیم	۲۸۰-۰۰ روپے	۳۰۰-۱۵-۲۵۰ محکمانہ امتحان پاس کیا	
۵ - مولانا محمد رمضان شوق	۲۶۴-۰۰ روپے		ایضاً
۶ - مولانا محمد سلیم نقشبندی	۲۶۶-۰۰ روپے		ایضاً
۷ - مولانا مفتی نواب دین	۲۶۴-۰۰ روپے		ایضاً
۸ - مولانا محمد رمضان	۲۶۶-۰۰ روپے		ایضاً
۹ - مولانا محمد سلیمان طارق	۲۸۰-۰۰ روپے	۲۵ دسمبر تک انتخابی گریڈ دیا گیا۔ محمد اسلم پھر سلیمان طارق ۲۸۰-۰۰ روپے اور ۳۲۵-۰۰ روپے	
۱۰ - مولانا سید سلیمان احمد عباسی	۲۸۰-۰۰ روپے	۳۰۰-۱۵-۲۵۰ محکمانہ امتحان پاس کیا	

۱۱ - مولانا غلام عباس	۱۲۰-۰۰ روپے جولائی ۷۱ء سے مئی ۷۲ تک پھر ۱۵۰-۰۰ روپے	۱۵۰-۱۰-۲۵۰	محکمانہ امتحان پاس کیا
۱۲ - مولانا محمد اشرف ہمدانی	۲۲۹ روپے مارچ ۷۲ قمرالدین اپریل ۷۲ء ۲۸۰-۰۰ محمد اشرف	۲۵۰-۱۵-۴۰۰	مولوی قمرالدین صاحب کو امام بنا دیا گیا اور مولوی محمد اشرف کو کا خطیب بنا دیا گیا۔ مولانا محمد اشرف کی نئی تقرری عمل میں آئی۔
۱۳ - —	—		خطیب کی آسامی نہیں ہے۔
۱۴ - مولانا محمد منیر شاہ	۱۲۰-۰۰ روپے		۱۰۰-۰۰ روپے مقررہ
۱۵ - مولانا محمد عارف	۱۲۰-۰۰ روپے		نومبر ۷۱ء محکم دین ۱۲۰-۰۰ روپے مولانا محمد عارف ۱۰۰-۰۰ روپے مقررہ
۱۶ - مولانا محمد یونس	۱۲۰-۰۰ روپے		۱۰۰-۰۰ روپے مقررہ
۱۷ - مولانا سیف الرحمان	۱۲۰-۰۰ روپے		ایضاً
۱۸ - مولانا محمد اشرف	۱۲۰-۰۰ روپے		ایضاً
۱۹ - مولانا منورالدین	۱۲۰-۰۰ روپے		ایضاً
۲۰ - —	—		خطیب کی آسامی نہیں ہے۔

سندھلیانوالی دربار سے ملحقہ زرعی زمین کی آمدنی

*۹۹۷۔ سردار غلام عباس خان ۔ کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) محکمہ اوقاف نے دربار سندھلیانوالی کو ۱۹۶۰ء میں جب سے اسے اپنی تحویل میں لیا ہے اس سے ملحقہ زرعی اراضی کو پٹہ پر دینے سے ۱۹۷۲ء تک محکمہ اوقاف کو سال وار کتنی آمدنی حاصل ہوئی ۔

(ب) کیا ۱۹۶۲ء کے بعد مذکورہ آمدنی میں کمی واقع ہو گئی اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر اوقاف (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) :۔ (الف) دربار سندھلیان والے واقع تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کی آمدنی کا سالانہ گوشوارہ درج ذیل ہے ۔

سال	کرایہ دوکان	ٹھیکہ زمین	آمدنی دربار (بکس کی آمدنی)	متفرق	کل آمدنی
۱۹۶۰-۶۱	—	—	—	—	—
۱۹۶۱-۶۲	—	—	—	—	۵۰۷۲-۵۰
۱۹۶۲-۶۳	—	—	—	—	۸۲۶-۱۳
۱۹۶۳-۶۴	—	—	—	—	۲۳-۰۱
۱۹۶۴-۶۵	—	—	—	—	۲۴۲۶۹-۱۲
۱۹۶۵-۶۶	—	—	۱۳۲-۸۱	—	۱۳۲-۸۱
۱۹۶۶-۶۷	۱۰۴-۵۰	۸۲-۲۲	۸۶۴۳-۹۵	۵۲	۸۸۸۲-۶۷
۱۹۶۷-۶۸	—	۱۱۷۰۶-۰۰	۲۵۱-۲۰	—	۱۱۹۵۷-۲۰
۱۹۶۸-۶۹	۱۱۰۰-۰۰	۴۰۰۰-۰۰	۷۷-۷۲	—	۷۱۷۷-۷۲
۱۹۶۹-۷۰	۵۳۱۲-۰۰	—	۳۱۰-۶۶	—	۵۶۲۲-۶۶
۱۹۷۰-۷۱	۴۵۱-۰۰	۷۰۰۰-۰۰	۱۵۷-۹۶	—	۷۶۰۸-۹۴
۱۹۷۱-۷۲	—	۳۵۷۵-۰۰	۳۴۱-۰۹	—	۳۹۱۴-۰۹

(ب) آمدنی میں کمی بیشی زر مستاجری کسی سال میں بقایا نہیں رہ جانے اور کسی سال میں بقایا جات کے ساتھ وصول ہونے کی وجہ سے ہے۔ نیز محکمہ کو زرعی و دیگر غیر منقولہ املاک کا ایک معتدبہ حصہ بہ تعمیل حکم عدالت عالیہ ہائی کورٹ پنجاب واگذار کرنا پڑا جس سے آمدنی میں کمی ناگزیر تھی۔

طبی اخراجات کی ادائیگی

*۱۰۴۰ - چودھری عبدالغنی - کیا وزیر خزانہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) مالی سال ۷۳ - ۱۹۷۲ء کے دوران مختلف سرکاری محکموں کے لئے علیحدہ علیحدہ "مد طبی اخراجات" کے تحت اس غرض سے کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے کہ مختلف سرکاری دفاتر میں ۱۹۷۲ء-۶-۳۰ تک موصول ہونے والے طبی اخراجات کے ایسے بلوں کی ادائیگی کی جائے جن کی ادائیگی ۷۲ - ۱۹۷۱ء کے دوران رقوم دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہو سکی۔

(ب) اگر اس سلسلے میں کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں۔ نیز کیا حکومت ۱۹۷۲ء-۶-۳۰ تک موصول ہونے والے بلوں کی ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہو تو کس شکل میں اگر نہ رکھتی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) : (الف) سرکاری ملازمین کے طبی اخراجات سے متعلقہ ان بلوں کی ادائیگی کے لئے جو مختلف محکمہ جات میں ۳۰ جون ۱۹۷۲ء سے پہلے موصول ہو چکے تھے کوئی علیحدہ رقم ۷۳-۱۹۷۲ء کے بجٹ میں مختص نہیں کی گئی۔

(ب) اس نوعیت کے بلوں کے لئے کوئی علیحدہ رقم مخصوص کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں سمجھی گئی کہ جو رقمیں مختلف محکمہ جات

کو ۷۳-۱۹۷۲ء کے بجٹ میں طبی اخراجات کی مد میں مہیا کی گئیں وہ ان بلوں کی ادائیگی کی بھی متحمل ہو سکتی تھیں - لیکن مرکزی حکومت کے جاری کردہ آرڈی ننس نمبر XIII مجریہ ۱۹۷۲ء کے تحت کوئی سرکاری ملازم تیس جون ۱۹۷۲ء کے بعد طبی اخراجات سے متعلق کوئی رقم گورنمنٹ سے بطور معاوضہ حاصل نہیں کر سکتا - ۷۲-۱۹۷۱ء سے متعلق بلوں کی ادائیگی کے سلسلے میں مرکزی حکومت سے وضاحت مانگی گئی ہے -

---

محکمہ اوقاف کیطرف سے پٹہ پر دی گئی اراضی

*۱۰۷۸ - شیخ محمد انور - کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تھانہ واہ - سنگجانی اور ٹیکسلا کے علاقوں میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام بیشتر اراضی سے استفادہ نہیں کیا جا رہا اور وہ غیر کاشت شدہ پڑی ہے - اگر ایسا ہی ہو تو ہر تحصیل میں ایسی اراضی کی علیحدہ علیحدہ تفاصیل کیا ہیں -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ اوقاف نے جزو (الف) بالا میں مذکورہ اراضی میں سے کچھ اراضی برائے نام زر پٹہ پر بعض اشخاص کو پٹہ پر دی ہوئی ہے - اگر ایسا ہی ہو تو مذکورہ پٹے کی شرائط کیا ہیں -

(ج) آیا حکومت اوقاف کی مذکورہ جائیداد کو پٹہ داروں سے واپس لینے کی مصلحت پر غور کرے گی اور مفاد عامہ میں اس کا عام نیلام منعقد کرانے کے لئے کیا اقدام کرے گی ؟

وزیر اوقاف (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) : پولیس سٹیشن واہ سنجانی اور ٹیکسلا کے علاقہ میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل کوئی اراضی نہیں ہے - لہذا اس سوال کا جواب نفی میں ہے -

---

محکمہ اوقاف کیطرف سے زرعی اراضی کا پٹہ

*۱۰۸۶ - مسٹر عبدالرحمان جامی - کیا وزیر اوقاف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) چک نمبر ۳۲۸ گ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور میں کل کتنے ایکڑ زرعی اراضی محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ اراضی محکمہ اوقاف نے ٹینڈر طلب کرکے سالانہ پٹے پر دے دی ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ اراضی کے پٹے داز متذکرہ اراضیات کی قیمت وصول کرکے اسے دوسرے لوگوں کے نام مکانات تعمیر کرنے کے لئے زبانی منتقل کر رہے ہیں - اور نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مذکورہ اراضیات کے نصف سے بیشتر حصہ پر پختہ مکانات تعمیر ہو چکے ہیں -

(د) اگر جزو (ب) و (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے ان غیر قانونی آبادکاروں اور خریداروں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے - یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اور آیا حکومت ان تجاوزات کو مسمار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اوقاف (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) : چک نمبر ۳۲۸ گ - ب - تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور میں کوئی وقف املاک محکمہ اوقاف کی تحویل میں نہیں ہیں - لہذا اس سوال کا جواب نفی میں ہے -

---

چراگاہ کیلئے مخصوص سرکاری زمین کو نیلام عام کے ذریعہ ٹھیکہ پر دینا

*۱۰۹۵ - سید ثابش الوری - کیا وزیر نوآبادیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈپٹی سیکریٹری نو آبادیات نے بذریعہ میمو

۱۹۹۴-۷۲/۲۰۹۹-L ، مورخہ ۱۲-۶-۷۲ کمشنر اور ڈپٹی کمشنروں کو ہدایات جاری کی تھیں کہ چراگاہ کے لئے مخصوص سرکاری زمین فصل خریف ۱۹۷۲ء اور فصل ربیع ۱۹۷۳ء کے لئے نیلام عام کے ذریعہ ٹھیکہ پر دی جائے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا یہ امر بھی واقعہ ہے کہ فصل خریف ۱۹۷۲ء کی کاشت پہلے ہی مکمل ہو چکی ہے۔ اگر ایسا ہے تو مذکورہ سکیم کو تاخیر سے شروع کرنے کی وجوہ کیا ہیں۔

(ج) اگر زمین پہلے ہی کاشت ہو چکی ہے تو حکومت ان لوگوں کو جنہوں نے زمین کاشت کر لی ہے، معاوضہ دینے کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(د) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ زمین تین سال کے عرصہ کے لئے ٹھیکہ پر دی گئی تھی اور حکومت نے ٹھیکہ داروں کو ٹھیکے کی میعاد جو ۱۹۷۰ء کو ختم ہو گئی تھی کے تین سال بعد تک زمین کاشت کرنے کی اجازت دے دی تھی۔

(ہ) اگر جزو (د) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت اپنی شرائط پر پرانے ٹھیکہ داروں کو ہی زمین کاشت کرنے کی اجازت دینے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ اب اتنی تاخیر ہو چکی ہے کہ مذکورہ زمین کو فصل خریف ۱۹۷۲ء کے لئے نیلام کرنا ممکن نہیں ؟

وزیر نو آبادیات (چودھری ممتاز احمد کاھلوں) : (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں سرکاری چراگاہ کے مزارعین نے عرضداشت کی کہ انہوں نے اس سے پہلے بھی اس رقبہ کو کاشت کیا تھا۔ اور چند ایک نے

فصل خریف بھی کاشت کی تھی ۔ اس پر فیصلہ کیا گیا کہ موجودہ پٹہ داران جنکی اپنی چار ایکڑ سے زائد ملکیت نہیں یا وہ جو بے مالک ہیں اور اپنے زیر قبضہ زمین کو کاشت کرنے کے خواہش مند ہیں ان کو ایک سال کے لئے مزید یہی رقبہ پٹہ پر دیدیا جائے ۔

(ج) درج بالا شق (ب) کی رو سے معاوضہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(د) رقبہ چراگاہ کی مدت پٹہ ربیع ۱۹۷۱ء پر ختم ہو جاتی ہے ۔ لیکن اس کی ایک سال کے لئے مزید توسیع کر دی گئی تھی تاکہ حکومت اس کے تصرف کے متعلق کوئی فیصلہ کر پائے ۔

(ہ) اس شق کا جواب (ب) میں دیا جا چکا ہے ۔

لاہور کے ہوٹلوں میں دیسی اور درآمد شدہ شراب کی فروخت

*۱۰۹۷۔ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) اپریل ۱۹۷۱ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء تک لاہور کے ہوٹلوں میں کل کتنے گیلن دیسی شراب اور کل کتنے گیلن درآمد شدہ شراب فروخت ہوئی ۔

(ب) ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء کو لاہور میں کتنے مسلمانوں کے پاس شراب پینے کے اجازت نامے تھے۔ اور ان میں سرکاری افسروں کی تعداد کیا تھی ۔

(ج) شراب پینے کے اجازت نامے رکھنے والے مسلمانوں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھی جائے ۔

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) اپریل ۱۹۷۱ء سے لے کر ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء تک لاہور کے ہوٹلوں میں

فروخت کی جانے والی ملکی اور درآمد شدہ شراب کی مجموعی مقدار حسب ذیل ہے :-

(i) درآمد شدہ شراب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۷۷۹ گیلن
(ii) پاکستان میں تیار کردہ غیر ملکی شراب ۔ ۔ ۔ ۶۱۱ گیلن
(iii) وائن (شراب) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲۶ گیلن
(iv) پاکستان میں تیار کردہ بیئر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳۸۵۴ گیلن

(ب) ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء کو لاہور میں شراب کے اجازت نامے رکھنے والے مسلمانوں کی مجموعی تعداد ۲۹۷۹ ہے۔ جہاں تک سرکاری افسروں کی تعداد کا تعلق ہے سرکاری افسران کو ان کی سرکاری حیثیت کے تحت کوئی اجازت نامہ جاری نہیں کیا جاتا ۔ اجازت نامہ کی مجوزہ درخواست میں درخواست دہندہ کو اپنا پیشہ محض ایک عام انداز میں بیان کرنا ہوتا ہے جیسا کہ ملازمت ۔ تجارت ۔ زراعت وغیرہ ۔

(ج) چونکہ سوال میں طبی وجوہ پر شراب کے اجازت نامے حاصل کرنے والے مسلمانوں کے ناموں کے انکشاف کے متعلق کہا گیا ہے اس لئے یہ ذاتی کردار پر الزام تراشی کی الجھنیں پیدا کرتا ہے ۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی کے قوانین کی شق ۳۹ کے تحت سوال کی بابت مجوزہ شرائط پر پورا نہیں اترتا ۔ رجعت پسند مسلمانوں کی رائے میں شراب نوشی کی برائی ایک اچھے ذاتی کردار پر الزام کے مترادف ہے ۔ اگرچہ مسلمانوں نے طبی وجوہ پر اجازت نامے حاصل کئے ہیں تاہم وہ نہ صرف رجعت پسندوں کی نفرت کا شکار ہوں گے بلکہ مذہبی نقطہ نظر میں ناپسندیدہ گردانے جائیں گے ۔ یہ فعل ان کو ایسے لوگوں کی نظروں سے گرا دے گا جو ان کے شراب کے اجازت ناموں کے جائز جواز کی جانچ پڑتال کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے ۔ اس لئے اجازت نامے رکھنے والوں کے ناموں کا انکشاف کرنا مناسب نہیں ۔ مزید برآں مطلوبہ معلومات بآسانی

فراہم نہیں کی جا سکتی ۔ یہ معلومات ضلعی و دیگر افسران سے حاصل کرنی پڑیں گی ۔ مطلوبہ معلومات کے حاصل کرنے میں جو وقت اور محنت درکار ہوگی اس کی نتائج سے مطابقت نہیں ہوگی ۔

امتناع

*۱۰۹۸ــملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :ــ

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۵۰-۱۹۴۹ء کے دوران پنجاب میں شراب کا استعمال ممنوع قرار دے دیا گیا تھا ۔

(ب) آیا صوبے میں مذکورہ قانون امتناع پر عمل درآمد کرانے کے لئے کوئی اقدام کئے گئے تھے ۔

(ج) یکم اپریل ۱۹۴۹ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء تک لاہور میں کتنے گیلن دیسی اور درآمد شدہ شراب فروخت ہوئی ؟

وزیر آبکاری و محصولات (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) مطلوبہ معلومات حسب ذیل ہیں :ــ

درآمد شدہ سپرٹ (شراب)	ــ	۵۲۸۰ گیلن
پاکستان میں تیار کردہ شراب	ــ	۷۰۱۴ گیلن
وائن (شراب)	ــ	۵۷۷ گیلن
درآمد شدہ بیئر	ــ	۷۹۲۷ گیلن
پاکستان میں تیار کردہ بیئر	ــ	۲۲۳۸۹ گیلن

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

حکومت کو صوبائی محصولات سے وصول ہونے والی ضلع وار آمدنی

ملک سرفراز احمد ۔ کیا وزیر محصولات و آبکاری از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) ۱۹۵۸ء سے ۱۹۷۰ء تک مندرجہ ذیل اضلاع سے صوبائی ٹیکسوں سے کل کتنی آمدنی حاصل ہوئی ۔

۱ ۔ بہاول پور ۔ ۲ ۔ رحیم یار خان ۔
۳ ۔ بہاول نگر ۔ ۴ ۔ ڈیرہ غازی خان ۔
۵ ۔ مظفر گڑھ ۔ ۶ ۔ میانوالی ۔
۷ ۔ کیمبلپور ۔

(ب) ۱۹۵۸ء سے ۱۹۷۰ء تک حکومت نے مذکورہ اضلاع میں ہر سال ترقی کی سکیموں پر ضلع وار کل کتنا خرچ کیا ؟

وزیر محصولات و آبکاری (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف) ضلع وار آمدن کی رقوم فی الفور موجود نہیں ہیں ۔ صوبائی حکومت کے موجودہ طریق حساب کے تحت ناظم حسابات تمام صوبے کے لئے مختلف مدات کے تحت آمدن اور خرچ کا حساب رکھتا ہے ۔ ضلع وار مواد تو متعلقہ خزانوں سے ہی اکٹھا کیا جا سکتا ہے ۔ جہاں پر ایسا ریکارڈ رکھا جاتا ہے ۔ اگرچہ رقوم جو خزانہ سے حاصل کی جائیں گی ، کی صحت پر کلیتاً تکیہ نہیں کیا جا سکتا ۔ پھر بھی یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ خزانوں سے مطلوبہ مواد حاصل کیا جائے اور جیسا ہی ممکن ہوگا اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا ۔

(ب) ترقیاتی رقوم کا ایک خاصا حصہ ایسا ہے جس کو مختلف اضلاع

پر بانٹا نہیں جا سکتا ۔ اس لئے ترقیاتی اخراجات کا وہ حصہ جو کہ مختلف اضلاع میں بانٹا جاتا ہے ۔ اس کے متعلق ضروری مواد مختلف انتظامیہ محکموں سے اکٹھا کیا جا رہا ہے اور جوں ہی مطلوبہ مواد حاصل ہو جائے گا ۔ اسمبلی میں پیش کیا جائے گا ۔

حبوب برائے بہبودی عوام

۸ (ب) ۔ ملک سرفراز احمد ۔ آیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) حبوب برائے بہبودی عوام کی مد کے تحت سال ۷۱-۱۹۷۲ء کے دوران کتنی رقم جمع کی گئی ۔

(ب) آیا حکومت متذکرہ رقم ہسپتالوں اور تعلیمی اداروں کی تعمیر اور انہیں برقرار رکھنے پر خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر محصولات و آبکاری (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ (الف)

(ب) مطلوبہ اطلاع گوشوارہ کے طور پر منسلک ہے ۔

(د)

گوشوارہ تعداد آڈیٹوریم تعمیر شدہ صوبہ پنجاب از سال ۱۹۶۵ء

منسلکہ جواب غیر ستارہ اسمبلی سوال نمبر ۸

نمبر شمار	نام مقامی کونسل	الف	ب	ج	د
		تعداد آڈیٹوریم جو سال ۱۹۶۵ء سے اب تک اس علاقے میں تعمیر ہوئے جو پنجاب میں شامل ہیں	ڈویژن کی مختلف ڈسٹرکٹ کونسلوں اور میونسپل کمیٹیوں نے روپیہ کی شکل میں جو رقم فراہم کیں	کیا ابھی تک کوئی نامکمل منصوبہ ہے اگر ہے تو اس پر جو رقم خرچ ہوئی	تفصیل کہ آڈیٹوریم فی الوقت کسی کام میں لائے جا رہے ہیں
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	بہاول پور ڈویژن				
۱ -	(i) بلدیہ بہاولپور	ایک	کوئی نہیں	کوئی نہیں	ڈرامے - ورائٹی شو - دنگل (کشتی) - پبلک لائبریری - کلب - اور کمیونٹی ہال -
۲ -	(ii) بلدیہ احمدپور شرقیہ	ایک	قریباً مبلغ ۵۰،۰۰۰ روپیہ صرف	کوئی نہیں	

ملتان ڈویژن

۳ - (i) بلدیہ ملتان	ایک	مندرجہ ذیل اداروں سے رقوم فراہم کیں - (الف) بلدیہ ملتان — ۲ لاکھ روپیہ (ب) ضلع کونسل ملتان ۴ لاکھ روپیہ ——— میزان ۶ لاکھ روپیہ ہے -	عمارت آڈیٹوریم تا حال نامکمل ہے اس پر مبلغ ۱۱،۲۱،۷۰۷/۶۷ روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور تخمینہ اخراجات ۲۷ لاکھ روپیہ	آڈیٹوریم تاحال نامکمل ہے -
۴ - ضلع کونسل ڈیرہ غازی خان	ایک (مورخہ ۳۰-۱۲-۱۹۷۱ء کو مکمل ہوا)	ڈسٹرکٹ کونسل ڈیرہ غازی خان نے مبلغ ۳،۰۶۸،۸۶۸ روپیہ خرچ کیا -	کوئی نہیں	سرکاری اور غیر سرکاری جلسوں کے لئے استعمال ہوگا -

لاہور ڈویژن

۵ - (i) بلدیہ پتوکی	ایک (میونسپل کالج پتوکی میں)	مبلغ ۴۹،۲۸۶ روپیہ (تاحال زیر تعمیر)	موجودہ آڈیٹوریم تاحال زیر تعمیر ہے خرچ بلدیہ پتوکی برداشت کر رہی ہے -	—
سرگودھا ڈویژن	کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں
راولپنڈی ڈویژن	کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ گزارش یہ ہے کہ تین روز قبل مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر میاں خورشید انور صاحب نے کرنل اسلم خان نیازی صاحب کی رکنیت کے متعلق سوال پیش کیا تھا ۔ اس کے متعلق ابھی تک اطلاع نہیں ملی کہ آیا اس کے متعلق آپ غور کر رہے ہیں یا الیکشن کمشنر کو یہ refer کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں اسکا جواب مل جائے گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جب تک آپ اسکا فیصلہ نہیں فرماتے ۔ کرنل صاحب کو درمیان میں بٹھائیں ۔ یہاں سیٹیں خالی پڑی ہیں ۔ یہ متنازعہ آدمی ہیں ۔ اس لیے درمیان والی جگہ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ وزیروں کی سٹیں ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور ۔ کرنل صاحب وزیروں سے کم نہیں ہیں ۔ یا تو ان کو درمیان میں جگہ دیں یا کھڑا رکھا جائے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسد

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ آواز سگان کم نکند رزق گدارا (قطع کلامیاں) کتے بھونکتے رہتے ہیں اور کارواں چلتے رہتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ پارٹی انھوں نے تبدیل کی ہے اور بے غیرت ہمیں کہہ رہے ہیں ۔ میں ان کی عقل کا ماتم کرتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر اسماعیل جاوید میں نے سنا ہے آپ نے نہیں سنا ۔ انھوں نے بیٹھتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا ۔
(قطع کلامیاں) ۔ کرنل صاحب تشریف رکھیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی - یا وہ ثابت کریں یا الفاظ واپس لیں -

مسٹر سپیکر - کرنل صاحب تشریف رکھیں -

کرنل محمد اسلم خان نیازی - میں بالکل تشریف نہیں رکھوں گا - (قہقہہ) -

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - ایوان کی کارروائی پانچ منٹ کے لیے ملتوی کی جاتی ہے -

(ایوان کی کارروائی پانچ منٹ کے لیے ملتوی کر دی گئی)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر - تین تحاریک استحقاق ملک محمد علی - چودھری امان‌اللہ لک اور حاجی محمد سیف‌اللہ خان کی طرف سے آئی ہوئی ہیں - تینوں ہی اس امر کی بابت ہیں کہ ان کے سوالات کے جوابات صحیح نہیں دئے گئے -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - آپ کے پاس جتنی بھی تحاریک التوائے کار موجود ہیں میں نے حزب اختلاف کے معزز اراکین سے یہ مشورہ کیا ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ تحاریک کل پر رکھ لی جائیں تاکہ آج بل پر بحث ہو جائے۔

مسٹر سپیکر - کیا ایوان اس بات سے اتفاق کرتا ہے ؟

آوازیں - ٹھیک ہے -

حاجی محمد سیف‌اللہ خان - جناب والا - ایک چھوٹی سی گذارش ہے کہ پہلے ایک دن جنرل ایڈمنسٹریشن کے لئے رکھا گیا تھا اور وہ تحاریک التوائے کار کی نذر ہو گیا اس کام کے لئے کوئی وقت نہ بچا - اب کل کا دن باقی ہے اگر ساری تحاریک التوائے کار کل کے لئے رکھی گئیں تو جنرل ایڈمنسٹریشن پر کیسے بحث ہوگی -

مسٹر سپیکر - اگر معزز اراکین اس بات سے اتفاق کریں تو کل کا وقت بڑھا دیا جائے۔

آوازیں - شام کی نشست کردی جائے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب سپیکر - میں آپکی وساطت سے عرض کرتا ہوں کہ آپ قائد ایوان سے دریافت کر لیں - اگر کل دو نشستیں کر دی جائیں تو اچھا ہے - مجھے امید ہے کہ وہ اس سے اتفاق کر لیں گے -

مسٹر سپیکر - میں نے کل پریس کانفرنس کے لئے اخبار نویسوں کو دعوت دی ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - آپ یہ رات کو کر لیں - آپ اخبار نویسوں سے بات کر لیں -

مسٹر سپیکر - فیصلہ یہ ہے کہ تمام تحاریک استحقاق و تحاریک التوائے کار پر کل غور ہوگا - اگر ضرورت محسوس ہوئی تو شام کو ایک نشست اور کر لیں گے -

سید تابش الوری - نکتۂ وضاحت - جناب سپیکر - کل جب اجلاس ختم ہونے والا تھا تو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی تھی کہ اگر وقت کے سلسلہ میں فیصلہ نہ ہوا تو یہ ریزولیوشن talk out ہو جائے گا - مگر آپ نے اسے walk out سمجھا تھا اور کہا تھا کہ ایسی دھمکی نہیں ہونی چاہئے - مجھے یقین ہے کہ اس وضاحت کے بعد آپ اپنا غصہ واپس لے لیں گے -

مسٹر سپیکر - میرا غصہ تو اسی وقت ختم ہو جاتا ہے - میں پورے ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر کسی وقت میں غصہ میں ہوتا ہوں تو وہ غصہ میں دل میں نہیں رکھتا -

علامہ رحمت اللہ ارشد - یہ آپ نے ٹھیک فرمایا ہے کہ آپ دل میں ایسی بات نہیں رکھتے لیکن زیادہ بہتر یہی ہوگا کہ آپ زبان سے ہی ایسی بات نہ فرمائیں - دوسری بات یہ ہے کہ کل جب ایک بجنے میں پانچ منٹ رہتے تھے تو میں نے کئی بار ڈویژن کا مطالبہ کیا تھا لیکن بغیر کسی فیصلہ کے اجلاس ملتوی کر دیا گیا تھا -

مسٹر سپیکر - میں جواب دینے سے اکثر گریز کرتا ہوں - مجھے یہ کہا گیا تھا کہ قائد ایوان کی تقریر کے بعد اور کوئی تقریر نہیں ہو گی - میں نے بنیادی طور پر اس سے اتفاق نہیں کیا تھا -

---

مسودہ قانون استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء

(بحث جاری)

مسٹر سپیکر - اب ایوان کے سامنے مسودہ قانون استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء کی کلاز ۲ زیر غور ہے - سید تابش الوری اپنی ترمیم نمبر ۳ پیش کریں گے -

ضمن ۲

Syed Tabish Alwari : Sir, I beg to move :

> That after para (g) of sub-clause (l) of Clause 2 of the Bill, the following new para be added as para (h) and subsequent paras be re-numbered accordingly, namely :-
>
> (h) "Precincts of the Assembly" includes the Chamber, members lobbies, gallenies, the offices in the Assembly Secretariat and the entire buildings in which the Chamber of the Assembly is situated and the courtyard and garden appertaining to the Assembly Building and used or provided for the purpose of the Assembly ;

جناب والا - بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کی ترمیم زیادہ Comprehensive ہے - اس لئے میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں -

مسٹر سپیکر - بیگم ریحانہ سرور صاحبہ -

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Sir, I beg to move.

> That after para (g) of sub-clause (l) of Clause 2 of the Bill, the following new para be added as para (h) and subsequent paras be re numbered accordingly, namely :-

(h) "Precincts of the Assembly" means the Assembly Chamber's building, courtyard and gardens appertinent thereto, and includes the hall, member's lobbies, galleries, rooms of the Speaker, Deputy Speaker, Minister and other Officers of the Government located in the Assembly building, committee rooms and the offices of the Assembly Secretariat ;

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی - اور سوال یہ ہے -

That after para (g) of sub-clause (1 of Clause 2 of the Bill, the following new para be added as para (h) and subsequent paras be re-numbered accordingly, namely :-

(h) "Precincts of the Assembly" means the Assembly Chamber's building, courtyard and gardens appertinent thereto, and includes the hall, member's lobbies, galleries, rooms of the Speaker, Deputy Speaker, Minister and other Officers of the Government located in the Assembly building, committee rooms and the offices of the Assembly Secretariat ;

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

Mr. Speaker : Next amendment is by Mr Tabish Alwari. Please move it.

Syed Tabish Alwari : I beg to move :

That in para (i) of sub-clause (1) of Clause 2 of the Bill, between the word "Assembly" and full stop appearing at the end, the words "and includes any other person for the time being acting as a Speaker" be inserted.

جناب والا ۔ مفاہمت کی بنا پر میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۳ ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا حصہ بنے۔

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۳

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۳ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۴

مسٹر سپیکر ۔ مسودہ قانون کی ضمن ۴ ایوان میں زیر غور ہے۔

سید تابش الوری ۔

Syed Tabish Alwari : I beg to move :

That in sub-clause (1) of Clause 4 of the Bill, between the words "provincial" and "law" occurring in line 2, the words "or central" be inserted.

جناب والا ۔ مفاہمت کے پیش نظر میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

Haji Muhammad Saif Ullah Khan : Sir, I beg to move :

That in sub-clause (1) of Clause 4 of the Bill, between the words "any" and "Civil" occurring in line 3, the word and comma "Criminal", be inserted.

جناب والا ۔ میں مفاہمت کے پیش نظر اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۴ مسودۂ قانون کا حصہ بنے ۔

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۵

مسٹر سپیکر - اب ضمن ۵ زیر غور ہے - حاجی محمد سیف اللہ خان -

Haji Muhammad Saif Ullah Khan : I beg to move :

That in sub-clause (1) of Clause 5 of the Bill, between the words "no" and "Civil" occurring in line 2, the word and comma "Criminal", be inserted.

Sir, I withdraw my amendment.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۵ مسودہ قانون کا حصہ بنے -

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

ضمن ٦

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ ضمن ٦ مسودہ قانون کا حصہ بنے -

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۷

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۷ مسودہ قانون کا حصہ بنے -

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۸

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۸ مسودہ قانون کا حصہ بنے -

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۹

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۹ مسودہ قانون کا حصہ بنے -

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۱۰

مسٹر سپیکر - ضمن ۱۰ ایوان میں زیر غور ہے - سید تابش الوری -

Syed Tabish Alwari : Sir, I beg to move :

> That in sub-clause (7) of Clause 10 of the Bill, the words "or generally in the public interest or on account of any other sufficient reason" occurring in lines 3-4, be deleted.

جناب والا - اس کی جگہ زیادہ جامع ترمیم آ رہی ہے - اسلئے میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱۰ مسودہ قانون کا حصہ بنے -

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر - جو فاضل ممبران اپنی ترامیم واپس لینا چاہیں وہ ترمیم بغیر پڑھے واپس لے سکتے ہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - میں ضمن ۱۰ کے بعد نئی ضمن واپس لیتا ہوں -

ضمن ۱۱

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱۱ مسودۂ قانون کا حصہ بنے -

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۱۲

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱۲ مسودۂ قانون کا حصہ بنے -

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۱۳

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے -

کہ ضمن ۱۳ مسودہ قانون کا حصہ بنے -

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۱۴

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱۴ مسودہ قانون کا حصہ بنے -

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۱۵

مسٹر سپیکر - ضمن ۱۵ ایوان میں زیر غور ہے - حاجی محمد سیف اللہ خان -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے -

کہ ضمن ۱۵ مسودۂ قانون کا حصہ بنے -

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور -

Mian Khurshid Anwar : Sir, I beg to move :

That after Clause 15 of the Bill, the following new clause be added as Clause 16, namely :-

"16. That the Members should be declared as V.I.Ps."

Mr Speaker : Motion moved is :-

That after Clause 15 of the Bill the following new Clause be added as Clause 16, namely :-

"16. That the Members should be declared as V.I.Ps."

میاں خورشید انور - جناب والا - جیسا کہ ابھی قائد ایوان سے طے کر لیا گیا ہے کہ اسے متفقہ طور پر منظور کر لیا جائے تو اس کے ساتھ سید ناظم علی شاہ صاحب کی ترمیم کا سب سیکشن (۲) بھی متفقہ طور پر منظور کر لیا جائے -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - اس کے متعلق میں عرض کرتا ہوں کہ ایک مشکل یہ آن پڑی ہے کہ میاں خورشید انور کی ترمیم یہ ہے :

"The Members should be declared as V.I.Ps."

سید ناظم حسین شاہ کی ترمیم یہ ہے -

(1) A Member shall, at all public places maintained or controlled and at all functions, arranged, by Government or a local body under the control of Government be entitled to such treatment as is normally accorded to dignitaries commonly known as V.I.Ps

(2) Nothing contained in sub-section (1) shall apply to any public place for the time being used as a court house or office of a court, civil criminal or revenue of whatever class or grade, commission, board or tribunal performing judicial or quasi-judicial functions.".

جہاں تک اس سب سیکشن (۲) کا سوال ہے - یہ ترمیم سید ناظم حسین شاہ صاحب پیش کر رہے ہیں سب کی متفقہ رائے ہے کہ یہ لازمی ہونی چاہئے - لیکن حزب اختلاف کے ممبران اور کچھ ہمارے بھی ممبران صاحبان یہ خیال رکھتے ہیں کہ جہاں تک میاں خورشید انور کی ترمیم کا تعلق ہے وہ اتنی ہی آنی چاہئے -

"That the Members should be declared as V.I.Ps.

اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ اس پر رائے لی جا سکتی ہے - کم و بیش ہم تبادلہ خیال کر چکے ہیں - یہ الفاظ "shall be declared" تبدیل کرنے پڑیں گے - جب یہ الفاظ آئیں گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم resolve کر رہے ہیں - ہم resolution پاس کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی بجائے الفاظ "shall be" ہونے چاہئیں -

میاں خورشید انور - یہ الفاظ "shall be" ٹھیک ہیں -

وزیر اعلیٰ - یہ اس طرح ہے کہ ۱۶(۱) کا پہلا حصہ جیسا کہ میاں خورشید انور صاحب نے کہا ہے وہ آ جائے اور دوسرا حصہ جیسے سید ناظم حسین شاہ کہتے ہیں یہ آ جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خاں - میاں خورشید انور کی ترمیم یہ ہے -

"That the Members should be declared as V.I.Ps."

وزیر اعلیٰ - میاں خورشید انور کی ترمیم شدہ ترمیم ہوگی -

Mr. Speaker : Then, it would actually become that in all public places the members shall be V.I Ps.

سب سیکشن (۱) میں پبلک جگہ کا کوئی ذکر نہیں ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - اس کو اس طرح کر لیا جائے -

"That the Members shall be declared as V.I.Ps.

اس کو ترمیم شدہ صورت میں تصور کریں - قواعد کے تحت جناب کو اختیار حاصل ہے - باقی ساری کلاز حذف کی جائے -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر صرف اتنا ہی کر دیا جائے کہ "shall be V.I.Ps." تو اس کے بعد دوسری کسی چیز کی ضرورت بھی نہیں رہتی -

Mr. Speaker : This is what I am saying.

وزیر اعلیٰ - کیونکہ وی آئی پی کو ٹریبیونل کمیشن یا بورڈ میں وی آئی پی شمار نہیں کیا جائے گا - وہ تو پہلے ہی ہے - تو اس لئے اگر اتنا ہی ہو "shall be V.I.Ps." تو میرا خیال ہے کہ یہ کافی ہے -

آوازیں - یہ ٹھیک ہے -

مسٹر سپیکر - اب ترمیم اس صورت میں ہوگی -

"That the Members shall be V.I.Ps."

ممبر کو بھی define اس طرح کر دیا گیا ہوا ہے -

"Member" means a member of the Assembly....."

اب سوال یہ ہے ۔

That after clause 15 of the Bill, the following new clause be added as clause 16, namely : -

"16. That the Members shall be V.I.Ps."

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ترمیم نمبر ۱۳ پیش کریں ۔

Syed Tabish Alwari : Sir, I move :

That after Clause 15 of the Bill, the following new Clauses be added, namely :—

"16. A Member shall be supplied, free of all charges, with Acts, Rules, byd-laws, Bills, Regulations and all other publications of the Provincial Government, including the Punjab Gazette, at his desired address in the Punjab.

جناب والا ۔ اس یقین دہانی کے پیش نظر کہ انتظامی طور پر ان کی فراہمی کا انتظام کر دیا جائے گا اس لیے میں اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگلی ترمیم پیش کریں ۔

Syed Tablish Alwari : Sir, I move.

That after Clause 15 of the Bill, the following new clause be added, namely :—

"17. A Member shall be entitled, on previousintimation to theauthorities and on payment of usual charges, to accommodation in Circuit Houses, Dak Bungalows, Rest Houses and other waiting places under the control of the Government or District Councils or autonomous bodies"

جناب والا ۔ چونکہ مفاہمت کے نتیجے میں زیادہ جامع ترمیم آ رہی ہے ۔ لہذا میں اسے واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر - اگلی ترمیم پیش کریں -

Syed Talish Alwari : Sir, I move.

That after Clause 15 of the Bill, the following new Clause be added, namely :—

"18(1) A Member shall be entitled to visit hospitals, dispensaries, health centres, family planning centres, tehsil offices and educational institutions located within his District with previous intimation to the authorities concerned."

(2) After such visits a Member may submit his reports direct to the Minister-in-Charge."

جناب والا چونکہ مفاہمت کے نتیجے میں زیادہ جامع ترمیم آ رہی ہے اس لیے میں اسے واپس لیتا ہوں -

مسٹر سپیکر - اگلی ترمیم بھی آپ کی ہے اسے پیش کریں -

Syed Tablish Alwari : Sir, I move the amendment :—

That after Clause 15 of the bill, the following new clause be added, namely : -

19. "A Member shall be deemed to be a Class I Gazetaed Officer for the purposes of attesting documents and issuing certificates of character and identity."

Sir, I withdraw the amendment.

مسٹر سپیکر - ترمیم نمبر ۱۴ - حاجی محمد سیف اللہ خان -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - چونکہ میری یہ ترمیم offences کے متعلق ہے جو کہ فی الحال آئین کے تحت نہیں - لہذا میں اس کو واپس لیتا ہوں -

مسٹر سپیکر - آپ یہ تینوں ترامیم بھی واپس لے رہے ہیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - وہ کون کون سی ہیں -

مسٹر سپیکر - ایک false evidence سے متعلق ہے دوسری Penalty for Printing orPublishing false copy of report or proceedings سے متعلق ہے اورتیسری Penalty for disobeying orders of Assembly سے متعلق ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ جناب والا ۔ میں ان تینوں کو واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کے بعد trial of offences کے متعلق ترمیم ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ جناب والا ۔ میں اس ترمیم کو بھی واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے علاوہ Appeal to the Chief Justice of the High Court of the Punjab سے متعلق ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ جناب والا ۔ میں اس ترمیم کو بھی واپس لیتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس کو آپ ہاؤس کے سامنے رکھیں ۔ اس کی منظوری لیں ۔ اس کے بعد فیصلہ کریں ۔ کیونکہ withdrawal کے لیے بھی ہاؤس کی منظوری ضروری ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی میں نے اس ترمیم کو ایوان کے سامنے پیش نہیں کیا۔ اگر یہ ایوان میں پیش ہو جاتی تو پھر اسے واپس لینے کے لیے ایوان کی منظوری ضروری تھی ۔ حاجی محمد سیف اللہ صاحب framing of Rules کے متعلق ترمیم کا کیا خیال ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ جناب والا۔ میں اپنی اس ترمیم کو واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگلی ترمیم سید ناظم حسین شاہ کی ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ میں اسے واپس لیتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Amendment No. 16 ; Mr. Muhammad Akbar Minhas.

Mr. Muhammad Akbar Minhas : Sir, I move the amendment.

That after clause 15 of the Bill the following new clause be added, namely :—

"16 A Member shall, on previous intimation to the authorit concerned and subject to the availability of accommodation, be entitled to accommodation in every circuit house, rest house and dak bungalow maintained by Government or any local body under the control of Government on payment of such amount as is charged from a touring Officer, while on duty for accommodation in such circuit house, rest house or dak bungalow, as the case may be."

Mr. Speaker ; Amendment moved and the question is : That after Clause 15 of the Bill, the following new Clause be added, namely :—

"16. A Member shall, on previous intimation to the authority concerned and subject to the availability of accommodation, be entitled to accommodation in every circuit house, rest house and dak bungalow maintained by Government or any local body under the control of Government on payment of such amount as is charged from a touring officer, while on duty for accommodation in such circuit house, rest house or dak bungalow, as the case may be.".

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker : This additional clause stands Part of the Bill.

Mr. Speaker : Ali Bahadur Khan to move amendment No. 17.

Chaudhri Ali Bahadur Khan : Sir, I move.

That after Clause 15 of the Bill, the following new Clause be added, namely :—

"16. (1) A Member shall be entitled to visit Hospitals, Dispensaries, health centres, social welfare offices, educational institu tions for boys located within his respective constituency with previous intimation to the authorities concerned.

(2) After such visit the member may submit his report to the Minister-in-Charge."

Mr. Speaker : Motion moved is :—

That after Clause 15 of the Bill, the following new Clause be added, namely : –

"16. (1) A Member shall be entitled to visit hospitals, dispensaries, health centres, social welfare offices, educational institutions for boys located within his respective constituency with previous intimation to the authorities concerned.

(2) After such visit the member may submit his report to theMinister-in-Charge."

Minister for Law and Parlimentary Affairs : Sir, I move an amendment to this amendment :—

That in the propoted Clause, the word "respective" and the words "to the authorities concerned" be deleted.

مسٹر سپیکر - ترمیم زیر غور ہے - تحریک پیش کی گئی -
اور سوال یہ ہے -

That in the proposed clause the word "respective" and the words "to the authorities concerned" be deleted.

(تحریک منظور کی گئی)

There will be a full-stop after the word intimation.' مسٹر سپیکر ۔

اب ایوان کے سامنے چودھری علی بہادر کی ترمیم شدہ نئی کلاز پیش ہے ۔ اور سوال یہ ہے :

That after Clause 15 of the Bill, the following new Clase be added, namely :—

"16. (1) A Member shall be entitled to visit hospitals, dispensaries, health centres, social welfare offices educational institutions for boys located within his constituency with previous intimation.

(2) After such visit the member may submit his report to the Minister-in-Charge".

(متفقہ طورر پر تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker : This new Clause stands Part of the Bill.

Haji Mohammad Saifullah Khan : S r, I move the amendment :—

That after Clause 15 of the Bill, the following new Clause be added, namely —

"16. Every Member of the Provincial Assembly of the Punjab shall be authorized to inspect the jails falling within the District of his constituency at any reasonable time and shall be deemed to have been so authorized on his being elected as Member of the Punjab Provincial Assembly.".

Mr Speaker : Motion moved is :—

That after Clause 15 of the Bill, the following new Clause be added, namely :—

"16. Every Member of the Provincial Assembly of the Punjab shall be authorized to inspect the jails falling within the District of the constituency at any reasonable time and shall be deemed to have been so authorized on his being elected as Member of the Punjab Provincial Assembly."

Minister for Law : Sir, I beg to move an amendment to this amendment :—

That in the proposed clause, after the word "constituency" the words "within office hours" be added and a full-stop placed therefore, and the remaining portion of the Clause be deleted.

Mr. Speaker : Amendment under consideration, motion moved is :

That in the proposed clause, after the word "cons tituency" the words "within office hours" be added and a full-stop placed thereafter, and the remaining portion of the clause be deleted.

(Motion was carried)

Mr. Speaker : I will new, put the amendment as amended, to the vote of the House. The question is : —

That after Clause 15 of the Bill, the following new clause be added, namely :—

"16. Every Member of the Provincial Assembly of the Punjab shall be authorized to inspect the jails falling within the District of his constituency within office hours."

(Motion was unanimuously carried)

Mr. Speaker : This new clause stands part of the Bill.

تمہید

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ تمہید مسودہ قانون کی تمہید بنے -

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی)

مختصر عنوان

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مختصر عنوان اور آغاز مسودہ قانون کا مختصر عنوان اور آغاز بنے -

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی) - - - -

وزیر قانون : جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء منظور کیا جائے -

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون استحقاقات صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ ۱۹۷۲ء منظور کیا جائے -

(متفقہ طور پر تحریک منظور کی گئی) - - - -

(نعرہ ہائے تحسین)

پوائنٹ آف آرڈر

۲ مئی ۱۹۷۲ء کی کارروائی کو مباحثات کا حصہ بنانے سے متعلق

حاجی محمد سیف اللہ خان : پوائینٹ آف آرڈر - جناب والا - میں آپ کی توجہ اس رپورٹ کی طرف جو کہ اسمبلی کی جانب سے شائع کی گئی ہے جسے ۲ مئی ۱۹۷۲ء کی کارروائی کا نام دیا گیا ہے مبذول کرواتا ہوں - میرا نکتہ اعتراض یہ ہے کہ جو رپورٹ debates کا حصہ بنائی گئی ہے یا اسمبلی کی کارروائی کا حصہ بنائی گئی ہے - یہ رولز - لاز اور آئین کے تحت اس کا حصہ نہیں بن سکتی - اس کا اسمبلی کی کارروائی سے کوئی تعلق نہیں ہے - اسے اسمبلی

کی تمام تر کارروائی سے حذف کرنا ہوگا ۔ میں اپنے اس نکتۂ اعتراض کو حمایت میں قانون ۔ رولز اور آئین کی پروویژن پیش کروں گا ۔ اور میں آپ سے گذارش کرونگا کہ چونکہ یہ نہایت اہم اور تاریخی قسم کا پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔ اس لئے اس کی اہمیت کے پیش نظر مجھے امید ہے کہ آپ اپنا فیصلہ صادر کریں گے ۔

جناب والا میں آپ کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ جہاں تک اسمبلی کی میٹینگز کا تعلق ہے یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ کوئی کی کوئی میٹنگ پریزائڈنگ آفسر یا سپیکر کے بغیر نہیں ہو سکتی ۔ جہاں تک ۲ مئی ۱۹۷۲ء کی کارروائی کا تعلق ہے ۔ قانون میں رولز میں کہیں بھی نہیں ہے کہ اس دن کی کارروائی کے لئے کوئی پریزائڈنگ آفسر مقرر ہوگا اور نہ ہی قانون کی منشاء کے مطابق کوئی پریزائڈنگ آفیسر مقرر کیا گیا ہے ۔ ۲ مئی کی اسمبلی کی کارروائی کو preside کرنے کے لئے اس ضمن میں آپ کی توجہ قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۵ (۱) کی طرف مبذول کرواتا ہوں :

> Rule 5 (1) "After a general election and until the first meeting of the Assembly after such election, a person elected as a member may make before the Governor or any person nominated by him, an oath in such form set out in the Second Schedule to the Constitution as is applicable to him.

اس سے مراد یہ ہے کہ اسمبلی کے اجلاس سے پہلے حلف لیا جا سکتا ہے اور وہ حلف جناب گورنر کے روبرو یا ان کے نامزد کردہ کسی بھی شخص کے روبرو لیا جا سکتا ہے ۔ اس کے بعد ۵ (۲) میں درج ہے :

> (2) "At the first meeting of the Assembly after a general election, the oath set out in the Second Schedule to the Constitution for a member of an Assembly shall be administered

separately to each person elected to the Assembly who is present and has not already taken the oath. by the Governor or any person nominated by him."

جناب والا - یہ پروبژن موجود ہے کہ اسمبلی کے اجلاس سے پہلے بھی حلف اٹھایا جا سکتا ہے - دوسرے یہ ہے کہ اسمبلی کے اجلاس میں بھی حلف اٹھایا جا سکتا ہے - اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جہاں تک اجلاس کا تعلق ہے - میٹنگ کا تعلق ہے جب اس کا پریزائڈنگ آفسر نہیں سپیکر نہیں ہے تو حلف کس کے سامنے اٹھایا جائے - جہاں تک اسمبلی کی کل کارروائی کو preside کرنے کا تعلق ہے - اس کے لئے جناب گورنر نے کوئی separate آرڈر نہیں کیا یا قانون میں کوئی ترمیم نہیں ہوئی کہ کون آدمی اسمبلی کی اس دن کی میٹنگ کو preside کرے گا - جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے یہ ضروری تھا یا نہیں تھا - اس میں دو چیزیں آتی ہیں - پہلی یہ کہ اسمبلی کی میٹنگ بغیر پریزائڈنگ آفسر کے ہو نہیں سکتی دوسرے میرے پاس precedent موجود ہے کہ ۱۹۶۲ء میں بھی یہی چیز ہوئی تھی - جب جون ۱۹۶۲ء کی پہلی اسمبلی معرض وجود میں آئی تو اس وقت کے گورنر صاحب نے مرکزی اسمبلی کے رولز adopt کر لئے تھے - ان رولز میں بھی کوئی پروبژن نہیں تھی کہ کون اسمبلی کے پہلے اجلاس کو preside کرے گا - جناب گورنر صاحب نے ایک علیحدہ نوٹیفیکشن ۸ جون ۱۹۶۲ء کو نکالا اور اس کے تحت مرکزی اسمبلی کے رولز adopt کئے - ۸ جون ۱۹۶۲ء کو ہی انہوں نے دوسرا نوٹیفیکشن ان رولز کو a mend کرکے کیا جو میں آپ کے سامنے پڑھے دیتا ہوں -

نوٹیفیکیشن نمبر جی - ای - ایف ۳۱۶۷ / ۶۲ / ۴-۵ مورخہ ۸ جون ۱۹۶۲ء جس میں وہ تمام رولز پراونشل اسمبلی کے لیے adopt کر لیے گئے - اس پہلے دن کی کارروائی کو valid بنانے کے لیے جب کہ سپیکر بھی نہیں تھا اور کوئی پریذائڈنگ آفیسر کی پروبژن بھی رولز میں نہ تھی - گورنر صاحب نے ایک نیا نوٹیفیکیشن جاری کیا جس کا نام Rule of procedure for the conduct of meetings of the Assembly ہے - اس میں جناب گورنر کے مقرر کردہ

الیکشن کمیشن کے جو الفاظ ہیں وہ بھی میں پڑھ دیتا ہوں تاکہ اس کی وضاحت ہو جائے کہ اس کی کیوں ضرورت محسوس ہوئی ۔ وہ لکھتے ہیں ۔

"Whereas, by Article 231 of the Constitution it is provided that until Rules of its Procedure are made by the Provincial Assembly of West Pakistan, the procedure of the Assembly shall be regulated by Rules of Procedure made by the Governor of West Pakistan ;

And whereas, the Governor of West Pakistan has made the requisite Rules of Procedure ; ..."

جیسا کہ میں پہلے حوالہ دے چکا ہوں ۔

"And whereas, under the Constitution, the Speaker or a Deputy Speaker elected by a previous Assembly remains in office until its successor Assembly has elected its own Speaker and Deputy Spkeaker ;

And whereas, there being no Assembly under the Constitusion....."

اب یہ ہماری طرف آ رہا ہے ۔ کہ جس طرح اس اسمبلی سے پہلے آئین نہیں تھا ۔ اور اس سے فوراً پہلے بنا ہے ۔ اور اس سے پہلے پنجاب کی اسمبلی نہ تھی وہی اس میں اب پوزیشن ہماری آ گئی ہے ۔

"And whereas, there being no Assembly under the Constitution previous to the commencing day of the Constitution there will be no Speaker or Deputy Speaker has been elected by the Assembly ;

And whereas, it is necessary to make provision for the conduct of the meetings of the Assembly until an elected Speaker takes the Chair ;

And whereas it will take the Assembly some time before the Standing Committee and other sub-organs of the Assembly are established by the Assembly and there is need for making provision for the functions of the Assembly to be performed during

the period before these sub-organs are established ;

And whereas, it will take the Governor of West Pakistan some time before his Council of Ministers and Parliamentary Secretaries are appointed and there is need to make provision in respect of the function that a Minister or a Parliamentary Secretary has to perform in relation to proceedings in the Assembly during the period before such a Minister or Parliamentary Secretary is appointed ;"

Now, I come to the relevant portion —

"Now, therefore, the Governor of West Pakistan is pleased to make the following special Rules of procedure to provide for the aforesaid contingencies :

1. The duties and functions of the Speaker under the Rules of Procedure of the Provincial Assemblyof West Pakistan made by the Governor of West Pakistan in pursuance of Article 231 of the Constitution, shall, until a Speaker is duly elected by the Assembly, be performed by Mr. Justice Masud Ahmad, Member, Election Commission, Pakistan."

تو جناب والا یہ واضح ہے ۔ کہ اسمبلی کی میٹنگ convene کرنے سے پہلے بھی اسمبلی کی میٹنگ کے لیے پریذائڈنگ آفیسر کا نامزد کرنا یا اس کا مقرر کرنا نہایت ضروری ہے جب کہ اس میٹنگ کے لیے جس کو ۲ مئی کا نام دیا جاتا ہے اور جسے اس رپورٹ کے لحاظ سے میٹنگ قرار دے دیا گیا ہے پریزائڈنگ آفیسر نہیں مقرر کیا گیا جس صاحب نے اسے preside کیا وہ حلف کمشنر تو کہلائے جا سکتے ہیں ۔ انہیں حلف لینے کا اختیار دیا گیا تھا اور وہ حلف جناب چیمبر سے باہر ۔ اس ایوان سے باہر بھی لیا جا سکتا تھا انہیں حلف لینے کا اختیار تھا ۔ لیکن انہیں اس چیز کا اختیار قطعاً نہیں دیا گیا کہ وہ میٹنگ کو بھی preside کریں ۔ اس چیز کی وضاحت رولز میں بھی ہے ۔ قاعدہ ۸(۱) میں انہوں نے واضح کر دیا ہے :

Rule 8(1) of the Rules of Procedure –

> "At the first meeting of the Assembly, after a general election and after the persons elected as Members, who are present and have not already made the oath have made the oath.,...."

پہلے نہیں - "after' کا لفظ ہے -

> "...the Assembly shall, before proceeding to the despatch of any other business, proceed to elect the Speaker in the manner hereinafter provided in this rule."

اس میں ایک چیز واضح ہو جاتی ہے کہ وہ حلف یا تو چیمبر سے باہر لے یا وہ پھر اس آدمی کے روبرو لے جو کہ چیمبر کے اندر ایوان کے اندر پریذائڈنگ آفیسر مقرر کیا گیا ہو - جب یہ پروسیجر ختم ہو جائے تو پھر اور کوئی کارروائی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ سپیکر کا انتخاب نہ ہو جائے - جناب والا - اس کی خلاف ورزی کی گئی ہے اور جس میں مزید کارروائیاں حلف لینے کے بعد اور اس سے پہلے جو ہوئی ہیں وہ خلاف قانون ہیں اس طرح کے اور precedents بھی مل جائیں گے - میں سمجھتا ہوں کہ حلف سے پہلے تقاریر بھی ہوئی ہیں اس سے انکار نہیں - اصل چیز یہ ہے کہ تاوقتیکہ

there is no Chair, there is no presiding officer ; there will be no such proceeding or no meeting can be convened.

اور اس کے ساتھ ساتھ میں جناب کو یہ بھی واضح کر دوں کہ دفعہ ۱۱۴ بالکل واضح ہے -

Article 114 of the Constitution —

> "A person who is a member of a Provincial Assembly shall not sit... .."

حالانکہ میں سمجھتا ہوں

I don't know what has been the intention of the framers of the Constitution.

اس کو پریذائڈنگ آفیسر بنایا گیا تھا - اس میں تھا :

> "He shall not resume his seat. He shall not sit to hold office."

مگر اس میں انہوں نے اس کلاز کو اتنا rigid بنایا ہے کہ مزید interpretation ہی نہیں کی جا سکتی اور اس میں انہوں نے صاف الفاظ میں لکھا تھا -

"A person who is a member of a Provincial Assembly shall not sit or vote in the Assembly until he makes before the Governor an oath in such form set out in the Second Schedule as is applicable to his office."

اس کے ساتھ ساتھ جناب والا اس آئین کے آرٹیکل ۳۷۱(۳) کے تحت یہ قرار دے دیا گیا ہے کہ کوئی ممبر اس وقت تک office assume نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ حلف نہ لے لے ۔ وہ اس وقت ممبر متصور ہوگا جس وقت وہ حلف لے لے ۔ یہ چیزیں صاف واضح کرتی ہیں کہ ۲ تاریخ کو جو میٹنگ ہوئی تھی۔اسمیں نہ تو پریذائڈنگ آفیسر نے اور نہ ہی ہم نے حلف لیا تھا اور نہ ہم اس ایوان میں بیٹھ سکتے تھے ۔ The provision of the constitution is most rigid. اور نہ ہی یہ non-interpretatable ہے کہ "sit" کی کوئی interpretation ہی نہیں ہو سکتی ۔ "sit" کے معنی صاف واضح ہیں ۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ تو ہمارے اپنے رولز اور ہمارے اپنے آئین کا سوال ہے ۔ اس کے بعد جناب والا میں House of Commons کی کتاب May's Parliamentary Practice سے حوالے دیتا ہوں ۔ یہ کتاب most authenticated تصور کی جاتی ہے ۔

May'sParliament Practice.

Page 283, Chapter 14, of May's Parliamentary Practice —

"The oath is required to be taken by all Peers in each new Parliament before they can sit or vote."

مسٹر سپیکر ۔ Peers کو چھوڑیے ۔ Commons کی بات کیجئے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ میں آگے آتا ہوں ۔ وہ Peers بھی ہاؤس آف کامنز کے ممبر تصور ہوتے ہیں ۔ یہ ہر ملک کی اپنی verdict ہوتی ہے ۔ اس کے بعد میں انہی کی definition پر آتا ہوں ۔ May's Parliament Practice کے صفحہ ۲۸۹ باب ۱۴ میں لکھا ہے :

Page 289 Chapter 14, of May's Parliamentary Practice —

"When the greater part of the members of both Houses are sworn the preliminaries peculiar to the first Session of a new Parliment are concluded, and Parliament is ready to hear the Queen's speech and to proceed with the initial business of the session."

اس میں بھی صاف واضح ہے کہ تاوقتیکہ ممبران حلف نہ اٹھالیں اس وقت تک کوئی تقریر نہ گورنر صاحب کی ہو سکتی ہے اور نہ کوئی اور business conduct

کیا جا سکتا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب والا میں آپ کو ایک اور واضح حوالہ دے دوں ۔ May's Parliamentary Practice کے صفحہ ۳۶۷ پر لکھا ہے :

> "It is usual for members who have not yet taken the oath, to sit below the "bar". That can't enter in the House and sit. They are to sit below the bar.

اس کے ساتھ ساتھ جناب والا میں آپ کی توجہ تقسیم برصغیر پاک و ہند سے پہلے کی Legislative Assembly of India جو کہ most authenticated تصور کی جاتی ہے اس کے حوالے بھی دیتا ہوں ۔ جناب والا ۔ Legislative Assembly Debate یکم فروری ۱۹۴۲ء کے صفحہ نمبر ۳۲ پر ہے ۔

> ....."The performance of any other functions on the floor of the House that can not be done until oath is taken".

وزیر مال و آبپاشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر .....

حاجی محمد سف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا ۔

جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ کوئی کام ہاؤس میں اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ حلف نہ لے لیا جائے ۔ اس کے بعد پھر اسی Lagislative Assembly Debate کے صفحہ ۸۷ پر ۲۰ جنوری ۱۹۳۰ء کی ایک رولنگ ہے اس میں ہے کہ "A member could not sit until he had taken oath" ۔ اس کے بعد اس Lagislative Assembly Debate of 1936 کے صفحہ 1142 اور 1143 پر لکھا ہے کہ :

> "A meeting of the Assembly is only duly constituted when Mr. President has taken the Chair".

اس میں صاف ہے کہ meeting اس وقت تک constitute نہیں ہو سکتی جب تک اس کا کوئی Presiding Officer نہ ہو ۔ آئین ۔ رولز اور قوانین ۔ اس چیز کی پوری وضاحت کرتے ہیں اور یہ واضح ہے کہ جو میٹنگ ہم نے ۲ مئی کو کی تھی وہ میٹنگ بالکل void ہے ۔ اسے اسمبلی کی میٹنگ قرار نہیں دیا جا سکتا اور جو بھی کارروائی اس دن کی میٹنگ میں ہوئی ہے وہ null and void ہے اور اسے اسمبلی کی کارروائی کے طور پر شائع نہیں کیا جا سکتا ۔ اسے آپ اپنی رپورٹ بنا لیں مگر وہ اسمبلی کی debate یا اسمبلی کی کارروائی نہیں بن سکتی ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ اس میں constitution involved ہے ۔ اس

میں Rules of procedure involved ہیں اس میں precedents involved ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ایک اور چیز بھی عرض کروں گا کہ جہاں تک اسمبلی چیمبر کا تعلق ہے اس کے متعلق بھی قاعدہ ۲۰۴ بالکل واضح ہے۔

Assembly Chamber shall not be used for any purpose other than the sitting of the Assembly.

اس دن ہم نے اس چیمبر کو بھی misuse کیا۔ ہمیں بیٹھنے کا حق نہیں تھا۔ ہم خلاف ضابطہ بیٹھے۔ جتنی کارروائی ہم نے کی وہ ساری خلاف ضابطہ تھی۔ اس کو اس حد تک ہی محدود نہیں رکھا گیا بلکہ اس خلاف ضابطہ کاروائی کو شائع کر کے اسمبلی کی debate کا حصہ بھی بنا دیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسمبلی کے precedents اور اسمبلی کی تاریخ کے خلاف ہے۔ آنے والی اسمبلیاں ہمارے متعلق کیا impression لیں گی اگر ہم نے اس کو برقرار رکھا اور اگر اس کے متعلق نوٹس نہ لیا۔

جناب والا۔ میں عرض کروں گا کہ اس بارے میں آپ ایک واضح رولنگ دیں۔ جتنے حوالے میں نے دئے ہیں اگر ان کی ضرورت ہو تو میں چیمبر میں انہیں پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ان کو discuss کرنے کےلئے تیار ہوں۔ کیونکہ جو بھی فیصلہ ہو اس ہاؤس کے وقار اور جناب کی شخصیت کے پیش نظر ایک نہایت جامع فیصلہ ہو۔

وزیر قانون۔ جناب والا۔ فاضل رکن نے اس ایوان کا کافی وقت لیا ہے اور تمام معزز اراکین نے نہایت خندہ پیشانی سے فاضل رکن کی باتیں سنی ہیں۔ تو میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس پوائنٹ کو مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کے سپرد کر دیا جائے۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر۔ یہ ایک نہایت ہی اہم نکتہ اٹھایا گیا ہے۔ اس پر مزید study کی ضرورت ہے۔ صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے میں توقع کرتا ہوں کہ وزیر قانون و دیگر معزز اراکین اسمبلی اس سلسلے میں میری امداد فرمائیں گے۔

تمام تحاریک استحقاق کل پیش ہوں گی۔ آج جمعۃالمبارک ہے۔ اب ہاؤس کی کارروائی ۲۹ جولائی ۱۹۷۲ء ۸ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ۲۹ جولائی ۱۹۷۲ء بروز ہفتہ ۸ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا)۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس دوئم

ہفتہ ۲۹ جولائی ۱۹۷۲ء
(شنبہ - ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۸ بجے صبح منعقد ہوا
مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰىہُمَا عَلَی
الۡاُخۡرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِیۡ تَبۡغِیۡ حَتّٰی تَفِیۡٓءَ اِلٰۤی اَمۡرِ اللّٰہِ ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَہُمَا
بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُقۡسِطِیۡنَ ○ اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ
فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ○ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡا لَا یَسۡخَرۡ قَوۡمٌ مِّنۡ قَوۡمٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا خَیۡرًا مِّنۡہُمۡ وَلَا نِسَآءٌ
مِّنۡ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنۡ یَّکُنَّ خَیۡرًا مِّنۡہُنَّ ۚ وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَلَا تَنَابَزُوۡا
بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ
ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ○ پ ۲۶ - س ۴۹ - ع ۱۳ - ۱۴ ایات ۹ تا ۱۱

اگر ایمان والوں میں سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو اُن میں صلح کرا دو اگر ایک گروہ دُوسرے پر زیادتی کرنے پر تُل جائے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو۔ یہاں تک کہ وُہ اللہ کے حکم کی طرف رجُوع کرے۔ پس وُہ اگر رجُوع کرے تو دونوں گروہوں میں مساوات کے ساتھ صُلح کرا دو اور انصاف سے کام لو کیونکہ اللہ عدل و انصاف کرنے والوں کو ہی پسند کرتا ہے۔ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں کے درمیان صُلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اے ایمان والو! کوئی جماعت کسی جماعت کا مذاق نہ اُڑائے ممکن ہے کہ وُہ اُن سے بہتر ہو۔ اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے، وُہ اُن سے بہتر ہوں اور اپنے مُسلمان بھائی پر عیب نہ لگاؤ۔ اور نہ ایک دُوسرے کو بُرے نام سے پکارو کیونکہ ایمان لانے کے بعد بُرے لقب سے پکارنا گناہ ہے۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلٰغُ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور میں مختلف دفاتر کے لیے حاصل کردہ عمارات کے کرایہ کی ادائیگی

*۳۳ ۔ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم وضاحت فرمائیں گے کہ اس وقت حکومت ان عمارات کا جو کہ اس نے لاہور میں مختلف دفاتر کے لیے کرایہ پر حاصل کی ہیں ، ان کا سالانہ کرایہ کیا ادا کر رہی ہے ۔ حکومت ان دفاتر کے لیے سرکاری جگہ مہیا کرنے کے لیے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ دفاتر کے لیے حاصل کردہ نجی عمارات کے سالانہ کرایہ کے طور پر حکومت اس وقت مبلغ ۲۳,۴۱,۱۳۴/۷۱ روپے ادا کر رہی ہے ۔ مناسب رقم ہونے کی صورت میں ہی دفاتر کے لیے سرکاری عمارات تعمیر ہو سکتی ہیں ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر اعلیٰ فرمائیں گے کہ اس سال کے بجٹ میں دفتر بنانے کے لیے کوئی رقم کی گنجائش رکھی گئی ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ اس کا جواب وزیر خزانہ دے سکیں گے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ان میں آفس ۔ کم ۔ ریذیڈنس عمارات ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ ضرور ہوں گی ۔ جہاں تک ریذیڈنس کا سوال ہے تو ان کی تنخواہ میں کرایہ منہا کیا جاتا ہے ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جو دفاتر لیے گئے ہیں ان میں سرکاری افسران کے کتنے بنگلے ہیں جو ان کی ذاتی ملکیت ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ان

عمارات کا کرایہ جو زیادہ ادا کیا جاتا ہے اس کی تحقیقات کرانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ یہ شرح کرایوں کی زیادتی کی وجہ سے ہے ۔ لیکن پھر بھی اگر کرایہ عام کرایوں سے زیادہ ہوگا تو لازمی طور پر تحقیقات کرائی جائے گی ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر اعلیٰ اس تجویز پر غور فرمائیں گے کہ گورنمنٹ کے ایسے تمام دفاتر پیپلز ہاؤس میں چلے جائیں اور معزز اراکین اسمبلی کی رہائیش گاہ اسمبلی کے پاس تعمیر کر لی جائے ؟ اس کے لیے جگہ بھی موجود ہے ۔ اس طرح بہت سا روپیہ بچ سکتا ہے اور یہ تمام کرایہ تین سال میں پورا ہو جائے گا ۔ اسمبلی کے پاس جو جگہ ہے وہاں عمارت بن سکتی ہے اور اراکین کو بھی سہولت ہوگی ۔

وزیر اعلیٰ ۔ یہ سالہا سال سے تجویز زیر غور ہے لیکن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے اس پر عمل نہیں ہو سکا ۔

میاں خورشید انور ۔ میں نے عرض کی ہے کہ ہر سال گورنمنٹ ۲۳/۲۴ لاکھ روپیہ کرائے کا جو ادا کرتی ہے ، اگر آپ یہ رقم بنک سے قرض لے لیں تو آپ اس بنک کو تین سال میں قرض واپس دے سکتے ہیں ۔ اس کے لیے کسی بنک سے معاہدہ کر لیا جائے کہ ہم تین چار سال میں پیسے واپس دے دیں گے ۔ اس طرح گورنمنٹ کی ایک مستقل چیز بن جائے گی اور اس سے بے پناہ فائدہ ہوگا ۔

تحصیل بھلوال میں ڈسٹرکٹ کونسل کی سڑکوں کی لمبائی

*۴۲ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ اور سماجی بہبود از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل بھلوال میں ڈسٹرکٹ کونسل کی سڑکوں کی لمبائی کتنی ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ اور سماجی بہبود (مسٹر معراج خالد) ۔

	میل
(۱) تحصیل بھلوال میں ڈسٹرکٹ کونسل کی پختہ سڑک کی کل لمبائی	۲۹۶۷۵
(۲) تحصیل بھلوال میں ڈسٹرکٹ کونسل کی کچی سڑک کی کل لمبائی	۲۲۲۶۷۵
کل میزان :	۲۵۲۶۵۰

آنریری مجسٹریٹ

*۴۵ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبے میں آنریری مجسٹریٹوں کی آسامیاں معرض وجود میں لانے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے ۔ اگر ایسا ہی ہے

(اول) تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

(دوم) ان مجسٹریٹوں کی تقرری کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جائیگا ۔

(سوم) آنریری مجسٹریٹ کے طور پر تقرری کے لئے کیا قابلیت درکار ہوگی؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ آنریری مجسٹریٹوں کی نئی آسامیاں منظور کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں ۔

(اول) چونکہ ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں لہذا کوئی وجہ بیان نہیں کی جا سکتی ۔

(دوم) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(سوم) ایضاً ۔

میونسپل ہسپتال بھیرہ

* ۴۸ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ میونسپل ہسپتال بھیرہ ضلع سرگودھا کی عمارت خستہ حالت میں ہے ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت اس معاملہ میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ب) مذکورہ ہسپتال میں روزانہ آنے والے آؤٹ ڈور مریضوں کی اوسطاً تعداد کیا ہے ؟ نیز گذشتہ سال کے دوران اوسطاً کتنے بڑے اپریشن کئے گئے ؟

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ہسپتال کے ساتھ کوئی کلینیکل لیبارٹری نہیں ہے ؟

(د) مذکورہ ہسپتال میں فی الوقت کتنے بستروں کا انتظام ہے ؟

(ھ) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی آپریشن تھیٹر میں ضروری آلات جراحی مہیا نہیں ہیں ؟ اگر ایسا ہے تو یہ آلات کب مہیا کئے جائیں گے ؟

وزیر برائے لوکل گورنمنٹ و سماجی بہبود (مسٹر سراج خالد)۔

(الف) جی ھاں ۔ بھیرہ میں ایک ابتدائی دیہی مرکز صحت کی تعمیر کی سکیم محکمہ صحت کے زیر غور ہے ۔

(ب) آوٹ ڈور مریضوں کی روزانہ اوسطاً تعداد ۲۵۰ ہے اور بڑے آپریشنوں کی سالانہ اوسطاً تعداد ۵۰ ہے ۔

(ج) جی ھاں ۔

(د) ۸ ۔

(ھ) آپریشنوں کے لئے آلات جراحی ناکافی ہیں ۔ میونسپل کمیٹی کے پاس اتنا سرمایہ نہیں کہ وہ اپنے وسائل سے ہسپتال چلا سکے ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے کہ گورنمنٹ نے ابھی تک منظور نہیں کیا ۔ ہماری اطلاع

تو یہ ہے کہ یہ گورنمنٹ نے sanction کر دیا ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ یہ سکیم محکمہ صحت کے زیر غور ہے۔

وزیر اعلیٰ ۔ ''زیر غور'' کا مطلب ہے کہ سکیم موجود ہے اور اس کا فیصلہ کیا جائے گا۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ کے علم میں ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل نے بھیرہ ہیلتھ سنٹر کے لئے سات ایکڑ زمین مہیا کر دی ہے۔

وزیر اعلیٰ ۔ زمین کے علاوہ دوسرے فنڈز کی بھی ضرورت ہے۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ یہ فرمائیں گے کہ یہ ہسپتال کتنی آبادی کو feed کر رہا ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ میونسپل کمیٹی کی آبادی کافی ہے ، لیکن سوال صرف فنڈز کا ہے۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ جب کہ بھیرہ اتنا بڑا قصبہ ہے تو کیا یہاں کلینیکل لیبارٹریز کے لئے کوئی تجویز زیر غور ہے؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ آپ نے جواب میں فرمایا ہے کہ اس کام کے لئے ذرائع ناکافی ہیں تو کیا کمیٹی کو یہ آلات مہیا کرنے کے لئے کوئی فنڈز مہیا کر سکیں گے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں جو بڑے بڑے زمیندار اور سرمایہ دار ہیں ان کو اپیل کریں کہ وہ اس عام آبادی کے لئے اپنے سرمائے میں سے رقم جمع کرائیں تاکہ یہ کام کیا جا سکے۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ یہ اپیل وزیر اعلیٰ صاحب کب کریں گے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ ابھی کر رہا ہوں ۔ آپ سے ۔ (قہقہہ)

مشیروں اور وزراء کی سرکاری کاروں کی نگہداشت

*۵۴ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ مشیروں اور وزراء کی سرکاری کاروں کی نگہداشت پر ان کی تقرری سے اب تک کل کتنی رقم خرچ ہوئی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ مشیروں اور وزیروں کی اسٹاف کاروں پر ان کی تقرری کے بعد سے اب تک کل خرچ ۶۵,۱۷۲٬۶۸ روپے ہوا ہے ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ فرمائیں گے کہ بڑی بڑی شیورلیٹ اور مرسیڈیز جو کاریں ہیں ان پر اخراجات زیادہ ہو رہے ہیں ؟ کیا وزیروں کے لئے چھوٹی کاروں کا انتظام کر رہے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ کوشش کر رہے ہیں کہ چھوٹی کاریں مہیا ہوں ۔ جونہی مل جائیں گی ان کاروں کو فروخت کر دیا جائے گا ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ کے علم میں ہے کہ مرکزی حکومت نے کوئی چھ سو کاریں ضبط کی ہیں اور وہ سرکاری افسروں کو دے رہے ہیں ؟ کیا حکومت وہ کاریں اپنے وزیروں کے لئے حاصل نہیں کر سکتی تھی ؟

وزیر اعلیٰ ۔ مجھے ان کی تفصیلات تو یاد نہیں ۔ میں کوشش کروں گا کہ وہ کاریں لی جا سکیں ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کم سرمایہ کے پیش نظر کیا کوئی ایسا پروگرام بنایا گیا ہے کہ جہاں دس کاریں دس وزیروں کو ایک دفتر میں لاتی ہیں وہاں تین کاریں دس وزیروں کو لے کر آ جائیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ کیوں نہ آپ کی تجویز پر ایک مشترکہ بس ہی لے لی جائے۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ وزراء کے لیے ۱۹ نئی کاروں کا آرڈر دیا جا چکا ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ میں نے عرض کی ہے کہ کوشش کی جا رہی ہے کہ چھوٹی کاریں فراہم کی جائیں ۔

سید تابش الوری ۔ میں نے عرض کی ہے کہ آرڈر دیا جا چکا ہے یا نہیں؟

وزیر اعلیٰ ۔ میں معلوم کروں گا کہ آرڈر دیا چکا ہے یا نہیں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جو کاریں اس وقت گوداموں میں پڑی ہوئی ہیں اور جن کو کوئی نہیں خرید کر رہا ، کیا حکومت اُن کی خرید پر غور کر رہی ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ اس کی بھی میں تحقیق کروں گا ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ کیا ان کے روزانہ اخراجات کی کوئی log book رکھی گئی ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ تمام اخراجات کا حساب رکھا جاتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ یہ معلوم کریں گے کہ کاروں کی خرید کے جو آرڈر دیئے گئے ہیں اس کا انتظام کوئی بیرونی حکومت کر رہی ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ لازمی طور پر محکموں میں تقسیم ہوتی ہے ۔ اس لیے میں دوسرے محکمے سے لازمی طور پر پوچھوں گا کہ کیا انتظام کیا جا رہا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا یہ خرید حکومت کی پالیسی یا منظوری کے بغیر کی جا رہی ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ لازمی طور پر حکومت کے ایک محکمے نے اس تجویز کو رکھا ہوگا اور اس پر غور کیا ہوگا ۔ میں پتہ کر کے عرض کر دوں گا ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ ''محکمہ'' سے کیا مراد ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ محکمہ سے مراد ''محکمہ متعلقہ'' ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ آپ جو نئی کاریں منگوا رہے ہیں ۔ کیا ان میں ان ممبروں کا بھی حصہ ہوگا جن کے پاس پہلے کاریں نہیں ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ بہر حال میرے علم کے مطابق چونکہ آپ کے پاس چار کاریں موجود ہیں ۔ اس لئے ضروری ہے کہ یہ صرف وزیروں کے لئے ہوں جو پرائیویٹ ممبرز نہیں ہیں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر اعلیٰ وضاحت کریں گے کہ یہ اخراجات صرف مرمت کے لئے ہیں یا اس میں پٹرول وغیرہ بھی شامل ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ یہ مرمت کے لئے اخراجات ہیں کیونکہ یہ کاریں بہت پرانی ہیں اور ان پر بہت زیادہ خرچ آتا ہے ۔ اس لئے نئی کاروں کے لئے کوشش کی جا رہی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ کیا ان کے وزیروں میں سے کوئی ''بیکار'' تو نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ میرا مطلب ہے جن کے پاس کار نہ ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ اطمینان رکھیں ۔ سپیکر کو کار مل رہی ہے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔

نوابزادہ محمد خان اخاکوانی ۔ میں وزیر اعلیٰ سے دریافت کرونگا کہ ان میں سے کتنی کاروں کو صبح سویرے دھکا لگانا پڑتا ہے ؟

(قہقہہ)

میاں خورشید انور ۔ حکومت نے کاروں کی امپورٹ بالکل بند کردی ہے اور موجودہ کاروں کے سٹاک کو seize کر لیا ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ یہ جواب دیا جا چکا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ جو ہزاروں کاریں گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لی ہیں ان میں سے ایک ایک کار کنٹرول ریٹ پر ممبروں کو مہیا کردی جائے ۔ ورنہ وہ افسر کھا جائیں گے ۔ قوم کا قیمتی زر مبادلہ تو خرچ ہو چکا اب ان کا استعمال تو ہو ۔

وزیر اعلیٰ ۔ یہ چیز سنٹرل گورنمنٹ کی پالیسی سے تعلق رکھتی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں کیا فیصلہ کرتی ہے ۔ میں اس سلسلہ میں کچھ عرض نہیں کر سکتا ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ ہماری مراد یہ ہے کہ جو کاریں وزرا صاحبان سے بچ جائیں گی وہ از راہ کرم ممبر صاحبان کو دے دی جائیں ۔ اس میں کیا حرج ہوگا ۔

سردار نصراللہ خان دریشک ۔ کیا یہ درست ہے کہ ان میں سے کچھ کاریں ایئر کنڈیشنڈ بھی ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جیسا کہ ایک دوست نے کہا ہے ۔ یہ حقیقت ہے کہ ان دھکا لگانا پڑتا ہے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزراء کی کاریں سرکاری کاموں کے علاوہ پرائیویٹ کاموں پر بھی استعمال ہوتی ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ قواعد کی رو سے یہ کاریں وزراء اور ان کی فیملی کے لئے استعمال ہوتی ہیں ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جو کاریں خراب ہو چکی ہیں اگر ان کی بجائے سائیکل پر آجائیں تو کیا یہ بہتر نہ ہوگا ؟

ملک خالق داد خان بندیال ۔ کیا وزیر اعلیٰ فرما سکیں گے کہ ممبروں کو موٹروں اور کاروں کے پرمٹ دیئے گئے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہے ۔

سید کاظم علی شاہ کرمانی ۔ کیا وزیر اعلیٰ بیان فرمائینگے کہ وزراء صاحبان اپنی کوٹھیوں سے دفتر تک پیدل آیا کریں تاکہ کار کی ضرورت ہی پیدا نہ ہو ؟

میاں- خان محمد - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جن کاروں کو دھکا لگایا جاتا ہے - انکی مرمت کا معاملہ بھی اس معزز ایوان میں ہے ؟

Mr. Speaker : Any other supplementary question please.

چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر اعلیٰ اسکی justification سے مطمئن ہیں -

وزیر اعلیٰ - یہ ذمہ داری کا کام ہے - اس لیے مطمئن ہونا پڑتا ہے - کوئی چیز غلط بیان کرنا قابل تعزیر ہے -

---

صوبہ میں محصول چونگیوں کی نیلامی

*۸۵ - راؤ مراتب علی خان - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبے کی مختلف میونسپل کارپوریشنوں ، میونسپل کمیٹیوں ، ٹاؤن کمیٹیوں کی محصول چونگیوں پر متعلقہ عملہ چونگی باقاعدہ طور پر تنخواہ یافتہ ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ عملہ ایسے فرائض انجام دے رہا ہے جن کے سلسلے میں کی جانے والی تادیبی کارروائی پر میونسپل قوانین کا اطلاق ہوتا ہے -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سابقہ حکومت نے صوبے میں مختلف محصول چونگیاں نیلام کر دی تھیں اور ٹھیکیداروں نے اپنا ذاتی عملہ وہاں تعینات کر دیا ہے -

(د) اگر مندرجہ بالا جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو ایسے میونسپل اداروں کے نام کیا ہیں جہاں محصول کی وصولی کا کام عام نیلامی کے ذریعے ٹھیکیداروں کے سپرد کر دیا گیا ہے -

(ہ) کیا حکومت اس امر سے آگاہ ہے کہ سالانہ بنیاد پر محصول چونگیوں کی عام نیلامی کی پالیسی ناقص ہے اور اس سے میونسپلٹیوں کے ہزاروں ملازمین میں مایوسی پھیل گئی ہے اور صوبہ کے ان قصبات کے عوام کے لئے مصیبت کا باعث بن گئی ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو حکومت اس بارے میں کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (معراج خالد)۔ (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔ حکومت نے بلدیاتی اداروں کو اپنی محصول کی آمدن نیلام کرنے کی اجازت دی تھی۔ اگر وہ خود ایسا کرنا چاہیں بشرطیکہ بلدیاتی ادارے کی چونگیوں کا عملہ ٹھیکیدار کے تحت بدستور ملازمت میں رہے۔ یہ درست نہیں کہ ٹھیکیداروں کا عملہ محصول چونگیوں پر وصولی کر رہا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اپنے آدمیوں کو آمدن محصول کی نگرانی کرنے کے لئے مامور کیا ہوا ہے تاکہ بلدیات کا محصول چنگی کا عملہ کوئی غلط کام نہ کر سکے۔

(د) مطلوبہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) محصول چنگیوں کے سالانہ نیلام کی پالیسی میں خوبیاں اور خرابیاں دونوں ہیں لیکن مجموعی طور پر بہتر ہے کیونکہ اس سے بلدیات کی آمدنی میں پچھلے سالوں کی نسبت اضافہ ہوا ہے۔ حقیقت میں محصول کی آمدنی میں بلدیات کے عملہ محصول چنگی کی طرف سے دھاندلیاں ختم ہو گئی ہیں۔ غالباً یہی ان کی پریشانی کا سبب ہے۔

جہانتک عوام کی تکلیف کا سوال ہے چند واقعات ٹھیکیداروں کے زائد وصولی کے بارے میں ناظم بلدیات یا کنٹرولنگ اتھارٹی کے علم میں آتے رہے ہیں - چونکہ ہر دو آفیسر بااختیار ہیں - اس لئے عوام کی اکثر جائز شکایات موقع پر رفع کر سکتے ہیں - ایسے واقعات بہر حال بہت تھوڑے ہیں - مقامی افسران نے چنگی محصول کی نیلامی کو سراہا ہے اور کہا ہے کہ اس نظام کو ختم نہ کیا جائے -

جناب سپیکر میں آپکی اجازت سے اس میں تھوڑا سا اضافہ کرنا چاہتا ہوں - جبکہ میں نے عرض کی ہے مقامی افسران نے چنگی محصول کی نیلامی کو سراہا ہے اور کہا ہے کہ اس نظام کو ختم نہ کیا جائے - لیکن ہمارا موقف یہ نہیں ہے - ہم یہ چاہتے ہیں کہ کسی صورت اس خرابی کو دور کر سکیں اور بلدیاتی اداروں کے سٹاف سے ہی کام لیا جائے -

---

Names of the Municipal Committees which have auctioned their Octroi posts during 1971-72

(1) Multan Division.

1. Municipal Committee, Kehror Pacca.
2. Municipal Committee, Mianchannu.
3. Municipal Committee, D. G. Khan.
4. Municipal Committee, Muzaffargarh.
5. Municipal Committee, Leiah.
6. Municipal Committee, Sahiwal.
7. Municipal Committee, Chichawatni.
8. Municipal Committee, Okara.
9. Municipal Committee, Multan.

10. Town Committee, Tulamba.
11. Town Committee. Lodhran.
12. Town Committee, Duniapur.
13. Town Committee, Haveli Waswa Wala.
14. Town Committee, Dipalpur.
15. Town Committee, Renalakhurd.
16. Town Committee, Sher Sultan.
17. Town Committee, Jatoi.
18. Town Committee, Taunsa Sharif.
19. Town Committee, Rajanpur.
20. Town Committee, Mithankot.
21. Town Committee. Jampur.

(2) **Bahawalpur Division.**

1. Municipal Committee, Bahawalpur.
2. Municipal Committee, Ahmadpur Sharqia.
3. Municipal Committee, Bahawalnagar.
4. Municipal Committee, Haroonabad.
5. Municipal Committee, Chishtian.
6. Municipal Committee, Rahimyarkhan.
7. Municipal Committee, Sadiqabad.
8. Town Committee, Sama Satta.
9. Town Committee, Tamawali.
10. Town Committee, Uch Sharif.
11. Town Committee, Hasilpur.
12. Town Committee, Donga Bonga.
13. Town Committee, Fort Abbas.
14. Town Committee, Minchanabad.
15. Town Committee, Sadiq Ganj.

16. Town Committee, Trinda Sawaya Khan.
17. Town Committee, Ahmadpur Lamma
18. Town Committee, Liaquatpur.
19. Town Committee, Alabad.

(3) Lahore Division.

1. Municipal Committee, Daska.
2. Municipal Committee, Narowal.
3. Town Committee, Samberial.
4. Town Committee, Pasrur.
5. Town Committee, Chawinda.
6. Town Committee, Kalaswala.
7. Town Committee, Bhadu Malli
8. Municipal Committee, Gujranwala.
9. Town Committee, Ghakkar.
10. Municipal Committee, Pattoki.
11. Town Committee, Raiwind.
12. Town Committee, Bhai Pheru.
13. Town Committee, Chunian.
14. Town Committee, Kot Radha Kishan.
15. Town Committee, Khudian.
16. Town Committee. Luliani.

(4) Rawalpindi Division.

1. Municipal Committee, Campbellpur.
2. Town Committee, Hazro.
3. Town Committee, Talagang.
4. Town Committee, Pindigheb.

5. Town Committee, Fateh Jang.
6. Town Committee, Hassan Abdal.
7. Municipal Committee, Gujarkhan.
8. Municipal Committee, Jhelum.
9. Municipal Committee, Chakwal.
10. Town Committee, Pind Dadan Khan.
11. Town Committee, Khewra.
12. Municipal Committee, Gujrat.
13. Municipal Committee, Jalalpur Jattan.
14. Municipal Committee, Mandi Bahauddin.
15. Municipal Committee, Lalamusa.
16. Municipal Committee, Kharian.
17. Town Committee, Kunjah.
18. Municipal Committee, Rawalpindi.
19. Municipal Committee, Murree.

(5) Sargodha Division.

1. Municipal Committee, Sargodha.
2. Municipal Committee, Bhera.
3. Municipal Committee, Khushab.
4. Town Committee, Sillanwali.
5. Town Committee, Bhalwal.
6. Town Committee, Phulerwan.
7. Town Committee, Lulani.
8. Town Committee, Kot Momin.
9. Town Committee, Shahpur Saddar.
10. Town Committee, Shahpur City.
11. Town Committee, Sahiwal.

12. Town Committee, Hidali.
13. Town Committee, Jauharabad.
14. Town Committee, Mitha Tiwana.
15. Municipal Committee, Jhang.
16. Municipal Committee. Chiniot.
17. Town Committee, Lalian.
18. Town Committee, Rabwah.
19 Town Committee, Shorkot.
20. Town Committee, Shorkot Road.
21. Town Committee, Garh Mahraj.
22. Municipal Committee, Lyallpur.
23. Municipal Committee Tandlianwala.
24. Municipal Committee, Toba Tek Singh.
25. Municipal Committee, Kamalia.
26. Town Committee, Pir Mahal.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ چنگیوں کی نیلامی کا مسئلہ اصولی طور پر اس بات کا اعتراف ہے کہ بلدیاتی اداروں کے کارکن نا اہل اور بددیانت ہیں ۔

وزیر لوکل گورنمنٹ ۔ سابقہ حکومت نے ۱۹۶۸ء میں انہی حقائق کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا تھا ۔ جو گذشتہ سال تک جاری رہا ہے ۔ آج بھی آپ نے اخبار میں یہ خبر ملاحظہ فرمائی ہوگی کہ لاہور میونسپل کارپوریشن کی چنگیوں کا نیلام تین لاکھ بیس ہزار روپے پر دیا گیا ہے ۔ لیکن میں نے خود کل اپنے حکم سے اس کو منسوخ کر دیا ہے ۔ یہ حقیقت ہے کہ سابقہ حکومت نے اپنے اہل کاروں کی نالائقی اور نا اہلی کے پیش نظر

نیلام کا فیصلہ کیا تھا ۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کر دیا ہے کہ ہم نے تمام خرابیوں کو دور کرنے کیلئے اس فیصلہ کو واپس لیا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ یہی فیصلہ جو لاہور کارپوریشن کے لئے آپ نے فرمایا ہے ۔ کیا اسکا اطلاق باقی بلدیاتی اداروں پر بھی ہوگا ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ ۔ لازمی طور پر جس طرح ہم نے لاہور مونسپل کارپوریشن کے تمام سٹاف اور ٹھیکیداروں کے وفود سے تبادلہ خیال کرنے کے بعد یقین دہانی کرائی ہے کہ آئندہ رشوت ستانی کا دور نہیں چلے گا اور یہ جو دھاندلیاں ہیں نہیں ہونگی ۔ اس طرح ہر جگہ یہ جذبہ پیدا کیا جائیگا ۔ جوں جوں یہ ٹھیکے ختم ہوتے جاتے ہیں یہ کام سٹاف کے سپرد کر دیا جائیگا ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ ساہیوال اور اوکاڑہ کی چونگی نیلام کی گئی تھی ۔ وہاں کے ٹھیکیدار دوڑ گئے اور روپیہ ساتھ لے گئے ۔ تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اس بارہ میں کچھ ہوگا ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ ۔ اسکے متعلق میں معلوم کرونگا ۔ یہ بعید از قیاس نہیں ہے ۔ یہاں اگر بلدیاتی اداروں کا سٹاف کوئی بد دیانتی کرتا ہے تو موجودہ ٹھیکیدار اس نفسا نفسی سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں ۔ یہ ہو سکتا ہے ۔ ہم نے ان تمام خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کرنی ہے ۔ اور ہمارا اپنا سٹاف یہ رقوم وصول کیا کریگا ۔

میاں خان محمد ۔ کیا ان ٹھیکیداروں کے خلاف حکومت کارروائی کریگی جن کے ذمہ رقم ابھی تک پچھلے دو تین سال سے ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ ۔ میں لازمی طور رپورٹ طلب کرونگا ۔ جونہی بلدیاتی ادارے نے مطلع کیا ۔ اسکے مطابق کارروائی ہوگی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپکے علم میں ہے کہ جن جن میونسپل

کمیٹیوں کے ٹھیکے نیلام کئے گئے ہیں وہاں پہلے سے بہت زیادہ شکایات وصول ہوئی ہیں -

وزیر لوکل گورنمنٹ - اس میں شک نہیں ہے - لیکن دو تین چیزیں پیش نظر رکھنی چاہئیں - ایک بہت بڑا racket ہمارے صوبے میں چل گیا ہے - وہ یہ ہے کہ بڑے بڑے سرمایہ داروں نے ہمارے تمام شہروں کو نیلام میں شامل کر لیا ہے - اور انہوں نے اپنی ایک ایسی gang بنا رکھی ہے جو نہ صرف ان رقوم سے جو کہ بلدیاتی اداروں سے وصول ہوتی ہیں ، زیادہ وصول کرتے ہیں - بلکہ وہ شہریوں کے نام سے وصول کرتے ہیں - ہمیں اسے ختم کرنیکی کوشش کرنی چاہیے اور کریں گے اور مجھے امید ہے کہ ہم کامیاب ہونگے اور ہمارا اپنا سٹاف یہ رقوم وصول کریگا -

رائے میاں خان کھرل - کیا وزیر موصوف سے میں یہ گذارش کر سکتا ہوں کہ جو ساہیوال یا اوکاڑہ کے ٹھیکیدار ہیں - ان سے کوئی شخصی ضمانت لی جائے تاکہ آئندہ کوئی ایسے واقعات رونما نہ ہوں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ - جناب والا - ہم ایسا کر رہے ہیں کہ ایسے واقعات رونما نہ ہوں - ضمانت لی جائیگی -

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی - جناب والا - مجھے وزیر موصوف کے خیالات سننے کے بعد بڑی خوشی ہوئی ہے - جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے - کیا میں ان سے توقع رکھ سکتا ہوں کہ تمام صوبے میں یہی طریقہ کار اختیار کریں گے جو لاہور کارپوریشن کے متعلق کیا ہے - ورنہ فیصلے کرنے میں سالہا سال لگ جائینگے - میں التماس کرونگا کہ کیا وہ ہمیں یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ فوری طور پر ہر جگہ اس فیصلہ کو نافذ کرینگے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ - جناب والا - جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ سابقہ حکومت نے ۱۹۶۸ء میں یہ فیصلہ کیا تھا اور اسکے تحت یہ نیلامیاں

ہوتی رہیں - ہم نے اصولی طور پر اسکو ختم کرنا ہے - جیسا کہ معزز ممبران کو پتہ ہے کہ ہر ٹھیکہ ایک سال کے لئے ہوتا ہے - جوں جوں یہ ٹھیکے ختم ہوتے چلے جائینگے ہم اس کے متعلق کوشش کرینگے کہ ایسا نہ ہو -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ بہتر نہ ہوگا کہ سابقہ سال کے ٹھیکہ کی آمدن کو ٹارگٹ انکم قرار دے کر تمام ٹھیکے منسوخ کر دئے جائیں - اور فوری طور پر ان میونسپل کمیٹیوں یا ٹاؤن کمیٹیوں کو پابند کیا جائے کہ جس کی آمدنی اس ٹارگٹ انکم سے کم ہوگی اسکے خلاف فوری تادیبی کارروائی کی جائے گی ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ - جناب والا - یہ بالکل درست ہے - لاہور کارپوریشن کا ٹھیکہ ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ کا ہے - لاہور کارپوریشن کے عملہ نے عہد کیا ہے کہ وہ ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ اکٹھا کریں گے اسی طرح باقی کے تمام بلدیاتی ادارے بھی مجھے امید ہے کہ عہد کریں گے - اوکاڑہ کے ایک جلسہ میں تمام بلدیاتی اداروں کے نمائندے موجود تھے - انہوں نے عہد کیا تھا کہ وہ یہ کام خود سر انجام دیں گے اور کوشش کریں گے کہ محصول چونگیاں دوبارہ نیلام نہ ہوں -

مسٹر تاج محمد خانزادہ - جناب والا - وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے پاس دولت کی کثرت ہے - انہوں نے یہ ٹھیکے لیکر وہاں پر اپنا سیاسی اثر و رسوخ قائم کیا ہوا ہے - اسکے علاوہ اور بھی بہت سے ٹھیکے بلدیاتی اداروں میں ہوتے ہیں جو سالہا سال تک ایک ہی آدمی کے پاس رہتے ہیں - کیا آپکے پاس کوئی ایسی سکیم ہے جس سے آپ کوئی حد مقرر کرنا چاہتے ہوں کہ ایک ٹھیکہ تین سال سے زیادہ عرصہ تک کسی آدمی کو نہ مل سکے جیسے اور بہت سی کارپوریشن نے حد لگا دی ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ - جناب والا - میں نے عرض کی ہے کہ ہم ٹھیکے کے سسٹم کو ختم کرنا چاہتے ہیں -

راجہ محمد افضل خان - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جتنی آمدنی ٹھیکے سے زائد ہو گی اسکی وجہ سے عملہ کو بونس دیا جائے گا ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ - جناب والا - یہ بھی تجویز ہمارے مد نظر ہے - لازمی طور پر اگر سٹاف اچھا کام کرے گا تو اس کو بونس ضرور دیں گے -

راؤ محمد افضل خان - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اوکاڑہ میں جہاں لوگوں نے عہد کیا ہے اس میونسپل کمیٹی کے متعلق کیا فیصلہ ہے - وہاں کا عملہ خود وصولی کرے گا ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ - جناب والا - میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اوکاڑہ کے مقام پر پنجاب کے بلدیاتی اداروں کی چونگیوں کے لوگ آئے ہوئے تھے - انہوں نے مشترکہ طور پر یہ عہد کیا تھا کہ چونگیوں کے نیلام کو بند کیا جائے - اس طرح ایک تو دھاندلی ختم ہو جائےگی اور دوسرے ہم اپنی آمدنی بھی بڑھائیں گے -

راؤ محمد افضل خان - جناب والا - میں گذارش کروں گا کہ جس شہر میں یہ عہد کیا گیا ہے بسم اللہ بھی اسی جگہ سے کرنی چاہیے -

مسٹر سپیکر - یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے -

چوہدری علی بہادر خان - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ وہ میونسپل کمیٹیاں جن کے ٹھیکے نیلام ہو چکے ہیں اور ٹھیکیداروں نے اپنے ٹھیکے کا کام شروع کر دیا ہے ان کی کیا پوزیشن ہوگی ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ - قانونی شرائط کو دیکھتے ہوئے مناسب فیصلہ کیا جائے گا -

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ شکایات کی بنا پر کہیں کسی جگہ کسی کنٹرولنگ اتھارٹی نے کسی ٹھیکے دار کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کی ہے کہ اس سلسلہ میں ایک رپورٹ طلب کی ہے کہ کس کس جگہ ٹھیکیداروں نے بد عنوانیاں کی ہیں اور اس رپورٹ کے مطابق عمل کیا جائے گا ۔

ضلع بہاولنگر کے دیہاتوں میں پینے کے پانی کی فراہمی

*۹۰ ۔ راؤ مراتب علی خان ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع بہاولنگر کے ایسے دیہات کے نام کیا ہیں جہاں گزشتہ دس سالوں کے دوران پینے کے پانی کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا گیا ۔ نیز ایسے منصوبوں کی تعداد کیا ہے اور ان پر کل کتنی لاگت آئی ؟

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ منصوبوں پر عمل کرتے وقت متذکرہ علاقہ میں نکاسی آب کا کوئی بندوبست نہیں کیا گیا جس کے نتیجہ میں وہاں پانی جمع ہو جانے کی وجہ سے سیم پیدا ہوگئی ہے اور اس سے جائیداد کو نقصان پہنچ رہا ہے اور علاقے میں بیماریاں پھوٹ رہی ہیں ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت اس علاقے کے عوام کے لئے نکاسی آب کا بندوبست کرکے ان کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے فوری اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا حکومت متعلقہ حکام کے خلاف ناقص منصوبوں پر لاکھوں روپے ضائع کرنے کے بارے میں کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) بہاولنگر کے مندرجہ ذیل دیہات میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے پانی پینے کی سکیمیں تیار کیں :-

۱ ۔ منڈی صادق گنج ۱	۲،۶۹،۲۴۲ روپے
۲ ۔ چک نمبر ۶-۷ گجیانی	۱،۹۰،۶۵۷ روپے
۳ ۔ کھچی والی	۲،۱۷،۲۸۶ روپے
۴ ۔ یتیم والی	۲،۰۶،۲۹۶ روپے
۵ ۔ مہار شریف	۲،۲۰،۸۷۶ روپے
۶ ۔ جنڈ والی	۲،۴۰،۵۳۶ روپے
۷ ۔ ڈونگا بونگا	۴،۳۷،۸۷۱ روپے
مجموعی لاگت	۱۷،۸۲،۷۶۹ روپے

(ب) جی ہاں ۔ مندرجہ بالا دیہات میں گندے پانی کے نکاس کے لئے کوئی بندوبست نہیں کیا گیا ۔ مگر اس سے قبل پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں سیم تھور ، کسی کی جائیداد کو نقصان پہنچنے یا بیماریوں کے پھیلنے کے متعلق کوئی شکایت وغیرہ موصول نہیں ہوئی۔

(ج) یہ حقیقت ہے کہ جن دیہات میں محفوظ پانی مہیا کرنے کی سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں وہاں پر نکاس آب کی سکیمیں تعمیر کرنا بہت ضروری ہے جونہی فنڈز مہیا ہونگے ان سکیموں پر عمل درآمد کیا جائے گا ۔ چونکہ کسی سکیم کے متعلق کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی لہذا کسی اتھارٹی کے خلاف کسی قسم کی کارروائی تجویز نہیں کی جاتی ۔

ضلع بہاولنگر میں سڑکوں کی تعمیر

*۹۱ راؤ مراتب علی خان ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع بہاولنگر میں ہر خام اور پختہ سڑک کی کل لمبائی کتنے میل ہے۔

(ب) متذکرہ ضلع میں گذشتہ ۵ سالوں کے دوران پختہ کی جانے والی سڑکوں کی لمبائی کتنے میل ہے۔ نیز ان کے نام کیا کیا ہیں، اور ان پر کل کتنی لاگت آئی ہے ؟

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ ضلع میں چار اہم سڑکیں جو موضع ڈونگہ بونگہ سے موضع سوندا کو، موضع ڈونگہ بونگہ سے موضع گلاب علی کو، موضع ڈونگہ بونگہ سے موضع چنڈ والا کو اور موضع ڈونگہ بونگہ سے براستہ دہان بشوٹیاں، رام پور کڑیانوالہ، ابھی تک نا پختہ ہیں باوجود اس حقیقت کے کہ اس علاقہ کے لوگوں نے بار بار ان سڑکوں کی حالت کی جانب ارباب اختیار کی توجہ مبذول کرائی اور یونین کونسلوں، تحصیل کونسل، ڈسٹرکٹ کونسل اور ڈویژنل کونسل نے قرارداد پاس کرکے بھیجی تھی۔

(د) آیا یہ امر بھی واقعہ ہے کہ قصبہ ڈونگہ بونگہ مرکزی مقام ہونے کے ساتھ ساتھ تجارتی قصبہ بھی ہے اور جزو (ج) و (د) بالا میں متذکرہ مواضعات کے عوام کو اپنی زرعی پیداوار منڈی تک لے جانے میں شدید تکلیف سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

(ہ) اگر جزو (ج) و (د) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ان سڑکوں کو پختہ نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور کب تک یہ سڑکیں پختہ کر دی جائیں گی ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ ۔ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) کچی اور پکی سڑکوں کے نام اور ان کی لمبائی منسلک فہرست میں درج ہیں۔

سڑک کا نام	میل
۱ - مدرسہ تا کھتن براستہ کھترینہ والا	۱۸
۲ - ڈونگا بونگا تا رتی رام پورہ گلاب علی	۹
۳ - تخت محل تا بدھان والا	۶
۴ - تخت محل تا قاسم کا	۸
۵ - میل نمبر ۹ - جی تا جنڈ والا براستہ محار والی	۱۵
۶ - بہاولنگر تا چاوبکا براستہ روجھان والا	۸
۷ - دھران والا تا ۲۰۹ - مراد	۱۵
۸ - دھران والا تا حاصل پور لنک	۸
۹ - دھران والا تا ۱۳۱ - مراد	۵
۱۰ - ۱۳۱ - مراد تا ۱۲۴ - مراد	۶
۱۱ - چشتیاں تا منگھیران شریف	۵
۱۲ - چشتیاں تا شہر فرید	۶
۱۳ - بخشا خان تا شالی غربی بخشا خان تا دلہا بدھیرا	۸/۶
۱۴ - چشتیاں تا قاضیانوالہ لنک	۱۸
۱۵ - مری شوق شاہ تا ۸/۷ براستہ ۹ - جی	۳
۱۶ - چک عبداللہ تا چندناں	۱۰
۱۷ - ہارون آباد تا کامرانی ہیڈ	۲۴
۱۸ - دھران والا تا فورٹ عباس براستہ یتیم والا	۳۶
۱۹ - ۱۳۸ / ۶ - آر تا یتیم والا	۴
۲۰ - فورٹ عباس ریسٹ ہاؤس تا شہر	۱

۲۱ - کچھ والا تا مین روڈ ۱۸۱ / ۷ - آر	۸
۲۲ - رفیق آباد تا ۱۹۹ / ۸ - آر براستہ ۱۹۲ / ۷ - آر	۱۰
۲۳ - فقیر والا تا کامرانی روڈ	۸
۲۴ - کھچی والا تا واھدر ہیڈ قریش تا قلعہ میر گڑھ	۱۰
۲۵ - میانوالہ ٹوبہ تا بورڈر روڈ	۵
۲۶ - منچن آباد تا پٹن ڈک والا	۸
۲۷ - منچن آباد تا بکھان روڈ براستہ بہاول گڑھ	۲۰
۲۸ - چب وانہ تا محمد پور سنسران	۴
۲۹ - بورڈر روڈ سلیمانکی تا منچن آباد	۴۰
۳۰ - بہاولنگر	۴۰
۳۱ - فورٹ عباس	۴۵
میزان	۴۲۵

(دوم) پکی سڑکوں کی فہرست (مکمل لمبائی)

۱ - ھارون آباد تا میانوالہ ٹوبہ	۸۰۵
۲ - ۱ ، ۱/آر تا ۱۳/۱ - آر	۳۰۵
۳ - دھابن تا ملک پورہ	۶۰۰
۴ - احمد پور تا منڈی صادق گنج	۶۰۰
۵ - داراس شریف تا یو - سی - ایچ - کیو - چک ۱۰۷/۶ - آر	۴۰۵
میزان	۲۸۰۵

(ب) ان سڑکوں کے نام و لمبائی جو گذشتہ پانچ سال کے دوران ضلع بہاولنگر میں پختہ بنائی گئیں اور ان پر جو خرچ ہوا درج ذیل ہے :

نمبر شمار	سڑک کا نام	لمبائی	خرچ کردہ رقم	کیفیت
		میل	روپے	
۱	از ہارون آباد تا میانوالہ ٹوبہ	۵—۸	۳,۷۸,۰۰۰/-	یہ سڑک تعمیر ہو چکی ہے۔
۲	از چک آر ۱/۱ تا آر ۱۴/	۳۰۰۰	۳,۲۰,۰۰۰/-	زیر تعمیر ہے۔
۳	از ڈھابال تا ملک پور	۱۰۵	۴,۹۰,۰۰۰/-	ایضاً
۴	از احمد پور تا منڈی صادق گنج	۵۰۵	۴,۶۰,۰۰۰/-	ایضاً
۵	از داراس شریف تا یو۔ سی۔ ایچ۔ کیو چک نمبر آر ۶/۱۰۷		۴,۰۷,۰۰۰/- روپے	اس سڑک پر مٹی ڈال دی گئی ہے اور ۶۰ فی صد سامان موقع پر ڈال دیا گیا ہے۔

(ج) (اول) جی ہاں۔ مندرجہ ذیل سڑکیں ابھی تک پختہ نہیں ہیں۔

نمبر شمار	سڑک کے نام	لمبائی
۱	از ڈونگا بونگا تا موضع ترنڈہ سیوند	۳ میل
۲	از ڈونگا بونگا تا موضع گلاب علی	۶ میل
۳	از ڈونگا بونگا تا موضع جنڈ والا	۱۰ میل
۴	از ڈونگا بونگا تا موضع دینا بشنویا	۶ میل

(دوم) صرف ایک دفعہ سڑک نمبر ۲ (از موضع ڈونگا بونگا۔ گلاب علی) ڈسٹرکٹ کونسل کے ۶۸-۱۹۶۷-۱۱ کے اجلاس میں پختہ کرنے کے لیے زیر بحث آئی اور یہ طے ہوا کہ ڈسٹرکٹ انجنیئر سے اس بارے میں تخمینہ طلب کیا جائے ، لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے کوئی کارروائی نہ کی جا سکی ۔ بہر حال کسی یونین کونسل ، تحصیل کونسل یا ڈویژنل کونسل نے اس سڑک کو پختہ بنانے کے لیے کبھی ڈسٹرکٹ کونسل کو نہیں کہا ۔

(د) (اول) جی ہاں ۔ یہ صحیح ہے کہ ڈونگا بونگا ایک ٹاؤن کمیٹی ہے جو مرکزی حیثیت رکھتی ہے اور کاروباری نقطہ نظر سے ایک اہم جگہ ہے ۔

(دوم) یہ بھی حقیقت ہے کہ زراعت پیشہ لوگوں کو اپنی زرعی پیداوار کو منڈی لے جانے میں دقت پیش آتی ہے ۔

(ہ) (اول) ڈسٹرکٹ کونسل مذکورہ بالا سڑکوں میں سے صرف سڑک ڈونگا بونگا ۔ گلاب علی کی دیکھ بھال کرتی ہے ۔

(دوم) مالی حالت کمزور ہونے کے باعث کسی سالانہ ترقیاتی پروگرام میں یہ سڑکیں شامل نہیں کی جا سکیں اور ابھی تک اس بارے میں ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے کہ یہ سڑکیں کب پختہ کی جائیں گی ۔ بہر حال آئندہ ایسا فیصلہ عوامی نمائندے کریں گے ۔

بہاولنگر میں مختلف جگہوں پر پینے کے پانی کی فراہمی اور گلیوں میں روشنی کے انتظامات

*۹۳ راؤ مراتب علی خان ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع بہاولنگر میں محلہ نظام پور ، مدنی کالونی ، دھتکان بستی ، سوڈھا بستی ، رائے گڑھ بستی ، خدا آباد کالونی اور مزید مضافاتی آبادیوں میں پینے کے پانی اور گلیوں میں روشنی کا ابھی تک کوئی اہتمام نہیں کیا گیا ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ آبادیوں کے لوگوں کو پینے کے پانی کی قلت اور گلیوں میں روشنیوں کے فقدان کی وجہ سے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

(ج) آیا یہ امر بھی واقعہ ہے کہ متذکرہ بالا لوگوں نے متعلقہ حکام کو کئی یادداشتیں پیش کی ہیں کہ انہیں ان مستقل مشکلات سے نجات دلانے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں ۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو ، تو آیا حکومت متذکرہ آبادیوں میں پینے کا پانی بہم پہنچانے اور گلیوں میں روشنی کا انتظام کرنے کے لئے کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر ایسا نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) پانی کی سپلائی کا جزوی انتظام محلہ نظام پور ۔ دھتکاں بستی ۔ سوڈھا بستی ۔ رائے گڑھ بستی ۔ سعادت کالونی اور خداآباد میں موجود ہے ۔ ذیلی آبادی کے بقایا حصوں میں نلکے کا پانی ۷۳-۱۹۷۲ء میں مہیا کئے جانے کا منصوبہ ہے ۔ سڑکوں پر روشنی کا جزوی انتظام محلہ ناظم پور سوڈھا بستی اور سعادت کالونی میں اور مٹی کے تیل کی روشنی کا انتظام بستی رائے گڑھ ۔ مدنی کالونی میں موجود ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) میونسپل کمیٹی کے آئندہ سال کے بجٹ میں پانی کی سپلائی اور سڑکوں کی روشنی میں توسیع کے لئے رقوم مختص کی گئی ہیں ۔

حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر موصوف اس بات کی وضاحت فرمائیں گے کہ اس سال میونسپل کمیٹی نے یہاں پر بجلی اور پانی کی فراہمی کیلئے کتنی رقم رکھی ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ ۔ ان بستیوں کے متعلق عرض کر دوں کہ یہ بغیر منظوری کے بنی ہوئی ہیں اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ آئندہ کے لئے ہمارا پروگرام ہے کہ ایسی بستیاں اور ایسے منصوبے عوامی نمائندوں کے مشورے سے بنائے جائیں گے ۔

سابق مشیروں کی طرف سے کئے گئے دورے

*۹۸ ۔ رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) گورنر کے سابق مشیروں نے اپنے عہدہ کی مدت کے دوران کل کتنے میل کا دورہ کیا نیز ہر مشیر نے کتنے میل کا دورہ کیا ۔

(ب) مذکورہ مشیروں نے مذکورہ مدت کے دوران کل کتنا سفر خرچ وصول کیا ۔ نیز ہر مشیر نے کن کن جگہوں کا دورہ کیا ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) :— مندرجہ بالا (الف) اور (ب) کا جواب درج ذیل ہے ۔

نام مشیر	کل طے شدہ میل	کل حاصل کردہ سفری الاؤنس
۱ ۔ جناب محمد حنیف رامے سابق مشیر خزانہ ،	۳۵۷۸	۷۸۱۶۹۵ روپیہ

۲ - جناب خورشید حسن میر سابق مشیر تعلیم	۵۸۴۴	۱۰۲۳۶۵۰ روپیہ
۳ - جناب صادق حسین قریشی سابق مشیر زراعت	۲۵۷۷	۴۲۴۶۰۰ روپیہ
۴ - میاں محمد افضل وٹو سابق مشیر محنت	۳۸۰۶	۱۰۷۸۶۰۰ روپیہ
۵ - جناب رفیق احمد شیخ سابق مشیر خوراک	۵۵۰۵	۸۶۹۶۰۰ روپیہ
۶ - جناب افتخار احمد تاری سابق مشیر تعمیرات	۲۹۷۴	۶۱۵۶۰۰ روپیہ
۷ - جناب محمد انور سمہ سابق مشیر مال و آبپاشی	۷۸۱۶	۵۲۵۰۶۰۰ روپیہ
۸ - چوہدری محمد ارشاد سابق مشیر صحت	۵۴۸۷	۱۱۰۲۶۴۰ روپیہ
۹ - چوہدری محمد یعقوب اعوان سابق مشیر قانون	۵۳۵۵	۶۴۴۶۵۰ روپیہ
۱۰ - صوفی نذر محمد سابق مشیر جیل خانہ جات	۳۰۶۶	۴۰۵۶۰۰ روپیہ
۱۱ - جناب عبدالغفار خان سابق مشیر ٹرانسپورٹ	۶۷۲	۷۵۶۰۰ روپیہ
۱۲ - چوہدری ممتاز احمد کاہلوں سابق مشیر اوقاف	۷۲۱۹	۹۱۵۶۰۰ روپیہ

۱۳ - سید عاشق کلیم سابق مشیر لوکل باڈیز	۴۳۱۶	۱۰۲۴۰۰ روپے
۱۴ - ملک مختار احمد اعوان سابق مشیر بحالیات	۴۳۹۸	۵۶۱۴۰۰ روپے

Name of Adviser	*Places visited*
1. Mr. Muhammad Haneef Ramay, former Adviser for Finance.	Rawalpindi, Gujranwala, Sheikhupura. Sahiwal, Chichawatni, Toba Tek Singh, Pir Mahal, Shorkot Road, Chichawatni, Jhang, Lyallpur, Mian Channu, Khakwani Farm, Mian Channu, Lyallpur, Sargodha, Shorkot, Lyallpur, Sargodha, Shahpur, Sargodha Lyallpur, Pattoki, Gujrat, Lalamusa, Rawalpindi etc.
2. Mr. Khurshid Hasan Meer, former Adviser for Education.	Rawalpindi, Islamabad, Hasanabdal, Campbellpur, Rawalpindi, Mangla Dam, Mirpur (Azad Kashmir), Jhelum, Sheikhupura, Shahpur, Lyallpur, Rawalpindi, Islamabad, Murree, Rawalpindi, etc.
3. Mr. Sadiq Hussain Qureshi, former Adviser for Agriculture.	Lyallpur, Toba Tek Singh, Chubarkana, Sheikhupura, Multan, Lyallpur, Okara Farm etc.
4. Mian Mohammad Afzal Watto, former Adviser for Labour.	Lyallpur, Gujrat, Jalalpur Jattan, Bahawalpur, Jhelum, Multan, Bahawalnagar, Lyallpur, Jaranwala, Head

Name of Adviser	*Places visited*
	Sulemankee, Mcload Ganj, Minchanabad, Bahawalnagar, Jandwala, Haroonabad, Fort Abbas, Chishtian, Sheikhupura, Lyallpur, Okara, Sahiwal, Chichawatni, Burewala, Pakpattan, Dipalpur, Sargodha, Jauharabad, Mianwali, Chishma Barrage, Liaqatabad, Kaloorkot, Darya Khan, Bhakkar, etc.
5. Mian Iftikhar Ahmad Tari, former Adviser for C & W.	Gujranwala, Gujrat, Jalalpur Jattan, Kharian, Sarai Alamgir, Mandi Bahaudin, Malakwal, Head Faqiran, Jhelum, Darapur, Pind Dadankhan, Khewra, Choha Sedan Shah, Chakwal, Dina, Bhalwal, Mangla, Tala Gang, Jhelum, Shorkot, Rawalpindi, Hasanabdal, Islamabad, Murree.
6. Ch. Muhammad Anwar Sama, former Adviser for Revenue	Lyallpur, Satyana, Toba Tek Singh, Gojra, Toba Tek Singh, Multan, Lodhran, Shujaabad, Gujrat, Multan, Sahiwal, Sheikhupura, War Barton, Nankana Sahib, Chuharkana, Khangah Dogran, Pindi Bhattian, Jalalpur Bhattian, Hafizabad, Pasrur, Bedyana, Sialkot, Gujrat, Sodhara, Jhelum, Shaheedanwali, Mandi Bahaudin, Gujrat, Head Sulemanke, Mandi Minchana-

Name of Adviser	*Places visited*
	bad, Bahawalnagar, Jandwala, Haroonabad, Fort Abbas, Chishtian, Bahawalnagar, Chishtian, Bahawalnagar, Hasilpur, Bahawalpur, Suchpir, Rahimyarkhan, Multan, Sargodha, Pasrur, Narowal, Lyallpur, Jhang, Lyallpur, Sheikhupura, Gujrat, Wazirabad, Gujrat, Head Sulemanki, Gujrat, Gogali, Gujrat, Rawalpindi, Sama, etc.
7. Ch. Mohammad Irshad, former Adviser for Health.	Jhelum, Domali, Chakwal, Choha Sedan Shah, Rawalpindi, Kahuta, Gujar Khan, Rawalpindi, Murree, Hasanabdal, Campbellpur, Kharian, Khewra Lalamusa, Gujrat, Rawalpindi, Sahiwal, Gujranwala, Sialkot, Narowal, Pasrur, Shakargarh, Daska, Sambarial, Gujrat, Hafizabad, Eminabad, Shahkot, Khangah Dogran, Sargodha, Jauharbad, Bhalwal, Jhang, Multan, Changa Manga, Pattoki, Sahiwal, Dipalpur, Okara, Bahawalnagar, Gujrat, Rawalpindi, etc.
8. Ch. Mohammad Yaqub Awan, former Adviser for Law.	Sahiwal, Burewala, Bahawalnagar, Haroon Abad, Chishtian, Bahawalpur, Ahmadpur Sharqia, Rahimyar Khan, Sadiqabad, Sahiwal, Iqbalnagar, Muzaffargarh, Leiah, Dera Ghazi Khan,

Name of Adviser	*Places visited*
	Multan, Mian Channu, Rawalpindi, Campbellpur, Wah Factory, Campbellpur, Rawalpindi, Gujrat, Lyallpur, Gojra, Lyallpur, Jhang, Toba Tek Singh, Lyallpur, Lyallpur, Mianwali, Kala Bagh, Sargodha, Miani, Mian Bana, Sialkot, Jhelum, Gujranwala, Nandipur, Gujranwala, Nandipur, Qila Didar Singh, Noshera Virk, Sheikhupura, Rawalpindi etc.
9. Sufi Nazar Muhammad, former Adviser for Jails.	Sialkot, Sialkot, Gujranwala, Jhelum, Sialkot, Narowal, Shakargarh, Rabwah, Lyallpur, Kasur, Gujrat, Sargodha, Sialkot, Pasrur, Daska, Sialkot, Rawalpindi, Sialkot, Narowal, etc.
10. Ch. Mumtaz Ahmad Kalhoan, former Adviser for Auqaf.	Sheikhupura, Karmanwala, Sheikhupura, Chuharkana, Khangah Dogran, Sargodha, Chak No. 29, Sargodha, Chiniot, Chak 46, Chak 41, Sargodha, Sahiwal, Jhang, Haveli Bahadar, Shah, Barwana, Jhang, Shorkot, Jhang, Chiniot, Sargodha, Chak 36, Chak 849, Chak No. 879, Kot Balagat, Matila, Kot Memon, Lalyani, Bahawal, Sargodha, Chak 87, Mianwali, Sargodha, Sahiwal, Pakpattan, Sahiwal, Chichawatni, Lyallpur, Chiniot,

Name of Adviser	*Places visited*
	Rabwah, Sargodha, Sargodha, Chak 39, Dhorian, Shahpur Sadar, Sargodha, Mianwali, Musa Khel, Mianwali, Chak 40, Mianwali, Daud Khel, Kala Bagh, Isa Khel, Sikandar Abad, Mianwali, Liaqatabad, Kalor Kot, Kundian, Darya Khan, Bhakkar, Sankera, Quaidabad, Nurpur, Mitha, Jewan, Utra, Bandial, Hatoli, Jauharabad, Khushab, Nowshera, Katha Naga, Nurwali, Jauharabad, Sargodha, Chiniot, Rabwah, Chiniot, Kasur, Lyallpur, Sheikhupura, Shahkot, Sargodha, Rabwah, Chak 104, Sargodha, Chak 104, Chak 106, Sargodha, Chak 104, Chak 52, Sargodha, Rabwah, Sargodha, Chaniot, Jhang, Garh Maharaj, Muzaffargarh, Garh Maharaj, Jhang, Chiniot, Sargodha, Chichawatni, Chak 45, Chak 90, Chak 85, Rawalpindi, Islamabad, etc.
11. Syed Ashiq Kalim, former Adviser for BDs.	Gujrat, Rawalpindi, Fateh Jang, Khanda, Fateh Jang, Campbellpur, Pindi Gheb, Tala Gang, Mianwali, Rawalpindi, Rawalpindi, Campbellpur, Pindi Gheb, Campbellpur, Rawalpindi, Okara, Renala Khurd, Pakpattan, Chichawatni, Rawalpindi, Camp-

	Name of Adviser	*Places visited*
		bellpur, Rawalpindi, Gujrat, Rawalpindi, Islamabad, Rawalpindi, Campbellpur, Attok, Campbellpur, Attok, Hasanabdal, Campbellpur, Rawalpindi, Murree, Rawalpindi, Hafizabad, Gujranwala, Rawalpindi, etc.
12.	Malik Mukhtar Ahmad Awan, former Adviser for Settlement & Rehabilitation	Lyallpur, Jhang Maghiana, Jhang, Multan, Multan, Multan, Okara, Sahiwal, Kabirwala, Sahiwal, Chichawatni, Sahiwal, Pattoki, Rawalpindi, Murree, Rawalpindi, etc.
13.	Sh. Rafiq Ahmad, former Adviser for Food.	Jhelum, Rawalpindi, Fateh Jang, Rawalpindi, Raiwind, Kasur, Muridkey, Gujranwala, Sialkot, Gujranwala, Gujrat, Kharian, Rawalpindi, Shariqpur, Sheikhupura, Shahkot, Lyallpur, Sumandri, Toba Tek Singh, Jhang, Lyallpur, Jaranwala, Lyallpur, Sargodha, Kalor Kot, Sargodha, Gujranwala, Sahiwal, Arifwala, Pakpattan. Dipalpur, Okara, Rawalpindi, Islamabad, Rawalpindi, Murree, Nandipur, Rawalpindi, etc.
14.	Mr. Abdul Ghaffar Khan, former Adviser for Transport.	Dina, Jhelum, Chohan (District Jhelum)

میاں خورشید انور - کیا وزیر اعلیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ ایک میل کا کتنا ٹی - اے وزیر صاحب کو ملتا ہے ؟

وزیر اعلیٰ - جو مقررہ شرح ہے اس کے مطابق ہی ادا کیا گیا ہے - اس شرح سے زیادہ نہیں دیا گیا -

میاں خورشید انور - شرح کیا ہے ؟

وزیر اعلیٰ - میں عرض کرتا ہوں - جہاں تک میری اطلاع ہے اگر ایک افسر ۸ گھنٹے تک کسی جگہ قیام کرے - - - - - اس معاملہ میں میرا علم ناقص ہے میں نہیں بتا سکتا - میں اعتراف کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - وزیر خزانہ ان کی اس ضمن میں امداد کر سکتے ہیں -

وزیر خزانہ - جناب والا - عام جو ہمارے سرکاری افسر ہیں اگر وہ کسی جگہ ۸ گھنٹے قیام کریں گے تو انہیں پورے دن کا ٹی - اے ڈی - اے مل جاتا ہے - خاص طور پر ٹی - اے - لیکن وزرا جب تک ۲۴ گھنٹے کسی جگہ قیام نہ کریں ان کو پورا ڈی - اے نہیں دیا جاتا - جہاں تک سفر کا معاملہ ہے سرکاری کار ہوتی ہے صرف ڈی - اے ملتا ہے ۳۰ روپیہ یومیہ ہوتا ہے اور میلوں کے حساب سے نہیں لگایا جاتا -

میاں خورشید انور - جب وہ دورے پر جاتے ہیں تو کیا ان کے پاس سرکاری کار نہیں ہوتی ؟ میں نے ۳۰ روپیہ کے متعلق پوچھا ہے -

مسٹر سپیکر - یہ ۳۰ روپیہ ۲۴ گھنٹے کا یومیہ الاونس ہے -

میاں خورشید انور - میں نے ٹی - اے کا پوچھا ہے -

وزیر خزانہ - جہاں تک کار کا تعلق ہے - اس کا mileage نہیں دیا جاتا بلکہ ۳۰ روپیہ یومیہ جسے آپ ڈی - اے کہتے ہیں وہ دیا جاتا ہے -

میاں مصطفیٰ ظفر - جناب والا - جو اعداد و شمار بتائے گئے ہیں - کیا

یہ ٹی۔ اے اور ڈی۔ اے سے متعلق ہیں ؟ کیا یہ ڈی۔ اے ہے اور ٹی۔ اے نہیں ہے ؟

Mr. Speaker : You can draw your own conclusion.

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ میں نے بڑی وضاحت سے عرض کیا ہے کہ سفر کے لئے حکومت actual اخراجات دے دیتی ہے۔ ہاں اگر آپ ریل سے جاتے ہیں یا ہوائی جہاز سے جاتے ہیں یا بذریعہ کار جاتے ہیں جس صورت میں پٹرول سرکاری ہوتا ہے۔ اسی لئے کوئی مزید رقم نہیں دی جاتی۔ اگر ۲۴ گھنٹے قیام ہو جائے تو ڈی۔ اے ۳۰ روپیہ یومیہ ہوتا ہے اور اگر ۲۴ گھنٹوں کا قیام نہ ہو تو نصف دن کا ڈی۔ اے ملتا ہے۔

میاں مصطفیٰ ظفر۔ جناب والا۔ وزیر موصوف نے juris prudence پر لیکچر دیا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ ٹی۔ اے ڈی۔ اے کیا ہوتا ہے ؟

مسٹر سپیکر۔ انہوں نے کہا ہے کہ ٹی۔ اے نہیں ہوتا بلکہ actual expenses ملتے ہیں۔

There is no allowance. That is the answer.

آپ نے ایسے ہی فقرہ کس دیا۔ آپ نے بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی ہے۔

وزیر خزانہ۔ فاضل ممبر کو juris prudence کا پتہ نہیں۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ یہ جو میلوں کے متعلق بتایا گیا ہے اس کا حساب کتاب کس طرح کیا گیا ہے ؟ کیا وزراء صاحبان کے لکھنے سے یا ان کی کاروں کے میٹروں سے ہی اندازہ لگایا گیا ہے ؟

وزیر اعلیٰ۔ ویسے شہروں کے فاصلے مقرر ہیں جو کہ تمام معاملات میں استعمال ہوتے ہیں۔

چوہدری امان اللہ لک۔ کیا اس milaege میں وہ سفر بھی

شامل ہے جو اس دوران میں انہوں نے نجی مصروفیات میں گزارا ؟

وزیر اعلیٰ - دورے دورے ہوتے ہیں - نجی مصروفیت نجی مصروفیت ہوتی ہے -

چوھدری امانِ اللہ لک - کیا وزیر موصوف یہ اطمینان دلا سکیں گے کہ یہ دورے واقعی دورے تھے اور کاروں کو نجی استعمال میں نہیں لایا گیا ؟

وزیر اعلیٰ - آپ کو بے اطمینانی کس لفظ سے پیدا ہوئی ہے -

سردار امجد حمید خان دستی - جب لائل پور وزرا صاحبان الیکشن کے سلسلے میں تشریف لے گئے تھے تو ان کے ٹی - اے - ڈی - اے کا کیا حساب ہے ؟

مسٹر سپیکر - پچھلی مرتبہ اس کا جواب آ چکا ہے -

میاں مصطفیٰ ظفر - پچھلی مرتبہ یہ سوال کیا گیا تھا مگر جواب نہیں آیا تھا -

وزیر اعلیٰ - اس کا ٹی - اے - ڈی - اے طلب نہیں کیا گیا اور نہ ہی یہ ادا گیا گیا ہے -

میاں خورشید انور - کیا وزراء کرام نے لائل پور میں اپنے قیام کے دوران کوئی سرکاری کام بھی کیا ؟

وزیر اعلیٰ - وہ پارٹی کے ممبر بھی ہیں اور وہ پارٹی کا کام کرتے ہیں -

(قطع کلامیاں)

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - کیا وہ بغیر تنخواہ کے ان دنوں چھٹی پر تھے ؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا - میں اپنے بھائی کا شکر گزار ہوں کہ انہوں

نے بتا دیا ہے کہ یہ مشیروں کے متعلق بات ہو رہی ہے۔ وزراء بننے سے پہلے۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال متعلقہ نہیں ۔ آپ جواب پڑھیں پھر دیکھیں کہ آیا یہ اس سے متعلقہ ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ میرے سوال کا جواب relevant نہیں دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا سوال متعلقہ نہیں ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ کیا وزراء اس حکومت کے خزانے سے تنخواہ لیتے تھے ؟

نوبزادہ محمد خان خاکوانی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ ضمنی سوالات وزراء کے متعلق پوچھے جا رہے ہیں حالانکہ سوال صرف مشیروں کے متعلق پوچھا گیا ہے ۔ ضمنی سوالات صرف اصل سوال کی نوعیت تک محدود رہنے چاہیں ۔

اشیائے صرف کی قیمتوں میں کمی

*۱۰۹ رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حال ہی میں سبزیوں اشیائے خوردنی اور روزمرہ کے استعمال کی دیگر اشیاء کی قیمتوں میں کتنے فیصد اضافہ ہوا ہے ۔ جس سے عوام پریشانی اور مشکلات سے دو چار ہیں ۔ نیز حکومت نے اشیائے صرف کی قیمتوں پر مؤثر طور پر قابو پانے اور انہیں عام آدمی کی قوت خرید کے اندر رکھنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر اس سلسلے میں ابھی تک کوئی اقدام نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ ضروری اشیاء کی قیمتیں حد سے زیادہ نہیں بڑھی ہیں ۔ جنوری اور مئی کے درمیان قیمتوں میں کل ۵ سے ۶ فیصد کا اضافہ

ہوا لیکن قیمتوں پہ قابو پا لیا گیا ہے ۔ گندم کی قیمتوں میں ۷ء فیصد سے ۳۰ء۷ فیصد ، موٹے چاول ۵۰ء۶ فیصد سے ۱۴ فیصد بناسپتی گھی میں ۲ فیصد سے ۵ فیصد بعض اشیاء کی قیمتیں بالکل نہیں بڑھی ہیں ۔ عوام کے لیے آٹا چاول چینی راشن ڈپو میں پچھلے سال کے نرخ پر دستیاب ہیں ۔

مسٹر محمد عاشق ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ گڑ کی قیمت کے متعلق ان کا کیا خیال ہے ۔ کیا اس کی قیمت حد سے زیادہ بڑھی ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ میں نے عرض کیا ہے ”حد سے زیادہ“

مسٹر محمد عاشق ۔ اس کا موجودہ ریٹ کیا ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ بڑھی ہیں ۔ لیکن حد سے زیادہ نہیں ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ”حد سے زیادہ“ قیمت بڑھنے سے ان کی مراد کیا ہے ؟ اور کیا وہ موجودہ قیمتوں سے مطمئن ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ قیمتوں میں اضافہ ہو جائے تو اطمینان نہیں ہو سکتا ۔ لیکن روپے کی قیمت کم ہونے کے باعث قیمتوں میں اضافہ ہونا لازمی تھا ۔ جب ہم کہتے ہیں کہ قیمتیں حد سے زیادہ نہیں بڑھی ہیں ۔ جیسے کہ اس کی تفصیل پیش کی گئی ہے ۔ یعنی ۵ فیصد ، ۶ فیصد یا ۷ فیصد تو یہ حد سے بڑھی ہیں ۔ لیکن حد سے زیادہ نہیں بڑھی ہیں ۔ ۳۰ فیصد ، ۴۰ فیصد یا ۶۰ فیصد یہ قیمتیں حد سے زیادہ بڑھی ہوتی ہیں ۔ باوجود اس کے کہ روپے کی قیمت کم ہو گئی ہے ۔ پھر بھی اس وقت قیمتیں حد سے زیادہ نہیں بڑھی ہیں ۔ لیکن رجحان تیزی کی طرف ہے ۔ جس پر قابو پانے کے لئے پوری کوشش کی جائے گی ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ کیا وزیر اعلیٰ یہ فرمائیں گے کہ پہلے گڑ کی قیمت دس روپے ہوا کرتی تھی اور اب ۸۰ روپے ہے ۔ کیا یہ قیمت حد کے اندر ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ یہ کس سال کی بات کرتے ہیں ؟

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ اسی سال ۸۰ روپے ہوئی ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ آپ نے تو دس روپے کہا ہے ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ جناب والا ۔ دس روپے پہلے ہوا کرتی تھی ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ چیزوں کی قیمتیں بڑھانے میں بھی کوئی خفیہ ہاتھ کارفرما ہے؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ یہ سارا سسٹم ایسا ہے کہ جب تک اس کی کلی طور پر اصلاح نہ کر دی جائے تب تک قیمتوں میں اضافہ اور اتار چڑھاؤ ہوتا ہی رہے گا ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ وہ کیا اقدامات ہیں جو وہ کر چکے ہیں یا وہ کرنا چاہتے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ اس کی صرف ایک ہی صورت ہے کہ پیداوار میں اضافہ کیا جائے تاکہ روپے کی قیمت بڑھے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ کیا وزیر موصوف پچھلے پچیس سال کے عرصہ میں سے کسی ایک سال کا حوالہ دے سکیں گے کہ جس میں اتنی قیمتیں بڑھی ہوں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب خان امیر عبداللہ خان صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد قیمتیں بڑھی تھیں اور جنگ کا جو factor تھا اس نے کام کیا تھا ۔ اب اس جنگ کے بعد کے اثرات ابھی تک دور نہیں کئے جا سکے اور نہ کئے جا سکیں گے ۔ اس لئے قیمتوں کا متاثر ہونا ظاہر ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ میں جناب والا کی یاداشت کے لئے عرض کررہا ہوں کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد اور جنگ کے دوران چیزیں نسبتاً

پہلے سے بھی سستی ہو گئی تھیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ صرف ان سترہ دنوں کے اندر۔

نوابزادہ محمد خانؒ خاکوانی ۔ کیا وزیر اعلیٰ یہ فرمائیں گے کہ سرمایہ داری نظام اور استحصالی نظام میں کبھی قیمتیں چڑھ کر نیچے گری ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ میں یہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ یہ پہلی بات ہے جو کہ ناگوار گذرتی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ پیپلز پارٹی کی سنٹرل کمیٹی میں قیمتوں کی گرانی کے سلسلے میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان کے خلاف سختی کے ساتھ مہم چلانے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ سنٹرل کمیٹی کے فیصلوں کا مجھے علم نہیں ہے ۔ آپ کو کیسے ہو گیا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ قیمتیں حد سے زیادہ بڑھ رہی ہیں اور اگر تاجروں نے قیمتیں کم نہ کیں تو ان کے خلاف سخت اقدامات کئے جائیں گے ۔

حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ یہ بتا سکیں گے کہ سمگلر بلیک مارکیٹر اور ذخیرہ اندوز جو کہ مہنگائی کا سبب بنے ہوئے ہیں ۔ ان کا منہ کالا کرکے انہیں بر سر عام کوڑے مارنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ نہ صرف سمگلروں ، نہ صرف ذخیرہ اندوزوں اور نہ صرف چور بازاروں بلکہ تمام ان سرمایہ داروں جو کہ ڈاکہ زنی راہزنی چوری اور رسہ گیروں کے ذریعے یا ان میں وہ خود حصہ لیتے ہیں اور

کمیابی اور گرانی پیدا کرتے ہیں ، کے خلاف بھی ہم اقدامات کر رہے ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر اعلیٰ نے وہ خفیہ ہاتھ دیکھا ہے جو گڑ کو مہنگا کئے ہوا ہے ؟ ان کو پکڑتے کیوں نہیں ۔ کیا ان سے حصہ طے ہو گیا ہے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ ان کا ہاتھ خفیہ بھی ہے اور ظاہر بھی ہے ۔ ہمارے سامنے پھرتے ہیں اور ابھی تک پھرتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا اس ہاتھ میں کوئی انگوٹھی بھی ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ وہ ہاتھ انگھوٹھیوں اور جواہرات سے لدے ہوئے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ وزیر اعلیٰ صاحب سمگلروں کا بھی بہت ذکر کیا کرتے ہیں ۔ کیا انہوں نے سمگلر دیکھا ہے اگر دیکھا ہے تو پکڑتے کیوں نہیں ۔ اگر نہیں دیکھا تو میں دکھا سکتا ہوں ۔

وزیراعلیٰ ۔ میں نے دیکھا بھی ہے اور ضرور پکڑوں گا ۔

میاں خورشید انور ۔ خدا کرے کہ ایسا ہو ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر اعلیٰ اس بارے میں یہ بیان فرمائیں گے کہ اس میں دو چیزوں کا ذکر ہے ایک اشیائے خوردنی کی قیمتوں میں اضافہ اور دوسرے روزمرہ کے استعمال کی دیگر اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ۔ یہ اس متوسط طبقہ کو سزا دی جا رہی ہے جنہوں نے استحصالی نظام سے بغاوت کی ہے اور اس میں جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کا ہاتھ ہے ؟

(قطع کلامیاں)

وزیر اعلیٰ ۔ میں اتنی بات ضرور عرض کئے دیتا ہوں کہ میں آپ

کے جوابات ہنس ہنس کر دے رہا ہوں - رو کر نہیں دے رہا ہوں -

میاں مصطفیٰ ظفر - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ابھی انہوں نے فرمایا ہے کہ گرانی روپے کی قیمت کم کرنے سے ہوئی ہے - لیکن جب روپے کی قیمت کم کی گئی تھی تو اس وقت یہ یقین دلایا گیا تھا کہ چیزوں کی قیمتوں کو نہیں بڑھنے دیا جائے گا -

وزیر اعلیٰ - اس چیز کو پہلے بھی ایوان کے سامنے رکھا گیا تھا کہ جب روپے کی قیمت کم ہوتی ہے تو قیمتیں ضرور بڑھتیں ہیں لیکن کوشش کی جا رہی ہے کوشش کرنی بھی چاہئے اور کوشش کی جائیگی کہ قیمتیں حد سے زیادہ نہ بڑھیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا جناب وزیر اعلیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ جنوری ۱۹۷۲ء کے عرصے تک ان دو سالوں کے موزانے سے پتہ چلتا ہے کہ قیمتیں ۸۰۰ فیصد بڑھیں ہیں - گڑ کی قیمت ۸۰۰ فیصد - چینی کی قیمت ۳۰۰ فیصد اور گندم کی قیمت ۳۰ فیصد بڑھ گئی ہیں -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - میں نے عرض کیا ہے " جنوری اور مئی کے درمیان " - آپ فرما رہے ہیں ۱۹۷۱ء اور ۱۹۷۲ء کے درمیان کا موازنہ - یہ موازنہ جنوری - مئی کی قیمتوں کے درمیان ہے - آپ جواب ملاحظہ فرمائیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - سوال میں یہ چیز موجود نہیں ہے - یہ صرف آپ اپنی پوزیشن کو چھپانے کے لئے عرض کر رہے ہیں -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - جواب صاف ظاہر ہے "جنوری اور مئی کے درمیان " -

سردار صغیر احمد - اگر حزب اختلاف ہمارے ساتھ تنقید کرنے کی بجائے تعاون کرے تو اس سے مسائل جلدی حل ہو جائیں گے -

راؤ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ بتا سکیں گے کہ کسی ایک چیز کی قیمت نہ بڑھی ہو ؟

وزیر اعلیٰ ۔ بد دیانتی ۔

راؤ محمد افضل خان ۔ یہ استعمال میں نہیں آتی ۔ میں نے کسی ایک چیز کے متعلق عرض کیا تھا ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ ایک چھوٹے ملازم کی تنخواہ بہت تھوڑی ہوتی ہے اور اس بڑھتی ہوئی گرانی کے پیش نظر وہ اس تھوڑی تنخواہ سے گذارہ کیسے کر سکتا ہے ؟ کیا چھوٹی تنخواہ والوں کی تنخواہوں پر نظر ثانی کی جائے گی تاکہ وہ اپنی زندگی گذار سکے ؟

Mr. Speaker : This is not connected with this.

رائے میاں خان کھرل ۔ میرے سوال کا جواب نہیں آیا ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب عالی ۔ کیا وزیر اعلیٰ فرمائینگے کہ جو اشیا کی قیمتیں بڑھی ہیں کیا یہ پہلی مرتبہ بڑھی ہیں یا پچھلے ۲۴ برسوں میں بڑھتی رہی ہیں ؟

چوھدری امان اللہ لک ۔ میں وزیر اعلیٰ سے یہ وضاحت طلب کرتا ہوں کہ آج انہوں نے یہاں بیان دیتے ہوئے یہ فرمایا کہ گرانی کو کنٹرول کے لئے پروڈکشن میں اضافہ کرنا ہے ۔ اس سے پہلے وزیر صنعت یہ فرما چکے ہیں کہ پروڈکشن میں بہت حد تک اضافہ ہوا ہے ۔ ان دنوں باتوں کی تشریح فرمائی جائے ۔ آج وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ اگر پیداوار میں اضافہ ہو گیا تب گرانی کو روکا جا سکتا ہے ۔

وزیر صنعت ۔ میں وزیر صنعت ہوں لیکن میں تو لائن پور گیا ہو تھا ۔

Mr. Speaker : Minister concerned had not made any such statement.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - وزیر اعلیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی چیز کی قیمت نہیں بڑھی تو وہ بد دیانتی ہے - کیا موجودہ حکومت بددیانتی کو بطور خوراک استعمال کرتی ہے ؟

مسٹر سپیکر - سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے -

وزیر اعلیٰ - جناب والا - میں باقی ماندہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی - جناب والا میں نے کئی سوالات کئے ہیں لیکن کسی ایک کا جواب نہیں آیا - ہمیشہ یہی جواب آتا ہے کہ "جواب وصول نہیں ہوا" - میرے بڑے سادہ سے سوال ہیں - کہ سول سیکریٹریٹ میں کتنا فرنیچر خریدا گیا ہے - کتنے کے پردے خریدے گئے ہیں اور اسی قسم کی آسان سی چیزیں ہیں ان کا جواب بڑی آسانی سے دیا جا سکتا ہے- لیکن جواب نہیں دیا جاتا -

مسٹر سپیکر - جوابات آپکی میز پر رکھے ہوئے ہیں -

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی - مجھے تو جواب ابھی تک موصول نہیں ہوا ہے اور ہمیشہ میرے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے -

مسٹر سپیکر - اب تو موصول ہو گیا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میرے ایک سوال کے جواب میں وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا ہے کہ حکومت نے ایسی کوئی ہدایت جاری نہیں کی کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمینوں کو ایم پی اے یا ایم این اے کا درجہ دیا جائے چونکہ جواب آ چکا ہے اور میں ان کا شکر گذار ہوں از راہ کرم وہ اس کو پریس میں بھی دے دیں کہ حکومت کی طرف سے ایسی کوئی ہدایت جاری نہیں کی گئی کیونکہ پہلی خبر سے غلط فہمی ہو گئی تھی -

وزیر اعلیٰ - جناب والا اس میں چونکہ انہوں نے بلا جواز اور بلا وجہ بغیر قاعدے کے تقریر فرمائی ہے - اس لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ممبر جو ہے وہ ممبر صوبائی اسمبلی ہے اور چیئرمین پارٹی کا چیئرمین ہے -

قلیل المہلت سوال اور اس کا جواب

مجاہد آباد (رام گڑھ) کے باشندوں کے لئے پینے کے لئے پانی کی فراہمی

۱۲۰۱ - سید تابش الوری - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پینے کے پانی کی بہم رسانی کی بڑی پائیپ لائن لنک روڈ مغلپورہ لاہور کے ساتھ ساتھ بچھائی گئی ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سڑک پر واقع محلہ مجاہد آباد (رام گڑھ) کے باشندوں کو متذکرہ پائیپ لائن سے پینے کا پانی فراہم نہیں کیا جا رہا اور پینے کا پانی حاصل کرنے کے لئے انہیں دستی نلکوں اور کنوؤں پر انحصار کرنا پڑتا ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ آبادی کی حدود کے اندر واقع مدنی مسجد کے قریب نصب کردہ ٹیوب ویل (جو کہ لاہور امپرومنٹ ٹرسٹ کے زیر انتظام ہے) تقریباً تین ماہ سے چالو ہو گیا ہے اور اس کی پائیپ لائن کو بھی شالیمار لنک روڈ کی بڑی پائیپ لائن جو کہ مجاہد آباد کی آبادی سے گذرتی ہے سے ملا دیا گیا ہے -

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس آبادی کے باشندوں کو گھریلو استعمال کے لئے مذکورہ ٹیوب ویل سے پانی مہیا نہیں کیا گیا - حالانکہ اس کا پانی شالیمار لنک روڈ کی بڑی پائیپ لائن کے ذریعے باغبانپورہ جیسی زیادہ دور کی آبادیوں کے باشندوں کو مہیا کیا جا رہا ہے -

(ھ) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ٹیوب ویل کے چالو ہونے کی وجہ سے مذکورہ آبادی میں زیر زمین پانی کی سطح خاصی نیچی ہو گئی ہے - جس کے نتیجہ میں مذکورہ آبادی کے کنوئیں اور دستی نلکے تقریباً خشک ہو گئے ہیں اور وہاں کے باشندے شدید تکلیف کا سامنا کر رہے ہیں -

(و) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ تمام آبادی کو پینے کے پانی کی بہم رسانی کے نظام کو دو مرحلوں میں شروع کرنے کی منصوبہ بندی ہو چکی ہے یعنی نصف حصہ ۷۳-۱۹۷۲ء میں اور نصف حصہ ۷۴ - ۱۹۷۳ء میں -

(ز) اگر اجزا (الف) تا (و) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ۷۳ - ۱۹۷۲ میں مذکورہ آبادی کے کون سے علاقوں کو پانی مہیا کرنے کا منصوبہ ہے -

(ح) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ آبادی کی گلی نمبر ۳۰ اور اس کی بغلی گلیوں کے علاقے سب سے زیادہ متاثرہ ہیں - کیوں کہ ان علاقوں میں دستی نلکے اور کنوئیں بالکل خشک ہو چکے ہیں - اگر ایسا ہی ہے تو کیا ۷۳ - ۱۹۷۲ء کے دوران اس علاقے کو پانی کے کنکشن فراہم کرنے کی تجویز ہے - اگر کوئی تجویز نہ ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں اگر امپرومنٹ ٹرسٹ ۷۴-۱۹۷۳ء میں پانی کے کنکشن مہیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس بری طرح سے متاثرہ علاقے کے لئے اس درمیانی عرصہ کے دوران کون سے متبادل انتظامات کرنے کا منصوبہ ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) ہاں -

(ب) ہاں -

(ج) ہاں -

(د) ہاں -

(ز) پانی کی سطح میں کمی سخت خشک سالی کی وجہ سے ہے - ٹیوب ویلوں سے پانی نکالنے کا اثر پانچ سوفٹ سے نچلی سطح پر نہیں پڑتا -

(س) مختصر نظام تقسیم تمام آبادی میں ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران میں کیا جائے گا اور باقی نظام ۷۴-۱۹۷۳ء کے دوران میں مکمل کیا جائے گا - شرطیکہ کافی ذرائع موجود ہوں -

(ح) مجاہد آباد ۷۳-۱۹۷۲ء میں مجوزہ لائنیں ایک نقشے میں ظاہر کی گئی ہیں -

(ک) پانی کی سطح لاہور میں خشک سالی کی وجہ سے بہت نیچے چلی گئی ہے - گلی نمبر ۳۰ اور اس کی ملحقہ جگہوں (مجاہد آباد رام گڑھ کالونی) کوئی مستثنیٰ نہیں - پانی کا کنکشن ان گھروں کو دیا جائے گا کیونکہ ایک لائین گلی نمبر ۳۰ میں نقشے میں ظاہر کی گئی ہے -

سید تابش الوری - کیا وزیر موصوف کو یہ علم ہے کہ مجاہد آباد مغل پورہ کو پانی سپلائی کرنے کا مسئلہ ۱۹۶۶ء سے معرض التوا میں ہے - ۱۹۶۶ء میں اس وقت کے وزیر برائے لوکل گورنمنٹ نے ۶۶-۱۱-۲۴ کو ایوان میں سوال نمبر ۳۳۱۷ کا جواب دیتے ہوئے یہ وعدہ کیا تھا کہ پائپ میسر آنے پر جلد پانی مہیا کر دیاجائے گا - کیا ان چھ سالوں میں امپرووومنٹ ٹرسٹ کو پائپ میسر نہیں آ سکے - اور وہ اس کا بندوبست نہ کر سکا اور اب بھی ۶ سال گزرنے کے باوجود پانی کے وسائل کی کمی کا سہارا لیا جا رہا ہے -

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا۔ یہ درست ہو گا کہ۔ اب جب کہ لاہور کارپوریشن کو ۴ میونسپل کمیٹیوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ہر میونسپل کمیٹی کے ذمے فرائض لگا دیے جائیں گے اور فنڈز بھی مہیا کیے جائیں گے جیسا کہ پہلے ابھی ابھی عرض کر چکا ہوں کہ ہم دو کروڑ سے بڑھ کر تین کروڑ بیس لاکھ یا تیس لاکھ آمدنی حاصل کر رہے ہیں۔ اس سے توقع کی جا سکتی ہے کہ ہم ان کمیوں کو پورا کر سکیں گے۔ جہاں تک گذشتہ سالوں کا تعلق ہے۔ اس کے ہم ذمے دار نہیں ہیں لیکن اس کے متعلق یہی بتایا گیا ہے کہ فنڈز موجود نہ تھے۔ ہم کوشش کریں گے کہ فنڈز پیدا کیے جائیں اور جو متعلقہ میونسپل کمیٹی ہوگی اسکی یہ ذمہ داری ہو گی کہ وہ پانی کی بہم رسانی کا انتظام کرے۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ کیا وزیر موصوف اس علاقے کے باشندوں کی تکلیف کے پیش نظر ہر سال کے بجٹ میں سے کسی کم اہمیت والی مد میں سے کچھ رقم اس طرف صرف کر سکیں گے؟

وزیر اعلیٰ۔ ان آبادیوں جیسی کافی آبادیاں لاہور شہر میں موجود ہیں۔ بہرحال ترجیحات کا تعین کرتے وقت اس امر کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ وزیر موصوف نے ابھی فرمایا ہے کہ خشک سالی کے پیش نظر لاہور میں پانی کی سطح بہت کم ہو گئی ہے ان کے ذہن میں کیا اقدامات ہیں جو اس صورت حال کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مشکلات کا ازالہ کرنے کے لئے کئے جائیں گے کیونکہ یہ بڑی سنگین صورت حال ہے؟

وزیر اعلیٰ۔ بڑی سنگین صورت حال ہے۔ ظاہر ہے کہ پائپیں اور نچلی سطح پر لے جانی پڑیں گی اور اس پر کافی خرچ آئے گا۔ ہمیں کافی سامان خریدنا پڑے گا۔ تمام آبادیوں کے لئے یہ انتظامات ضروری ہیں۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

ضروری اشیا کی مناسب قیمتیں

* ۱۱۱ ۔ رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل حکومت نے ضروری اشیاء کی قیمتوں کو مناسب سطح پر برقرار رکھنے کیلئے خاص کمیٹیاں تشکیل دی تھیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو ۔

(اول) ایسی کمیٹیوں کی تعداد کیا ہے ؟

(دوم) ایسی کمیٹیاں کہاں کہاں قائم کی گئیں ہیں ؟

(سوم) ان کمیٹیوں کے سربراہوں کے کیا نام ہیں ؟

(چہارم) ہر ایک کمیٹی کے کتنے کتنے اجلاس منعقد ہوئے ۔ اور

(پنجم) حکومت نے ان کمیٹیوں کی سفارش کے مطابق ضروری اشیاء کی قیمتوں کو مناسب سطح پر برقرار رکھنے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) ۔ جواب اثبات میں ہے ۔ بنیادی ضرورت کی اشیاء کی قیمتوں کو اعتدال پر لانے کے لئے تمام ضلعوں میں ضلعی پرائس کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں ۔

(ب) ایسی ضلعی کمیٹیوں کی فہرست منسلک کر دی گئی ہے ۔ کمیٹیوں کی تعداد ، جگہیں جہاں ایسی کمیٹیاں قائم کی گئیں ، ان کمیٹیوں کے سربراہ اور ہر کمیٹی کی میٹنگ کی تعداد درج ہے ۔

اناج ۔ چینی ۔ مٹی کا تیل اور بناسپتی گھی کے بیوپاریوں کے ساتھ صلاح مشورہ کے بعد ضلعی پرائس کمیٹیوں نے ان اشیاء کی قیمتیں مقرر کیں ۔

نمبر شمار	مقام	سربراہ کمیٹی	تعداد اجلاس منعقدہ -
۱	لاہور	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لاہور	۴
۲	شیخوپورہ	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر شیخوپورہ	۲
۳	سیالکوٹ	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ	۴
۴	گوجرانوالہ	ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ	۱۰
۵	راولپنڈی	ڈپٹی کمشنر راولپنڈی	۳
۶	جہلم	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جہلم	۳
۷	گجرات	ڈپٹی کمشنر گجرات	۲
۸	کیمبل پور	ڈپٹی کمشنر کیمبل پور	۱
۹	لائل پور	ڈپٹی کمشنر لائل پور	۵
۱۰	سرگودھا	ڈپٹی کمشنر سرگودھا	۳
۱۱	میانوالی	ڈپٹی کمشنر میانوالی	۳
۱۲	جھنگ اور سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر چنیوٹ و شور کوٹ	ڈپٹی کمشنر جھنگ - اسسٹنٹ کمشنر	۱۰
۱۳	بہاولپور	ڈپٹی کمشنر بہاولپور	۸
۱۴	بہاولنگر	ڈپٹی کمشنر بہاولنگر	۵
۱۵	رحیم یار خاں	ڈپٹی کمشنر رحیم یار خاں	۱۷
۱۶	مظفر گڑھ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز و سب ڈویژنل ہیڈ کواٹرز -	ڈپٹی کمشنر و اسسٹنٹ کمشنر	۱۵
۱۷	ڈیرہ غازی خاں	ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل	۷
۱۸	ملتان	اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنر جنرل	۷
۱۹	ساہیوال ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹرز و سب ڈویژنل ہیڈ کواٹرز -	ڈپٹی کمشنر و اسسٹنٹ کمشنر	۱۷

اردو کو صوبہ کی دفتری زبان کے طور پر رائج کرنا

*۱۲۸ ۔ چوھدری امان‌اللہ لک ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اردو کو صوبہ کی دفتری زبان بنانے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت مذکورہ تجویز کو عملی جامہ پہنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک ۔

(ج) اگر سابقہ حکومت نے اردو کو دفتری زبان بنانے کے سلسلے میں کوئی اقدام کئے تھے تو ان کی نوعیت کیا ہے۔ نیز اس سلسلے میں کتنی رقم خرچ ہوئی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) حکومت پنجاب نے پہلے ہی اردو کو سرکاری زبان کی حیثیت سے اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔

(ب) ماسوا ایسی صورت کے جہاں فنی وجوہات کی بنا پر انگریزی کا استعمال نا گزیر ہو سرکاری و بلدیاتی دفاتر میں فوری طور پر انگریزی کی جگہ اردو کو سرکاری زبان کی حیثیت سے اختیار کر لیا گیا ہے ۔ اردو کو مکمل طور پر ایک سال کے اندر اندر بطور سرکاری زبان اختیار کرلیا جائے گا ۔

(ج) مجلس زبان دفتری نے سرکاری اصطلاحات و محاورات کی لغت شائع کی ہے۔ محکمانہ قواعد و ضوابط اور مختلف سرکاری محکموں سے وصول ہونے والے متفرق مسودات کا ترجمہ کیا ہے مختلف محکموں کے فارم ترجمہ کئے ہیں نیز سرکاری اصطلاحات و محاورات پر مشتمل ہر محکمہ کی لغت بھی تیار ہے ۔

مجلس زبان دفتری ایک باقاعدہ سرکاری دفتر ہے - اس پر اب تک سولہ لاکھ ستاون ہزار سات سو چالیس روپے ۱۶،۵۷،۷۴۰ روپے خرچ ہوچکے ہیں - اس خرچ میں سرکاری اصطلاحات و محاورات کی لغت (جو ۲۵ فہرستوں پر مشتمل ہے) کی طباعت کے اخراجات شامل نہیں کیونکہ اس وقت سرکاری چھاپہ خانہ میں تجارتی بنیادوں پر کام نہیں ہوتا تھا - سال ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران محکمانہ کتابوں کی تدوین کا کام شروع کیا گیا تھا - اب تک ان کتابوں کی تیاری پر بارہ ہزار دو سو چالیس روپے (۱۲,۲۴۰ روپے) صرف ہوچکے ہیں -

---

تحصیل چکوال میں پینے کے پانی کی قلت

*۱۷۹ - **مرزا فضل حق** - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم وضاحت فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل چکوال میں پینے کے پانی کی شدید قلت ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا سال ڈیم ڈھوک تھلیاں سے بذریعہ پائپ لائن پانی کی بہم رسانی کا اہتمام کرکے متذکرہ پانی کی قلت کو دور کرنے کیلئے کوئی سکیم حکومت کے زیر غور ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی نہیں - اگرچہ تحصیل چکوال میں پینے کے پانی کی قلت ہے - مگر اس قلت کو شدید تصور نہیں کیا جاسکتا -

(ب) ایسی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور نہیں -

ضلع ڈیرہ غازی خان کی ترقی

*۱۹۸ - **سردار رب نواز خان کھتران** - کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنجاب میں

ڈیرہ غازی خان کئی لحاظ سے ایک پسماندہ ضلع ہے اگر ایسا ہے تو حکومت اس ضلع کو بہتر بنانے اور اس کو ترقی دینے کیلئے جو اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اسکی تفاصیل کیا ہیں ۔ اگر اس سلسلے میں کوئی اقدام کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (صادق حسین قریشی) ۔ یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان کو نسبتاً زیادہ پسماندہ علاقوں میں شمار کیا جاتا ہے ۔ حکومت نے عزم کر رکھا ہے کہ ان علاقوں کو جتنی جلد ممکن ہو ترقی دی جائے ۔ اس مقصد کے حصول کے پیش نظر ایسے علاقوں کی ترقی کے لئے بحد ممکنہ زیادہ سے زیادہ وسائل مختص کئے جا رہے ہیں ۔ سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ۱۹ سکیمیں خصوصی طور پر ضلع ڈیرہ غازی خان سے متعلق ہیں ۔ اس کے علاوہ صوبائی سطح پر کچھ منصوبے اور سکیمیں ایسی ہیں جن سے ضلع ڈیرہ غازی خان کو بھی فائدہ پہنچے گا ۔

گاف کلب

*۲۱۱ ۔ **راجہ محمد افضل خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبے میں گاف کلبوں کی تعداد اور ان کلبوں سے منسلکہ رقبہ کتنا ہے ۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ صوبہ میں کل چودہ عدد گاف کلب ہیں ۔ اور کا مجموعی رقبہ تقریباً ۱۱۲۳۷۳ ایکڑ ہے ۔

سونا رکھنے پر پابندی

*۲۱۲ ۔ **راجہ محمد افضل خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت کے پیش نظر سونا رکھنے پر پابندیاں عائد کرنے کی کوئی تجویز ہے ۔ اگر نہیں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ سونے پر کنٹرول کا مسئلہ صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار سے باہر ہے ۔

لاہور میں سمن آباد اور وحدت کالونی کے درمیان اراضی پر کم آمدنی والے لوگوں کے لئے مکانات تعمیر کا منصوبہ

*۲۱۵ مسٹر فدا حسین — کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کچھ عرصہ قبل سمن آباد اور وحدت کالونی کے درمیان ۱۴۰۰ ایکڑ پر مشتمل علاقہ میں کم آمدنی پانے والے طبقہ کے لوگوں کے لئے ایک ہاؤسنگ سکیم تیار کی گئی تھی -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک متذکرہ سکیم پر عمل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور کیا اب حکومت متذکرہ سکیم پر لازمی طور پر عمل کرانے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہو تو اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تقریباً کتنا وقت درکار ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اگر وحدت کالونی اور سمن آباد کے رہائشی علاقہ کے درمیان سڑک تعمیر ہو جائے تو اس سے خاص طور پر نیو کیمپس یونیورسٹی کا فاصلہ کم ہو جائے گا اور لوگوں کے لئے عام طور پر بہت زیادہ سہولت پیدا ہو جائے گی -

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کب تک حکومت متذکرہ سڑک کی تعمیر کا کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی ہاں - اس سکیم کا نام ملتان روڈ سکیم ہے -

(ب) سکیم کے پہلے حصہ کی تکمیل کی جا رہی ہے - سکیم کے دوسرے دو حصوں کی تکمیل بعد میں کی جائے گی -

(ج) جی ہاں -

(د) سمن آباد کو وحدت روڈ سے ملانے والی ایک سڑک سکیم کے پہلے حصہ میں تجویز کی گئی ہے - یہ سڑک نیشنل بنک سٹاف کالونی کے شمال مشرقی کنارہ سے شروع ہوگی - مجوزہ سڑک دو اور سڑکوں سے ملے گی ان میں سے ایک شمال مشرق اور دوسری شمال مغرب کی جانب اس زمین سے ملے گی جو پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ حاصل کر رہا ہے - اس علاقہ میں سڑکوں کے جو حصے آئیں گے وہ لاہور امپرووومنٹ ٹرسٹ تیار کریگا -

---

نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور میں ڈسپنسری کا قیام

*۲۲۱ **رانا پھول محمد خان** - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور کی چھ ہزار آبادی کے لئے کوئی ڈسپنسری نہیں ہے -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ کالونی کے باشندوں کو علاج کے لئے نواں کوٹ ڈسپنسری جانا پڑتا ہے جو دو میل دور ہے جب وہاں ذرائع آمد و رفت کی سہولتیں بھی میسر نہیں ہیں -

(ج) اگر اجزا (الف) اور (ب) بالا کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور میں ڈسپنسری کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز مذکورہ ڈسپنسری کب تک کھول دی جائے گی -

(د) اگر ڈسپنسری کھولنے کا ارادہ نہ ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی ہاں -

(ب) متذکرہ کالونی کے باشندوں کو آزادی ہے کہ وہ ڈسپنسری نواں کوٹ سے یا ڈسپنسری ڈھولن وال سے علاج کرائیں - یہ دونوں ڈسپنسریاں کالونی سے تقریباً ایک میل کے فاصلہ پر ہیں -

(ج) جی نہیں -

(د) وسائل کی کمی کے سبب -

شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور میں نکاسی آب کے انتظامات

***۲۲۳ - رانا پھول محمد خان** - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ نیو شالیمار کالونی ملتان روڈ لاہور میں نکاسی آب کے انتظامات نہیں ہیں - جس کی وجہ سے گلیوں میں کھڑا پانی مچھروں کی افزائش نسل کا باعث بنتا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت مذکورہ کالونی میں نکاسی آب کے لئے نالیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) یہ صحیح ہے

کیونکہ یہ کالونی بغیر منصوبہ بندی کے تعمیر ہوئی ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ جیسے ہی وسائل فراہم ہوئے مناسب وقت آنے پر بندوبست کیا جائے گا ۔

جھگیاں شہاب‌الدین نزد شیزان فیکٹری ملتان روڈ لاہور میں سڑک کو پختہ کرنا

*۲۲۷ ۔ حافظ علی اسداللہ ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بند روڈ لاہور پر شیزان فیکٹری کے نزدیک واقع بستیوں جھگیاں شہاب‌الدین ، کوٹ کمبوہ ، چھدیہ پارک ، جھگیاں ناگراں ، کوغ پورہ اور مسعودا پارک پر مشتمل علاقہ کی آبادی تقریباً تیس ہزار ہے اور اس علاقہ میں صرف ایک سڑک موجود ہے جو کچی ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ کے باشندوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے خصوصاً بارش کے موسم میں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ سڑک کو پختہ کرنے کی مصلحت پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب اور اگر ایسا نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔
(ب) جی ہاں ۔

بند روڈ لاہور کے ساتھ ساتھ آبادیوں جھگیوں وغیرہ میں نکاس آب کا انتظام

*۲۲۸ ۔ حافظ علی اسداللہ ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان

فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بند روڈ لاہور کے ساتھ ساتھ آبادیوں جھگیاں شہاب دین ، کوٹ کمبوہ ، کوٹ کنجری ، کوچ پورہ جھگیاں ناگزاں اور مسعود پارک کے گندے پانی کا ایک جوہڑ ہے جو کہ مقامی آبادی کی صحت کے لئے نقصان دہ ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاہور کارپوریشن نے مذکورہ آبادیوں میں پانی کے نکاس کا کوئی مناسب انتظام نہیں کیا ہے - حالانکہ مذکورہ علاقے کے باشندے ٹیکس ادا کرتے ہیں -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس جوہڑ میں چند بچے ڈوب کر ہلاک ہوئے ہیں -

(د) اگر اجزا (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت اس جوہڑ کو پاٹنے اور مذکورہ آبادیوں میں پانی کے نکاس کا انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر رکھتی ہے تو کب تک اور اگر نہیں رکھتی تو ان کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) ہاں - ایک جوہڑ موجود ہے - یہ مچھروں کے پیدا ہونے کا سبب بن سکتا ہے لیکن حفاظتی تدابیر متواتر کی جاتی ہیں کہ مچھر پیدا نہ ہوں -

(ب) ہاں -

(ج) معلوم نہیں -

(د) اس جوہڑ کو پر کرنے کے لئے اس وقت کوئی پلان نہیں ہے - نالیوں کا انتظام بہ ترتیب کیا جارہا ہے - صحیح تاریخ کا تعین نہیں کیا جا سکتا - کیونکہ بہت سارے کاموں کے عمل درآمد کا فیصلہ پیپل میونسپل کمیٹیوں پر ہوگا جو ابھی بننے والی ہیں -

---

سیالکوٹ کے تن سازوں کو عمارت واپس دلانا

*۲۳۰ چوھدری غلام قادر ۔ کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) جناح باغ سیالکوٹ میں واقع عمارت حیدر پیویلین جو سیالکوٹ شہر کے تن سازی کرنے والوں کے لئے مخصوص تھی کو کن حالات میں اور کس ہیئت حاکمہ کے احکام کے تحت میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے چیئرمین کی رہائش گاہ میں تبدیل کیا گیا ۔

(ب) آیا حکومت مذکورہ عمارت کو اب خالی کرانے اور اسے تن سازی کرنے والوں کو دوبارہ واپس کرنے کا رکھتی ہے ۔ اگر رکھتی ہے تو کب اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) حیدر پیویلین صرف تن سازوں کیلئے مخصوص نہ تھا۔ ۱۹۶۵ء میں اس میں افسر محصولات رہائش پذیر تھے چونکہ میونسپل کمیٹی کے چیئرمین کے پاس مکان نہ تھا۔ اس لئے کمیٹی نے ۲۵ مارچ ۱۹۶۵ء کو قرارداد نمبر ۲۸۲ منظور کی جس کے ذریعے انہیں اسمیں رہائش پذیر ہونے کی اجازت دے دی گئی ۔

(ب) جی نہیں ۔ میونسپل کمیٹی کی ذمہداری ہے کہ وہ معقول معیار کا ایک مکان بلا کرایہ اپنے چیئرمین کو مہیا کرے اور میونسپل کمیٹی اس کے لئے رقم حاصل نہیں کر سکتی یہ پیویلین جناح پارک کے ایک دور کے گوشے میں واقع ہے اسی پارک میں کھلاڑیوں اور تن سازوں کیلئے ایک دوسرا پیویلین بھی موجود ہے اور یہ رہائش گاہ تن سازوں کی کسی انجمن کو واپس کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

ضلع کچہری سیالکوٹ کی حدود عام میں پیشاب خانوں کا اہتمام

*۲۳۱۔ چوہدری غلام قادر ۔ کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا میونسپل کمیٹی سیالکوٹ نے ضلع کچہری کی حدود میں کسی مناسب مرکزی جگہ پر عوام کے استعمال کے لئے (کھلے اور بند دونوں طرز کے) پیشاب خانوں کا اہتمام کرنے کے لئے کوئی اقدام کئے ہیں خصوصاً اس وجہ سے کہ ارد گرد کی تمام زمینوں پر کافی عرصہ سے عمارات تعمیر کر لی گئی ہیں اور اگر کوئی اقدام نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ جی نہیں ۔ ضلع کچہری کی حدود براہ راست ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے زیر انتظام ہیں اور وہ ان کے تصرف میں رکھی گئی رقوم برائے حدود کچہری میں سے یہ سہولتیں مہیا کر سکتے ہیں ۔

سیالکوٹ شہر میں عام پیشاب خانے

*۲۳۲ ۔ چوہدری غلام قادر ۔ کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سیالکوٹ شہر میں عوام کے استعمال کے لئے تعمیر شدہ پیشاب خانے بند کر دیئے گئے ہیں یا مسمار کر دیئے گئے ہیں ۔ اگر ایسا ہو تو ان کو بند کرنے اور مسمار کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ جی نہیں ۔

سیالکوٹ شہر میں رابطہ سڑکوں کا اہتمام

*۲۳۳ ۔ چوہدری غلام قادر ۔ کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ

کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ میونسپل کمیٹی سیالکوٹ نے خادم علی روڈ کو ایبٹ روڈ اور کچہری روڈ کے ساتھ ملانے اور سٹی روڈ کو کمشنر روڈ کے ساتھ ملانے کے لئے کوئی عام شاہراہ یا سڑک مہیا کرنے کے لئے ابھی تک کوئی اقدام نہیں کئے نیز مذکورہ سڑکوں کے مابین واقع علاقے میں بے احتیاطی سے عمارات تعمیر کی جا رہی ہیں اور میونسپل کمیٹی سڑکوں کے لئے مخصوص جگہ کو اس پر عمارات تعمیر کئے جانے سے محفوظ رکھنے کے لئے کوئی اقدام نہیں کر رہی ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کس مشکل کی وجہ سے مذکورہ بالا سڑکوں کے لئے ابھی تک زمین حاصل نہیں کی گئی ۔ نیز یہ رابطہ مہیا کرنے کے لیے اب کیا کارروائی کرنے کی تجویز ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔ کیونکہ ان سڑکوں کے درمیان آبادیاں موجود ہیں ۔

(ب) مشکلات مالی نوعیت کی ہیں بلدیہ کی اس خواہش کے پیش نظر پانی مہیا کرنے اور نکاسی آب کی سکیموں کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا جائے گا اور اس مرحلہ پر مذکور لنک سڑک کے لئے کوئی رقم فراہم کرنا ممکن نہیں ۔

سیالکوٹ شہر کی میوہ منڈی اور سبزی منڈی کی منتقلی

*۲۳۵ (الف)۔ چوہدری غلام قادر ۔ کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا سیالکوٹ شہر کی میوہ منڈی اور سبزی منڈی کو خادم علی روڈ پر واقع نئی جگہوں پر منتقل کرنے کی کوئی

تجویز زیر غور ہے۔ اگر ایسا ہے تو وہ تقریباً کونسی تاریخ تک فی‌الواقع منتقل ہونگی ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - جی ہاں - تقریباً ایک ماہ کے اندر -

---

وزیروں کی تنخواہ اور بھتہ جات

*۲۴۴- مسٹر محمد عاشق - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ون یونٹ کے قیام کے وقت وزیروں کی کل تعداد کتنی تھی اور انہیں تنخواہ ، الاونس اور دیگر سہولتیں بہم پہنچانے پر کل کتنے اخراجات آئے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - مغربی پاکستان کا ایک صوبہ بننے سے قبل پنجاب میں ایک وزیر اعلیٰ اور آٹھ وزیر تھے -

وزیر اعلیٰ کی تنخواہ ۳,۵,۰۰ روپے ماہوار اور وزیروں کی تنخواہ ۳,۰۰۰ روپے (تین ہزار روپے) تھی - اس کے علاوہ سرکاری خرچ پر آراستہ مکان کے بھی مستحق تھے - رہائش نہ لینے کی صورت میں وزیر اعلیٰ کو ۵۰۰ روپے اور وزراء کو ۳۰۰ روپے ماہوار الاونس دیا جا سکتا تھا -

---

مجاہد آباد (رام گڑھ) کے باشندوں کے لئے پینے کے پانی کی بہم رسانی

*۲۶۵ - مسٹر لال خان - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پینے کے پانی کی سپلائی کی بڑی پائپ لائن مغلپورہ لاہور میں شالیمار لنک روڈ پر بچھائی گئی ہے

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ سڑک پر واقعہ محلہ مجاہد آباد (رام گڑھ) میں متذکرہ پائپ لائن سے پینے کا پانی مہیا نہیں کیا

گیا ہے۔ اور آبادی کے لوگوں کو دستی پمپوں اور کنوؤں کے پانی پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مدنی مسجد سے ملحقہ نصب شدہ ٹیوب ویل جو کہ متذکرہ آبادی کے قریب ہے (لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے زیر کنٹرول) گذشتہ ۲ ماہ سے کام کر رہا ہے اور اس کی پائپ لائن جو مجاہد آباد کالونی میں سے گذاری گئی ہے شالیمار لنک روڈ پر بڑی پائپ لائن سے ملا دی گئی ہے۔

(د) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ ٹیوب ویل سے اس آبادی کے گھریلو اور سرکاری صارفین کو پانی مہیا نہیں کیا گیا ہے اور اس کی بجائے یہ پانی دور دور کی آبادیوں مثلاً باغبانپورہ وغیرہ کو متذکرہ لنک روڈ پر بڑی پائپ لائن کے ذریعے منتقل کر دیا گیا ہے۔

(ہ) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ ٹیوب ویل کے چالو ہونے کی وجہ سے متذکرہ آبادی میں زیر زمین پانی کی سطح کافی حد تک نیچی ہو گئی ہے جس کے نتیجے میں متذکرہ آبادی کے دستی پمپ اور کنوئیں تقریباً خشک ہو چکے ہیں اور وہاں کے لوگوں کو پینے کے پانی کے حصول کے لئے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(و) اگر جز (الف) تا (ہ) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو متذکرہ آبادی کے لوگوں کو ان کی آبادیوں میں سے گذاری جانے والی پائپ لائین سے پانی کے کنکشن مہیا نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔

(ز) کیا حکومت مجاہد آباد کے لوگوں کو فوری طور پر متذکرہ

پائپ لائن سے اور متذکرہ ٹیوب ویل سے پانی کے کنکشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کس تاریخ تک اور اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔

(ح) اگر حکومت متذکرہ آبادی کو آئندہ کسی مرحلہ پر پانی کے کنکشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس وقت تک اس علاقہ کے لوگوں کی پینے پانی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کیا متبادل انتظامات کئے جائیں گے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی ہاں ۔

(ہ) جی نہیں ۔ پانی کی عام سطح میں کمی خشک سالی کی وجہ سے ہے ٹیوب ویلوں سے پانی نکالنے کا اثر پانچ سو فٹ سے نچلی سطح پر نہیں پڑتا ۔

(و) جو ایک لائن اس علاقہ سے گذرتی ہے وہ دباؤ والی لائن ہے اور ٹیوب ویل کو شالیمار لنک روڈ پر واقع مین گڑھڈ سے ملاتی ہے ۔ اس لیے اس لائن میں سے کوئی connection نہیں دیا جا سکتا ۔ اس کے لیے ایک تقسیم کا نظام مہیا کرنا ہو گا جو کہ مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے مہیا نہیں کیا جا سکتا ۔

(ز) پانی کی تقسیم کا انتظام سال ۷۳-۱۹۷۲ء میں کیا جائے گا جبکہ کل رقبہ کے پچاس فیصد حصہ میں پانی کی فراہمی ممکن ہوگی ۔ بقیہ پچاس فیصد حصہ میں سال ۷۴-۱۹۷۳ء میں پانی فراہم کیا جا سکے گا ۔

(ح) مندرجہ بالا جواب زیر ''ح'' کے مد نظر کوئی متبادل انتظامات نہیں کیے جا رہے - فی الحال نلکوں کا استعمال جاری رہے گا -

---

پیپلز پارٹی کے کارکنوں کے خلاف مقدمات

*۲۷۱ - شیخ عزیز احمد - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا چیف سیکرٹری حکومت پنجاب نے اس امر کے بارے میں کوئی ہدایات جاری کی ہیں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں کے خلاف افسر شاہی کی زیادتیوں کو منظر عام پر لانے کے باعث مقدمات چلائے جائیں -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس سلسلے میں کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - چیف سیکرٹری کے دفتر سے اس قسم کی ہدایات کبھی جاری نہیں ہوئیں -

---

ضلع رحیم یار خان میں آبادیوں غریب آباد اور پرانا صادق آباد میں مہاجروں اور آباد کاروں کے پختہ مکان

*۲۷۳ - رئیس شبیر احمد - کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں دو نو آبادیاں جن کے نام غریب آباد اور پرانا صادق آباد ہیں ان میں برصغیر ہندوستان کی تقسیم کے وقت سے مہاجر اور آباد کار آباد ہیں اور ان باشندوں نے وہاں پختہ مکانات تعمیر کر رکھے ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - یہ امر واقعہ ہے کہ غریب آباد کالونی صادق آباد میں واقع ہے اور یہ کہ یہاں کے باشندوں نے

جن میں آباد کار اور مہاجر بھی شامل ہیں یہاں پر ناجائز تعمیرات کر رکھی ہیں - ان میں سے دو تہائی تعمیرات پختہ ہیں -

جہاں تک پرانے صادق آباد کا تعلق ہے وسیع پیمانہ پر ناجائز تعمیرات موجود نہیں ہیں -

---

قصبہ صادق آباد میں پانی کی بہم رسانی کے لیے ذخیرہ آب

*۲۷۴ - رئیس شبیر احمد - کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا قصبہ صادق آباد میں پانی کی بہم رسانی کے لیے کوئی ذخیرہ آب موجود ہے -

(ب) اگر جز (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو (اول) اس میں کتنا پانی سما سکتا ہے اور (دوم) اس سے کتنی آبادی کی ضروریات پوری کی جا سکتی ہیں -

(ج) اگر جز (الف) بالا کا جواب نفی میں ہو تو آیا حکومت اب وہاں ذخیرہ آب تعمیر کرنے کی تجویز رکھتی ہے جبکہ فوج کے ایک بریگیڈ کو وہاں پر رکھا گیا ہے جس کو اس رسد سے پانی فراہم کیا جا رہا ہے جو پہلے ہی سے ناکافی ہے -

(د) آیا میونسپل کمیٹی صادق آباد کے پاس اس مقصد کے لیے کافی سرمایہ موجود ہے اگر نہیں تو کیا صوبائی حکومت اس فوری نوعیت کے منصوبہ کے لیے امدادی عطیہ دے گی جیسا کہ بہاولپور کے لیے دیا گیا تھا ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی ہاں -

(ب) (i) ۵۰ ہزار گیلن -

(ii) ٹینکی ۲۰ ہزار افراد کی ضروریات کو پورا کر سکتی ہے -

(ج) حکومت نے پرانا قصبہ اور مظہر فرید کالونی واٹر سپلائی سکیم کی توسیع کی ایک سکیم آزمائش کے طور پر سالانہ ترقیاتی منصوبہ برائے ۷۳-۱۹۷۲ء میں شامل کر لی ہے - جس پر لاگت تقریباً چار لاکھ اٹھانوے ہزار روپے آئے گی - یہ سکیم بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرے گی - اس سکیم میں ایک ٹینکی بنائی جائے گی ۲ جس میں ۵۰ ہزار گیلن پانی کی گنجائش ہوگی -

(د) میونسپل کمیٹی صادق آباد کی مالی حالت اچھی بتائی جاتی ہے - کمیٹی مذکورہ نے اپنے بجٹ میں ایک لاکھ چوہتر ہزار روپے اس مقصد کے لیے مختص کئے ہیں جو کہ حکومت کے موجودہ فارمولے کے مطابق کمیٹی کا حصہ ہوگا -

---

بہاولپور سول سروس کے افسروں کی ترقی

*۲۷۶ - مخدوم زادہ سید حسن محمود - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) سابق ریاست بہاولپور کے مغربی پاکستان میں مدغم ہونے کے وقت سابق بہاول پور سول سروس کے افسروں کی تعداد کتنی تھی -

(ب) اس وقت بہاول پور اسٹیٹ سروس میں سینئر اور جونیئر ٹائم سکیل کی آسامیوں کی تعداد کتنی تھی -

(ج) ان آسامیوں کی تعداد کتنی ہے جو اکتوبر ۱۹۵۵ء سے لے کر ۱۹۷۲ء کے دوران خالی ہیں -

(د) مذکورہ آسامیوں پر بہاول پور کے کتنے افسروں کو ترقی دی گئی- نیز صوبائی سول سروس کے جونئیر سکیل میں براہ راست بھرتی کر کے یا تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کو ترقی دے کر کتنے افسروں کی تقرری کی گئی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (معراج خالد) ۔ (الف) ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۶

(ب) (1) سینئر سکیل ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳

(2) جونیئر سکیل ۔ ۔ ۔ ۔ ۳۷

(ج) چونکہ آسامیاں گروپ ''سی'' کی مشترکہ طور پر تیار کردہ سینیارٹی کی بنیادوں پر پر کی جاتی تھیں لہذا وحدت مغربی پاکستان کے قائم ہونے سے پہلے کے پنجاب اور سابقہ ریاست بہاول پور کے علاقوں میں خالی ہونے والی آسامیوں کا علیحدہ حساب نہیں رکھا گیا ۔ پی۔ سی۔ ایس انتظامیہ برانچ اور سینئر سی۔ ایس۔ پی سکیل میں ترقی صوبائی بنیادوں پر دی جاتی ہے لہذا کسی خاص ڈویژن میں خالی ہونے والی آسامیوں کا علیحدہ حساب نہیں رکھا گیا ۔

(د) (i) سابقہ ریاست بہاول پور سول سروس کے افسران جن کو سینئر سی۔ ایس۔ پی سکیل میں ترقی دی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۵

(ii) بہاول پور کے ملازمین جن کو بذریعہ ترقی پی۔ سی۔ ایس (ایگزیکٹو برانچ) میں تعینات کیا گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۵

(iii) بہاول پور کے علاقہ سے پی۔ سی۔ ایس (ایگزیکٹو برانچ) میں بذریعہ براہ راست بھرتی ہونے والے افسران ۔ ۔ ۔ ۔ ۸

(iv) بہاول پور کے علاقہ سے پی۔ سی۔ ایس (جوڈیشنل برانچ) میں بذریعہ براہ راست بھرتی ہونے والے افسران ۔ ۔ ۔ ۔ ۸

سابق بہاول پور سول سروس کے افسران

*۲۷۷ مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سابق بہاول پور سول سروس سے تعلق رکھنے والے ایسے موجودہ افسروں کی تعداد کتنی ہے جن کو ہائی کورٹ کے ججوں ، بورڈ آف

ریونیو کے ممبروں ، کمشنروں، ایڈیشنل کمشنروں، سربراہ محکمہ جات صوبائی حکومت کے جائنٹ سیکرٹری، ڈپٹی کمشنر اور ڈپٹی سیکریٹریوں کے عہدوں پر فائز کیا گیا ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - نمبر ۱ تا نمبر ۶ - - - کوئی نہیں

نمبر ۷ - - - چار آفیسرز

نمبر ۸ - - ایک آفیسر

سابق بہاولپور سروس کے پولیس افسران

*۲۷۸ مخدوم زادہ سید حسن محمود - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) محکمہ پولیس میں سابق ریاست بہاول پور سروس کے ان افسروں کی تعداد کیا ہے جو ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ، سپرنٹنڈنٹ پولیس اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے عہدوں پر فائز ہیں ؟

(ب) بہاول پور ڈویژن کے ان افسروں کی تعداد کیا ہے جنہیں مذکورہ ملازمتوں سے ۱۹۵۵ء سے ۱۹۷۲ء کے عرصہ کے دوران ریٹائر کیا گیا اور ان افسروں کی تعداد کیا ہے جن کو ترقی دے کر یا براہ راست بھرتی کر کے ان خالی آسامیوں پر تعینات کیا گیا -

(ج) بہاول پور ڈویژن سے ۱۹۵۵ء سے ۱۹۷۲ء تک کے درمیانی عرصہ میں کتنے پولیس انسپکٹر اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر بھرتی کئے گئے ؟

وزیر اعلیٰ - (مسٹر معراج خالد) - مطلوبہ معلومات حسب ذیل ہیں :-

	ڈی ایس پی	ایس پی	ڈی آئی جی
(الف)	۷	۶	۱
(ب) (اول)	۶	[illegible]	۱

	مشمولہ ۲ ایس پی جو برخاست ہوئے	مشمولہ ۱ ڈی ایس پی جو فوت ہوگیا
(دوم) ۱	۵	۷

نوٹ ۔ تمام آسامیاں بذریعہ ترقی پر کی گئیں کیونکہ یہ آسامیاں براہ راست پر نہیں کی جاتیں ۔

(ج) ۲۵ اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس اس عرصہ میں بھرتی ہوئے ۔ انسپکٹر کے عہدے پر براہ راست بھرتی نہیں کی جاتی ۔

مختلف محکموں میں سابق بہاولپور ڈویژن سے تعلق رکھنے والے افسران

*۲۸۰ ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) بہاولپور ڈویژن میں محکمہ آب پاشی ، عمارات ، شاہراہیں اور صحت عامہ میں کام کرنے والے چیف انجینئروں ، ڈپٹی چیف انجینئروں ، سپرنٹنڈنگ انجینئروں ، ایگزیکٹو انجینئروں ، اسسٹنٹ انجینئر اور سب ڈویژنل آفیسروں کی موجودہ تعداد کتنی ہے ۔

(ب) بہاولپور ڈویژن میں مذکورہ عہدوں کے ہر زمرہ میں براہ راست بھرتی یا ترقی سے تقرر پانے والے افسروں کی موجودہ تعداد کیا ہے؟

(ج) بہاولپور ڈویژن میں سے ۱۹۵۵ء سے ۱۹۷۲ء تک مذکورہ محکموں میں براہ راست بھرتی کئے جانے والے افسروں تعداد کتنی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ مطلوبہ اطلاع منسلک کردی گئی ہے ۔

NUMBER OF OFFICERS

		Irrigation	Buildings Highways	Public Health
Chief Engineers	(a)	1 * 1	—	—
	(b)	1	—	—
	(c)	The question does not arise as under the rules no direct appointment is made in these cadres.		
Deputy Chief Engineers	(a)	— * —	2	—
	(b)	—	—	—
	(c)	The question does not arise as under the rules no direct appointment is made in these cadres.		
Superintending Engineers	(a)	5 * 3	2	1
	(b)	7	3	1
	(c)	The question does not arise as under the rules no direct appointment is made in these cadres.		
Executive Engineers	(a)	16 * 11	10	2
	(b)	18	9	4
	(c)	The question does not arise as under the rules no direct appointment is made in this rank.		
Assistant Engineers or S. D. Os.	(a)	47 * 29	26	7
	(b)	29	15	7
	(c)	25	9	9

Note:—*Figures under (a) have been given both according to the Bahawalpur Irrigation set up and according to the Bahawalpur set up (within boundaries of the Civil Division).

لائلپور میں وزراء کے دورے

*۲۸۵ ۔ میاں خورشید انور۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ۱۰ مئی ۱۹۷۲ء تا ۳۱ مئی ۱۹۷۲ء کے عرصے کے دوران چار وزراء لائلپور کے دورہ پر گئے ان کے نام کیا ہیں ؟

(ب) اور متذکرہ عرصے کے دوران مذکورہ ہر وزیر نے لائلپور میں کتنا عرصہ قیام کیا ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) مندرجہ ذیل وزراء نے مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۷۲ء سے لیکر ۳۱ مئی ۱۹۷۲ء کی مدت میں لائلپور کا دورہ کیا ۔

۱ ۔ جناب محمد حنیف رامے وزیر خزانہ ۔
۲ ۔ میاں افتخار احمد تاری وزیر مواصلات ۔
۳ ۔ ملک مختار احمد اعوان وزیر محالیات ۔
۴ ۔ عبدالحفیظ کاردار وزیر خوراک و امداد باہمی ۔
۵ ۔ جناب محمد انور سمہ وزیر مال ۔
۶ ۔ جناب چوہدری ممتاز احمد کاہلوں وزیر اوقاف ۔

(ب) مندرجہ بالا وزراء حسب ذیل مدت کے لیے لائل پور میں ٹھہرے۔

۱ ۔ وزیر خزانہ	۱۴ مئی اور ۲۴ مئی ۱۹۷۲ء
۲ ۔ وزیر مواصلات	۱۷ مئی تا ۲۰ مئی اور ۲۳ مئی تا یکم جون ۱۹۷۲ء ۔
۳ ۔ وزیر محالیات	۲۵ مئی تا یکم جون ۱۹۷۲ء
۴ ۔ وزیر خوراک	۲۱ مئی تا ۲۲ مئی ۱۹۷۲ء
۵ ۔ وزیر مال	۱۸ مئی تا یکم جون ۱۹۷۲ء
۶ ۔ وزیر اوقاف	۱۸ مئی تا یکم جون ۱۹۷۲ء

ضلع سیالکوٹ کے دیہاتوں سے چولہا ٹیکس کی وصولی

*۲۸۸ – شیخ عزیز احمد - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ –

(الف) کلاس والہ ٹاؤن کمیٹی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ نے خاص کلاس والہ اور مذکورہ ٹاؤن کمیٹی کی ذیل میں آنے والے دیگر موضعات کے باشندوں سے سال ہائے ۱۹۶۹ ، ۱۹۷۰ اور ۱۹۷۱ کے دوران علیحدہ علیحدہ چولہا ٹیکس کے طور پر کس قدر رقم وصول کی -

(ب) کلاس والہ ٹاؤن کمیٹی نے مواضعات دو برجی، بخت پور ، ساہیانوالی ہر چند پور اور ماہار کی فلاح و بہبود کے لئے ۱۹۶۷ سے ۱۹۷۱ تک ہر سال کتنی کتنی رقم مختص کی -

(ج) جز (ب) بالا میں مذکور مواضعات اور خاص کلاس والا کے درمیان کتنا فاصلہ ہے اور کیا یہ گاؤں محصول چونگی ادا کرنے کے پابند ہیں اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں -

(د) کیا حصہ (ب) بالا میں مذکور مواضعات کو کنٹرولنگ اتھارٹی یا حکومت نے ٹیکسوں کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دیا تھا ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) -

(الف)

نمبر شمار	موضع کا نام	۱۹۶۸-۶۹	۱۹۶۹-۷۰	۱۹۷۰-۷۱
۱	کلاس والا بشمول مولپور	۲۵۵۰-۰۰	۲۲-۰۰	۳۰۵۷-۰۰
۲	ڈیوبرجی	۳۸-۰۰	—	۳۷۷-۰۰
۳	—	—	—	—
۴	سکھیاں والی	—	—	—
۵	ہر چند پور	—	—	—
۶	ماہر	—	۷۰-۰۰	۱۹۳-۰۰

(ب)	۱	بخت پور	—	۵۰۰-۰۰	—
	۲	ساہیانوالی	—	۱۰۰۰-۰۰	—
	۳	ہرچنہ پور	—	—	۲۶۲-۰۰
	۴	ماہر	۷۵۰-۰۰	۵۹۶-۰۰	۲۲۷۱-۰۰
	۵	ڈیو برجی	—	—	—

(ج)	نمبر شمار	نام موضع	فاصلہ
	۱	ڈیوبرجی	۱½ فرلانگ
	۲	بخت پور	۵ فرلانگ
	۳	ساہیانوالی	۱½ میل
	۴	ہرچند پور	۱½ میل
	۵	ماہر	۳ فرلانگ

چونکہ مندرجہ بالا مواضعات ٹاؤن کمیٹی کی آکٹرائے حدود سے باہر ہیں وہ اشیاء جو ان مواضعات سے ٹاؤن کمیٹی کی آکٹرائے حدود میں درآمد کی جاتی ہیں ان پر آکٹرائے ٹیکس لگتا ہے۔ ان اشیاء پر جو ان مواضعات میں پیدا ہوتی ہیں اور وہیں استعمال ہو جاتی ہیں ان پر آکٹرائے ٹیکس نہیں لگتا۔

(د) ٹاؤن کمیٹی نے کلاس والا قصبہ میں جو ٹیکس عائد کئے ہیں وہ موضعات ڈیوبرجی، بخت پور، ساہیانوالا، ہر چند پور اور ماہر کے باشندوں سے بھی قابل وصول ہیں حکومت اور کنٹرولنگ اتھارٹی کی طرف سے ٹیکسوں کی ادائیگی سے کوئی استثناء نہیں دیا گیا۔

محصول چنگیاں

*۲۹۵ ۔ میاں خان محمد ۔ کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سابقہ حکومت نے میونسپل کمیٹیوں کی محصول چنگیوں کو ٹھیکہ پر دینے کا جو نظام شروع کیا تھا وہ ناکام ہو گیا ہے اور حکومت کو نیلاموں کے اس نظام کو جاری کرنے سے کافی نقصان ہوا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس نظام کو بہتر بنانے کے لئے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ۔

کبیر والا ۔ سردار پور روڈ کی تعمیر

*۳۰۰ ۔ نواب احمد بخش ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کبیر والا ۔ سردار پور سڑک ایک میل کے سوائے تقریباً مکمل ہو چکی ہے اور باقیماندہ ایک میل پر مٹی ڈال دی گئی ہے اور اینٹیں بھی موقعہ پر موجود ہیں ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ کام کے لئے پچھلے تین سال سے التوا میں پڑے رہنے کی وجہ یہ ہے کہ حکام کو مذکورہ کام کے لئے معقول ٹھیکیدار نہ مل سکا ۔

(ج) کیا حکومت اس سڑک کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) کبیر والا - سردار پور سڑک میں سے جو کہ ۱۳ میل لمبی ہے ۱۰ میل عرصہ ہوا پختہ کئے جا چکے ہیں - یہ کام دیہی تعمیراتی پروگرام کے تحت شروع ہے - باقی تین میل سڑک کا ٹھیکہ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۸ء کو میسرز غضنفر علی خان اینڈ کمپنی کو دیا گیا تھا جنہوں نے مٹی بھرائی کا کام مکمل کر دیا اور سولنگ کے لئے اینٹیں وغیرہ بھی فراہم کر دیں -

(ب) اس دوران سلطان خان اور چند دیگر زمینداروں نے دیوانی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا اور عدالت سے حکم امتناعی حاصل کر لیا - یہ حکم امتناعی مئی ۱۹۷۱ء میں عدالت نے خارج کر دیا - اس کی وجہ سے اس تمام عرصہ کے دوران سڑک کا کام بند رہا - حکم امتناعی کے خارج ہونے کے بعد چند ناگریز وجوہات کی بنا پر کام شروع نہ ہو سکا - تاہم اب ٹھیکیدار نے وعدہ کیا ہے کہ سڑک کا کام ۱۰ نومبر ۱۹۷۲ء تک مکمل ہو جائے گا -

ٹھیکیدار کی یہ درخواست اس بنا پر منظور کر لی گئی کہ وہ ہر صورت میں ۱۵ نومبر ۱۹۷۲ء تک سڑک کا کام ہر لحاظ سے مکمل کر دے گا -

(ج) سڑک ہذا کے لئے رقم مختص ہو چکی ہے - ٹھیکیدار نے تحریری طور پر کام ۱۰ نومبر ۱۹۷۲ء تک مکمل کرنے کا وعدہ کیا ہے -

---

سہالہ (راولپنڈی) کے ذبح خانے

*۳۲۶ مسٹر عبدالقیوم بٹ- کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سہالہ (راولپنڈی) میں جدید طرز کے مذبح خانے قائم کرنے کا منصوبہ باوجود اس حقیقت کے کہ لاکھوں روپیہ اس پر خرچ ہو چکا تھا ناکام ہو چکا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو اس متذکرہ منصوبے کے ناکام ہو جانے کی وجوہ کیا ہیں نیز یہ فرمائیں کہ اس کی ناکامی کے ذمہ دار افسروں کے خلاف کیا اقدامات کئے گئے ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی نہیں -

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

راولپنڈی میں عظیم تر منصوبہ آب رسانی

*۳۲۷ مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ راولپنڈی میں عظیم تر منصوبہ آب رسانی کی ناکامی کی وجوہ کیا ہیں حالانکہ بجٹ میں اس منصوبہ کے لئے مختص شدہ رقم میں ۲۰۰ فیصد اضافہ کر دیا گیا تھا ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - جی نہیں - سکیم ناکام نہیں ہوئی بلکہ کامیابی سے چل رہی ہے - یہ بھی صحیح نہیں کہ اس سکیم کیلئے جو رقم مختص ہوئی تھی اسے دو سو فیصد بڑھانا پڑا بلکہ مختص رقم مطالبہ کی نسبت صرف ۶۲٫۲ فیصد ہے - یعنی مطالبہ کی نسبت ۳۷٫۸ فی صد کم ہے -

---

گزیٹڈ افسروں کی ملازمت میں توسیع

*۳۳۵ مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت گزیٹڈ آفیسروں کی عمر کے لحاظ سے مدت ملازمت کے خاتمہ پر انہیں حالات کے تحت ملازمت میں توسیع دینے کی روایت کو ترک کرنے کے مشورے پر غور کرنے کے لئے تیار ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ عبوری آئین کے مطابق ۵۸ سال کی عمر کے بعد کسی سرکاری ملازم کی ملازمت میں توسیع کی کوئی گنجائش نہیں ہے ۔

ٹال ٹیکس سے حاصل شدہ رقم کو دیہاتوں کے لوگوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کرنا

*۳۴۱ مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ٹاؤن کمیٹیوں کو ٹال ٹیکس کے طور پر وصول ہونے والی رقوم کا بیشتر حصہ دیہات کے لوگ ادا کرتے ہیں لیکن یہ آمدنی عموماً ان سکیموں پر خرچ کی جاتی ہے جو ٹاؤن اور میونسپل کمیٹیوں کی حدود میں تکمیل دی جاتی ہیں ۔

(ب) آیا حکومت متذکرہ آمدنی یا اس کا کچھ حصہ دیہات کے لوگوں کی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے کی مصلحت پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ج) آیا حکومت متذکرہ آمدنی کا بیشتر حصہ دیہاتی علاقہ کی ترقی کے لئے ضلع کونسلوں کے ذریعے خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ ۔ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی نہیں ۔ در حقیقت ٹال ٹیکس ٹرانسپورٹروں اور نجی گاڑیوں کے مالکان سے وصول کیا جاتا ہے ۔ یہ درست ہے کہ ٹال ٹیکس کی آمدنی میونسپل اور ٹاؤن کمیٹیوں کی بجٹ کا حصہ ہوتی ہے اور عموماً اپنی سڑکوں اور سکیموں کی تکمیل و دیکھ بھال پر خرچ ہوتی ہے جو کہ ٹاؤن یا میونسپل کمیٹی کی حدود کے اندر واقع ہوں ۔

(ب) جی نہیں ۔ چونکہ رقوم سڑکوں اور گلیوں کی دیکھ بھال کے لئے

اکٹھی کی جاتی ہیں اور یہ وصولی اس وقت ہی ہوتی ہے جبکہ سڑکیں وغیرہ گاڑیوں کے اصل استعمال میں آئیں ۔ لہذا اس رقوم کو دیہات سدھار پر خرچ کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) جی نہیں ۔ وجوہات پیرا (الف) اور (ب) مندرجہ بالا میں درج کی جا چکی ہیں ۔ البتہ جو ٹال ٹیکس ضلع کونسلیں اکٹھا کرتی ہیں وہ پہلے ہی سے دیہات ترقی اور بہتری پر خرچ کیا جا رہا ہے ۔

مجاہد آباد رام گڑھ لاہور کے باشندوں کے لئے پینے کے پانی کی فراہمی

*۳۵۰ ۔ شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پینے کے پانی کی سپلائی کی بڑی پائپ لائن محلہ مغلپورہ لاہور میں شالیمار لنک روڈ پر بچھائی گئی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ متذکرہ سڑک پر واقعہ محلہ مجاہد آباد رام گڑھ میں متذکرہ پائپ لائن سے پینے کا پانی مہیا نہیں کیا گیا ہے اور اس آبادی کے لوگوں کو دستی پمپوں اور کنوؤں کے پانی پر انحصار کرنا پڑتا ہے ۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مدنی مسجد سے ملحقہ نصب شدہ ٹیوب ویل جو متذکرہ آبادی کے قریب ہے (لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ کے زیر کنٹرول) گذشتہ دو ماہ سے کام کررہا ہے اور اس کی پائپ لائن جو مجاہد آباد کالونی میں سے گذاری گئی ہے شالیمار لنک روڈ پر بڑی پائپ لائن سے ملا دی گئی ہے ۔

(د) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ ٹیوب ویل سے اس آبادی کے

گھریلو عوامی ضروریات کے لئے پانی مہیا نہیں کیا گیا ہے اور اس کی بجائے یہ پانی دور دور کی آبادیوں مثلاً باغبانپورہ وغیرہ کو متذکرہ لنک روڈ پر بڑی پائپ لائن کے ذریعہ منتقل کر دیا گیا ہے۔

(ھ) آیا یہ امر بھی واقعہ ہے کہ متذکرہ ٹیوب ویل کے چالو ہونے کی وجہ سے متذکرہ آبادی میں زمین دوز پانی کی سطح کافی حد تک نیچی ہو گئی ہے اور اس کے نتیجے میں متذکرہ آبادی کے دستی پمپوں اور کنوؤں کا پانی خشک ہو گیا ہے اور وہاں کے لوگوں کو پینے کے پانی کے حصول کے لئے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

(و) اگر جز (الف) تا (ھ) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو متذکرہ آبادی کے لوگوں کو ان کی آبادیوں میں سے گذاری جانے والی پائپ لائن سے پانی کے کنکشن مہیا نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں۔

(ز) آیا حکومت مجاہد آباد کے لوگوں کو فوری طور پر متذکرہ پائپ لائن اور ٹیوب ویل سے پانی کے کنکشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کس تاریخ سے اور اگر ایسا نہیں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں۔

(ح) اگر حکومت کا متذکرہ آبادی کو آئندہ کسی مرحلہ پر پانی کے کنکشن دینے کا ارادہ ہے تو حکومت اس وقت تک اس علاقہ کے لوگوں کو پینے کے پانی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کیا متبادل انتظامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی ہاں ۔

(ہ) جی نہیں ۔ پانی کی عام سطح میں کمی خشک سالی کی وجہ سے ہے ۔ ٹیوب ویلوں سے پانی نکالنے کا اثر پانچسو فٹ سے نچلی سطح پر نہیں پڑتا ۔

(و) جو ایک لائن اس علاقہ سے گذرتی ہے وہ دباؤ والی لائن ہے اور ٹیوب ویل کو شالیمار لنک روڈ پر واقع مین گرڈ سے ملاتی ہے ۔ اس لئے اس لائن میں سے کوئی connection نہیں دیا جا سکتا ۔ اس کے لئے ایک تقسیم کا نظام مہیا کرنا ہو گا ۔ جو کہ مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے مہیا نہیں کیا جا سکتا ۔

(ز) پانی کی تقسیم کا انتظام سال ۷۳-۱۹۷۲ء میں کیا جائے گا جبکہ کل رقبہ کے پچاس فیصد حصہ میں پانی کی فراہمی ممکن ہو گی ۔ بقیہ پچاس فیصد حصہ میں سال ۷۴-۱۹۷۳ء میں پانی فراہم کیا جا سکے گا ۔

(ح) مندرجہ بالا جواب (ز) کے مد نظر کوئی متبادل انتظامات نہیں کیے جا رہے ۔ فی الحال نلکوں کا استعمال جاری رہے گا ۔

دیہی ترقیاتی پروگرام کے منصوبے

*۳۷۲ ۔ حافظ علی اسداللہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔ صوبہ میں دیہی ترقیاتی پروگرام کے تحت ہر ضلع میں کتنے منصوبوں پر عمل شروع کرنے کا ارادہ ہے ۔ نیز اضلاع بہاولنگر ، بہاول پور اور رحیم یار خان میں یہ منصوبے کون کونسی جگہوں پر شروع کئے جائیں گے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ (مسٹر معراج خالد) ۔ دیہی تعمیراتی پروگرام کے تحت سکیمیں صرف اس وقت تیار کی جاتی ہیں جب ہر ضلع کو اس کے حصے کی گرانٹ

سے مطلع کیا جاتا ہے - سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے لئے ابھی چند روز ہوئے فیصلہ ہوا ہے کہ پیپلز ورکس پروگرام ، بشمول دیہی تعمیراتی پروگرام کو چھ کروڑ روپے ملیں گے - اس رقم میں سے فی الحال دیہی تعمیراتی پروگرام کے لئے صرف تین کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں- لہذا ہر ضلع کو اس کے حصہ کے مطابق کہا جا رہا ہے کہ وہ سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے لئے اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام تیار کرے-

---

چشتیاں میں آب نکاسی کی سکیم

*۳۷۸ - حافظ علی اسداللہ - کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا چشتیاں ضلع بہاولپور میں آب نکاسی کی نئی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حکومت کے زیر غور کوئی تجویز ہے اگر ایسا ہے تو تقریباً کب تک اس پر عملدرآمد ہوگا ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - جی نہیں -

دنیاپور ضلع ملتان کے لئے آب رسانی کی سکیم

*۳۸۲ - کنور محمد یاسین خان - آیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ٹاؤن کمیٹی ضلع ملتان نے ۵ ماہ پیشتر پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے پاس دیہی تعمیراتی پروگرام کے تحت بہم رسانی آب کی سکیم کے سلسلے میں پچپن ہزار روپے کی رقم پہلی قسط کے طور پر جمع کی تھی -

(ب) اگر محولا بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اب تک وہ سکیم شروع کیوں نہیں کی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی ہاں - ٹاؤن کمیٹی نے اپنے حصے کی رقم ۱،۳۳،۷۸۰ روپے میں میں پہلی قسط ۴۴،۵۸۸ روپے وسط اپریل میں جمع کروائی تھی -

(ب) پروجیکٹ ڈائریکٹر نے سکیم کی منظوری ۳۱ مئی ۷۲ء کو دی۔ اس سکیم کے لیے زمین مہیا کرنا ٹاؤن کمیٹی کی ذمہ داری ہے جب زمین مہیا ہو جائے گی کام شروع ہو جائے گا۔

امپروومنٹ ٹرسٹ ملتان کی تعمیر کردہ رہائشی کالونیاں

*۳۸۸ - محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ملتان امپروومنٹ ٹرسٹ نے ۱۹ کی تعداد میں رہائشی کالونیاں تعمیر کیں اور ان کی دیکھ بھال کے لئے میونسپل کمیٹی ملتان کے حوالے کردیا - لیکن ان کی دیکھ بھال میونسپل کمیٹی کے دیگر علاقہ جات سے بہتر نہیں کی گئی -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے ان کالونیوں کے باشندوں سے وعدہ کیا گیا تھا کہ زمین کی زیادہ قیمت اور ترقیاتی مصارف ادا کرنے کے عوض میں انہیں بہتر معیار زندگی اور جدید سہولتیں میسر کی جائیں گی لیکن یہ وعدے پورے نہیں کیے گئے۔

(ج) یہ امر واقعہ ہے کہ یہ ادارہ تجارتی خطوط پر چلایا جا رہا ہے اور زمین کے غریب آبادکاروں کو مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ برائے نام قیمت کے عوض ان اراضیات کو خالی کردیں اور نام نہاد ترقی کے بعد اس اراضی کو سو گنا زیادہ قیمت پر فروخت کیا جاتا ہے جو کہ غریب طبقہ کی قوت خرید سے بالاتر ہے -

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بوسان روڈ اور نیو ملتان جیسی نئی سکیمیں زیر غور ہیں جن سے غریب طبقہ کے تین سو خاندان بے خانماں ہو جائیں گے اور بیسیوں نئے تعمیر شدہ مکانات ان کے مکینوں کے کسی قصور کے بغیر مسمار کر دیئے جائیں گے - اگر ایسا ہے

تو کیا اب مذکورہ سکیم کو ترک کرنا ممکن ہے اور یہ کہ میونسپل کمیٹی سے کہا جائے کہ وہ موجودہ رہائشی کالونیوں کی کی ھی صحیح طور پر نگہداشت کرے بجائے اس کے کہ وہ نئی ایسی کالونیاں تعمیر کرے جو غریبوں کے آرام کو بھینٹ چڑھا کر کی جائیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) صورت حال واقعی یہ ہے کہ ملتان امپروومنٹ ٹرسٹ نے تا حال سترہ سکیمیں تعمیر کی ہیں جن میں سات سکیمیں تکمیل کے بعد ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ مجریہ ۱۹۲۲ء کے سیکشن ۸۵ کے تحت میونسپل کمیٹی ملتان کو دیکھ بھال و مرمت منتقل کر دی ہیں۔ میونسپل کمیٹی اب ان سات سکیموں کی ذمہ دار ہے جن میں کہ حالات جملہ دوسری ایسی آبادیوں کی نسبت نہ خراب ہیں اور نہ بہتر ہیں ۔

(ب) یہ درست نہیں ہے ۔ تمام ترقیاتی کام جو کہ سکیم میں شامل کئے جاتے ہیں اور کئے گئے ہیں کی تکمیل specifications کے مطابق کی جاتی ہے ۔ قانون کے تحت امپروومنٹ ٹرسٹ کا یہ فرض ہے کہ اپنی تیار کردہ ترقیاتی سکیموں کو مکمل کرے اور اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی ہر ممکن کوشش کرے ۔

(ج) جی نہیں ۔ جب ایک سکیم ٹاؤن امپروومنٹ ٹرسٹ کے تحت صوبائی حکومت منظور کرتی ہے تو کاغذات لینڈ اکیوزیشن کلکٹر (جو کہ آج کل اسسٹنٹ کمشنر ملتان ہیں) ایوارڈ کیلئے بھیجے جاتے ہیں کلکٹر صاحب مذکور مالکان کو اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کی فوری سہولتیں مہیا کرنے کے بعد اپنا ایوارڈ دیتے ہیں البتہ اگر مالکان اس فیصلہ سے خوش نہ ہوں تو سول کورٹ میں اپیل دائر کر سکتے ہیں ۔ سول کورٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ قیمت میں واقعات کے پیش نظر اضافہ کردے ۔

(د) یہ درست ہے کہ نئی سکیمیں از قسم بوسان روڈ اور نیو ملتان تجویز کی جا رہی ہیں کیونکہ امپروومنٹ ٹرسٹ کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ سکیمیں مرتب کرے ۔ ان سکیموں سے تین سو گھرانے متاثر ہونے کا امکان ہے ایسے مالکان جن کا رقبہ پانچ مرلہ سے زائد کو متبادل جگہ دی جائے گی اور ملبہ کا مناسب معاوضہ بھی دیا جاوے گا ان سکیموں کو اس وقت ترک کرنا مناسب نہ ہوگا ۔ کیونکہ ٹرسٹ ان پر کافی اخراجات برداشت کر چکی ہے ۔

سوشل ویلفیئر افسروں کی تقرری

*۴۰۴ ۔ چوھدری مشتاق احمد ۔ کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنجاب کے دیہی علاقوں میں کام کرنے کے لئے سب ڈویژن سطح پر سوشل ویلفیئر افسر تعینات کئے گئے تھے ۔

(ب) ان سوشل ویلفیئر افسران کی تعداد کیا ہے جو لاہور ڈویژن کے سب ڈویژن ڈسکہ ، شکر گڑھ ، راولپنڈی ڈویژن میں گوجر خان ، سرگودھا ڈویژن میں عیسیٰ خیل ، ملتان ڈویژن میں علی پور اور بہاولپور ڈویژن میں چشتیاں میں تعینات کئے گئے نیز (اول) متعلقہ سب ڈویژن میں ان کی تقرری کی تواریخ کیا ہیں۔ (دوم) انہوں نے اپنی تقرری کے بعد کتنی سوشل ویلفیئر کونسلیں اور کمیٹیاں رجسٹر کیں ۔ اور (سوم) ان کی تقرری کے بعد ان کونسلوں ، کمیٹیوں نے کتنے منصوبوں پر عمل درآمد کیا ؟

وزیر سماجی بہبود (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) ہر ایک سب ڈویژن میں ایک سوشل ویلفیئر آفیسر ۔

(اول) شکر گڑھ ڈسکہ عیسیٰ خیل اور علی پور میں جنوری ۱۹۷۱ء میں گوجر خان میں مئی ۱۹۷۰ء میں ۔ چشتیاں میں اگست ۱۹۶۸ء میں ۔

(دوم) سوشل ویلفیئر آفیسر صاحبان سوشل ویلفیئر کونسلوں اور کمیٹیوں کو رجسٹر کرنے کے مجاز نہیں ہیں ۔

(سوم) ۴۲ (فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) ۔

تعلق زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

The Social Welfare Officers of these Sub-Divisions are not authorised to register Social Welfare Councils/Committees. However they have formed the following Social Welfare Councils/Committees

Sr. No.	Name of Sub-Division	No. of Social Welfare Councils/ Committees registered by them since their posting	No. of Projects undertaken by Social Welfare Councils/Committees
1	2	3	4
1.	Shakar-garh	(i) Adara-Falaho-Behbood, Babral	I. **Adara Falaho Behbood, Babral** 1. Darul Furqan for Hifz-o-Tadris-ul-Quran for 115 boys. 2. Health Club for 23 beneficiaries. 3. Adult Literacy Centre for 25 adults.
		(ii) Anjuman Samaji Bahbood, Achli, Shakargarh.	II. **Anjuman Samaji Behbood, Achli, Shakargarh.** 4. The Anjuman has recently been framed.
		(iii) Community Development Council, Shakargarh.	III. **Community Development Council, Shakargarh** 5. Studies Coaching Centre for 20 students. 6. Child & Youth Guidance Clinic for 50 beneficiaries.
2.	Daska	I. **Daska Civil Hospital Welfare Society.** II. Social Welfare Society, Mitranwali. III. Sociai Welfare Society, Sahowala.	IV. **Daska Civil Hospital Welfare Society.** 7. The above mentioned society so far has provided medicines free of cost to the poor patients worth Rs. 8, 615.42.

1	2	3	4
		IV. Social Welfare Society, Randhir.	8. The society has constructed a new ward in the Civil Hospital. Total expenditure of construction are Rs. 15,541.42. 9. Repair of mori-ward in the said hospial. The total expenditure incurred on repair are Rs. 2,000/-. 10. Construction of one room for blood bank costing Rs. 8,000/-. In addition to the above, the agency has helped the hospital in the following :- 11. Provisions of 15 ceiling fans costing Rs. 1,750/- 12. Repair of oxygen gas cylinder costing Rs. 460/-. 13. Supply of two air-conditioners for Operation Theater costing Rs. 11,000/-. 14. Payment of the salary to the surplus staff of the hospital Rs.1,000/-. 15. Supply of one refregirater to hospital costing Rs. 2,300/-. 16. Levelling of hospital compound and payment of rent for tents used for patients costing Rs. 540.00

نقلی زد سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

3.	Gujar Khan	Community Council, Gujar Khan.	**V. Community Council, Gujar Khan.** 17. Industrial School at Gujar Khan. 18. Industrial Centre at Burki. 19. Adult Education Centre. 20. Football/Volley-ball Clubs. 21. Body Building Centre. 22. Typewriting Training Centre. 23. Centre for the Information and Welfare of the POWs.
4.	Isakhel.	Social Welfare Society, Isakhel.	**VI. Social Welfare Society, Isakhel.** 24. Adult Education Centre, Football Club. 25. Information & Welfare Centre for POWs. 26. Collection of Relief Articles 27. Guidance and Supervision to the Ex-Servicemen Union, Isakhel
5.	Chishtian	(i) Chishtian Ijtamai Traqiati Council Chishtian (Existing before introduction of Sub-Division Scheme)	**VII. Chishtian Ijtamai Traqiati Council, Chishtian.** 28. Industrial Centre for Females. 29. Recreational Activities. 30. Adult Education/Free Coaching Centre.
		(ii) Anjuman Flah-e-Muashra, Chak No. 170 Murad (Newly established Agency).	**VIII. Anjuman Flah-E-Muashra, Chak No. 170 Murad.** 31. Girls Private School. 32. Industrial Centre. 33. Health Centre. 34. Union Dispensary. 35. Male Coaching Centre.

1	2	3	4
6.	Alipur	(i) Patient Welfare Society.	**IX. Patient Welfare Society, Alipur.** 36. Drug Bank. 37. Patient referred to various hospitals with all facilities
		(ii) Muslim Education and Welfare Society.	**X. Muslim Educational and Welfare Society, Alipur.** 38. High School
		(iii) Anjuman Samaji Behbood, Alipur	**XI. Anjuman Samaji Behbood, Alipur.** 39. Coaching Class.
		(iv) Adbi Committee, Seetpur.	**XII. Adbi Committee, Seetpur.** 40. Recreational Club. 41. Drug Bank. 52. Adult Literacy Centre.

EXPLANATORY MEMO

I. There were 50 Community Development Projects in urban areas and majority of these were established at the District Headquarters. Each Project was covering a population of 25-30 thousands. Further 13 Rural Community Development Projects were established in different rural areas of the Province.

II. The Directorate of Social Welfare re-organized its Community Development Programme in January, 1971 in order to make the Social Welfare a mass movement and cover a larger population within the allocated budget because Government was not willing to provide any additional funds. One Social Welfare Officers, one auxiliary worker and one junior clerk from each of these UCD Projects were withdrawn and posted at Sub-Divisional Headquarters to organize Social Welfare activities at Sub-Divisional level. This arrangement was made without any additional burden on the government exchequer. Now all the Sub-Divisions in the Province except Minchinabad and Lodhran have one Social Welfare Officer.

III. The job description of Social Welfare Officer was also revised and was tailored in a way to suit his new assignment. His new job description is as under : –

1. To implement provisions of the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration & Control) Ordinance.

2. To foster growth of Voluntary Social Welfare Agencies and to provide techenical guidance to these agencies in their planning and implementation of their schemes, budget, administration, proper maintenance of records and other matters.

3. To locate, develop and train voluntary leadership in the field of Social Welfare.

4. To plan, initiate, organize, coordinate, and maximise Social Welfare activities by setting up Industrial Centres, M. C. H. Centres, Dispensaries, Adult Education Centres, Schools, Youth Welfare, Tournaments, Recreational Clubs, Vocational Centres, Co-operative Stores, Work Camps, Libraries, Reading Rooms through voluntary Social Welfare Organizations/various Departments.

5. Responsible for Model or Government Projects.

6. To initiate School Social Work/Medical Social Work Programme in the area.

7. To form Community Development Council in order to provide Social Welfare services on self-help basis in a particular community/area.

8. To maintain a liaison between various Government Departments, Semi-Government Departments and Voluntary Organizations and more particularly Head of Local Authority.

9. To undertake relief work in case of emergencies.

10. To conduct survey, if and when required.

11. To keep suitable information available pertaining to their area and also to maintain proper statistics.

IV. These Social Welfare Officers are not the Registration Authority but they recommend the cases of the Community Councils/Committees/Voluntary Agencies of their Sub-Divisions to their respective Asstt. Directors who have been delegated the powers of Registration.

V. The Social Welfare Officers at Daska and Shakargarh Sub-Divisions were busy in arranging Civil Defence/First Aid

Course in their Sub-Divisions before the War started. After the War, both the Social Welfare Officers are incharge of relief centres where they are working on whole time basis. During and after the War, the Social Welfare Officer Daska Sub-Division also remained busy in collecting relief articles for army and displaced persons. The Social Welfare Officer Shakargarh Sub-Division is also helping the local administration in relief and rehabilitation of the war-affected displaced persons.

ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ کی کیش بک میں خرچ کا اندراج

*۴۰۵ ۔ چوھدری مشتاق احمد ۔ کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران اکاؤنٹس آفیسر نے چیف آفیسر کی باقاعدہ توثیق کے بغیر ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ کی کیش بک میں تقریباً ۳۵ لاکھ روپے کے خرچ کا اندراج کیا ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ کے ایڈمنسٹریٹر نے ایک حکم کے ذریعے تحریری طور پر یہ دھمکی دی تھی کہ ان تمام اشخاص کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی جنہوں نے چیف آفیسر کو وہ کاغذات پیش کئے جن سے حسابات میں یہ فرق پیدا ہو ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کے جواب اثبات میں ہوں تو اس بے ضابطگی کی وجوہ کیا ہیں ۔ نیز کیا حکومت اس معاملہ میں کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) یہ مسٹر احمد زمان خان سابق چیف آفیسر ضلع کونسل سیالکوٹ جن کو تبدیل کیا جا چکا ہے کی نا اہلی اور غیر ذمہ دارانہ کارروائی کے سبب ہوا ۔ اس کے ساتھی محمد اسلم اوورسیر کو چارج شیٹ کر دیا گیا ہے اور دوسروں کے خلاف کارروائی اس وقت عمل میں لائی جائے گی جب آفیسر خزانہ اور ریجنل ڈائریکٹر لوکل فنڈ آڈٹ پر مشتمل انکوائری کمیٹی کی رپورٹ موصول ہو جائے گی ۔

ضلع سیالکوٹ میں دیہی ترقیاتی پروگرام

*۴۰۷ ۔ **چوھدری مشتاق احمد** ۔ کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں ۷۰-۱۹۷۱ء اور ۷۲-۱۹۷۱ء کے دیہی ترقیاتی پروگرام کے تحت منصوبے ، ٹنڈر طلب کئے بغیرٹھیکیداروں کو ایسی یکساں شرح پر دیئے گئے جو شیڈول سے ۱۵ فی صد زائد تھے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سالوں کے دوران ڈسٹرکٹ کونسل نے اسی وقت اور ان جیسے حالات میں ہی اس قسم کے جو منصوبے مکمل کئے تھے وہ اس نے ٹھیکیداروں سے ایسی شرح پر مکمل کرائے تھے جو شیڈول سے ۲۰ فیصد کم تھی ۔

(ج) اگر اجزا (الف) اور (ب) بالا کے جواب اثبات میں ہوں تو اس تفاوت کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) یہ ضروری نہیں ۔

انسداد رشوت ستانی کے لیے ٹریبونل کی تشکیل

*۴۲۴ - مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت رشوت ستانی کا قلع قمع کرنے کے لیے ایک ٹریبونل کی تشکیل پر غور کر رہی ہے جس کا صدر عدالت عالیہ کا جج ہوگا اور جس میں ہر محکمہ سے ایک فی الواقع دیانت دار افسر اور صوبائی اسمبلی کا ایک منتخب شدہ نمائندہ شامل ہوگا۔ یہ ٹریبونل بدعنوان افسروں کے خلاف کارروائی کرے گا تاکہ انتظامیہ کی تطہیر کا عمل مسلسل جاری رہے اور بالاخر عوام کی خلست کے لئے صرف فی الواقع اہل اور دیانتدار اہل کار ہی رہ جائیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - حکومت انسداد رشوت کے لئے ٹریبونل قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے - لیکن تشکیل سے متعلق تاحال کوئی یقینی فیصلہ نہیں کیا گیا ۔

ٹمبر مارکیٹ اوکاڑہ کا نیلام

* ۴۳۸ - رائے میاں خان کھرل - کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اوکاڑہ میونسپل کمیٹی نے پانچ پیسے فی من کے حساب سے کمیشن پر لکڑی ٹمبر مارکیٹ میں نیلام کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔

(ب) اگر ایسا ہے تو یہ عوام کے مفاد اور خصوصاً لکڑی کے تاجروں کے

مفاد کے خلاف نہیں ہے ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت اس معاملہ میں کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

سرکاری افسروں کی جانب سے سیاسی جماعتوں کے حق میں پرچار

*۴۴۰ ۔ محترمہ سیدہ عابدہ حسین ۔ آیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا حکومت کے آفیسر ، سیاسی جماعتوں کے ارکان بن سکتے ہیں ۔

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب نفی میں ہو تو حکومت نے ایسے آفیسروں کے خلاف کیا اقدامات کئے ہیں یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو مختلف سیاسی جماعتوں کے حق میں کھلم کھلا پرچار کر رہے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) اگر کسی سرکاری ملازم کے خلاف ایسی شکایت موصول ہو تو الزام ثابت ہونے پر قواعد برائے کارکردگی و تادیب کی دفعہ ۴ (۲) کے تحت قابل سزا ہوگا ۔

پیپلز ورکس پروگرام

* ۴۴۴ ۔ محترمہ سیدہ عابدہ حسین ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم وضاحت فرمائیں گے کہ صوبہ میں بڑھتی ہوئی بیروزگاری کے مسئلہ کا مقابلہ کرنے کے لیے مجوزہ پیپلز ورکس پروگرام کا اجراء کب تک عمل میں آئے گا ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - پیپلز ورکس پروگرام کے متعلق پالیسی طے کی جا رہی ہے - مرکزی حکومت نے اس پروگرام کا منصوبہ صوبائی حکومت کو اظہار رائے کے لئے بھیجا تھا - صوبائی حکومت نے اپنی رائے بھیج دی ہے اور کچھ وضاحتیں بھی طلب کی ہیں جن کے جواب کا انتظار ہے -

---

سپورٹس کنٹرول بورڈ

* ۴۴۶ - محترمہ سیدہ عابدہ حسین - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم فرمائیں گے کہ :

(اول) حکومت نے سپورٹس کنٹرول بورڈ قائم کرنے کے لیے کیا اقدامات کئے ہیں -

(دوم) اس بورڈ کا دائرہ اختیار کیا ہے اور یہ بورڈ کون کون سے کھیلوں کی نگرانی کرتا ہے - اور

(سوم) صوبے میں کھیلوں کی تقریباً ہر تنظیم میں پائی جانے والی مختلف بدعنوانیوں کی تطہیر کے لیے مذکورہ بورڈ سے کتنی عوامی شخصیتیں وابستہ ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (اول) پنجاب سپورٹس کنٹرول بورڈ اگست ۱۹۷۰ء میں تشکیل دیا گیا تھا اور اب اس کے انتظامی ڈھانچے میں تبدیلیاں کی جا رہی ہیں -

(دوم) بورڈ کے مقاصد میں صوبہ پنجاب میں کھیلوں کی ترقی اور ترویج شامل ہیں -

(سوم) تشکیل نو کے بعد عوام کے منتخب نمائندوں کو بورڈ کا ممبر بنایا جائے گا ۔ چھ ممبران قومی و صوبائی اسمبلی جن میں سے دو لاہور ڈویژن اور ایک ایک باقی ہر ڈویژن سے بورڈ ممبر ہونگے ۔

مجاھد آباد (رام گڑھ کالونی لاھور) میں پینے کے پانی کی بہم رسانی

*۴۵۱ ۔ علامہ رحمت‌اللہ ارشد ۔ کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم نشان زدہ سوال نمبر ۳۵۱۷ کے جزو (ھ) کے جواب کے حوالے سے جو وزیر برائے لوکل گورنمنٹ نے ۲۴-۱۱-۱۹۶۶ کو صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کے ایوان میں دیا تھا بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا مذکورہ ٹیوب ویل چالو ہو گیا ہے ۔

(ب) آیا اب سی۔آئی پائپ حاصل کر لئے گئے ہیں اور رام گڑھ کی آبادی مجاہد آباد میں لوگوں کو پانی فراہم کرنے کے لئے پائپ لائن بچھا دی گئی ہیں ۔

(ج) اگر اجزاء (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا مورخہ ۲۴-۱۱-۱۹۶۶ کو ایوان میں کرائی گئی یقین دھانی کے مطابق مذکورہ آبادی کے باشندوں کو پانی مہیا کرنے کے لئے ان پائپ لائنوں سے پانی کے کنکشن دے گئے ہیں ۔

(د) اگر گذشتہ ساڑھے پانچ سال سے مذکورہ پائپ لائن حاصل نہیں کی گئی اور انہیں مذکورہ آبادی میں نہیں بچھایا گیا تو اس کی کیا وجوہات ہیں ۔ نیز مذکورہ آبادی میں کب تک کنکشن دئے جائیں گے ۔

(ہ) آیا حکومت نے نومبر ۱۹۶۶ء کے بعد لاہور کی کسی اور آبادی میں پائپ لائنیں بچھائی ہیں اور پانی کے کنکشن مہیا کئے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ان آبادیوں کے نام کیا ہیں نیز کنکشن مہیا کرنے کی صحیح تواریخ کیا ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد)۔ (الف)۔ ہاں

(ب) بوجہ کمی ذرائع آمدنی ماضی میں کوئی لائنیں برائے تقسیم اس علاقے میں نہیں بچھائی گئی۔ صرف دباؤ والی لائین جو کہ ٹیوب ویل کو شالامارلنک روڈ کے مین گرڈ سے ملاتی ہے، بچھائی گئی ہے۔

(ج) کوئی پانی کے کنکشن نہیں دیے گئے اور پانی کی تقسیم کا کام ۱۹۷۲-۷۳ء میں رام گڑھ اور مغل پورہ گنج کے پچاس فیصدی علاقے کے لئے تجویز کیا گیا ہے جبکہ باقی علاقے میں کام کی تکمیل ۱۹۷۳-۷۴ء میں امید کی جاتی ہے۔

(د) *واٹر سپلائی لائنیں شہر کے بہت سے حصوں میں بچھائی گئی تھی۔ جن کو لسٹ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

میونسپل کمیٹی کی عمارت کو گرلز ہائی سکول کے لئے خالی کرانا

*۴۵۶۔ چودھری علی بہادر خان۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے ــــ

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے میونسپل کمیٹی کی عمارت میں دفاتر اور عدالتیں قائم کی ہوئی ہیں۔ اس سے پہلے عمارت کو شجاع آباد کے ہسپتال کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا حالانکہ حقیقت یہ ہے اس عمارت کو طالبات کا ہائی سکول بنانے کے لئے مخصوص

---

* ضمیمہ۔ ۱ آخر میں ملاحظہ فرمائیں۔

کر دیا گیا تھا ۔ اگر ایسا ہے تو وہ کون سی اتھارٹی ہے جس کے حکم کے تحت اس کو سرکاری دفاتر اور عدالتوں کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ میونسپل کمیٹی شجاع آباد کے پرزور اصرار کے باوجود حکومت نے متذکرہ عمارت کو نہ ہی خالی کیا ہے اور نہ ہی کوئی کرایہ ادا کیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) (i) جی ہاں ۔

(ii) یہ حکم ڈپٹی کمشنر ملتان جو میونسپل کمیٹی کے انچارج بھی ہیں ، نے جاری کیا ۔

(ب) سب ڈویژنل دفاتر کی نئی بلڈنگ تعمیر ہونے تک اسے خالی کرنا ممکن نہیں ہوگا ۔ کرایہ جلد ادا کر دیا جائے گا ۔

میونپسل کمیٹی شجاع آباد کے ترقیاتی منصوبے

*۴۵۷ ۔ چودھری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) وہ کونسی ایسی وجوہ ہیں جن کی بنا پر میونسپل کمیٹی شجاع آباد نے ۷۲-۱۹۷۱ کے لئے ترقیاتی منصوبے مکمل نہیں کئے ہیں ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس کمیٹی نے جتنی نالیاں تعمیر کی ہیں تمام کی سطح ناہموار ہے ۔ اگر ایسا ہے تو ان ذمہ دار اشخاص کے نام کیا ہیں جنہوں پبلک فنڈز کو ضائع کیا ہے اور آیا قصوروار اشخاص کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے ۔ اگر کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے تو اس وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) ۔ بیشتر ترقیاتی سکیم مکمل ہو چکی ہیں ۔ تاہم بس اڈہ میونسپل پارک اور قبرستان کے گرد دیوار کی تعمیر شروع نہیں کی جا سکی ۔ کیونکہ عوام کی طرف سے کچھ مخالفت تھی ۔

(ب) نہیں ۔

ترقیاتی منصوبہ برائے عظیم تر لاہور

*۴۵۸۔ چودھری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت نے عظیم تر لاہور کا ترقیاتی منصوبہ تیار کیا ہے لیکن اسی قسم کا ایک منصوبہ نئے ملتان کے لئے امپروومنٹ ٹرسٹ کے پاس کئی سالوں سے سرد خانے میں پڑا ہے اگر ایسا ہے تو اس کے ذمہ دار اشخاص کون ہیں اور ملتان میں بھی متذکرہ منصوبہ پر عمل درآمد کرانے میں تقریباً کتنا وقت درکار ہوگا ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) ۔ گریٹر لاہور ڈیویلپمنٹ سکیم کمیونیکیشن ورکس ڈیپارٹمنٹ نے تیار کی تھی ۔ نئی ملتان سکیم ملتان امپروومنٹ ٹرسٹ نے شروع کی ۔ اس لئے ان دونوں سکیموں میں کوئی مطابقت نہیں ۔

(ب) ملتان امپروومنٹ ٹرسٹ ۱۹۶۱ء سے اس سکیم کی منظوری کے لئے کوشش کرتا رہا ہے ۔ لیکن اسسٹنٹ ڈائریکٹر ٹاؤن پلاننگ ملتان اور ڈائریکٹر ٹاؤن پلاننگ پنجاب کمیونکیشن ورکس ڈیپارٹمنٹ مختلف اعتراضات کرتے چلے آ رہے ہیں ۔ اس وقت سکیم ڈائریکٹر ٹاؤن پلاننگ کمیونیکیشن ورکس ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے پاس برائے منظوری ۱۳ اپریل ۱۹۷۲ء سے پڑی ہے ۔

(ج) ٹاؤن پلاننگ ڈیپارٹمنٹ جب سکیم کو منظور کرے گا تو یہ سکیم ملتان امپروومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں پڑتال کی جائے گی اور محکمہ لوکل گورنمنٹ سوشل ویلفیر کو برائے نوٹیفیکشن زیر دفعہ ۴۱ پنجاب ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ ۱۹۲۲ء بھیجی جائے گی ۔

سابق رکن صوبائی اسمبلی چوہدری سیف اللہ تارڑ کو حافظ آباد میں بس اسٹینڈ تعمیر کرنے کی اجازت

*۴۸۶ ۔ مسٹر فدا حسین ۔ آیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ چوہدری سیف اللہ تارڑ کو جو حافظ آباد سے سابق صوبائی اسمبلی کے رکن رہے ہیں ۔ سابقہ صدر ایوب خان اور مغربی پاکستان کے سابق گورنر کالا باغ کے عہد حکومت میں سیاسی رشوت کے طور پر ۱۹۶۲ء میں حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک بس سٹینڈ تعمیر کرنے کی اجازت دی گئی تھی ۔

(ب) متذکرہ بالا بس سٹینڈ کی وجہ سے میونسپل کمیٹی حافظ آباد کو کتنا نقصان برداشت کرنا پڑا ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اہالیان حافظ آباد نے متذکرہ بس سٹینڈ کی تعمیر کے خلاف احتجاج کیا ۔ اگر ایسا ہی ہو تو اس پر کی گئی کارروائی اور اس کی تفاصیل کیا ہیں ۔

(د) آیا موجودہ حکومت ایسی کسی تجویز پر غور کر رہی ہے جس کے تحت موجودہ بس سٹینڈ کی جگہ میونسپل کمیٹی حافظ آباد کو نیا بس سٹینڈ تعمیر کرنے کی اجازت دے دی جائے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) چوہدری سیف اللہ تاڑر کو ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی راولپنڈی نے دسمبر ۱۹۶۳ء میں حافظ آباد میں بس سٹینڈ قائم کرنے کی اجازت دی تھی -

(ب) چوہدری سیف اللہ تاڑر کے بس سٹینڈ قائم کرنے سے قبل میونسپل کمیٹی سالانہ ۲۷۰۰۰ روپیہ حاصل کرتی تھی - لہذا میونسپل کمیٹی حافظ آباد سال ۱۹۶۳ء سے سالانہ ۲۷۰۰۰ روپے کا نقصان برداشت کر رہی ہے -

(ج) یہ حقیقت ہے کہ حافظ آباد کے باشندوں نے بس سٹینڈ کی تعمیر کے خلاف پولیس وغیرہ کے ذرائع سے احتجاج کیا - لیکن عہدے داران نے احتجاج کے حق میں تاحال کوئی مثبت کام نہیں کیا -

(د) میونسپل کمیٹی نے کئی تجاویز منظور کیں اور ایک قطعہ اراضی جو صوبائی حکومت کی ملکیت تھا میونسپل بس سٹینڈ تعمیر کرنے کے لیے تجویز کیا اور میونسپل کمیٹی کے حق میں اس کے انتقال کی کوشش کی - میونسپل بس سٹینڈ کی تعمیر کے لیے ایک منصوبہ مالیتی مبلغ ۲,۰۰,۰۰۰ (دو لاکھ) روپیہ پنج سالانہ ترقیاتی پلان میں شامل کیا گیا - پہلے مرحلے میں مبلغ ۵۰,۰۰۰ روپیہ کی گنجائش بجٹ سال ۷۳ - ۱۹۷۲ء میں میونسپل بس سٹینڈ کی تعمیر کے لیے رکھی گئی ہے - لیکن میونسپل کمیٹی کی کوشش ناکام ہوتی معلوم ہوتی ہے - چونکہ حکومت نے بذریعہ چٹھی نمبر DRA/M/3761/51-I J مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۷۲ء مطلع کیا ہے کہ مطلوبہ قطعہ اراضی سب ڈویژنل دفاتر اور جوڈیشنل حوالات کی تعمیر کے لیے مختص کر دیا گیا ہے -

---

وٹرنری اسسٹنٹ سرجن کی آسامی کو گزیٹڈ کیڈر درجہ دوم کی آسامی قرار دینا

*۴۸۸ - چودھری مشتاق احمد - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مورخہ ۲۵-۳-۷۲ کو حکومت پنجاب نے وٹرنری اسسٹنٹ کی آسامی کا درجہ بڑھا کر اسے گزیٹڈ کیڈر درجہ دوم کی آسامی قرار دینے کے فیصلہ کا اعلان کیا تھا -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے اس فیصلہ پر عمل درآمد کرنے کے لیے اب تک کیا کارروائی کی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی ہاں -

(ب) یہ فیصلہ سرکاری گزٹ میں باقاعدہ نوٹیفیکیشن کی صورت میں عنقریب شائع کر دیا جائے گا -

---

آریا نگر لاہور کی گلیوں میں مویشی رکھنے کی ممانعت

*۵۰۸ - میاں خورشید انور - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کارپوریشن کے قواعد کی رو سے لاہور کے گنجان علاقوں کی گلیوں میں مویشی رکھنا ممنوع ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ آریا نگر لاہور میں پونچھ روڈ سے کارپوریشن کے جونیئر ماڈل سکول کو جانے والی گلی میں گوالوں نے کثیر تعداد میں بھینسیں رکھی ہوئی ہیں جس کی وجہ سے مذکورہ گلی

میں بہت گندگی رہتی ہے اور گلی کا راستہ رکا ہوا ہوتا ہے اور اس علاقے کے باشندوں کو اور مذکورہ سکول کے طلبا کو اس گلی میں سے گذرتے وقت بہت دقت پیش آتی ہے ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ پیشتر لاہور کارپوریشن کے متعلقہ افسروں نے اس گلی میں بھینسیں رکھنے کی بنا پر مذکورہ گوالوں کا چالان بھی کیا تھا لیکن مذکورہ گلی کی بدستور وہی حالت ہے ۔

(د) اگر اجزا (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس معاملے میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) مغربی پاکستان میونسپل کمیٹیوں (سٹریٹ) رولز ۱۹۷۲ء کے قاعدہ نمبر ۶ کے تحت کوئی شخص چئیرمین کارپوریشن یا ان کی طرف سے مقرر کردہ با اختیار اہلکاروں کی اجازت کے بغیر گلیوں میں نہ تو جانور باندھ سکتا ہے اور نہ ہی انہیں کھڑا کر سکتا ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) متعلقہ سینئر انسپکٹر نے ۱۱-۵-۷۰ اور ۲۶-۶-۷۲ کے دوران میونسپل ایڈمنسٹریشن آرڈیننس کی دفعات ۱۱۶ / ۱۱۵ کے تحت خلاف ورزی کرنے والوں کے (۳۰) مرتبہ چالان کیے ۔ جو عدالتوں میں زیر التوا ہیں ۔

(د) لاہور میونسپل کارپوریشن کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ان مقدمات کا جو عدالت میں زیر التوا ہیں جلد فیصلہ کرائے ۔

منڈی یزمان کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دینا

*۵۱۸ - چوھدری شبیر حسین چیمہ - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کیا حکومت منڈی یزمان کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دینے کی سکیم پر غور کر رہی ہے - اگر ایسا ہے تو تقریباً کتنی مدت تک اسے ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دے دیا جائے گا ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - ہاں - جونہی نیو پنجاب پیپلز لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ۱۹۷۲ء پر عمل درآمد ہوا اس کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دے دیا جائے گا -

---

میونسپل کمیٹی نارووال کے چیف آفیسر کے خلاف تحقیقات

*۵۲۰ - مسٹر محمد انور علی بٹ - آیا وزیر سماجی بہبود. از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کمشنر لاہور ڈویژن نے بحوالہ اپنے حکم مجریہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۲ء کو میونسپل کمیٹی نارووال ضلع سیالکوٹ کے فی‌الوقت چیف آفیسر کے کیس کو انسداد رشوت ستانی کے محکمے کے پاس تحقیقات کے لئے بھیجا - اگر ایسا ہی ہو تو تحقیقات مکمل ہونے کی صورت میں اس تحقیقات کا نتیجہ کیا نکلا - اور اگر تحقیقات ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ہو تو اندازاً اسے کب تک مکمل کر دیا جائے گا ؟

(ب) آیا حکومت مذکورہ چیف آفیسر کے خلاف تحقیقات کی رپورٹ کی ایک نقل ایوان کی میز پر رکھ دے گی -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ چیف آفیسر کے بارے میں کہا جاتا

ہے کہ وہ ایک راشی آفیسر ہے اور اس کے خلاف میونسپل کمیٹی ڈسکہ کی بھاری رقوم غبن کرنے نیز ٹیلیفون ٹرنک کالوں کے بوگس بل پیش کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ اگر ایسا ہی ہو تو اس آفیسر کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے۔ اور اگر اس کے خلاف ابھی تک کوئی کارروائی نہ کی گئی ہو تو اس کی کیا وجوہ ہیں۔

(د) آیا حکومت نے مذکورہ آفیسر کو سینئر درجہ دوم لوکل کونسل سروس کی آسامی پر تعنیات کرنے کے بارے میں کوئی نوٹیفیکیشن جاری کیا ہے۔ اگر ایسا ہی ہو تو اس نوٹیفیکیشن کا نمبر اور تاریخ کیا ہے اور حکومت پنجاب کے سرکاری جریدے کے کس صفحے پر اسے شائع کیا گیا ؟

(ہ) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ چیف آفیسر نے ایک خود ساختہ درجہ دوم سینئر لوکل کونسل سروس کے آفیسر کا روپ دھار لیا ہے۔

(و) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ چیف آفیسر نے حال ہی میں ۱۷۰۰۰۰ روپے کی رقم میونسپل کمیٹی نارووال سے اس مد میں نکلوائی ہے کہ اس کے خود ساختہ درجہ دوم سینئر لوکل کونسل سروس کے آفیسر کی حیثیت سے یہ اس کے بعض بقایاجات ہیں۔ اگر ایسا ہی ہو تو آیا حکومت کی جانب سے متذکرہ چیف آفیسر کی تنخواہ کے تعین کے بارے میں کوئی نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا۔ اگر کیا گیا ہو تو اس نوٹیفیکیشن کا نمبر اور تاریخ کیا ہے نیز اس جریدے کی تاریخ کیا ہے جس میں اسے شائع کیا گیا ہے ؟

وزیر سماجی بہبود (مسٹر معراج خالد)۔ (الف) اس اہلکار کے خلاف ایک شکایت موصول ہوئی تھی جو کمشنر صاحب نے ۱۵ مارچ ۱۹۷۲ء کو نہیں بلکہ ۱۱ جنوری ۱۹۷۲ء کو محکمہ انسداد رشوت

ستانی کو تفتیش کے لئے بھیجی تھی ۔ اس محکمے کی تفتیش سے معلوم ہوا کہ درخواست دھندہ کے نام کا کوئی آدمی مندرجہ ذیل پتہ پر نہیں ملا ۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(ب) جی ہاں ۔ اس کے خلاف بد دیانتی کی شکایات تھیں ۔ ٹیلی فون بلوں کے متعلق ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ تحقیقات کر رہے ہیں ۔

(د) جی نہیں ۔

(ھ) جی ہاں ۔

(و) جی ہاں ۔ حکومت نے تو اس کی تنخواہ درجہ دوم میں مقرر نہیں کی (اور نہ ہی ہو سکتی تھی) مگر اس نے دیوانی عدالت سے ایک فیصلہ لے کر خود ہی بقایا جات وصول کر لئے ، مگر یہ ذمہ لیا تھا کہ اگر بعد میں کوئی اعتراض پیدا ہوا تو یہ رقم واپس کر دے گا ۔

سرکاری وکیل کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ اس فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کرے ۔

محکمہ بنیادی جمہوریت کی جیپ کا حادثہ

* ۵۲۱ - مسٹر محمد انور علی بٹ ۔ آیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ بنیادی جمہوریت سیالکوٹ کی جیپ نمبر ایس ٹی ۱۰۸۹ دو جنوری ۱۹۷۲ء کو ضلع سیالکوٹ کے ظفر وال سیکٹر کے اگلے علاقے میں ایک مائن سے ٹکرا گئی تھی اور اسے شدید نقصان پہنچا ۔

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس حادثے سے حکومت کو کس قدر نقصان ہوا ۔ نیز اس حادثے میں کتنے افراد جان بحق یا زخمی ہوئے۔ جان بحق ہونے والے افراد کے خاندانوں کو کتنا معاوضہ ادا کیا گیا ۔ اور اگر ابھی تک کوئی معاوضہ ادا نہ کیا گیا ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور اندازاً حکومت اسے کب تک ادا کر دیگی ۔

(ج) آیا متذکرہ جیپ اس اگلے علاقے میں سرکاری یا نجی کام پر گئی ہوئی تھی نیز مائن سے ٹکرا جانے کے وقت اس میں سوار افراد کے نام کیا ہیں ؟

(د) آیا متذکرہ نقصان کی ذمہ داری کا تعین کرنے کے لئے کسی شخص کے خلاف کوئی تحقیقات کی گئی ہو تو اس کا نتیجہ کیا نکلا اور اگر نہیں کی گئی تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) درست ہے ۔

(ب) حادثہ کی وجہ سے جیپ کے نقصان کا اندازہ قریباً مبلغ ۳۰۰۰ روپے ہوگا ۔ اس حادثہ میں ڈرائیور ہلاک ہوا اور چار بچے معمولی زخمی ہوئے ۔ ہلاک شدہ ڈرائیور کی بیوی کو زندگی کے بیمہ کی رقم، جی پی فنڈ رقم اور بنولنٹ فنڈ (بہبود فنڈ) فی الفور ادا کر دی گئی ۔ اس کے علاوہ کوئی معاوضہ زیر تجویز نہیں ہے ۔

(ج) جیپ بکار سرکار مسٹر زاہد علی اسسٹنٹ ڈائریکٹر بنیادی جمہوریت کی معیت میں سرحدی علاقہ میں گئی تھی اور اس میں غلام رسول ڈرائیور اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر بنیادی جمہوریت سیالکوٹ مذکور کے علاوہ ان کے بچے طارق ، سہیل ، خالد اور بچی فرزانہ بھی سوار تھے

(د) ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی چھان بین کے مطابق گاڑی میں مشینی خرابی کی بنا پر جیپ بے قابو ہو کر ایک جانب دوڑتی ہوئی بارودی سرنگ سے اتفاقاً ٹکرا گئی - چونکہ بظاہر گاڑی ڈرائیور کے کنٹرول سے باہر ہوئی جو مر چکا ہے - اس لئے اس بارے میں مزید کارروائی بے سود اور بے محل سمجھی گئی -

---

ملتان میں نئی آبادیوں کی نگہداشت

*۵۲۴ - محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر - آیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ امپروومنٹ ٹرسٹ ملتان نے تقریباً ۱۹ نئی آبادیاں تعمیر کر کے مناسب نگہداشت اور دیکھ بھال کے لئے کمیٹی کے حوالے کر دی ہیں - لیکن وہ ملتان میونسپلٹی کی دیگر بستیوں کی نسبت زیادہ خراب و خستہ حالت میں ہیں -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ اضافی بستیوں کے اہالیان کو اس امر کی یقین دھانی کرائی گئی تھی کہ رہائشی قطعات کی بھاری قیمتوں کی ادائیگی کے عوض ہر ممکنہ جدید سہولت انہیں بہم پہنچائی جائے گی - اگر ایسا ہی ہو تو آیا ان یقین دہانیوں کو پورا کیا گیا ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ ادارے کو تجارتی خطوط پر چلایا جا رہا ہے - اور غریب مالکان اراضی سے جو زمین برائے نام قیمت پر حاصل کی جاتی ہے - بعد میں اسے ہی دگنی قیمت پر بیچ دیا جاتا ہے جسے غریب لوگ دوبارہ نہیں خرید سکتے -

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بوسان روڈ اور نیا ملتان سکیمیں زیر غور ہیں - جن پر اگر عمل درآمد ہوا تو بے شمار پکے مکانات مسمار کر دیئے

جائیں گے ۔ اور اس طور صدھا لوگ بے گھر ہو جائیں گے ۔ اگر ایسا ہی ہو تو آیا حکومت مذکورہ منصوبوں کو ترک کر دینے کے بارے میں غور کرے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) صورت حال واقعی یہ ہے کہ ملتان امپروومنٹ ٹرسٹ نے تا حال سترہ سکیمیں تعمیر کی ہیں جس میں سات سکیمیں تکمیل کے بعد ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ مجریہ ۱۹۲۲ء کے سیکشن ۵۵ کے تحت میونسپل کمیٹی ملتان کو دیکھ بھال و مرمت منتقل کر دی ہیں ۔ میونسپل کمیٹی ملتان اب ان سات سکیموں کی ذمہ دار ہے جن میں حالات جملہ دوسری ایسی آبادیوں کی نسبت نہ خراب ہیں اور نہ بہتر ہیں ۔

(ب) یہ درست نہیں ہے ۔ تمام ترقیاتی کام جو کہ سکیم میں شامل کیے جاتے ہیں اور حکومت نے منظور کئے ہیں کی تکمیل specifications کے مطابق کی جاتی ہے ۔ قانون کے تحت امپروومنٹ ٹرسٹ کا یہ فرض ہے کہ اپنی تیار کردہ ترقیاتی سکیموں کو مکمل کرے اور ذمہ داریوں کے عہد برآ ہونے کی ہر کوشش کرے ۔

(ج) جی نہیں ۔ جب ایک سکیم ٹاؤن امپروومنٹ ٹرسٹ کے تحت صوبائی حکومت منظور کرتی ہے تو کاغذات لینڈ اکیوزیشن کلکٹر (جو کہ آج کل اسسٹنٹ کمشنر ملتان ہیں) کو اوارڈ کے لئے بھیجے جاتے ہیں ۔ کلکٹر صاحب مذکور مالکان کو اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کی پوری سہولتیں مہیا کرنے کے بعد اپنا اوارڈ دیتے ہیں ۔ البتہ اگر مالکان اس فیصلہ سے خوش نہ ہوں تو سول کورٹ میں اپیل دائر کر سکتے ہیں ۔ سول کورٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ قیمت میں واقعات کے پیش نظر اضافہ کر دے ۔

(د) یہ درست ہے کہ نئی سکیمیں از قسم بوسان روڈ اور نیو ملتان تجویز کی جا رہی ہیں کیونکہ امپروومنٹ ٹرسٹ کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ سکیمیں مرتب کرے ۔ ان سکیموں سے تین سو گھرانے متاثر ہونے کا امکان ہے ۔ ایسے مالکان جن کا رقبہ پانچ مرلہ سے زائد ہے کو متبادل جگہ دی جائیگی اور ملبہ کا مناسب معاوضہ بھی دیا جائیگا ۔ ان سکیموں کو اس وقت ترک کرنا مناسب نہ ہوگا ۔ کیونکہ ٹرسٹ ان پر اخراجات کر چکا ہے ۔

استابل تا چک نمبر ۶۸۔۱۰۔آر روڈ (ضلع ملتان)

* ۵۴۱ ۔ حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ استابل سے چک نمبر ۶۸۔۱۰۔آر تحصیل خانیوال ضلع ملتان تک جانے والی سڑک ابھی تک کچی ہے جو اس علاقے کے لوگوں کے لئے نہایت تکلیف دہ ہے ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سڑک کو پختہ کرنے کی سکیم حکومت کے زیر غور ہے ۔ اگر ایسا ہو تو مذکورہ سکیم اب کن مراحل میں ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔ بوجہ کچی سڑک آمد و رفت دقت طلب ہے ۔

(ب) بوجہ مالی کمی ڈسٹرکٹ کونسل کی طرف سے اس سڑک کو پختہ بنانے کے لیے کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے ۔

محکمہ بنیادی جمہوریت بہاولنگر کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر شمس الحق رمضی پر چھاپہ

*۵۴۶ - میاں منظور احمد موہل - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ـ

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ شمس الحق رمضی اسسٹنٹ ڈائریکٹر بنیادی جمہوریت بہاولنگر کی بہاولنگر میں تعیناتی کے دوران اس پر اسسٹنٹ کمشنر بہاولنگر اور سب انسپکٹر محکمہ انسداد رشوت ستانی بہاولنگر نے چھاپہ مارا تھا اور ان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا اور اسے گرفتار کیا گیا تھا ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضمانت پر رہا ہونے کے بعد مذکورہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر بنیادی جمہوریت اپنے عہدہ پر کام کرتا رہا ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر بنیادی جمہوریت کو ازاں بعد بہاولنگر سے تبدیل کر دیا گیا اور اسکی آسامی تین ماہ سے خالی پڑی ہے ۔

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ خالی آسامی پر اب تک کسی شخص کو تعینات نہ کرنے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) یہ درست ہے ۔

(ب) چونکہ مسٹر شمس الحق رمضی اسسٹنٹ بنیادی جمہوریت بہاولنگر چھاپہ پڑنے کے فوراً بعد اپنے عہدہ سے معطل نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے ضمانت بعد از گرفتاری انہوں نے ۱۰ اپریل ۱۹۷۲ء تک چار پانچ یوم اپنی ڈیوٹی سر انجام دی اور ۱۱ اپریل ۱۹۷۲ء سے رخصت پر چلے گئے ۔

(ج) سرکاری طور پر نئی تقرریوں اور ترقیوں پر پابندی ہے - اس لئے کسی کو اس عہدہ پر فوری طور پر ترقی نہیں دی جا سکتی تھی - لیکن سیکرٹری، لوکل گورنمنٹ پنجاب نے اپنے حکم مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۷۲ء کے تحت محمد ابراہیم لودھی اسسٹنٹ ڈائریکٹر گوجرانوالہ کو بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر بنیادی جمہوریت بہاولنگر مقرر کر دیا - اسلئے یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ بہاولنگر میں جگہ خالی پڑی ہے -

(د) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

مختلف سول محکموں میں ریٹائر شدہ فوجی افسر یا مستعار الخدمتی پر بھیجے گئے فوجی افسر

*۵۵۰ - چوہدری شبیر حسین چیمہ - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) مختلف سول محکموں میں کتنے ریٹائر فوجی افسر یا مستعار الخدمتی پر بھیجے گئے فوجی افسر تعینات ہیں نیز انکی تعیناتی کس بنا پر کی گئی ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس عمل کے نتیجہ میں بیروزگاری کی صورت حال ابتر ہو گئی ہے -

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ فوجی افسروں کو سول محکموں سے ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ مستحق اشخاص کی حق تلفی کا ازالہ ہو سکے - اگر ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور اگر نہیں رکھتی تو اسکی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) - ۲۳ جن میں ۱۹ ریٹائرڈ ۲ ڈیپوٹیشن پر اور ۲ ریزرور افسر شامل ہیں - ان افسران کا تقرر ان کی ٹیکنیکل اور انتظامی اہلیتوں کی بنیادوں پر متعلقہ اسامیوں کی بھرتی کے قواعد کے تحت کیا گیا ہے -

(ب) جی نہیں - ایسے افسران کی تعداد بہت کم ہے جو سرکاری ملازمتوں پر اثر انداز نہیں ہو سکتی -

(ج) سوال نہیں پیدا ہوتا -

واپڈا کی جانب سے محصول چونگی کی عدم ادائیگی

*۵٦٦ - قاضی محمد اسماعیل جاوید - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ واپڈا نے ۷۵۰۰۰۰۰ روپے کی رقم بسلسلہ محصول چونگی گذشتہ ۷ سال سے میلسی ٹاؤن کمیٹی کو ادا نہیں کی - اگر ایسا ہے تو آیا حکومت ان بقایاجات کی وصولی کیلئے کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کمیٹی متذکرہ رقم کو شہری ترقیاتی پروگرام پر صرف کر سکے -

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - جی ہاں - اس رقم کی وصولی کے لئے ضروری انتظامات واپڈا کے عہدے داروں کے مشورے سے حکومتی سطح پر کئے جا رہے ہیں -

---

کوٹ رادھا کشن میں پینے کے پانی کی فراہمی

*۵۹٦ - مرزا طاہر بیگ - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کوٹ رادھا کشن میں پینے کے پانی کی فراہمی کا منصوبہ سال ۱۹۶۵-۶۶ء میں منظور ہوا تھا اور فنڈز سال ۱۹۶۵-۶۶ء میں منظور کر دیئے گئے تھے اور تالاب کی تعمیر اور ٹیوب ویلوں کو تنصیب کے لیے بھی فنڈز مختص کر دیئے گئے تھے -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ متذکرہ منصوبے سے متعلق کام ایک ٹھیکیدار کے سپرد کیا گیا تھا جس نے چار ٹیوب ویلوں کی بورنگ سال ۱۹۶۵-۶۶ء میں ۳۰،۰۰۰ روپے کی لاگت سے مکمل کی مگر بعد ازاں منصوبہ ملتوی کر دیا -

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ پانی کا یہ منصوبہ سال ۱۹۶۸-۶۹ء کے "دیہاتی ورکس پروگرام" (اے - ڈی - پی) میں شامل کر لیا گیا تھا پھر دوبارہ سال ۱۹۷۱-۷۲ء کے لئے بھی ، لیکن اس مرتبہ بھی فنڈز کچھ دوسرے منصوبوں پر صرف کر دیئے گئے اور یہ منصوبہ دوبارہ نظر انداز کر دیا گیا -

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس منصوبے پر پہلے ہی صرف شدہ رقم کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے نیز کوٹ رادھا کشن کے باشندوں کو پینے کے لئے صاف اور میٹھا پانی مہیا کرنے کے لیے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

Minister for Local Government (Mr. Miraj Khalid) -

(a) Yes, An estimate amounting to Rs. 4,34,500/- for providing water supply scheme Kot Radha Kishan was approved by the Project Director (Deputy Commissioner), Lahore vide his memo. No. RWP/65/11-A/1045, dated 15-6-1965. A sum of Rs. 50.000/- as a first instalment was made available to the department for implementation of the scheme out of Rural Works Programme.

(b) Yes. The work of boring of 4 Nos. tubewells was entrusted to a contractor by Executive Engineer, Public Health Engineering Deptt. The up-to-date expenditure against this item of work is Rs. 29,872/. Further work on the scheme could not be undertaken due to paucity of funds.

(c) The said scheme was never included in the Rural Works Annual Development Programme for the year 1968-69 and 1971-72. As such the question of utilization of funds for other schemes does not arise.

(d) The money already spent cannot be said to have gone waste. As soon as funds are provided by the Local Council, the tube well already bored will be completed and distribution system laid and sweet drinking water provided to the local population.

الفلاح بلڈنگ لاہور سے حاصل شدہ آمدنی میں سے خرچ کردہ رقم

* ۶۴۰ - رانا کے - اے محمود خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ شاہراہ قائداعظم لاہور پر واقعہ الفلاح بلڈنگ صوبائی حکومت کے درجہ چہارم کے ملازمین کی فلاح و بہبود اور مفاد کے لیے تعمیر کی گئی تھی -

(ب) ۱۹۶۹-۷۰ء ، ۱۹۷۰-۷۱ء کے دوران متذکرہ عمارت سے کل کتنی آمدنی حاصل ہوئی اور اس پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی -

(ج) جزو (ب) بالا میں مذکور آمدنی میں سے متذکرہ سال کے دوران درجہ چہارم کے ملازمین کی فلاح و بہبود اور مفاد پر مذکورہ سال کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی - اگر ایسا ہے تو ضلع وار کتنی رقم مخصوص کی گئی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) الفلاح بلڈنگ صوبے کے ملازمان درجہ سوم اور چہارم کی بہبود کے لیے تعمیر کی گئی ہے ۔

(ب)	سال	آمدنی	خرچ
۱ -	۱۹۶۹-۷۰ء	۲۰،۶۳،۹۵۰	۱۷،۹۰،۵۰۰ (مبلغ ۱۰ لاکھ روپیہ سرکاری قرضہ کی واپسی کے لیے ادا کیا گیا)
۲ -	۱۹۷۰-۷۱ء	۲۱،۶۲،۷۶۰	۷،۴۳،۵۷۰

(ج) بہبود فنڈ سے جملہ امداد بذریعہ ڈویژنل بورڈ ادا کی جاتی ہے ۔ مذکورہ بورڈوں سے ملازمان درجہ چہارم کو مندرجہ ذیل رقوم ادا کی گئیں ۔

نام بورڈ	۱۹۶۹-۷۰ء	۱۹۷۰-۷۱ء
۱ - راولپنڈی ڈویژن	۹،۰۹۱	۱۵،۷۳۷
۲ - سرگودھا ڈویژن	۳،۳۹۳	۱۰،۳۹۱
۳ - لاہور ڈویژن	۱،۰۶،۶۵۰	۱،۳۰،۵۰۵
۴ - ملتان ڈویژن	۵،۱۹۰	۲،۴۲۵
۵ - بہاولپور دویژن	۱۸،۷۷۰	۱۶،۵۷۷
۶ - سیکرٹریٹ بورڈ مئی ۱۹۷۰ء میں قائم ہوا ۔	۱۱،۷۷۵	۵۱،۰۴۵
میزان	۱،۵۴،۸۶۹	۲،۲۶،۶۸۰

چوٹی دیہی بہم رسانی آب کی سکیم

*۷۶۴۔ نواب زادہ سردار عطا محمد خان لغاری۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ایسی وجوہ کونسی ہیں جن کے باعث آئی۔ڈی۔اے کے سرمایہ سے مکمل ہونے والی چوٹی رورل واٹر سپلائی سکیم ابھی تک مکمل نہیں ہوئی حالانکہ چار سال کی مدت گذر چکی ہے اور کل لاگت کا ⅔ حصہ بھی اس پر صرف ہو چکا ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - چوٹی زیریں کی واٹر سپلائی سکیم پر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے ۱۹۶۸-۶۹ء کے مالی سال میں کام شروع کیا تھا اور اس پر تخمینہ ۲,۶۸,۸۸۵ روپے تھا - ۱۹۶۸-۶۹ء کے دوران اس سکیم پر ۲,۰۸,۰۰۰ روپے میں سے ۱,۴۹,۲۸۲ روپے خرچ کئے گئے تھے اور خرچہ سکیم کی کل لاگت کے ۵۵% کے قریب ہے -

واٹر سپلائی سکیم کی کامیابی کا انحصار، پانی کی خاصیت اور کثیر مقدار پر ہے - مگر موجودہ سکیم کے مقابلے میں ایک ٹیوب ویل جو ۲۰۰ فٹ تک بور کیا گیا تھا - اگرچہ پانی ناقابل استعمال تھا - پھر بھی یونین کونسل کے چیئرمین نے اپنی حتمی اقرار نامہ جو کہ نمبر ۲۲۴۲ مورخہ ۹-۱۲-۶۸ کو بھیجا تھا۔ پینے کے لیے منظور کیا - بعد میں یونین کونسل کے چیئرمین نے اطلاع دی کہ چونکہ پانی ٹھیک نہیں لہذا پینے کیلئے استعمال نہ کیا جاوے - یہ حالات سکیم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں حائل ہوئے اور اسی بنا پر آئندہ مالی سالوں میں فنڈ نہ مانگے گئے -

سپرنٹنڈنگ انجینئرنگ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ ملتان نے تمام متبادل انتظامات کا مطالعہ کیا ہے اور نتیجتاً نہری تطہیر شدہ پانی کو اعتبار ذریعہ تصور کیا گیا ہے - اس سکیم پر پہلے خرچے کے علاوہ آٹھ لاکھ روپے اور خرچ ہونگے - یہ سکیم ایس - ای ملتان کے ہاں تیار ہو رہی ہے - جس کے بعد

یہ منظوری کے لئے بھیجی جائیگی اور ۱۹۷۳-۷۴ء کے سالانہ ترقیاتی منصوبے میں شمولیت کے لیے تجویز کی جائیگی ۔

ضلع ڈیرہ غازی خان کے عوام کے لئے میٹھا پانی

*۷۶۵ - نواب زادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا وہ اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ چوٹی ضلع ڈیرہ غازی خان کے مقام پر سطح زمین سے ۱۰ فٹ نیچے نمک کی ایک فٹ موٹی تہہ کی موجودگی کی وجہ سے پانی کونین کی طرح کڑوا ہو گیا ہے اور عوام کو مانکا ڈرین کے اس پار سے میٹھے پانی کا ایک گھڑا حاصل کرنے کے لیے چار آنے ادا کرنے پڑتے ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) یہ حقیقت ہے کہ چوٹی زیریں کے زیر زمین محلول اجزا کی کثرت ہے ۔ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ محکمے نے دوجگہ آزمائیشی بورنگ برائے معلوم کرنے خاصیت آب کیلے تھے مگر ایسی کوئی نمکین سطح زیر زمین نہیں پائی ۔ یہ حقیقت ہے کہ کثیر اجزا کی موجودگی میں پانی کڑوا ہے ۔ جس کا ذائقہ کونین کا سا ہے ۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ عوام کو پانی کے حصول میں جو مانکا ڈرین کے دوسری طرف ہے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ محکمہ پبلک ہیلتھ کو اس پوزیشن کا بخوبی احساس ہے اور اس نے پانی کی خاصیت اور مقدار کے بارے میں چھان بین کی ہے اور تخمینہ جات سپرنٹنڈنگ انجنیئرنگ سرکل ملتان بنا رہے ہیں ۔

ٹاؤن کمیٹی میلسی کے لئے منصوبہ آب رسانی

*۷۸۵ - قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ صحت نے میلسی ٹاؤن کمیٹی کو پانی کی بہم رسانی کے منصوبہ کے لئے ۸ لاکھ روپے منظور کئے تھے -

(ب) کیا مذکورہ رقم مذکورہ سکیم پر خرچ کی جا رہی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی نہیں - محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے صرف سرسری تخمینہ آٹھ لاکھ ایک ہزار تین سو ساٹھ روپے کا تیار کیا تھا ، تجویز تھی کہ اس کام کو سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے ۷۳-۱۹۷۲ء میں شامل کیا جائے - مگر وسائل کی کمی کی وجہ سے بجٹ میں شامل نہ ہو سکا -

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

سیکریٹریٹ کے محکمہ جات میں مختلف آفیسروں کی تعداد

*۸۰۲ - خان امیر عبد اللہ خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) سیکریٹریٹ کے محکمہ جات میں ۳۰-۶-۷۰ کو ون یونٹ کے خاتمہ کے وقت اور ۲۱-۳-۷۲ کو ایڈیشنل سیکریٹریوں ، جائنٹ سیکریٹریوں ، ڈپٹی سیکریٹریوں اور سیکشن آفیسروں کی کل کتنی آسامیاں تھیں -

(ب) آیا سیکریٹریٹ کے محکمہ جات میں ون یونٹ کے خاتمہ سے قبل اور اس وقت سیکریٹریٹ میں کام کی تعداد کو پیش نظر رکھتے ہوئے موجودہ عملہ کو بر قرار رکھنے کا کوئی جواز ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔

(الف) اسامیوں کے نام	۳۰ جون ۱۹۷۰ء کو آسامیوں کی تعداد	۲۱ اپریل ۱۹۷۲ء کو آسامیوں کی تعداد
(۱) ایڈیشنل سیکرٹری	۵	۴
(۲) جائنٹ سیکرٹری	۱۴	۶
(۳) ڈپٹی سیکرٹری	۶۳	۵۲
(۴) سیکشن آفیسر	۳۱۰	۲۰۴

(ب) جی ہاں ! سیکریٹریٹ کے محکمہ جات کا موجودہ عملہ ون یونٹ کی تنظیم نو کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں ایک اعلیٰ سطح کی جائزہ کمیٹی نے ون یونٹ کے خاتمہ سے پہلے کے کام کی مقدار اور صوبہ پنجاب کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا تھا ۔ تاہم عملے کی موجودہ تعداد کا از سر نو جائزہ ایک کمیٹی (جس کے سر براہ وزیر خزانہ ہیں) لے رہی ہے ۔

سیکریٹریٹ کے محکمہ جات میں فرنیچر وغیرہ پر صرف شدہ رقم

*۸۰۴ ۔ خان امیر عبداللہ خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب سیکریٹریٹ کے محکمہ جات کی ۱۹۷۰-۷۱ء اور ۱۹۷۱-۷۲ء کے دوران اتفاقی مصارف کی رقم کل کتنی تھی ۔

(ب) جزو (الف) بالا میں مذکورہ اخراجات میں سے مندرجہ ذیل پر کئے جانے والے اخراجات کتنے ہیں ۔

(۱) قالینوں کی خرید پر
(۲) پردوں کی خرید پر
(۳) فرنیچر کی خرید پر اور
(۴) تفریحات پر ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ پنجاب سول سیکریٹریٹ کے مختلف محکموں کا کنٹنجنٹ خرچہ بابت مالی سال ۷۱-۱۹۷۰ء و ۷۲-۱۹۷۱ء حسب ذیل ہے ۔

سال ۷۱-۱۹۷۰ء ۹۸-۲۹,۵۲۹,۲۳ روپے

سال ۷۲-۱۹۷۱ء ۴۸-۲۴,۵۵,۲۲۵ روپے

مختلف اشیاء کی خرید پر مندرجہ ذیل رقوم خرچ کی گئیں

سال	قالین	پردے	فرنیچر	خاطر تواضع
۷۱-۱۹۷۰ء	۱۱,۰۱۹-۰۰	۵,۳۲۱-۸۷	۱۴,۶۲۳-۲۵	۱۶,۰۲۴-۳۹
۷۲-۱۹۷۱ء	۲۶,۶۵۸-۶۹	۱۱,۵۷۵-۷۶	۴۱,۳۱۹-۲۵	۱۳,۳۳۰-۶۱

مغربی پاکستان سیکریٹریٹ میں ٹیلیفون اکسچینج کے ماہانہ بل

*۸۰۵ ۔ **خان امیر عبداللہ خان** ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) مغربی پاکستان سیکریٹریٹ میں سال ۶۹-۱۹۶۸ء ، ۷۰-۱۹۶۹ء کے دوران اور پنجاب سول سیکریٹریٹ میں ۷۱-۱۹۷۰ء اور ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران ٹیلیفون ایکسچینج کے ٹیلیفونوں کے بلوں کی علیحدہ علیحدہ ماہانہ اوسط کیا تھی ۔

(ب) مغربی پاکستان سیکریٹریٹ میں اور پنجاب سیکریٹریٹ میں مہیا کئے جانے والے براہ راست ٹیلیفون کنکشنوں کی تعداد کتنی ہے۔ نیز جن آفیسران کو سیکریٹریٹ ایکسچینج کے کنکشنوں کے علاوہ یہ فون دئے گئے ہیں وہ کس زمرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

(ج) مغربی پاکستان سیکریٹریٹ میں سال ۱۹۶۹-۷۰ء کے دوران براہ راست ٹیلیفونوں کا اوسطاً ماہانہ بل کتنا تھا اور پنجاب سیکریٹریٹ میں ۱۹۷۰-۷۱ء اور ۱۹۷۱-۷۲ء کے دوران ماہانہ اوسطاً بل کتنا ہے۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد)۔ (الف) سکریٹریٹ ایکسچینج کا اوسط ماہانہ بل درج ذیل ہے۔

۱۹۶۸-۶۹ء	۸۰,۶۰۵ روپیہ
۱۹۶۹-۷۰ء	۱,۰۵,۵۹۲ روپیہ
۱۹۷۰-۷۱ء	۱,۰۶,۹۱۲ روپیہ
۱۹۷۱-۷۲ء	۱,۰۷,۵۰۰ روپیہ

(ب) سیکریٹریٹ ایکسچینج کے علاوہ ڈائرکٹ ٹیلیفون کی تعداد درج ذیل ہے۔

حکومت مغربی پاکستان میں	۲۵۳
حکومت پنجاب میں (رہائیشی گھروں پر ٹیلیفون سمیت)	۲۰۱

افسران کے درجات جنہیں ڈائرکٹ ٹیلیفونوں کے کنکشن دیے گئے ہیں درج ذیل ہے۔

ڈپٹی سیکرٹری اور اس کے اوپر کے درجہ کے تمام افسران ۔

(ج) ڈائرکٹ ٹیلیفونوں کے اوسط ماہانہ بل درج ذیل ہیں ۔

۱۹۶۹-۷۰ء	۲,۴۴,۴۲۳ روپیہ
۱۹۷۰-۷۱ء	۱,۰۵,۰۸۱ روپیہ
۱۹۷۱-۷۲ء	۱,۲۷,۴۲۵ روپیہ

پنجاب سول سیکریٹریٹ میں سرکاری کاروں کی تعداد

*۸۰۶ ۔ خان امیر عبداللہ خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب سول سیکریٹریٹ میں مورخہ ۱-۷-۷۰ کو اور ۲۱-۴-۷۲ کو سرکاری کاروں کی تعداد کتنی تھی ۔

(ب) سال ۷۱-۱۹۷۰ء اور ۷۲-۱۹۷۱ء کے دوران ان کاروں کے چلنے پر اوسطاً کتنے اخراجات ماہانہ برداشت کرنا پڑے ۔

(ج) سال ۷۱-۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۲ء کے دوران ان کاروں کی مرمت پر اوسطاً کتنے اخرجات ماہانہ برداشت کرنے پڑے ۔

(د) سال ۷۱-۱۹۷۰ء اور ۷۲-۱۹۷۱ کے دوران متذکرہ سرکاری کاروں کے ڈرائیوروں کی تنخواہوں کی ماہانہ کتنی رقم بنتی تھی ۔

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) پنجاب سول سیکریٹریٹ میں سٹاف کاروں کی تعداد درج ذیل ہے ۔

۱-۷-۷۰ کو ۲۲	۱-۴-۷۲ کو ۳۵

(ب) ان کاروں کا ماہانہ اوسط پٹرول کا خرچ درج ذیل ہے -

۱۹۷۰-۷۱ء	۱۹۷۱-۷۲ء
۶,۷۹۶ روپیہ	۱۳,۴۹۵ روپیہ

(ج) ان کاروں کی ماہانہ اوسط مرمت کا خرچ درج ذیل ہے -

۱۹۷۰-۷۱ء	۱۹۷۱-۷۲ء
۳,۳۸۹ روپیہ	۸,۲۳۵ روپیہ

(د) ان کاروں کے ڈرائیوروں کی ماہانہ تنخواہ درج ذیل ہے -

۱۹۷۰-۷۱ء	۱۹۷۱-۷۲ء
۳,۰۴۳ روپیہ	۴,۲۹۱ روپیہ

پنجاب سول سیکریٹریٹ میں افسروں کے لئے سرکاری کاروں کی تعداد

*۸۰۷ - خان امیر عبداللہ خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) پنجاب سول سیکریٹریٹ میں ایسے آفیسروں کی تعداد کتنی ہے جنہیں خاص طور پر اپنے ہی استعمال کے لئے سرکاری کاریں الاٹ ہیں -

(ب) آیا ان آفیسروں کی شرائط ملازمت میں سے یہ بھی ایک شرط ہے کہ اسے اپنے دفتر اور مقام سکونت کے درمیان سفر کے لئے سواری مہیا کی جائیگی -

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب نفی میں ہو تو ان آفیسروں کو خصوصی طور پر اپنے ہی استعمال کے لئے سرکاری کاروں کے مہیا کرنے کی وجوہ کیا ہیں -

(د) ان کاروں میں سے ہر ایک کار کے چلنے پر حکومت کو اوسطاً کتنا خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) پنجاب سیکرٹیریٹ کے کسی بھی افسر کو مخصوص استعمال کے لئے اسٹاف کار نہیں دی گئی ہے ۔

(پ) پنجاب سیکریٹریٹ کے کسی افسر کی شرط ملازمت میں یہ نہیں ہے کہ وہ سرکاری گاڑی اپنی رہائش گاہ سے دفتر اور دفتر سے رہائش گاہ کے لئے استعمال کر سکتا ہے ۔ لیکن چیف سیکرٹری ہدایات کی رو سے اس سہولت سے استفادہ حاصل کر سکتا ہے ۔

(ج) پنجاب سیکریٹریٹ کے افسران کو سرکاری کاریں ان کے مخصوص استعمال لئے نہیں دی جاتیں ۔ بلکہ یہ کاریں افسران کو سرکاری ڈیوٹی کے لئے دی جاتی ہیں ۔

(د) جب سیکریٹریٹ میں کسی افسر کو اس کے مخصوص استعمال کے لئے گاڑی نہیں دی جاتی تو افسران کے مخصوص استعمال پر ہر کار کے ماہانہ اوسط خرچ کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

ملازمتوں اور دیگر شعبہ جات میں رشوت ستانی

*۸۲۵ ۔ رانا کے ۔ اے ۔ محمود خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ موجودہ حکومت نے ملازمتوں اور دیگر شعبوں میں کس حد تک رشوت ختم کی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ اعداد و شمار کے ذریعہ یہ بتانا تو مشکل ہے کہ حکومت کے اقدامات سے ملازمتوں اور دیگر شعبہ جات میں رشوت ستانی کتنی کم ہوئی ہے ۔ لیکن اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ

قرار واقعی کمی ہوئی ہے ۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ بدعنوانی اور رشوت ستانی ختم ہو گئی ہے ۔ بد عنوانی اور رشوت ستانی کی مختلف وجوہ ہیں ۔ معاشرہ کی سماجی اور معاشی تشکیل تو قلیل مدت میں کرنا ممکن نہیں پھر بھی موجودہ حکومت نے رشوت ستانی کے انسداد کو فوقیت دی ہے اور اس مسئلہ سے مکمل طور پر نپٹنے کے لئے جامع تدابیر مرتب کی جا رہی ہیں ۔

انسداد رشوت ستانی

*۸۲۶ ۔ رانا کے ۔ اے ۔ محمود خان ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت معاشرہ اور نظم و نسق عامہ سے رشوت ختم کرنے کے لئے کوئی سخت اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ جی ہاں ۔ قومی سیاست اور سرکاری ملازمتوں سے رشوت کا خاتمہ کرنے کے لئے ایک جامع پالسی وضع کی جا رہی ہے اور بد عنوانی کا مستقل تدارک کے لئے حکومت تعجیلی طریقہ کار اور قواعد وضع کر رہی ہے اور انتظامی عدالتوں ٹریبونل برائے انسداد رشوت ستانی و محتسب ombudsman کی تشکیل بھی زیر غور ہے ۔

معاشرہ میں اخلاقی اقدار کو فروغ دینا

*۸۲۷ ۔ رانا کے ۔ اے ۔ محمود خان ۔ کیا وزیر سماجی بہبود از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت کے ان قانونی اور ٹھوس اقدامات کی تفصیلات کیا ہیں جو وہ معاشرہ میں اخلاقی اقدار کی سر بلندی کے لیے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر سماجی بہبود (مسٹر معراج خالد) ۔ (۲۳ ۔ ۷ ۔ ۲۴ تک جوابم موصول نہیں ہوا) ۔

لودھراں روڈ پر پل کی تعمیر

*۸۳۱ دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جلالپور پیر والا ضلع ملتان میں دریائے ستلج کے ساتھ ساتھ تقریباً تین میل مشرق کی جانب ایک خشک نشیبی خطہ اراضی ہے جسے وہاڑی کہتے ہیں اور یہ ہر سال سیلاب کے پانی کی زد میں آ جاتا ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ لودھراں سڑک مذکورہ خشک نشیبی خطہ اراضی سے گذرتی ہے اور اس سڑک پر موجود پرانے پختہ پل کو از سر نو تعمیر کے لئے مسمار کر دیا تھا -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل ملتان نے گذشتہ برس سیلاب آنے سے قبل اس سڑک پر ایک جدید طرز کا پل کثیر خرچ سے تعمیر کیا تھا جو پانی کی سطح کو ملحوظ خاطر رکھے بغیر تعمیر کیا گیا -

(د) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ پل کی چھت کی تعمیر مکمل ہونے سے قبل ہی دریا میں سیلاب آ گیا تھا اور پانی کی سطح مذکورہ پل سے تین فٹ اوپر چلی گئی جس کی وجہ سے اس سڑک پر تقریباً چھ ماہ تک آمد و رفت معطل رہی -

(ہ) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ عوامی مطالبے پر ڈسٹرکٹ کونسل کے انجینئر نے کچھ عرصہ پیشتر مذکورہ پل کی بلندی کا معائنہ کیا اور سیلابوں کے بعد ایک محفوظ بلندی پر مذکورہ پل کی از سر نو تعمیر کے لئے نقشہ تیار کیا لیکن ابھی تک پل تعمیر نہیں کیا گیا -

(و) اگر اجزا (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت سیلاب کا موسم شروع ہونے سے قبل نظر ثانی شدہ نقشہ کے مطابق مذکورہ پل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ برسات کے موسم میں ذرائع آمد و رفت میں خلل نہ واقع ہو ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) لودہراں کی سڑک نالے کے اوپر سے گذرتی ہے ۔ لیکن پرانا پل توڑا نہیں گیا ۔ یہ پل بھل کے اکٹھا ہونے کی وجہ سے بند ہو گیا تھا ۔

(ج) گورنمنٹ نے ضلع کونسل کو پل کے دوبارہ تعمیر کے لیے مبلغ ۶۷۰۰ روپے دیئے تھے اور کام شروع کر دیا گیا تھا ۔

(د) جی ہاں ۔ گاڑیوں کی آمد و رفت کچھ عرصہ کے لیے معطل رہی کیونکہ سیلاب کا پانی پل کے تین فٹ اوپر تک چڑھ آیا تھا ۔ البتہ یہ صورت پل کی تکمیل سے پہلے واقع ہوئی ۔

(و) ضلع افسران نے تجویز کی تھی کہ پل کے موجودہ ستون تین فٹ اور اونچے کر دیئے جائیں اور مزید تین کھار بنا دیئے جائیں ۔ چنانچہ ایک ترمیم شدہ تخمینہ خرچ تیار کیا گیا ۔ اس کے مطابق موجودہ سال کے میزانیہ میں مبلغ بہتر ہزار (۷۲۰۰۰) روپے کی مزید گنجائش رکھی گئی ہے ۔

(س) حکومت نے ترمیم شدہ تخمینہ کی منظوری دے دی ۔

ملتان میں گھنٹہ گھر لاہوری گیٹ سے چونگی نمبر ۹ جانے والی سڑک کی ناجائز تجاوزات

*۸۴۰ ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ

از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ملتان میں گھنٹہ گھر لاہوری گیٹ سے چونگی نمبر ۹ کو جانے والی سڑک پر خاص طور پر اور بہت سی دوسری سڑکوں پر عام طور پر ناجائز تجاوزات تعمیر کر لئے گئے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت نے ان تجاوزات کو ہٹانے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں یا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر اس سلسلہ میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی یا کرنے کا ارادہ نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹرمعراج خالد) ۔ چوک گھنٹہ گھر لاہوری گیٹ سے چونگی نمبر ۹ تک کوئی ناجائز تجاوزات نہیں ہیں ۔ اس سڑک کو حضوری باغ روڈ کہا جاتا ہے ۔ قبل ازیں جو تجاوزات ناجائز تھے گرا دیئے گئے تھے ۔ اور عارضی تجاوزات بھی ہٹا دیئے گئے تھے ۔ اس طرح بلدیہ کی دوسری سڑکات سے بھی ناجائز تجاوزات ہٹائے جاتے رہے ہیں ۔ دیگر تجاوزات کی فہرست تیار کی جا چکی ہے اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب اور جناب مہتمم صاحب پولیس ملتان کو تحریر کیا جا چکا ہے کہ تجاوزات مجسٹریٹ اور پولیس کی نگرانی میں معرفت عملہ بلدیہ ملتان گرائی جائیں گی ۔ کیونکہ نقص امن کا احتمال ہے ۔

جلال پور پیر والا قصبے کے قریب کانجی ہاؤس کی آمدنی

*۸۴۱ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ملتان میں جلالپور پیروالا کی ٹاؤن کمیٹی کے قریب ایک کانجی ہاؤس واقع ہے جہاں گزشتہ بیس سال سے حاضر ڈیوٹی چونگی محرر مویشیوں کے داخل خارج ہونے کے اندراجات کرتے آ رہے ہیں اور یہ کام اب تک بڑی خوش اسلوبی سے چل رہا ہے ۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ٹاؤن کمیٹی نے اب اس کام کو چونگی محرر سے لے لیا ہے اور اسے ہیڈ کلرک کو سونپ دیا ہے۔

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ کمیٹی کا دفتر صبح ۷ بجے سے ۱ بجے بعد دوپہر تک کھلا رہتا ہے۔ جبکہ کانجی ہاؤس کے اوقات صبح ۷ بجے سے شام ۷ بجے تک ہیں۔

(د) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ دفتر کے اوقات کار کے بعد مذکورہ ہیڈ کلرک دفتر سے چلا جاتا ہے اور ۱ بجے بعد دوپہر سے ۷ بجے شام تک کانجی ہاوس سے متعلقہ فرائض انجام دینے کے لئے کوئی بھی موجود نہیں ہوتا خاص طور پر اتوار اور دیگر تعطیلات کے دن یہ صورت حال ہوتی ہے۔

(ہ) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ دفتر کے اوقات کار کے بعد اس ہیڈ کلرک کی غیر حاضری کی وجہ سے نہ صرف عوام کو مویشیوں کے داخل خارج کے سلسلہ میں بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ کمیٹی کی آمدنی بھی متاثر ہو رہی ہے۔

(و) اگر محولہ بالا (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت کانجی ہاؤس پر چونگی محرروں کی تحویل میں دینے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ عوام کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) حقیقت یہ ہے کہ کانجی ہاؤس محرر کے فرائض چونگی نمبر ۲ کے محرر کو مورخہ یکم ستمبر ۱۹۶۳ء سے دئے گئے تھے۔ اس سے قبل صدر محرر و نائیب صدر محرر اور ٹاؤن کمیٹی کے ہیڈ کلرک کانجی ہاؤس محرر کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۷۲ء کے یہ کام ضروری طور پر چونگی محرر سے لے لیا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں اس کام کو ضروری طور پر چونگی محرروں سے واپس لے لیا گیا ہے۔

(ج) دوران اوقات دفاتر یہ کام ہیڈ کلرک ٹاؤن کمیٹی کے ذمہ ہوتا ہے۔ ٹاؤن کمیٹی کے اوقات کار ۷ بجے صبح سے ۲ بجے دوپہر تک ہیں۔ کانجی ہاؤس کے اوقات درست ہیں۔

(د) ہیڈ کلرک دو بجے بعد دوپہر دفتر سے جاتے ہیں اور ان کی عدم موجودگی میں کانجی ہاؤس کی نگرانی چونگی کلرک اور کانجی ہاؤس کا محافظ کرتا ہے۔ یہ کام اتوار اور تعطیل کے روز بھی جاری رہتا ہے۔

(ر) جی نہیں! یہ فرائض عملہ باقاعدگی سے سر انجام دیتا ہے۔

(س) حکومت کی منشا نہیں ہے کہ کانجی ہاؤس کلی طور پر چونگی محرر کے حوالے کر دے۔

جوہر آباد ٹاؤن کمیٹی کی حدود میں واقع زمین کو کم قیمت پر لوگوں کو دیا جانا

*۸۵۴۔ چوہدری امان اللہ لک۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) جوہر آباد ٹاؤن کمیٹی کی حدود میں آنے والی کتنی زمین ۲۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کے بعد سے لوگوں کو دی گئی ہے نیز یہ زمین کس قیمت پر اور کن اشخاص کو دی گئی ہے۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ زمین کم قیمت پر دی گئی۔ اگر ایسا ہو تو اس کا کیا جواز ہے۔ نیز اس بد انتظامی اور دھاندلی

کے ذمے دار افسر کا نام کیا ہے اور آیا اب تک اس کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے اگر نہیں کی گئی تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔

(ج) آیا کوئی سیاسی شخصیت بھی اس دھاندلی میں ملوث ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ ۔ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) نہیں ۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

وزیر اوقاف کا لائل پور میں قیام

*۸۵۷۔ چوھدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ وزیر اوقاف کتنا عرصہ مئی ۱۹۷۱ء کے دوران لائل پور میں قیام پذیر رہے اور انہوں نے اس بارے میں کتنی رقم سفری اور روز مرہ الاؤنسوں کی صورت میں وصولی کی ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ وزیر اوقاف ۱۸-۵-۷۲ تا ۱-۶-۷۲ لائیلپور تشریف لے گئے اور انہوں نے اس عرصہ کے لئے کوئی سفری بھتہ اور یومیہ بھتہ کا مطالبہ نہیں کیا ۔

کارکن صحافیوں کے لئے قطعات اراضی

*۸۶۰ ۔ چوھدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل حکومت کی یہ تجویز

تھی کہ صوبے میں تمام شہروں کے کارکن صحافیوں کو رہائشی پلاٹ مہیا کئے جائیں ۔ اگر ایسا ہے تو اس سکیم پر کس حد تک عمل درآمد ہوا ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ میونسپل کمیٹیوں اور ٹاؤن کمیٹیوں کے پانچ سے دس میل کے علاقہ کو ایسی الاٹ منٹوں سے خارج کر دیا گیا ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ایسے افراد کے نام کیا ہیں اگر کوئی ہوں جن کو ان خارج شدہ علاقوں میں زمین الاٹ کی گئی ہے نیز ان میں سے

(اول) ہر ایک کو کتنا رقبہ الاٹ ہوا ۔

(دوم) متعلقہ میونسپل کمیٹی یا ٹاؤن کمیٹی کا نام کیا ہے ۔

(سوم) اس کی وجوہ کیا ہیں اور اس دھاندلی کے مرتکب آفیسروں کے خلاف حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں ۔

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اس طرح الاٹ شدہ زمین کو واپس لینے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں نیز کتنا رقبہ واپس لیا ہے اور کتنا رقبہ ابھی واپس لینے والا باقی ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) ۔ کوئی ایسی خصوصی سکیم جرنلسٹ حضرات کے لئے نہیں بنائی گئی تھی ۔ تاہم کونسل وزراء نے ۱۹۶۵ء میں ہدایت کی تھی کہ کچا

ملتان روڈ سکیم میں کچھ پلاٹ جرنلسٹ حضرات کو دیے جائیں گے - کیونکہ یہ سکیم ابھی تکمیل کو نہیں پہنچی الاٹمنٹیں ابھی تک نہیں ہوئیں -

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا -

(ج) ایضاً -

(د) ایضاً -

پاکستان پیپلز پارٹی کے ضلعی چئیرمینوں اور تحصیل چئیرمینوں کو قومی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان کے برابر سمجھنے کے بارے میں ہدایات

*۸٦۷ - حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا حکومت نے حکام کو کوئی ایسی ہدایات جاری کی ہیں کہ پیپلز پارٹی کے ضلعی چیئرمینوں اور تحصیل کے چیئرمینوں کو بالترتیب قومی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان کے برابر سمجھا جائے -

(ب) اگر جز (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بالا ہدایت کن اختیارات کے تحت جاری کی گئی ہیں -

(ج) اگر جزو (الف) بالا کا جواب نفی میں ہو تو کیا حکومت ایک پریس نوٹ کے ذریعے اس امر کی تردید کرنے کی مصلحت پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - کیونکہ یہ خبر اخبارات میں چھپ چکی ہے اگر حکومت ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی نہیں -

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) اس قسم کی خبر حکومت کے علم میں نہیں ہے۔

لاہور ٹاؤن شپ اسکیم

*۸۸۵ - میاں مصطفیٰ ظفر - آیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) مزنگ چونگی (چوک قرطبہ) سے گارڈن ٹاؤن اور لاہور ٹاؤن شپ سکیم کوٹ لکھپت کا کتنا فاصلہ ہے۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاہور ٹاؤن شپ سکیم کو لاہور کے نادار، مفلس اور متوسط درجے کے باشندوں کو رہائشی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے تیار کیا گیا تھا۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ گارڈن ٹاؤن کالونی لاہور ٹاؤن شپ سکیم کی نسبت مزنگ چونگی (چوک قرطبہ) سے زیادہ قریب ہے۔

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ گارڈن ٹاؤن کالونی زیادہ تر اونچے طبقہ کے لوگوں کے لئے مختص ہے۔

(ح) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ لاہور ٹاؤن شپ سکیم کے غریب زیریں متوسط طبقے اور متوسط طبقے کے غریب مالکان اراضی پر ترقیاتی مصارف ساڑھے پانچ ہزار روپے ایک کنال کے پلاٹ لگائے گئے جبکہ ایسے ہی ایک قطعہ اراضی پر گارڈن ٹاؤن کے اونچے طبقے کے مالکان اراضی پر ساڑھے تین ہزار روپے ترقیاتی مصارف عائد کئے گئے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) مزنگ چونگی سے گارڈن ٹاؤن سکیم کی درمیانی جگہ کا فاصلہ تقریباً تین میل ہے ۔ جبکہ مزنگ چونگی سے لاہور ٹاؤن شپ سکیم کوٹ لکھپت کی درمیانی جگہ کا فاصلہ تقریباً آٹھ میل ہے ۔

(ب) ہاں ۔

(ج) ہاں ۔

(د) نیو گارڈن ٹاؤن میں پلاٹ صرف اپر کلاس کے لوگوں کے لئے نہیں ہیں۔ دراصل اس سکیم میں مختلف سائز کے پلاٹ زیادہ آمدنی اور کم آمدنی والے گروہوں کے لئے رکھے گئے ہیں ۔ پلاٹ ۵ مرلہ ۷ مرلہ ۱۰ مرلہ ایک کنال دو کنال چار کنال اور اس سے زائد رقبے کے ہیں ۔

(ر) یہ درست ہے کہ ترقیاتی اخراجات لاہور ٹاؤن شپ میں ۵۵۰۰ روپے فی کنال اور نیو گارڈن میں ۳۵۰۰ روپے فی کنال ہیں ۔

بدوملہی میں ورک آرڈر نمبر ۶۳۷۵ مورخہ ۱۵-۶-۷۱ کے بل کی ادائیگی

*۸۸۷ ۔ مسٹر محمد انورعلی بٹ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں بدوملہی کے ٹھیکیداران نذیر احمد محمد بوٹا کو سپرد کئے گئے ورک آرڈر نمبر ۶۳۷۵ مورخہ ۱۵-۶-۷۱ کے سلسلے میں اس وقت تک تکمیل شدہ کام کے لئے پہلا عبوری بل جس کی مالیت ۸۶،۰۰۰ روپے تھی

اور جو متعلقہ ایس۔ڈی۔او اور اوورسیر سے باقاعدہ طور پر تصدیق شدہ تھا مورخہ ۷۱-۹-۹ کو سیالکوٹ کے بنیادی جمہوریتوں کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو پیش کیا گیا تھا۔

(ب) اگر جز (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ بل کو جمع کرائے ہوئے تقریباً دس ماہ گذر گئے ہیں لیکن ابھی تک مذکورہ بل منظور نہیں کیا گیا اور نہ ہی مذکورہ ٹھیکیداروں کو ادائیگی کی گئی ہے اگر ایسا ہے تو اس غیر معمولی تاخیر کی وجوہ کیا ہیں۔ نیز حکومت ٹھیکیداروں کو مذکورہ بل کی ادائیگی میں اس تاخیر کے ذمے دار شخص یا اشخاص کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے باعث ٹھیکیداروں کو غیر ضروری تکالیف اور مشکلات سے دو چار ہونا پڑا۔

(ج) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو سیالکوٹ کے بنیادی جمہوریتوں کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی طرف سے مذکورہ بل کی ادائیگی کے لئے مزید کتنا وقت درکار ہوگا اور اگر ادائیگی فوری طور پر نہ کی جا سکتی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) ۔ running bill ٹھیکے دار نے پیش کیا تھا۔ لیکن جس کام کے عوض وہ ادائیگی چاہتا تھا وہ نہ تو مناسب حد تک مکمل تھا اور نہ ہی معیار کے مطابق، اس لیے بل کی ادائیگی کا کوئی جواز نہ تھا۔

(ب) جیسا کہ اوپر مذکور ہے۔

(ج) چونکہ ٹھیکے دار نے کام نہیں کیا اس لیے فوری ادائیگی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں منصوبہ آب نکاسی

*۸۸۹ - مسٹر عبدالرحمٰن جامی - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) حکومت نے میونسپل کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور کے نکاسی آب کے منصوبہ پر کل کتنی رقم خرچ کی اور یہ منصوبہ کب مکمل ہوا -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے نکاسی آب کا تمام نظام درست طور پر کام نہیں کر رہا اور میونسپل کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کا اس منصوبہ پر بھاری مقدار میں صرف شدہ سرمایہ ضائع ہو چکا ہے اگر ایسا ہے تو حکومت اس معاملہ میں تحقیق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ۱۹۶۱ء میں وجود میں آیا اس وقت سے مندرجہ ذیل منصوبے میونسپل کمیٹی کے دے گئے فنڈ سے کرائے گئے -

نمبر شمار	کام کا نام	رقم جو خرچ ہوئی	تاریخ تکمیل
۱ -	۱۸i/d آر سی سی کا پائپ مہیا کرنا	۳۲,۲۰۲	۱۹۶۳-۶۴ء
۲ -	محلہ اسلام پورہ سے مین سیور تک ۱۸"i/d کا پائپ سیور مہیا کرنا	۴۷,۰۵۴	
۳ -	سرہندبستی میں ۱۲½" پی سی سی پائپ بمعہ سکریننگ چیمبر سیوریج کا منصوبہ تیار کرنا	۶۵,۲۷۲	۷۱-۱۱

۴ - سرہند بستی حصہ اول میں سیوریج سکیم کا مہیا کرنا	۴۲,۸۰۴	۱۱-۷۱
۵ - سرہند بستی حصہ دوم میں سیوریج ڈرینج سکیم کا مہیا کرنا	۵۳,۸۱۴	۱۲-۷۱
۶ - اقبال نگر اور گلبرگ کالونی میں	۳۹,۶۷۲	۱۱-۷۱
میزان	۲۸۰,۸۱۶	

ان کاموں کے لیے سرکار نے صوبائی خزانہ سے کوئی رقم نہ دی ۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ گندے پانی کے نکاس کا انتظام درست نہیں ۔ لیکن یہ تمام کچھ غلط منصوبہ بندی کیوجہ سے نہیں ہے ۔ بلکہ میونسپل کمیٹی کے غیر تسلی بخش دیکھ بھال نے اس انتظام کو ناقص بنایا ہے ۔ بڑی وجہ کولیکٹنگ ٹینک اور بڑے سوپر میں تہہ نشین مادوں کی ہے۔ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے دو تخمینے تہہ نشین مادوں کی صفائی کیلئے دیئے۔ جس میں سے ایک تخمینہ بہ رقم کولیکٹینگ ٹینک اور دوسرا تخمینہ بہ رقم ۲۵۰۰ سیور لائن میں تہہ نشین مادوں کی صفائی کے متعلق تھا۔ محکمہ ان کے مسائل سے بے بہرہ نہیں بلکہ میونسپل کمیٹی کو پہلے ہی سیور اور کولیکٹنگ ٹینک کے تہہ نشین مادوں کی صفائی کرانے کی ہدایت کر چکا ہے ۔

شجاع آباد کے لئے منصوبہ آب نکاسی

* ۸۹۹ - چوہدری علی بہادر خان - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ میونسپل کمیٹی شجاع آباد نے نکاسی آب

کے منصوبے پر ابتدائی کام شروع کرنے کے لئے ۵۲ ہزار روپے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ساہیوال سرکل کے پاس جمع کرائے لیکن دو سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود یہ منصوبہ نا مکمل ہے ؟

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا یہ امر واقعہ ہے کہ یہ معاملہ پنجاب کے سابق گورنر اور ملتان ڈویژن کے کمشنر کے علم میں لایا گیا تو انہوں نے اس معاملہ میں تحقیق کرنے کا وعدہ کیا اگر ایسا ہو تو اس وقت تک کیا کارروائی کی گئی اور اگر کوئی کارروائی نہیں کی گئی تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد)۔ (الف) درست ہے۔ چند تخمینوں کے تحت میونسپل کمیٹی نے ۶۴,۳۶۳ روپے کی رقم منظور کرکے اقساط میں جمع کرائی تھی جس میں سے ۵۰,۰۰۰ روپے کی رقم مندرجہ ذیل کاموں پر صرف ہوئی۔ ۱۔ کولیکشنگ ۲۔ سکریننگ چیمبر ۳۔ سلج پمپ ۴۔ سلج کیریر

(مندرجہ ذیل کام ابھی بنائے جانے ہیں)

۱۔ پمپنگ چیمبر ۲۔ سکریننگ چیمبر ۳۔ پمپنگ چیمبر کا پمپ اور کولیکشنگ ٹینک سے رابطہ میونسپل کمیٹی نے اپنی ایک مجلس منعقدہ مورخہ ۷۰-۳-۴ میں فیصلہ کیا کہ بقایا کام وہ اپنے عملے سے کرائیگی۔ کمیٹی کے اس فیصلہ کے متعلق ایس۔ڈی۔او صاحب پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن نمبر۲ بحوالہ اپنی چھٹی نمبر ۲۶۰-۴۱-۴ بتاریخ ۷۱-۳-۵ ایگزیکٹو انجینئرنگ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن نمبر۲ کو مطلع کیا۔

(ب) اوپر دیئے گئے چھوٹے منصوبوں کے متعلق کوئی شکایت سابق گورنر صاحب یا کمشنر صاحب کو پیش نہیں کی گئی۔ ہاں البتہ اہالیان شجاع آباد نے گورنر صاحب سے درخواست کی تھی کہ شجاع آباد کے لیے میٹھے پانی اور نکاس آب کے جامع منصوبہ جات بنائے جائیں تاکہ شہر میں صحت اور صفائی کی صورت

حال بہتر ہو سکے ۔ یہ درخواست بذریعہ سیکرٹری گورنر صاحب محکمہ پبلک ہیلتھ کو ضروری کارروائی اور تفصیلات کا جائزہ لینے کے لیے بھیج دی گئی ۔ چنانچہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے ضروری کارروائی کرنے کے بعد میٹھا پانی مہیا کرنے اور نکاس آب کے منصوبہ جات کے عمومی تخمینے ترقیاتی پروگرام برائے ۳ء-۷۲ء میں سے ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہو سکے ۔

ان دونوں منصوبوں کو ترقیاتی پروگرام برائے ۴ء-۷۳ء میں شامل کرنے کی دوبارہ سفارش کی جائے گی اور اگر یہ ترقیاتی پروگرام ۴ء-۷۳ء میں شامل کر لئے گئے اور فنڈز مہیا ہو گئے تو مالی سال ۴ء-۷۳ء میں انشاء اللہ ان پر کام شروع کر دیا جائیگا ۔

شجاع آباد میں پینے کے پانی کی بہم رسانی

* ۹۰۰ ۔ چوھدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ شجاع آباد شہر کی آبادی تیس ہزار افراد پر مشتمل ہے ۔ لیکن شہر میں نہ تو نکاسی آب کی نالیوں کا اور نہ ہی پانی کی بہم رسانی کا مناسب بندوبست ہے ۔ اگر ایسا ہو تو کیا حکومت شہروں میں پانی کی بہم رسانی کے منصوبہ کے تحت شہر میں ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

(ب) کیا حکومت قواعد کے مطابق کل اخرات کا ایک تہائی حصہ بطور قرضہ میونسپل کمیٹی کو نکاس آب کا انتظام کرنے کی غرض سے منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) قصبہ شجاع آباد کی آبادی ۱۹۳۶ء کی مردم شماری کے حساب سے ۱۶۸۱۵ تھی جو اب تقریباً ۲۰,۰۰۰ کے قریب ہے - صحیح اعداد و شمار معلوم نہیں -

(۱) قصبہ کے بعض علاقوں میں پانی کے لیے نالیوں کا بندوبست ہے جو کہ سطح زمین پر بنائی گئی ہیں - محکمہ پبلک ہیلتھ نے بعض کام کئے ہیں جن کا تعلق ڈسپوزل ورک سے ہے اور جن پر ۵۰,۰۰۰ روپے لاگت آئی ہے -

(۲) قصبہ میں پینے کے پانی کا کوئی انتظام نہیں - اس مقصد کے لیے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے ابتدائی تخمینہ جات کے مطابق ۹۳۰,۰۰۰ روپے خرچ ہونگے - یہ سکیم سالانہ ترقیاتی منصوبہ برائے ۷۳-۱۹۷۲ء تجویز کی گئی تھی - مگر مالی مشکلات کی بنا پر یہ تجویز منظور نہ ہو سکی -

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے سیوریج کے لیے ابتدائی تخمینہ تیار کیا تھا جس پر ۸ لاکھ ۴۹ ہزار روپے خرچ ہونگے - یہ سکیم ۷۳ ۱۹۷۲ء کے مالی سال میں رکھی گئی تھی - جس پر سرمایہ ۴۰ فیصد گورنمنٹ کے ہاں سے اور ۴۰ فیصد بطور قرضہ برائے ٹاؤن کمیٹی اور ۲۰ فیصد ٹاؤن کمیٹی کے حساب سے خرچ ہونا تھا - تاہم یہ ۷۳-۱۹۷۲ء کے منظور شدہ بجٹ میں نہیں رکھی جا سکی - اب یہ سکیم ۷۴-۱۹۷۳ء کے مالی سال میں تجویز کی جائے گی -

---

تحصیل کھاریاں میں مواضعات ڈوگر اور بالدار مریان کے عوام کیلئے پینے کا پانی

۹۰۶ - راجہ محمد افضل خان - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ اور سماجی بہبود از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل کھاریاں میں مواضعات ڈوگر اور بالدار مریان کی آبادی دس تا بارہ ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ جنہیں پینے کا پانی حاصل کرنے کے لیے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مقامی باشندوں نے ان دیہاتوں سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر واقع نشیبی علاقہ میں اپنے خرچ سے کنویں کھود رکھے ہیں ؟

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ مواضعات میں پانی کی ٹینکیاں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جن میں مذکورہ کنوؤں سے پمپ کے ذریعے پانی پہنچا کر ذخیرہ کیا جا سکے۔ اگر ارادہ رکھتی ہو تو کب تک اور اگر ارادہ نہ رکھتی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) ۔ موضع ڈوگر اور بالدار مریان کی آبادی رائے شماری ۱۹۶۱ء کے مطابق بالترتیب دو ہزار چار سو اور دو ہزار چار سو تیرہ ہے۔ حالیہ آبادی کے متعلق کچھ پتہ نہیں ۔ یہ درست ہے کہ ان گاؤں کے باشندوں کو پینے کا پانی حاصل کرنے میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ب) ان قصبوں کے باشندے جن کنوؤں سے جا کر پانی لاتے ہیں وہ ان سے تین چار میل کے فاصلہ پر ہیں ۔ بارہ میل پر نہیں۔

(ج) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کو نہ تو وہاں کے عوام نے اور نہ ہی مقامی کونسل نے واٹر سپلائی سکیم بنانے کے لیے کہا ہے۔ حقیقتاً یہ لوکل کونسلوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو صاف پانی مہیا کرے اور صفائی کا بندوبست کرنے۔

پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں کے خلاف بعض الزامات

*۹۲۴ ۔ مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے کچھ اشخاص نے سابقہ حکومت سے بھاری رقوم بطور رشوت حاصل کیں اور ان کے کٹھ پتلی بن کر کام کرتے رہے ۔ اگر ایسا ہے تو ایسے اشخاص کے نام کیا ہیں اور ان میں سے ہر ایک نے کتنی رقم وصول کی ۔

(ب) آیا ان اشخاص کے ایسے کام ملک اور قوم کے ساتھ غداری کے مترادف نہیں ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو حکومت اس سلسلے میں کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ نہ ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔ کیونکہ (الف) کا جواب نفی میں ہے ۔ اس لیے اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

رخصت قبل از ریٹائرمنٹ کے دوران سرکاری ملازمین کے لیے سرکاری رہائش

*۹۲۵ ۔ چوہدری مشتاق احمد ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا قانونی طور پر ایسا کوئی اہتمام کیا گیا ہے کہ سرکاری ملازم رخصت قبل از ریٹائرمنٹ کے دوران سرکاری رہائش گاہ میں

رہائش جاری رکھے - بلکہ اس کے بعد بھی ایک ماہ تک رہائش رکھے - لیکن آخری ہدایات کے مطابق انہیں سرکاری رہائش میں رخصت قبل از ریٹائرمنٹ کے دوران تین ماہ تک رہائش رکھ سکتے ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو

(۱) اس کی وجوہ کیا ہیں - اور

(۲) آیا حکومت اس بات کا ارادہ رکھتی ہے کہ ایل - پی - آر پر آفیسروں کو ان کی ایل - پی - آر کی مدت کے اختتام پذیر ہونے تک سرکاری رہائش گاہوں میں رہنے کی اجازت دی جائے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) - جی ہاں -

(ب) - سوال پیدا نہیں ہوتا -

سوسائٹی برائے سماجی فلاح و بہبود نوشہرہ ککے زئیاں تحصیل پسرور

*۹۲۸ - شیخ عزیز احمد - کیا وزیر سماجی بہبود اور لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سماجی فلاح و بہبود سوسائٹی نوشہرہ ککے زئیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کس تاریخ کو رجسٹرڈ ہوئی اور حکومت نے ۱۹۶۸-۶۹ء و ۱۹۶۷-۶۸ء و ۱۹۶۶-۶۷ء و ۱۹۶۹-۷۰ء اور ۱۹۷۰-۷۱ء کے دوران ہر سال کتنی مدد کی اور سوسائٹی کو ادا کی -

(ب) سوسائٹی کے اراکین نے مذکورہ سالوں میں کتنی رقم بطور عطیہ دی -

(ج) کیا سوسائٹی کے حسابات پڑتال یا بغیر پڑتال کئے محکمہ سماجی بہبود کو بھیجے گئے تھے اگر ایسا ہے تو ان کو ایوان کی میز پر رکھا جائے۔

(د) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے سوسائٹی کو ۷۲ - ۱۹۷۱ء کے لئے کوئی گرانٹ نہیں دی ، اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر سماجی بہبود (مسٹر معراج خالد) - (۷۳ - ۷ - ۲۴ تک جواب موصول نہیں ہوا) -

---

کلاس والا تحصیل پسرور کو ٹاؤن کمیٹی کا درجہ دینا

*۹۲۹ - شیخ عزیز احمد - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ میرے نشان زدہ سوال نمبر ۱۸۲ کے جواب میں جو ۶۵ - ۱۲ - ۳۰ کو ایوان میں دیا گیا تھا کے حوالے سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا دیہات مہار ، مال پور ، بخت پور ، ساہیانوالی اور چک دوبرجی تقسیم ہند و پاک سے پہلے کلاس والہ سمال ٹاؤن کمیٹی کی حدود میں شامل تھے اور اگر نہیں تو ۶۵ - ۱۲ - ۳۰ کو ان دیہاتوں کو کلاس والہ کی حدود میں شامل کرنے کی وجوہ کیا ہیں -

(ب) آیا نشان زدہ سوال نمبر ۱۸۲ کے جواب میں بتائی گئی آبادی ۵۳۶۴ نفوس خاص کلاس والہ کی ہے یا اس میں جزو (الف) بالا میں مذکورہ دیہاتوں کی آبادی بھی شامل ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۶۵ - ۱۲ - ۳۰ سے پہلے کلاس والا محض ایک یونین کونسل تھی جس میں چار منتخب ی ڈی ممبر

تھے اگر ایسا ہی ہو ، تو اسے سمال ٹاؤن کمیٹی میں تبدیل کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی نہیں ! دستورالعمل بنیادی جمہوریت مجریہ ۱۹۶۵ء کے نفاذ کی وجہ سے کلاس والا سمال ٹاؤن کمیٹی کو یونین کونسل میں تبدیل کر دیا گیا ہے - ۳۰ دسمبر ۱۹۶۵ء کو اس یونین کونسل کو ٹاؤن کا درجہ دے دیا گیا - کیونکہ اس علاقے نے شہری حیثیت اختیار کر لی تھی - چونکہ انتخابی یونٹ پورے کے پورے شامل کئے جا سکتے تھے- اس لئے ان دیہات کو بھی ٹاؤن کمیٹی میں شامل کر لیا گیا -

(ب) جی نہیں ! البتہ اس میں دوسرے علاقوں کے علاوہ اس دیہات کی آبادی بھی شامل ہے جو کہ پیرا (الف) متذکرہ بالا میں ظاہر کئے گئے ہیں -

(ج) جی ہاں ! ۳۰ دسمبر ۱۹۶۵ء سے پہلے کلاس والا کا قصبہ ایک یونین کونسل تھی - جس میں پانچ ممبران بنیادی جمہوریت شامل تھے - اس علاقے کو اس لئے شہری تصور کیا گیا کیونکہ اس میں واقع ملکیت حکومت نے شہری حساب سے تجزیہ کیا تھا -

---

کنٹونمنٹ مجسٹریٹ لاہور کینٹ

*۹۳۰ - دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) موجودہ کنٹونمنٹ مجسٹریٹ لاہور کینٹ کی موجودہ آسامی کی تعیناتی کونسی تاریخ کو کی گئی تھی -

(ب) اگر موصوف تین سال سے زائد عرصہ سے وہیں پر متمکن ہیں تو اس معاملہ میں گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق اسے کسی دوسرے مقام پر تبدیل نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) سید اقبال ندیم موجودہ کینٹ مجسٹریٹ نے مورخہ ۵ اگست ۱۹۷۱ء کو اس آسامی کا چارج لیا تھا ۔

(ب) یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

مری کے پہاڑی خطے

***۹۳۵ ۔ مسٹر محمد حنیف خان** ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۹۵۲ء میں اس وقت کی حکومت پنجاب نے مری کے پہاڑی خطے کی تشویش ناک ابتری کی تحقیقات کرنے اور اس کے سدباب کے لئے تدابیر وضع کرنے کے لئے ایک اعلیٰ اختیاری کمیشن قائم کیا تھا ۔ جس نے ۱۹۵۸ء میں حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کی تھی ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ، اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) ہاں ۔

(ب) معاملہ مابین محکمہ لوکل گورنمنٹ شوشل ویلفیئر اور محکمہ

ڈیویلپمنٹ زیر غور ہے - ہائی پاور کمیشن کی نگرانی میں گورنمنٹ علاقہ کو ترقی دینے کے لئے تمام اقدامات کر رہی ہے -

---

چیف انجنیئر کے خلاف دیوانی مقدمات

*۹۵۶ - سید تابش الوری - کیا وزیر سماجی بہبود و لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ لاہور کے چیف انجینئر کے خلاف تقریباً پچاس دیوانی مقدمات دائر کئے ہیں - اگر یہ درست ہے تو آیا یہ مقدمات انتظامی بد عنوانیوں کے بارے میں ہیں اور آیا ایسے تمام مقدمات محکمے کے متعلقہ افسران کے غلط اور مبہم احکامات کی وجہ سے ظاہر کرنے پڑے ؟

وزیر سماجی بہبود و لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - یہ درست نہیں ہے کہ چیف انجینئر پبلک ہیلتھ پنجاب لاہور کی ذات کے خلاف کسی سول عدالت میں کوئی مقدمہ متدائرہ ہے بلکہ ان کے محکمانہ احکامات کے خلاف مختلف دیوانی عدالتوں میں بیالیس (۴۲) مقدمات زیرسماعت ہیں -

---

عظیم تر لاہور کا منصوبہ

*۹۵۷ - سید تابش الوری - کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۹۶۴ء میں عظیم تر لاہور کا منصوبہ چالیس لاکھ روپے کی لاگت سے بنایا گیا تھا لیکن اس منصوبہ پر سرمایہ کی عدم دستیابی کے باعث عمل نہیں ہو سکا -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ منصوبہ کی تکمیل میں تاخیر کے

باعث پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم میں مسجدوں ، پارکوں ، ڈسپنسریوں اور سڑکوں کی تعمیر کے لئے مخصوص کی گئی اراضی بھی فروخت کی جا رہی ہے -

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کے جواب اثبات میں ہوں تو اس منصوبے پر عمل درآمد نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں - جس پر کم از کم چالیس لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں -

(د) متذکرہ منصوبے پر عملدرآمد نہ کرنے کے ذمہ دار اشخاص کون کون ہیں اور ایسے اشخاص کے خلاف حکومت کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - نیز اس سکیم پر عملدرآمد کرنے کے سلسلے میں مستقبل میں کیا منصوبہ بندی کی جائے گی ؟

Minister for Local Government (Mr.Miraj Khalid) : (a)No. The Master Plan for Greater Lahore was completed in 1966 and the total expenditure of the scheme was about 10 lacs. The scheme could not be sanctioned due to the absence of adequate legislation. The Town Planning Department had submitted a draft of the regulation and planning of the use of land in Towns of West Pakistan to the Law Department after it was approved by the Council of Ministers. The draft is yet to be finalised because of dispute on certain issues which are to be resolved with the Basic Democracies, Local Government and Social Welfare Department. However, recently in a meeting held under the Chairmanship of Chief Minister, it has been decided to sanction the Master Plan for the areas within the limits of Lahore Municipal Corporation under section 74 of the Municipal Administration Ordinance 1960, pending the promulgation of adequate planning legislation. As regards funds Master Plan envisages that the development shall be carried out

both in the public and private sectors i. e., public funds shall be needed for the development of infrastructure and private funds for the construction of residential, industrial and commercial areas.

(b) The Master Plan only provides a broad frame-work for development i. e., it specifies zones for residential, and other allied land uses and does not go into details as the specific locations of each mosque, park, dispensary and road of local character. Site development schemes, private and public have to be prepared within the broad frame-work of the Master Plan which provides for the specific location of land-uses mentioned above. The control of private housing schemes can, however, be exercised by the Lahore Municipal Corporation under the Muncipal Administration Ordinance.

(c) The answer has already been given.

(d) As the Master Plan provides a broad frame-work for guiding the developments on proper and scientific lines the main provisions are being followed by the different agencies involved i. e. the Corporation, Improvement Trust etc. It has, however, no legal support in the absence of a legislation, which is being finalized by the Central Government and a comprehensive draft has been prepared. As the Master Plan is a flexible document, it requires periodical revision and assessment in view of changing circumstances and unforeseen eventualities.

Under the circumstances, no single person is involved for its implementation. Therefore, the question of taking action against any person does not arise. As regards future planning regarding its imple-

mentation, the Labore Municipal Corporation is notifying it under section 74 of Municipal Administration as an interim arrangement and as soon as the comprehensive Town Planning Act is finalized, a planning agency will be constituted to implement the plan in toto.

ویہوا ٹاؤن کمیٹی ضلع ڈیرہ غازی خان کے لئے بہم رسانی آب کی سکیم

*۹۷۳ ۔ مسٹر رب نواز خان کھتران ۔ کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) آیا ویہوا ٹاؤن کمیٹی ضلع ڈیرہ غازی خان میں پچھلے دو یا تین سالوں کے دوران پانی کی سپلائی کی سکیم کے لئے رقم مخصوص کی گئی اگر ایسا ہے تو ۔

(اول) یہ سکیم کن مراحل میں ہے ۔

(دوم) اس پر کس حد تک اخراجات ہو چکے ہیں ۔

(سوم) آیا متذکرہ مدت کے دوران مزید رقم کا کوئی مطالبہ کیا گیا ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔

(چہارم) منصوبے پر کل تخمیناً لاگت ۔

(پنجم) کام کی تازہ ترین صورتحال کیا ہے اور کب تک یہ کام مکمل ہو جائے گا ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ جی ہاں ۔ واٹر سپلائی سکیم ویہوا کے لئے درج ذیل رقوم کا بندوبست کیا گیا تھا ۔

	سال	رقم	مد کا نام
(۱) واٹر سپلائی سکیم ویہوا (پہلا حصہ)	۱۹۶۹-۷۰ء	۲ لاکھ	36 - B. Development.
(۲) واٹر سپلائی سکیم ویہوا (دوسرا حصہ)	۱۹۷۰-۷۱ء	۱ لاکھ	70 - Capital outlay
(۳) واٹر سپلائی سکیم ویہوا (تیسرا حصہ)	۱۹۷۱-۷۲ء	۲ لاکھ تیس ہزار	70 - Capital outlay

کارکردگی درج ذیل ہے -

۱ - (اول) (۱) بورنگ ۶۰۴ فٹ تک مکمل کی گئی ہے -

(۲) کچھ مشینری کا انتظام ہو چکا ہے -

(۳) ڈسٹریبوشن مین بچھا دی گئی ہے -

(۴) ٹینکی ، زمین دوز آبی تالاب اور بورنگ سوراخ کو ٹیوب ویل میں تبدیل کرنے کا کام ہو رہا ہے -

(دوم) سکیم کے پہلے حصے پر ۱,۹۸,۱۷۴ روپے کل خرچ ہے - جب کہ دوسرے حصے پر خرچہ سال ۱۹۷۰-۷۱ء کیلئے ایک لاکھ چھ ہزار دو سو انیس روپے ہے - اور ۱۹۷۱-۷۲ء کیلئے ایک لاکھ تیس ہزار خرچ ہو چکے ہیں -

(سوم) مزید رقم کا مطالبہ جو مبلغ اٹھارہ ہزار روپے تھی - سکیم کی دیکھ بھال اور چلانے کے لئے کیا گیا تھا - اور یہ رقم ۱۹۶۹-۷۰ء میں ملی تھی -

(چہارم) پوری لاگت کا تخمینہ درج ذیل ہے -

(۱) پہلا حصہ	-	۱,۹۰,۷۰۰ روپے
(۲) دوسرا حصہ	-	۱,۹۵,۸۵۰ روپے
(۳) اعادہ شدہ تخمینہ دوسرے حصے کا جسمیں تیسرے حصے کا ابتدائی کام شامل ہے -	-	۳,۷۵,۰۰۰ روپے
میزان		۵,۶۰,۰۰۰ روپے

(پنجم) سکیم کا حصہ اول تکمیل شدہ ہے - مگر مناسب مشینری نہ ہونے کی وجہ سے چالو حالت میں نہیں - دوسرے ٹیوب ویل پر بورنگ کا کام ۶۰۴ فٹ تک مکمل ہو چکا ہے - ٹیوب ویل کا کام ابھی بند پڑا ہے - کیونکہ پانی پینے کے قابل نہیں - مزید براں مقامی باشندوں کی مرضی بھی معلوم کرنی ہے - جیسے کہ ٹیوب ویل میں کیا گیا تھا - پانی کو تقسیم کرنے والے پائپ کا کام ۴۰ فیصد مکمل ہو چکا ہے - باقی کام جاری ہے - جیسے کہ (۱) (اول) میں مذکور ہے - سکیم پر اسی مالی سال میں کام مکمل ہو سکتا ہے - بشرطیکہ ایک لاکھ مزید رقم کا بندوبست کیا جائے -

---

جم خانہ میں لباس کی پابندیاں

*۹۷۴ - شیخ صفدر علی - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ برصغیر سے انگریز حکمرانوں کو گئے ہوئے ۲۵ سال گزر چکے ہیں - لیکن اب بھی کسی شلوار پوش کو جم خانہ کلب میں داخلہ کی اجازت نہیں -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت ان غیر قومی پابندیوں کو ختم کرنے کے لئے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر کوئی ارادہ نہ رکھتی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - جی نہیں -

قومی لباس (شیروانی اور قمیض اور شلوار) پہن کر جمخانہ کلب میں جانے کی اجازت ہے -

---

ٹاؤن کمیٹی مٹھن کوٹ کے سیکرٹری کی مستقلی

*۹۸۶ ۔ سردار نصراللہ خان دریشک ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کونسلز میونسپل کمیٹیز سروسز رولز مغربی پاکستان مجریہ ۱۹۶۳ء کی دفعہ ۱۳ کے تحت کسی ٹاؤن کمیٹی کا سیکرٹری اپنے تقرر کے ایک سال کے اندر مستقل ہو جانے کا حقدار ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ٹاؤن کمیٹی مٹھن کوٹ ضلع ڈیرہ غازیخان کے سیکرٹری ملک عبدالمجید خان گذشتہ پانچ سال سے بطور سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی کے کام کر رہے ہیں ۔ مگر انہیں ابھی تک مستقل نہیں کیا گیا ۔

(ج) اگر (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ افسر کو مستقل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اور آیا حکومت انہیں مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو انہیں اندازاً کس تاریخ تک مستقل کر دیا جائے گا ؟

Minister for Local Government (Mr. Mehraj Khalid) • (a) Government has already issued general instructions, regarding confirmation of officers/officials of Local Councils/Bodies (copy placed at the table of the House) according to which the officials/officers appointed on probation should be deemed to have been confirmed after satisfactory completion of the prescribed probationary period of two years or such period as prescribed under the Rules subject to the condition that their service record is satisfactory and their appointments have been regularised by the Competent Authority.

(b) Malik Abdul Majeed Khan, Secretary Town Committee, Mithan Kot, District D. G. Khan shall be deemed to have been confirmed subject to the conditions mentioned in (a) above.

GOVERNMENT OF THE PUNJAB
BASIC DEMOCRACIES, SOCIAL WELFARE &
LOCAL GOVT. DEPARTMENT

To

1. All the Commissioners in the Punjab.

2. All the Deputy Commissioners/Chairmen of District Councils in the Punjab.

Memo. No. LCS (ADMN)-6(43)/70-II
Dated Lahore, the 29th August, 1970.

Subject :- Confirmation of officers/official of Local Councils/Bodies.

Sir,

I am directed to say that the question of confirmation of LCS Officers and other employees of Local Councils/Bodies appointed on probation, has been under consideration of the Government. It has been decided that all Officers/Officials appointed on probation should be deemed to have been confirmed after the satisfactory completion of the prescribed probationary period of two years or such period as prescribed under Rules subject to the condition that their service record is satisfactory and their appointments have been regularized by the Competent Authority.

Your obedient servant

Sd.

(M. SADIQ KHAN)
Setion Officer (LCS)

for Secretay to Govt. of the Punjab
BD, SW & LG Department.

مجسٹریٹوں کی کمی ...

*۹۸۹ - سردار نصراللہ خان دریشک - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبہ میں تقریباً ۱۳۰ مجسٹریٹوں کی کمی ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ راجن پور اور روجھان میں تعینات مجسٹریٹ چار یا پانچ ماہ پیشتر تبدیل کر دیئے گئے تھے - لیکن ابھی تک ان کی جگہ کوئی دوسرے مجسٹریٹ تعینات نہیں کئے گئے -

(ج) اگر اجزاء (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت اس کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ انصاف جلد ہو سکے - اور عام آدمی کی دسترس سے باہر نہ ہو - اگر حکومت ارادہ نہ رکھتی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں -

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) نہیں -

(ب) ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر روجھان کا تبادلہ مئی ۱۹۷۲ء کے آخری ہفتہ میں کیا گیا تھا - راجن پور کے ای-اے-سی کو جنگ کے دوران ساہیوال کے بارڈر ضلع میں تعینات کیا گیا تھا - چونکہ راجن پور میں اے-سی موجود ہے اس لئے افسران کی کمی کی وجہ سے ای-اے-سی فی الحال وہاں نہیں بھیجا گیا - البتہ روجھان میں ایک ای-اے-سی جلد تعینات کر دیا جائے گا -

(ج) ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے -

لوکل کونسل سروس کے درجہ دوم اور جونیئر درجہ اول افسروں کے لئے کرایہ مکان

*۹۹۰ - سردار نصراللہ خان دریشک - کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ لوکل کونسل سروس کے درجہ دوم اور جونیئر درجہ اول افسروں کے لئے کرایہ مکان منظور کیاگیا ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ لوکل کونسل سروس کے درجہ سوم سینئر اور درجہ دوم جونیئر ملازمین جن کی تنخواہیں نسبتاً کم ہیں ان کے لئے کرایہ مکان منظور نہیں کیا گیا -

(ج) اگر اجزا (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کم تنخواہ پانے والے ملازمین کو جائز مراعات سے محروم کرنے کی وجوہ کیا ہیں اور کیا حکومت اس پالیسی پر نظرثانی کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر برائے لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) (الف) ہاں -

(ب) نہیں - رہائش کے کرایہ کی سہولیات جو کہ سرکاری ملازمین کی خاص خاص جگہ پر حاصل نہیں وہ لوکل کونسل سروس کے کلاس III (سینئر) اور کلاس II (جونیئر) ملازمین کو بھی حاصل نہیں -

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

چشتیاں میں سڑکیں پختہ کرنا

* ۱۰۰۹ - میاں منظور احمد موہل - کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ چشتیاں میونسپلٹی نے صرف اپنے سابقہ ممبروں کے گھروں تک ہی پختہ سڑک تعمیر کی ہے جبکہ شہر کے مغربی اور جنوبی حصوں میں جہاں غریب مزدور اور کاشتکار طبقہ رہائش پذیر ہے ، کوئی پختہ سڑک تعمیر نہیں کی گئی - اگر ایسا ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت سال رواں میں مذکورہ سڑک کے باقی ماندہ حصہ کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہو تو کب تک - اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر برائے لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) پرانی چشتیاں میں مندرجہ ذیل دو پکی سڑکیں تعمیر کی جا چکی ہیں :-

۱ - سڑک جو کہ بابا تاج سرور کے مزار کو جاتی ہے اور

۲ - سڑک جو کہ محلہ کے اندر داخل ہوتی ہے - اس محلہ میں تقریباً پچاس گھر ہیں - ایک ممبر بنیادی جمہوریت اور دیگر لوگ آباد ہیں - پرانے شہر کے جنوب کی جانب کوئی پکی سڑک تعمیر نہیں کی گئی - سڑک کے بعض حصوں پر پکی اینٹیں لگائی گئی ہیں - وجوہات رقوم کی کمی ہیں -

(ب) سال رواں کے بجٹ میں سڑکوں پر لک ڈالنے اور سولنگ لگانے کے لئے عام مد میں گنجائش رکھی گئی ہے -

---

قدیم چشتیاں میں ایک کمرے کی سول ڈسپنسری

*۱۰۱۰ ۔ میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ میونسپل کمیٹی چشتیاں دو سال سے زائد عرصہ سے قدیم چشتیاں میں ایک کمرے والی سول ڈسپنسری چلا رہی ہے لیکن اس میں کوئی اضافے نہیں کیے گئے یہاں تک کہ چار دیواری بھی تعمیر نہیں کی گئی ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ڈسپنسری میں کوئی کوالیفائیڈ ڈاکٹر متعین نہیں کیا گیا اور وہاں صرف ایک کمپاؤنڈر اور چپڑاسی کام کرتے ہیں ۔

(ج) مذکورہ سول ڈسپنسری میں سالانہ صرف ہونیوالی ادویات پر کتنا خرچہ اٹھتا ہے ۔

(د) اگر محولہ بالا (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ علاقے کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سول ڈسپنسری میں توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور ادویات کے میزانیے کو بڑھا دے گی نیز ایک کوالیفائڈ ڈاکٹر بھی وہاں متعین کر دیا جائیگا ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد)۔ (الف) ہاں ۔

(ب) ہاں

(ج) سال رواں کے بجٹ میں ایک اضافی کمرہ اور ڈسپنسری کے گرد دیوار بنانے کے لیے رقم مختص کی گئی ہے ۔ ادویات کے لیے رقوم میں بتدریج اضافہ کیا جائے گا ۔

چشتیاں میں بہم رسانی آب اور نکاس آب کے منصوبے

*۱۰۱۱ ۔ میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ قدیم چشتیاں میں کوئی پانچ چھ سال پہلے وارڈ یونین کمیٹی اور میونسپل کمیٹی چشتیاں نے بہم رسانی آب اور نکاسی آب کے منصوبے پر دو لاکھ روپے صرف کئے تھے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ میونسپل کمیٹی چشتیاں بہم رسانی آب اور ڈسپوزل کے کاموں کیلئے ہر ماہ تنخواہوں اور بجلی کے اخراجات پر دو ہزار روپے سے زائد خرچ کرتی ہے ۔ جبکہ وہاں سے میونسپل کمیٹی کو ماہوار آمدن بمشکل پچاس روپے بنتی ہے ۔ اگر ایسا ہی ہے تو اسکی وجوہ کیا ہیں ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ قدیم چشتیاں میں پانی کی پائپ لائنیں صرف انہی گلیوں میں جہاں سابقہ ارکان کے مکانات ہیں بچھائی گئی ہیں ۔ جبکہ شہر کے مشرقی ، مغربی اور جنوبی حصے میں کوئی پائپ لائن نہیں بچھائی گئی ۔

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ شہر کے ان حصوں میں زیر زمین پانی کڑوا ، نمکین اور ناقابل استعمال ہے ۔ اور اس علاقے کی کثیر آبادی پائپ لائن نہ ہونے کی وجہ سے پانی کے کنکشن نہیں حاصل کر سکتی ۔ جسکی وجہ سے کمیٹی کی آمدن میں بھی کمی واقع ہو رہی ہے ۔ اگرچہ اسے زیادہ اخراجات کرنا پڑتے ہیں ۔

(ہ) اگر محولہ بالا (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہو تو پائپ لائن نہ بچھانے کی وجوہ کیا ہیں ۔

(و) آیا حکومت پانی کی کمیابی کی بنا پر شہریوں کو پیش ہونے والی مشکلات کو دور کرنے کے لئے شہر کے باقی ماندہ حصوں میں پائپ لائن بچھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی ہاں - ڈرینج سکیم چشتیاں جن کا تخمینہ چار لاکھ اسی ہزار روپے تھا اگست ۱۹۶۳ء میں منظور ہوئی تھی - اس سکیم پر سرمایہ درج ذیل طریقے پر خرچ ہوا تھا -

(۱) ایک تہائی میونسپل کمیٹی کا حصہ -

(۲) ایک تہائی میونسپل کمیٹی کا بطور قرضہ -

(۳) ایک تہائی گورنمنٹ سے گرانٹ -

(ب) جی ہاں - یہ حقیقت ہے کہ میونسپل کمیٹی ماہانہ ۲۰۰۰ روپے نہیں بلکہ ۱۶۰۰ روپے خرچ کرتی ہے اور اس کی ماہانہ آمدنی ۵۰ روپے (جیسے کہ سوال مذکور ہے) نہیں بلکہ ۹۰ روپے ہے -

واٹر سپلائی سسٹم پرانا قصبہ چشتیاں میں بچھایا گیا تھا جو صرف گندے پانی کے نکاس کو بہتر بنانے کے لیے تھا نہ کہ مقامی باشندوں کے پینے کے لیے - تاہم اٹھارہ گھروں میں نلکے لگائے گئے ہیں - قصبے میں تین سرکاری نل ہیں - جو عام استعمال کے لیے ہیں جن کا کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا -

(ج) یہ صحیح نہیں کہ پائپ لائن یونین کمیٹی کے ممبران کو پانی مہیا کرنے کے لیے بچھائی گئی تھی بلکہ یہ گندگی کو بہانے کے لیے بچھائی گئی تھی - خواہش مند حضرات کو پانی کا کنکشن دیا جا سکتا ہے بشرطیکہ ان کے گھر کے نزدیک سے لائن گزرتی ہو -

(د) جی ہاں - قصبے کے جنوبی اور مشرقی حصے کا زیر زمین پانی نمکین ہے اور ناقابل استعمال ہے - آبادی کی اکثریت مکمل سکیم کی غیرموجودگی میں پانی کے کنکشن نہیں لے سکتی - اگر لوکل کونسل چاہے تو سکیم بنائی جا سکتی ہے -

(ہ) جیسا کہ (الف) اور (د) میں بیان کیا گیا ہے - یہ لوکل کونسل کی ذمہ داریوں میں سے یہ بھی ہے کہ مقامی عوام کو صاف پانی مہیا کرے اور بہتر صفائی کا انتظام کرے - پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ لوکل کونسل کی درخواست پر سکیم بناتا ہے - چونکہ کوئی ایسی درخواست محکمہ کو نہیں پہنچی - لہذا کوئی سکیم پرانا قصبہ چشتیاں کو پانی مہیا کرنے کے لیے نہیں بنائی گئی - مکمل شدہ کام صرف ڈرینیج سکیم کی تکمیل کے لیے تھا - ملحقہ واٹر سپلائی صرف نالیوں کی صفائی کے لئے تھی -

(س) چونکہ محکمہ کو کوئی درخواست لوکل کونسل نے نہیں بھیجی لہذا ایسی کوئی سکیم محکمہ کے زیر غور نہیں -

---

بہاولپور سے سرکاری ملازمین کی پی-سی-ایس کیڈر میں نامزدگی

*۱۰۱۲ - میاں منظور احمد موہل - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ سابقہ ون یونٹ کے وجود میں آنے سے لے کر آج تک کوئی سرکاری ملازم بہاولپور ڈویژن سے پی-سی-ایس کیڈر میں نامزد نہیں ہوا -

(ب) مذکورہ عرصہ میں پنجاب سے کتنے سرکاری ملازم پی-سی-ایس کیڈر میں نامزد کیے گئے -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۹۶۵ء میں مسٹر ظفراللہ خان جوئیا بہاولپور ڈویژن سے تعلق رکھتے ہیں ان کو سیکریٹریٹ سٹاف میں سے چنا گیا مگر بعد میں پبلک سروس کمیشن کو ان کا نام نہیں بھیجا گیا ۔

(د) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۹۶۶ء میں مخدوم حمید الدین حاکم سابق وزیر آبپاشی نے تحریری طور پر ایڈیشنل چیف سیکرٹری کو اطلاع دی کہ بہاولپور کے ایم-پی-اے صاحبان نے ان کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی ہے کہ پی-سی-ایس کیڈر کے کوٹہ نامزدگی میں سابقہ مغربی پاکستان کے تمام یونٹوں کو نامزد کیا گیا ہے مگر بہاولپور اس سے محروم ہے ۔

(ہ) کیا یہ امر واقعہ ہے مسٹر ظفر اللہ خان جوئیا کا نام اس لیے تجویز کیا گیا تھا تاکہ بہاولپور ڈویژن سے تعلق رکھنے والے ملازمین کی شکایت کا ازالہ ہو سکے ۔

(و) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جب ۱۹۶۷ء میں پی-سی-ایس کی نامزدگی کے لیے ہر محکمہ سے ملازمین کے نام طلب کیے گئے تھے تو مخدوم حمیدالدین حاکم سابقہ وزیر آبپاشی نے بہاولپور کے نمائندہ حیثیت سے مسٹر ظفراللہ خان جوئیا کا نام مذکورہ نامزدگی کے لیے پر زور سفارش کے ساتھ بھجوایا تھا ۔

(ز) اگر جزو (الف) اور (و) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو بہاولپور کے مسٹر ظفر اللہ خان جوئیا کو پی-سی-ایس میں نامزدگی کے سلسلے میں نظر انداز کیوں کیا گیا ۔

(ح) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مسٹر ظفراللہ خان جوئیا کا نام اس لیے روک دیا گیا تھا کیونکہ اس نے محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی دھاندلیوں کی طرف اشارہ کیا تھا ۔

(ط) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مسٹر ظفراللہ خان جوئیا کو گزیٹڈ آفیسر پر ترقی ان کی سینیارٹی قابلیت اور محنتی ہونے کی وجہ سے دی گئی -

وزیر اعلیٰ - (مسٹر معراج خالد) - (الف) یہ غلط ہے -

(ب) پچیس -

(ج) محض نامزدگی ترقی کی ضمانت نہیں ہے -

(د) ریکارڈ میں ایسی کوئی تحریر مل نہیں رہی -

(ج) یہ غلط ہے - مسٹر جوئیا کی نامزدگی کی وجہ معلوم نہیں ہے -

(و) مسٹر جوئیا کا نام مخدوم حمید الدین نے جو کہ اس وقت وزیر آبپاشی تھے، ارسال کیا تھا لیکن وہ رولز کے مطابق ایسا کرنے کے مجاز نہ تھے کیونکہ مسٹر جوئیا ان کے ماتحت کام نہ کرتے تھے -

(ز) باوجود اس کے کہ مسٹر جوئیا کی نامزدگی رولز کے مطابق نہ ہوئی تھی پھر بھی ان کی عرض داشت پر ان کا کیس پبلک سروس کمیشن کو بھیجا گیا - کمیشن نے انٹرویو کے بعد انہیں پی-سی-ایس میں ترقی کے لیے موزوں نہ سمجھا۔ گورنر پنجاب نے کمیشن کی شفارشات سے اتفاق کیا -

(ح) یہ غلط ہے -

(ط) یہ غیر ضروری ہے - مسٹر جوئیا نے اپنی سینیارٹی کے مطابق اب سبارڈینیٹ کیڈر سے ترقی کی ہے -

---

ایڈمنسٹریٹو کیڈر میں درجہ دوم جونیئر اور درجہ دوم سینئر پر ترقی پانے والے ملازمین جو بہاولپور سے تعلق رکھتے ہیں

*۱۰۴۹ - سید تابش الوری - کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ بہاولپور ریجن ۲۷ اپریل ۱۹۷۰ء سے ۲ فروری ۱۹۷۱ء تک لاہور ریجن میں مدغم رہا اگر ایسا ہی ہو تو ایسے ملازمین کی تعداد کیا ہے جنہیں مذکورہ عرصہ کے دوران محکمہ لوکل گورنمنٹ میں اکاؤنٹس کیڈر میں درجہ دوم جونیئر اور ایڈمنسٹریٹو کیڈر میں درجہ دوم سینئر پر ترقی دی گئی اور ترقی پانے والوں میں سے کتنے ملازمین بہاولپور ریجن سے تعلق رکھتے ہیں۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ عرصے کے دوران متذکرہ بالا محکمے میں بہاولپور سے تعلق رکھنے والے کسی ملازم کو ترقی نہیں دی گئی۔

(ج) لاہور ریجن سے تعلق رکھنے والے جن ملازمین کو اکاؤنٹس کیڈر میں درجہ دوم جونیئر سے درجہ دوم سینئر پر ترقی دی گئی ان کے بارے میں مندرجہ ذیل تفاصیل کیا ہیں۔

(اول) اکاؤنٹس کیڈر میں ایسے ملازمین کے نام۔

(دوم) ان کی تعلیمی قابلیت۔

(سوم) ان کی درجہ دوم جونیئر میں تقرری کی تاریخ ؟

Minister for Local Government (Mr. Mehraj Khalid) : Admitted that the Bahawalpur Region remained merged with Lahore Region from 27-4-70 to 2-2-71 but no promotion had been made in the Accounts cadre of the LCS during this period. However, in the Administrative Cadre 13 Class-II Junior Officials of Lahore Region and 4 Officials of Bahawalpur Region were promoted to Class-II Senior on 27-7-70 and 20-1-71 respectively.

As in " a " above

As already stated in "a" above no promotion had been made in the Accounts Cadre of the LCS during 27-4-70 to 2-2-71 and as such the question of furnishing information does not arise.

لوکل کونسل سروس میں بہاولپور ریجن سے تعلق رکھنے والے ملازمین کی ترقی

*۱۰۵۰ ۔ سید تابش الوری ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے ۶-۴-۱۹۶۴ سے ۲۶-۴-۱۹۷۰ کے عرصہ کے دوران لوکل سروس کے مختلف کیڈروں میں بہاولپور ریجن سے تعلق رکھنے والے کسی ملازم کو درجہ دوم سینئر میں ترقی نہیں دی گئی جبکہ اس عرصہ کے دوران لوکل سروس کے مختلف کیڈروں میں لاہور ریجن سے تعلق رکھنے والے کئی درجہ دوم جونیئر ملازمین کو درجہ دوم سینئر پر ترقی دی گئی ۔ اگر ایسا ہی ہو تو اس امتیاز کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر برائے لوکل گورنمنٹ (مسٹر سراج خالد) ۔ بہاولپور یا لاہور ریجن میں لوکل کونسل سروس کے کسی بھی برانچ کے کلاس (جونیئر) ملازم کو عرصہ ۶-۴-۶۴ سے ۲۶-۴-۷۰ تک ترقی نہیں دی گئی ۔ ماسوائے جناب محمد صفدر تارڑ کے جس کو لاہور ریجن میں ۳-۲-۷۰ کو بطور ڈسٹرکٹ انجینئر ترقی دی گئی ۔

بہاولپور ریجن سے تعلق رکھنے والے لوکل باڈیز کے ملازمین کی تنخواہوں کے سکیل

*۱۰۵۱ ۔ سید تابش الوری ۔ کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۴ اپریل ۱۹۶۴ء کو کراچی ، حیدرآباد ،

بہاولپور ، لاہور، پشاور اور کوئٹہ ریجنوں کے لئے مغربی پاکستان لوکل کونسل سروس قائم کی گئی تھی لیکن بہاولپور ریجن سے تعلق رکھنے والے لوکل باڈیز کے ملازمین کو تنخواہ کے وہ سکیل نہیں دیئے گئے جو دیگر ریجنوں سے تعلق رکھنے والے ان کے ہم عہدہ ملازمین کو دیئے گئے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ ملازمین میں سے پنجاب سے تعلق رکھنے والے ان ملازمین کو جو بہاولپور ریجن سے تعلق رکھنے والے ملازمین کے مقابلے میں جونیئر یا مساوی تنخواہ کے سکیل میں تھے انہیں درجہ دوم سینئر اور درجہ دوم جونیئر کے سکیلوں میں ترقیاں دی گئیں لیکن بہاولپور ریجن سے تعلق رکھنے والے ملازمین کو درجہ دوم جونیئر سے آگے ترقی نہیں دی گئی -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ لوکل کونسل سروس کے قیام پر دیگر ریجنوں کے مندرجہ ذیل ملازمین کو ترقی دی گئی لیکن بہاولپور ریجن سے تعلق رکھنے والے کسی ملازم کو ترقی دینے کے بارے میں غور نہیں کیا گیا -

۱ - حبیب اللہ خان درانی - اکاؤنٹنٹ ، میونسپل کمیٹی سیالکوٹ جو ۳۰۰-۱۰-۲۰۰ روپے کے سکیل میں تھا اسے درجہ روم سینئر میں ترقی دی گئی -

۲ - سردار خان - ٹیکسیشن آفیسر ، ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ جو ۲۵۰-۱۰-۱۸۰ روپے کے سکیل میں تھا اسے درجہ دوم سینئر میں ترقی دی گئی -

۳ - ملک قادر بخش - اکاؤنٹنٹ ، ڈسٹرکٹ کونسل ملتان جو

۳۰۰-۱۰-۲۰۰ روپے کے سکیل میں تھا اسے درجہ اول جونیئر میں ترقی دی گئی ۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو اس امتیاز کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر برائے لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد)۔ (الف) یہ درست نہیں کہ بہاولپور ریجن کے ملازمین کو لوکل کونسل سروس کی تشکیل مورخہ ۶-۴-۶۴ کے وقت دوسرے ریجنوں کے ملازمین کے برابر تنخواہ کے گریڈ نہیں دیئے گئے۔ کلاس I (سینئر) کلاس I (جونیئر) کلاس II (سینئر) ، کلاس II (جونیئر) ، کلاس III (سینئر) اور کلاس III (جونیئر) کی تنخواہ کے گریڈ تمام ریجنوں میں برابر نہیں ۔

(ب) درست نہیں ۔ تین کلاس II (سینئر) اور چار کلاس II (جونیئر) آفیسر جو کہ انتظامی برانچ سے تعلق رکھتے تھے ۔ بہاول پور ریجن سے کلاس I (جونیئر) اور کلاس II (سینئر) کے عہدوں پر ترقی دے کر بالترتیب سال ۱۹۶۹ء اور سال ۱۹۷۱ء میں فائز کیے گئے ۔ یہ ترقیاں بہاول پور ریجن کے محکمانہ ترقی کے کوٹہ میں سے عمل میں لائی گئیں ۔

(ج) نہیں ۔

(۲ ، ۳) جناب حبیب اللہ خان درانی اکاؤنٹنٹ میونسپل کمیٹی سیالکوٹ جناب سردار خان ٹیکسیشن آفیسر ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ اور ملک قادر بخش اکاؤنٹنٹ ڈسٹرکٹ کونسل ملتان کو ترقی نہیں دی گئی بلکہ ان کے ۶-۴-۶۴ کے تنخواہ کے سکیل اور عہدہ کے مدنظر

ان کو کلاس II (سینئر) کے گریڈ (۲۵۰-۷۵۰ روپے) میں مدغم کیا گیا تھا -

---

مختلف زونوں میں نئی تقرریاں کرنا

*۱۰۵۹ - شیخ محمد اقبال - آیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ نئی تقرریاں کرنے کی غرض سے حکومت نے صوبہ پنجاب کو مختلف زونوں میں تقسیم کر دیا ہے -

(ب) اگر محولہ بالا (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہر زون میں کون کون سے اضلاع آتے ہیں نیز ملازمین کی بھرتی کا طریق کار کیا ہوگا اور ضلع وار آسامیوں کا مقرر کردہ کوٹہ کیا ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) جی ہاں -

(ب) ملازمتوں میں نمائندگی کی غرض سے صوبہ پنجاب میں مندرجہ ذیل دو زون ہیں -

زون نمبر ایک - لاہور ، راولپنڈی ، گجرات ، سرگودھا ، لائلپور، ملتان اور ساہیوال ڈویژن کے اضلاع -

زون نمبر دو - بہاولپور ، مظفر گڑھ ، ڈیرہ غازی خان ، کیمبل پور ، جہلم ، میانوالی اور جھنگ ڈویژن کے اضلاع -

ہر صوبائی سروس میں دس دس آسامیوں کا بلاک بنایا جاتا ہے ہر زون کے باشندوں کا حصہ ان کی آبادی کی مناسب سے ۷۰ فی صد اور ۳۰ فی صد ہے آسامیاں مندرجہ ذیل ترتیب سے ان کو باری باری دی جاتی ہیں -

زون	آسامیوں کی تعداد
۲	۲
۱	۲
۲	۱
۱	۲
۲	۱
۱	۲
	ٹوٹل ۱۰

پنجاب سیکرٹریٹ میں سٹاف کاریں

*۱۰۶۱ - شیخ محمد اقبال - آیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) پنجاب سیکرٹریٹ میں سٹاف کاروں کے بیڑے کی تعداد کیا ہے نیز ان آفیسروں کے نام کیا کیا ہیں جنہیں یہ الاٹ کی گئی ہیں -

(ب) محولا بالا (الف) میں مندرج سٹاف کاروں میں سے ایسی کل کتنی ہیں جو بورڈ آف ریونیو کی تحویل میں ہیں - نیز ان آفیسروں کے عہدے کیا کیا ہیں جنہیں یہ الاٹ کی گئی ہیں -

(ج) سیکرٹریٹ اور بورڈ آف ریونیو میں ایئر کنڈیشنڈ کاروں کی تعداد کیا ہے -

(د) محولہ بالا (الف) اور (ب) میں مندرج سرکاری کاروں کی لاگت کل کتنی ہے - نیز ان کاروں کی مرمت اور پٹرول کی کھپت پر سالانہ اندازاً کتنا خرچہ آتا ہے ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - (الف) پنجاب سول سیکرٹریٹ میں کل سینتیس (۳۷) سٹاف کاریں ہیں - جس میں سے بارہ (۱۲) سٹاف کاریں صوبائی وزراء اور ایک ۱ صوبائی چیف سیکرٹری کو الاٹ ہیں - باقی ماندہ سٹاف کاریں کسی خاص افسر کو الاٹ نہیں ہیں - یہ کاریں پنجاب سیکرٹریٹ کے افسران سرکاری ڈیوٹی کے لئے استعمال کرتے ہیں - علاوہ ازیں یہ کاریں لاہور میں اہم سرکاری شخصیتوں کے دورے کے دوران بھی استعمال کی جاتی ہیں -

(ب) بورڈ آف ریونیو میں سات (۷) سٹاف کاریں ہیں - اور یہ کاریں بورڈ کے مشترکہ پول میں ہیں - اور یہ کاریں ممبران، سیکرٹری صاحبان - دوسرے افسران اور عملہ سرکاری ڈیوٹی کے لئے استعمال کرتے ہیں - سوائے جیپ نمبر LED 5578 کے جو کہ مستقل طور پر صوبائی انٹیلیجنس آفیسر کو الاٹ ہے اور ملاحظہ اور چھاپہ کے لئے استعمال کی جاتی ہے -

(ج) سیکرٹریٹ میں چودہ (۱۴) ایئر کنڈیشنڈ سٹاف کاریں ہیں بورڈ آف ریونیو میں کوئی ایئر کنڈیشنڈ سٹاف کار نہیں ہے -

(د) (الف) اور (ب) میں درج شدہ سرکاری کاروں کی کل مالیت درج ذیل ہے -

الف	ب
۱۲,۰۳,۷۱۵ روپیہ	۱,۴۸,۹۰۰ روپیہ

(الف) اور (ب) میں درج شدہ کاروں کے پٹرول اور مرمت کا سالانہ اندازاً خرچہ درج ذیل ہے -

	الف	ب
پٹرول	۱,۶۰,۶۵۷ روپیہ	۲۹,۰۷۶ روپیہ
مرمت	۹۹,۱۶۹ روپیہ	۱۱,۵۷۹ روپیہ

میونسپل کارپوریشن لاہور میں سپیشل مجسٹریٹ کی تقرری

*۱۰۶۴ ۔ شیخ صفدر علی ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کارپوریشن مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں زیر سماعت ان مقدمات کی موجودہ تعداد کیا ہے جن کا تعلق بلدیہ کے قانون کی خلاف ورزی سے ہے اور حکومت ان مقدمات کے جلد فیصلے کرانے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے ۔

(ب) کیا حکومت ناجائز تجاوزات ہٹانے میں میونسپل انتظامیہ کی مدد کے لئے لاہور میونسپل کارپوریشن میں خاص مجسٹریٹ مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کو عبوری اختیارات حاصل ہوں ؟

Minister for Local Government (Mr. Mehraj Khalid) (a) The number of cases upto 18-7-1972 is as below :—

(i) Municipal Offences	=	8988
(ii) Violation of Pure Food Act	=	4214

(b) Yes. The matter is already under consideration.

لاہور میونسپل کارپوریشن کو محکمہ آباد کاری سے متروکہ عمارات پر ہاؤس ٹیکس کے واجبات کی وصولی

*۱۰۶۵ ۔ شیخ صفدر علی ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) ۱۹۴۷ء سے لاہور میونسپل کارپوریشن کو محکمہ آبادکاری سے متروکہ عمارات پر ہاؤس ٹیکس کی کل کتنی رقم قابل وصول ہے ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ قواعد (وقف جائیداد) ادائیگی ٹیکس بابت ۱۹۷۰ء کے قاعدہ ۴ (۴) کے تحت میونسپل کمیٹی کو اپنے اصل مطالبہ کے مقابلہ میں صرف ۳ لاکھ روپے کی رقم حاصل کرنے کا استحقاق حاصل ہے کے تحت میونسپل کمیٹی اپنی ضرورت کے اگر ایسا ہے تو حکومت اس حد کو بڑھائے اور مذکورہ لوکل باڈی کو بھاری مالی نقصان سے بچانے کے لیے کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) محکمہ بحالیات کے ذمہ لاہور میونسپل کارپوریشن کی کلیہ رقم بابت ہاؤس ٹیکس عمارات تارکین ۱۹۴۷ء سے کل مبلغ ۱,۳۷,۵۴,۷۱۶ روپیہ ہے جس کے محاذ مبلغ ۳۸,۱۰,۱۳۰-۴۰ روپیہ کی ادائیگی کارپوریشن کو ہو چکی ہے - ادائیگی ٹیکسز (جائیدد تارکین) قواعد ۱۹۷۰ء Satisfaction of Taxes (Evacuee Property) Rules 1970 کے اعلاق کے بعد کارپوریشن نے مبلغ ۸۶,۲۰,۴۲۶-۶۳ روپیہ کا مطالبہ کیا جو تا حال محکمہ بحالیات کے ذمہ قابل ادائیگی ہے -

(ب) جی ہاں ! محکمہ لوکل گورنمنٹ نے مرکزی حکومت کے محکمہ بحالیات و تعمیرات کو تحریک کی ہے کہ وہ قواعد متعلقہ میں ترمیم کر کے موجودہ شرح کو مناسب حد تک بڑھا دیں اور محکمہ بحالیات کو ہدایت کریں کہ وہ جملہ لوکل باڈیز کے مطالبات کو فوقیت دیتے ہوئے ادا کریں -

---

لاہور میونسپل کارپوریشن کو ہاؤس ٹیکس کی قابل وصول رقم

*۱۰۶۶ - شیخ صفدر علی - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) قانون مالیات پنجاب مصدرہ ۱۹۷۱ء کے نفاذ سے قبل لاہور میونسپل

کارپوریشن کو ہاؤس ٹیکس کے طور پر قابل وصول رقم کتنی تھی اور مذکورہ قانون کے نفاذ کی وجہ سے لاہور میونسپل کارپوریشن کو کتنا مالی نقصان ہوا ۔

(ب) کیا لاہور میونسپل کارپوریشن صوبائی حکومت سے اپنی عمارات کا ہاؤس ٹیکس لینے کی مجاز ہے ۔ اس سلسلے میں کوئی رقم اب تک لاہور میونسپل کارپوریشن کو ادا کی گئی ہے ۔ اگر نہیں تو اسے وصول کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں ؟

Minister for Local Government (Mr. Miraj Khalid): (a) Before the introduction of Punjab Finance Act 1971 the demand of the Lahore Municipal Corporation on account of House Tax amounted to Rs. 1.22,00,000 and about an income of Rs. 1 crore was expected from this source. When the work was entrusted to the Excise and Taxation Department under the Punjab Finance Act, 1971, the demand of the Lahore Municipal Corporation came down to Rs. 85 lacs and the actual recovery of the tax is Rs 60 lacs for the year 1972-73. There is a loss of about 40 lacs due to the introduction of the new system under the Punjab Finance Act, 1971.

(b) Under the Punjab Finance Act, 1971, the Lahore Municipal Corporation cannot collect House Tax from Provincial Government on account of buildings owned by the Provincial Government.

(c) No amount on this account has been paid to the Lahore Municipal Corporation so far. However, the case is being processed at Government level.

انسداد ملیریا کے سلسلہ میں صوبائی حکومت کی طرف سے لاہور میونسپل کارپوریشن کو امداد

*۱۰۶۷ - شیخ صفدر علی - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت نے ۱۹۶۹ء سے لے کر اب تک انسداد ملیریا کے لئے لاہور میونسپل کارپوریشن کو کتنی امداد دی اور کیا یہ امداد لاہور میونسپل کارپوریشن کر دی گئی تھی - اگر نہیں تو لاہور میونسپل کارپوریشن کو یہ رقم ادا کرنے کے لیے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں ؟

Minister for Local Government (Mr. Miraj Khalid). In April, 1969 the then Martial Law Administrator decided that in future Malaria Eradication Scheme be undertaken by the Lahore Municipal Corporation and the Health Department should pay 50 percent of the expenditure. The contribution has not been paid for the last three years. The Lahore Municipal Corporation has spent Rs. 11 lacs. 50 percent of this is payable by the Health Department. The amount has not so far been paid but the Health Department is being reminded to expedite the payment.

نور پارک قصبہ مظفر گڑھ میں رورل ورکس پروگرام کے تحت کمیونٹی ہال مرکز صحت اور فسٹ ایڈ پوسٹ کی تعمیر

*۱۰۹۳ - میاں مصطفیٰ ظفر - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا نور پارک قصبہ مظفر گڑھ رورل ورکس پروگرام کے تحت ایک کمیونٹی ہال ، ایک ڈسپنسری یا ایک مرکز صحت اور ایک فسٹ ایڈ پوسٹ تعمیر کئے گئے تھے - اگر ایسا ہے تو یہ عمارات اس وقت کس مصرف میں لائی جا رہی ہیں -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ تینوں عمارات فی الحال مظفرگڑھ کے اے ڈی بی ڈی اور اے ڈی سی کی رہائش گاہوں/دفتروں کے طور پر استعمال ہو رہی ہیں ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ یہ عمارات شہری علاقے میں رہائشی مقاصد یا کسی دیگر مقصد کے لئے استعمال میں نہیں لائی جا سکتیں ۔

(د) اگر جزو (ب) اور (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو جن مقاصد کے لئے یہ عمارات تعمیر کرائی گئیں تھیں ان مقاصد کے لئے انہیں استعمال نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر برائے لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل مظفر گڑھ نے آر ۔ ڈبلیو ۔ پی فنڈز کی لاگت سے حدود میونسپل کمیٹی کے ساتھ ہی یونین کونسل لٹکران کے علاقہ موسومہ نور پارک میں ایک کمیونٹی ہال اور فسٹ ایڈ پوسٹ کی عمارات معہ رہائشی سٹاف کوارٹرز تعمیر کروائے ۔ اس وقت کمیونٹی ہال اور فسٹ ایڈ پوسٹ کی عمارات اسسٹنٹ ڈائریکٹر بنیادی جمہوریت اسسٹنٹ پراجیکٹ ڈائریکٹر دیہی تعمیراتی پروگرام اور ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر اشتمال اراضیات کے دفاتر کے لئے بالترتیب استعمال ہو رہی ہیں ۔ جبکہ سٹاف کوارٹرز رہائش کے لئے اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ (سابقہ عہدہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر بنیادی جمہوریت) کے استعمال میں ہیں ۔ رہائشی کوارٹرز کا کرایہ ڈسٹرکٹ کونسل کی قرار داد نمبر ۱۰۵ مورخہ ۶۹ - ۳ - ۲۱ کی رو سے آفیسر موصوف کی تنخواہ کا ½ ۷ فی صد مقرر کیا تھا ۔ اور ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (اشتمال اراضیات) کے دفتر کی عمارات کا کرایہ اس وقت کے ایڈمنسٹریٹر

ضلع کونسل کے حکم مورخہ ۲۱ - ۸ - ۷۱ کی رو سے مبلغ ۱۲۰ روپے ماہانہ مقرر کیا گیا ۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ۔

(ج) عام حالات میں ان عمارات کا مصرف وہی ہونا چاہئے تھا جس کے لئے انہیں تعمیر کیا گیا تھا ۔

(د) یوں بتایا جاتا ہے کہ سال ۱۹۶۶ء میں ڈسپنسری بلڈنگ کی تکمیل پر تحصیل کونسل نے اس میں اپنا دفتر قائم کر لیا ۔ پھر مورخہ ۱ - ۷ - ۷۱ سے اس عمارت کو برائے استعمال دفتر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (اشتمال اراضیات) اجازت دے دی گئی ۔ اس طرح اس عمارت میں ڈسپنسری قائم نہ کی گئی ۔ اسی طرح کمیونٹی ہال کی عمارت کو بطور دفتر استعمال کرنے کی اجازت دے دی گئی ۔ کیونکہ شہر مظفر گڑھ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ اور عملہ دیہی تعمیراتی پروگرام کے دفاتر کے لئے کہیں بھی کوئی موزوں سرکاری یا بلدیاتی عمارت دستیاب نہ تھی ۔ چنانچہ اب ڈپٹی کمشنر و ڈسٹرکٹ کونسل کو کہا جائے گا کہ ڈسپنسری کی عمارت سے دفتر منتقل کر دیئے جائیں تاکہ اسے اسی مقصد کے لئے استعمال کیا جا سکے جس کے لئے وہ بنائی گئی تھی ۔

پولیس سٹیشن کنجر ضلع مظفر گڑھ میں ڈپٹی کمشنروں اور پولیس سپرنٹنڈنٹوں کے دورے

*۱۰۹۴ - میاں مصطفیٰ ظفر - کیا وزیر اعلیٰ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) مظفر گڑھ کے ایسے ڈپٹی کمشنروں اور پولیس سپرنٹنڈنٹوں کی تعداد

کیا ہے جنہوں نے حصول آزادی سے لیکر آج تک پولیس سٹیشن کنجر کے دورے کیے - ان میں سے ہر ایک نے الگ الگ کتنے دورے کیے -

(ب) انہوں نے کنجر کینال ریسٹ ہاؤس میں یا کنجر میں کسی دوسری جگہ پر الگ الگ کتنی راتیں گزاریں -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اکثر ڈپٹی کمشنروں اور پولیس سپرنٹنڈنٹوں نے مندرجہ بالا پولیس سٹیشن کا کبھی دورہ نہیں کیا اور اگر وہ کریں بھی تو وہ وہاں قیام نہیں کرتے - اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر اعلیٰ (مسٹر معراج خالد) - مطلوبہ معلومات حسب ذیل ہیں :-

(الف) پندرہ ایس-پی صاحبان نے ضلع مظفر گڑھ کے تھانہ کنجر کا ۲۳ مرتبہ دورہ کیا -

جہاں تک ڈپٹی کمشنر صاحبان کے دوروں کا تعلق ہے - مطلوبہ معلومات دستیاب نہیں ہو سکیں کیونکہ دوروں کا ریکارڈ مستقل نوعیت کا نہیں ہوتا -

(ب) ایس - پی صاحبان نے چھیالیس راتیں بسر کیں -

(ج) اس سوال کے جواب (الف) کے مطابق یہ کہنا درست نہیں کہ ایس - پی صاحبان نے تھانہ کنجر کے علاقہ میں دورے نہیں کیے - ڈپٹی کمشنر صاحبان نے بھی اس علاقہ کے دورے کیے ہونگے لیکن یہ بات وثوق سے نہیں کہی جا سکتی کیونکہ متعلقہ ریکارڈ دستیاب نہیں ہے -

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

۱۹۶۵ء کے بعد آڈیٹوریم کی تعمیر

۸ ۔ ملک سرفراز احمد ۔ آیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ۱۹۶۵ء سے لے کر اس علاقے میں جس پر اب پنجاب مشتمل ہے ، کتنے آڈیٹوریم (سماعت گاہیں) تعمیر کئے گئے ؟

(ب) متذکرہ آڈیٹوریم کی تعمیر کے سلسلے میں ڈویژنوں کی مختلف کونسلوں اور میونسپل کمیٹیوں نے کتنے کتنے روپے دیئے ۔

(ج) آیا کوئی نا مکمل منصوبے بھی ہیں ۔ اگر ایسا ہی ہو تو متذکرہ نا مکمل منصوبوں میں سے ہر ایک منصوبے پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے ؟

(د) فی الوقت ان آڈیٹوریم کو کس طرح استعمال کیا جا رہا ہے اور اس کی تفاصیل کیا ہیں ؟

وزیر برائے لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔

(الف)
(ب) مطلوبہ اطلاع گوشوارہ کے طور منسلک ہے ۔
(ج)
(د)

گوشوارہ تعداد آڈیٹوریم تعمیر شدہ صوبہ پنجاب از سال ۱۹۶۵ء

نمبر شمار	نام مقامی کونسل	تعداد آڈیٹوریم جو سال ۱۹۶۵ء سے اب تک اس علاقہ میں تعمیر ہوئے جو پنجاب میں شامل ہیں	ڈویژن کی مختلف ڈسٹرکٹ کونسلوں اور میونسپل کمیٹیوں نے روپیہ کی شکل میں جو رقوم فراہم کی	کیا ابھی تک کوئی نامکمل منصوبہ ہے اگر ہے تو اس پر جو رقم خرچ ہوئی	تفصیل کہ آڈیٹوریم فی الوقت کس کام میں لائے جا رہے ہیں
۱	۲	۳	۴	۵	۶
	بہاولپور ڈویژن				
۱ -	(I) بلدیہ بہاولپور	ایک	کوئی نہیں	کوئی نہیں	ڈرامے - ورائٹی شو دنگل (کشتی) پبلک لائبریری - کلب اور کمیونٹی ہال -
۲ -	(II) بلدیہ احمد پور شرقیہ -	ایک	قریباً مبلغ ۵۰,۰۰۰ روپیہ صرف -	کوئی نہیں	
	ملتان ڈویژن				
۳ -	بلدیہ ملتان	ایک	مندرجہ ذیل اداروں سے رقوم فراہم کیں - (الف) بلدیہ ملتان - ۲ لاکھ روپیہ	عمارت آڈیٹوریم تا حال نا مکمل ہے اس پر مبلغ ۱۱,۲۱,۷۰۷/۶۷ روپیہ خرچ ہو چکا ہے	آڈیٹوریم تا حال نا مکمل ہے

۱	۲	۳	۴	۵	۶
			(ب) ضلع کونسل ملتان تخمینہ اخراجات ۲۵ لاکھ روپیہ ہے		
۴ -		ضلع کونسل ایک (مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۷۱ء کو مکمل ہوا)	۴ لاکھ روپیہ میزان ۶ لاکھ روپے ڈسٹرکٹ کونسل ڈیرہ غازی خان نے مبلغ ۳,۶۸,۸۹۸/۰۰ روپیہ خرچ کیا۔	کوئی نہیں	سرکاری اور غیرسرکاری جلسوں کے لئے استعمال ہوگا۔
لاہور ڈویژن					
۵ -	بلدیہ پتوکی	ایک (میونسپل کالج پتوکی میں)	مبلغ ۴۹,۲۸۶/۰۰ روپیہ موجودہ آڈیٹوریم تا حال (تا حال زیر تعمیر)	زیر تعمیر ہے خرچ بلدیہ پتوکی برداشت کر رہی ہے	—
سرگودھا ڈویژن					
		کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں
راولپنڈی ڈویژن					
		کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں

یادگار یوم پاکستان فنڈ کی مد کے تحت رقوم کی وصولیابی

۸ (الف) - ملک سرفراز احمد - آیا وزیرلوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) یادگار یوم پاکستان فنڈ کی مد میں کل کتنی رقوم موصول ہوئیں -

(ب) یادگار یوم پاکستان کی تکمیل پر اب تک کتنی رقوم صرف کی گئی ہے -

(ج) آیا کوئی رقوم باقی بچ گئی ہیں اور متذکرہ بقایا رقوم کو خرچ کرنے کے بارے میں اگر کوئی تجاویز ہوں تو وہ کیا ہیں ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) - (الف) ۱ - پاکستان ڈے میموریل سیس (مغربی پاکستان) ایکٹ ۱۹۶۴ء کے تحت ۳۰ جون ۱۹۶۹ء تک کل وصول شدہ رقم -

	روپے
۱ - پاکستان ڈے میموریل سیس (مغربی پاکستان) ایکٹ ۱۹۶۴ء کے تحت ۳۰ جون ۱۹۶۹ء تک کل وصول شدہ رقم -	۲,۱۲,۸۷,۸۹۱.۰۰
۲ - لفٹ پر ٹکٹوں کی فروخت سے کل رقم جو ۷۲-۷-۳۱ تک وصول ہوئی -	۱,۴۵,۷۵۰.۰۰
میزان	۲,۱۴,۳۳,۶۴۱.۰۰

(ب) ۱ - کل خرچہ جو پاکستان ڈے میموریل کی تعمیر اور دیکھ بھال پر ۷۲-۷-۳۱ تک ہوا -

۱ - کل خرچہ جو پاکستان ڈے میموریل کی تعمیر اور دیکھ بھال پر ۷۲-۷-۳۱ تک ہوا -	۷۴,۹۴,۹۳۶.۰۰
۲ - رقم جو چیئرمین صاحب پارس شو کمیٹی کو سابقہ حکومت مغربی پاکستان نے ستمبر ۱۹۶۹ء اور جون ۱۹۷۰ء میں برائے تعمیر فورٹرس سٹیڈیم منتقل کی -	۶۰,۰۰,۰۰۰.۰۰
۳ - رقم جو سابقہ حکومت مغربی پاکستان نے مجموعی فنڈ میں منتقل کی -	۴۹,۰۰,۰۰۰.۰۰
میزان	۱,۹۵,۹۴,۹۳۶.۰۰

(ج) بقایا رقم ۷۲-۵-۳۱ کو موجودہ ۱۸،۳۸،۷۰۵۶۰۰ - مینار پاکستان کے دوسرے مرحلہ کی تکمیل کے سلسلے میں ساٹھ لاکھ (۶۰،۰۰،۰۰۰) روپے کی رقم درکار ہے جس سے آڈیٹوریم ، مسجد ، کیفے ٹیریا اور لائبریری شامل ہیں - انسٹیٹیوٹ آف آرکیٹکٹس پاکستان دوسرے مرحلہ کے ڈیزائن تیار کرنے کے سلسلہ میں ایک مقابلہ کروا رہی ہے - اس کے علاوہ مبلغ ۲،۵۷،۰۰۰ روپے کی رقم پاکستان ڈے میموریل کمیٹی نے مینار پاکستان کی حالت بہتر بنانے کے لئے منظور کی ہے -

مینار پاکستان اور اس کے باغات کی دیکھ بھال پر سالانہ خرچ ۱،۲۵،۰۰۰ روپے آتا ہے جو کہ لفٹ پر ٹکٹوں کی فروخت اور سائیکل سٹینڈ کی آمدن ۵۰،۰۰۰ روپے اور ۷۵،۰۰۰ روپے مختص فنڈ سے پورا کیا جاتا ہے -

صوبائی محکمہ مالیات سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ مناسب رقم پاکستان ڈے میموریل کے دوسرے مرحلہ کی تکمیل کے لیے مہیا کرے -

---

تحصیل خوشاب کے دیہاتوں میں پانی فراہم کرنے کی سکیم

۱۰ - ملک محمد اعظم - کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنجاب کے سابق گورنر نے تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں دیہات منگوال ، جسوال، کرر ، تلوکر ، ہانسی ، بیلوال اور ناری کے باشندوں کو پانی فراہم کرنے کی سکیم کی منظوری دی تھی -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکیم پر اندازاً کب تک عملدرآمد ہوگا ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی نہیں ۔ سابق گورنر پنجاب نے موضعہ جات منگوال ، جسوال ، کرر ، تلوکر ، ہانسی ، بیلوال اور ناری کے لیے پانی مہیا کرنے کے لیے سکیم بنانے کا حکم دیا تھا ۔ اس حکم کے مطابق مندرجہ ذیل چار سکیمیں بنائی گئی تھیں ۔

۱ ۔ واٹر سپلائی سکیم ڈھاک ضلع سرگودھا	۱,۳۹,۰۰۰ روپے
۲ ۔ ” ” ناری ” ”	۲,۶۶,۰۰۰
۳ ۔ ” ” بیلوال ” ”	۲,۱۱,۰۰۰
۴ ۔ ” منگوال، جسوال، کرر اور تلوکر ضلع سرگودھا	۷,۹۹,۶۰۰

حکومت کی اس وقت کی پالیسی کے مطابق تمام نئی سکیمیں دیہی ترقیاتی فنڈ سے تیار ہوتی تھیں لہذا مذکورہ تخمینہ جات کمشنر سرگودھا کو ۷۱-۳-۷ کو برائے منظوری و اہتمام زر کے لیے بھیجے گئے تھے ۔ کافی خط و کتابت کے بعد پروجیکٹ ڈائریکٹر (دیہی ترقیات منصوبہ جات) نے ۷۲-۲-۷ کو مطلع کیا کہ صرف واٹر سپلائی سکیم ڈھاک پر ضلعی کونسل نے فنڈز سے سرمایہ لگانے سے معذوری ظاہر کی ہے ۔

(ب) جیسا کہ (الف) میں مذکور ہے تاہم آئندہ اس علاقے کی سکیموں کو ترجیح دی جائیگی ۔

قصبہ جوہر آباد میں مضر صحت پینے کے پانی کی فراہمی

۱۱ ۔ **ملک محمد اعظم** ۔ کیا وزیر لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ماہرین نے قصبہ جوہر آباد کو پینے کے لیے فراہم ہونے والے پانی کو صحت کے لیے نقصان دہ قرار دیا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا مذکورہ قصبہ کے لوگوں کو پینے کے لیے پانی فراہم کرنے کی کوئی سکیم حکومت کے زیر غور ہے ؟

وزیر لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔ حکومت نے جوہر آباد کے مکینوں کو پینے کا پانی مہیا کرنے کے لیے ایک سکیم جس کا تخمینہ ۹ لاکھ اڑسٹھ ہزار روپے تھا ، منظور کی ۔ اس سکیم کی اساس نہری پانی پر تھی اور سرمایہ معمول کے مطابق خرچ ہونا تھا ۔

یہ سکیم ۷۳-۱۹۷۲ء کے سالانہ ترقیاتی منصوبے میں رکھی گئی تھی ۔ حکومت نے چار لاکھ روپے اس سکیم کے لیے دیئے ہیں ۔ اس سکیم پر اسی مالی سال میں کام شروع کیا جاوے گا ۔

قصبہ خوشاب میں منصوبہ آب رسانی

۱۲ ۔ **ملک محمد اکرم** ۔ کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) قصبہ خوشاب میں منصوبہ آب رسانی پر اب تک کل کتنی رقم خرچ کی گئی ہے ۔ نیز یہ منصوبہ اس وقت تکمیل کے کون سے مرحلہ میں ہے ۔

(ب) آیا سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مذکورہ سکیم کے لئے کوئی رقم مختص کی گئی ہے ؟

وزیر برائے لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) واٹر سپلائی سکیم خوشاب پر جون ۱۹۷۲ء تک بارہ لاکھ انیس ہزار چار سو نوے روپے خرچ ہوئے ہیں ۔ دو کچے پانی صاف تالاب اور ٹینکی کے سوا تمام کام مکمل ہو چکا ہے ۔ تاہم پانی کی بہم رسانی ۱۰ مئی ۱۹۷۱ء سے براہ راست پمپنگ سے شروع کی گئی ہے ۔

(ب) اس سکیم کے لئے سالانہ ترقیاتی منصوبہ برائے ۷۳-۱۹۷۲ء میں کوئی فنڈ نہیں رکھے گئے ۔ کیونکہ اعادہ شدہ سکیم جس پر تخمینہ جات سولہ لاکھ انہتر ہزارچار سو پچاس روپے ہے، منظور نہیں ہوئی۔ سکیم کے اعادہ کی ضرورت اس لئے پیش آئی کیونکہ لوکل کونسل نے پبلک کی ضروریات پوری کرنے کے لئے پائپ لائن کی لمبائی بڑھانے پر زور دیا ہے ۔ دوسرے جو جگہ واٹر ورکس کے لئے منتخب کی گئی تھی اس کے بجائے مقامی کونسل نے دوسری جگہ محکمہ کے حوالے کی یہ زمین نرم تھی لہذا واٹر ورکس پر اینٹوں کے بجائے سریا سیمنٹ اور بجری کا استعمال کرنا پڑا ۔ باقی ماندہ کام کو ختم کرنے کے لئے فنڈز ترمیم شدہ تخمینہ کی منظوری کے بعد مانگے جائیں گے ۔

میونسپل کالج برائے طالبات جوہر آباد کے لئے سالانہ عطیہ

۱۴ ۔ ملک محمد اکرم ۔ کیا وزیر برائے لوکل گورنمنٹ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) میونسپل کالج برائے طالبات جوہر آباد ضلع سرگودھا کو سالانہ کتنی رقم بطور عطیہ دی جا رہی ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ کالج کے عملہ کو گذشتہ پانچ ماہ

سے تنخواہیں ادا نہیں کی گئیں ۔ اگر ایسا ہی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ۔

وزیر برائے لوکل گورنمنٹ (مسٹر معراج خالد) ۔ (الف) جوہر آباد میں طالبات کے لئے کوئی میونسپل کالج نہیں ہے ۔ البتہ ایک جوہر کالج برائے خواتین موجود ہے۔ جس کا انتظام ایک پرائیویٹ تعلیمی انتظامیہ کرتی ہے ۔ حکومت اور لوکل باڈیز مندرجہ ذیل سالانہ امداد مہیا کر رہی ہیں :

۱ ۔ ٹاؤن کمیٹی جوہر آباد	۲۰,۰۰۰-۰۰ روپے
۲ ۔ میونسپل کمیٹی خوشاب	۱۲,۰۰۰-۰۰ روپے
۳ ۔ ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا	۷,۵۰۰-۰۰ روپے
۴ ۔ سرکاری امداد	۲,۰۰۰-۰۰ روپے
میزان	۴۱,۵۰۰-۰۰ روپے

(ب) جی ہاں ۔ کالج کی انتظامیہ کمیٹی تنخواہیں نہیں دے سکی کیونکہ ان کا بجٹ خسارے میں تھا ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

ملک محمد خالد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد خالد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

"With due respect I state that owing to an attempt on my life on the 23rd July & the injuries suffered thereupon, I was unable to attend the session of the Punjab Assembly on the 24th & 25th. Therefore I would be grateful if you will kindly grant two days leave. Thanking you

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

پیر محمد شاہ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست پیر محمد شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے -

گذارش ہے کہ کل میرے بھائی کی شادی ہے -
اس لئے مہربانی فرما کر ۲۷-۷-۷۲ کی رخصت
عطا فرمائی جاوے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

ملک سردار محمد اقبال خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست ملک سردار محمد اقبال خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہے -

گذارش ہے کہ ۲۸ ، ۲۹ جولائی ۱۹۷۲ء
کی رخصت عطا فرمائی جاوے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ سید حسن محمود

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

" I am still not well. I, therefore, request that I may kindly be allowed leave for today only i.e. 27-7-1972 and oblige.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم زادہ سید حسن محمود

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

" I am still not well and am unable to attend the Assembly Session. I therefore, request that I may kindly be allowed one day leave for today i.e. 28-7-72 and oblige.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر خالد نواز خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر خالد نواز خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

"With due respect I request you to kindly excuse my absence for date as I am sick and unable to attend. (28-7-72)

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

رانا رب نواز خان نون

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست رانا رب نواز خان نون صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

گذارش ہے کہ بندہ خرابی صحت کی وجہ سے
اجلاس کی کارروائی میں حاضر ہونے سے قاصر ہے ۔
براہ مہربانی دو یوم کی رخصت مورخہ ۲۸ ، ۲۹
جولائی عنائت فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سردار صغیر احمد ۔ جناب صدر نے پریس میں دے دیا ہے کہ سردار ، خان اور نواب کے الفاظ اب استعمال نہ کیے جائیں ۔ اس لیے میں استدعا کروں گا کہ اسمبلی کی کارروائی میں سے بھی ان الفاظ کو حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہت اچھا ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹیں پیش کرنے کی مدت میں توسیع

وزیر قانون - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ میاں خورشید انور رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق نمبر ۲ کے بارے میں مجلس برائے انضباط کار و استحقاقات کی طرف سے رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء تک توسیع کر دی جائے۔

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے -

کہ میاں خورشید انور رکن ممبر صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحاق نمبر ۲ کے بارے میں مجلس برائے انضباط کار و استحقاقات کی طرف سے رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

قاضی محمد اسماعیل جاوید - جناب والا - میں ملک محمد خالد کی طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی عبوری رپورٹ پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس کی حتمی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء تک توسیع کر دی جائے۔

مسٹر سپیکر - ملک محمد خالد کی طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارہ میں مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی عبوری رپورٹ پیش کی گئی اور اس کے ساتھ یہ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ کہ اس کی حتمی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ میں شیخ محمد اقبال کی طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارہ میں مجلس قواعد و انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ مجھے نہایت افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ایک معزز رکن چودھری امان اللہ لک نے تحریک استحقاق پیش کی جس میں انہوں نے اس ایوان کے ایک معزز رکن کرنل محمد اسلم کو پاگل گردانا اور یہ کہا کہ ان کا طبی معائنہ کروایا جائے اور یہ بھی کہا کہ اگر ان کا دماغی علاج نہ کرایا گیا تو پورے ہاؤس کا استحقاق پائمال ہوگا ۔ جناب والا ۔ اس تحریک استحقاق میں معزز رکن نے کہا ہے . . . . . .

(قطع کلامیاں)

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ آپ سنتے کیوں نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ پھر ایسا سلوک کرتے ہو ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ میں آپ کی اجازت سے بول رہا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ غالباً بٹ صاحب نے کہا ہے کہ بیٹھ جاؤ ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ وہ تو ہمارے رکن کو پاگل کہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ غالباً انہوں نے یہ نہیں کہا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس تحریک سے پورے ہاؤس کا استحقاق پائمال ہوا ہے ۔ یہ ناقابل برداشت بات ہے ۔ ان کو معافی مانگنی چاہیے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker. I adjourn the House for five minutes.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ۵ منٹ کے لیے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ کورم ابھی تک پورا نہیں ہوا ۔ اگر گورنمنٹ پارٹی واپس نہیں آنا چاہتی تو ہمیں بتایا جائے تاکہ ہم پریشان نہ ہوں اور وقت ضائع نہ ہو ۔ اپوزیشن کے ممبران کو بھی کام ہے ۔ وہ بھی جا کر اپنا کام کریں ۔ ہمیں پتہ ہونا چاہیے کہ کیا وجہ ہے کہ پندرہ منٹ ہو گئے ہیں اور ابھی تک کورم پورا نہیں ہوا ۔ ہماری طرف سے کوشش کی گئی ہے مگر دراصل کورم پورا کرنا گورنمنٹ پارٹی کا کام ہوتا ہے ۔ اپوزیشن پارٹی کا کام نہیں ہوتا ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے کہ نہ صرف ہماری کوشش ہونی چاہیے بلکہ اپوزیشن کے معزز ممبران کی بھی کوشش ہونی چاہیے کہ کورم ہو ۔ یہ آج پہلا موقع ہے کہ ایسی ناخوشگوار بات ہو رہی ہے ۔ اگر جناب مجھے چند منٹ مہلت دیں تو میں اس سلسلے میں کچھ کہہ سکوں ۔ اس سے پیشتر کہ میں یہاں کچھ عرض کروں میں چند منٹ کی مہلت چاہتا ہوں ۔ میں وہ بات عرض

کرنا نہیں چاہتا جس کی وجہ سے معزز ممبران ہاؤس میں نہیں آ رہے ۔ اس کے لیے چند منٹ کی مہلت مانگتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب چونکہ پانچ منٹ میں کورم پورا نہیں ہوا۔ میں اس کو مزید پندرہ منٹ کے لیے ملتوی کرتا ہوں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ یہ کام ۱۵ منٹ میں پورا نہیں ہو سکے گا ۔ لہذا اسے سوموار تک ملتوی کر دیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ خان صاحب یہ ضابطے کی بات ہے ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کے لیے ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

Mr. Speaker. As there is still no quorum, under Rule 177 of the Rules of Procedure. I adjourn the House sine die.

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دیا گیا)

—— o ——

ضمیمہ - ۱

(بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر ۴۵)

EXPLANATORY MEMO

Ramgarh and Moghalpura Ganj are thickly populated areas located on the East of Shalamar Link Road connecting the Cantonment with Shalamar Gardens. A tubewell was bored some time in 1965-66, by the Lahore Municipal Corporation in Ramgarh area and was left as it is. Similar tubewells were bored in Mian Mir as well as Shahdara Town.

The Trust took over the water supply, sewerage and drainage facilities from Lahore Municipal Corporation in March, 1967 without any explanatory memorandum as to what works were still in hand which needed to be completed.

Soon after taking over of the water supply and sewerage arrangements of the town the L. I. T. immediately started work on rehabilitating the existing served areas where the supply conditions had become acute. Many streets in such areas were without pipeline, the old tubewells were dying out and the served areas had inadequate and under-sized as well as corroded pipe lines. It, therefore, took all this time to improve the situation in these areas.

Unserved areas have been taken up during the current financial year and water pipeline is being laid in Shahdara and Mian Mir. The work in Ramgarh is being taken up early next financial year and will be completed by the end of 1973-74 as it involves extensive distribution system and boring of additional tubewells to serve the entire area of Ramgarh and Moghalpura Ganj. The estimated cost for laying pipe-line in Ramgarh and Moghalpura Ganj is Rs. 12 lacs to 15 lacs.

YEAR-WISE EXPENDITURE RELATING TO SUPPLY WORKS MAIN GRID & DISTRIBUTION PIPES

Development Programme	Year	Expenditure	Mileage
Fhase I, Part I	1967-68	Rs. 47,49,570 00	
-do-	1968-69	Rs. 5,93,692 00	
-do-	1969-70	Rs. 1,39,580.00	100.00
-do-	1970-71	Rs. 92,20,134 00	
		Rs. 1,47,03,246.00	
-do-	1971-72	Rs. 19,41,000.00	280.00

PROGRESS OF WORK RELATING TO WATER SUPPLY FOR THE YEAR 1967-68

Sector No.	Sr. No.	Name of Street/Area	Cost
N—1	1.	Laying of connecting main for tubewells at :-	
		(i) Garhi Shahu) (ii) Kot Khawaja Saeed)	1,66,600.00
	2.	Laying of connecting main for tubewells at :-	
		(i) Shad Bagh) (ii) Ghorey Shah)	1,98,285.00
		Laying of pipeline in :-	
	3.	Unit No. 211 Baghbanpura.	9,480.00
	4.	Singh Pura to Khawaja Saeed.	1,45,560.00
	5.	Kot Khawaja Saeed	13,400.00
	6.	Guru, Nank Nagar	97,997.00
	7.	Boghiwal Baghbanpura	30,520.00
	8.	Gujar Pura	61,000.00
	9.	Abadi Azam Shah, Ghorey Shah	12,128.00
	10.	St. No. 16, 17 Tezab Ahata, Sawami Nagar	6,125.00
	11.	Ahata Madhu Lal Hussain, Sultan Pura	19,934.00
	12.	Hasan Park, Shalimar Link Road	6,490.00
	13.	Main St., Kanal Park, Baghbanpura	11,550.00
	14.	B Block Kot Khawaja Saeed	27,020.00
	15	C Block Kot Khawaja Saeed	25,960.00
	16.	D Block Kot Khawaja Saeed	24,980.00
	17.	Ahata Malik Bassa, Sultan Pura	10,200.00
	18.	E Block Kot Khawaja Saeed	17,710.00
	19.	Qasim St., Abdul Fazal St. G. T. Road	24,710.00
	20.	Jinnay Park, Sultan Pura	8,667.00
	21.	Bilal Park	6,517.00
	22.	New Shad Bagh, Taj Pura Road	11,345.00
	23.	St. No. 30, 29 41 on Dilawar St.Chah Miran	13,400.00
	24.	Haji Rahim Road	4,800.00
	25.	St. No. 9,16,44 Chah Miran	1.13,030.00
	26.	New Shad Bagh	16,360.00
	27.	St. No. 27,33 Rahim Road	8,560.00

	28.	Bharat Nagar	32,140.00
	29.	Karim Park	2,445.00
	30.	Nawab Colony, Aziz Road Misri Shah	44,160.00
	31.	New Shad Bagh	73,320.00
	32.	New Fruit Market	32,190.00
W—1	33.	Mehboob Park, Aziz Road, Misri Shah	21,838.00
	34.	Mori Gate	19,344.00
	35.	Sanat Nagar	44,337 00
	36.	Bilal Park Mohni Road	14.920.00
	37.	Hasan Park. Mohni Road	9,170.00
	38.	Sohna St., Sanda Road	3,890.00
	39.	Naseer Park, Sanda Road	6,935.00
	40.	Katcha Ravi Road	7,010 00
	41.	Itafaq Colony, Sanda Road	37,310.00
	42.	Krishan Nagar	33,660.00
	43.	Ahmad Park, Mohni Road	20,520.00
	44.	Amir Ali Sher Road	3,140.00
	45.	Nasir Street, Sanda Kalan	12,980.00
	46.	Sanat Nagar	1,10,800.00
	47.	Krishan Nagar	17,720.00
W—2	48.	Sanda Kalan	3,165.00
	49.	Aziz Park, Cha Road	35,821.00
	50.	Mujahad Gunj Sanda Road	6,580.00
	51.	Usman Gunj, Sanda Kalan	9,080.00
	52.	Subhani St. Katcha Rajgarh Road Sanda Khurd	2,650.00
	53.	Thaper St., Sham Nagar	11,704.00
	54.	Qadir Park Multan Road	32,500.00
	55.	Shoab St. Rajgarh	10,736.00
S—1.	56.	Sharif Park, Qayum Pura	10,500,00
	57.	Salah-ud-Din, Punch Road	11,626.00
	58.	Samanabad	21,300 00
	59.	Arya Nagar, Poonch Road	19,095.00
	60.	Nawaz St. Muslim Road	2,040.00
	61.	Samanabad	24,370.00
	62.	Rasool Park, Ichhra	87,145.00
	63.	Bhai Bala St., Multan Road	1,74,620 00
	64.	Samanabad	39,300.00
	65.	Lower Janak Nagar, Samanabad	73,310.30
	66.	Shah Din Scheme, Ichhra	4,330.00

	67.	Waris Road	1,90,870.00
	68.	Ichhra to Muslim Town, Ferozepur Road	1,80,980.00
	69.	Iftikhar Scheme, Samanabad	44,010.00
	70.	Main Bazar, Samanabad	
	71.	Arya Nagar, Poonch Road	8,556.00
	72.	Paki Thati, Samanabad	12,000.00
	73.	Sardarpura St. No. 96, Ichhra	10,890.00
	74.	Sharif Park, Ichhra	11,525.00
	75.	Zafar Colony, Samanabad	38,200.00
	76.	Main Bazar, Samanabad	44,010.00
S—2	77.	Canal Park	1,79,500.00
E—2	78.	Block A-1 Gulberg II	9,340.00
	79.	Shah Jamal Colony, Old Abadi Rehmanpura	1,92,095.00
E—1	80.	Dharmpura	5,228.00
	81.	Point C to F Gulistan Colony, Dharmpura	44,337.00
	82.	Point A to K Gulistan Colony, Dharmpura	38,900 00
	83.	Garhi Shahu	28,050.00
	84.	Block No. 3, Dharmpura	60,656.00
	85.	Block No. 16/E, Dharmpura	24,780.00
	86.	Garhi Shahu	18,805.00
	87.	Block No. 1, Dharmpura	48,800.04
	88.	Block No. 2, Dharmpura	57,676.00
	89.	Point R-5, 6, 7, Dharmpura	57,523.00
	90.	Point L-7, L-9, N-I, N-II, W-2, Dharmpura	54,052.60
	91.	Block 12-B, Dharmpura	21,983.00
	92.	Dharmpura, Mustafa Abad Road	63,000.00
	93.	B-Block, Dharmpura	1,64,690.00
	94.	Shimla Hill to WAPDA House	1,26,870.00
G.	95.	Streets on Temple Road	4,210.00
	96.	Streets on Davis Road	7,200.00
	97.	Chamba House	18,280.00
	98.	Queens Road	87,620.30
	99.	Streets on Mozang Road	23,100.00
	100.	Madho Ram St. Main Bazar Old Anarkali	1,200.00
	101.	Temple Road	20,000.00
	102.	Talab Mela Ram Railway Station	8,090.00
	103.	Turner Road	10,860.00
	104.	Rattan Chand Road	4,742.00
	105.	Muhammad Din St. No. 14, Qila Gujar Singh	1,990.00

106.	Fateh Sher Road	1,50,190.00
107.	Sundar Das St. Nisbat Road	25,560.00
108.	Minhas St. Nicholson Road	2,990.00
109.	Brandreth Road	18,635.00

PROGRESS OF WORK RELATING TO WATER SUPPLY FOR THE YEAR 1968 - 69

Sector No.	Sr. No.	Name of Street/Area	Cost
N-2.	1.	St. No. 39, 39-B, 39-C, Muhalla Rangpura Chah Miran	28,580 00
C.	2.	Rang Mahal.	74,600 00
	3.	Kucha Kundigaran	6,000.00
W-1.	4.	Devi Dyal Scheme, Krishan Nagar	8,530.00
W-2.	5.	Haji Park, Rajgarh	66,000.00
	6.	Kohhlia Devi Scheme, Rajgarh	1,40,832.00
S-1.	7.	Ichhra	10,890.00
	8.	21-Acre Scheme, Samanabad	14,860.00
E-2,	9.	Area behind Taj Palace, Race Course Road	35,030.00
E-1.	10.	Mohammad Nagar, Mayo Road	5,750.00
	11.	Court St., Dev Smaj Road	10,260.00
G.	12.	Lytton Road to Bhawalpur Road	93,740.00
	13.	Abbot Road	65,620.00
	14.	Chah Pichwara, Mozang	35'000.00
		Rs.	5,93,692.00

PROGRESS OF WORK RELATING TO WATER SUPPLY FOR THE YEAR 1969 - 70

Sector No.	Sr. No.	Name of Street/Area	Cost
N-3.	1.	Laying of Pipe Line in Ghazi Park, Tajpura	8,950 00
C.	2.	... ... Mochi Gate	29.000.00
W-1.	3.	... ... Kocha Ghulam Dastgir Din Road	3,600.00
	4.	... ... St. in Krishan Nagar	8,425.00
	5.	... ... Hamayun St., Krishan Nagar	29,000.00
N-1.	6.	... ... Allama Iqbal Road	2,470.00
	7.	... ... St. No. 26, Empress Road	3,560.00
	8.	... ... St. No. 6, Mohammad Nagar	3,840.00
	9.	... ... Upper Mall	2,000.00
E-2.	10.	... ... Jail Road	21,600 00
	11.	... ... Tara Devi Road, Main Gulberg	1,700.00
G.	12.	... ... Jain Mandar, Lodge Road	7,200.00
	13.	... ... Mitha St. Temple Road	5,450.00
	14.	... ... Temple Road	5,500.00
	15.	... ... Shaheed St., Gowalmandi	5,150.00
	16.	... Mashal St. No. 8 Qureshi Mohallah Mozang	4,000.00
G-2.	17.	... ... Samanzar Colony along Wahdat Road	3,910.00
	18.	... ... Waris Road, 11/E St., Munir Road	4,550.00
	19.	... ... Multan Road	13,565.00
		Rs.	1,39,850.00

PROGRESS OF WORK RELATING TO WATER SUPPLY FOR THE YEAR 1970-71

Sector No.	Sr. No.	Name of Area/Street	Cost
N-1	1.	Begum Pura	3,580.00
	2.	Street No. 106, Baghbanpura	1,800.00
	3.	Street No. 19 and 27, Swami Nagar	4,900.00
	4.	Grid connection G. T. Road	9,200.00
N-2	5.	Mahboob Street, Sultan Ahmad Road	2,500.00
	6.	Street No. 6, Chah Miran	10,230.00
	7.	Taj Pura	10,000.00
	8.	Street No. 16 Iqbal Street, Makhanpura	4,900.00
	9.	Street No. 17 Ismail Street, Chah Miran	12,629.00
	10.	Kashmiri Mohalla, Wasanpura	80,000.00
W-1	11.	Street No 6, Krishan Nagar	12,500.00
W-2	12.	Rivaz Garden, Tajgarh	14,150.00
	13.	Islamia Street	7,800.00
	14.	Fazal Ganj, Multau Road	5,300.00
E-1	15.	Ahatta Mohammad, Allama Iqbal Road	5,420.00
	16.	Muhammad Nagar, Garhi Shahu	5,500·00
	17.	Street No. 15, Nurani Park, Mustafabad	6,640.00
E-2	18.	Aziz Avenue, Gulberg	7,500 00
	19.	Main Gulberg	16,000 00
C.	20.	C-Block Gulberg III	5,000.00
	21.	Kocha Sai Metha	16,000.00
G.	22.	Lytton Road	1,50,900.00
	23.	Behind Ganga Ram	3,100.00
	24.	Shimla Hill	7,000.00
	25.	Tagore Park, Nicholson Road	43,200.00
S-1	26.	Sadiq Park	75,000.00
	27.	Connection of Poonch Road with Sodhiwal Colony.	21,604.00
	28.	Grid connection of Rehmanpura Colony with Sharif Park.	7,270.00
	29.	Street No. 38-A, Ichhra	6,030.00
	30.	Street No. 9, Fateh Sher Road	5,360.00
		Total Rs.	5,50,533.00

GLP/W-27/1

G. T. Road, Shalamar Link Road, Akbar Road, Umar Din Road, Circular Road, Hota Singh Road, Ferozepur Road, Poonch Road, Pakki Thatti, Rattan Chand Road, Sanda Road, Multan Road, Alamgir Road, Main Samanabad Road, Kulyar Road, Bund Road, Mazong Road, Lower Mall Road.	1,32,311 RFT	73,02,000.00

GLP/W-38 (⌀3″ PVC to ⌀ 8″ PVC).

Makhanpura, Nawankot Abadi, Qadir Park, Ghulam Nabi Colony, Muslim Colony, Shad Bagh, Chah Miran, Ichhra, Tilak Nagar.	58,481 RFT.	1,46,956.00

GLP/W-26/A(⌀ 8″ PVC)

Temple Road, Walled City.	8,625RFT.	66,08.00

GLP/W-50 (⌀ 3″ to ⌀ 10″)

Jut Colony, Bank Colony, Muslim Colony, Janak Nagar Union Park.	53,000 RFT.	5,62,645.00

GLP/W 29/2

Baghbanpura, Bilal Gunj, Some area of Samanabad and Krishan Nagar.	31,000 RFT.	5,22,000.00

GLP/W-27/2

Connection of Main Grid with Existing Distribution system.		70,000.00
	Total Rs.	86,69,601.00
	G. Total Rs.	92,20,134.00

PROGRESS OF WORKS RELATING TO WATER SUPPLY
FOR THE YEAR 1971-72

Sr. No.	Description	SIZE 3"	4"	6"	8"	10"	12"	Cost
A.	Laying of main grid in the following areas :—							
1.	Ramgarh.	—	—	—	—	—	2700	1,00.000
2.	New Garden Town to Gulberg III.	—	—	—	—	—	7000	2,52,000
3.	Allama Iqbal Road.	—	—	—	—	—	1330	47,000
B.	Laying of Distribution pipe line in the following areas/streets.							
1.	Zaman Park.	2940	3120	1750	1300	—	1530	1,38,000
	Krishan Nagar							
2.	Jannat Street, Sanda.	550	—	—	—	—	—	
3.	Khan Khusro St., Sanda.	500	—	—	—	—	—	
4.	Meraj Street, Sanda.	—	380	—	—	—	—	
5.	Muslim Road, Sanda.	—	—	670	—	—	—	
6.	Tahir St., Ittafaq Colony, Sanda.	250	—	—	—	—	—	
7.	Anjam Street, Ittafaq Colony, Sanda.	250	—	—	—	—	—	
8.	Khan Street, Jalal Colony, Sanda.	1000	—	—	—	—	—	
9.	Kacha Zahoor Din Road. Sadaqat Colony, Sanda.	—	2010	—	—	—	—	
10.	St No. 50-A, Nehru Park.	470	—	—	—	—	—	
11.	Mohammadi Road, St. 15, Sanda.	1000	—	—	—	—	—	
12.	Preim St., Dyanand Road, Sanda.	150	—	—	—	—	—	
13.	Hamiduddin Scheme, Sanda.	290	1450	—	—	—	—	

14.	Dhoop Sari St., Sanda.	600	—	—	—	—	—
15.	Khawaja St., Chohan Road, Sanda.	350	—	—	—	—	—
16.	Chaman Bagh, Rajgarh,	1390	—	—	—	—	—
17.	Madina St., Millat Road,	400	—	—	—	—	—
18.	Aziz Park, Chohan Road.	725	—	—	—	—	—
19.	Prem Nagar, Rajgarh.	2265	—	1400	—	—	—
20	Pervez St., and Jannat St., Ittafaq Colony.	810	—	—	—	—	—
21.	Cheema St., Millat Rood.	650	—	—	—	—	—
22.	Qadri St., Noor Park, Sham Nagar.	250	—	—	—	—	—
23.	St. No. 55-55/A-55/B Khyber Park, Sanat Nagar.	450	—	—	—	—	—
24.	St. No. 13 and 23, Sanda.	650	—	—	—	—	—
25.	Abad St., Jugian Sugian.	430′	—	—	—	—	—
26	St. No. 14, Sant Nagar.	300	—	—	—	—	—
27.	Afzal Road and Al-Bashir St.	400	—	—	—	—	—
28.	Sanda St.	320	—	—	—	—	—
29.	St. No. 25 E, Doop Sari Road.	1350	—	—	—	—	—
	Samanabad						
30.	Fareed St , Multan Road.	425′	—	—	—	—	—
31.	Scheme Street, Multan Road.	680′	—	—	—	—	—
32.	Chah Jammunwala.	895′	—	—	—	—	—
33.	Islamia Park.	810′	260′	—	—	—	—
34.	Bait-ul-Raza Colony, Pakki Thatti.	500′	—	—	—	—	—
35.	New Islamia Park.	—	—	—	—	—	—
36.	Fateh Sher Road.	800′	—	—	—	—	—
37.	St. No. 31 and 31-A, Bank Colony.	—	650	—	—	—	—

38.	Dil Afroze St.; Tirmizi St. No. 10 and 11,	1340	—	—	—	—	—
	Saadi Park.	800′	450′	—	—	—	—
39.	Muzaffar St. and Ramzan St., Fazal Gunj.	500′	—	—	—	—	—
40.	Kapur Thala Flats, Lake Road.	—	2360′	—	—	—	—
41.	Albert St, Behind Commercial Building, The Mall.	—	400′	—	—	—	—
	Misri Shah						
42.	St. No. 2, Iqbal Park.	—	660′	—	—	—	—
43.	Manzoorabad.	—	--	1000	—	—	—
44.	St. No. 62, 63 Nawan Mohalla.	537′	—	—	—	—	—
45.	Badar St. No. 18, Faizbagh.	—	300′	—	—	—	—
46	St. No. 13, Gujar Pura.	—	310′	—	—	—	—
47.	St. No. 12, Sawami Nagar.	—	425′	—	—	—	—
48.	St. No. 14-B, Muslim Gunj.	400	—	—	—	—	—
49.	St. No. 6 and 10, Tezab Ahata.	—	955′	—	—	—	—
50.	St. No. 23.	—	—	250	—	—	—
51.	St. No. 10, 11, and Main St.						
52.	Shuja Colony, Sawami Nagar.	—	710	—	—	—	—
53.	Umar St. No. 3, Farooq Gunj.	—	650	—	—	—	—
54.	St. No 28, and 44 A, Islam Park, Chah Miran.	—	450	—	—	—	—
55	Saen Jeven, G. T. Road.	250′	—	—	—	—	—
56.	St. No. 4, Makhan pura.	560	—	—	—	—	—
57.	St. No. 14, Farooq Gunj.	—	500	—	—	—	—
58.	St. No. 15, Bilal Park.	—	700	—	—	—	—
59.	Karim Park, Chah Miran.	2960	720	—	—	—	—
60.	St. No. 11, Kot Khawaja Saeed.	300	—	—	—	—	—

61.	Main St., Bilal Park.	—	100	—	—	—	—
62.	St. No. 17, 34 Data Nagar.	670	—	—	—	—	—
63.	Nasirabad.	—	—	—	7200	—	—
64.	Shah Noor Park, Kot Khawaja Saeed.	300	550	—	—	—	—
	Shimla Hill						
65.	Water Supply in Cooper Road.	1300	—	—	—	—	—
66.	Ramgali, Brandreth Road.	1700	970	970	—	—	—
67.	LMC Staff Colony, Ferozepur Road.	1900	—	—	—	—	—
68.	Lane 96/C, Allama Iqbal Road.	350	—	—	—	—	—
69.	Yasrab St. No. 22 and Nawazish St. No. 37, Ghari Shahu.	350	—	—	—	—	—
70.	Sindhu St., Allama Iqbal Road.	7400′	—	—	—	—	—
71.	St. No. 23, Empress Road	900′	—	—	—	—	—
72.	Mian Mir Colony.	1800′	—	—	—	—	—
73.	St. No. 18, and 19 Muhammad Nagar.	930′	—	—	—	—	—
	Ichhra						
74.	Kachha Waris Road.	—	500	—	—	—	—
75.	Maqbool Park.						
76.	Replacement of W/S line on Queens Road.	—	—	—	—	2200	—
77.	Ibrahim St. and Nazim St., Abadi Rawan.	—	1500	—	—	—	—
78.	Replacement of W/S line on Lytton Road.	—	—	5000	—	—	—
79.	Rehmat St. No. 31, No. 11, Rehmanpura.	—	475′	—	—	—	—
80.	Noor-i-Islam Park.	—	560′	—	—	—	—
81.	Tariq St., Shama Park.	500	—	—	—	—	—
82.	Ghulam Mohammad Road.	250′	—	—	—	—	—

83.	Bashir St. Asif Jah St. Nazam St. Tanwir, Rehmanpura.	3300′	2250′	—	—	—	—	
84.	Kacha Waris Road.	300′	900′	—	—	—	—	
	Gulberg							
85.	Village Jean Heng, New Garden Town.	—	900	—	—	—	—	
86.	Grid Connection in Gulberg III and IV.	—	—	1400	—	—	—	
87.	Grid Connection in E Block Gulberg III	—	—	550	—	—	—	
88.	Rasool Nagar Mohallah Gru Mangat.	1345	—	—	—	—	—	
89.	St. No. 55, Ilama Iqbal Road, Dharampura.	—	645	—	—	—	—	
90.	St. No. 162 and 165 Mohallah Kacha Bagh.	—	1000	—	—	—	—	
91.	St. No. 137, G. T. Road.	370	—	—	—	—	—	
92.	St. No. 167 and 121 Lundi Dori.	400	—	—	—	—	—	
93.	St. No. 77 near Madho Lal Hussain.	150	—	—	—	—	—	
94.	St. No. 91-A, Surraya Jabeen Park.	320	500	—	—	—	—	
95.	St. No. 22-A and 22-B, Outside Chobacha Sahab Dharmpura.	360	—	—	—	—	—	
96.	New Abadi Nadeem Shaheed Road.	—	250	—	—	—	—	
97.	St. No. 91 B, Surraya Jabeen Park.	—	912	—	—	—	—	
98.	Fazal Elahi Park.	1750	1600	—	—	—	—	
99.	St. No. 30.	385	—	—	—	—	—	
100.	Military Accounts Colony, Dharampura.	1500	—	—	—	—	—	
	City							
101.	Katcha Rashid Road, Bilal Gunj.	100	—	—	—	—	—	
102	Ahmad Park Mohani Road.	300	—	—	—	—	—	
103.	Subhan Khan St. Inside Sheranwala Gate.	1550	—	—	—	—	—	
104.	Kocha Radha Krishanner Bazar Said Matha.	—	1100	—	—	—	—	
105.	Kocha Podian Mohallah Petrangan Inside Bhatti Gate.	250	—	—	—	—	—	
106.	Malik Park, Bilal Gunj.	700	—	300	—	—	—	
	Total :—	77,227	32,902	20,490	1300	2200	12,560	Rs. 19,11,00.00

LIST OF AREAS AND STREETS PROPOSED FOR WATER SUPPLY FACILITIES DURING 1972-73 & ONWARDS

1. Shahdara.
2. Almadad Colony.
3. Data Nagar.
4. Siddiq Pura.
5. Siddiqia Colony.
6. Nasirabad.
7. Bilal Park Chah Miran.
8. Shalamar Town.
9. Sahuwari.
10. Ramgarh.
11. Moghalpura.
12. Dars Bare Mian.
13. Lalazar Park.
14. Eshwar Nagar.
15. Theh Village.
16. Guru Mangat
17. Ghandhi Park.
18. Ganga Ice Factory.
19. Ihata Basti Ram.
20. Old Muslim Town.
21. Sahid Colony.
22. Pir Ghazi Road.
23. Street No. 5, Shaukat Street.
24. Siddiq Street.
25. Aziz Park, Sanda.
26. Sadaqat Park, Sanda
27. Hota Singh Road.
28. Ihata Haji Musa
29. Garhi Shahu
30. Usmania Mosque, Area near T. V. Station
31. Mumtaz Street
32. Nasrullah Street.
33. Street No. 145, Baghbanpura
34. Scheme I, Dharmpura.

35. Ichhra.
36. Area around Maqbool Road.
37. New Samanabad.
38. Pakki Thatti.
39. Union Park.
40. Area West of Multan Road.
41. New Shad Bagh Area.
42. Kot Khawaja Saeed Area.
43. Kotli Pir Abdur Rehman.
44. Nabi Park.
45. Kumhar Pura.

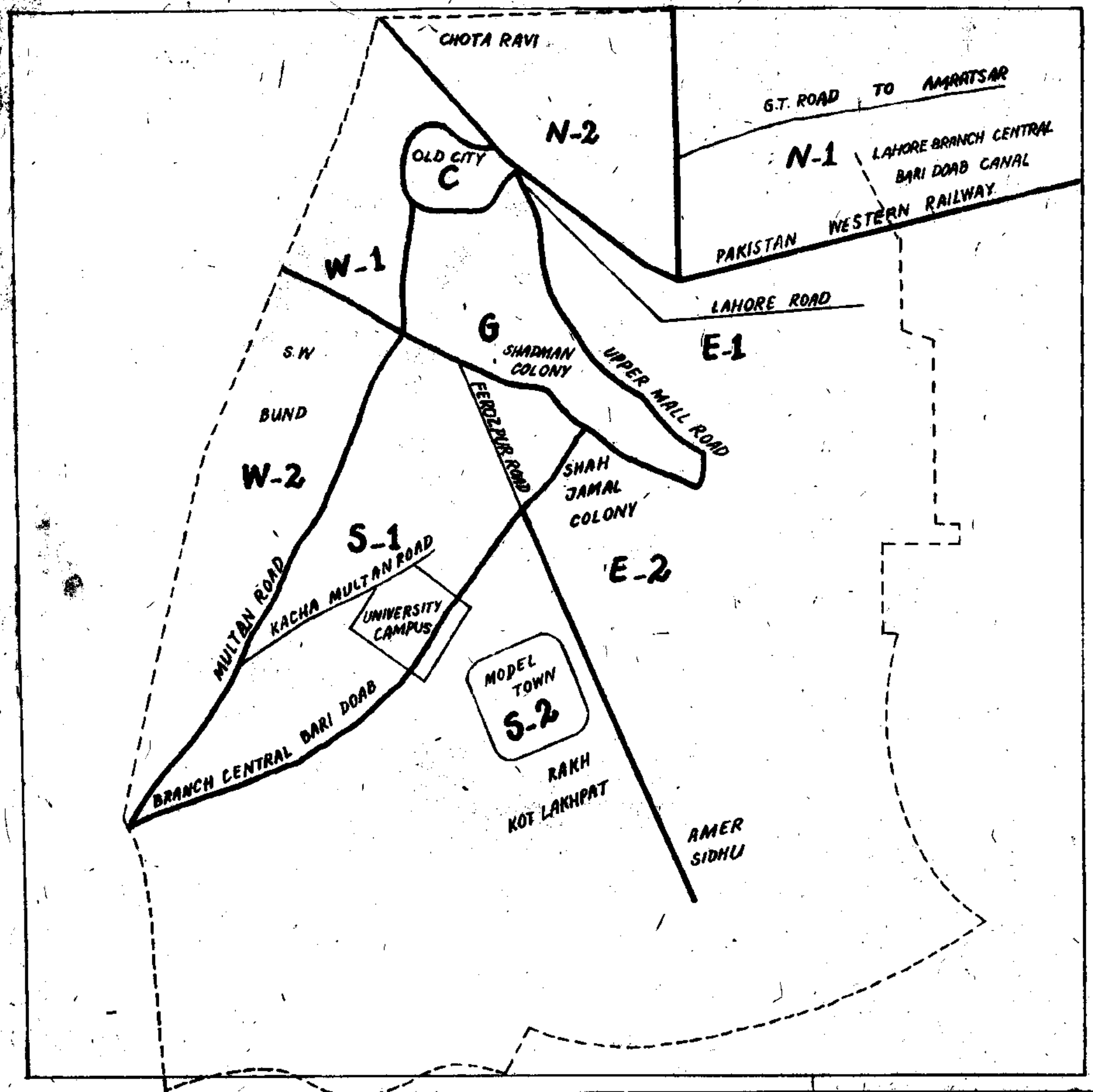

NIHON SUIDO CONSULTANTS CO. LTD.
ASSOCIATED CONSULTING ENGINEERS LTD.
Client : LAHORE IMPROVEMENT TRUST
JOB : GREATER LAHORE WATER SUPPLY, SEWERAGE AND DRAINAGE PROJECT
TITLE : General Plan of Greater Lahore (Key Plan)
Drawn By : M. R. Bhatti Project Manager
Traced By : M. R. Bhatti Chief Engineer
Checked by : Drg. No. 43/1
Scale : 1=1000